تحفۃ العوام

مصدّقہ مقبول جدید

مؤلفہ

مولانا السیّد منظور حسین نقوی اعلی اللہ مقامہ

IFTIKHAR BOOK DEPOT (REGD)
ISLAMPURA LAHORE

ناشر:

افتخار بک ڈپو (رجسٹرڈ) اسلام پورہ لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مقبول

تحفۃ العوام

جدید

ناشران

افتخار بک ڈپو۔ اسلام پورہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّد

شجرۂ طیّبہ چہاردہ معصومین علیہم السلام

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَ یُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّد

اسمائے معصومینؑ	لقب	کنیت	اُمہات	تعداد اولاد	تاریخ ولادت	جائے ولادت	تاریخ شہادت	مدت حیات	جائے مدفن
حضرت محمدؐ ابن عبداللہؑ	مصطفےٰؐ	ابوالقاسم	حضرت آمنہ بنت وہب	فاطمۃ الزہراؑ طیب وطاہر قاسم ابراہیم	۱۷ ربیع الاوّل ۱ عام الفیل	شعب ابوطالب (مکہ معظمہ)	۲۸ صفر ۱۱ھ	۶۳ سال	مدینہ منوّرہ
حضرت فاطمہؑ بنت رسولؐ	زہراؑ	اُم الحسنین سیّدۃ النساء	حضرت خدیجۃ الکبریٰ	حسنؑ حسینؑ زینبؑ اُم کلثوم اِسقاط محسن	۲۰ جمادی الثانی ۵ بعثت	مکہ معظمہ	۳ جمادی الثانی ۱۱ھ	۱۸ سال ۹ ماہ ۱۵ دن	جنّت البقیع (مدینہ منوّرہ)
حضرت امام علیؑ ابن ابیطالبؑ	امیر المومنینؑ	ابوالحسنؑ ابوتراب	حضرت فاطمہ بنت اسد	۱۱ پسر ۱۶ دُختران	۱۳ رجب عام الفیل جمعہ	(درمیان) خانہ کعبہ	۲۱ رمضان ۴۰ھ	۶۳ سال	نجف اشرف (عراق)
حضرت امام حسنؑ ابن علیؑ	مجتبیٰؑ	ابومحمدؑ	حضرت فاطمۃ الزہراؑ	۸ پسر ۷ دُختران	۱۵ رمضان ۳ھ	مدینہ منوّرہ	۲۸ صفر ۵۰ھ	۴۷ سال	جنّت البقیع (مدینہ منوّرہ)
حضرت امام حسینؑ ابن علیؑ	سیّد الشہداءؑ	ابو عبداللہ	حضرت فاطمۃ الزہراؑ	۶ پسر ۴ دُختران	۳ شعبان ۴ھ	مدینہ منوّرہ	۱۰ محرم الحرام ۶۱ھ	۵۷ سال	کربلا معلےٰ (عراق)
حضرت امام علیؑ ابن الحسینؑ	زین العابدینؑ	ابومحمدؑ	حضرت شہربانو بنت یزدجرد	۱۱ پسر ۴ دُختران	۱۵ جمادی الاوّل ۳۸ھ	مدینہ منوّرہ	۲۵ محرم الحرام ۹۵ھ	۵۷ سال	جنّت البقیع (مدینہ منوّرہ)
حضرت امام محمدؑ ابن علیؑ	باقرؑ	ابوجعفر	فاطمہ بنت امام حسنؑ	۵ پسر ۲ دُختران	یکم رجب المرجب ۵۷ھ	مدینہ منوّرہ	۷ ذی الحجہ ۱۱۴ھ	۵۷ سال	جنّت البقیع (مدینہ منوّرہ)
حضرت امام جعفرؑ ابن محمدؑ	صادقؑ	ابوعبداللہ ابواسمٰعیل	اُم فروہ بنت قاسم بن محمد ابن ابی بکر	۷ پسر ۳ دُختران	۱۷ ربیع الاوّل ۸۳ھ	مدینہ منوّرہ	۱۵ شوال المکرم ۱۴۸ھ	۶۵ سال	جنّت البقیع (مدینہ منوّرہ)
حضرت امام موسیٰؑ ابن جعفرؑ	کاظمؑ	ابوابراہیم ابوالحسن	حمیدہ خاتون	۱۹ پسر ۱۸ دُختران	۷ صفر المظفر ۱۲۸ھ	ابواء مابین مکہ ومدینہ	۲۵ رجب المرجب ۱۸۳ھ	۵۵ سال	کاظمین (عراق)
حضرت امام علیؑ ابن موسیٰؑ	رضاؑ	ابوالحسن	اُم البنین	امام محمد تقیؑ	۱۱ ذیقعد ۱۵۳ھ	مدینہ منوّرہ	۲۳ ذیقعد ۲۰۳ھ	۵۰ سال	مشہد مقدس (ایران)
حضرت امام محمدؑ ابن علیؑ	تقیؑ	ابوجعفر	خیزران خاتون (ریحانہ)	۲ پسر ۲ دُختران	۱۰ رجب المرجب ۱۹۵ھ	مدینہ منوّرہ	۲۹ ذیقعد ۲۲۰ھ	۲۵ سال ۳ ماہ ۱۲ دن	کاظمین (عراق)
حضرت امام علیؑ ابن محمدؑ	نقیؑ	ابوالحسن	سمانہ خاتون	۵ پسر و دُختران	۵ رجب المرجب ۲۱۴ھ	حوالی مدینہ منوّرہ	۳ رجب المرجب ۲۵۴ھ	۴۰ سال	سرمن رائے (عراق)
حضرت امام حسنؑ ابن علیؑ	عسکریؑ	ابومحمدؑ	حدیثہ خاتون	حضرت صاحب العصرؑ	۱۰ ربیع الثانی ۲۳۲ھ	مدینہ منوّرہ	۸ ربیع الاوّل ۲۶۰ھ	۲۸ سال ۲ ماہ	سرمن رائے (عراق)
حضرت امام محمدؑ ابن الحسنؑ	الحجۃ القائمؑ المہدیؑ	ابوالقاسم	نرجس خاتون	العلم عنداللہ	۱۵ شعبان ۲۵۶ھ	سرمن رائے (سامرہ)	بحکم خدا زندہ ہیں!	ماشاء اللہ	جائے غیبت سرمن رائے

ناشر: افتخار بک ڈپو (رجسٹرڈ) مین بازار اسلام پورہ لاہور

محقق: مولانا السید محمد جعفر قبلہ شہید
سابق خطیب و پیش نماز مسجد صاحب الزمان اسلام پورہ لاہور

جملہ حقوق محفوظ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ عَلِیٌّ وَّلِیُّ اللّٰہِ

وَصِیُّ رَسُوۡلِ اللّٰہِ وَخَلِیۡفَتُہٗ بِلَا فَصۡلٍ ط

تحفۃ العوام مقبول جدید مع اضافہ

مطابق فتاویٰ مجتہدین عظّام

☆ حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے حاج سیّد علی حسینی سیستانی مدّ ظلّہ العالی

☆ حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے السیّد روح اللہ الموسوی الخمینی اعلی اللہ مقامہ

☆ حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے الحاج السیّد ابوالقاسم الخوئی اعلی اللہ مقامہ

☆ حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے الحاج سیّد محمد سعید الحکیم مدّ ظلّہ نجف اشرف عراق

☆ مصدقہ عالیجناب سیّد العلماء علامہ سیّد علی نقی النقوی مجتہد اعلی اللہ مقامہ

☆ مصدقہ عالیجناب مولانا سیّد محمد جعفر شہید سابق پیشنماز مسجد صاحب الزمانؑ لاہور

مؤلفہ و مرتّبہ

عالیجناب مولانا السیّد منظور حسین نقوی اعلی اللہ مقامہ پیشنماز مسجد علی پور (مظفر گڑھ)

ناشر:

افتخار بک ڈپو (رجسٹرڈ) اسلام پورہ لاہور

Iftikhar BOOK DEPOT ESTB 1955

عظیم نُورانی نقش

سیّد علی اس عظیم نورانی نقش کو حضرت امام رضا علیہ السّلام سے روایت کرتے ہیں۔ کہ شکل عین ہر روز دیکھیں یعنی اس کی زیارت کریں اور بوقت زیارت آیت الکرسی کی تلاوت کریں۔ آپ دنیا میں کسی کے محتاج نہ رہیں گے۔ لوگوں میں عزت کا مقام حاصل ہوگا۔ رزق میں اضافہ ہوگا۔

ضمیمہ حواشی

تحفۃ العوام مقبول جدید

مطابق فتاویٰ

حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ الحاج سیّد علی حسینی سیستانی نجفِ اشرف عراق

حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ الحاج سیّد محمّد سعید الحکیم نجفِ اشرف عراق

مرتّبہ:

عالیجناب مولانا سیّد زوّار حسین ہمدانی (تلہ گنگ) فاضلِ عراق

ناشر:

افتخار بکڈپو (رجسٹرڈ) اسلامپورہ لاہور

تعارف

حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ الحاج سید علی حسینی سیستانی نجف اشرف

آپ ۱۳۴۹ھ ۱۹۳۰ء مشہد مقدس میں پیدا ہوئے آپ کا خاندان علم و ورع اور پرہیز گاری میں مشہور و معروف ہے مقدمات و سطوح (ابتدائی و قانونی) کی تعلیم اپنے آبائی شہر میں حاصل کی۔ اور ایک عرصہ تک جناب عالم ربانی آقائے مرزا مہدی اصفہانیؒ سے کسب فیض کیا۔

۱۳۶۸ھ میں قم تشریف لے گئے اور وہاں آیۃ اللہ العظمیٰ سید حسین بروجردیؒ سے فقہ و اصول فقہ کی تعلیم حاصل کی اور ان کی کتاب رجال حدیث سے بھرپور استفادہ کیا نیز انہی دنوں آپ نے آیۃ اللہ آقائے خمینیؒ اور نامور فقیہ آقائے کوہ کمریؒ کے درس فقہ میں شرکت فرمائی۔

۱۳۷۱ء میں وارد نجف اشرف ہوئے اور آیۃ اللہ العظمیٰ سید محسن حکیمؒ آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے شیخ حسین حلیؒ اور آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے سید ابوالقاسم خوئیؒ کے زیر سایہ علوم الٰہیہ کے جوہر سمیٹے ۱۳۸۰ھ میں آقائے خوئیؒ نے سند اجتہاد مرحمت فرمائی جب کہ اس وقت آپ کی عمر ۳۱ سال تھی فقہ میں آپ کی تحقیق عمیق، رجال حدیث کے گہرے مطالعہ اور مختلف دینی امور سے واقفیت کی مثال آپ کے ہمعصروں میں بہت کم ملتی ہے آپ نے آیۃ اللہ العظمیٰ سید محمد باقر صدر شہیدؒ کی علمی نشستوں سے بھی بھرپور استفادہ فرمایا۔ آیۃ اللہ آقا بزرگ تہرانیؒ نے علم رجال اور راویان حدیث کے موضوع پر علمی کمال اور تفوق کی سند عطا فرمائی۔

آیۃ اللہ العظمیٰ سید علی سیستانی صرف ایک فقیہ ہی نہیں ہیں بلکہ وہ ایک بالغ نظر عالم ہیں جو زمانہ حال کے مختلف علوم سے بھی پوری طرح واقفیت رکھتے ہیں۔ جن میں سیاسی اور معاشی نظریات بھی شامل ہیں ان کے خیالات انتظامی اور سماجی امور میں موجودہ دور کے تقاضوں سے ہم آہنگ ہیں۔

آیۃ اللہ سید نصر اللہ مستنبطؒ کی وفات کے بعد آیۃ اللہ العظمیٰ سید ابوالقاسم خوئیؒ نے آپ کو حوزہ علمیہ نجف اشرف کے ایگزیکٹو آفس کے انتظام و انصراف کے لئے منتخب فرمایا چنانچہ آپ نے اس مسئولیت کو بدرجہ احسن انجام دیا آقائے خوئیؒ کی زندگی میں ہی آپ ان کی جگہ مسجد خضراء میں نماز جماعت پڑھاتے تھے۔

گزشتہ ۳۴ سالوں سے آپ حوزہ علمیہ نجف اشرف میں مختلف علوم کی تدریس و تحقیق میں مصروف ہیں درج خارج کے ساتھ تالیفات کا سلسلہ بھی جاری ہے آپ کی تالیفات مندرجہ ذیل ہیں جن میں سے بعض شائع بھی ہو چکی ہیں۔

تالیفات : (۱) شرح عروۃ الوثقی (۲) البحوث الاصولیتہ (۳) کتاب القضا (۴) کتاب البیع و الخیارات (۵) رسالہ فی لباس المشکوک فیہ (۶) رسالہ فی قاعدۃ الید (۷) رسالہ فی صلاۃ المسافر (۸) رسالتہ فی قاعدہ التجاوز و الفراغ (۹) رسالہ فی القبلہ (۱۰) رسالہ فی التقیہ (۱۱) رسالہ فی قاعدہ الالزام (۱۲) رسالہ فی الاجتہاد و التقلید (۱۳) رسالہ فی قاعدۃ لا ضرر ولا ضرار (۱۴) رسالہ فی الرباء (۱۵) رسالتہ فی حجتیتہ مراسیل ابن ابی عمیر (۱۶) رسالہ فی مسالک القدماء فی حجتیتہ الاخبار (۱۷) رسالہ عملیتہ المسائل المنتخبتہ

تعارف

حضرت آیتہ اللہ العظمیٰ الحاج سید محمد سعید حکیم مدظلہ نجف اشرف

آپ ۸ ذق ۱۳۵۴ھ سرزمین نجف اشرف میں پیدا ہوئے آپ آیتہ اللہ سید محمد علی حکیم مدظلہ کے فرزند ارجمند اور آیتہ اللہ العظمیٰ الحاج سید محسن حکیم اعلی اللہ مقامہ کے نواسے ہیں۔ خاندان حکیم ایک مشہور و معروف مجاہد علمی گھرانہ ہے جس کے افراد دین و دیانت، علم و ورع اور زکاوت و زہانت میں اپنی مثال آپ ہیں نامساعد حالات میں ملت اسلامیہ کے لئے آپ کے خاندان کی قربانیاں قابل ستائش ہیں اس خاندان کے درجنوں افراد جن میں مرحوم آقائے حکیمؒ کے جید علماء فرزند بھی شامل ہیں درجہ شہادت پر فائز اور تقریباً ستر اسی افراد ان نامساعد حالات کے باعث قید فجرہ میں عدم پتہ ہیں۔

آیتہ اللہ العظمیٰ سید محمد سعید حکیم مدظلہ نے ابتدائی اور قانونی (مقدمات و سطوح) کی تعلیم اپنے والد محترم سے حاصل کی جنہوں نے بڑی جانفشانی اور انتہائی کاوشوں کے ساتھ ایک ایک لفظ کی کماحقہ دقیق تعلیم دی رسائل و مکاسب اور کفایتہ تک تعلیم اپنے والد محترم اور آیتہ اللہ العظمیٰ الشیخ محمد طاہر آل الشیخ راضی اور آیتہ اللہ سید محمد حسین طباطبائی حکیم (صاحب کتاب الفقہ المقارن) سے حاصل کی آپ کی فہم و فراست اور علمی صلاحیتوں کے پیش نظر آیتہ اللہ الشیخ محمد طاہر آل الشیخ راضی ابتدا ہی سے فرماتے تھے کہ یہ شخص مستقبل کا مرجع عام ہے لہٰذا مذکورہ بالا اساتذہ آپ کی علمی تربیت میں زیادہ سے زیادہ دلچسپی لیتے۔

آپ حصول علم کے ساتھ ساتھ ایک ماہر مدرس کی حیثیت سے بھی کسی سے کم نہ تھے چنانچہ رسائل و مکاسب اور کفایتہ کو کئی بار پڑھا۔ اور ۱۳۸۸ھ سے درس خارج بھی شروع کر دیا ۱۳۹۹ھ کے بعد آپ پر مصائب و آلام نے شدت اختیار کرلی جس سے آپ کو ایک مدت تک شرا شرار کے باعث قید فجرہ میں رہنا پڑا لیکن جونہی آپ کو قدرے آزادی میسر آئی پھر سے درس خارج اور تالیفات کا سلسلہ جلیلہ شروع کر دیا آپ حضرت آیتہ اللہ العظمی آقائے سید محسن حکیمؒ کی کتاب منہاج الصالحین کی بنیاد قرار دے کر درس خارج دیتے ہیں۔

آیتہ اللہ العظمی اقائے حکیمؒ کی اجتہادی کتاب مسمسک العروۃ الوسقی آپ کے اشراف میں مراحل تکمیل کو پہنچی اور اس طرح اپ نے اس مفصل اجتہادی کتاب فقہ پر پوری طرح عبور حاصل کیا اور کئی مقامات پر خود مصنف مرحوم آقائے حکیمؒ کے ساتھ بحث و مباحثہ کیا چنانچہ آپ کی علمی صلاحیت کے اعتراف کے طور پر آپؒ نے فرمایا (انی انتظر للسید محمد سعید ان یکون مرجعا) میں مستقبل میں دیکھتا ہوں کہ سید محمد سعید مرجع خلائق ہو گا) آپ نے حضرت آیتہ اللہ العظمی سید ابوالقاسم خوئیؒ خاص طور پر آیتہ اللہ العظمی شیخ حسین حلیؒ سے بھی کسب فیض کیا۔

آپ کی تالیفات: آپ ابتداء ہی سے اپنے مجلہ دروس قلمبند کرنے کے عادی تھے۔ چنانچہ اپنی اس تحقیقی و سیفی تمائیل کے پیش نظر آپ نے بڑی بڑی علمی و تحقیقی کتب کی تالیف کا سلسلہ جلیلہ بھی جاری رکھا ہوا ہے اب تک تالیف شدہ کتب کی فہرست مندرجہ ذیل ہے۔

۱۔ المحکم فی اصول الفقہ: یہ فن اصول فقہ میں ایک کامل دورہ چھ جلدوں پر مشتمل ہے دو جلد میں مباحث الفاظ و ملازمات عقلیہ میں' دو جلدیں مباحث قطع و امارات اور براءۃ و احتیاط میں اور دو جلدیں استصحاب و تعارض اور اجتہاد و تقلید میں ہیں۔

۲۔ مصباح المنہاج: آیتہ اللہ العظمی سید محسن حکیم رح کے منہاج الصالحین پر استدلالی کتاب ہے چونکہ آپ منہاج الصالحین کی بنیاد پر درس خارج دیتے ہیں لہٰذا اب تک دس مجلدات مکمل ہوئی ہیں ایک جلد اجتہاد تقلید میں' سات جلدیں طہارت و صلوۃ میں ایک جلد صوم اور ایک جلد خمس میں ہے۔

۳۔ دورۃ فی تہذیب علم الاصول: اس دوران چونکہ حالات انتہائی نامساعد تھے لہٰذا آپ نے علم اصول کی صرف اہم ابحاث پر اقتصار کرتے ہوئے اب تک دو جلدیں مکمل کی ہیں جو

مبحث دوران الامرین بین الاقل و الاکثر الارتباطین تک مشتمل ہیں امید ہے کہ فراغت پاکر اس کو مکمل کریں گے۔
۴۔ کتاب فی اصول العملیۃ: یہ کتاب اپنے ناساعد حالات میں تحریر کی جب کہ آپ کے دسترس میں کوئی مدرک و مصدر بھی نہ تھا صرف اپنے حافظہ میں یاداشتوں پر اعتماد کرتے ہوئے تالیف کی لیکن افسوس کہ یہ کتاب انہی ناساعد حالات کے نتیجہ میں ظالم ہاتھوں سے تلف کر دی گئی۔
۵۔ حاشیہ موسعہ بر رسائل الشیخ انصاری: تین جلدوں پر مشتمل ہے۔
۶۔ حاشیہ موسعہ بر کفایتہ الاصول جلد اول: درس خارج کی تدریس کے دوران تین جلدوں مین تالیف فرمایا۔
۷۔ حاشیہ بر کفایتہ الاصول جلد دوم: یہ دو جلدوں پر مشتمل ہے۔
۸۔ حاشیہ موسعہ بر مکاسب: ناساعد حالات کے باعث صرف دو جلدوں پر مشتمل مکاسب محرمہ سے مباحث عقد فضولی تک تالیف کر پائے اس کے علاوہ اپنے والد محترم سے درس حاصل کرتے وقت بھی ایک اور حاشیہ تحریر فرما چکے ہیں جو چار جلدوں پر مشتمل ہے۔
۹۔ تقریرات آیتہ اللہ العظمی الشیخ حسین الحلیؒ جو اصول فقہ میں ہیں اور استصحاب اور اس کے لواحق' باب التعارض اول اصول سے اجزا تک ہے۔
۱۰۔ تقریرات آیتہ اللہ العظمی الشیخ حسین الحلیؒ جو فقہ میں دو جلدوں پر مشتمل ہے۔
۱۱۔ تقریرات آیتہ اللہ العظمی سید ابوالقاسم خوئیؒ یہ کتاب صرف ایک جلد واجب تخییری سے بدایتہ البراۃ تک ہے۔
۱۲۔ رسالہ تجرتہ بحث الخارج
۱۳۔ رسالہ مستقلہ فی خارج المعاملات
۱۴۔ رسالہ عملیتہ منہاج الصالحین: دو جلدوں پر مشتمل مومنین کی کثیر تعداد کی خواہش کے پیش نظر تالیف فرمایا
۱۵۔ کتاب سیرۃ المعصومین و حیاتہم: یہ کتاب بھی آپ نے ناساعد حالات اور قید تنہائی میں بغیر کسی کتاب مصدر کے اپنی ذہنی یاداشوں پر اعتماد کی بناء پر تالیف فرمائی۔

احقر سید زوار حسین ہمدانی (فاضل عراق)

ضمیمہ تحفۃ العوام

اس تحفہ کی افادیت کو بڑھانے کے لئے ہم نے اس کو حواشی کے ذریعہ مندرجہ ذیل علمائے کرام کے فتویٰ کے مطابق کر دیا ہے۔ تاکہ ان حضرات میں سے ہر ایک کا مقلد اپنی تقلید کے مطابق عمل کر سکے۔ جن علماء کے حواشی درج کیے گئے ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں:

۱۔ (ع): حضرت آیۃ اللہ **العظمیٰ** الحاج سید علی حسینی سیستانی نجف اشرف عراق

۲۔ (س): حضرت آیۃ اللہ **العظمیٰ** الحاج سید محمد سعید الحکیم نجف اشرف عراق

ملتمس دعا: سید زوار حسین ہمدانی (فاضل عراق)

صفحہ نمبر	سطر نمبر	مقام اختلاف فتویٰ	حاشیہ: بیان اختلاف فتویٰ
۴۱	۶	احتیاط واجب	یہ احتیاط مستحب ہے (ع) یہ احتیاط لازم نہیں (س)
۴۱	۹	اگرچہ حرام ہے	حرام گوشت حیوان کہ جو خون جہندہ نہیں رکھتا کے پیشاب سے اجتناب لازم ہے (ع) (س)
۴۱	۱۴	یہ سب حرام ہو جائیں گے	اور ان کی نسل کا حکم بھی خود انہی کی طرح ہے' حیوانات کے علاوہ پرندے بھی اس حکم میں شامل ہیں (س)
۴۲	۱۳	صرف زردی نجس ہوگی	بناء براحتیاط مستحب (ع) نجس نہیں اگرچہ اس کا کھانا حرام ہے (س)
۴۳	۱۰	سب چیزیں پاک سمجھی جائیں گی	بشرطیکہ وہ ان کو شرعی طریقہ سے ذبح شدہ اشیاء کی طرح پیش کرے (س)
۴۴	۴	بلکہ ہر نشہ کرنے والی چیز جو اصل میں بہنے والی ہو	بناء بر مستحب (ع)
۴۴	۶	بناء براحوط نجس بھی ہے	نجس نہیں پاک ہے (ع) (س)
"	"	طاہر ہو جائے گا	

صفحہ نمبر	سطر نمبر	مقام اختلاف فتویٰ	حاشیہ: بیان اختلاف فتویٰ
۴۴	۸	حرام و نجس ہے	نہ حرام ہے نہ نجس (ع) (س)
۴۴	۱۵	بناء بر احوط وجوبی	یہ احتیاط واجب نہیں (ع) مجنب حرام کا پسینہ نجس نہیں لیکن اس حالت میں نماز پڑھنا جائز نہیں (س)
۴۴	۱۸	بناء بر اقوی اجتناب کیا جائے	اجتناب (پرہیز) لازم نہیں (ع) نماز کے علاوہ اجتناب لازم نہیں (س)
۴۵	۱	بناء بر احتیاط واجب	بلکہ اقوی یہی ہے (ع)
۴۶	۱۲	بواسیر کا خون	بواسیر کا خون معاف نہیں خواہ ظاہری ہو یا باطنی (س)
۴۶	۱۵	خواہ بدن پر ہو یا لباس میں	صرف لباس میں معاف ہے (س)
۴۶	۱۶	یا استحاضہ	خون استحاضہ سے اجتناب بناء بر احتیاط کے مستحب ہے (س)
۴۷	۳	یا وہ دونوں (غلط)	اور وہ دونوں (صحیح)
۵۱	۵	۸/۷ ۴۲ بالشت مکعب	بلکہ ۳۶ بالشت مکعب بھی کافی ہے (ع) ۲۷ بالشت مکعب کافی ہے (س)
۵۱	۱۳	چھری کی نوک	چھری کی نوک کا پاک ہونا محل اشکال ہے (س)
۵۱	۱۹	نصب کی ہوئی اشیاء	نصب شدہ مثلاً" دروازہ کیل وغیرہ آفتاب سے پاک نہیں ہوتے (ع)
۵۱	۱۹	اور منقولہ اشیاء	منقولہ اشیاء مثلاً" بوریا، چٹائی وغیرہ کو آفتاب پاک نہیں کرتا (س)
۵۲	۴	دوسری جانب دھوپ نہ جا سکے	ظاہرا" دوسری جانب بھی پاک ہو جائے گی اگر عرفا کہا جائے کہ وہ بھی آفتاب کی تمازت ہی سے خشک ہوتی ہے (ع)
۵۴	۱	استبراء کی مدت	استبرا کی مدت اونٹ کے لئے چالیس دن، گائے، بھینس کے لئے بیس دن اور افضل تیس دن بلکہ احوط چالیس دن ہے بھیڑ بکری کے لئے دس دن اور افضل چودہ دن

صفحہ نمبر	سطر نمبر	مقام اختلاف فتویٰ	حاشیہ: بیان اختلاف فتویٰ
			ہے۔ بطخ کے لئے پانچ دن اور افضل سات دن ہے مرغ کے لئے تین دن ہے ان کے علاوہ دیگر حیوانات کے لئے بناء بر احتیاط واجب اس وقت تک استبراء ضروری ہے کہ جب ان کو نجاست خوار نہ کیا جائے بشرطیکہ یہ مدت اس حیوان کے حجم کے مطابق بیان کردہ ایام سے کم نہ ہو۔ اور خنزیر کا دودھ پینے والے کے لئے ضروری ہے کہ اس کو کسی جگہ پابند کر کے سات دن چارہ یا بکری وغیرہ کے دودھ سے غذا مہیا کی جائے (س)
۵۴	۱۹	بشرطیکہ	یہ شرط بناء بر احتیاط مستحب ہے (ع)
۵۵	۱۶	اس کے بعد دو مرتبہ	جس برتن میں کتے کا لعاب دہن گر جائے اس کو مٹی سے مانجھنے کے بعد بناء بر احتیاط کے تین مرتبہ دھونا لازم ہے (ع)
۵۵	۲۰	بناء بر احوط (وجوبی)	یہ احتیاط مستحب ہے (ع)(س)
۵۵	۲۱	پہلے مٹی سے مانجھ لیں	لازم نہیں البتہ سات مرتبہ دھونا لازم ہے خواہ پانی قلیل ہو یا کر و جاری (ع) مٹی سے مانجھنا ضروری نہیں لیکن آب قلیل سے سات مرتبہ دھونا لازم ہے جب کہ کر یا جاری پانی میں ایک مرتبہ دھونا کافی ہے (س)
۵۶	۴	خمیر اور نجس روٹی پاک	ان چیزوں کا پاک ہونا مشکل ہے (ع)(س)
۵۶	۱۶	آب قلیل	آب قلیل، کر یا جاری پانی میں پیشاب سے نجس شدہ کو دو مرتبہ دھونا لازم ہے (ع)
۵۷	۱۱	احوط (استحبابی)	یہ احتیاط واجب ہے (ع)
۵۷	۱۷	جاری میں دو دفعہ	بلکہ ایک دفعہ کافی ہے (س) اگر پیشاب سے نجس ہو بصورت دیگر صرف ایک دفعہ کافی ہے (س)

حاشیہ: بیان اختلاف فتویٰ	مقام اختلاف فتویٰ	سطر نمبر	صفحہ نمبر
خرمہ کا شیرہ جوش کھانے سے نہ نجس ہوتا ہے نہ حرام (ع)(س)	خرمہ کا شیرہ	۲	۵۸،
حفاظت حرام نہیں ہے (ع)	حفاظت حرام ہے	۱۳	۵۸
حرام ہے (س)	حرام نہیں ہے	۱۶	۵۸
حرام ہے (س)	جائز ہے	۱۹	۵۸
حرام نہیں ہے (ع) وہ جو عام طور پر کھانے پینے کے لئے استعمال ہوتے ہوں (س)	حرام ہے	۴	۵۹
حرام نہیں ہے (ع) صرف ایسے برتن کہ جن کا استعمال صرف کھانے پینے میں منحصر ہو لیکن اگر ان برتنوں کی خرید و فروخت برتن ہونے کے پیش نظر نہ ہو بلکہ اصل ماہیت کے اعتبار سے ہو تو جائز ہے (س)	حرام ہے	۵	۵۹
بناء بر احتیاط مستحب (ع) بنا بر احتیاط واجب (س)	اس سے قبل پاخانہ صاف ہو جائے	۱	۶۰
حرام نہیں اگرچہ بنا بر احتیاط کے ایسا نہ کرنا مستحب ہے (ع)(س)	حرام ہے	۲	۶۰
بشرطیکہ اس تک نجاست پہنچنے کا امکان یا ہتک حرمت نہ ہو ورنہ حرام ہے (ع)(س)	قرآن کندہ ہو	۱	۶۳
واجب نہیں ہے (ع)	واجب ہے	۱۷	۶۷
بناء بر احتیاط مستحب (ع)(س)	ہتھیلی سے مسح	۱۰	۶۹
استحباب ثابت نہیں اگرچہ مبطل بھی نہیں ہے (س)	دوسری مرتبہ مستحب	۱۹	۶۹
اگر شکستہ یا زخمی عضو پر جبیرہ وغیرہ نہ ہو بلکہ وہ جگہ کھلی ہو اور اس جگہ کا دھونا یا مسح کرنا مضر ہو تو اس صورت میں صحیح اطراف کا دھونا یا مسح کرنا کافی ہے کھلی شکستہ یا زخمی جگہ کا دھونا یا مسح کرنا لازم نہیں ہے (س)	احکام جبیرہ	۲	۷۰

حاشیہ: بیان اختلاف فتویٰ	مقام اختلاف فتویٰ	سطر نمبر	صفحہ نمبر
مذکورہ صورت میں اگر ممکن ہو تو بہتر یہ ہے کہ تر ہاتھ سے زخمی جگہ پر مسح کرے اور اس کے بعد پاک کپڑا اس جگہ پر رکھ کر دوبارہ تر ہاتھ سے مسح کرے لیکن شکستگی کی صورت میں صرف تیمم واجب ہے (ع)			
اگر وقت تنگ ہو تو پانی سے وضو کر کے نماز کا کچھ حصہ (اگرچہ ایک رکعت ہی ہو) بھی وقت میں نہ پڑھ سکتا ہو تو اس صورت میں بہتر یہ ہے کہ تیمم کر کے نماز پڑھے اور اس کے بعد نماز کی قضا بھی لازم ہے لیکن اگر وضو کے ساتھ وقت میں ایک رکعت بھی پڑھ سکنے کا احتمال ہو تو واجب ہے کہ کوشش کر کے ایسا ہی کرے (س)	وقت اتنا تنگ ہو	۹	۷۱
بناء بر احتیاط مستحب (ع) معادن میں در نجف شامل نہیں یہ سنگریزوں میں سے ایک شفاف سنگریزہ ہے (س)	سوائے معاون کے	۱	۷۲
چونا گچ سیمنٹ وغیرہ پر خواہ پختہ ہوں یا پختہ ہونے سے قبل دونوں صورتوں میں ان پر تیمم جائز ہے (ع) (س)	چونا گچ پختہ ہونے سے قبل	۱	۷۲
تیمم خواہ غسل کے بدلہ ہو یا وضو کے عوض ایک ضربی کافی ہے	اگر غسل کے بدلے تیمم ہو	۱۵	۷۲
اگرچہ بناء بر احتیاط کے دو ضربی مستحب ہے (ع) (س)	اگر وضو کے عوض تیمم ہو	۱	۷۳
مذکر کی دبر میں جماع کی صورت میں اگر باوضو نہ ہو تو غسل کے ساتھ وضو بھی کرنا بناء بر احتیاط کے واجب ہے (س) دبر میں جماع خواہ مذکر کے ساتھ ہو یا مونث اگر باوضو نہ ہو تو غسل کے ساتھ وضو بھی بناء بر احتیاط کے واجب ہے (ع)	اگرچہ منی خارج نہ ہو	۲	۷۵

صفحہ نمبر	سطر نمبر	مقام اختلاف فتویٰ	حاشیہ: بیان اختلاف فتویٰ
۷۵	۱۳	احوط (وجوبی)	یہ احتیاط واجب نہیں (ع) (س)
۷۶	۳	احوط (وجوبی)	یہ احتیاط مستحب ہے (ع)
۷۶	۷	ان چار سورتوں	بلکہ ان چار آیات کہ جن میں سجدہ واجب ہے (ع) (س)
۷۷	۴	جس کی ترتیب یہ ہے	مذکورہ ترتیب کے علاوہ اس قدر بھی کافی ہے کہ پہلے سر کو دھو لے اور بعد بقیہ بدن' دائیں بائیں جانب ترتیب ضروری نہیں (ع) (س)
۷۷	۱۶	ٹھنڈے پانی سے	لازم نہیں (ع) (س)
۷۸	۱۸	علی الاحوط واجب	تمام اغسال واجبہ اور مستحبہ میں وضو کرنا واجب نہیں (ع) (س)
۷۸	۲۰	سب کے قصد سے	سب یا کسی ایک کا قصد کرلے تو نیز سب کے لئے کافی ہے (ع) (س)
۷۹	۴	تو یہ غسل تو صحیح ہوگا	معلوم نہیں لہٰذا اس صورت میں اس غسل کو نئے سرے سے کرے اور وضو نیز کرنا ہوگا (س)
۷۹	۱۱	علاوہ دوسری عورتوں کو	غیر قریشی عورتوں کو پچاس اور ساٹھ سال کے درمیانی عرصہ میں (اگر خون صفات حیض رکھتا ہو) تو احکام حیض اور احکام استحاضہ دونوں پر عمل کر کے احتیاط کرنا چاہیے (ع)
۸۳	۱۸	کفایت نہیں کرتا	کفایت کرتا ہے اور وضو واجب نہیں (ع) (س)
۸۴	۲	وضو کرنا لازم ہے	وضو کرنا لازم نہیں صرف غسل واجب یا مستحب کافی ہے (ع) (س)
۸۵	۱۹	وضو کرے	بناء بر احتیاط کے مستحاضہ متوسطہ کو غسل کے بعد وضو کرنا چاہیے (ع) جو نماز غسل کے بعد بلا فاصلہ پڑھے اس کے لئے وضو لازم نہیں اسی طرح اگر متوسطہ

ک

صفحہ نمبر	سطر نمبر	مقام اختلاف فتویٰ	حاشیہ: بیان اختلاف فتویٰ
			ظہرین یا مغربین سے پہلے غسل کرے اور دونوں نمازوں کو بلا فاصلہ پڑھے تو نیز دونوں نمازوں کے لئے وضو لازم نہیں (س)
۸۶	۲	اور وضو کرنا ضروری ہے	مستحاضہ کثیرہ کے لئے غسل ہی کافی ہے وضو کی ضرورت نہیں اگرچہ بناء بر احتیاط کے مستحب ہے (ع) جو نماز یا نمازیں غسل کے بعد فوراً" بلا فاصلہ پڑھے ان کے لئے وضو لازم نہیں (س)
۸۹	۱۳	البتہ چار مہینے سے کم	اگر چار ماہ سے قبل سقط ہونے والے کے بدن کی ساخت مکمل ہو چکی ہو تو بھی بناء بر احتیاط کے غسل و کفن واجب ہے (ع)
۸۹	۲۰	اور شیعہ اثنا عشری ہو	بناء بر مشہور کے (ع) (س)
۹۲	۱۰	اگر اتنا پانی نہ ہو	اگر تین غسل دینے کے لئے پانی نہ ہو تو خالص پانی سے غسل دیں اور اگر مزید بچ جائے تو بیری کے پتوں یا کافور میں سے کسی ایک کے ساتھ غسل دینے میں اختیار ہے اور بناء بر احتیاط واجب اس صورت میں تیمم بھی ضروری ہے (س)
۹۲	۱۱	اگر بیری کے پتے اور کافور میسر نہ ہوں	اس صورت میں بناء بر احتیاط واجب ہر ایک کے بدلے خالص پانی سے غسل دیں اور تیمم بھی کرائیں (ع)
۹۲	۱۴	تین تیمم دیے جائیں	صرف ایک تیمم کافی ہے اگرچہ بناء بر احتیاط کے تین تیمم (ہر ایک کے عوض) مستحب ہے اور ان میں سے کسی ایک کی نیت مافی الذمہ کی کرے (ع) (س)
۹۲	۱۹	جائز ہے	واجب ہے اگر ہتک حرمت نہ ہوتی ہو (ع) (س)
			نوٹ: (ا) غسل میت میں جبیرہ نہیں ہے لہٰذا اگر

صفحہ نمبر	سطر نمبر	مقام اختلاف فتویٰ	حاشیہ: بیان اختلاف فتویٰ
			غسل بغیر جبیرہ کے ممکن نہ ہو تو غسل جبیرہ کے بجائے تیمم واجب ہے (ع)(س) (۲) میت کو تیمم اپنے ہاتھ سے کرایا جائے اور اگر ممکن ہو تو میت کے ہاتھ سے بھی کرائیں (ع) اگر میت کے ہاتھ سے تیمم ممکن ہو تو میت کے ہاتھ سے بصورت دیگر غسل دینے والا اپنے ہاتھ سے تیمم کرائے (س)
۹۸	۱۹	اس میں چھ سال کا بچہ	چھ سال سے کم عمر بچہ اگر نماز کو سمجھتا ہو تو اس پر نماز پڑھنا لازم ہے بصورت دیگر بر جاء مطلوبیت پڑھی جا سکتی ہے (ع) جو بچہ نماز کو نہیں سمجھتا اس پر بلوغ سے قبل نماز پڑھنا مشروع نہیں بالغ پر واجب اور غیر بالغ اگر نماز کو سمجھتا ہے تو اس پر مستحب ہے (س)
۹۸	۲۱	نماز پڑھنا واجب ہے	واجب نہیں بلکہ برجاء مطلوبیت پڑھنا چاہیے (ع)(س)
۱۰۸	۵	میت کو بغیر غسل و کفن کے دفن کر دیا گیا ہو	اس صورت میں تب قبر کھودنا جائز ہے جب میت تازہ دفن کی گئی ہو اس طرح کہ بدن پاش پاش یا بدبودار ہونے کے باعث میت کی بے حرمتی نہ ہو ورنہ جائز نہیں اور اس صورت میں غسل و کفن ساقط ہو جائے گا اسی طرح اگر بے حرمتی نہ ہو تو ایک جگہ سے قبر سے نکال کر دوسری جگہ لے جا کر دفن کرنا جائز ہے خصوصاً" جب کہ اماکن مقدسہ میں لے جا کر دفن کرنا ہو (س)
۱۰۹	۱	کفایت نہیں کرتا	کفایت کرتا ہے اور وضو واجب نہیں (ع)(س) نوٹ: واضح رہے کہ اگر زندہ یا مردہ انسان کا (جب کہ

حاشیہ: بیان اختلاف فتویٰ	مقام اختلاف فتویٰ	سطر نمبر	صفحہ نمبر
تین غسل مکمل نہ ہو چکے ہوں) کوئی حصہ جدا ہو جائے اور ۱۔ وہ حصہ گوشت اور ہڈی پر مشتمل ہو۔ ۲۔ وہ حصہ صرف گوشت پر مشتمل ہو اور ہڈی نہ ہو۔ ۳۔ وہ حصہ صرف ہڈی ہو گوشت نہ ہو یا برائے نام ہو۔ تو صرف پہلی صورت میں مس کرنے سے غسل مس میت واجب ہو گا دوسری اور تیسری صورت میں نہیں (س) تینوں صورتوں میں غسل واجب نہیں (ع)			
صرف نماز والد جو اس نے نافرمانی کے باعث نہ پڑھی ہو اور قضا کرنا بھی ممکن تھا بڑے لڑکے پر واجب ہے لیکن اگر باپ کی فوتیدگی کے وقت بالغ نہ ہو تو بلوغ کے بعد واجب نہ ہو گی (ع) ہر مرد میت کی ایسی نمازیں جو اس نے کسی عذر (مثلاً بیماری، جہالت غلط ادائیگی یا غفلت وغیرہ) کے باعث نہیں پڑھی ہوں اس کے ولی پر قضا واجب ہے، ولی سے مراد مرد وارث ہے، اگر ایک سے زیادہ وارث ہوں تو سب پر واجب کفائی کے طور پر قضا کرنا واجب ہے لیکن ایسی نمازیں جو جان بوجھ کر خفیف قرار دیتے ہوئے بے اعتنائی وہٹ دھرمی کے باعث ادا یا قضا نہ پڑھی ہوں ان کی قضا وارث پر واجب نہیں، موت کے بعد نابالغ وارث پر بھی بلوغ کے بعد بناء بر احتیاط کے قضا واجب ہے (س)	نماز والدین	۱۷	۱۱۰

صفحہ نمبر	سطر نمبر	مقام اختلاف فتویٰ	حاشیہ: بیان اختلاف فتویٰ
۱۱۳	۴	تو اس صورت میں احوط یہ ہے	بلکہ واجب ہے کہ اس کے بعد نماز ظہر کی نیت سے پڑھے اسی طرح اگر عشاء کی نماز مغرب کی نماز سے پہلے سہوا پڑھنے کے بعد یاد آئے تو نیز اس کے بعد مغرب کی نیت سے نماز پڑھے (ع)
۱۱۴	۱۳	بلکہ نماز مستحب میں بھی	مستحبی نماز اگر حالت استقرار میں پڑھی جائے تو قبلہ معتبر ہے لیکن اگر راستہ چلتے یا سواری پر مستحبی نماز پڑھنا ہو تو قبلہ رو ہونا شرط نہیں ہے (ع)(س)
۱۱۵	۱	تو واجب ہے کہ چاروں سمتوں	واجب نہیں اگرچہ مستحب ہے اور کسی ایک سمت پڑھنا کافی ہے (ع)(س)
۱۱۵	۹	اگر نہ باقی ہو	اگر وقت گذرنے کے بعد ظاہر ہو تو قضا واجب نہیں (س)
۱۱۶	۱	بنا بر احوط	یہ احتیاط واجب نہیں (ع)
۱۱۸	۱۴	یہی حکم بواسیر کے خون	داخلی بواسیر، داخلی زخم اور داخلی پھوڑے کا خون معاف نہیں بلکہ ظاہری بواسیر کا خون بھی بنا بر احتیاط واجب معاف نہیں (س)
۱۱۸	۲۰	پالنے والی عورت	ہر عورت نہیں بلکہ صرف بچہ پالنے والی ماں (س)
۱۱۹	۱	احوط یہ ہے	بلکہ واجب یہی ہے (س)
۱۲۰	۱۳	واجبات نماز گیارہ	قیام حالت تکبیرۃ الاحرام اور قیام متصل برکوع کو ایک ہی واجب شمار کیا جاتا ہے جب کہ گیارھواں واجب ذکر ہے جیسے رکوع و سجود کے دوران اور تیسری و چوتھی رکعت میں سورۃ الحمد کے عوض (ع)(س)
۱۲۰	۱۴	کمی یا زیادتی	رکن کی کمی خواہ سہواً ہو یا عمداً اور زیادتی اگر عمداً ہو تو مبطل ہے لیکن رکن کی زیادتی (رکوع و سجود کے علاوہ) اگر سہواً ہو تو اس تامل ہے (ع)(س)

صفحہ نمبر	سطر نمبر	مقام اختلاف فتویٰ	حاشیہ: بیان اختلاف فتویٰ
۱۴۳	۲۰	اسکے بعد ایک مرتبہ استغفراللہ	یہ مستحب ہے (ع)(س)
۱۴۴	۱۱	سورتوں کا جزو ہے	جزئیت معلوم نہیں للذا بسم اللہ کو جزئیت کی نیت سے نہ پڑھے اگرچہ تعین سورۃ کیلئے پڑھنا واجب ہے (ع)(س)
۱۳۱	۷	قنوت سنت ہے	سوائے نماز شفع کے کہ اس میں قنوت بر جائے مطلوبیت پڑھنا چاہیے (ع)(س)
۱۴۶	۱۴	اس طرح منحرف ہونا	اگر عذر یا جبر کے باعث قبلہ کے دائیں یا بائیں جانب تک بلکہ پشت بقبلہ کی صورت میں بھی اگر نماز کا وقت گذر چکا ہے یا نماز کا وقت اتنا تنگ ہو کہ ایک رکعت بھی وقت میں نہ پڑھ سکے تو نماز صحیح ہو گئی (ع)(س)
۱۵۰	۱	سجدے سے سر اٹھانے	بلکہ دوسرے سجدہ میں سر رکھنے کے بعد (ع) بلکہ دوسرے سجدے میں ذکر واجب پڑھنے کے بعد (س)
۱۵۰	۳	یا دو رکعت بیٹھ کر	بیٹھ کر نہیں بلکہ بناء بر احتیاط واجب کھڑے ہو کر ایک رکعت پڑھے (ع)(س)
۱۵۰	۶	احتیاط" اعادہ بھی	لازم نہیں (ع)(س)
۱۵۰	۱۱	اکمال سجدتین کے بعد	دوسرے سجدے میں سر رکھنے کے بعد (ع) دوسرے سجدہ کا ذکر واجب پڑھنے کے بعد (س)
۱۵۰	۱۳	اکمال سجدتین کے بعد	دوسرے سجدہ میں سر رکھنے کے بعد (ع) دوسرے سجدہ کا ذکر واجب پڑھنے کے بعد (س)
۱۵۰	۱۵	اکمال سجدتین کے بعد	دوسرے سجدہ میں سر رکھنے کے بعد (ع) دوسرے سجدہ کا ذکر واجب پڑھنے کے بعد (س)
۱۵۰	۶،۷	چوتھی اور پانچویں	ان چار صورتوں میں مذکورہ احتیاط کے ساتھ نماز تمام کرنے کے بعد بناء بر اولی نئے سرے سے نماز پڑھے (ع)

صفحہ نمبر	سطر نمبر	مقام اختلاف فتویٰ	حاشیہ: بیان اختلاف فتویٰ
۱۵۱	۸،۹	رکعت	ان چار صورتوں میں نماز کو تمام کرنے کے بجائے نئے سرے سے پڑھے(س)
۱۵۳	۹	دل میں نیت	نمازاحتیاط کی نیت زبان سے اداکرنا مبطل نماز ہے(ع)(س)
۱۵۴	۱۲	احتیاط بہتر ہے	یہ احتیاط واجب ہے(ع)(س)
۱۵۵	۱	تو اختیار ہے جسے چاہے	بلکہ اس صورت میں نمازاحتیاط کو مقدم کرے(ع)(س)
۱۵۵	۶	اور پڑھے	بلکہ یوں پڑھے بِسْمِ اللّٰہِ وَ بِاللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ اور تشہد نماز کی طرح پڑھے (ع) دونوں میں سے جسے چاہے پڑھ سکتا ہے اور تشہد نماز کی طرح پڑھے(س)
۱۵۶	۲	احوط ہے	یہ احتیاط لازم نہیں(ع)(س)
۱۵۶	۹	سات یا پانچ	مع امام کے کل پانچ افراد کا ہونا ضروری ہے(ع)(س)
۱۵۶	۱۲	پہلی رکعت میں	نماز جمعہ صبح کی نماز کی طرح ہے اگرچہ پہلی رکعت میں الحمد کے بعد سورہ جمعہ اور دوسری رکعت میں الحمد کے بعد سورہ منافقون پڑھنا مستحب ہے۔ نیز پہلی رکعت میں رکوع سے قبل اور دوسری رکعت میں رکوع کے بعد قنوت بھی مستحب ہے(ع)(س)
۱۵۷	۱۱	نماز آیات	آیات کے وقت اگر عورت حالت حیض یا نفاس میں ہو تو اس پر نماز ادا یا قضا واجب نہیں ہے(س)
۱۵۷	۱۲	یا زلزلہ	بنا بر احتیاط واجب(ع)(س)
۱۵۷	۱۵	بلکہ احوط یہ ہے	یہ احتیاط واجب ہے(ع)
۱۵۷	۱۶	ادا کرنے کی نیت	بلکہ قضا کی نیت کرے اگر وقت میں فوراً نہ پڑھے(س)

حاشیہ: بیان اختلاف فتویٰ	مقام اختلاف فتویٰ	سطر نمبر	صفحہ نمبر
اس صورت میں صرف بِسۡمِ اللّٰہِ پر اکتفا نہ کرے بلکہ بسم اللہ کے ساتھ معین صورت کا کچھ دیگر حصہ بھی ملا کر پڑھے اور سورۃ توحید پڑھنے کی صورت میں یوں پانچ حصے بنا کر پڑھے (۱) بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝ قُلۡ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ۝ (۲) اَللّٰہُ الصَّمَدُ (۳) لَمۡ یَلِدۡ (۴) وَلَمۡ یُوۡلَدۡ (۵) وَلَمۡ یَکُنۡ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ۝ (ع)(س)	بسم اللہ	۲۲	۱۵۸
باپ کی ایسی نمازیں اور روزے جو انہوں نے کسی عذر کی بنا پر ادا نہ کئے ہوں اور قضا کرنے پر قدرت رکھتے تھے بڑے لڑکے پر قضا واجب ہے بشرطیکہ والد کی وفات کے وقت نابالغ، مجنون، کافر یا ان کا قاتل نہ ہو ورنہ قضا واجب نہ ہو گی (ع) والدین بلکہ ہر میت کی نماز اور روزے جو کسی عذر کی بنا پر ادا نہ کئے ہوں یا غفلت کے باعث مرد ولی (وارث) پر قضا واجب ہے بشرطیکہ میت نے لاپرواہی اور بغاوت کے باعث قضا کرنے میں کوتاہی نہ کی ہو۔ ولی سے مراد ہر وارث مرد ہے اگر وارث مرد ایک سے زیادہ ہو تو سب پر واجب کفائی کے طور پر قضا لازم ہے (س)	نماز والدین	۶	۱۵۹
قضا نمازوں میں ترتیب واجب نہیں مگر وہ نمازیں جو اصل میں بالترتیب ہیں جیسے ظہرین سے پہلے ظہر پڑھے بعد میں عصر یا جیسے مغربین سے پہلے مغرب پڑھے بعد میں عشاء اور ترتیب حاصل کرنے کا جو طریقہ صفحہ ۱۶۱ سطر ۱۰ سے صفحہ ۱۶۲ سطر ۱ تک بیان کیا گیا ہے غیر ضروری ہے (ع)(س)	اس ترتیب سے بجالانا واجب ہے	۸	۱۶۱

صفحہ نمبر	سطر نمبر	مقام اختلاف فتویٰ	حاشیہ: بیان اختلاف فتویٰ
۱۶۲	۳	اگرچہ اقویٰ ہے	یہ اقویٰ نہیں ہے (ع)(س)
۱۶۲	۶	تو احوط یہ ہے	اگر کوئی اول وقت حضر میں ہو اور آخر وقت سفر میں یا اول وقت سفر میں ہو اور آخر وقت حضر میں تو ایسی صورت میں آخر وقت کی اپنی شرعی تکلیف کے مطابق عمل کرے (ع)(س)
۱۶۳	۱۳	احتیاط "۴۸ میل	اس طرح احتیاط غلط ہے جہاں تک ممکن ہو اصل مقدار مسافت معلوم کر کے اس پر عمل کرے اور شک کی صورت میں نماز پوری پڑھنا چاہیے (۱۲)
۱۶۳	۱۲	چھ مہینے تک	چھ مہینے کی کوئی قید نہیں؛ وطن کی تین قسمیں ہیں (۱) جہاں ماں باپ رہتے ہوں اور وہ بھی ان کے ساتھ رہتا ہو (۲) خود کسی شہر میں ہمیشہ رہنے کی نیت سے رہائش اختیار کر لی ہو (۳) جائے عمل ہو اس طرح کہ ہر روز یا ہفتہ میں اکثر ایام وہاں جاتا ہو یا یہ کہ اپنے کام (ڈیوٹی، تعلیم) وغیرہ کی غرض سے وہاں کچھ مدت کے لئے رہنا پڑے اسطرح کہ اگر کوئی دوسرا کام نہ ہو تو وہ اسی جگہ پر مقیم رہے جیسے وہاں کے لوگ رہتے ہیں (ع)(س)
۱۶۴	۳	(مثلاً "ایک مہینہ) قیام	ضروری نہیں (ع)(س)
۱۶۴	۸	پہلے سفر میں نماز قصر	پہلے یا دوسرے سفر کی کوئی قید نہیں اور نہ احتیاط ضروری ہے (ع)(س)
۱۶۵	۹	تیسرے مسجد کوفہ	بلکہ شہر کوفہ (س)
۱۶۵	۹	چوتھے حائر سید الشہداؑ	یعنی جتنی مقدار قبہ شریفہ کے نیچے آتی ہے صرف اسی حد تک (ع)(س)

صفحہ نمبر	سطر نمبر	مقام اختلاف فتویٰ	حاشیہ: بیان اختلاف فتویٰ
۱۸۲	۷	حد شرعی	جس پر حد شرعی جاری کی گئی ہو اگرچہ اس نے بعد میں توبہ بھی کر لی ہو کے پیچھے نماز جماعت جائز نہیں (ع)(س)
۱۸۲	۱۵	ترک فاصلہ احوط ہے	آخری یا درمیانی میں فاصلہ کے اعتبار سے کوئی فرق نہیں اور یہ احوط لازم نہیں (ع)(س)
۱۸۳	۱۴	دوبارہ پڑھے	لازم نہیں لیکن اس کے بعد نماز کو فرادی کی نیت سے پڑھے (س)
۱۸۳	۱۵	دوبارہ پڑھے	لازم نہیں لیکن اس کے بعد نماز کو فرادی کی نیت سے پڑھے (س)
۱۸۵	۸	احتیاط کے خلاف ہے	بلکہ ضروری ہے کہ بغیر عذر کے جماعت سے فرادی نہ ہو (ع)
۱۹۱	۹	غیر معمولی طرز سے ہو	ایسا ٹیکہ لگوانا جائز ہے جو عضلات (گوشت) میں ہو البتہ رگ میں لگوانے سے پرہیز کرے کہ جس کا اثر معدہ تک ہو' اور آنکھ' کان یا ناک میں دوا ڈالنا جائز ہے۔ اگرچہ اس کا اثر حلق میں بھی محسوس ہو (ع)(س)
۱۹۱	۱۷	تو احوط یہ ہے	یہ احتیاط مستحب ہے (ع)(س)
۱۹۲	۱۲	احوط وجوبی	یہ احتیاط واجب نہیں (ع)(س)
۱۹۳	۲	کفارہ بھی دے	اگر غسل کرنے کے قصد سے سوئے تو جتنی بار ہو کفارہ واجب نہ ہو گا مگر یہ کہ غسل کرنے سے منصرف ہو کر سوئے (س)
۱۹۶	۴	تو احوط (وجوبی) بلکہ اقویٰ	لازم نہیں (س)
۱۹۷	۹	دو عادل گواہی دیں	لیکن اگر جماعت یا کثیر تعداد میں لوگ چاند دیکھنے کی کوشش کریں اور ان میں بھی کم از کم دو عادل شخص

حاشیہ: بیان اختلاف فتویٰ	مقام اختلاف فتویٰ	سطر نمبر	صفحہ نمبر
موجود ہوں جو کوشش کے باوجود چاند نہ دیکھ پائیں اور مطلع بھی صاف ہو تو ایسی صورت میں صرف دو عادل گواہوں کی گواہی قابل قبول نہ ہوگی(ع)			
یہ بحد ذاتہ ثبوت ہلال کے لئے کافی نہیں(ع)(س)	(۵) مجتہد جامع الشرائط کا حکم	۱۳	۱۹۷
افق ایک ہو یا یہ کہ جس شہر میں چاند دیکھا گیا ہے وہ مشرق کی طرف واقع ہو پس جملہ شہر جو مغرب کی طرف واقع ہوں گے کے لئے بھی ثابت ہوگا(س)	افق ایک ہو	۱۴	۱۹۷
جملہ مصارف زراعت بشمول مواجب شاہی کا استثنا جائز نہیں(ع)(س)	مواجب نکالنے کے بعد	۱	۲۰۳
بشرطیکہ نبیؐ امامؑ یا ان کے نائب خاص کی طرف سے معین ہوں(س) نبیؐ امامؑ انکے نائب خاص/عام یا حاکم شرعی کی طرف سے معین ہوں(ع)	زکوۃ وصول کرنے والے	۳	۲۰۳
یا ایسے مسلمان کہ جن کا ایمان ضعیف ہو اگر ان کو زکوۃ دی جائے تو ممکن ہے کہ وہ راہ حق پر آجائیں (ع) صرف ضعیف العقیدہ مسلمان(س)	یعنی وہ کفار	۴	۲۰۳
جن سے عام لوگ استفادہ کریں لہٰذا حاجی، زوار، یا نکاح وغیرہ جیسے امور میں صرف نہ کریں (س) عمومی نوعیت کے امور خیریہ میں اور وہ بھی بناء بر احتیاط واجب حاکم شرعی کی اجازت سے صرف کریں(ع)	ساتویں امور خیریہ	۵	۲۰۳
لازم نہیں تاہم اگر بحیثیت وکیل کے ایسا کیا جائے تو بری الذمہ ہو سکتا ہے(س)	مجتہد جامع الشرائط	۹	۲۰۳
مذکورہ امور میں زکوۃ کا استحباب ثابت نہیں لیکن صدقہ عامہ کی نیت سے استحباب میں کوئی اشکال نہیں(س)	مستحب زکوۃ		۲۰۴

صفحہ نمبر	سطر نمبر	مقام اختلاف فتویٰ	حاشیہ: بیان اختلاف فتویٰ
۲۰۴	۵	(۲) دوسرے مال تجارت میں	مال تجارت میں بناء براحتیاط کے زکوۃ واجب ہے (ع)
۲۰۶	۷	خمس نہ ہوگا	بلکہ بناءٔ براحتیاط کے ہبہ یا کسی بھی دوسرے طریقہ سے زمین حاصل کرنے میں خمس دینا واجب ہے (ع)(س)
۲۰۷	۵	آمدنی و منافع تجارت	آمدنی سے مراد ہر قسم کی آمدنی خواہ تجارت، صناعت، زراعت، ایجاد، حیازت، ہبہ، وصیت، نماز وقف، مہر، عوض خلع و مبارات، غیر محسوب میراث وغیرہ سے ہو البتہ قریبی رشتہ دار کی میراث پر نہ ہے (س) قریبی رشتہ دار کے علاوہ مہر، عوض خلع و مبارات اور زکوۃ و خمس کے عنوان سے حاصل شدہ مال پر بھی خمس نہیں (ع)
۲۰۸	۱۴	غیر امامؑ کا سہم	سہم سادات بھی حاکم شرع کی اجازت کے بغیر از خود نہیں دیا جاسکتا تاہم میری طرف سے مومنین کو اجازت عام ہے کہ وہ سہم سادات مستحقین کو اپنے علاقہ میں خود دے سکتے ہیں (س)
۲۱۰		بیسواں باب بیان حج	چونکہ کتاب تحفۃ العوام حج پر ہمراہ نہیں لے جائی سکتی لہٰذا احکام حج سے متعلق علیحدہ رسالہ مناسک حج ملاحظہ فرمائیں (ع)(س)
۲۶۰	۱۰	مقدار مہر کی تعین ہو	مقدار مہر کا معیّن طور پر ذکر کرنا عقد دائمی میں شرط صحت نہیں لہٰذا ذکر نہ کرنے کی صورت میں عقد صحیح اور مہر مثل (یعنی اتنی مقدار کہ جو عام طور پر اس علاقہ میں اس حیثیت کے لوگوں میں رائج ہے) دینا ہوگا البتہ عقد غیر دائمی (متعہ) میں مہر معیّن اور مدت معیّن کا

صفحہ نمبر	سطر نمبر	مقام اختلاف فتویٰ	حاشیہ: بیان اختلاف فتویٰ
			ذکر شرط صحت ہے (ع)(س)
۲۶۰	۱۳	باپ کی اجازت	باکرہ لڑکی کے لئے باپ' یا دادا کی اجازت ضروری ہے اگرچہ بنابر احتیاط واجب وہ لڑکی باپ دادا سے علیحدہ مستقل طور پر زندگی بسر کر رہی ہو مگر یہ کہ وہ شرعاً و عرفاً کفو کے ساتھ شادی کرنے پر راضی نہ ہوں یا اس کے امور زواج میں دخالت کرنے سے باز رہیں یا یہ کہ اجازت کی اہلیت ہی نہ رکھتے ہوں مثلاً دیوانے ہوں یا غائب ہوں اور ان سے اجازت مشکل ہو اور اس باکرہ لڑکی کے لئے شادی کرنا ضروری ہو یا لڑکی باکرہ نہ ہو یعنی مطلقہ یا بیوہ ہو البتہ باپ یا پدری اجداد کے علاوہ دیگر رشتہ دار افراد مثلاً ماں' بھائی' چچا' ماموں اور مادری اجداد سے اجازت کی ضرورت نہیں (ع)(س)
۲۶۱	۲	صیغے عربی زبان میں	بشرط امکان بنابر احتیاط واجب بصورت دیگر اپنی زبان میں بھی بقصد انشاء ماضی کے صیغے پڑھ کر عقد کر سکتے ہیں اگرچہ وکیل کے ذریعہ ممکن ہو (ع)
۲۶۵	۵	اور بازاری عورت	بناء بر احتیاط واجب زنا کرنے والی مشہور عورتیں یا ایسی عورت جس سے انسان نے خود زنا کیا ہو (بشرطیکہ شوہر دار یا عدت میں نہ ہو) تو اس کے توبہ کرنے سے پہلے نکاح دائمی یا متعہ کرنا جائز نہیں نیز بناء بر احتیاط واجب ایک حیض کا استبراء بھی لازم ہے (ع)
۲۶۸	۸	یا یہ کہ	شک کی صورت میں (ع)
۲۶۹	۱	طلاق رجعی	بناء بر احتیاط واجب (ع)
۲۶۹	۱۱	دونوں خواہ کسی عمر کے ہوں	بناء بر احتیاط واجب ہے (ع)

صفحہ نمبر	سطر نمبر	مقام اختلاف فتویٰ	حاشیہ: بیان اختلاف فتویٰ
۲۶۹	۱۳	وہ حرام ہو جائیگی	حرام نہیں ہوگی (ع)
۲۶۹	۱۴	عقد ہونے سے قبل	بناء بر احتیاط واجب یا عقد کے بعد دخول سے پہلے لیکن عقد اور دخول کے بعد حرام نہ ہوگی (ع)
۲۷۰	۱۳	بناء بر احوط ناجائز ہے	جائز ہے مگر یہ کہ اس کے گمراہ ہونے کا اندیشہ ہو (ع)
۳۰۴	۲	جائداد سے حصہ نہ پائیگی	خواہ اُس کی اولاد ہو یا نہ ہو دونوں صورتوں میں زمین سے وراثت کی حقدار نہ ہوگی خواہ زمین سکنی ہو، کمرشل ہو، یا زراعتی البتہ جو چیزیں موت کے وقت اس زمین میں ثابت ہوں گی مثلاً عمارت، زراعت، درخت، مشینری وغیرہ ان کی قیمت سے وراثت پائے گی (ع)(س)

تحفۂ نماز جعفریہ جدید

مع حواشی جدید

مطابق فتاویٰ

الحاج آقائے سیّد علی حسینی سیستانی مجتہد

الحاج آقائے سیّد محمد سعید الحکیم مجتہد

مرتبہ الحاج مولانا سیّد زوار حسین ہمدانی (مرحوم)

Iftikhar BOOK DEPOT ESTB.1965

ناشر:

افتخار بک ڈپو (رجسٹرڈ) اسلام پورہ لاہور

تعقیبات نماز پنجگانہ

مؤلفہ: الحاج آغا نثار احمد مرحوم

(بانی ادارہ افتخار بک ڈپو)

نماز پنجگانہ کے بعد تلاوت کیلئے انتہائی زود اثر اور مجرب دُعاؤں کا انتخاب

Iftikhar BOOK DEPOT ESTB.1965

ناشر:

افتخار بک ڈپو (رجسٹرڈ) اسلام پورہ لاہور

باسمہٖ سبحانہٗ وتعالیٰ

تقریظ

از جناب مولینا و مقتدانا سیّد محمّد جعفر صاحب قبلہ مدظلہٗ

دینی مسائل، اعمال اور ادعیۂ ماثورہ پر مشتمل بہت سی مفید کتابیں اُردو زبان میں لکھی گئیں اور ایک حد تک متداول و مقبول بھی رہیں لیکن جو پائیدار مقبولیت اور برقرار شہرت کتاب "تحفۃ العوام" نے حاصل کی وہ اپنی مثال آپ ہی ہے۔

خدا جانے کہ کتاب مذکور ابتداً، حاجی حسن علی اعلی اللہ مقامہٗ نے کس خلوص کامل، کس جذبۂ اخلاص اور کس سچی لگن سے کیسی مبارک اور نیک ساعت میں لکھی تھی کہ دنیائے شیعیت نے اس کو ہاتھوں ہاتھ لیا نہ کوئی گھر اس سے خالی رہا نہ کوئی شخص اس سے ناواقف رہا۔ قرآن کریم کے ساتھ اس کتاب کا بھی ہر گھر میں موجود ہونا ضروری سمجھا جاتا رہا اور قرآن کریم کے ساتھ ساتھ اس کتاب کا بھی بچوں اور بچیوں کو پڑھانا معمول رہا۔ جیسی یہ کتاب مقبول عام ہوئی کوئی کتاب ایسی مقبول نہیں ہوئی۔

اس قبولیتِ بے مثال کا سبب ایک مؤلف مرحوم کا خلوص اور دوسری طرف اس کتاب کی ہمہ گیر افادیت ہے۔ حاجتمندوں کی جو زیادہ سے زیادہ ضرورتیں اس ایک کتاب سے پوری ہوجاتی ہیں وہ اس کتاب کے سوا کسی ایک کتاب سے پوری نہیں ہوتیں بلکہ مختلف اور متعدد کتابیں درکار ہوتی ہیں۔

اس کتاب کی مقبولیتِ عام اور شہرتِ عام ہی کا یہ نتیجہ ہے کہ وقت کے بدلتے ہوئے تقاضے سے اور بہت سی مفید اور کارآمد چیزوں کے اضافہ سے اگرچہ کتاب کا ڈھانچہ بہت کچھ بدل گیا اور بدل یا تحلّل ہوتے ہوتے یہ کتاب کچھ سے کچھ ہوتی چلی گئی مگر نام

اس کا برقرار اور پائیدار رہا۔

"جدید تحفۃ العوام مقبول جو اس وقت میرے پیشِ نظر ہے وسعتِ مضامین کے اعتبار سے ایک بیش بہا دینی ذخیرہ اور شرعی خزینہ ہے جو عوام ہی کے لیے نہیں بلکہ خواص کے لیے بھی ازبس مفید اور کارآمد ہے اب تو اس کتاب کی جامعیت کا یہ عالم ہے کہ اگر اس کتاب کا نام بدل دینا کوئی پسندیدہ اقدام ہوتا تو تحفۃ العوام کے بجائے اس کو تحفۃ الخواص سے موسوم کیا جاتا۔

لائق صد ہزار تحسین و آفرین اور مستحقِ اجر ثمین ہیں جناب عمدۃ الاحباب زبدۃ اولی الالباب نخبۃ الافاضل وقدوۃ الاماثل مولوی السید منظور حسین صاحب قبلہ دام ظلہ، جنہوں نے اپنی محنت شاقہ اور صلاحیت فائقہ سے اس کتاب کو پہلے سے بھی کہیں زیادہ جامع الکتب بنا دیا جس کا آغاز اُصولِ دین سے جن کا ماخذ کتاب اللہ ہے قرار دیا۔

اس طرح اس کتاب سے اللہ کا معجزہ اور مولانا کی کرامت دونوں کا ظہور ہو رہا ہے۔ ابتدا میں یہ کتاب ہلالِ تاباں تھی انتہا میں مولانا الموصوف کے دم سے بدرِ درخشاں ہوگئی پھر اس چاند کو مولانا نے اور چار چاند لگائے جبکہ چار علماء اعلام اور مجتہدین عظام کے ارشاداتِ عالیہ کو بھی شامل کر دیا۔ متن کتاب کو پہلے ہی جناب سید العلماء علی نقی النقوی دام ظلہ، کے ارشادات میں ڈھال دیا تھا اس طرح یہ کتاب بہر صورت اور بہر معنی پنجتنی ہوگئی۔ خداوند عالم مولانا الموصوف کو اجر جزیل اور عمر طویل عطا کرے تاکہ اُن سے ایسے کرامات کا ظہور ہوتا رہے اور قوم و ملت کو اس گنجینۂ جواہر سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

میں آخر میں اُن تمام حضرات کے لیے صمیم قلب سے دعاگو ہوں جنہوں نے اس کتاب کی نشر و اشاعت و طباعت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا خصوصاً قوم کے اسم بامسمیٰ سرمایۂ افتخار آغا افتخار حسین صاحب سلمہٗ اللہ تعالیٰ کہ خداوند عالم اس جواں ہمت اور جواں سال کو خیر و برکت کیساتھ طول حیات کرامت فرمائے جو دینی اور ایمانی سرمایہ کی نشر و اشاعت کیلئے ہمیشہ سرگرمِ عمل رہتے ہیں۔

——— السیّد محمّد جعفر عفی عنہٗ بالقلم (شہید)
خطیب جامع شیعہ کرشن نگر لاہور

توثیق

از عالیجناب صدر المفسّرین سیّد العلماء مولانا سید علی نقی صاحب نقوی

مجتہد العصر مد ظلہ العالی لکھنؤ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ کتاب مستطاب تحفۃ العوام اوّل سے آخر تک میری نظر سے گذری ہے اور میں نے مسائل واعیہ واعمال سب کو پوری ذمہ داری کے ساتھ جانچ کر محلِ اختلاف میں حواشی تحریر کردیئے ہیں۔ اب مومنین اس کتاب پر ان حواشی کے پیشِ نظر رکھنے کے ساتھ عمل کرنے کے لئے مجاز ہیں اور عمل کرنا اس کتاب پر بلااشکال جائز اور صحیح ہے۔

دستخط (علی نقی النقوی عفی عنہ)

اس حقیر نے علامہ موصوف مد ظلہ العالی کے حواشی کو مد نظر رکھتے ہوئے جدید تحفۃ العوام کو ترتیب دیا ہے اور ان مطالب کو جزو متن بنادیا ہے۔ اگر کوئی فروگذاشت ہوگئی ہو تو سہواً ہوگی۔ لہٰذا قابلِ معفو۔

حررہ الاحقر۔ منظور حسین نقوی عفی عنہ

پیش نماز و خطیب جامع مسجد

علی پور (مظفر گڑھ)

الحاج مولانا سید منظور حسین نقوی رحلت فرما چکے ہیں۔ مرحوم و مغفور کے ایصالِ ثواب کے لئے سورۃ فاتحہ کی استدعا ہے۔ (ادارہ)

فہرست مضامین

عنوان	صفحہ
تقریظ	۳
توثیق	۵
فہرست مضامین	۶
مسائل حج	۱۴
دیباچہ	۱۷
مشکل الفاظ کے معنی نظرثانی وتصحیح وترتیب	۱۸
حواشی مطابق فتاویٰ جدید	۲۰
کتاب المسائل والاحکام	۲۹
پہلا باب ۔ اصول دین	۳۱
توحید ۔ صفاتِ ثبوتیہ	۳۲
عدل	۳۳
نبوّت	۳۴
امامت	۳۵
قیامت (معاد)	۳۷
دوسرا باب ۔ تقلید	۳۸
تیسرا باب ۔ فروعِ دین	۳۹
چوتھا باب ۔ نجاست	۴۱
(اول و دوم) پیشاب و پائخانہ	۴۱
(سوم) منی (چہارم) خون (پنجم) مردہ	۴۲
(ششم و ہفتم) کتا۔ سور (ہشتم) کافر	۴۳
(نہم) شراب (دہم) فقاع (یازدہم) پسینہ	۴۴
ثبوتِ نجاست ۔ احکام نجاست	۴۵
بحالتِ نماز نجاست کی معافی	۴۶
پانچواں باب ۔ مطہرات (اول) آبِ رواں	۴۷
(۲) آب باراں (۳) آب چاہ	۴۸
احکام چاہ	۴۹
(۴) احکام راکد (بقدر کُر)	۵۰
(۵) آبِ راکد (ٹھہرا ہوا پانی جو کُر سے کم ہو)	۵۱
(دوم) زمین (سوم) آفتاب	۵۱
(چہارم) استحالہ وانقلاب (پنجم) انتقال	۵۲
(ششم) اسلام (ہفتم) تبعیت	۵۳
(ہشتم) غیبت (نہم) استبراء	۵۳
(دہم) ذبیحہ کا خون (یازدہم) غسالہ کا جدا ہونا	۵۴
(دوازدہم) زوالِ عین نجاست ۔ احکام طہارت	۵۴
احکام ظروف طلاء ونقرہ	۵۸
چھٹا باب ۔ تہذیب بیت الخلاء ۔ واجب امور	۵۹
حرام امور ۔ مستحب امور	۶۰
مکروہ امور	۶۱
چند متعلقہ مسائل	۶۲
ساتواں باب :	
بیان وضو ۔ حقیقت وضو ۔ شرائط وضو	۶۳
مستحبات وضو	۶۵
مکروہاتِ وضو	۶۶
نواقض وضو ۔ غایات وضو واجب	۶۷
غایاتِ وضو مستحب	۶۸
چند ضروری مسائل	۶۹

احکام جبیرہ ۷۰
آٹھواں باب: بیان تیمم۔ موجبات تیمم ۷۱
اشیائے تیمم ۷۱
ترکیب تیمم ۷۲
احکام تیمم ۷۳
نواں باب: بیان غسل۔ اقسام غسل واجب ۷۴
اسباب جنابت ۷۴
محرمات جنب۔ مکروہات جنب ۷۶
طریقہ غسل جنابت ۷۷
مستحبات غسل جنابت ۷۸
چند متعلقہ مسائل غسل ۷۸
دسواں باب: غسل حیض و نفاس و استحاضہ ۷۹
علامات و شرائط حیض ۷۹
اقسام حائض ۸۰
احکام حائض ۸۳
بیان نفاس ۸۴
بیان استحاضہ ۸۵
چند مسائل ۸۶
گیارھواں باب: بیان غسل میت و دیگر ۸۷
احکام میت۔ احتضار ۸۷
ولی میت ۸۸
احکام غسل میت ۸۹
شرائط غسل دہندہ ۸۹
کیفیت غسل میت ۹۰
مستحبات غسل میت ۹۱
مکروہات غسل میت۔ چند مسائل ۹۲
حنوط میت۔ کفن میت ۹۳

شرائط کفن۔ کیفیت کفن ۹۴
مستحبات کفن ۹۵
مکروہات کفن۔ جریدتین۔ ترکیب کفن ۹۶
مشایعت جنازہ ۹۷
نماز میت ۹۸
دفن میت ۱۰۱
تلقین مرد ۱۰۲
تلقین عورت ۱۰۴
احکام بعد تلقین ۱۰۶
نبش قبر ۱۰۷
نماز ہدیۂ میت۔ غسل مس میت ۱۰۸
بارھواں باب: نماز ۱۰۹
اہمیت و ثواب نماز ۱۰۹
عذاب ترک نماز۔ واجب نمازیں ۱۱۰
سنتی نمازیں۔ مقدمات نماز ۱۱۱
اوقات نماز پنجگانہ ۱۱۲
شناخت قبلہ ۱۱۴
مکان (جگہ) نماز ۱۱۵
لباس نماز ۱۱۷
طہارت لباس و جسم ۱۱۸
اذان و اقامت ۱۱۹
واجبات نماز ۱۲۰
نیت۔ تکبیرۃ الاحرام ۱۲۱
قیام ۱۲۲
قرأت (سورتوں کا پڑھنا) ۱۲۳
رکوع ۱۲۶
سجود ۱۲۷

تشہد ۱۲۹
سلام۔ ترتیب ۱۳۰
موالات۔ قنوت۔ مختصر ترکیب نماز ۱۳۱
تعقیباتِ نماز ۱۳۳
تعقیباتِ مشترکہ ۱۳۴
تعقیب نماز صبح ۱۳۸
دعائے صباح ۱۳۹
تعقیب نماز ظہر ۱۴۲
تعقیب نماز عصر ۱۴۳
تعقیب نماز مغرب۔ تعقیب نماز عشاء ۱۴۴
سجدۂ شکر ۱۴۵
تیرھواں باب: دیگر امور متعلقہ نماز ۱۴۶
مبطلات نماز ۱۴۶
مکروہات نماز۔ شکیات نماز۔ شک افعال ۱۴۸
شک رکعات ۱۴۹
غیر معتبر شک ۱۵۱
ترکیب نماز احتیاط۔ احکام ظن ۱۵۳
احکام سجدۂ سہو ۱۵۴
ترکیب سجدۂ سہو ۱۵۵
چودھواں باب: بقیہ واجب نمازیں ۱۵۵
نماز جمعہ ″
نذر عہد وغیرہ سے واجب شدہ نمازیں۔ نماز آیات ۱۵۷
نماز والدین ۱۵۹
نماز اجارہ۔ نماز قضا ۱۶۰
شرائط نماز قصر ۱۶۲
دیگر احکام سفر ۱۶۵
پندرھواں باب: بعض سنتی نمازوں کا بیان ۱۶۶
نوافل یومیہ
نماز شب (تہجد) ۱۶۷
نماز جناب رسول خدا صلعم ۱۷۱
نماز جناب امیر المومنینؑ ۱۷۲
نماز جناب فاطمۃ الزہراؑ ۱۷۲
نماز دیگر۔ نماز جناب جعفر طیارؑ ۱۷۳
نماز جناب سلمان فارسیؒ ۱۷۴
نماز اعرابی ۱۷۵
نماز شکر ۱۷۶
نماز مغفرت۔ نماز توبہ ۱۷۷
نماز رد مظالم ۱۷۸
نماز غفیلہ۔ نماز مغفرت والدین ۱۷۹
سولھواں باب: نماز جماعت کا بیان ۱۸۰
نماز جماعت کی فضیلت ۱۸۰
شرائط امام جماعت ۱۸۱
شرائط جماعت ۱۸۲
احکام جماعت ۱۸۳
چند مسائل ۱۸۵
سترھواں باب: بیان روزہ ۱۸۷
تعریف روزہ۔ اقسام روزہ ۱۸۷
شرائط صحت روزہ ۱۸۹
نیت روزہ ۱۹۰
مبطلات روزہ ۱۹۱
امور واجب قضا ۱۹۴
آداب روزہ ۱۹۵
مکروہات روزہ ۱۹۵
چند مسائل ۱۹۶
ثبوت رویت ہلال ۱۹۷

اٹھارھواں باب : بیان زکوٰۃ	۱۹۸
ثواب زکوٰۃ وعذاب ترک زکوٰۃ	۱۹۸
شرائط وجوب زکوٰۃ	۱۹۸
اشیائے زکوٰۃ۔ بیان نصاب سونا	۱۹۹
چاندی	۲۰۰
گوسفند کے نصاب پانچ ہیں	۲۰۱
اونٹ کے نصاب بارہ	۲۰۱
گائے کے نصاب دو ہیں	۲۰۱
گیہوں، جَو، مویز، خرمے کے نصاب	۲۰۲
مصرفِ زکوٰۃ	۲۰۳
مستحب زکوٰۃ	۲۰۴
انیسواں باب : بیان خمس، ثوابِ خمس	۲۰۴
اشیائے خمس	۲۰۵
شرائط خمس	۲۰۶
مصرف خمس	۲۰۸
بیان صدقات	۲۰۹
بیسواں باب : بیان حج، وجوب حج	۲۱۰
شرائط وجوب حج	۲۱۱
مسئلہ شرائط صحت حج۔ اقسام حج	۲۱۲
افعالِ عمرۂ تمتع، اعمال حج تمتع	۲۱۳
بیان مواقیت	۲۱۴
میقات مسجد شجرہ۔ وادیٔ عقیق۔ یلملم جحفہ	۲۱۵
واجبات احرام	۲۱۶
محرمات احرام اور ان کا کفارہ	۲۱۷
واجبات طواف	۲۲۵
شرائط	۲۲۶
واجبات جو طواف میں شامل ہیں	۲۲۸
نماز طواف	۲۳۰
سعی کے احکام	۲۳۲
تقصیر کا بیان	۲۳۴
احکام حج تمتع۔ عرفات میں وقوف	۲۳۶
مشعر الحرام میں وقوف	۲۳۸
واجبات منیٰ	۲۴۰
امر اوّل۔ واجبات رمی الجمرات	۲۴۱
(امر دوم) مسئلہ نمبر۱ تا مسئلہ نمبر۱	۲۴۲
(امر سوم) واجباتِ منیٰ (حلق یا تقصیر)	۲۴۴
ادائے مناسک منیٰ کے بعد واجبات	۲۴۵
منیٰ میں شب ہائے تشریق کے احکام	۲۴۶
تین جمروں پر سنگریزے مارنے کے احکام	۲۴۷
اکیسواں باب : بیانِ جہاد	۲۴۹
کتاب المعاشرت والمعاملات	۲۵۱
بائیسواں باب : تہذیب زندگی	۲۵۲
فضیلت علم	۲۵۲
بعض گناہان کبیرہ۔ زنا	۲۵۳
اغلام وغیرہ۔ سود	۲۵۴
جھوٹ۔ شراب	۲۵۵
جوا۔ گانا۔ بجانا	۲۵۶
غیبت (چغلی)	۲۵۷
حسد وتکبر۔ قطع رحم	۲۵۸
عقد نکاح کا بیان	۲۵۹
احکامِ نکاح	۲۶۰
خطبۂ نکاح	۲۶۱
صیغۂ نکاح	۲۶۲
عقد متعہ۔ صیغۂ متعہ	۲۶۵

حرام عورتیں	۲۶۶
اعمال بعد نکاح	۲۷۰
حقوق زوجہ و شوہر	۲۷۲
اعمال طلب اولاد	۲۷۴
اعمال وقت حمل و آسانی وضع حمل	۲۷۵
اعمال بعد ولادت	۲۷۶
عقیقہ	۲۷۷
ختنہ، اعمال رضاع مولود و حق فرزند	۲۷۹
طلاق کا بیان	۲۸۰
عدۂ طلاق و وفات	۲۸۳
ظہار کا بیان	۲۸۴
اُمور خانہ داری	۲۸۵
پرورش جانور۔ کھانا۔ پینا	۲۸۶
لباس	۲۸۸
انگشتری	۲۸۹
خوشبو و سرمہ۔ کنگھی و آئینہ	۲۹۰
حجامت و ناخن تراشی	۲۹۱
مسواک و مہندی	۲۹۲
بیان ذبح و شکار۔ حلال جانور۔ حرام جانور	۲۹۳
مکروہ جانور	۲۹۴
حرام و مکروہ اشیاء۔ احکام ذبح	۲۹۵
احکام شکار	۲۹۷
تیئیسواں باب : احکام خرید و فروخت	۲۹۸
آداب و مستحبات تجارت۔ مکروہ پیشے	۲۹۸
حرام معاملے	۲۹۹
بیع و شرا۔ بائع و مشتری کے شرائط	۳۰۰
رہن (گروی)	۳۰۱
قرض	۳۰۲
چوبیسواں باب : میراث	۳۰۳
موانع اِرث	۳۰۴
سہام و فروض کا بیان	۳۰۵
تقسیم وراثت۔ ماں۔ باپ	۳۰۶
اولاد	۳۰۷
جدّہ۔ بھائی۔ بہن	۳۰۸
جدّ و جدّہ۔ چچا اور پھوپھی	۳۰۹
ماموں اور خالہ۔ سببی وارث زوجیت	۳۱۰
کتاب الادعیۃ والاعمال مشہورہ	۳۱۱
پچیسواں باب : ثواب تلاوت قرآن مجید	۳۱۲
آداب تلاوت قرآن	۳۱۲
بعض سورتوں کے مختصر فضائل و خواص	۳۱۳
بعض آیات و اسماء الٰہی کے فوائد	۳۱۶
سجدۂ قرآن	۳۱۸
بیان استخارہ	۳۱۹
استخارہ سجادیہ	۳۲۱
سُورہ ہائے مُبارکہ قرآن کریم	۳۲۲
(۱) سورۂ مبارکہ یٰسین	۳۲۳
(۲) سورۂ مبارکہ الفتح	۳۲۶
(۳) سورۂ مبارکہ الرحمٰن	۳۲۹
(۴) سورۂ مبارکہ الواقعہ	۳۳۱
(۵) سورۂ مبارکہ الملک	۳۳۲
(۶) سورۂ مبارکہ المزمل	۳۳۵
(۷) سورۂ مبارکہ الدھر	۳۳۶
(۸) سورۂ مبارکہ النباء	۳۳۷
(۹) سورۂ مبارکہ الجمعہ	۳۳۸

(۱۰) سورۂ مبارکہ المنافقون ۳۳۹
(۱۱) آیۃ الکرسی ۳۴۰

ادعیۂ ماثورۂ مشہورہ ۳۴۱

(۱) دعائے جوشن کبیر ۳۴۱
(۲) دعائے جوشن صغیر ۳۶۰
(۳) دعائے کمیل ۳۶۹
(۴) دعائے مشلول ۳۷۵
(۵) دعائے جامع ۳۸۰
(۶) دعائے معراج ۳۸۱
(۷) دعائے توسّل ۳۸۳
(۸) حدیث کساء ۳۸۵
(۹) دعائے مجیر ۳۸۹
(۱۰) دعائے صد سبحان ۳۹۳
(۱۱) دعائے سمات ۳۹۶
(۱۲) دعائے حجب ۴۰۰
(۱۳) دعائے عدیلہ ۴۰۲
(۱۴) اسناد درود طوسیؒ ۴۰۴
دعائے اعتصام۔ درود طوسیؒ ۴۰۵
درود طوسیؒ ۴۰۶
(۱۵) دعائے سباسب ۴۱۴
(۱۶) دعائے نور صغیر ۴۲۱
(۱۷) نادِ علی کبیر ۴۲۲
(۱۸) دعائے یستشیر ۴۲۴
چھبیسواں باب: حالات و اعمال ایام ہفتہ ۴۲۷
جمعۃ المبارک ۴۲۷
اعمال روز جمعہ ۴۲۹
ہفتہ۔ اتوار ۴۳۰
پیر۔ منگل۔ بدھ۔ جمعرات ۴۳۱
ادعیۂ ایّام ہفتہ: دعائے یکشنبہ (اتوار) ۴۳۲
دعائے دوشنبہ (پیر) ۴۳۳
دعائے سہ شنبہ (منگل) ۴۳۴
دعائے چہارشنبہ (بدھ) ۴۳۵
دعائے پنجشنبہ (جمعرات)۔ دعائے روز جمعہ ۴۳۶
دعائے شنبہ (ہفتہ) ۴۳۷
دعائے عافیت ۴۳۸
دعائے ہلال ۴۳۹
چاند دیکھنے کے نقش ۴۴۱
دعا و نماز روز اوّل ہر ماہ علیحدہ علیحدہ چاندوں کے لیے مخصوص چیزیں دیکھنا ۴۴۲
بارہ مہینوں کی تاریخہائے نیک و بد ۴۴۳
ہر مہینے کی نیک و بد تاریخیں ۴۴۹
ستائیسواں باب: ۴۵۴
حالات و اعمال ہر ماہ ۔ ماہِ محرم ۴۵۴
اعمال شب عاشورا ۔ روز عاشورا ۴۵۶
پہلا طریقہ عمل عاشورا ۴۵۷
دوسرا طریقہ عمل عاشورا ۴۶۵
زیارت آخر روز عاشورہ ۴۶۹
ماہ صفر ۴۷۱
ماہ ربیع الاوّل ۴۷۳
ماہ ربیع الثانی ۔ جمادی الاوّل ۔ ماہ جمادی الثانی ۴۷۴
ماہ رجب ۴۷۵
عمل امّ داؤد ۴۷۹
ماہ شعبان ۴۸۸
نیمۂ شعبان ۴۹۲

عریضۂ حاجت	۴۹۴
ماہ رمضان	۴۹۶
آداب دخول ماہ رمضان	۴۹۷
اعمال شب و روز	۴۹۹
اعمال سحر	۵۰۵
اعمال افطار	۵۰۷
تاریخ وار ادعیہ	۵۰۸
اعمال شبِ قدر	۵۱۱
دعائے مکارم الاخلاق	۵۱۴
جمعۃ الوداع اور اعمال دہۂ آخر	۵۲۱
ماہ شوال	۵۲۹
فطرہ	۵۳۰
نمازِ عید	۵۳۲
ماہ ذیقعد	۵۳۳
ماہ ذوالحجہ	۵۳۴
عیدالضحٰی ۔ قربانی	۵۳۶
عید غدیر	۵۳۸
عید مباہلہ	۵۴۲
عید نوروز	۵۴۶
آب نیساں	۵۴۹
کتاب الحاجات و التعویذات	۵۵۰
اٹھائیسواں باب : اعمال حاجات و وسعتِ رزق وغیرہ۔ نماز حاجت	۵۵۱
اعمال وسعتِ رزق	۵۵۲
وسعتِ رزق کی دعائیں	۵۵۴
ادعیہ ادائے قرض	۵۵۶
انتیسواں باب : مصیبت و غم والم	۵۵۸
ادعیہ دفع خوف وغیرہ	۵۶۰
رہائی قید کے لیے دعائیں	۵۶۲
گم شدہ اشیاء کے لیے دعائیں	۵۶۲
دفع شیاطین و دفع سحر (جادو)	۵۶۴
دفع نظر بد	۵۶۶
حفاظت جان و مال کے لیے دعائیں	۵۶۷
تیسواں باب : بیان اعمال و ادعیہ متعلق امراض وغیرہ	۵۶۸
ادعیہ خاص امراض ۔ بخار	۵۷۳
درد سر	۵۷۶
دردِ چشم	۵۷۷
درد گوش و دندان	۵۷۸
درد پہلو	۵۷۹
قولنج و فالج و صرع وغیرہ	۵۸۰
جذام و برص	۵۸۱
وبا چیچک ۔ طاعون ۔ خنازیر وغیرہ	۵۸۲
نسیان	۵۸۳
تسخیر محبت	۵۸۴
اکتیسواں باب : اعمال و ادعیہ سفر	۵۸۵
کتاب الزیارات والخطبات	۵۸۷
بتیسواں باب : زیارت چہاردہ معصومینؑ	۵۸۸
زیارت جناب رسول خداؐ	۵۸۸
زیارت جناب فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا	۵۸۹
زیارت حضرت علی علیہ السلام	۵۹۰
زیارت امام حسنؑ ۔ زیارت امام حسینؑ	۵۹۲
زیارت حضرت امام زین العابدینؑ	۵۹۳
زیارت امام محمد باقرؑ ۔ زیارت امام جعفر صادقؑ	۵۹۴
زیارت امام موسیٰ کاظمؑ	۵۹۵
زیارت امام رضاؑ ۔ زیارت امام محمد تقیؑ	۵۹۶

زیارت امام علی نقیؑ ۔ زیارت امام حسن عسکریؑ	۵۹۶
زیارت صاحب الامرؑ ۔ مختصر زیارت جامعہ	۵۹۷
زیارت حضرت عباسؑ	۵۹۹
زیارات ایام ہفتہ ۔ روز شنبہ (ہفتہ) یکشنبہ (اتوار)	۶۰۰
روز دوشنبہ (پیر) ۔ زیارت امام حسنؑ و حسینؑ	۶۰۱
زیارت امام حسینؑ	۶۰۱
روز سہ شنبہ (منگل)	۶۰۲
روز چہارشنبہ (بدھ) ۔ پنجشنبہ (جمعرات)	۶۰۳
زیارت ناحیہ مقدسہ	۶۰۴
روز جمعہ	۶۱۲
خطبۂ اولیٰ جمعہ	۶۱۳
خطبۂ ثانیہ جمعہ	۶۱۵
خطبۂ اولیٰ عیدالفطر	۶۱۶
خطبۂ ثانیہ عیدالفطر	۶۱۹
خطبۂ اولیٰ عیدالضحیٰ	۶۲۱
خطبۂ ثانیہ عیدالضحیٰ	۶۲۳
ضمیمہ مفیدہ مع ملحقات جدیدہ	۶۲۶
مسائل متفرقہ	۶۲۷
مسائل بطور سوال وجواب منقول از بیان الخمس	۶۳۳
نماز صاحب العصر والزمان	۶۳۵
دعائے معرفت	۶۳۶
زیارت حضرت زینب سلام اللہ علیہا	۶۳۷
مناجات خمسۃ عشر ۱۵ حضرت امام زین العابدینؑ	۶۳۸
پہلی مناجات (توبہ کرنے والوں کے لیے)	۶۳۸
دوسری مناجات (شکوہ کرنے والوں کیلیے)	۶۳۹
تیسری مناجات (اللہ سے خوف رکھنے والوں کیلئے)	۶۴۰
چوتھی مناجات (امیدواروں کے لیے)	۶۴۰
پانچویں مناجات (اللہ کی طرف رغبت کرنیوالوں کے لیے)	۶۴۱
چھٹی مناجات (شکر کرنیوالوں کیلئے)	۶۴۲
ساتویں مناجات (اللہ کی اطاعت کرنیوالوں کیلئے)	۶۴۳
آٹھویں مناجات (اللہ کی طرف ارادہ کرنیوالوں کیلئے)	۶۴۴
نویں مناجات (محبت کرنے والوں کیلئے)	۶۴۴
دسویں مناجات (اللہ کی طرف وسیلہ پکڑنے کیلئے)	۶۴۵
گیارھویں مناجات (اللہ کی طرف محتاج لوگوں کیلئے)	۶۴۶
بارھویں مناجات (عارفین کے لیے)	۶۴۷
تیرھویں مناجات (اللہ کا ذکر کرنیوالوں کیلئے)	۶۴۸
چودھویں مناجات (اللہ سے پناہ مانگنے والوں کیلئے)	۶۴۹
پندرھویں مناجات (زاہدین کے لیے)	۶۴۹
ادعیہ مخصوصہ انبیاء علیہم السلام	۶۵۰
دعائے حضرت پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم	۶۵۰
دعائے حضرت آدمؑ، حضرت نوحؑ، حضرت ابراہیمؑ	۶۵۱
دعائے حضرت یعقوبؑ ۔ حضرت یوسفؑ	۶۵۲
دعائے حضرت ایوبؑ ۔ دعائے حضرت موسیٰؑ	۶۵۳
دعائے حضرت یوشع بن نون ۔ دعائے حضرات خضر والیاسؑ	۶۵۴
دعائے حضرت یونسؑ بن متیٰؑ ۔ دعائے حضرت ہودؑ	۶۵۵
دعائے حضرات داؤدؑ حضرت سلیمانؑ حضرت آصف بن برخیا	۶۵۶
دعائے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام	۶۵۷
ادعیہ دوازدہ گانہ منسوب بہ ائمہ اثنا عشر علیہم السلام	۶۵۷
دعائے حضرت امام حسن علیہ السلام	۶۵۸
دعائے حضرت امام حسینؑ حضرات امام زین العابدینؑ	۶۵۹
دعائے حضرت امام محمد باقرؑ حضرات امام جعفر صادقؑ	۶۵۹
دعائے حضرت امام موسیٰ کاظمؑ حضرات امام علی رضاؑ	۶۶۰
دعائے حضرت امام محمد تقیؑ حضرت امام علی نقیؑ	۶۶۰
دعائے حضرت امام حسن عسکریؑ حضرت امام مہدیؑ	۶۶۰
نقوش ایام ہفتہ	۶۶۱ تا ۶۶۴

مسائلِ متفرقہ

مطابق فتاویٰ جناب حجۃ الاسلام آیۃ اللہ العظمیٰ المجاہد الاکبر آقائے آقا مجتہدِ اعظم نائب امام العصر والزمان الحاج السید روح اللہ الموسوی الخمینی متع اللہ المسلمین بطول وجودہِ الشریف۔

۱۔ روزہ دار انسان کے لئے مستحب ہے کہ نمازِ مغرب وعشاء افطار سے پہلے پڑھ لے اور اگر کوئی شخص اس کا انتظار کر رہا ہو یا کھانے کے لئے اتنا بے قرار ہو کہ حضورِ قلب سے نماز ادا نہیں کر سکتا تو اس کے لئے بہتر ہے کہ پہلے افطار کرے لیکن جتنا ممکن ہو نماز کو فضیلت کے وقت میں بجالائے۔

۲۔ اگر کوئی شخص کہتا ہے کہ میں سیّد ہوں تو اُسے خمس نہیں دیا جا سکتا جب تک کہ دو عادل اس کے سیّد ہونے کی تصدیق نہ کریں یا لوگوں کے درمیان اس طرح معروف ہو کہ انسان کو یقین اور اطمینان پیدا ہو جائے کہ یہ سیّد ہے۔

۳۔ معاملہ کرتے وقت قسم کھانا اگر سچی ہو تو مکروہ اور اگر جھوٹی ہو تو حرام ہے۔

۴۔ سود دینا سود لینے کی طرح حرام ہے۔ اگر قرض دینے کے وقت اس کے ساتھ کوئی شرط نہ کرے لیکن مقروض کچھ زیادہ واپس کر دے تو اس میں کچھ حرج نہیں بلکہ یہ مستحب بھی ہے۔

۵۔ خداوندِ عالم کے علاوہ کسی اور کے لئے سجدہ کرنا حرام ہے اور بعض عوام جو ائمہ علیہم السلام کے قبور کے سامنے پیشانی زمین پر رکھتے ہیں اگر شکرِ خداوندی کے طور پر ہو تو کوئی اشکال نہیں ورنہ حرام ہے۔

۶۔ چاند کا اونچا ہونا یا دیر میں غروب ہونا اس کی دلیل نہیں ہو سکتا کہ سابقہ رات کو چاند کی پہلی تاریخ تھی۔

۷۔ وہ فرش جو امام باڑہ کے لئے وقف کیا گیا ہے وہ نماز کے لئے مسجد میں نہیں لے جا سکتے اگرچہ وہ مسجد امام باڑہ کے قریب ہی کیوں نہ ہو۔

۸۔ اگر کوئی شخص وصیت کرے کہ اس کے ترکہ کا تیسرا حصہ نہ بیچا جائے اور اس کا نفع فلاں مصرف میں خرچ

کیا جائے تو اس کی وصیت کے مطابق عمل کرنا چاہیئے۔

۹۔ علوم دینیہ کے طلبہ کے لئے ان اداروں میں داخل ہونا جائز نہیں ہے کہ جو دین کے نام پر حکومت کی طرف سے تاسیس کئے گئے ہیں۔

۱۰۔ جو اشخاص اہل علم کے لباس میں ان اداروں میں جو حکومت کے اشارے سے بنائے گئے ہوں وارد ہوتے ہیں مسلمانوں اور دینداروں کے لئے ضروری ہے کہ وہ ان سے اعراض کریں اور ان سے میل جول نہ رکھیں ایسے اشخاص عدالت سے خارج ہیں اور ان کی اقتدا میں نماز پڑھنا جائز نہیں اور ان کی موجودگی میں طلاق دینا باطل ہے اور سہم مبارک امام علیہ السلام و سہم سادات عظام انھیں نہیں دینا چاہیئے اور اگر انہیں دیں گے تو بری الذمہ نہیں ہونگے اور اگر ایسے اشخاص اہل منبر ہیں تو ضروری ہے کہ انھیں منبر پر جانے کی اجازت نہ دیں اور اُن مجالس میں شرکت نہ کی جائے۔

۱۱۔ لوگ جو کچھ بنک سے بعنوان قرض یا کسی اور عنوان سے لیتے ہیں جبکہ معاملہ شرعی طور پر انجام پذیر ہو تو حلال ہے

۱۲۔ سونے سے زینت کرنا مثلاً سونے کی زنجیر سینہ پر لٹکانا یا سونے کی انگوٹھی کلائی پر باندھنا مرد کے لئے حرام اور اس کے ساتھ نماز پڑھنا باطل ہے اور احتیاط واجب ہے کہ سونے کی عینک بھی نہ لگائے۔

۱۳۔ جو پیسہ بنک میں رکھا جاتا ہے اگر قرض کے عنوان سے ہو اور اس میں نفع کی قرارداد نہ ہو تو اس میں کوئی اشکال نہیں اور بنک کے لئے جائز ہے کہ اس پیسے میں تصرف کرے اور اگر نفع کی قرارداد ہو تو قرض باطل اور بنک اس میں تصرف نہیں کرسکتا۔

۱۴۔ نفع کی قرارداد جو سود کا سبب ہے، اس میں فرق نہیں کہ قرارداد صریح ہو یا قرض لیتے وقت طرفین کی بنا نفع پر ہو پس اگر بنک کا یہ قانون ہے کہ وہ جو قرض لیتا ہے اس کا سود ہوگا تو جو قرض اس سود پر مبنی ہو وہ حرام ہے۔

۱۵۔ اگر قرض لیتے وقت نفع کی قرارداد نہ ہو نہ صریحاً نہ اس کے علاوہ تو قرض صحیح ہے اور قرارداد کے بغیر جو چیز قرض دینے والا بنک دے وہ حلال ہے۔

۱۶۔ لاٹری جو کہ متعارف ہے جسے رقم معینہ پر بیچا جاتا ہے، پھر اس کی قرعہ اندازی ہوتی ہے پھر جن اشخاص کے نام پر قرعہ نکلتا ہے تو انھیں معین رقم دیتے ہیں اس کی خرید و فروخت جائز نہیں اور باطل ہے اور جو رقم لاٹری کے مقابلے میں لیتے ہیں وہ حرام ہے لینے والا اُس کا ضامن ہے اور جو رقم قرعہ اندازی سے ملے وہ حرام ہے اور لینے والا اس رقم کے حقیقی مالک کا ضامن ہے۔

۱۷۔ مسلمان مرنے والے کے جسم کو چیرنا پھاڑنا جائز نہیں اور اگر ایسا کریں تو فعل حرام ہے البتہ غیر مسلم کے مردے کو چیرنا پھاڑنا جائز ہے۔

۱۸۔ اگر کسی ایک یا کئی مسلمانوں کی جان کی حفاظت پوسٹ مارٹم پر موقوف ہو اور غیر مسلم کا پوسٹ مارٹم

ممکن نہ ہو تو پھر مسلمان کاٹ کرسکتے ہیں ۔

۱۹ ۔ اگر بھیڑ بکری یا دوسرے جانوروں کو اُن مشینوں کے ذریعے سے ذبح کریں جو آجکل بعض شہروں میں مرسوم ہیں تو وہ حرام و نجس اور مردار ہوجائیں گے اور اُن کی خرید و فروخت جائز نہیں ہے گی چاہے بجلی کا بٹن مسلمان کھولے اور وہ تکبیر بھی کہے اور جانور بھی قبلہ رُخ ہو اور اس کے حلقوم کو کاٹے یا ایسا نہ ہو۔ البتہ وہ گوشت جو مسلمانوں کے بازار میں فروخت ہوتا ہے اور یہ احتمال ہو کہ شرعی طور پر ذبح کیا گیا ہوگا تو وہ حلال اور اس کی خرید و فروخت جائز ہے ۔

۲۰ ۔ وہ گوشت یا ذبح شدہ مرغ جو بلاد کفر سے آتے ہیں وہ نجس و حرام اور مردار کا حکم رکھتے ہیں مگر یہ کہ ثابت ہوجائے کہ انھیں شرعی طور پر ذبح کیا گیا ہے ۔

۲۱ ۔ ریڈیو اور ٹیلی ویژن جو منافع عقلائی رکھتے ہیں اور اسلامی نظریہ کے حرام منافع بھی ان میں ہیں تو ان سے حلال قسم کے منافع حاصل کرنا جائز ہے ۔ مثلاً ریڈیو سے خبریں اور مواعظ اور ٹیلیویژن سے حلال چیزیں مثلاً تعلیم و تربیت صحیح کے لیے دکھانا یا کارخانے اور مجاسات بحر و بر دکھانا البتہ حرام چیزیں مثلاً گانے اور موسیقی اور بری چیزوں کی اشاعت کرنا ۔ خلاف اسلام قوانین کا نشر، خائن اور ظالم کی مدح اور باطل کی ترویج کرنا اور ایسی چیزیں دکھانا جو لوگوں کے اخلاق کو خراب اور اُن کے عقائد کو متزلزل کرتی ہیں ۔ حرام و گناہ ہیں ۔

۲۲ ۔ چونکہ ان آلات کا استعمال وجہ حرام پر شائع و رائج ہے جیساکہ ان کا استعمال حلال قریباً مفقود ہوگیا ہے لہٰذا میں ان کی خرید و فروخت کی اجازت نہیں دیتا مگر ان اشخاص کو جو بالکل غیر شرعی طور پر انہیں استعمال نہ کریں اور کسی اور کو بھی غیر مشروع طور پر استعمال نہ کرنے دیں ؛

چودہ سورہ ہائے قرآنی مع اورادِ مقبول

وظائفِ مقبول عکسی رنگین

عمدہ کاغذ ، بہترین پرنٹنگ ، پلاسٹک کور مجلد

افتخار بک ڈپو (رجسٹرڈ)، اسلام پورہ لاہور

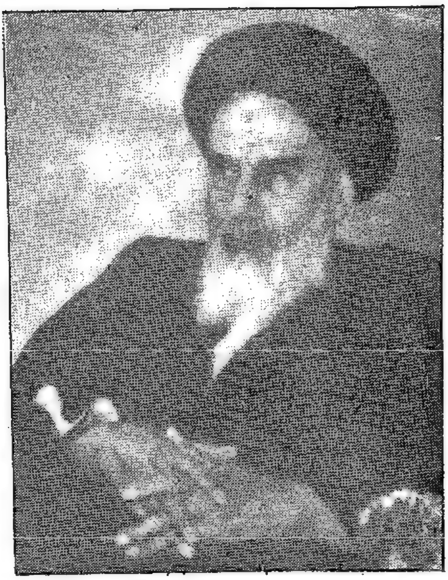

مجاہد ملّت آیۃ اللہ روح اللہ خمینی مدظلہ

آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے حاج سیّد ابوالقاسم الخوئی اعلیٰ اللہ

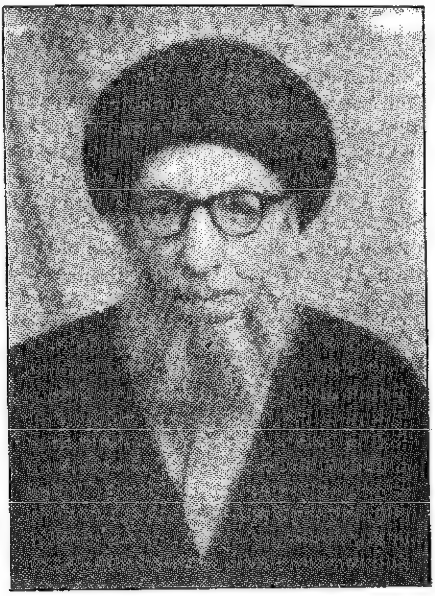

آیۃ اللہ حکیم السیّد محسن الحکیم اعلیٰ اللہ مقامہ

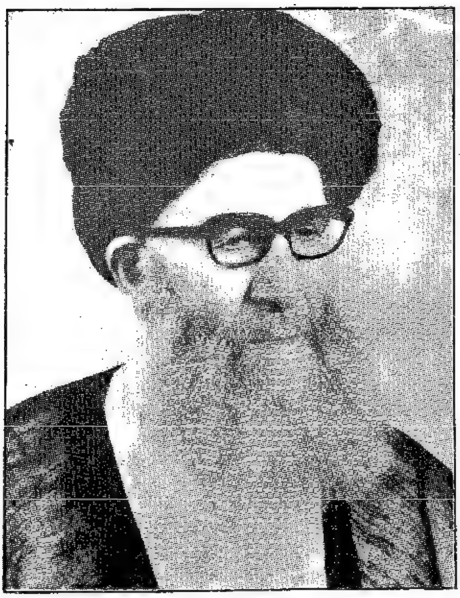

تمثال مبارک حضرت آیت اللہ العظمیٰ

جناب آقای حاج سیّد محمد رضا گلپایگانی دامت برکاتہ

علامہ سیّد علی نقی النقوی مجتہد اعلیٰ اللہ مقامہٗ

مولانا سیّد منظور حسین نقوی پیش نماز جامع مسجد علی پور

علامہ سیّد محمد جعفر قبلہ شہید

دیباچہ طبع پنجد ہم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ خدا کے فضل و کرم اور حضرت آئمہ معصومین علیہم السلام کی تائید سے کتاب مستطاب 'تحفۃ العوام کی پندرھویں اشاعت اضافہ 'کثیرہ جدیدہ کے ساتھ منصئہ شہود پر جلوہ گر ہو رہی ہے جس سے اس کی ضخامت میں معتدبہ اضافہ ہو گیا ہے جس طرح کہ شب چہاردہم کا چاند ہر لحاظ سے اپنی ضوافگنی اور نور پاشی میں کامل بدر ہوتا ہے اسی طرح یہ جدید ایڈیشن ہر پہلو اور ہر حیثیت سے کامل بلکہ اکمل ہو گیا ہے۔ اوعیۂ منقولہ میں دعائے سباسب، دعائے نادِ علیؑ صغیر و کبیر اور دعائے مشتیر کا اضافہ ہے۔ حج کے مکمل احکام درج کر دیئے ہیں، جہاد کا باب بھی زیادہ کر دیا گیا ہے۔ مزید ضروری مسائل مثلاً خرید و فروخت، رہن، قرض وغیرہ بھی شامل کر دیئے ہیں۔ مزید بر آں اس تازہ ایڈیشن میں جمعہ و عیدین کے مشہور و معروف خطبوں کا بھی الحاق کر دیا گیا ہے اور اس کمی کا احساس پیش نماز صاحبان شدت سے محسوس کر رہے تھے اور اس حقیر کو بارہا دفعہ توجہ دلائی گئی۔ الحمد للہ کہ یہ کمی اب کی دفعہ پوری کر دی گئی ہے اور اب ہر لحاظ سے کامل بلکہ اکمل ہو گئی ہے اور اس تحفہ کو باقی تمام 'تحفوں' پر فوقیت و عظمت حاصل ہے۔

خدا کا شکر ہے کہ میری محنت ٹھکانے لگی اور مجھے یقین ہے کہ یہ میرے لئے 'الباقیات الصالحات' ثابت ہو گی اور آخر میں التماس ہے کہ مومنین کرام اس حقیر کو اپنی دعاؤں سے فراموش نہ فرمائیں۔

حررہ الاحقر السید منظور حسین نقوی

خطیب و پیش نماز مسجد علی پور (مظفر گڑھ)

الحاج مولانا سید منظور حسین نقوی وفات پا گئے ہیں۔ مرحوم و مغفور کے لئے ایصالِ ثواب کے لئے سورۃ فاتحہ کی تلاوت فرما کر مشکور فرمائیں۔ ادارہ

۱۔ مشکل الفاظ کے معنی

اکثر مومنین اور خصوصاً مستورات کو یہ شکایت تھی کہ تحفۃ العوام کی عبارت ہماری سمجھ میں نہیں آتی۔ اس کے علاوہ میرے ذہن میں یہ بات بھی تھی کہ ہمارے نوعمر لڑکے اور لڑکیاں دینیات سے ناواقف اٹھ رہے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ اول تو دینیات پڑھنے کی طرف ان کی توجہ ہی نہیں ہے اور اگر کوئی پڑھائے تو بعض مسائل میں شرم حائل ہو جاتی ہے۔ اس لئے غسل وغیرہ کی معلومات جو ہر شخص کو معلوم ہونا چاہیئے، نئی نسل اس سے واقف نہیں ہونے پاتی، لہٰذا میری دیرینہ خواہش تھی کہ میں تحفۃ العوام کی عبارت اتنی آسان کر دوں کہ نئے لڑکے اور لڑکیاں خود بغیر کسی استاد کے کتاب پڑھیں تو مسائل ان کی سمجھ میں آجائیں۔

میں جناب آغا افتخار حسین صاحب پروپرائٹر افتخار بک ڈپو کا تہہ دل سے شکر گذار ہوں کہ موصوف نے تحفۃ العوام چھاپتے وقت مجھے یہ موقع عنایت فرمادیا۔ اب مجھے یہ بات سوجھی ہے کہ اگر کتاب کی عبارت میں تبدیلی کی جائے تو یہ فائدہ تسلیم کہ عبارت آسان ہو جائے گی مگر نقصان یہ پہنچے گا کہ عبارت کا وہ "وسیع" مطلب نہ رہے گا جو پہلے تھا۔ اس لئے میں نے دونوں فائدوں کو ہم آہنگ کرنے کے لئے عبارت کو تبدیل نہیں کیا ہے بلکہ مشکل الفاظ پر نمبر ڈال کر ان کے معنی حاشیے میں لکھ دیے ہیں۔

اب سنیئے! حاشیوں پر نمبر ڈالنے کے لئے دشواری یہ پیش آئی کہ کتاب میں پہلے ہی ۱، ۲، ۳ وغیرہ (اُردو کے) نمبر دے کر حاشیے درج کئے ہوئے ہیں۔ اگر میں بھی ۱، ۲، ۳ نمبر دے کر حاشیے لکھوں تو پہلے والے حاشیے اور میرے لکھے ہوئے حاشیے مخلوط ہو جائیں گے اور پتہ نہ چلے گا کہ کونسا حاشیہ کس کا لکھا ہوا ہے لہٰذا میں نے اس کا یہ حل نکالا کہ اپنے حاشیوں پر 1، 2، 3 وغیرہ (انگریزی کے) نمبر ڈال دئے ہیں۔ اس سے آپ ہر مشکل لفظ کے معنی اُسی صفحے پر دیکھ سکتے ہیں۔

اُمید ہے کہ اب عام مومنین و مومنات اور نوعمر لڑکے و لڑکیاں جو شرم کی وجہ سے بغیر کسی استاد کے خود تحفۃ العوام پڑھیں گے تو تمام مسئلے مسائل انشاء اللہ ان کی سمجھ میں آجائیں گے۔

۲۔ نظرثانی و تصحیح

محترم آغا افتخار حسین صاحب نے اپنے دینی جذبے کا اظہار کرتے ہوئے مجھے بتایا کہ میں تحفۃ العوام کو ایسا چھاپنا چاہتا ہوں کہ اب تک کی تمام تحفۃ العوام سے یہ ایڈیشن سب سے زیادہ خوشخط، جلی اور صاف چھپے۔ اس کے لئے میں نے اسے اس دفعہ آفسٹ پر چھپوانے کا اہتمام کیا ہے جس پر کہ زرِ کثیر صرف ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ میں نے اس میں مومنینِ کرام کی سہولت کے لئے موجودہ وقت کے

چاروں مجتہدین اعلام جامع الشرائط کے فتاوی اور زیارت ناحیہ مقدسہ کا بھی اضافہ کردیا ہے۔
مزہ توجب ہے کہ اس تحفۃ العوام میں کوئی غلطی نہ رہے لہٰذا آپ اس پر نظر ثانی اور تصحیح فرمائیں چنانچہ میں نے اس تحفہ کی کتابت کو اس کے سابقہ ایڈیشن سے ایک ایک لفظ ملا کر پروف ریڈنگ کردی ہے پھر دوبارہ صرف عربی عبارت کو دوسری عربی کتابوں میں تلاش کرکے ان سے ایک ایک لفظ ملا کر پڑھا اور بقیہ غلطیاں بھی درست کردی ہیں۔ قرآنی سورتوں کا معاملہ یہ ہے کہ حکومت نے تاج کمپنی کے مطبوعہ قرآن مجید کو غلطیوں سے پاک قرار دیا ہے اس لئے میں نے اس تحفہ کی قرآنی سورتوں کو تاج کمپنی مطبوعہ قرآن مجید سے ایک ایک لفظ ملا کر پروف ریڈنگ کردی ہے۔ تو غلطیاں دور کرنے کی یہی صورتیں ہیں لہٰذا میں نے اس تحفہ کو حتی المقدور غلطیوں سے پاک کردیا ہے۔

۴۔ ترتیب

کتاب کی یہ بھی صفت ہوتی ہے کہ اس کے مضامین کی ترتیب درست ہو۔ تحفۃ العوام چونکہ ابتداء میں مختصر لکھی گئی تھی اور بعد میں اس میں اضافے ہوتے چلے گئے۔ لہٰذا جو بھی اضافہ کیا گیا اسے یا تو کتاب کے اخیر میں لگا دیا گیا یا بالکل شروع میں یا کہیں موقع بے موقع درمیان میں لگا دیا گیا اس میں شک نہیں کہ ان اضافوں سے کتاب کی افادیت بہت بڑھ گئی ہے لیکن یہ بھی تو چاہیئے کہ مضامین کی ترتیب درست ہو۔ میں نے کتاب کی ترتیب درست کردی ہے۔ یعنی قرآن کی سورتیں جو بالکل شروع میں تھیں انہیں ان کی مناسب جگہ لے گیا ہوں۔ دینیات جو دو جگہ تھی۔ اسے ایک جگہ لے آیا ہوں۔ اسی طرح دعاؤں کو ایک جگہ۔ اعمال کو ایک جگہ، زیارات کو ایک جگہ اور تعویذات وغیرہ کو ایک جگہ لے آیا ہوں۔

اُمید ہے کہ اس سے کتاب بہتر ہوگئی ہے اور مومنین کو پہلے سے زیادہ سہولت ہو جائے گی۔ انشاء اللہ۔

اعجاز محمد (فاضل فقہ)
گورنمنٹ رجسٹرڈ پروف ریڈر
برائے قرآن مجید
رجسٹرڈ نمبر:۔ 15 - 74/(6) 6

حواشی مطابق فتاویٰ

۱۔ حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ آقای الحاج سید ابوالقاسم الخوئی مدظلہ مجتہد اعظم نجف اشرف
۲۔ حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ آقای الحاج سید محمود الحسینی الشاہرودی مدظلہ مجتہد اعظم نجف اشرف
۳۔ حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ آقای الحاج سید روح اللہ خمینی
۴۔ حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ الحاج سید محمد کاظم شریعتمدار

یہ ہر مومن کی ضرورت ہے کہ وہ جس مجتہد اعلم جامع الشرائط کی تقلید میں ہو۔ وہ اسی کے فتاویٰ پر عمل کرتا ہے۔ آج کل مندرجہ بالا چار مجتہدین اعلام ہیں۔ لہٰذا مومنین کو ان چاروں کے اختلافی مسائل سے آگاہی کی ضرورت ہے۔ اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے ہم موجودہ مجتہدین اعلام کے یہ حواشی آپ کے لئے پیش کر رہے ہیں۔ مومنین اپنے اپنے مجتہد اعلم کے فتاوی تحفۃ العوام ھذا کے صفحہ نمبر و سطر نمبر کی مدد سے حاصل کر سکتے ہیں۔

صفحہ	سطر	مقام اختلاف فتویٰ	حاشیہ (بیان اختلاف فتوے)
۳۸	۶	مجتہد اعلم جامع الشرائط کی تقلید کرے	جن مسائل کے متعلق یہ معلوم ہو کہ ان میں علماء کے درمیان اختلاف ہے۔ خوئی
۳۹	۱	میت کی تقلید پر	میت کی تقلید پر باقی رہنا جائز نہیں۔ آقای شہرودی اگر مسائل یاد ہوں تو بقاء واجب اور اگر میت مجتہد کے مطابق فتویٰ مسائل بھول چکا ہو تو زندہ کی تقلید واجب ہے۔ خوئی اگر فوت شدہ مجتہد کے بعض مسائل پر عمل کر چکا ہو تو تمام پر باقی رہنا جائز۔ آقای خمینی میت کی تقلید پر بقا جائز نہیں زندہ مجتہد کی تقلید واجب ہے۔ شاہرودی
۴۱	۶	بنا بر احتیاط واجب	یہ احتیاط واجب نہیں۔ خوئی، شاہرودی
۴۲	۶	بنا بر احوط نجس بھی ہے	نجس نہیں بلکہ پاک ہے۔ خوئی، شاہرودی
۴۴	۸	حرام و نجس ہے	نجس نہیں بلکہ پاک ہے اگرچہ احتیاط مستحب ہے۔ خوئی
۴۴	۱۶	نجس ہے	نجس نہیں لیکن اس کے ساتھ احتیاطاً نماز نہ پڑھے۔ خوئی
۴۴	۱۷	بلکہ حائضہ کے ساتھ جماع بحالت روزہ	ان صورتوں میں اگر اپنی بیوی کے ساتھ جماع کرے تو پسینہ نجس نہ ہوگا اور نہ ہی نماز میں اس سے احتیاط لازم ہے۔ خوئی
۴۵	۱	نجاست کھانے والے	نجاست کھانے والے اونٹ اور دیگر جانوروں کا پسینہ نجس نہیں۔

		لیکن نماز میں احتیاط واجب ہے۔ خوئی
۴۵ - ۱	نجاست کھانے والے اونٹ	نجاست خوار اونٹ کا پسینہ نجس ہے۔ ہاں اگر اس کے علاوہ اور جانور نجاست کھاتے ہوں تو اُن کے پسینہ سے اجتناب ضروری نہیں۔ آقای خمینی نجاست خوار اونٹ کا پسینہ بلکہ اونٹ کے علاوہ دیگر نجاست خوار کے پسینہ سے بھی اجتناب لازم ہے اور ان کا پسینہ نجس ہے۔ آقای شہرودی نجاست کھانے والے اونٹ کا پسینہ نجس ہے۔ احتیاط واجب ہے کہ نجاست کھانے والے جانوروں کے پسینہ سے انسان اجتناب کرے۔ آقای شریعتمدار بنابر احتیاط واجب۔ شاہرودی
۴۶ - ۱۲	بواسیر کا خون خواہ باطن جسم میں ہو	اگر بواسیر باطن جسم میں ہو تو اس صورت میں یہ خون معاف نہ ہوگا۔ شاہرودی
۴۷ - ۲	وہ عورت جو چھوٹے بچے کی پرورش	بشرطیکہ عورت کا اپنا بچہ ہو اور بچہ لڑکا ہو اور عورت کے لئے ہر روز بار بار لباس کا پاک کرنا ذاتی طور پر باعث زحمت ہو۔ اور نجاست بھی پیشاب کی ہو تو معاف ہوگا۔ خوئی
۵۱ - ۴	کُر کی مقدار باعتبار پیمائش	کُر کی مقدار باعتبار پیمائش یہ ہے کہ لمبائی، چوڑائی اور گہرائی میں سے اگر ہر ایک تین بالشت جس کا مجموعی حاصل ضرب ۲۷ بالشت ہوتا ہے کافی ہے۔ خوئی کُر پانی اس مقدار کو کہتے ہیں جس کی لمبائی چوڑائی گہرائی ۳½ بالشت ہو۔ اس کا مجموعی وزن بیس مثقال کم ایک سو اٹھائیس من تبریزی ہے جو کہ ۳۸۴/۹۰۶ گرام ہے۔ آقای خمینی کُر کی مقدار یہ ہے جس کی لمبائی چوڑائی اور گہرائی میں سے ہر ایک ۳½ بالشت ہو۔ مجموعہ ۴۲⅞ بالشت مکعب ہو۔ آقای شہرودی کُر کی مقدار یہ ہے جس کی لمبائی چار بالشت ہو۔ چوڑائی اور گہرائی تین تین بالشت ہو۔ یعنی تین بالشت چوڑائی ہو۔ اور تین بالشت گہرائی اور اس کا کل وزن بیس مثقال کم ایک سو اٹھائیس من

صفحہ - سطر	غلط	صحیح
		تبریزی ہے۔ آقای شریعتمدار
۵۱ - ۱۵	لیکن بنابر احوط	بلکہ بنابر اقوی۔ خوئی
۵۲ - ۱	بوریہ اور چٹائی	ایسی اشیاء کے پاک ہونے میں اشکال ہے۔ خوئی
۵۴ - ۱۹	صرف ڈبو دینا تطہیر کے لئے کافی ہے۔	کافی نہیں بلکہ آب کر یا آب جاری میں بھی دو مرتبہ دھونا ضروری ہے۔ خوئی
۵۵ - ۳	غسالہ بول و براز پاک ہوگا	بول کا نہیں صرف براز کا غسالہ پاک ہے۔ خوئی۔ شاہرودی
۵۵ - ۱۲	نچوڑنے کی ضرورت نہیں	ضرورت ہے۔ خوئی
۵۶ - ۱	ایک مرتبہ دھونا کافی ہے	ایک مرتبہ نہیں بلکہ آب کثیر اور آب جاری میں بھی سات مرتبہ دھونا ضروری ہے۔ خوئی
۵۷ - ۱۸	نچوڑنے کی بھی ضرورت نہیں	ضرورت ہے۔ خوئی
۵۸ - ۶	نجس ہوجاتا ہے	نجس نہیں ہوتا۔ خوئی۔ شاہرودی
۵۸ - ۸	شیرۂ انگور کا بھی یہی حکم ہے	شیرۂ انگور اگر خود بخود جوش میں آجائے تو اس کا کھانا حرام لیکن نجس نہیں، اگرچہ احتیاط بہتر ہے اور اگر آگ پر جوش آجائے تو اس کا کھانا حرام لیکن نجس نہ ہوگا۔ خوئی
۵۸ - ۱۳	حفاظت حرام ہے	حرام نہیں اگرچہ احتیاط مستحب ہے۔ خوئی۔ شاہرودی
۵۹ - ۴	بنانا اور مزدوری لینا حرام ہے	حرام نہیں ہے اگرچہ احتیاط بہتر ہے۔ خوئی۔ شاہرودی
۶۰ - ۵	استنجا کی حالت میں بھی	استبراء اور استنجا کی حالت میں حرام نہیں۔ خوئی۔ شاہرودی
۶۳ - ۸	گٹوں تک مسح کرنا	بلکہ پاؤں کے ابھرے ہوئے حصہ تک کافی ہے۔ خوئی۔ شاہرودی
۶۴ - ۱۵	سونے یا چاندی کا ہو	اگر پانی صرف غصبی برتن یا سونے یا چاندی کے برتن میں ہی ہو تو اس صورت میں اس پانی سے وضو صحیح نہ ہوگا اور تیمم واجب ہے۔ لیکن اگر اس کے علاوہ دوسرا پانی موجود ہو تو پھر اس پانی کے ساتھ اگرچہ ارتماسی وضو جائز نہیں تاہم چلو وغیرہ سے پانی نکال کر اعضاء وضو پر ڈالا جائے تو صحیح ہوگا۔ شاہرودی اگر پانی غصبی برتن یا سونے یا چاندی کے برتن میں ہو تو وضو ارتماسی صحیح نہ ہوگا لیکن اگر چلو یا کسی دوسری چیز کے ساتھ برتن سے نکال کر اعضاء وضو پر ڈالا جائے تو وضو صحیح ہوگا۔ اگرچہ بعض صورتوں میں گنہگار بھی ہوگا۔ خوئی

		وضو کا پانی غصبی برتن میں ہو یا سونے یا چاندی کے برتن میں ہو۔ اور پانی نہ ہو۔ اگر شرعی طریقہ پر دوسرے برتن میں ڈال سکتا ہے تو دوسرے برتن میں ڈال کر وضو کرے ورنہ تیمم کرے۔ اگر اُس پانی کے علاوہ کوئی اور پانی موجود ہو تو اس سے وضو کرے۔ اگر غصبی یا سونے چاندی کے برتن میں وضو ارتماسی کرے تو وضو باطل ہے۔ اُس پانی کے علاوہ اور پانی موجود ہو یا نہ ہو۔ آقای خوئی اگر وضو کا پانی غصبی یا سونے چاندی کے برتن میں ہو اور کوئی پانی نہ ہو تو پھر تیمم کرنا چاہیئے اور اگر غصبی برتن یا سونے چاندی کے برتن سے وضو ارتماسی کرے یا ان برتنوں سے منہ اور ہاتھوں پر پانی ڈالے۔ احتیاط واجب یہ ہے کہ وضو باطل ہے اگر چُلّو یا دوسری چیز سے اُن سے پانی لے کر منہ اور ہاتھوں پر پانی ڈالے تو اس کا وضو صحیح ہے۔ آقای خمینی اگر پانی غصبی برتن یا سونے چاندی کے برتن میں ہو اور پانی نہ ہو تیمم کرے۔ اگر پانی غصبی یا سونے چاندی کے برتن میں ہو تو اس سے ارتماسی نہ کرے اگر چلّو یا کسی دوسری چیز سے اس سے پانی لے کر وضو کرے تو وضو صحیح ہے۔ آقای شریعتمدار
۶۸ - ۲	بنابر احوط (وجوبی)	یہ احتیاط مستحب ہے۔ خوئی
۷۰ - ۱۷	مسح کر لینا کافی ہے	کافی نہیں، اس صورت میں تیمم واجب ہے۔ خوئی
۷۲ - ۱۵	تو دو ضربی تیمم کرے	لازم نہیں بلکہ خواہ وضو کے بدلہ ہو یا غسل کے ایک ضربی کافی ہے خوئی
۷۶ - ۳	بنابر احوط (وجوبی)	یہ احتیاط مستحب ہے۔ خوئی
۷۷ - ۱۳	دفعۃً واحدۃً دھل جائے	لازم نہیں بلکہ تدریجی طور پر بھی غوطہ لگانا صحیح ہے۔ خوئی
۷۷ - ۱۴	بدن نجس رہے گا	گذشتہ مسائل میں ذکر کر دیا گیا ہے کہ مجنب حرام کا پسینہ نجس نہیں۔ اگرچہ نماز میں احتیاط لازم ہے لہٰذا گرم پانی کے ساتھ غسل جائز ہے۔ خوئی

۷۹ - ۶	ضروری نہیں ہے	لیکن جس حصہ کو دھونا ہو اس کو دھونے سے قبل پاک کر لینا کافی ہے ۔ خوئیؒ ۔ شاہرودی
۷۹ - ۱۰	قرشی عورتوں کو	قرشی عورتیں کہ جن کی عمر پچاس اور ساٹھ سال کے درمیان ہو۔ ان کو چاہیئے کہ وہ خون دیکھنے کے ایام میں اگر شرائط حیض موجود ہوں تو احتیاط پر عمل کریں یعنی احکام حیض پر بھی عمل کریں اور احکام استحاضہ پر بھی ۔ خوئیؒ
۸۰ - ۳	مگر احوط یہ ہے	یہ احتیاط واجب نہیں ۔ خوئیؒ
۸۱ - ۱۲	دو روز پہلے خون آتا دیکھے	لیکن اگر دو دنوں سے زیادہ ہو تو اس صورت میں احتیاط لازم ہے خوئیؒ
۸۳ - ۸	اور بنا بر احوط	یہ احتیاط مستحب ہے ۔ خوئیؒ
۸۳ - ۱۳	کفارہ واجب ہے	ظاہراً واجب نہیں ۔ خوئیؒ
۸۴ - ۲۰	ان میں احتیاط پر عمل کرے	لازم نہیں بلکہ اس درمیانی مدت میں نفاس کے احکام جاری ہونگے خوئیؒ ۔ شاہرودی
۸۷ - ۷	قبلہ رُخ لٹائیں	بنا بر احتیاط واجب اور اس سلسلہ میں ولی میت سے اجازت حاصل کرنا بھی بنا بر احتیاط کے واجب ہے ۔ خوئیؒ
۸۷ - ۷	بنا بر احوط غسل سے فراغت تک	یہ احتیاط واجب نہیں ۔ خوئیؒ
۸۹ - ۲۰	اور شیعہ اثنا عشری ہو	لازم نہیں بلکہ اگر مسائل غسل سے واقف ہو اور صحیح غسل بہ نیت قربۃً الی اللہ دے تو کافی ہے ۔ خوئیؒ
۹۲ - ۱۴	لیکن احوط یہ ہے	واجب نہیں بلکہ تین میں سے کسی ایک غسل کی نیت مافی الذمہ کر لینا کافی ہے ۔ خوئیؒ
۹۴ - ۸	بلکہ احوط یہ ہے	یہ احتیاط واجب نہیں ۔ خوئیؒ
۱۱۲ - ۹	عصر کی نماز صحیح نہیں	البتہ اگر سہواً ایسا ہو جائے تو اس نماز کو ظہر کی قرار دے کر ایک اور نماز چار رکعتی بقصد مافی الذمہ ادا کرلے کافی ہے ۔ خوئیؒ
۱۱۶ - ۱	بنا بر احوط	یہ احتیاط واجب نہیں اور اگر ایک بالشت یا اس سے زائد فاصلہ دونوں کے درمیان ہو تو کوئی مضائقہ نہیں ۔ خوئیؒ ۔ شاہرودی
		یہ احتیاط واجب نہیں ۔ شاہرودی
۱۱۸ - ۳	جائز ہے	سونے کی گھڑی کا استعمال جائز نہیں ۔ خوئیؒ ۔ شاہرودی

۱۱۸ - ۳	حرام نہیں ہے	بلکہ حرام ہے۔ خوئیؒ۔ شاہرودی
۱۱۸ - ۱۶	بواسیر کے خون کا ہے	بشرطیکہ بواسیر داخل میں نہ ہو۔ شاہرودی
۱۱۹ - ۱	بچہ لڑکا ہو	یہ حکم صرف بچہ کی ماں کے لئے مخصوص ہے۔ خوئیؒ
۱۱۹ - ۱۶	دو مرتبہ اشہد ان امیر المومنین	یہ جملہ جزو اذان نہیں اور نہ جزئیت کے قصد سے کہنا جائز ہے البتہ بقصد تیمن و برکت کہنا چاہیئے۔ خوئیؒ۔ شاہرودی
۱۲۰ - ۹	دو یا ایک مرتبہ اشہد ان علیا	یہ جملہ جزو اقامت نہیں۔ لہٰذا بقصد تیمن و برکت کہنا چاہیئے۔ خوئیؒ۔ شاہرودی
۱۲۸ - ۴	انگوٹھے	بلکہ انگوٹھوں کے سرے۔ خوئیؒ۔ شاہرودی
۱۲۸ - ۹	کاغذ پر سجدہ جائز ہے	بشرطیکہ ان چیزوں سے بنایا گیا ہو جن پر سجدہ جائز ہے۔ خوئیؒ۔ شاہرودی
۱۵۰ - ۳	یا دو رکعت بیٹھ کر	بنا بر احتیاط واجب ایک رکعت کھڑے ہو کر پڑھے۔ خوئیؒ۔
۱۵۰ - ۴	اور یہی حکم اس صورت میں بھی	نہیں بلکہ اگر دوسرے سجدہ سے سر اٹھانے سے پہلے یہ شک ہو اگرچہ ذکر واجب پورا کر چکا ہو تو نماز باطل ہوگی۔ خوئیؒ
۱۵۰ - ۶	لیکن اس صورت میں بہتر یہ ہے	بلکہ بنا بر احتیاط کے واجب ہے۔ شاہرودی
۱۵۶ - ۲	لیکن جمعہ و ظہر دونوں کو	نہیں بلکہ شرائط پوری ہوں تو نماز جمعہ واجب ہے اور نماز ظہر لازم نہیں البتہ بقصد رجاء پڑھ سکتا ہے۔ خوئیؒ
۱۵۹ - ۷	کسی عذر کی وجہ سے	بلکہ اگر بغیر کسی عذر کے بھی نہ پڑھی ہوں تو بھی قضا واجب ہے۔ خوئیؒ
۱۶۲ - ۲	اگرچہ اقویٰ ہے	اقویٰ نہیں بلکہ بہتر ہے۔ خوئیؒ۔ شاہرودی
۱۶۲ - ۶	دونوں کو جمع کرے	لازم نہیں بلکہ آخر وقت اگر سفر میں ہو تو قصر اور اگر آخر وقت حضر میں ہو تو پوری قضا کرے۔ خوئیؒ۔ شاہرودی
۱۶۲ - ۱۳	احتیاطاً ۲۸ میل	یہ احتیاط بے معنی اور لغو و غلط ہے۔ لہٰذا اگر سفر ۲۷ میل ۲ فرلانگ ۷۴ گز سے کم ہو تو نماز پوری اور اگر اس مذکورہ مسافت تک کا یا اس سے ذرا برابر بھی زائد ہو تو قصر واجب ہے۔ خوئیؒ۔ شاہرودی
۱۶۴ - ۸	پہلے سفر میں نماز قصر پڑھیں	نہیں بلکہ پہلے سفر میں بھی نماز پوری پڑھیں گے۔
۱۶۴ - ۹	اور احوط یہ ہے	یہ احتیاط لازم نہیں۔ خوئیؒ
۱۶۴ - ۱۱	پہلے سفر میں قصر کرے گا	بلکہ احوط یہ ہے کہ پہلے سفر میں قصر اور پوری دونوں طرح پڑھے۔ خوئیؒ
۱۶۵ - ۹	حائر حضرت سید الشہداءؑ	بشرطیکہ ضریح مقدس سے ۱۱½ گز سے زائد مقدار دور نہ ہو۔ شاہرودی

۱۶۵ - ۹	حائرِ حضرت سید الشہداءؑ	بلکہ تمام حرم سید الشہداءؑ کا بھی یہی حکم ہے ۔ خوئیؒ
۱۸۲ - ۱۵	ترک فاصلہ احوط ہے	یہ احتیاط بے معنی ہے آخری اور درمیانی صفوں میں کوئی فرق نہیں ۔ خوئیؒ ۔ شاہرودی
۱۹۴ - ۵	واجب ہے کہ تیمم کریں	اگر ماہ رمضان یا اس کی قضا کا روزہ ہو تو واجب ہے اگر ان کے علاوہ کسی اور معین دن کا روزہ واجب ہو تو بنا بر احتیاط کے واجب ہے لیکن غیر معین دن کا روزہ واجب ہو یا روزہ مستحبی ہو تو پھر واجب نہیں اگرچہ احتیاط مستحب ہے ۔ شاہرودی بنا بر احتیاط واجب مجنب کو چاہئے کہ وہ تیمم کرے لیکن حائض اور نفساء اگر اذان صبح سے قبل پاک ہو جائیں اور ان کا وظیفہ تیمم ہو ۔ اور وہ تیمم نہ کریں تو بھی ان کا روزہ صحیح ہوگا ۔ خوئیؒ
۲۰۳ - ۱	وہ اور شاہی مواجب نکالنے کے بعد	نہیں بلکہ نصاب کا حساب مواجب و اخراجات کے منہا کرنے سے قبل لگایا جائے اگرچہ زکوٰۃ کی ادائیگی مصارف وغیرہ کے منہا کرنے کے بعد کرے ۔ خوئیؒ
۲۰۳ - ۱۵	بلکہ یہ احوط ہے	یہ احتیاط واجب ہے ۔ خوئیؒ ۔ شاہرودی
۲۰۴ - ۲	کہ وہ غنی ہو جائے	بنا بر احتیاط واجب ایک سال کے اخراجات سے زائد نہ دی جائے ۔ خوئیؒ ۔ شاہرودی
۲۰۶ - ۱۱	اُن کو وضع کرنے کے بعد	بلکہ نصاب کا حساب مصارف منہا کرنے سے قبل کیا جائے گا ۔ اگرچہ خمس کی ادائیگی مصارف منہا کرنے کے بعد کرے ۔ خوئیؒ
۲۰۶ - ۱۲	سونے یا چاندی	نہیں بلکہ صرف سونے کے پہلے نصاب کے برابر ہونا چاہیئے ۔ خوئیؒ
۲۰۶ - ۱۵	ایک مثقال شرعی	بنا بر احتیاط واجب اگرچہ اس مقدار سے کم بھی ہو تو نیز مصارف منہا کرنے کے بعد خمس نکالا جائے ۔ خوئیؒ
۲۱۴ - ۲۰	بیان مواقیت	واضح رہے کہ آج کل جو راستے ہمارے ہاں کے حجاج اختیار کرتے ہیں خواہ ہوائی راستہ سے جائیں ۔ بحری راستہ سے یا خشکی کے راستہ سے وہ حتمی طور پر یا پہلے مدینہ منورہ وارد ہوں گے یا جدہ میں ۔ لہٰذا ہم لوگوں کے لئے صرف دو میقات مسجد شجرہ (کہ جسے ابیار علی بھی کہتے ہیں) اور حدیبیہ (کہ جسے ملین بھی کہا

		کیا جاتا ہے ۔ میں سے کسی ایک پر سے احرام باندھنا واجب ہے ۔ اس طرح کہ جو شخص جدہ سے مکہ مکرمہ کی طرف حج کے لئے جانا چاہے تو اس پر حدیبیہ کے مقام پر احرام باندھنا واجب ہے ۔ اور جو شخص مدینہ سے مکہ جا رہا ہو یا جدہ سے پہلے مدینہ جائے اور پھر اس کے بعد مکہ جانا چاہے تو اس پر مسجد شجرہ پر سے احرام باندھنا واجب ہے ۔ لیکن جب جدہ کے راستہ سے ہو کر حدیبیہ سے گذرے تو بنا بر احتیاط کے تجدید نیت کرنا مستحب ہے ۔ دیگر میقات کا ہمارے ساتھ تعلق نہیں اور یہ بھی جاننا چاہیئے کہ ان میقات سے قبل احرام باندھنا جائز نہیں ہے ۔ مگر یہ کہ نذر وغیرہ کی وجہ سے ، جو لوگ ہوائی جہاز کے ذریعہ سفر کرنے والے کراچی سے احرام باندھ لیتے ہیں یا بحری جہاز پر دورانِ راہ سمندر کے اندر کسی میقات کے محاذی ہونے کی وجہ بتلا کر احرام باندھ لیتے ہیں ۔ ہمارے مذہب کی رُو سے جائز نہیں ۔ یہ مخالفین کے مذہب کے مطابق ہے ۔ لہٰذا محتاط رہیں خوئیؒ ۔ شاہرودی
۲۱۸ - ۷	اور نہ سلا ہوا ہو	یہ شرط مردوں کے لئے ہے عورتوں کے لئے نہیں۔ خوئیؒ ۔ شاہرودی
۲۲۱ - ۸	فضیلت و مفاخرت کا اظہار کرنا	اگر اپنی فضیلت و مفاخرت اس طرح کرے کہ دوسرے شخص کی توہین کا پہلو نکلے تو حرام اور اگر ایسا نہ ہو بلکہ صرف اس کی اپنی فضیلت ثابت ہو تو یہ فعل جائز ہے ۔ اور احرام کی وجہ سے اس کا حرام ہونا معلوم نہیں ۔ خوئیؒ
۲۲۵ - ۱۹	یا جاہل مسئلہ ہو	جاہل مسألہ ہونے کی صورت میں ایک اونٹ کفارہ نیز واجب ہے ۔ شاہرودی
۲۶۰ - ۱۰	مقدار مہر کی معین ہو	دائمی عقد میں مہر کا ذکر کرنا یا معین کرنا ضروری نہیں۔ خوئیؒ ۔ شاہرودی
۲۶۰ - ۱۴	اجازت لینا احوط ہے	یہ احتیاط مستحب ہے ۔ شاہرودی

۲۶۰ - ۱۴	اجازت لینا احوط ہے	باپ یا دادا سے بنا بر احتیاط کے اجازت لینا واجب ہے ۔ خوئی
۳۰۴ - ۲	(۵) مشہور قول کے مطابق	زوجہ خواہ اولاد والی ہو یا بے اولاد اصل زمین میں حق وراثت نہیں رکھتی خواہ وہ زمین رہائشی ہو یا زراعتی یا کوئی دیگر البتہ جو چیزیں اس زمین پر مثل عمارت درخت اور زراعت وغیرہ کے مانند موجود ہیں ان کی قیمت میں وراثت کا حق رکھتی ہے جیسا کہ زمین کے علاوہ ہر قسم کے متروکہ اموال سے وراثت کی حقدار ہے ۔ اگر اس کے شوہر کی اولاد ہو تو ۱/۸ حصہ اور اگر اس کے شوہر کی اولاد نہ ہو تو ۱/۴ حصہ ۔ خوئی ۔ شاہرودی

امامیہ جنتری

پاکستان و ہند کی مقبول ترین اور کثیر الاشاعت جنتری

جس میں

سال بھر کی تقویم ، قمر در عقرب ، نوروز عالم افروز ، چاند سورج گرہن سیاسیاتِ عالم ، پیش گوئیاں ، نیک و بد تاریخیں ، بارہ راشیوں کے نیک و بد حالات و دیگر مذہبی معلومات و مفید مضامین درج ہوتے ہیں ۔

ناشر

افتخار بُک ڈپو رجسٹرڈ ۔ اِسلام پورہ ۔ لاہور

کتاب المسائل و الاحکام

اس میں اُصولِ دین اور فروعِ دین، احکامِ طہارت و نسواں، تجہیزِ میّت، نمازہائے واجبہ و سُنّتی۔ روزہ، حج و زکوٰۃ و خمس و جہاد اور تعقیباتِ نماز کا بیان ہے۔

جدید

تحفۃ العوام

مقبول

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی اَشْرَفِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہِ الْمَعْصُوْمِیْنَ ؁

امابعد۔ المتمسک بالثقلین احقر السید منظور حسین نقوی ابن الحاج السید غلام مرتضٰے صاحب مرحوم طاب ثراہ عرض پرداز ہے کہ ہر مکلّف[1] پر شرعاً واجب ولازم ہے کہ وہ اپنے عقائد دینی کو صحیح و درست کرے۔ یعنی اُسے اُصولِ دین کا صحیح علم و واقفیت حاصل ہو۔ اور اپنی استعداد علمی کے مطابق ادلّہ و براہین کے ساتھ ان کو تسلیم کرے اور فروعِ دین یعنی نماز روزہ و زکوٰۃ وغیرہ کے ضروری مسائل و احکام سے بمطابق فتاوی مجتہد جامع الشرائط پورے طور پر واقف و آگاہ ہو۔

اولاد کی تعلیم و تربیت والدین کا فریضہ ہے۔ جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم ارشاد فرماتے ہیں۔ کُلُّکُمْ رَاعٍ وَّکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِیَّتِہٖ یعنی تم میں سے ہر

---

[1] مکلّف ۔ بمعنی تکلیف دیا گیا ہے۔ یعنی جب لڑکا یا لڑکی شرعی لحاظ سے بلوغ کی حد کو پہنچ جائے تو اس پر شرعی تکلیف عائد ہو جاتی ہے۔ پس نو سالہ لڑکی اور پندرہ سالہ لڑکا احکامِ شرعی کا پابند ہو جاتا ہے
الاحقر نقوی۔

شخص اپنے گھر والوں کا حاکم ہے۔ اور تم میں سے ہر ایک اپنے متعلقہ اشخاص کے بارے میں جواب دہ ہے۔ لہٰذا صاحبِ خانہ پر اپنے تمام متعلقین کے اخلاق و اطوار و اعمال کی اصلاح و درستی کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ بنا بریں اولاد کی تعلیم و تربیت بدرجۂ اولیٰ والدین کا اوّلین فریضہ ہے۔ پس جب لڑکا سنّ تمیز و رشد کو پہنچے تو اُسے خدا اور رسولؐ اور آئمہ معصومین علیہم السّلام کے اسمائے مبارکہ تعلیم کئے جائیں۔ اور سات برس کی عمر میں اُسے نماز سکھائی جائے اور نو برس گزرنے پر اُسے نماز پڑھائیں۔ اور اس بارے میں اگر سختی بھی کرنی پڑے تو اس سے گریز نہ کریں۔ لڑکی کو نو برس کے قبل سے تاکید و تنبیہ ضروری ہے تاکہ نو برس پُورے ہونے پر وہ بالکل نماز کی پابند ہو جائے۔ اور لڑکے پر جب وہ پورے پندرہ برس کا ہو جائے نماز واجب ہو جاتی ہے۔

پہلا باب

اُصولِ دین

توحید، عدل، نبوّت، امامت، قیامت

ہر ذی شعور و صاحبِ عقل و فراست جب اشیائے عالم کے وجود میں ذرا غور و فکر کریگا تو اس پر یہ منکشف ہو جائے گا کہ کوئی مصنوع خود بخود وجود میں نہیں آیا اور کوئی مخلوق از خود خلق نہیں ہوئی بلکہ ایک صانع و خالقِ قادر و حکیم نے اپنی قدرتِ کاملہ سے اسے ایجاد و خلق فرمایا ہے جو صفاتِ کمالیہ و جلالیہ و جمالیہ کا جامع اور ہر قسم کے نقص و عیب سے مبرّا اور فقر و احتیاج سے منزّہ ہے۔ لہٰذا ہر مصنوع وجودِ صانع پر دال اور ہر مخلوق اپنے خالق کے وجود کی دلیل ہے۔ خداوندِ عالم کی توحید و یگانگت و یکتائی کے ثبوت میں چند عام فہم دلیلوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔

توحید

خدا کی یکتائی و بے ہمتائی کی چھ دلیلیں ہیں۔

(اول) اگر خدا کا کوئی شریک ہوتا تو اس کی وجہ سے عالم میں فساد پیدا ہوتا۔

(دوم) شرکت خدا کا نقص ہے اور نقص خدائی میں نہیں ہو سکتا۔

(سوم) سب نبی و رسول ایک ہی خدا کے پاس سے آئے ہیں جنہوں نے متفقہ طور پر اسکی وحدانیت کی خبر دی۔ اگر کوئی اور خدا ہوتا تو وہ بھی نبی و رسول بھیج کر اپنے آپ کو پہچنواتا۔

(چہارم) اگر دو خدا فرض کر لئے جائیں تو ایک خدا دوسرے خدا کے دفع پر قادر ہوگا یا نہیں اگر قادر ہوگا تو جو دفع ہو جائے وہ خدا نہیں ہو سکتا۔ اور اگر قادر نہ ہوگا تو جو عاجز ہو وہ خدا نہیں ہو سکتا۔

(پنجم) نبیوں اور رسولوں سے خدا نے فرمایا ہے کہ میرا کوئی شریک نہیں لیس کمثلہ شیءٌ، پس اگر یہ بات اس نے (معاذ اللہ) جھوٹ کہی ہے تو جھوٹ بولنا نقص ہے اور نقص خدا میں نہیں ہو سکتا اور اگر سچ کہی ہے تو مطلب ثابت ہے کہ خدا کا کوئی شریک نہیں۔

(ششم) دو چیزوں کے درمیان فصل ہونا ضروری ہے۔ تاکہ ان کا دو ہونا متحقق ہو سکے پس اگر دو خدا ہوں۔ اور ان کے درمیان فصل ہو تو لازم آئے گا کہ فصل بھی قدیم ہو۔ حالانکہ اس کا کسی نے دعویٰ نہیں کیا ہے اور اگر کوئی یہ دعوےٰ کرے بھی تو تسلسل لازم آئے گا۔ جو محال[1] ہے۔

صفاتِ ثبوتیہ

معلوم ہونا چاہیئے کہ خدا کی ذات ہر حیثیت سے کامل ہے اور اس لئے جتنے کمال کے آثار ہو سکتے ہیں۔ سب اس کی ذات کے لئے حاصل ہیں مگر اس کی ذات کے لئے علیحدہ صفات جو ذات کے علاوہ ہوں موجود نہیں ہیں۔ وہ ذات ہی ذات ہے۔ اور اگر آثارِ کمال کے لحاظ سے دیکھا جائے تو اس کی صفات کا حصر و حد[2] ناممکن ہے لیکن جو صفات خاص طور پر محلِ[3] بحث قرار پائے ہیں اور علم کلام کی کتابوں میں بیان کئے گئے ہیں وہ آٹھ ہیں۔

۱۔ محال: ناممکن ۔ ۲۔ حصر و حد: محدود کرنا ۔ ۳۔ محل: مقام، مرتبہ، جگہ

قدیم ۔ یعنی خدا ہمیشہ سے قدیم ہے۔ **قادر** ۔ یعنی خدا ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ **عالم** یعنی وہ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔ **حیّ** ۔ یعنی خدا زندہ ہے۔ اور ہمیشہ زندہ رہے گا۔ **مرید** یعنی وہ صاحب ارادہ ہے۔ اور جو چیز واقع ہوتی ہے۔ اُس کے اختیار سے ہوتی ہے۔ لہٰذا وہ اپنے افعال میں مجبور نہیں۔ **مُدرِک** یعنی وہ ہر چیز کے ظاہر و باطن کا دریافت کرنے والا ہے اگرچہ آنکھ کان وغیرہ نہیں رکھتا **متکلم** یعنی وہ جس چیز سے چاہے کلام پیدا کر سکتا ہے جیسے موسیٰ علیہ السلام کے لئے درخت میں کلام پیدا کیا۔ **صادق** یعنی خدا کا کلام درست اور برحق ہے۔

صفات سلبیہ

وہ صفتیں جو خدا کی ذات کے شایانِ شان نہیں۔ آٹھ ہیں۔

(اوّل) شرکت یعنی خدا کا کوئی شریک نہیں (دوسرے) ترکیب۔ یعنی خدا مرکب نہیں۔ دوسرے الفاظ میں چند چیزوں سے مل کر اس کا وجود تیار نہیں ہوا ہے۔ اور اس کا کوئی جزو نہیں ہے (تیسرے) امکان۔ یعنی خدا ایک جگہ اور ایک مقام میں نہیں۔ وہ اپنی قدرت کاملہ سے ہر جگہ حاضر و موجود ہے۔ وہ لامکان ہے (چوتھے) حلول۔ یعنی خدا کسی چیز میں نہیں سماتا۔ آدمی کے بدن میں روح حلول کرتی ہے۔ جب روح نکل جاتی ہے تب آدمی مر جاتا ہے۔ یہ صورت خداوند عالم کے لئے روا نہیں ہے بالفاظ دیگر کہ ایک شے دوسری شے میں سما جائے۔ اس طرح کہ اس کی صفت قرار پا جائے۔ جیسے سیاہی جسم میں (پانچویں) محلِّ حوادث یعنی خدا مختلف حالات اور کیفیات سے بری ہے۔ پہلے کچھ تھا اور اس کے بعد کسی اور حال میں ہو گیا۔ یعنی بچپن سے جوانی اور پھر بڑھاپا یا جاگتا تھا، سو گیا۔ پس حق تعالےٰ اس عیب سے منزّہ ہے۔ (چھٹے) مرئی۔ یعنی خدا لائق دید نہیں نہ دنیا میں اور نہ عقبیٰ میں (ساتویں) احتیاج۔ یعنی خدا ذات و صفات میں کسی دوسرے کا محتاج نہیں ہے۔ وہ ہر طرح سے بے نیاز اور مستغنی ہے۔ (آٹھویں) صفات کا زائد بر ذات ہونا۔ یعنی خدا کی صفتیں اُس کی ذات کے سوا اور علیحدہ نہیں ہیں۔ اُس کی ذات عین صفات اور اُس کی صفات عین ذات ہیں۔

عدل

مطلب یہ ہے کہ خدا کا ہر کام اُس کی حکمت و مصلحت کے مطابق اور موقع و محل کے

عین موافق ہے۔ اس کے افعال میں ظلم و بے اعتدالی ناممکن ہے۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ بندہ اپنے افعال میں مختار ہے اور ان کا ذمہ دار ہے۔

خداوند عالم کوئی ایسی بات نہیں کرتا جو خلافِ عدل ہو۔ اس پر دلائل یہ ہیں۔

اوّل۔ ظلم قبیح[1] ہے لہٰذا خدا کے لئے جائز نہیں ہو سکتا۔

دوم۔ ظلم کسی ضرورت و احتیاج کی وجہ سے ہوتا ہے اور خدا محتاج نہیں ہے۔

سوم۔ خدا نے دوسروں کو ظلم کرنے کی ممانعت کی ہے تو وہ خود بھلا کیسے ظلم کرے گا۔

چہارم۔ تمام کتابیں جو خدا نے نازل فرمائی ہیں اُن میں اُس نے اپنے عادل ہونے کی خبر دی ہے۔

پنجم۔ خلقتِ عالم کا نظام از خُود عدلِ خداوندی کو ظاہر و نمایاں کرتا ہے۔

ششم۔ اگر خدا کے لئے ظلم کا احتمال[2] بھی ہو تو اس کی سچائی کے متعلق اعتماد جاتا رہے گا۔

نبوّت

سب انبیاء و مرسلین خدا کی طرف سے مبعوث اور مامور ہوئے ہیں اور سب برحق ہیں اور جو کتابیں اور صحیفے ان پر نازل ہوئے ہیں وہ سب منجانب اللہ ہیں۔ اور جو معجزات ان کے ہاتھوں واقع ہوئے ہیں اور جن کا تذکرہ کلام الٰہی اور احادیث میں آیا ہے سب صحیح و درست ہیں۔ سب پیغمبر معصوم یعنی مہد سے لحد تک تمام کبیرہ و صغیرہ گناہوں سے پاک ہوتے ہیں۔ کسی نبیؑ سے کوئی خطا عمداً[3] یا سہواً[4] نہیں ہوتی۔ نہ مذموم[5] صفات سے متصف اور نہ ایسے امراض میں مبتلا ہوتے ہیں جو موجبِ نفرتِ خلائق ہوں۔ مثلاً برص و جذام اندھا۔ بہرا۔ گونگا ہونا وغیرہ وغیرہ۔

حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ سے حضرت خاتم النبیین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد تک ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر اللہ کی طرف سے مبعوث برخلائق ہوئے۔ اور ان سب نے ہمارے رسول کی تشریف آوری کی بشارت دی۔ آنحضرتؐ پر ہر قسم کی نبوت و رسالت کا خاتمہ ہو چکا ہے۔ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا اور

1۔ قبیح: برا۔ 2۔ احتمال: شک۔ 3۔ عمداً: جان بوجھ کر۔ 4۔ سہواً: بھولے سے۔ 5۔ مذموم صفات سے متصف ہونا: کسی میں بری صفتیں ہونا

جو کوئی اس قسم کا دعوے کرے وہ کذاب[1] اور ملعون ہے۔ آں حضرتؐ کا دینِ اسلام قیامت تک باقی رہنے والا ہے آپ کی نبوت چھ دلیلوں سے ثابت ہے۔

(اوّل) کافر و مسلم سب کا اتفاق ہے کہ رسولِ اکرمؐ نے کسی کے آگے زانوئے ادب تہ نہیں کیا۔ نہ سبق پڑھا۔ اور نہ کتابت کی لیکن بایں ہمہ[2] آں حضرتؐ اور آپ کے اوصیائے طاہرین سے ہر علم میں ایسے افادات[3] اور ارشادات صادر ہوئے۔ جن کا صدور[4] کسی شخص سے باقاعدہ پڑھے لکھے بغیر عادتاً محال[5] ہے اور اس خرقِ عادت[6] کا ان سے صادر ہونا واضح معجزہ ہے۔

(دوم) سب آسمانی کتابوں میں آں حضرتؐ کی تشریف آوری کی بار بار بشارتیں نہ ہوتیں تو یہود اور نصاریٰ جو آں حضرتؐ کے دشمن تھے۔ قرآن مجید کے اس بیان کی تکذیب کرتے۔ اور ان کی اس تکذیب کی خبر ہم تک بتواتر پہنچتی حالانکہ ایسی کوئی خبر ہم تک نہیں پہنچی۔

(سوم) معجزے آں حضرتؐ سے متواتر صادر ہوئے۔ مثلاً چاند کا شق ہو جانا اور سنگریزوں کا آپ کے ہاتھ پر تسبیح کرنا اور اسی طرح تمام معجزے جو کتابوں میں درج ہیں۔

(چہارم) آں حضرتؐ خدا کی جانب سے قرآن لے کر آئے۔ جس کی فصاحت و بلاغت نے عرب کے تمام فصحا و بلغا کو عاجز و ساکت کر دیا۔ چنانچہ قرآن مجید کے پارہ اوّل کی آیت ۲۳ میں خدا کا چیلنج درج ہے۔

(پنجم) آں حضرتؐ کے جو حالات اور مکارم اخلاق بتواتر ہم تک پہنچے ہیں وہ خود بتاتے ہیں کہ وہ پیغمبر کے سوا کسی دوسرے میں نہیں ہو سکتے۔

(ششم) اگر آپؐ پیغمبر نہ ہوتے تو لازم تھا کہ خداوند عالم کسی شخص کو معیّن کرتا جو علم کی رو سے آپ کے دعوائے نبوت کا کذب واضح کرتا کیونکہ مقتضائے حکمت یہ ہے کہ جو کوئی دین کی تخریب کرے۔ خدائے حکیم و قادر مطلق پر فرض ہے کہ غلبہ و طاقت سے از روئے علم اُسے دفع کرے۔

امامت

انبیاؑ و مرسلین کی طرح امامؑ بھی منصوص[7] و مامور من اللہ ہوتے ہیں جس طرح اور نبیوں کے

1۔ کذاب: جھوٹا۔ 2۔ بایں ہمہ: اس کے باوجود۔ 3۔ افادات: فائدے۔ 4۔ صادر/صدور: ظاہر ہونا۔ 5۔ عادتاً محال ہے: عادۃً ناممکن ہے۔ 6۔ خرقِ عادت: عام طور کے خلاف ہونا۔ 7۔ منصوص: اللہ کی طرف سے مقرر کیے ہوئے۔

وصی و جانشین خدا کی جانب سے مقرر و معیّن ہوئے ہیں۔ اسی طرح سے ہمارے پیغمبرؐ کے وصی و جانشین بھی خدا کی طرف سے معیّن و مقرر ہوئے ہیں۔ لہٰذا ان کا معصوم اور مالک علم لدنی ہونا اور جمیع اوصاف مامورینِ خدا سے ان کا متصف ہونا ضروری و لازمی ہے اور تا قیام قیامت ان کی امامت کا باقی رہنا بھی لازمی ہے اور یہ امام بارہ ہیں جن کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں۔

پہلے امام جو حضرت محمد مصطفٰیؐ کے خلیفہ بلا فصل و وصی برحق ہیں حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السّلام، دوسرے امام حسن علیہ السّلام، تیسرے امام حسین علیہ السّلام، چوتھے امام علی زین العابدین علیہ السّلام، پانچویں امام محمد باقر علیہ السلام، چھٹے امام جعفر صادق علیہ السلام، ساتویں امام موسٰے کاظم علیہ السلام، آٹھویں امام علی رضا علیہ السلام، نویں امام محمد تقی علیہ السلام۔

دسویں امام علی نقی علیہ السّلام۔ گیارہویں امام حسن عسکری علیہ السلام، بارھویں امام آخر الزمان عجل اللہ فرجہ خصوصی حیثیت سے ان حضرات کی امامت پانچ دلیلوں سے ثابت ہے:

(اوّل) شیعہ و سُنّی متفق ہیں کہ جناب رسولِ اکرمؐ نے فرمایا ہے کہ میرے بعد بارہ خلیفہ ہونگے پس ان بارہ اماموں کے علاوہ جن لوگوں نے خلافت کا دعوٰے کیا۔ اُن کی یہ تعداد نہ تھی اور نہ وہ معصوم تھے۔ اور آئمہ طاہرینؑ کی عصمت کسی مسلمان کے نزدیک محلِ کلامؑ نہیں ہے۔ سوائے خوارج و نواصب کے کہ جن کا بغض و عناد واضح ہے۔

(دوم) ان حضرات میں سے ہر امامؑ نے قطعی طور پر اپنی امامت کا دعوٰی فرمایا اور عصمت دروغ گوئی سے مانعؑ ہے۔ اور اس کے علاوہ ان حضرات کے حالات و کمالات اور عبادات و مکارم اخلاق جو متواتر ہم تک پہنچے ہیں۔ ان کی صداقت کا بیّنؑ ثبوت ہیں۔

(سوم) جو علوم اور حقائق و معارف ان حضرات سے ہمیں پہنچے ہیں وہ انہوں نے کسی دنیوی تعلیم گاہ سے حاصل نہیں کئے تھے اور یہ خرق عادتؑ ہے۔

(چہارم) ان حضرات کی امامت کے بارے ہیں ان کے اسماءؑ و صفات کے متواتر نصوص جو ہم تک پہنچے ہیں وہ کتب معتبرہ میں مذکور ہیں۔

1. جمیع اوصاف مامورین خدا سے ان کا متصف ہونا: خدا کی طرف سے مقرر کئے ہوئے تمام اوصاف کا اس میں ہونا۔ 2. محل کلام نہیں: بولنے کی گنجائش نہیں اعتراض نہیں۔

3. عصمت دروغ گوئی سے مانع ہے: یعنی معصوم جھوٹ بولنے سے روکتی ہے۔ 4. صداقت کا بیّن ثبوت: سچائی کا کھلا ثبوت۔ 5. خرق عادت: جو چیز عادت کے خلاف ہو۔ 6. اسماء و صفات: ان حضرات کے نام اور صفات [illegible]

(پنجم) ان میں سے ہر بزرگوار نے متواتر معجزے دکھائے جو مبسوط کتابوں میں درج ہیں۔

قیامت (معاد)

قیامت سے یہ مُراد ہے کہ تمام لوگ اسی بدنِ عنصری کے ساتھ بروزِ قیامت محشور ہوں گے اور اُن کے نیک و بداعمال کا جائزہ لیا جائے گا۔ جو قابلِ بہشت ہوں گے وہ جنّت میں داخل کئے جائیں گے۔ اور آبِ کوثر وسلسبیل سے سیراب ہوں گے اور جو قابلِ دوزخ ہوں گے۔ اُنہیں نارِ جہنّم میں دھکیل دیا جائے گا۔ جناب رسُولِ خدا اور ائمہ معصومین گنہگار مومنوں کی شفاعت فرمائیں گے۔

قیامت کا برپا ہونا چھ دلیلوں سے ثابت ہے

(اوّل) اولادِ آدم میں ظلم بہت ہے اور اکثر و بیشتر ظلم کا بدلہ دنیا میں نہیں ملتا۔ پس اگر کوئی روزِ جزا نہ ہو جس میں مظلوم کی داد ظالم سے لی جائے تو لازم آئے گا کہ خود خدا سببِ ظلم قرار پائے اور ظُلم اس کے لئے قبیح ہے۔

(دوم) خدائے حکیم نے بندوں پر کچھ فرائض عاید کئے ہیں اور اُن کے متعلّق اجر و ثواب کا وعدہ اور عذاب و عقاب کی وعید[2] فرمائی ہے۔ اور چونکہ وہ ثواب و عقاب دنیا میں نہیں۔ لہٰذا لازم ہے کہ کوئی روزِ جزا مقرر ہو۔ ورنہ فرمانبردار اور نافرمان دونوں برابر ہو جائیں گے۔ اور یہ قبیح ہے۔

(سوم) نیز اس امر سے خدا کے لئے (معاذ اللہ) کذب[3] بھی لازم آئے گا۔

(چہارم) تمام اُمتوں کا اس پر اتفاق ہو چکا ہے کہ قیامت کا برپا ہونا لازمی ہے۔

(پنجم) اگر روزِ جزا نہ ہوتا۔ اور اُسے بیان نہ کیا جاتا تو بندوں کے ظلم و جور سے نظامِ عالم درہم برہم ہو جاتا۔

(ششم) جناب رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی نبوت ثابت ہو چکنے کے بعد ثبوتِ قیامت کے لئے یہی کافی ہے کہ قرآن مجید میں اس کا ذکر متواتر ہے۔

1۔ پنجم بزرگ۔ 2۔ وعید وعدہ 3۔ کذب جھوٹ۔

دوسرا باب

تقلید

قبل اس کے کہ فروعِ دین بیان کئے جائیں۔ مسئلہ تقلید[1] کا ذکر ضروری ہے تاکہ عامۃ الناس[2] جو اس اہم ترین مسئلہ سے نابلد[3] ہیں واقف ہو جائیں۔ اور اُن کی عبادات و اعمال شرعاً صحیح و درست اور بدرگاہِ احدیت قبول و منظور ہو جائیں۔

(۱) ہر مکلّفِ[4] شرعی غیر مجتہد کے لئے واجب ہے کہ وہ مجتہد اعلم جامع الشرائط کی تقلید کرے۔ حضرت امام حسن عسکری علیہ السّلام فرماتے ہیں کہ فقہا[5] میں جو اپنے نفس کو محفوظ رکھنے والا، دین کو بچانے والا، خواہشِ نفسانی کی مخالفت کرنے والا، اور خدا اور رسولؐ اور ائمہ معصومینؑ کی اطاعت کرنے والا ہو تو عوام پر ایسے فقیہ و مجتہد کی تقلید لازم ہے۔

(۲) تقلید صحیح ہونے کے لئے مجتہد میں چند امور کا ہونا ضروری ہے۔ اور وہ یہ ہیں۔

اوّل بالغ ہو۔ دوسرے عاقل ہو۔ تیسرے مرد ہو۔ چوتھے شیعہ اثنا عشری ہو۔ پانچویں عادل[1] ہو۔ چھٹے ولدالحرام نہ ہو۔ ساتویں اس کا حافظہ عام حیثیت سے اتنا کم نہ ہو کہ استنباط[6] مسائل نہ کرسکے۔ آٹھویں مجتہد ہو۔ نویں زندہ ہو۔ پس میّت کی تقلید نہیں کر سکتے ہاں اگر زندگی میں کسی کی تقلید کر چکا ہو تو مرنے کے بعد بھی صرف اُن مسائل میں جن میں وہ عمل کر چکا ہو۔ اسکی تقلید پر باقی رہ سکتا ہے۔ دسویں اعلم[7] ہو۔ اگرچہ یہ شرط نہیں ہے۔ ہاں جب ایک مجتہد کا فتوےٰ دوسرے مجتہد کے خلاف ہو تب شرط یہ ہے کہ جس کی تقلید کرے اُس سے دوسرا مجتہد اعلم نہ ہو۔ گیارہویں دنیا پر اس طرح مائل نہ ہو کہ اُس کی عدالت میں فرق آجائے۔

---

[1] عادل سے مُراد وہ شخص ہے جو تمام واجبات کو بجالائے۔ اور تمام حرام چیزوں کا ارتکاب نہ کرے۔ اور مکروہات سے مجتنب[8] رہے اور یہ چیز اُس کی عادت میں راسخ[9] ہو کر اس کی فطرت ثانیہ[10] بن چکی ہو (الاحقر نقوی)

1۔ تقلید: معنی پیچھے چلنا۔ چونکہ امام زمانہ غائب ہیں اس لئے شریعت کے مسائل میں رہنمائی کے لئے ان کا کوئی نائب ہونا ضروری ہے جو کہ مشکل اور پیچیدہ مسئلوں میں فتوے دے کر فیصلہ کر سکے۔ اتنی ذمہ داری کا کام صرف وہی شخص کر سکتا ہے جو تمام مجتہدوں میں سب سے زیادہ قابل اور عالم ہوگا اسے مجتہد اعلم جامع الشرائط کہتے ہیں۔ تقلید کا مطلب یہ ہے کہ موجودہ زمانے میں جو صاحب مجتہد اعلم جامع الشرائط ہوں ان کے لئے دل میں یہ نیت کرے کہ شریعت کے تمام ۔ صہ مسئلوں میں میں ان کے احکام کی پیروی کروں گا۔ اگر کہیں کسی مسئلے میں اختلاف کرے گا تو میں ان کی مانوں گا اور اس اختلاف کرنے والے کی نہیں مانوں گا۔ 2۔ عامۃ الناس: عام لوگ۔ 3۔ نابلد: ناواقف۔ 4۔ مکلف: بالغ جس پر شریعت کی پابندی لازم ہو جاتی ہے۔ 5۔ فقہا: جمع فقیہ کی، دینیات جاننے والے۔ 6۔ استنباط: مسئلوں سے مسئلے نکالنا۔ 7۔ اعلم: سب مجتہدوں سے زیادہ علم والا۔ بڑا مجتہد۔ (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(۳) اقوائے[1] یہ ہے کہ عمل شدہ مسائل میں میّت[2] کی تقلید پر باقی رہنا جائز ہے۔ لیکن جن مسائل پر عمل نہیں کیا ہے۔ ان میں میّت کی تقلید کرنا جائز نہیں۔ مردہ مجتہد کی تقلید ابتداء میں نہیں ہوسکتی۔

(۴) مجتہد اعلم کی تقلید اگر ہوسکتی ہو تو احتیاط واجب ہے کہ اعلم کی تحقیق جہاں تک ممکن ہو کی جائے۔ اور اس کی تعیین[3] میں باخبر لوگوں کی طرف رجوع کرنا چاہیئے جو خود قوتِ استنباط رکھتے ہوں۔ اور اعلم سے مراد وہ شخص ہے جس کا استنباط دوسروں سے بہتر ہو۔ یعنی وہ ان تمام چیزوں کا سب سے بہتر جاننے والا ہو جن سے حکمِ شرعی کا استنباط کیا جاتا ہے۔

(۵) اگر مقلد[4] اپنے مجتہد کے فتوے سے ناواقف ہو۔ لیکن اس کا یقین رکھتا ہو کہ جو وہ عمل بجالاتا ہے، اُس کے اجزاء و شرائط سب ٹھیک ادا کرتا ہے اور کوئی منافی امر[5] عمل میں نہیں لایا تو اقوائے یہ ہے کہ عمل صحیح ہوگا۔ اگرچہ احوط[6] (استحبابی) یہ ہے کہ (فتوے حاصل کرنے کے بعد) اس کا اعادہ[7] کرے۔

(۶) اگر ایک مجتہد کی تقلید کرنے کے بعد یہ علم ہو جائے کہ دوسرا مجتہد اعلم ہے تو عدول[8] واجب ہے۔ اور اگر دوسرے مجتہد کی اعلمیّت میں شک ہے یا محض احتمال یا ظن[9] اس کی اعلمیت کا ہو تو ایسی حالت میں عدول جائز نہ ہوگا۔

تیسرا باب
فروعِ دین

اصولِ دین یعنی دین کی جڑوں کا بیان ہو چکا ہے۔ اب فروعِ دین یعنی دین کی شاخوں کا ذکر کیا جاتا ہے جس طرح درخت کی بنیاد کا استحکام اور اُس کی سرسبزی و شادابی اُس کی

۱؎ اگر مردہ مجتہد زندہ مجتہد سے اعلم ہو تو اس کی تقلید پر تمام مسائل میں باقی رہنا واجب ہے اور اگر زندہ اس سے اعلم ہو تو پھر زندہ کی طرف رجوع کرنا واجب ہے اور اگر دونوں مساوی ہوں تو پھر اختیار ہے جس کی چاہے تقلید کرے اگرچہ زندہ کی تقلید کرنا بہتر ہے (آقائے محسن مدظلہ)

1۔ اقوائے: جب کسی مسئلے میں علماء اختلاف کرتے ہیں تو جس طرف زیادہ عالموں کی رائے ہوتی ہے اسے اقوائے کہتے ہیں اقویٰ کے معنی زیادہ قوی (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

[illegible] (مفروضے) 8۔ [illegible] نکالنے والا۔ 9۔ راسخ: پکی عادت۔ 10۔ فطرتِ ثانیہ: [illegible]

جڑوں کی مضبوطی اور شاخوں کے سرسبز اور ہرے بھرے رہنے پر منحصر ہے۔ بعینہٖ دینِ اسلام کی بقا و استقرار و استحکام کا انحصار اس کے اصول کے صحیح اعتقاد اور فروعِ احکام سے کما حقہٗ آگاہی اور افعال و اعمال کی مطابقِ شریعتِ حقہ تعمیل و بجا آوری پر ہے۔

فروعِ دین چھ ہیں:۔ اوّل نماز، دوسرے روزہ، تیسرے زکوٰۃ، چوتھے خمس، پانچویں حج اور چھٹے جہاد۔ پہلی پانچ چیزوں کا بیان اپنے اپنے مقام پر کیا جائے گا۔ باقی رہا جہاد تو اس کے متعلق یہ یاد رکھنا ضروری ہے کہ جہاد اس زمانہ میں صرف بصورتِ دفاع ہو سکتا ہے یعنی مرکزِ اسلام پر دشمن حملہ کریں تو ہر مسلمان کا فرض ہے کہ بقدرِ امکان اُن سے جنگ کرے اور اُن کو دفع کرے۔ اور اپنے ننگ و ناموس کی حفاظت کرنا بھی فرض ہے لیکن جہاد جس میں علاوہ دیگر شرائط کے یہ بھی شرط ہے کہ امام کی معیّت میں یا امام کے حکم سے کافروں سے لڑے یا لڑنے جائے۔ زمانہ غیبتِ امام آخر الزمان عجل اللہ فرجہٗ میں مفقود[۲] ہے۔

بعض فقہائے[۳] کرام کے نزدیک ان چھ فروع کے علاوہ جن کا ذکر اُوپر کیا گیا ہے۔ چار اور بھی ہیں۔ اور وہ یہ ہیں:۔ ساتویں امر بالمعروف۔ یعنی حتی الامکان لوگوں کو اچھی باتوں کا حکم کرے۔ اور مطابق احکامِ خدا و رسولؐ ان کو پند و نصیحت کرے۔ آٹھویں نہی عن المنکر یعنی جہاں تک ممکن ہو لوگوں کو بُری باتوں سے منع کرے۔ اور ان کو عذاب و عقابِ خدا سے ڈرائے۔ نویں تولّا یعنی اہلِ بیت رسول علیہم السّلام سے اور اُن کے دوستوں سے محبّت و دوستی رکھے۔ اور دسویں تبرّا یعنی خدا و رسول و اہلِ بیت علیہم السّلام کے دشمنوں سے دشمنی رکھے اور بیزاری اختیار کرے۔

چونکہ احکام نماز وغیرہ کے بیان سے پیشتر یہ جاننا ضروری و لابدی[۴] ہے کہ نجاسات کیا ہیں۔ اور نجاستوں کے ازالہ[۵] کے لئے کون کون سے مطہرات[۶] ہیں۔ طہارت اصل اصولِ اسلام ہے۔ اس لئے کہ اگر طہارت صحیح اور مطابق احکامِ شریعت نہیں ہے تو پھر تمام عبادتیں ضائع و اکارت ہو جائیں گی۔ یعنی اگر طہارتِ بدن و لباس نہیں تو وضو صحیح نہیں ہوگا۔ اور وضو شرطِ صحتِ[۷] نماز ہے۔ لہٰذا پہلے نجاسات و مطہرات اور ان کے احکام و شرائط وغیرہ کا ذکر کیا جاتا ہے۔

(بقیہ حاشیہ پچھلے صفحہ سے) ۲۔ تعین: مقرر کرنا۔ ۳۔ مقلد: تقلید کرنے والا۔ ۴۔ منافی امر: خلاف کام۔ ۵۔ احوط: جب کسی مسئلے میں بہت زیادہ عالم یہ کہیں کہ یہ کام احتیاطاً کرنا چاہیئے تو اسے احوط کہتے ہیں۔ مطلب یہ کہ اس احتیاط کو چھوڑنا نہیں چاہیئے = احوط (استحبابی)

(۱) احتیاط جس کا کرنا مستحب ہے۔ ۶۔ اعادہ: دوبارہ۔ ۷۔ عدول: تبدیل کرنا۔ ۸۔ ظن: ایک ہے یقین، دوسرا ہے شک اور تیسرا ہے ظن۔ جب دونوں طرفین

چوتھا باب

نجاست

نجس چیزیں بارہ ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(اوّل و دوم) پیشاب و پائخانہ:۔ آدمی کا اور ان تمام حیوانوں کا بول و براز[1] نجس ہے جن کا گوشت کھانا حرام ہے۔ اور خونِ جہندہ بھی رکھتے ہوں۔ یعنی بوقتِ ذبح خون دھار سے نکلے اور بنا بر احتیاط واجب[2] حرام گوشت پرندوں کے بول و براز سے بھی پرہیز[3] کیا جائے۔ پس جن حیوانوں کا گوشت کھانا حلال ہے۔ مثلاً گائے بھینس یا بھیڑ بکری وغیرہ۔ ان کا پیشاب و گوبر پاک ہے۔ کوئی چیز اُن سے ملنے سے نجس نہیں ہوتی۔ اسی طرح ان جانوروں کا بھی پیشاب و پائخانہ پاک ہے کہ جن کا کھانا اگرچہ حرام ہے لیکن ان کا خون ذبح کے وقت دھار بن کر نہیں نکلتا۔ مثلاً حرام مچھلی اور حرام گوشت کھانے کے اعتبار سے صرف وہی جانور مُراد نہیں جن کا گوشت کھانا اصلاً حرام تھا بلکہ وہ حیوان بھی ان میں داخل ہیں جو اصلی حرام نہ تھے لیکن کسی خاص امر کے پائے جانے کی وجہ سے حرام ہو گئے۔ مثلاً نجاست کھانے والی گائے وغیرہ یا وہ بکری جس نے سورنی کا دودھ اس مقدار میں پیا ہو کہ اس کی ہڈیاں مضبوط ہو جائیں یا وہ پالتو یا وحشی جانور جس سے کسی آدمی نے وطی[4] کی ہو یہ سب حرام ہو جائیں گے۔ اور ان کا پیشاب و پائخانہ نجس رہے گا اور جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے اُن کے پیشاب و پائخانہ کی خرید و فروخت جائز ہے۔ اور حرام گوشت والے جانوروں کے بول و براز کا خریدنا بیچنا حرام ہے۔ البتہ کھیتی کو کھاد دینے یا اس طرح دوسرے کام میں لانا جائز ہے۔

---

[1] بنا بر اقوی[5] ان کا بول و براز پاک ہے۔ اگرچہ بنا بر احوط (استحبابی) اجتناب کیا جائے خصوصاً چمگادڑ کے پیشاب سے (آقائے محسن مدظلہ)

(حاشیہ ص۸) 1۔ کما حقہ: پوری پوری۔ 2۔ مفقود ہے: نہیں ہے۔ 3۔ فقہا۔ دینیات جاننے والے یعنی علماء۔ 4۔ لابدی کے معنی بھی ضروری کے ہیں۔ 5۔ ازالہ۔ دور کرنے

۹

(سوم) منی ۔ ہر اس جاندار کی منی نجس ہے جس کا خون اُچھل کر نکلے ۔ خواہ حلال ہو یا حرام دریائی ہو یا صحرائی ۔ لیکن وہ رطوبت جو ہیجان شہوت[1] کے وقت مقام پیشاب سے نکلتی ہے پاک ہے اُسے "مذی" کہتے ہیں ۔ اور وہ رطوبت بھی جو اخراج منی[2] کے بعد نکلتی ہے ۔ پاک ہے ۔ اس کو "وذی" کہتے ہیں ۔ اور وہ رطوبت بھی جو پیشاب کے بعد خارج ہوتی ہے پاک ہے ۔ اس کا نام "ودی" ہے ۔ بلکہ پیشاب یا منی کے علاوہ دوسری رطوبتیں بھی پاک ہیں ۔

(چہارم) خون ۔ جن جانوروں کا خون جہندہ نہیں ہے ۔ اُن کا خون پاک ہے ۔ مثلاً مچھلی، پسو، کھٹمل وغیرہ ۔ اور خون جہندہ رکھنے والے تمام جانوروں کا خون نجس ہے خواہ ان کا گوشت حلال ہو یا حرام اور خون مقدار میں کم ہو یا زیادہ اور خون رگ سے نکلے ۔ یا رگ سے نہ نکلے مگر جو حلال جانور شرعی طریقے سے ذبح ہو ۔ اُس سے جتنا خون عموماً نکلتا ہے ۔ نکل چکنے کے بعد جو خون باقی رہ جائے وہ پاک ہے ۔ اگرچہ اس کا کھانا پینا حرام ہے ۔ اور جس عضو کا کھانا حرام ہو شلاً تلی وغیرہ، اس میں جو خون ہو اُس سے اجتناب کرنا احوط (وجوبی)[3] ہے اور اگر انڈے کی زردی میں خون پڑ گیا ہو لیکن زردی پر جو پردہ ہوتا ہے اُس کی وجہ سے خون سفیدی تک نہ پہنچا ہو تو صرف زردی نجس ہوگی ۔ اور سفیدی پاک رہے گی ۔ اور وہ خون جو جانور کو دوہنے کی حالت میں دودھ کے ساتھ کبھی نکل آتا ہے نجس ہے جس سے دودھ بھی نجس ہو جائے گا اور زخم یا پھوڑے وغیرہ سے جو محض پیپ خارج ہوتی ہے پاک ہے ۔ اور جب کہ زخم یا پھوڑے سے زرد رنگ کی چیز خارج ہو ۔ اور اس میں شک ہو کہ آیا یہ خون ہے یا نہیں تو اس کو پاک سمجھا جائے گا ۔ اسی طرح جسم کے کھجانے سے جو رطوبت نکلے اور اس میں شک ہو کہ آیا یہ خون ہے یا نہیں تو اس کو بھی پاک سمجھا جائے گا اور اسی طرح جب کہ کپڑے پر خون دیکھا جائے اور یہ معلوم نہ ہو کہ آیا گائے بکری کا خون ہے یا مچھر وغیرہ کا ۔ تو وہ بھی پاک سمجھا جائے گا اور اگر غذا کے پکنے کے وقت میں ذرّہ بھر خون جا پڑے تو تمام غذا اور برتن نجس ہو جاتا ہے ۔

(پنجم) مردہ ۔ یعنی وہ جانور جو بیماری سے مرے یا مارا جائے یا شرعی طریقے کے خلاف ذبح کیا جائے، اُن تمام حیوانوں کا مردہ نجس ہے جن کا خون جہندہ ہو خواہ وہ حلال

1. ہیجان شہوت: مستی کی حالت۔ 2. اخراج منی: منی نکلنے۔ 3. احتیاط (وجوبی): بچنا احتیاطاً ضروری ہے۔

ہوں یا حرام - صحرائی ہوں یا دریائی - اور مردے کے اجزا بھی نجس ہیں خواہ اس کی زندگی میں اس سے جدا ہوں یا مرنے کے بعد علیحدہ ہوں - بشرطیکہ اُن میں جان ہو لیکن وہ اجزاء پاک ہیں جن میں روح حلول نہیں کرتی - مثلاً بال، ناخن، ہڈی، سینگ وغیرہ اور معمولی اجزاء جو جانور سے جدا ہوتے ہیں (جیسے ہونٹوں کی پپڑی یا زخم کے اوپر کی کھال یا نافہ مشک وغیرہ) جب کہ ان اجزاء کے علیحدہ کرنے کا موقع بھی ہو تو پاک ہیں - اور اگر قبل از موت مثلاً اگر زندہ کھال نوچ لی جائے تو بنا بر اقوی نجس ہے - اور انسان کا مردہ سرد ہونے کے بعد اور غسل سے پہلے نجس ہوتا ہے - البتہ صرف مسلمان کا مردہ غسل سے پاک ہو جاتا ہے - اور غسل سے پہلے اور میت ٹھنڈی ہونے کے بعد کوئی اسے مس[1] کرے تو غسل مس میت واجب ہو جاتا ہے - اگرچہ خشک ہی کیوں نہ ہو - اور جو کھال یا چربی مسلمان سے لی جائے - خواہ جانور کا شرعی طریقہ ذبح ہونا معلوم نہ ہو - سب چیزیں پاک سمجھی جائیں گی - اور اگر کافر سے لی جائیں تو نجس قرار دی جائیں گی - جب کسی پڑی ہوئی کھال کے متعلق یہ معلوم نہ ہو کہ خون جہندہ رکھنے والے جانور کی ہے یا نہیں تو وہ پاک سمجھی جائے گی - اور بحالت[2] تری ہاتھ یا کوئی دوسرا عضو لگ جانے سے نجس ہو جاتا ہے جو دھونے سے پاک ہو گا - اور احوط[3] یہ ہے کہ بغیر رطوبت کے لگ جانے پر بھی اس عضو کو دھو کر پاک کیا جائے - جو مردہ سے لگا ہے - اور مرغی کا انڈا جو مردہ مرغی کے پیٹ سے باہر نکلے - اگر اس کی اُوپر کی کھال سخت ہو چکی ہو تو پاک ہے لیکن پھر بھی اُس کا ظاہر پاک کر لینا چاہیئے -

(ششم وہفتم) خشکی پر رہنے والا کتا اور سور نجس ہیں لیکن دریائی سور کتا پاک ہیں اور اس نجس کتے اور سور کے تمام اجزاء بھی نجس ہیں خواہ ان میں جان ہو یا نہ جیسے بال ناخن وغیرہ - اگر بکری کے پیٹ سے کتے یا سور کا بچہ پیدا ہو - اور اس پر کتے یا سور کا نام صادق آئے تو وہ نجس ہے اور اگر اس کو بکرا یا بکری کہا جائے تو پاک ہے -

(ہشتم) کافر - خواہ وہ مرتد ہو یا یہودی، عیسائی، مجوسی، حربی ہو نجس ہے اور غالی جو امیر المومنین کو خدا کہے نجس ہے اور جن لوگوں نے امیر المومنین پر خروج کیا یا خروج کرنیوالوں کے طریقہ پر رہے وہ بھی کافر و نجس ہیں - ان کو خوارج یا خارجی کہتے ہیں - اسی طرح وہ شخص

1- مس کرے: چھوئے - 2- بحالت تری: گیلا ہونے کی حالت میں - 3- احوط: حاشیہ صفحہ ۱۳۹ دیکھئے

بھی کافر و نجس ہے جو اہلِ بیتؑ سے عداوت رکھے۔ ایسے لوگوں کو نواصب یا ناصبی کہتے ہیں اگر کوئی مسلمان بارہ اماموں میں سے کسی ایک امام کو بھی گالی دیتا یا دشمنی و بغض رکھتا ہو تو وہ بھی نجس ہے اور کافر کی تمام رطوبتیں اور اس کے تمام اجزاء نجس ہیں۔

(نہم) **شراب**۔ خواہ انگور کی ہو یا کسی اور چیز کی بلکہ ہر نشہ کرنے والی چیز جو اصل میں بہنے والی ہو۔ نجس ہے اور اگر آبِ انگور[1] آگ پر جوش کھا جائے تو اقویٰ[2] یہ ہے کہ حرام ہے۔ اور بنا بر احوط نجس بھی ہے لیکن دو ثلث[3] آگ پر جل جانے کے بعد طاہر ہو جائے گا۔ آبِ انگور اور منقی و خرمے کا عرق اگر خود بخود یا گرمی کی وجہ سے جوش کھا جائے تو اقویٰ یہ ہے کہ بلا کسی قید[4] کے حرام و نجس ہے اور بغیر سرکہ ہوئے اس کی حرمت[5] و نجاست کے برطرف ہونے میں اشکال ہے۔ کھجور، کشمش، مویز، منقی وغیرہ کو اگر ابال لیا جائے تو یہ پاک اور ان کا کھانا پینا حلال ہے اگرچہ پرہیز کرنے میں احتیاط[1] ہے۔

(دہم) **فقاع** جو شراب جو سے بنائی گئی ہے نجس[2] ہے اور ماء الشعیر جسے اطباء ادویہ میں استعمال کرتے ہیں فقاع نہیں ہے بلکہ پاک و حلال ہے اُسے عرقِ جو کہتے ہیں۔

(تنبیہ) **بھنگ**، چرس وغیرہ جو اصل میں بہنے والی چیزیں نہیں نجس نہیں ہیں اگرچہ ان کو پانی میں ملا کر جوش دیا جائے لیکن ان کا کھانا پینا حرام ہے۔

(یازدہم) **پسینہ**۔ فعل حرام سے جنب[6] ہونے والے شخص کا پسینہ بنا بر احوط (وجوبی) نجس ہے۔ خواہ پسینہ جنابت[7] کے وقت آئے یا بعد میں اور فعلِ حرام مرد کے ساتھ ہو یا عورت کے ساتھ یا جانور کے ساتھ ہو بلکہ حائضہ کے ساتھ جماع یا بحالتِ روزہ جماع یا قبل از کفارہ ظہار[8] کی حالت میں جماع کرنے سے جو پسینہ آئے اس سے بھی بنا بر اقویٰ اجتناب[9] کیا جائے۔

---

[1] اور یہ حصہ نہ جلا ہو اگر اس میں نشہ نہ ہو تو نجس نہیں ہے اگرچہ بنا بر اقویٰ اس کا پینا حرام ہے۔ (آقائے محسن مدظلہ)

[2] منقی اور خرمے کا عرق جوش کھانے سے نہ نجس ہوتا ہے نہ حرام۔

[3] لیکن اگر نشہ کرنے والی نہ ہو تو اس کی حرمت و نجاست معلوم نہیں (آقائے محسن مدظلہ)

1۔ آبِ انگور: انگور کا رس۔ 2۔ اقویٰ: مضبوط ترین۔ 3۔ دو ثلث: دو تہائی حصہ ... 4۔ قید: شرط۔ 5۔ حرمت ... 6۔ جنب: غسلِ جنابت واجب ہو جانا ... 7۔ جنابت: فعل بد کرنا۔ 8۔ ظہار: زوجہ کو کہنا کہ تو میرے لئے میری ماں یا بہن کی کمر کی مانند ہے جس سے زوجہ حرام ہو جاتی ہے اسے ظہار کہتے ہیں۔ 9۔ اجتناب: بچنا

(دوازدہم) نجاست کھانے والے اونٹ کا پسینہ جو استبراء سے قبل آئے بلکہ بنا بر احتیاط واجب ہر فضلہ خور جانور کا پسینہ نجس ہے۔[1]

ثبوتِ نجاست

نجاست چند طریقوں سے ثابت ہوتی ہے۔ اول یہ کہ اس چیز کے نجس ہونے کا علم و یقین رکھتا ہو۔ دوسرے یہ کہ جس کے تصرف میں وہ چیز ہے۔ وہ شخص اس کے نجس ہونے کی خبر دے تیسرے یہ کہ دو عادل گواہی دیں بلکہ بنا بر احوط ایک عادل کی گواہی سے بھی نجس ہونا مان لینا چاہیئے۔[2] پس محض خیال و گمان اور ظن و شک ثبوت نجاست میں کافی نہیں ہے۔ اگر کسی چیز کی نجاست میں شک ہو تو وہ پاک ہے خواہ مخواہ ان چیزوں کو کہ جنہیں شریعت نے طاہر قرار دیا ہے نجس سمجھنا اور اُن سے بچنا نہ صرف مکروہ بلکہ کبھی حرام ہو جاتا ہے اور ایسے شیطانی وسوسے اور شکوک رفتہ رفتہ اس حد تک پہنچا دیتے ہیں کہ تمام عبادات نماز روزہ ترک ہو جاتے ہیں۔ اور زندگی تلخ ہو جاتی ہے۔ البتہ مشتبہ رطوبت جو پیشاب یا منی کے بعد استبراء سے پہلے خارج ہو۔ اس میں شک بھی ثبوتِ نجاست کے لئے کافی ہے۔ اسی طرح کسی نجس چیز کا پاک ہونا علم سے یا دو عادل شخصوں کی گواہی سے یا اس شخص کے بیان کرنے سے ثابت ہوتا ہے۔ جس کے تصرف میں وہ چیز ہو۔

احکامِ نجاست

احکام نجاست پانچ چیزیں ہیں (۱) نماز و طواف کی حالت میں خواہ واجب ہو یا مستحب جسم و لباس نجس نہ ہونا چاہیئے۔ اور نہ مشتبہ بر نجس[3] ہونا چاہیئے۔ مثلاً دو لباس ہوں۔ جن میں سے ایک کی نسبت معلوم ہو کہ نجس ہے تو ایسے لباس سے نماز نہ پڑھنا چاہیئے۔ اور نہ بحالتِ طواف استعمال کرنا چاہیئے۔ البتہ اگر نماز بجالانے کے بعد معلوم ہو کہ لباس نجس تھا

---

[1] صرف نجاست خور اونٹ کا پسینہ نجس ہے (آقائے محسن مدظلہ)

[2] اور مظنہ اگر عادل واحد کے کہنے سے حاصل ہو بنا بر اقوی کافی نہیں ہوگا (آقائے محسن مدظلہ)

اور پہلے نجاست کا بالکل علم نہ تھا۔ تو ایسی صورت میں نماز صحیح ہو جائے گی۔ اور اعادہ و قضا لازم نہیں ہے۔

۲۔ کھانے پینے میں جو چیزیں استعمال کی جائیں اُن کا پاک ہونا ضروری ہے۔

۳۔ مقام سجدہ کا پاک ہونا لازمی ہے۔

۴۔ مساجد اور مشاہد مقدسہ آئمہ طاہرین علیہم السّلام اور رواق و ضریح اقدس، قرآن مجید۔ اور وہ تمام محترم چیزیں جن کی تعظیم کا شرعاً حکم ہے ان سب کا پاک رکھنا ضروری ہے۔

(۵) اعیانِ نجسہ (نجس العین) اور وہ چیزیں جو نجس ہو جانے کی وجہ سے قابلِ طہارت نہ رہیں۔ ان کی خرید و فروخت ناجائز ہے البتہ روغنِ نجس[۱] کی بیع جلانے کی غرض سے جائز ہے اور اسی طرح کلب معلّم (یعنی شکاری کتے) کی بھی بیع[۲] و شرا[۳] جائز ہے۔

بحالتِ نماز نجاست کی معافی

نماز کی حالت میں نجاست چار صورتوں میں معاف ہے (۱) زخم اور پھوڑے کا خون بشرطیکہ اس کا سلسلہ جاری رہے اور منقطع نہ ہو[۱]۔ اور بواسیر کا خون[۲] خواہ باطن جسم میں ہو یا ظاہر جسم میں معاف ہے خواہ بدن پر ہو یا لباس میں۔

۲۔ وہ خون جو ایک درہم (یعنی انگوٹھے کے ناخن کی مقدار) سے زیادہ نہ ہو۔ اگرچہ متفرق مقامات پر اس کی چھینٹیں پڑی ہوئی ہوں۔ تب بھی معاف ہے۔ خواہ بدن پر ہو یا لباس میں بشرطیکہ وہ حیض یا نفاس یا استحاضہ یا نجس العین (یعنی کتا، سؤر اور کافر) اور مُردہ کا خون نہ ہو کہ وہ معاف نہیں ہے بلکہ آدمی کے علاوہ حرام جانور کے خون سے بھی اجتناب[۴] کرنا احوط ہے[۳]

(۳) وہ لباس جو ساترِ عورت[۵] نہ ہو۔ جیسے ٹوپی، ازار بند، جراب۔ اس کا نجس ہونا نماز کی حالت میں

۱؎ اور جسم یا کپڑے کا بار بار پاک کرنا یا لباس کا تبدیل کرنا باعثِ زحمت ہو۔

۲؎ اگرچہ خونِ بواسیر سے اجتناب احوط ہے جو باطن میں ہو (آقائے محسن مدظلہ)

۳؎ بلکہ اقویٰ[۶] ہے۔ (آقائے محسن مدظلہ)

۱۔ روغن ... جیسے تیل، گھی، چکنائی وغیرہ ۲۔ بیع: بیچنا ۳۔ شرا: خریدنا ۴۔ اجتناب: پرہیز، احتیاطاً بچنا چاہیے ۵۔ ساترِ عورت: شرمگاہ کو ڈھکنے والا لباس ۶۔ اقویٰ: حاشیہ صفحہ ۳۳ دیکھیں

معاف ہے۔

۴۔ وہ عورت جو چھوٹے بچہ کی پرورش کر رہی ہو۔ اور ایک لباس سے زیادہ اس کے پاس نہ ہو۔ یا دو لباس ہوں۔ یا وہ دونوں محل[1] حاجت ہوں تو اس کو چاہیئے کہ شب و روز میں اپنا لباس پاک کرلے۔ اب اگر اس کے بعد بچہ پیشاب کر بھی دے تو وہ اسی لباس میں نماز پڑھ سکتی ہے۔ اور یہ نجاست معفو[2] قرار پائے گی۔ لیکن احوط یہ ہے کہ آخر وقت لباس کو پاک کرے تاکہ نماز ظہرین و مغربین قریب ہی قریب طہارت کے ساتھ ادا ہو جائیں۔

پانچواں باب

مطہرات

مطہرات یعنی نجس چیز کو پاک کرنے والی چیزیں بارہ ہیں۔

(اوّل) پانی۔ ہر اُس چیز کو جو کسی نجاست سے نجس ہو جائے۔ اور طہارت کے قابل ہو۔ پانی پاک کر دیتا ہے۔ بشرطیکہ وہ خود بھی پاک اور خالص ہو۔ پانی دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک آبِ مطلق[3] جسے بلا کسی قید کے پانی کہتے ہیں۔ دوسرے آبِ مضاف جو خالی پانی نہ ہو۔ بلکہ اس چیز کا پانی کہا جائے کہ جو اس میں مل گئی ہو یا جس سے وہ نچوڑا گیا ہو۔ مثلاً عرق گلاب یا شربت یا تربوز کا پانی یا سوڈے کا پانی وغیرہ۔ آبِ مضاف قابلِ تطہیر[4] نہیں ہے نہ اس سے حدث دور ہوتا ہے۔ نہ خبث۔ خواہ وہ کُر[5] سے زیادہ ہو۔ تب بھی ذرہ بھر نجاست کے ملنے سے نجس ہو جاتا ہے[1]۔

آبِ مطلق اُن چیزوں کو بھی پاک کرتا ہے جو نجس ہو جائیں اور اُسی سے وضو و غسل بھی صحیح ہے۔ اس پانی کی پانچ قسمیں ہیں۔

آبِ رواں ۔ یعنی جاری پانی جو کنوئیں کے علاوہ زمین سے جوش کرکے اس پر

---

[1] مگر اس میں شرط یہ ہے کہ نجس اوپر سے یا برابر سے ملے (آقائے محسن مدظلہ)

1۔ محل حاجت: یعنی اس کو دونوں لباسوں کی ضرورت ہو۔ 2۔ معفو: معاف۔ 3۔ آبِ مطلق: خالص پانی۔ 4۔ قابلِ تطہیر: آبِ مضاف خود تو پاک ہوتا ہے مگر کسی چیز کو پاک کرنے کے قابل نہیں ہے نہ اس سے حدث یعنی وضو یا غسل ہو سکتا ہے اور نہ خبث یعنی ناپاک چیز کو پاک کر سکتا ہے۔ 5۔ کُر: صفحہ ۴۱ دیکھیے

رواں ہو جاتا ہے (جیسے دریا، چشمے، نہریں) یہ پانی کسی نجاست کے ملنے سے نجس نہیں ہوتا تاوقتیکہ اس کا رنگ یا بو یا مزہ نجاست کی وجہ سے متغیر[ل] نہ ہو۔ اور ان میں سے کوئی چیز بھی متغیر ہو جائے تو نجس ہو جائے گا۔ جس نجس پانی میں تغیر نہ ہوا ہو یا اُس کا تغیر زائل ہو چکا ہو وہ آب جاری یا آبِ کُر کے فقط مل جانے سے پاک[ل] ہو جائے گا۔ اس پانی میں نجس کپڑا وغیرہ نجاست دُور کرنے اور غوطہ لگانے سے پاک ہو جاتا ہے۔ نچوڑنے اور کئی مرتبہ دھونے کی ضرورت نہیں۔

(۲) **آبِ باراں** - یعنی بارش کا پانی جو برسنے کی حالت میں آبِ جاری کے حکم میں ہے خواہ وہ قلیل یعنی کُر سے کم ہی کیوں نہ ہو۔ اور نجاست کے ملنے سے نجس نہیں ہوتا جبتک کہ بوجہ نجاست اس میں تغیر نہ پیدا ہو جائے۔ یعنی اُس کا رنگ یا بو یا مزہ نہ بدلے۔ نجس پانی اور اُس کے علاوہ زمین کپڑا اور فرش وغیرہ عین نجاست زائل ہونے کے بعد بارش[۲] سے پاک ہو جاتے ہیں۔ اور بارش میں نجس چیز کو کئی بار غوطہ دینا اور نچوڑنا ضروری نہیں ہے۔

(۳) **آبِ چاہ** - یعنی کنویں کا پانی۔ یہ بھی آبِ جاری کا حکم رکھتا ہے۔ اور بنا بر اقوی[ل] نجاست کے ملنے سے نجس نہیں ہوتا۔ جب تک کہ اس کا رنگ یا بو یا مزہ تبدیل نہ ہو۔ پس نجس کپڑا یا برتن وغیرہ نجاست دُور کرنے کے بعد اس میں غوطہ دینے سے پاک ہو جاتا ہے اور کنواں بھی پاک رہتا ہے۔ البتہ اگر کسی نجاست کے گرنے سے اُس کے اوصاف میں تغیر ہو جائے تو اس قدر پانی اس سے کھینچا جائے کہ جس کی وجہ سے وہ تغیر زائل ہو جائے یا یہ کہ آبِ جاری اس سے متصل ہو جائے یا اس قدر بارش اس پر ہو جائے یا اس قدر کُر پانی اس پر ڈالا جائے جس سے پانی کا رنگ و بو و مزہ درست ہو جائے یا یہ کہ خود بخود وہ تغیر دفع ہو جائے تو کنواں پاک ہو جاتا ہے۔ مستحب[ل] ہے کہ نجاسات وغیرہ کے گرنے سے ان کے نکالنے

ل بنا بر احوط (وجوبی) آبِ جاری یا آبِ کُر اس پر غالب آجائے ۔ ل بنا بر احوط (وجوبی) شرط یہ ہے کہ بارش کا پانی برسنے کی حالت میں اس نجس چیز پر غالب آجائے اور یہ کہ بارش اتنی مقدار میں ہو کہ اگر زمین نرم ہو تو اس پر بہنے لگے ۱۲ ۳ اگرچہ کُر سے کم ہو۔ آقائے محسن مدظلہ۔ ۴ اور احوط بھی ہے۔ ۱۲۔ آقائے بروجردی مدظلہ آقائے محسن مدظلہٗ۔

کے بعد حسب ذیل پانی کی مقدار کھینچی جائے۔

احکام چاہ

پانی کی مقدار	وہ چیزیں جن کے گرنے سے پانی نکالنا مستحب[1] ہے	نمبر شمار
ایک ڈول	دودھ پیتے بچے کا پیشاب گرنا۔ چڑیا یا اس کی مانند پرند کا گر کر مرجانا۔	۱
تین ڈول	سانپ بچھو کا مرجانا یا چوہے کا گر کر مرجانا بشرطیکہ وہ پھولا یا پھٹ نہ گیا ہو۔	۲
پانچ ڈول	مرغ وغیرہ گھر کے پلے ہوئے جانوروں کی بیٹ کا گرنا۔ خواہ وہ فضلہ[1] کھاتا ہو یا نہ کھاتا ہو۔	۳
سات ڈول	کسی پرندہ کا (کبوتر سے لے کر شتر مرغ تک) گر کر مرجانا چوہے کا مرکر پھول جانا یا پھٹ جانا۔ غذا کھانیوالے نابالغ لڑکے کا پیشاب گر جانا۔ کتے کا گر کر زندہ نکل آنا چھپکلی کا مرکر پھول جانا۔ بدن پر کسی نجاست کے بغیر جنب[2] کا داخل ہونا۔	۴
دس ڈول	تھوڑے سے خون کا گرنا۔ جیسے مرغ کے ذبح کا خون۔ خشک پائخانہ کا گرنا بشرطیکہ پھٹ کر پھیلا نہ ہو۔	۵
تیس ڈول	بارش کے اس پانی کا گرنا جس میں آدمی کا پیشاب، پائخانہ یا کتے کا پائخانہ مخلوط ہو گیا ہو۔ دماغ یا ناک سے جو خون نکلتا ہے اس کا گرنا۔	۶
پچاس ڈول	حیض، نفاس و استحاضہ کے علاوہ طاہر العین کا خون گرنا ایسے جانور کا خون گرنا جس کا خون زیادہ نکلتا ہو جیسے بکری وغیرہ آدمی کے پائخانہ کا گرنا جو پھٹ گیا ہو۔	۷

1۔ فضلہ: پائخانہ۔ 2۔ جنب ۔۔۔ ایسے شخص کا کنویں میں داخل ہونا جس پر غسل جنابت واجب ہو۔ بشرطیکہ اس کے جسم پر نجاست نہ لگی ہوئی ہو۔

۵۰ اور احوط یہی ہے۔ ۱۲۔ آقائے بروجردی مدظلہ ۱۲ آقائے محسن مدظلہ

۸	کتا، بلی، گیدڑ، لومڑی، خرگوش یا ان کے مشابہ جانور کا گر کر مر جانا۔ مرد کا پیشاب کرنا	چالیس ڈول
۹	مسلمان آدمی کا گر کر مر جانا۔ خواہ مرد ہو یا عورت۔ بالغ ہو یا نابالغ۔	ستر ڈول
۱۰	گھوڑا، خچر، گدھا، گائے کا گر کر مر جانا	ایک کُر
۱۱	شراب اور ہر سیال[1] نشہ دار چیز کا گرنا۔ منی کا گرنا۔ ہر اُس حیوان کے پیشاب کا گرنا جس کا گوشت حرام ہے خون حیض نفاس یا استحاضہ کا گرنا۔ نجس العین کا پیشاب، پاخانہ اور اُس کا خون گرنا۔ انسان کے خون کا گرنا۔ حرام سے جنب[2] یا نجاست خور جانور کے پسینہ کا گرنا۔ بیل اور اونٹ کا گرنا۔ خواہ نر ہو یا مادہ۔ اور تمام اُن نجاستوں کا گرنا جن کے لئے پانی کی کوئی خاص مقدار نکالنے کی بیان نہیں کی گئی۔	تمام پانی

ڈول کی حیثیت کنویں کی نوعیت سے متعلق ہے یا جو مناسب ہو یا جو اس شہر میں معمول ہو۔ کل پانی کھینچنے میں کسی خاص ڈول کا لحاظ نہیں۔ اگر چھوٹے ڈول کی بجائے بڑا ڈول استعمال کریں تو بھی کافی ہے مگر عدد میں کمی نہ ہو۔ اگر کنویں میں دو مختلف چیزیں گر جائیں کہ جن میں ایک کے لئے ڈولوں کی تعداد کچھ اور ہے۔ اور دوسری چیز کے لئے اور ہے۔ مثلاً ایک کے پانچ اور دوسری کے سات ڈول ہیں تو صرف سات ڈول پانی نکالنا کافی نہیں بلکہ پانچ بھی کھینچے جائیں گے۔ اور اگر پانی کی زیادتی کی وجہ سے کنویں کا کل پانی کھینچنا ممکن نہ ہو یا دشوار ہو تو چار مرد باری باری دو دو کر کے اول صبح صادق سے لے کر شام تک برابر پانی کھینچتے جائیں اور جب کنواں پاک ہو جاتا ہے تو اسی کے اتباع میں ڈول رسی، دیوار اور کنویں سے متعلقہ سب چیزیں پاک ہو جاتی ہیں۔

(۴) **آب راکد** (ٹھہرا ہوا پانی) بقدر کُر یعنی آب کثیر۔ یہ پانی بھی نجاست کے ملنے سے نجس نہیں ہوتا۔ جب تک کہ بوجہ نجاست پانی کا رنگ یا بو یا مزہ میں تغیر نہ آجائے۔ تغیر

1۔ سیال: بہنے والی۔ 2۔ حرام سے جنب: حرام طریقے سے غسل جنابت واجب ہونا۔

سے مراد تغیر حسی ہے یعنی اس طرح تغیر ہو جائے کہ آنکھ کو رنگ، زبان کو ذائقہ اور ناک کو بو محسوس ہونے لگے۔ متغیر پانی خود بخود اپنی اصلی حالت پر آ جانے سے پاک نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اس پر بارش کا ہونا یا آبِ جاری یا دوسرے ایک کر یا چند کر پانی سے اتصال[1] لازم ہے۔

کر کی مقدار باعتبار پیمائش کے اس قدر ہے کہ جس کی لمبائی ۳½ بالشت چوڑائی ۳½ بالشت اور گہرائی بھی اسی قدر ۳½ بالشت جس کا مجموعی حاصل ضرب (۳½ × ۳½ × ۳½ = ۴۲⅞) ۴۲ بالشت مکعب ہوتا ہے۔ؐ

(۵) **آبِ راکد**۔ (ٹھہرا ہوا پانی) جو کر سے کم ہو یعنی آبِ قلیل[2] جو کسی برتن میں ہو۔ یا چھوٹے سے گڑھے میں جمع ہو جائے لیکن بقدر کر کے نہ ہو یا حوض و تالاب میں کر سے کم ہو جائے تو یہ پانی محض نجاست کے ملنے سے نجس ہو جاتا ہے۔ خواہ وہ نجاست سوئی کی نوک کے برابر ہو۔ یہ پانی نجس ہونے کے بعد اُس وقت تک پاک نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس پر بارش نہ ہو۔ یا آبِ جاری سے اتصال نہ ہو جائے یا دفعۃً[3] کر بھر پانی اس پر نہ ڈالا جائے۔

(دوم) **زمین**۔ ہر چیز کی نجاست کو زمین پاک نہیں کرتی بلکہ پاؤں کے تلوے کو جوتے کے تلے کو، ہاتھ کی چھڑی کی نوک اور اسی قسم کی چیزوں کو اگر کسی نجاست سے نجس ہو جائیں۔ تو نجاست زائل ہونے کے بعد زمین پر چلنے یا رگڑنے سے پاک کرتی ہے۔ بشرطیکہ زمین پاک اور خشک ہو۔ۖ خواہ پتھریلی ہو یا ریتلی ہو یا مٹی ہو لیکن بنا بر احوط شرط یہ ہے کہ نجس زمین پر چلنے ہی سے نجاست لگی ہو۔ؑ

(سوم) **آفتاب**۔ سورج پیشاب کی نجاست یا کوئی اور نجاست جو لگ جائے۔ تو اس کے دُور ہونے کے بعد خشک کر کے صرف غیر منقولہ چیزوں کو مثلاً زمین، مکانات اور دیواروں یا اُن میں نصب کی ہوئی اشیاء مثلاً دروازہ، چوکھٹا، کیل وغیرہؔ اور منقولہ اشیاء

ؐ کافی ہے کہ طول و عرض اور عمیق تین تین بالشت کل مجموعہ ۲۷ بالشت ہو (آقائے محسن حکیم) ۱ؑ خشک ہونے کی شرط بنا بر احوط (وجوبی) ہے ۲؎ اگرچہ اقویٰ یہ ہے کہ کوئی فرق نہیں ہے خواہ راستہ چلنے سے نجاست لگی ہو یا کسی اور طرح پھر بھی احوط پر عمل کرنا ضروری ہے ۳؎ یا درخت اور ان کے میوے یا گھاس وغیرہ جو زمین میں اُگی ہو۔ یا وہ ظرف[4] جو زمین میں گڑے ہوں۔ مثلاً تنور وغیرہ کو۔ آقائے محسن مدظلہ۔

1۔ اتصال: ملنا۔ 2۔ آبِ قلیل: تھوڑا پانی۔ 3۔ دفعۃً: ایک دم۔ 4۔ ظرف: برتن

میں سے صرف بوریہ اور چٹائی کو پاک کر دیتا ہے۔ بشرطیکہ نجاست کا لگا ہوا کوئی جزو باقی نہ رہے اور ان دو چیزوں میں مقام نجاست پر تری ہو تاکہ اس کو آفتاب خشک کر دے۔ اور اگر نجاست خود بخود سوکھ جائے تو اُسے دوبارہ تر کر دیں تاکہ آفتاب اس کو خشک کر دے طہارت ہو جائے گی۔ اگر سورج دیوار کی ایک طرف پڑے اور دوسری جانب دھوپ نہ جا سکے تو وہی حصہ پاک ہو گا جس پر دھوپ پڑی ہے۔

(چہارم) **استحالہ و انقلاب**:۔ یعنی کسی نجس چیز کا پاک شئے بن جانا۔ جیسے شراب کا سرکہ بن جانا یا عین نجاست (پاخانہ) کا مٹی ہو جانا۔ یا منی سے انسان بن جانا، یا نجس پانی کا بخارات بن جانا۔ کتے کا نمک زار میں گر کر نمک ہو جانا۔ خون کا پیپ کی صورت اختیار کر لینا۔ اس طرح خود نجاستیں بھی، اور تمام نجس چیزیں بھی پاک ہو جاتی ہیں۔ اگر نجس چیز کی جنس نہ بدلے تو پھر نجس ہی رہے گی۔ جیسے نجس گندم کا آٹا بن جانے سے آٹا نجس رہے گا۔ یا نجس آٹے کی روٹی بن جانے سے روٹی نجس ہی رہے گی۔ کیونکہ جنس تبدیل نہیں ہوئی۔

(پنجم) **انتقال**۔ بعض نجس چیزیں منتقل ہونے سے پاک ہو جاتی ہیں۔ بشرطیکہ بعد از انتقال دوسری چیز کا جزو شمار ہوں۔ جیسے انسان کے خون کا کھٹمل، جوں، مچھر وغیرہ کے جسم میں پہنچ کر اُن کا جزو بدن بن جانا یا نجس پانی یا پیشاب کا درخت یا کھیتی میں آنا کہ اس طرح منتقل ہونے سے یہ اشیاء پاک ہو جائیں گی۔

علی الظاہر انتقال کوئی مستقل شئے مطہرات میں سے نہیں ہے بلکہ انتقال کی وجہ سے جب استحالہ ہو جائے۔ جیسے آدمی کا لہو کھٹمل یا جوں نے پی لیا۔ اور وہ اب اُسی کا خون سمجھا جانے لگا تو پاک ہو جائے گا۔ چونکہ وہ عنوانِ نجس سے خارج ہو گیا اور اس لئے جونک جو آدمی کا خون پیئے وہ طاہر نہیں سمجھا جائے گا کیونکہ وہ جونک کا خون نہیں قرار پاتا بلکہ جونک

؎ دیوار یا عمارت یا زمین کی وہ مقدار کہ جس میں نجاست جذب ہے ایک ہی مرتبہ سورج پڑ کر اسے خشک کرے۔ پس اگر اس پر سورج ایک دفعہ پڑ کر اس کے ظاہری حصہ کو خشک کرے اور پھر دوسری مرتبہ پڑ کر اس کے باطنی حصہ کو خشک کرے تو اس جگہ کا فقط ظاہری حصہ پاک ہو جائے گا۔ اور باطنی حصہ نجس ہی رہے گا۔ (آقائے محسن حکیم)

۹۔ ظروف: جس میں کوئی چیز رکھی جائے، برتن۔

اس کا ظرف سمجھا جاتا ہے اور وہ ہے انسان ہی کا خون۔

(ششم) **اسلام** ۔ کافر کے مسلمان ہو جانے کے بعد اُس کا بدن اور رطوبت مثلاً تھوک، پسینہ، بال۔ ناخن وغیرہ سب پاک ہو جاتے ہیں۔ البتہ وہ برتن جو اُس نے حالتِ کفر میں استعمال کئے تھے اور وہ لباس جو کفر کی حالت میں اُس کے زیب تن تھا نجس ہیں۔ ان کو پاک کر لینا چاہیئے اور ہر کافر کے لئے یہی حکم ہے۔ خواہ اصلی کافر ہو یا مرتد ملّی (یعنی جس کا نطفہ ماں باپ کے کفر کی حالت میں قرار پایا تھا۔ یہ مسلمان ہوا۔ اور پھر کافر ہو گیا) یا مرتد فطری ہو۔ (جس کے والدین دونوں یا اُن میں سے کوئی نطفہ قرار پکڑنے کے وقت مسلمان ہو۔ اور باوجود اس کے یہ کافر ہو جائے)

(ہفتم) **تبعیّت** ۔ کسی چیز کا دوسری چیز کے اتباع میں پاک ہو جانا مثلاً اگر کافر مسلمان ہو جائے تو اُس کا بچہ بھی اُسی کا تابع ہو کر پاک ہے۔ خواہ باپ مسلمان ہو یا ماں یا جب شراب سرکہ بن جائے تو اُس کا برتن بھی پاک ہو جائے گا یا جس تختہ پر میّت کو غسل دیں یا جو کپڑا غسل دینے میں میّت پر پڑا ہو یا غسل دینے والے کا ہاتھ یہ سب چیزیں تبعیت میں پاک ہو جائیں گی[۱]

(ہشتم) **غیبت** ۔ مسلمان کا جسم یا کپڑے یا برتن یا فرش یا جو چیزیں بھی اس کے متعلقات میں سے ہوں۔ اگر نجس ہو جائیں اور وہ شخص غائب ہو کر پھر سامنے آئے۔ تو ان کو پاک سمجھا جائے گا۔ بشرطیکہ اس شخص کو اُن چیزوں کی نجاست کا علم ہو چکا ہو۔ اور یہ احتمال بھی ہو کہ اُس نے پاک کر لیا ہو گا۔ اور وہ ان چیزوں کو کسی ایسے امر میں استعمال بھی کرے۔ جس میں طہارت شرط ہے۔

(نہم) **استبراء** ۔ حلال جانور جو نجاست کھانے لگے۔ اُسے نجاست کھانے سے بچانا۔ اس کے پیشاب پاُخانہ کو پاک کر دیتا ہے اور استبراء اتنے دن ہو کہ وہ جانور نجاست خور

---

[۱] لیکن غسل دہندہ کے ہاتھ کے علاوہ اور باقی جسم اور لباس کے پاک ہونے میں تامل ہے پس احوط یہ ہے کہ اسے دھو دیا جائے (آقائے محسن مدظلہ)

ہونے سے خارج ہو جائے۔ استبراء کی مدت اونٹ کے متعلق چالیس روز۔ گائے کے بارہ میں تیس[1] روز بھیڑ بکری کے متعلق دس روز بطخ کے لئے سات یا پانچ روز۔ اور مرغ کے واسطے تین روز ہیں۔

(دہم) ذبیحہ کا خون بقدر متعارف نکلنا۔ ذبح کرنے سے جانور کا جب اس قدر خون نکل جائے کہ جس قدر معمولاً نکلا کرتا ہے تو اس کے جسم کا بقیہ خون پاک ہے۔ اگرچہ اس کا کھانا حرام ہے۔

(یازدہم) **غسالہ کا جدا ہونا**:۔ جو پانی نجس چیز کو دھوتا ہوا گذرے اُس کا جدا ہونا اس تری کو پاک کرتا ہے جو کپڑے میں نچوڑنے کے بعد رہ جاتی ہے۔

(دوازدہم) **زوال عین نجاست**:۔ انسان کے علاوہ ہر حیوان کے ظاہری جسم سے نجاست کا برطرف ہو جانا، اُس کی طہارت کے لئے کافی ہے۔ مثلاً مرغ کی چونچ میں اگر انسان کا پاخانہ لگا ہو تو جس وقت وہ اصلی نجاست بالکل برطرف اور رطوبت خشک ہو جائے گی تو اُس کی چونچ پاک ہے۔ اس طرح اگر انسان کے کسی عضو کے اندر کے حصہ میں (مثلاً منہ یا ناک یا آنکھ یا کان کے اندر) نجاست لگ جائے تو صرف اُس کے زائل ہونے سے طہارت ہو جائے گی۔

احکام طہارت

(۱) جو چیز پیشاب سے نجس ہو جائے اُسے آب قلیل سے پاک کرنے میں دو مرتبہ دھونا ضروری[2] ہے۔ ایک مرتبہ دھونا کافی نہ ہوگا۔ اور پیشاب کے علاوہ دیگر نجاست کے لئے صرف ایک مرتبہ پاک کر لینا کافی ہے۔ اگرچہ احوط دو مرتبہ ہے۔ آب کر یا آب جاری میں ازالۂ نجاست کے بعد صرف ڈبو دینا تطہیر کے لئے کافی ہے اور تعدد یعنی دو مرتبہ پاک

---

[1] بیس دن کافی ہیں (آقائے محسن)

[2] دوسری مرتبہ کے بعد پھر تیسری مرتبہ بھی پانی ڈالنا ضروری ہے ورنہ پاک نہ ہوگی (آقائے محسن حکیم)

کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

(۲) پہلی مرتبہ کا غسالہ (دھوون) مطلقاً[1] نجس ہے۔ خواہ وہ شے پیشاب سے نجس ہوئی ہو یا کسی اور نجاست سے اور دوسرے غسالہ سے احوط اجتناب[2] ہے لیکن غسالۂ بول و براز[3] پاک ہوگا۔ بشرطیکہ اس میں عین نجاست نہ ہو۔ اور نہ وہ نجاست سے متغیر ہوا ہو۔ اور نہ نجاست اپنی جگہ سے اتنی پھیلی ہو کہ اُسے آبدست نہ کہہ سکیں۔ اور نہ کوئی بیرونی نجاست اس میں شریک ہوئی ہو۔

(۳) شیرخوار بچہ جس کو ابھی غذا نہیں دی جاتی ہے۔ اگر فرش یا لباس پر پیشاب کر دے تو اس مقام پر اس قدر پانی بہانا کہ وہ نجاست پر غالب آجائے کافی ہے لیکن دو مرتبہ دھونا احوط[4] ہے اور جو چیز فضلہ[5] اور منی یا خون لگ جانے کی وجہ سے نجس ہوگئی ہو۔ اس کا عین نجاست دُور کرنے کے بعد آبِ قلیل میں ایک مرتبہ دھونا کافی ہے۔ اور دو مرتبہ دھونا بہتر ہے۔ اور آبِ کثیر یا آبِ جاری میں نجاست زائل ہونے کے بعد صرف دھونے سے وہ چیزیں پاک ہو جائیں گی۔ نچوڑنے کی ضرورت نہیں۔ اور جو چیزیں نچوڑی جاتی ہیں۔ اُن کا نچوڑنا ضروری ہے۔

(۴) کتے کے چاٹے ہوئے یا کھائے ہوئے برتن کی طہارت میں لازم ہے کہ ایک مرتبہ پاک مٹی سے مانجھیں۔ اور اس کے بعد دو مرتبہ پاک پانی سے دھوئیں۔ بہتر یہ ہے کہ پہلے خشک مٹی سے مانجھیں۔ پھر تھوڑا پانی ڈال کر اُسے گیلا کرکے مانجھیں۔ اور اس کے بعد دو مرتبہ پانی سے دھوئیں۔

(۵) سُور کے چاٹے ہوئے یا کھائے ہوئے ظرف[6] کو اور اُس ظرف کو بھی جس میں جنگلی چوہا مر جائے سات مرتبہ دھونا واجب ہے۔ اور ہر نشہ کرنے والی چیز جس ظرف میں رکھی جائے اُس کی تطہیر بھی بنا بر احوط (وجوبی) سات مرتبہ کرنی چاہیئے۔ بہتر یہ ہے کہ سور کے چاٹے ہوئے برتن کو پہلے مٹی سے مانجھ لیں۔ اور اگر آبِ کثیر یا آبِ جاری سے پاک کریں

ل بنا بر اقوی[7] یہ احتیاط استحبابی ہے۔ اقوی یہ ہے کہ تین مرتبہ کافی ہے (آقائے محسن حکیم)

1۔ مطلقاً: بالکل۔ 2۔ احوط، اجتناب: احتیاطاً دوسرے دھوون کو بھی نجس سمجھے اور اس سے بچے۔ 3۔ غسالہ بول و براز: پیشاب پاخانہ کا دھوون
4۔ احوط: وہ احتیاط جسے نہ چھوڑا جائے (حاشیہ ص ۳۹ دیکھیں)۔ 5۔ فضلہ: پاخانہ۔ 6۔ ظرف: برتن۔ 7۔ اقویٰ: حاشیہ ص ۲۹ دیکھیں۔

تو اقویٰ یہ ہے کہ عین نجاست زائل کرنے کے بعد ایک مرتبہ دھونا کافی ہے بلکہ احوط (استحبابی) یہ ہے کہ دھونا بھی متعدد بار (یعنی سات مرتبہ) ہو۔

(۶) اگر خمیر یا نجس روٹی کو آبِ کر یا آبِ جاری میں رکھ دیں اور پانی اس کے تمام اجزاء تک اچھی طرح پہنچ جائے تو وہ خمیر اور نجس روٹی پاک ہو جائے گی۔

(۷) فرش۔ لحاف۔ توشک۔ تکیہ وغیرہ کی طہارت میں یا وہ چٹائی جس میں رسی بھی شامل ہے۔ عین نجاست زائل کر لینے کے بعد آبِ کر یا آبِ جاری میں صرف غوطہ دینا کافی ہے نچوڑنے کی ضرورت نہیں۔ احوط یہ ہے کہ ایسی چیزوں کو آبِ باراں یا آبِ جاری یا آبِ کثیر میں پاک کیا جائے۔

(۸) اگر بہت بڑے بڑے برتنوں (جیسے دیگ وغیرہ) کو آبِ قلیل سے پاک کرنا ہو تو قدرے پانی اس میں ڈالیں۔ اور ظرف کو حرکت دیں تاکہ پانی اس کے سب اطراف میں پہنچ جائے پھر وہ پانی پھینک کر دوسرا پانی اور ڈالیں۔ اور حرکت دیکر پھینک دیں۔ تیسری مرتبہ کرنے سے وہ ظرف پاک ہو جائے گا۔

(۹) اگر رنگین کپڑا نجس ہو جائے جس کے دھونے میں رنگ نکلتا ہو تو اس کے پاک ہونے کی یہ صورت ہے کہ اگر پانی میں رنگ کے اجزاء نمایاں نہ ہوں۔ اور وہ مضاف نہ ہو جائے تو وہ کپڑا پاک ہو جائے گا (ہلکا سا رنگ نکلنا مضر نہیں ہے) اور اگر خود رنگ کے اجزاء پانی میں نکلیں یا اتنا رنگ نکلے کہ پانی آبِ مضاف بن جائے۔ آبِ خالص نہ رہے تو وہ کپڑا پاک نہ ہوگا نجس رہے گا تاوقتیکہ رنگ نکلنا موقوف نہ ہو جائے۔ آبِ کثیر میں پاک کرنے کی صورت میں اقویٰ یہ ہے کہ جب پانی تمام رنگین کپڑے کے اجزاء پر محیط[1] ہو جائے اور اندر سے بھی بالکل تر ہو جائے تو پاک ہو جائے گا۔ اگرچہ اس کا رنگ مطلقاً[2] نہ چھڑایا جائے

(۱۰) لباس وغیرہ نجس ہو جانے کی صورت میں آبِ قلیل سے پاک کرنے کی صورت میں نچوڑنا لازم ہے اور آبِ جاری و کثیر میں نچوڑنا ضروری نہیں البتہ احوط ہے۔

(۱۱) جو چیزیں نچوڑنے کے قابل نہیں ہیں۔ جیسے لکڑی، چاول، گیہوں وغیرہ اور ان میں نجاست نفوذ کر جائے تو ان کا ظاہری حصہ پانی پہنچنے سے پاک ہو جائے گا لیکن باطنی حصہ کا

1- محیط: تمام کپڑا پانی میں ڈوب جائے اور تر ہو جائے۔ 2- مطلقاً: بالکل

پاک ہونا مشکل ہے جب تک کہ پوری طرح علم نہ ہو جائے کہ اندر کے تمام اجزاء تک پانی پہنچ گیا ہے۔ صرف باطنی حصہ کا گیلا ہو جانا کافی نہ ہوگا۔

(۱۲) مٹی کا مٹکا وغیرہ یا صراحی اگر نجس پانی سے نجس ہو جائے تو پہلے اس کو خشک کر لیا جائے یعنی وہ سوکھ جائے۔ اس کے بعد آب کر یا آبِ جاری میں غوطہ دیا جائے تاکہ پانی اندر تک پہنچ جائے پاک ہو جائے گا۔

(۱۳) جانور جن کا کھانا حلال نہیں ہے۔ ان کا جھوٹا پانی مکروہ ہے اور اس میں جلال (نجاست خور اونٹ) اور مردہ خور جانور داخل ہے۔ چوہے کا جھوٹا خصوصیت کے ساتھ مکروہ ہے اور ایسے آدمی کا جھوٹا بھی مکروہ ہے جو نجاست و طہارت کے خیال سے بے پرواہ ہو۔ اور بعض پر اطمینان نہ ہو۔

(۱۴) اگر برتن کسی نجاست سے نجس ہو جائے تو نجاست زائل کرنے کے بعد تین مرتبہ دھونا واجب ہے لیکن آبِ جاری اور آبِ کر میں تعدّد[ل] نہیں ہے اگرچہ احوط (استحبابی) ہے

(۱۵) اگر کسی آدمی کے ہاتھ میں انگوٹھی ہو۔ اور وہ نجس کپڑے کو نچوڑے تو انگوٹھی ہاتھ اور کپڑے کے ساتھ پاک ہو جاتی ہے۔

(۱۶) اگر کسی کا بدن پیشاب سے نجس ہو جائے اور وہ پاک لنگی باندھ کر آبِ کر (حوض وغیرہ) میں داخل ہو تو اقوی یہ ہے کہ کر میں داخل ہوتے ہی پاک ہو جائے گا۔ اور اس بنا پر لنگی نجس نہیں ہوگی۔

(۱۷) اگر کسی شخص کی داڑھی نجس ہو جائے۔ آبِ کر یا آبِ جاری میں دو دفعہ غوطے[ل] دینے سے پاک ہو جاتی ہے۔ داڑھی کو نچوڑنے[ے] کی ضرورت نہیں۔ البتہ آبِ قلیل یعنی لوٹے وغیرہ سے اگر پاک کی جائے تو ہاتھ سے اس پانی کو نچوڑنے کی بھی ضرورت ہے۔ جو پاک کرنے کے لئے داڑھی پر ڈالا گیا ہے اور بنا بر احوط ہاتھ کو الگ پاک کرنا چاہیئے۔

[ے] اگر داڑھی کے بال زیادہ ہوں تو نچوڑنا ضروری ہے ورنہ لازم نہیں (آقائے محسن حکیم)

[ل] بلکہ اقوی کی بنا پر ایک دفعہ کافی ہے۔ ۱۲

(۱۸) انگور کا جوش کھایا ہوا شیرہ۔ اس شیرۂ انگور میں ڈال دیں۔ جس کا دو تہائی حصہ جوش کھانے سے کم ہو گیا ہے تو یہ شیرہ نجس ہو جائے گا۔ اور بنا بر احوط پاک نہ ہو گا۔

(۱۹) اگر انگور کا شیرہ سرکہ بنانے کی غرض سے برتن میں رکھا جائے اور اس میں جوش آجائے اور سرکہ بننے سے پہلے نجس ہو جائے تو اپنی نجاست پر باقی رہے گا۔

(۲۰) اگر کتے یا سؤر کو خشک ہاتھ لگ جائے تو مستحب ہے کہ دیوار یا خاک سے ہاتھ ملے۔

(۲۱) خرمہ کا شیرہ[1] جوش کھانے سے بنا بر احوط نجس ہو جاتا ہے اور دو ثلث[2] حصہ کم ہونے سے پاک ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اگر وہ سرکہ بن جائے تب بھی پاک ہو جائے گا۔ بنا بر اولیٰ شیرۂ انگور کا بھی یہی حکم ہے۔

احکام ظروف طلا و نقرہ

سونے چاندی اور مردار کی کھال کے علاوہ تمام قسم کے برتنوں کا استعمال خواہ کتنے ہی قیمتی پتھروں اور اعلیٰ جواہرات کے بنے ہوں، جائز ہے لیکن طاہر ہوں اور مطلقاً یعنی ہر قسم کے استعمال کے لئے غصبی نہ ہوں۔

سونے چاندی کے برتنوں میں کھانا پینا جائز نہیں ہے لیکن کھانے پینے کی جو چیز اس میں ہو وہ حرام نہیں ہے۔ ایسے برتنوں کی حفاظت[3] حرام ہے۔ اگرچہ ان کو استعمال بھی نہ کیا جائے۔

سونے چاندی کی چلم، سرپوش، خنجر کا غلاف، چاقو اور تلوار کا بھی۔ اگر یہ چیزیں سونے چاندی کی ہوں تو ان کا استعمال حرام نہیں ہے اور چھوٹے چھوٹے سونے چاندی کے برتنوں جیسے سرمہ دانی وغیرہ سے اجتناب بنا بر احوط واجب ہے۔

کھاتے پیتے وقت برتن کے اس حصہ کو جس میں چاندی ہو منہ لگانا حرام ہے۔ البتہ قرآن مجید بلکہ ہر کتاب کی سنہری روپہلی جلدوں کا بنانا جائز ہے بلکہ پورے کاغذ پر سونے یا چاندی کا پانی پھیرنا یا اس پر سنہرے حروف لکھنا جائز ہے۔ اسی طرح مشاہد مقدسہ کی

---

[1] خرمہ اور منقیٰ کا عرق جوش کھانے سے نہ تو نجس ہوتا ہے نہ حرام (آقائے محسن مدظلہ)

[3] ایسے برتنوں کی حفاظت جائز ہے اگرچہ احتیاطاً ترک کرنا مستحب ہے (آقائے محسن حکیم)

[2] ۱- دو ثلث: یعنی تین حصوں میں سے دو حصے کے برابر

زینت سونے یا چاندی کی قندیلوں سے کر سکتے ہیں۔ اور ان کے پردوں اور غلافوں کو بھی مطلاو نقرئی کرنا جائز ہے۔ مردوں کے لئے سونے کی چیزوں سے زینت کرنا حرام ہے۔ جیسے گھڑی میں سونے کی چین لگا کر اس کو گردن میں ڈالے یا اچکن کے بوتام میں لگا کر زینت کرے۔ سونے چاندی کے برتن بنانا اور اس کی مزدوری لینا حرام[1] ہے۔ اسی طرح ان کی خرید و فروخت بھی حرام ہے۔

چھٹا باب

تہذیب بیت الخلاء

واجب اُمور

جب پیشاب یا پائخانہ کے لئے کسی جگہ بیٹھیں تو چند امور کا بجالانا واجب ہے۔ اوّل یہ کہ ہر شخص (خواہ مرد ہو یا عورت) اپنی اپنی شرمگاہ (آگا پیچھا) چھپائے تاکہ دوسروں کی نگاہ نہ پڑے۔ البتہ ایسا بچہ جس کو ابھی کچھ تمیز نہ ہو۔ دوسرے شوہر و زوجہ، تیسرے کنیز اور وہ آقا جس کے تصرف میں وہ کنیز ہے۔ یہ اس حکم سے مستثنےٰ ہیں بنا بر احوط ناف سے لے کر نصف پنڈلی تک چھپایا جائے۔ اسی طرح ہر شخص پر لازم ہے کہ وہ دوسرے کے مقاماتِ پیشاب و پائخانہ کی طرف نظر نہ کرے۔ البتہ مجبوری کی صورت میں جائز ہے جیسا کہ بغرض علاج طبیب کا مریض کو دیکھنا۔

(دوم) استنجا کرنا۔ یعنی مقام پیشاب کو دو مرتبہ دھویا جائے اور افضل تین مرتبہ ہے اور ہاتھ سے ملنا واجب نہیں مخرجِ بول بغیر پانی کے پاک نہ ہوگا۔ اور مقام پائخانہ کو پانی سے اتنا دھونا واجب ہے کہ نجاست کا کوئی چھوٹا سا جزو بھی لگا ہوا باقی نہ رہے مخرجِ پائخانہ کی طہارت تین ڈھیلوں سے بھی ہو سکتی ہے بشرطیکہ پائخانہ اپنے مقام سے تجاوز کر کے اِدھر اُدھر زیادہ نہ پھیل گیا ہو لیکن اس صورت میں بھی پانی سے استنجا کرنا بہتر ہے۔ ڈھیلے

---

[1] جائز ہے لیکن ترک احتیاط مستحب ہے (آقائے محسن حکیم)

پتھر وغیرہ سے تین مرتبہ صاف کرنا معتبر ہے خواہ اس سے قبل ہی پائخانہ صاف ہو جائے اور اگر تین ڈھیلوں سے صاف نہ ہو تو زیادہ مرتبہ صاف کرے یہاں تک کہ پائخانہ بالکل زائل ہو جائے۔

حرام امور

(اوّل) رو بقبلہ اور پشت بقبلہ ہو کر بیٹھنا بلکہ احوط کی بنا پر بچہ کو بھی اس طرح پیشاب پائخانہ کے لئے نہ بٹھایا جائے اور استنجا کی حالت میں بھی قبلہ کی طرف رُخ کرنا یا پشت کرنا حرام ہے (دوم) کسی دوسرے شخص کی مملوکہ جگہ میں پیشاب پائخانہ کرنا (سوم) محترم مقامات میں بلکہ علماء و مومنین کی قبروں پر جب کہ ان کی ہتک ہو پیشاب پائخانہ کرنا (چہارم) ایسے وقف شدہ مقام پر پیشاب پائخانہ کے لئے بیٹھنا جس کے وقف کی کیفیت کا علم ہو (پنجم) قابل احترام چیزوں سے استنجا کرنا۔ مثلاً خاکِ شفا یا کاغذ جس پر آیاتِ قرآن یا دُعائیں وغیرہ تحریر ہوں یا خوردنی اشیاء روٹی وغیرہ (ششم) گوبر اور ہڈی سے استنجا کرنا (ہفتم) ایسے بیت الخلاء میں کہ جس میں وہ انگوٹھی ہو جس پر خدا و رسول و آئمہ علیہم السلام کا نام کندہ ہو یا تسبیح و سجدہ گاہ وغیرہ گر جائے۔ اس کے نکالنے سے قبل پیشاب پائخانہ کے لئے بیٹھنا گناہ ہے ان چیزوں کا فوراً نکالنا واجب ہے۔

مستحب امور

(۱) ایسی جگہ بیٹھے جہاں اُس پر کسی کی نظر نہ پڑے (۲) ایسی جگہ اختیار کرے جہاں پر چھینٹوں کا اندیشہ نہ ہو (۳) بیت الخلاء کے اندر داخل ہوتے وقت بایاں پاؤں اور نکلتے وقت دایاں پاؤں پہلے رکھنا (۴) سر کا چھپانا (۵) مقام پیشاب و پائخانہ سے کپڑا اٹھاتے وقت بسم اللہ کہنا (۶) بدن کا بوجھ بائیں پاؤں پر رکھنا (۷) استنجا بائیں ہاتھ سے کرنا (۸) مقام پیشاب کی طہارت سے پہلے محلِ[1] پائخانہ کی طہارت کرنا (۹) استبراء کرنا جس کا طریقہ یہ ہے کہ پیشاب کے بعد تین مرتبہ مقامِ مقعد[2] سے مقام پیشاب کی جڑ تک سونتے اور وہاں سے پھر تین مرتبہ سرِ حشفہ[3] تک۔ اس کے بعد حشفہ کو تین مرتبہ زور سے جھٹک دے۔ اس کا فائدہ یہ ہے کہ اگر اس کے بعد کوئی مشتبہ رطوبت خارج

[1] حالت استبراء و استنجا میں جائز ہے لیکن بنابر احتیاط (مستحب) نہ کرے (آقائے محسن مدظلہ)

ہوگئی تو وضو باطل نہ ہوگا (۱۰) بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھے بِسْمِ اللّٰہِ وَ بِاللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخَبِیْثِ الْمُخْبِثِ الرِّجْسِ النَّجِسِ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ (۱۱) پاخانہ پھرتے وقت یہ کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْہِ طَیِّبًا فِیْ عَافِیَۃٍ وَ اَخْرَجَہٗ خَبِیْثًا فِیْ عَافِیَۃٍ (۱۲) پاخانہ پر جس وقت نظر پڑے یہ کہے۔ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیَ الْحَلَالَ وَ جَنِّبْنِیْ عَنِ الْحَرَامِ (۱۳) جب پانی کی طرف توجہ کرے تو یہ کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ الْمَاءَ طَھُوْرًا وَلَمْ یَجْعَلْہُ نَجِسًا (۱۴) استنجا کرتے وقت یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ حَصِّنْ فَرْجِیْ وَ اَعِفَّہٗ وَاسْتُرْ عَوْرَتِیْ وَ حَرِّمْنِیْ عَلَی النَّارِ وَ وَفِّقْنِیْ لِمَا یُقَرِّبُنِیْ مِنْکَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِکْرَامِ (۱۵) جب استنجا سے فارغ ہو تو یہ کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِنَ الْبَلَاءِ وَ اَمَاطَ عَنِّی الْاَذٰی (۱۶) جب اُٹھے تو ہاتھ اپنے پیٹ پر ملے اور یہ پڑھے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَمَاطَ عَنِّی الْاَذٰی وَ ھَنَّاَ طَعَامِیْ وَ شَرَابِیْ وَ عَافَانِیْ مِنَ الْبَلْوٰی (۱۷) بیت الخلاء سے نکلتے وقت یا اس کے بعد یہ پڑھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَرَّفَنِیْ لَذَّتَہٗ وَ اَبْقٰی فِیْ جَسَدِیْ قُوَّتَہٗ وَ اَخْرَجَ عَنِّیْ اَذَاہُ یَا لَھَا نِعْمَۃً یَا لَھَا نِعْمَۃً لَا یَقْدِرُ الْقَادِرُوْنَ قَدْرَھَا ط

مکروہ امور (اوّل) ایسے مقام پر بیٹھنا کہ جہاں پیشاب پاخانہ کرنے کی وجہ سے اُس کو یا اُس کے والدین کو لوگ بُرا کہیں۔ مثلاً شارعِ عام گھاٹ گھروں کے دروازے، قافلے کے پڑاؤ۔ دوسرے سایہ دار اور پھل دار درخت کے نیچے۔ تیسرے آب جاری یا استادہ پانی میں۔ چوتھے جانوروں کے سوراخ، پانچویں سخت زمین۔ چھٹے ہوا کے رُخ پر۔ ساتویں حمام میں۔ آٹھویں کھڑے ہوکر۔ نویں چاند یا سورج کی طرف رُخ کرکے پیشاب کرنا۔ دسویں بغیر مجبوری کے داہنے ہاتھ سے استنجا کرنا۔ گیارہویں بائیں ہاتھ سے ایسی حالت میں طہارت کرنا کہ اس میں وہ انگشتری ہو جس پر خدا یا آئمہ علیہم السلام یا پاکیزہ

نام یا کلماتِ قرآن کندہ ہوں۔ بارھویں قرآن مجید یا اس کا کوئی جزو یا متبرک انگشتری بلکہ ہر محترم چیز مثلاً خاکِ شفا یا عقیق کی انگشتری وغیرہ بیت الخلاء میں لے جانا لیکن اگر پوشیدہ ہوں تو مضائقہ نہیں۔ تیرھویں بیت الخلاء میں کھانا پینا۔ چودھویں ایسی حالت میں مسواک کرنا۔ پندرھویں قبروں پر یا قبروں کے درمیان پیشاب پائخانہ کرنا (سولھویں) بیت الخلاء میں زیادہ دیر تک بیٹھے رہنا (کیونکہ اس سے مرض بواسیر پیدا ہو جاتا ہے) سترھویں بیت الخلاء میں کلام کرنا۔ چنانچہ حدیث میں ہے کہ جو شخص بیت الخلاء میں باتیں کرتا ہے تو چار روز تک اس کی حاجت معلق[1] رہتی ہے۔ البتہ مؤذن کی اذان کی حکایت[2] کر سکتا ہے۔ چھینک آنے پر الحمد للہ کہہ سکتا ہے۔ آیۃ الکرسی پڑھ سکتا ہے اور خدا کی حمد اور اس کا ذکر کر سکتا ہے۔

چند متعلقہ مسائل

پیشاب پائخانہ کا روکنا مکروہ ہے۔ اور اگر ضرر کا اندیشہ ہو تو حرام ہے۔ اور بعض اوقات روکنا واجب ہو جاتا ہے۔ مثلاً کسی باوضو شخص کو پیشاب پائخانہ کی حاجت ہو لیکن نماز کا وقت اس قدر تنگ ہو کہ حوائج ضروریہ سے فارغ ہو کر دوبارہ وضو کر کے نماز پڑھے گا تو وقت قضا ہو جائے گا۔ اور چند اوقات میں پیشاب کرنا مستحب ہے اوّل نماز پڑھنے کا ارادہ ہو۔ دوسرے جب سونے کا قصد ہو۔ تیسرے جماع[3] کرنے سے قبل[4]۔ چوتھے منی خارج ہونے کے بعد۔ پانچویں جانور پر سوار ہونے سے پہلے جب کہ چڑھنا اترنا دشوار ہو۔ اور چھٹے کشتی میں سوار ہونے سے قبل جب کہ پھر نکلنا مشکل ہو۔

ملہ بشرطیکہ اس تک نجاست نہ پہنچے یا ہتک حرمت نہ ہو ورنہ حرام ہے ۱۲۔

1۔ حاجت معلق رہتی ہے: دعا قبول نہیں ہوتی۔ 2۔ حکایت: اذان کا دہرانا۔ 3۔ جماع: میاں بیوی کا ملاپ۔ 4۔ قبل: پہلے۔

ساتواں باب

بیان وضو

اوّل حقیقت وضو

حقیقتِ وضو چار چیزیں ہیں۔ پہلے مُنہ دھونا۔ لمبائی میں سر کے بال اُگنے کی جگہ سے لے کر ٹھوڑی تک اور چوڑائی میں انگوٹھا۔ اور درمیان کی انگلی جہاں تک پھیل سکے[1] دوسرے دونوں ہاتھوں کا کہنیوں سے لے کر انگلیوں کے سرے تک دھونا۔ تیسرے ہتھیلی کی تری سے سر کے اگلے حصّے کا مسح کرنا اور چوتھے اُسی باقی ماندہ تری سے دونوں پاؤں کا انگلیوں کے سرے سے لے کر گٹّوں[2] تک مسح کرنا۔

دوم شرائط وضو وضو کی شرطیں گیارہ ہیں۔ (۱) نیّت۔ اس میں ضروری ہے کہ قربۃً الی اللہ وضو کرنے کا دل میں قصد ہو۔ یعنی وضو کر رہا ہوں نماز وغیرہ کے بجالانے کے لئے محض خدا کی اطاعت وخوشنودی کے لئے۔ اور یہی نیت آخر وضو تک برقرار رکھے۔ یعنی قصدِ قربت ذہن میں راسخ رہے۔ اگرچہ بالفعل اس طرف التفات نہ ہو۔ نیّت کو زبان سے یا الفاظ سے ادا کرنا ضروری نہیں ہے۔ محض دلی قصد اس قدر کافی ہے کہ (مثلاً) اگر کسی وضو کرنے والے سے یہ پوچھا جائے کہ تم کیا کر رہے ہو

---

[1] معتدل الخلقت کے لحاظ سے یعنی اگر کسی کے چہرے یا انگلیوں کا طول وعرض غیر معمولی طور پر کم یا زیادہ ہو تو اس کا لحاظ نہ ہوگا۔ ۱۲

[2] بشرطیکہ پشتِ قدم کی درمیانی بلندی بھی مسح میں آجائے۔ ۱۲

تو وہ یہ جواب دے کہ "میں وضو کر رہا ہوں" ایسا نہ ہو کہ غافل ہو جائے یا سوال کے جواب میں حیران رہے (۲) جس پانی سے وضو کیا جائے وہ آبِ مطلق یعنی خالص پانی ہو۔ مضاف[1] پانی سے وضو صحیح نہیں ہے۔ (۳) وضو کا پانی پاک ہو یعنی نجس نہ ہو (۴) آبِ وضو مباح ہو یعنی غصبی نہ ہو۔ اور آب نجس و غصبی کے حکم میں وہ پانی بھی ہے جس پر نجس یا غصبی ہونے کا بطریق حصر شبہ ہو۔ یعنی اگر دو برتنوں میں پانی ہے اور یقین ہو کہ ایک نجس یا غصبی ضرور ہے مگر یقین[2] کے ساتھ یہ معلوم نہ ہو کہ کونسا ہے تو دونوں نجس یا غصبی قرار پائیں گے۔ ہاں اگر وضو کر چکنے کے بعد معلوم ہو کہ وہ پانی غصبی تھا تو وضو صحیح ہوگا۔ لیکن اس پانی کا معاوضہ اصل مالک کو دے دے۔ اور اگر بعد وضو یہ معلوم کہ وہ پانی نجس تھا تو وہ وضو باطل ہوگا اور اسی طرح اگر وضو کے بعد معلوم ہو کہ وہ پانی مضاف تھا تب بھی وضو باطل ہوگا (۵) اعضائے وضو پاک ہوں[1] دیگر اعضا یا کپڑے اگر نجس ہوں تو وضو کی صحت[3] پر کوئی اثر نہیں پڑیگا ہاں نماز کے لئے اگر کوئی عذر نہ ہو تو دیگر اعضاء اور لباس کی طہارت لازم ہوگی (۶) وضو اگر آب قلیل (یعنی کر سے کم) سے کیا جائے تو وضو کا پانی نجاست کے دور کرنے میں استعمال نہ ہوا ہو۔ پس غسالہ استنجا[4] اپنی شرائط کے ساتھ پاک ہے لیکن اس سے وضو کرنا صحیح نہیں ہے (۷) وضو کی جگہ اور فضا یعنی جہاں پر وضو کا پانی گرے اور اسی طرح پانی کا برتن مباح ہو یعنی غصبی نہ ہو۔ اور نہ ہی وہ برتن سونے[2] یا چاندی کا ہو (۸) استعمالِ آب سے کوئی امر (مثلاً بیماری وغیرہ) مانع نہ ہو۔ ورنہ جبیرہ کا حکم ہوگا یا تیمم کرنا ہوگا (۹) ترتیب۔ یعنی پہلے منہ دھوئے۔ اس کے بعد داہنا ہاتھ پھر بایاں ہاتھ دھوئے۔ اور پھر سر کا مسح اور پھر دو پاؤں کا مسح کرے بنا بر احوط[5] پیروں میں بھی ترتیب ملحوظ رکھی جائے۔ یعنی پہلے داہنے پیر کا مسح کرے پھر بائیں پیر کا (۱۰) موالات۔ یعنی افعالِ وضو کو پے در پے بجا لائے۔ کسی عضو کے

---

[1] بنا بر اقوی ہر عضو کا شروع ہونے سے پہلے پاک ہونا کافی ہے۔

[2] اگر اسی برتن میں ارتماسی طریقے سے وضو کیا جائے تو صحیح نہ ہوگا اور اگر برتن سے چلو میں پانی لے کر وضو کیا جائے تو اقوی یہ ہے کہ صحیح ہوگا۔ لیکن جب پانی صرف اسی حرام برتن میں ہو۔ کہیں اور نہ ہو تو وضو صحیح نہ ہوگا بلکہ تیمم کرنا لازم ہوگا۔ ۱۲

1- مضاف پانی: جس پانی میں گلاب وغیرہ کوئی چیز ملی ہوئی ہو۔ 2- یقین: بغیر شک 3- صحت: درست ہونا 4- غسالہ استنجا: استنجا کا دھوون۔ 5- احوط: یعنی احتیاط واجب ضرور بجا لانا چاہیے۔ حاشیہ صفحہ ۳۹ پر دیکھئے۔

دھونے یا مسح کرنے میں اتنی دیر نہ کرے جس کی وجہ سے پہلے اعضاء خشک ہو جائیں۔ ورنہ وضو باطل ہے۔ البتہ اگر ہوا کی حرارت یا بدن کی گرمی کی وجہ سے پہلا عضو خشک ہو جائے[1] باوجودیکہ اُس نے موالات کو قائم رکھا ہے تو اس کا وضو صحیح ہو گا (۱۱) اپنا وضو خود کرے۔ اور اگر خود کرنے پر قدرت نہ رکھتا ہو یعنی مجبور ہو تو دوسرا شخص اُسے وضو کرائے مگر وضو کی نیت وہ خود کرے۔

سوم مستحبات وضو

وہ اُمور جن کے کرنے میں ثواب ہے۔ پندرہ ہیں (۱) وضو کے پانی کے برتن کو اگر طشت وغیرہ ہو تو داہنی طرف، اور اگر لوٹا وغیرہ ہو تو بائیں جانب رکھنا (۲) وضو سے پہلے مسواک کرنا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ مسواک کر کے دو رکعت نماز پڑھنا اُس ستّر رکعت نماز سے بہتر ہے جو بے مسواک پڑھی جائے (۳) وضو کرتے وقت قبلہ رُخ بیٹھنا (۴) اول ہاتھ دھونا پیشاب یا سونے کی وجہ سے وضو کے لئے ایک مرتبہ دھوئے اور پاخانہ پھرنے کے سبب سے اگر وضو کیا جائے تو دو مرتبہ (۵) بسم اللہ کہنا۔ امام جعفر صادق علیہ السّلام فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی شخص وضو کرے اور بسم اللہ نہ کہے تو شیطان کا قابو اس کے وضو میں ہوتا ہے۔ اور روایات میں ہے کہ بسم اللہ کہنے سے طہارت کا اثر تمام جسدِ انسان میں پیدا ہوتا ہے اور وہ وضو ثواب کے اعتبار سے غسل کے برابر ہوتا ہے (۶) پانی سامنے آنے کے بعد یہ دعا پڑھنا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ الْمَآءَ طَھُوْرًا وَّلَمْ یَجْعَلْہُ نَجِسًا۔ (۷) ہاتھ پر پانی ڈالتے وقت یہ دُعا پڑھنا۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ (۸) تین مرتبہ کلی کرنا۔ پھر تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالنا (۹) ہر عضو پر پانی ڈالنے کے لئے چلّو داہنے ہاتھ میں لینا۔ یہاں تک کہ اس سے بائیں ہاتھ میں لے کر داہنے ہاتھ کو دھونا (۱۰) ہر عضو کے لئے اُوپر کے حصّہ پہ پانی ڈالنا مستحب ہے لیکن دھونا تمام اعضاء میں اُوپر کی طرف سے واجب ہے (۱۱) ہاتھ دھونے میں مرد کے لئے پہلی مرتبہ کہنی کی پشت سے ابتداء کرنا اور دوسری مرتبہ

---

[1] یا وہ شخص خود ہی خشک کرلے۔ آقائے محسن مدظلہ۔

کہنی کی اندر کی طرف سے شروع کرنا۔ اور عورت کے لئے اس کے برعکس (۱۲) انگشتری کو حرکت دے کر پانی پہنچانا (۱۳) وضو کرنے کی حالت میں سورۃ اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ پڑھنا (۱۴) بعد وضو آیۃ الکرسی پڑھنا (۱۵) وضو کرنے میں حسب ذیل دعاؤں کا اس ترتیب سے پڑھنا کرکلی کرنے کے وقت کہے۔ اَللّٰھُمَّ لَقِّنِیْ حُجَّتِیْ یَوْمَ اَلْقَاکَ وَاَطْلِقْ لِسَانِیْ بِذِکْرِکَ اور ناک میں پانی ڈالنے کے وقت کہے اَللّٰھُمَّ لَا تُحَرِّمْ عَلَیَّ رِیْحَ الْجَنَّۃِ وَاجْعَلْنِیْ مِمَّنْ یَّشُمُّ رِیْحَھَا وَرَوْحَھَا وَطِیْبَھَا۔ اور منہ دھونے کے وقت کہے۔ اَللّٰھُمَّ بَیِّضْ وَجْھِیْ یَوْمَ تَسْوَدُّ فِیْہِ الْوُجُوْہُ وَلَا تُسَوِّدْ وَجْھِیْ یَوْمَ تَبْیَضُّ فِیْہِ الْوُجُوْہُ۔ اور داہنا ہاتھ دھوتے وقت کہے اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِیَمِیْنِیْ وَالْخُلْدَ فِی الْجِنَانِ بِیَسَارِیْ وَحَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا۔ اور بایاں ہاتھ دھوتے وقت کہے اَللّٰھُمَّ لَا تُعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِشِمَالِیْ وَلَا مِنْ وَّرَآءِ ظَھْرِیْ وَلَا تَجْعَلْھَا مَغْلُوْلَۃً اِلٰی عُنُقِیْ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ مُقَطَّعَاتِ النِّیْرَانِ اور سر کا مسح کرتے وقت پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ غَشِّنِیْ بِرَحْمَتِکَ وَبَرَکَاتِکَ اور دونوں پاؤں کا مسح کرتے وقت پڑھے اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْ قَدَمَیَّ عَلَی الصِّرَاطِ یَوْمَ تَزِلُّ فِیْہِ الْاَقْدَامُ وَاجْعَلْ سَعْیِیْ فِیْمَا یُرْضِیْکَ عَنِّیْ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ اور جب فارغ ہو تو کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ تَمَامَ الْوُضُوْءِ وَتَمَامَ الصَّلٰوۃِ وَتَمَامَ رِضْوَانِکَ وَالْجَنَّۃِ ط

چہارم مکروہاتِ وضو

وضو کے بارہ میں جن امور کا نہ کرنا باعث ثواب ہے اور کرنے میں گناہ نہیں، آٹھ ہیں (۱) افعالِ وضو میں دوسرے شخص سے مدد لینا۔ مثلاً کسی دوسرے آدمی سے پانی کا چلو اپنے ہاتھ میں بھروانا مکروہ ہے۔ لیکن وضو کے لئے دوسرے شخص سے پانی کنویں سے کھنچوانا یا اس کو گرم کرانا، اس میں کچھ مضائقہ نہیں ہے (۲) اس پانی سے وضو کرنا جو برتن میں سورج سے گرم ہوگیا ہو (۳) اس پانی سے وضو کرنا جس میں بُو آگئی ہو (۴) کنویں کے پانی سے کسی چیز کے گرنے پر، پیشتر

اس کے کہ پانی کی مقررہ مقدار کھینچی جائے وضو کرنا بشرطیکہ پانی نجاست سے متغیر نہ ہوا ہو۔ (۵) اُس آبِ قلیل سے وضو کرنا جس میں سانپ، بچھو، چھپکلی گر جائے (۶) گھوڑا۔ گدھا خچر، چوہا نجاست خور اور مُردار خور بلکہ ہر حرام جانور کے جھوٹے پانی سے وضو کرنا (۷) مقامِ استنجا پر وضو کرنا (۸) دامن آستین رومال وغیرہ سے وضو کے بعد اس کا پانی خشک کرنا (۹) اُس برتن سے وضو کرنا جس پر کسی حیوان کی صورت نقش ہوئی ہو۔

پنجم۔ نواقضِ وضو

وہ چیزیں جن سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور پھر نئے سرے سے وضو کرنا پڑتا ہے۔ گیارہ ہیں (۱) پیشاب (۲) پاخانہ (۳) مقامِ پیشاب سے مشتبہ رطوبت کا خارج ہونا اگر استبراء نہ کیا ہو (یعنی اگر استبراء کرنے کے بعد رطوبت نکلے تو وضو باطل نہ ہوگا (۴) نیند جو آنکھ، کان، دل پر غالب ہو جائے اور حواس معطل ہو جائیں (۵) ریح کا خارج ہونا (۶) بے ہوشی و مستی و جنون کہ جس سے عقل زائل ہو جائے (۷) حیض (۸) استحاضہ (۹) نفاس (۱۰) مسِ میّت (۱۱) جنابت۔ اول کی چار چیزوں کی وجہ سے (۷، تا ۱۰) نماز کے لئے وضو اور غسل دونوں لازم ہیں۔ اور جنابت کے بعد صرف غسل کی ضرورت ہے

ششم، غایاتِ وضو واجب

وہ اُمور جن کے لئے وضو واجب ہوتا ہے۔ حسب ذیل ہیں۔ (۱) نماز واجب (سوائے نماز میّت کے) خواہ ادا ہو یا قضا، اپنی ہو یا اجارہ کی بلکہ سنتی و مستحبی نماز کے لئے وضو شرط ہے کہ اس کے بغیر نماز صحیح نہ ہوگی (۲) نماز کے فراموش شدہ اجزا، نماز احتیاط کے ادا کرنے کے لئے، اور اسی طرح احوط کی بنا پر سجدہ سہو کے لئے بھی وضو واجب ہے (۳) طواف واجب، اگرچہ وہ مستحب حج و عمرہ کا جزو ہو (۴) قرآن مجید کے حروف کا چھونا اگر کسی وجہ سے واجب ہو تو اس کے لئے وضو بھی واجب ہوگا مثلاً کسی ایسی جگہ قرآن کا ورق ہو کہ جہاں سے اس کا اٹھانا یا نکال کر پاک کرنا واجب ہو۔ اور بغیر حروف کو ہاتھ لگائے ہوئے ممکن نہ ہو۔ پس ایسی صورت میں وضو واجب ہو جائے گا اور قرآن کے ترجمہ کو خواہ کسی زبان میں ہو۔ بغیر وضو کے چھونے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ اسی طرح کتابت کے علاوہ حاشیہ یا سطروں کے درمیان یا خالی جگہ یا جلد و غلاف کو چھونا بھی حرام نہیں ہے اور جس طرح بے وضو شخص پر حروفِ قرآن

کا چھونا حرام ہے۔ اسی طرح خداوند عالم کے اسم[1] جلالہ یعنی اللہ، اور اسمائے حسنیٰ اور اسی طرح بنا بر احوط (وجوبی) حضرات انبیاء و آئمہ ہدیٰ اور جناب فاطمہ زہرا علیہم السّلام کے اسمائے گرامی کو بھی بلا وضو جسم سے مس کرنا حرام ہے۔

ہفتم۔ غایاتِ وضوءِ مستحب

جن چیزوں کے لئے وضو کرنا مستحب ہے۔ اکیس ہیں۔ (۱) طہارت پر باقی رہنے کے لئے وضو کرنا جو طولِ عُمر کا باعث ہے (۲) سُنّتی نمازوں کے لئے وضو کرنا جو ان کے صحیح ہونے کی شرط ہے (۳) طواف مستحب کے لئے (۴) وقت سے پہلے وضو کرنا کہ نماز کے لئے تیار ہو جائے (۵) قرآن پڑھنے یا لکھنے یا اُس کا حاشیہ چھونے یا اس کو اٹھانے کے لئے وضو کرنا (۶) مسجد میں داخل ہونے کے لئے (۷) مشاہد ائمہ معصومین علیہم السّلام میں داخل ہونے کے لئے (۸) زیاراتِ آئمہ معصومین علیہم السّلام کے لئے (۹) دُعا و طلب حاجت کے لئے (۱۰) اذان و اقامت کے لئے (۱۱) تعقیباتِ نماز کے لئے (۱۲) سجدۂ شکر و سجدۂ قرآن کے لئے (۱۳) نماز میّت کے لئے (۱۴) شوہر زوجہ کا وضو جب کہ پہلی مرتبہ دلہن اپنے شوہر کے پاس آئے (۱۵) اپنے اہل و عیال کے پاس گھر میں آنے سے قبل مسافر کا وضو کرنا (۱۶) سونے کے لئے وضو کرنا تاکہ باوضو سوئے۔ یہ ایسا ہے کہ اُس نے رات بھر جاگ کر خدا کی عبادت میں رات بسر کی (۱۷) حاملہ عورت سے جماع کے لئے تاکہ جو فرزند پیدا ہو وہ بخیل و بیوقوف نہ ہو (۱۸) کھانے پینے یا سونے یا جماع کرنے یا میّت کو غسل دینے کے لئے جنب[2] شخص کا وضو کرنا۔ اگرچہ اس سے طہارت نہ ہوگی (۱۹) اسی طرح حائضہ کا اوقاتِ نماز میں اپنی جائے نماز پر بیٹھ کر ذکرِ خدا و تسبیح پڑھنے کے لئے وضو کرنا (۲۰) میّت کو کفن پہنانے یا دفن کرنے کے لئے اس شخص کا وضو کرنا کہ جس نے میّت کو غسل دیا ہے اور خود ابھی غسل نہیں کیا (۲۱) حالتِ طہارت میں دوبارہ وضو کرنا کہ اسی کو وضو تجدیدی کہتے ہیں۔

---

[1] چاہے لفظ "اللہ" کسی زبان میں لکھا ہو۔ ۱۲

۱- جیسے مثلاً پیشاب۔ ۲- جنب یعنی وہ شخص جس پر غسلِ جنابت واجب ہو۔

ہشتم ۔ چند ضروری مسائل

(۱) منہ پر پانی ڈالنے میں واجب حصّہ سے کچھ زیادہ لیں تو بہتر ہے تاکہ یہ یقین ہو جائے کہ چہرے کا واجب حصہ دھل گیا (۲) اسی طرح ہاتھوں کے دھونے میں کہنیوں کے کچھ اُوپر سے دھونا شروع کریں تاکہ کہنیوں سمیت دُھلنے کا یقین ہو جائے (۳) سر کا مسح۔ پیشانی کے اُوپر کا صرف اتنا حصّہ ہے جس پر مسح کا لفظ صادق آجائے۔ یعنی دیکھنے والا یہ کہے کہ اس شخص نے سر کا مسح کیا ہے۔ احوط و افضل یہ ہے کہ سر کے اتنے حصہ پر مسح کرنا چاہیئے جو تین ملی ہوئی انگلیوں کے برابر ہو۔ اور اگر بال چھوٹے ہیں۔ اور وہی ہیں جو اس حصّہ سر پر اُگے ہوئے ہیں تو انہی بالوں پر مسح ہو سکتا ہے۔ ہاں اگر بال اتنے بڑے ہیں کہ اِدھر اُدھر کے بال بھی اُس جگہ آکر جمع ہو گئے ہیں تو مانگ نکالنا ضروری ہے (۴) اگر سر کے بالوں میں تیل وغیرہ کی چکناہٹ ہو تو پہلے اُسے دُور کرے۔ پھر مسح کرے محض پونچھ دینا کافی نہیں ہے (۵) ہتھیلی ؎ سے مسح کرنا چاہیئے اور خاص اُس تری سے جو وضو کی ہے دُوسرے پانی سے مسح نہ کرے (۶) اگر کوئی شخص باوضو ہو۔ اور مبطلاتِ وضو میں سے کسی چیز کے واقع ہونے کا شک ہو جائے تو شک کا کوئی خیال نہ کرے اور وضو کو برقرار سمجھے (۷) اور اگر حدث صادر ہو چکا ہو۔ اور شک ہو کہ وضو کیا ہے یا نہیں تو لازم ہے کہ وضو کرے (۸) اگر کسی عضو کے دھونے یا مسح کرنے میں شک ہو جائے اور یہ شک وضو سے فارغ ہونے کے بعد ہو تو خیال نہ کرے وضو اس کا صحیح ہے (۹) اگر اثنائے وضو میں شک واقع ہو تو تدارک کرنا چاہیئے یعنی اس عضو کو دھوئے یا مسح کرے اور اگر بائیں پیر کے مسح میں اس وقت شک ہو کہ جب دوسرے کام میں مشغول ہو چکا ہے تو یہ شک معتبر نہ ہو گا (۱۰) اعضائے وضو خشک ہوں تاکہ مسح کرنا صادق آجائے (۱۱) اکثر علمائے کرام کا قول ہے کہ کہنیوں سمیت ہاتھ؎ دھونا ایک مرتبہ واجب ہے اور دوسری مرتبہ مستحب

؎ داہنے ہاتھ کے باطنی حصہ سے سر کے اگلے حصہ کا مسح خواہ کسی جانب سے کیا جائے درست ہے

؎ لیکن بائیں ہاتھ کو ایک مرتبہ سے زائد نہ دھویا جائے (آقائے محسن حکیم)

(آقائے محسن حکیم)

ہے۔ اور اس سے زائد حرام ہے اور مقصود اس سے صرف دھونا ہے۔ نہ صرف پانی ڈالنا لہذا ایک مرتبہ دھونے کے قصد سے متعدد[1] چلو پانی ڈالنا جائز ہے۔ شیخ ابو جعفر محمد ابن یعقوب کلینیؒ اور شیخ محمد ابن بابویہؒ کا قول ہے کہ دوسری مرتبہ دھونا مستحب نہیں۔ اور یہ قول نہایت قوی ہے۔ لہذا بنا بریں منہ ہاتھ کو ایک مرتبہ سے زیادہ نہ دھوئیں۔ اگر دو مرتبہ دھوئیں گے تو دوسری دفعہ کا پانی آب وضو نہ ہوگا۔ پس سر و پا کا مسح آب جدید[2] سے ہو جائے گا۔

نہم۔ احکام جبیرہ

جبیرہ سے مراد وہ لکڑی ہے جو شکستہ عضو پر باندھی جاتی ہے یا پٹی اور کوئی دوا اور مرہم۔ ان میں سے کوئی چیز اعضائے وضو کے زخم وغیرہ پر بندھی یا لگی ہوئی ہو۔ اور بغیر تکلیف و ضرر کے اس کا جدا کرنا یا باوجود اس کے لگے رہنے کے اصلی مقام تک پانی پہنچانا ممکن نہ ہو یا پانی اس جگہ نقصان کرتا ہو تو اِدھر اُدھر کے مقام کہ جن کا دھونا ممکن ہو ان کو موافق معمول کے دھو کر پٹی یا دوا وغیرہ پر بشرطیکہ وہ پاک ہوں، پانی سے مسح کرنا واجب ہے اور اگر یہ چیزیں نجس ہوں تو واجب ہے کہ دوسرا پاک کپڑا رکھ کر اس پر مسح کرے اور ایسی صورتوں میں احتیاطاً تیمم بھی کرے۔ غسل و تیمم میں بھی جبیرہ کے یہی احکام جاری ہوں گے۔ آشوب چشم کی صورت میں اگر آنکھ کو اوپر سے دھونا مضر ہو تو اقوی[3] یہ ہے کہ تیمم کرنا معین ہے۔ ہاں اگر کوئی حائل ہو مثلاً آنکھ پر دوائی لگی ہو۔ اور اس کا دور کرنا مضر ہو تو جبیرہ کا حکم معین ہے۔ اور اگر اعضائے وضو یا غسل میں جبیرہ کے علاوہ کوئی شے حائل ہو۔ جیسے تارکول وغیرہ جس کا چھوٹنا ناممکن ہو۔ تو اس پر مسح کر لینا کافی[4] ہے۔ اگرچہ احوط یہ ہے کہ مسح اس طرح کیا جائے کہ اس پر دھونا صادق آجائے اور اگر یہ حائل بلا ضرورت لگایا گیا ہو تو تیمم ترک نہ ہو (یعنی واجب ہے)

جو نمازیں جبیرہ کی حالت میں پڑھی ہیں ان کی قضا لازمی نہیں ہے۔ البتہ صحت حاصل ہو جانے کے بعد دوسری نمازوں کے لئے جو بعد میں بجا لائے گا وضو و غسل و تیمم کا اعادہ کرنا چاہیئے۔

---

[4] اس کو دھو لینا کافی ہے تیمم واجب نہیں اگرچہ بنا بر احوط تیمم بھی بجا لائے۔ (آقائے محسن مدظلہ)

1۔ متعدد: کئی۔ 2۔ آب جدید: نیا پانی: یعنی یہ پانی اصل وضو کا نہ ہوگا اور اس سے مسح نہ ہو سکے گا۔ 3۔ اقوی: صفحہ ۳۹ دیکھیں

آٹھواں باب

بیان تیمّم

موجباتِ تیمّم آٹھ صورتوں میں تیمّم واجب ہوتا ہے (۱) جہاں پانی موجود نہ ہو۔ یا اگر موجود ہو مگر کسی مجبوری یا خوفِ جان یا مال تلف ہونے یا آبرو جانے کے سبب اس تک نہ پہنچ سکتا ہو (۲) بیماری یا زخم یا آنکھ دکھنے کی وجہ سے پانی کا استعمال مضر ہو یعنی اسباب ایسے ہوں کہ جن کی بنا پر وضو سے مرض پیدا ہونے کا اندیشہ ہو (۳) موجودہ پانی کو وضو یا غسل میں استعمال کر لینے سے اپنے یا اپنے اہل و عیال یا کسی محترم انسان و حیوان[1] کے پیاسا رہنے کا خوف ہو (۴) اگر کسی سے قیمت پر یا بلا قیمت پانی مانگے تو اس پر اتنا احسان رکھا جائے کہ وہ برداشت نہ کر سکے (۵) وقتِ نماز اتنا تنگ ہو کہ پانی حاصل نہ کر سکے (۶) وقت اتنا تنگ ہو کہ پانی استعمال نہ کر سکے۔ مثلاً صبح کو ایسے وقت بیدار ہوا کہ اگر وضو یا غسل کرے گا تو نماز کا وقت نکل جائے گا (۷) پانی کے لئے اتنی زیادہ رقم خرچ کرنی پڑے جو برداشت نہ ہو سکے اور ضرر[2] کا باعث ہو (۸) صرف اس قدر پانی ہو کہ جو صرف نجاست کو پاک کرنے کے لئے کافی ہو سکتا ہے۔ اس سے زیادہ نہیں کہ وضو یا غسل کر سکے تو ایسی حالت میں احوط یہ ہے کہ اول نجاست کو دور کرنے میں پانی صرف کرے پھر تیمّم بجا لائے۔

اشیائے تیمّم

جن چیزوں پر تیمّم کرنا چاہیئے سات ہیں (۱) خالص خاک (۲) ریگ (۳) ڈھیلے (۴)

---

[1] بلکہ ہر وہ جانور جو اس کی پرورش میں ہو [2] اور اگر اتنا دینا پڑے کہ ضرر نہ پہنچے اگرچہ قیمت زیادہ ہو تو واجب ہے کہ دے اور پانی حاصل کرے (آقائے محسن مدظلہ)

پتھر سوائے معادن کے (۵) چونا گچ پختہ ہونے سے قبل۔ لیکن احوط یہ ہے کہ خاک پر تیمم کرے اور جب خاک ممکن نہ ہو تو پھر علی الترتیب دوسری یا تیسری یا چوتھی یا پانچویں چیز اختیار کرنی چاہیئے (۶) اگر یہ چیزیں نہ ہوں تو جس شئے پر غبار[1] ہو اس پر تیمم کرے (۷) گیلی مٹی۔ بشرطیکہ اُسے خشک[2] نہ کر سکتا ہو ورنہ خشک کر لینا لازم ہے۔ اور اگر گیلی مٹی بھی نہ ہو تو اقوی[3] یہ ہے کہ نماز کو بغیر تیمم پڑھے اور بعد میں اُس کی قضا بھی بجالائے اور جن چیزوں پر تیمم کرنا ہوتا ہے۔ وہ پاک ہوں اور غصبی نہ ہوں۔

ترکیب تیمم

اعضائے تیمم یعنی پیشانی اور دونوں ہاتھ اگر نجس ہوں تو اُن کو جہاں تک ممکن ہو پاک کرے اور انگوٹھی وغیرہ بھی اُتار لے۔ پھر یُوں نیت کرے کہ "تیمم کرتا ہوں بدلے وضو یا غسل کے واجب قربۃً الی اللہ" اور نیت کے ساتھ ہی دونوں ہاتھوں کو یکبارگی تیمم کی چیز پر مارے۔ اس کے بعد دونوں ہتھیلیوں کو پیشانی پر بال اُگنے کی جگہ رکھے۔ اور ناک کے اُوپر والے سرے تک نیچے کی جانب اس طرح کھینچے کہ تمام پیشانی دونوں طرف سے اور دونوں بھویں نیچے آجائیں پھر داہنے ہاتھ کی پشت پر گٹے سے انگلیوں کے سرے تک بائیں ہتھیلی کو پھیرے اور اس کے بعد اسی طرح بائیں ہاتھ کی پشت پر داہنی ہتھیلی سے مسح کرے۔

اگر غسل کے بدلے تیمم ہو تو دو ضربی تیمم کرے یعنی دو دفعہ ہاتھوں کو زمین پر مارے ایک

---

[1] یعنی مٹی کا غبار ہو۔ راکھ یا آٹا اور اسی قسم کی دوسری چیزوں کا غبار نہ ہو۔ ۱۲

[2] اس صورت میں بھی احوط یہ ہے کہ ہاتھ مارنے کے بعد توقف کرے یا دونوں ہتھیلیوں کو ملے تاکہ مٹی خشک ہو جائے تب مسح کرے لیکن ایسا کرنے سے اگر وقت فوت ہو جائے تو اس کی ضرورت نہیں (بغیر خشک کئے مسح کرے) ۱۲

[3] اقویٰ یہ ہے کہ نماز ساقط ہے اور بعد میں اُس کی قضا بجالانا ہوگی۔ اگرچہ احوط یہ ہے کہ اس وقت بغیر وضو ہی نماز پڑھ لے (آقائے محسن مدظلہ)

دفعہ دونوں ہاتھوں کو زمین پر مار کر پیشانی اور کنپٹیوں اور ابروؤں[1] کا مسح کرے۔ اور اس کے بعد دونوں ہاتھوں کی پشت کا گٹوں سے انگلیوں کے سرے تک مسح کرے پھر دوبارہ دونوں ہاتھوں کو زمین پر مارے اور فقط پشتِ دست کا مسح بطریق مذکور کرے۔

اور اگر وضو کے عوض تیمم ہے تو بنا بر اقوی ایک ضربتی تیمم کافی ہے[2]۔ نیز تیمم میں ترتیب و موالات[3] کا بجالانا واجب ہے اور خود تیمم کا بجالانا واجب ہے۔ اور اگر خود بجالانے سے معذور ہے تو دوسرا شخص تیمم کرا سکتا ہے۔

احکام تیمم

اوّل وقت سے پہلے تیمم کرنا صحیح نہیں ہے اور وقت داخل ہونے کے بعد اگر عذر برطرف ہو جانے کی اُمید ہو تو اوّل وقت تیمم نہ کرے۔ بلکہ چاہیئے کہ آخر وقت تک منتظر رہے اور جب آخر وقت مایوس ہو تو اس وقت تیمم کر کے نماز پڑھے۔ دوسرے تیمم اگر ایسے اسباب کی وجہ سے ہو جو کسی خاص عبادت سے تعلق نہیں رکھتی جیسے پانی کا نہ ملنا یا بیماری ہو تو اس صورت میں اس تیمم سے تمام عبادتیں جو طہارت کے ساتھ مشروط ہیں درست ہو جائیں گی۔ لیکن اگر تیمم تنگیِ وقت کی وجہ سے کیا ہے تو صرف وہی عبادت اس سے درست ہوگی۔ جس کا وقت تنگ ہو۔ اور عبادتیں جائز نہ ہوں گی۔ تیسرے اگر ایک نماز کے لئے تیمم کرے۔ اور دوسری نماز کا وقت ہو جائے تو اس تیمم سے دوسری نماز صحیح ہے۔ بشرطیکہ وہ عذر بھی باقی ہو جو تیمم کا باعث ہوا ہے۔ چوتھے جو چیزیں وضو اور غسل کو باطل کر دیتی ہیں وہ سب چیزیں تیمم کو بھی باطل کر دیتی ہیں۔ اور علاوہ ان سب کے خصوصیت سے پانی کا مل جانا بھی بطلان تیمم کا باعث ہے بشرطیکہ پانی ملنے کے بعد اس کے استعمال کا موقع بھی ملے۔ اور اگر نماز شروع کر دینے کے بعد پانی آیا تو اگر رکعت اول کا پہلا رکوع بجا نہیں لایا ہے تو تیمم باطل ہو جائیگا

---

[1] پہلی ضرب میں پیشانی کا مسح کرے پھر دوبارہ ہاتھوں کو زمین پر مار کر ہاتھوں کا مسح کرے یعنی پیشانی کے لئے علیحدہ ضرب اور ہاتھوں کے مسح کے لئے علیحدہ ضرب [2] اسے وضو میں بھی دو مرتبہ مارنا احوط ہے بلکہ پہلی ضرب میں پیشانی اور ہاتھوں کا مسح کرنا احوط ہے (آقائے محسن مدظلہ)

اور جب تیمم باطل ہوا تو نماز بھی باطل ہو گی۔ اور اگر رکعت اوّل کا پہلا رکوع بجا لا چکا ہو تو تیمم اور نماز دونوں صحیح رہیں گے اگرچہ اس صورت میں احوط[1] یہ ہے کہ اگر وقت وسیع[2] ہو تو وضو کر کے اس نماز کا پھر سے اعادہ کرے۔ پانچویں وضو یا غسل پر قادر ہونے کے باوجود دو امروں کے لئے تیمم جائز ہے ایک نماز جنازہ دوسرے سونے کے وقت۔ چھٹے غسلِ جنابت کے بدلے تیمم میں نماز کے لئے وضو یا دوسرا تیمم نہ ہوگا۔ ساتویں تیمم کرتے وقت انگوٹھی چھلّے وغیرہ اُتار دے۔ اسی طرح پیشانی پر اور پشت دست پر کوئی چیز مانع[3] مثل پٹی وغیرہ کے ہو تو اُسے بھی دور کرے۔

نواں باب
بیانِ غسل
اقسامِ غسلِ واجب

اوّل غسلِ جنابت، دوسرے غسلِ حیض، تیسرے غسلِ نفاس، چوتھے غسلِ استحاضہ، پانچویں غسلِ میت، چھٹے غسلِ مسِ میت اور ساتویں غسل جو نذر، قسم و عہد وغیرہ کی وجہ سے واجب ہو۔

اسبابِ جنابت

اوّل سوتے یا جاگتے میں قصداً یا مجبوراً جماع[4] سے یا بغیر جماع کے منی کا خارج ہونا اور اسی حکم میں وہ مشتبہ رطوبت[ا] بھی ہے جو منی کے خارج ہونے کے بعد بذریعہ پیشاب

[ا] غسل واجب ہونے میں تو اس رطوبت کا حکم منی ہی کا ہے لیکن اگر اس رطوبت کے علاوہ (باقی بر صفحہ ۵)

۱۔ احوط: واجب احتیاط ۔ ۲۔ وسیع: چوڑا (کافی) ۳۔ مانع: روکنے والا ۔ ۴۔ جماع: نر و مادہ کا ملاپ ۔ ہمبستری کرنا ۔

استبراء کرنے سے قبل نکلے۔ یاد رہے کہ استبراء کرنے کے بعد ایسی مشتبہ رطوبت خارج ہونے سے غسلِ جنابت واجب نہ ہوگا۔

دوم[1] جماع خواہ فرج[1] میں ہو یا دُبر[2] میں۔ اگرچہ منی خارج نہ ہو۔ فاعل[3] و مفعول[4] دونوں پر غسل کرنا واجب ہو جائے گا۔

ایسی حالت میں کہ جب عضو کے داخل ہونے[5] کے متعلق شک ہو کہ داخل ہوا یا نہیں تو غسل واجب نہیں ہوتا۔ اسی طرح اگر خواب میں دیکھے لیکن منی بالکل خارج نہ ہو تو بھی غسل واجب نہیں۔ اور اگر کوئی شخص اپنے کپڑے میں منی لگی ہوئی دیکھے اور یہ یقین کرے کہ اسی کی ہے تو غسل واجب ہے اور ان نمازوں کا بجالانا لازم ہے۔ جن کے متعلق یقین ہو کہ منی خارج ہونے کے بعد پڑھی ہیں۔ پس جس وقت جنب[6] ہو۔ بہتر ہے کہ اسی وقت غسل کرے کیونکہ جب تک نجس رہتا ہے۔ رحمتِ خدا سے دُور رہتا ہے۔

غسلِ جنابت چار چیزوں کے لئے واجب ہے (۱) نمازِ میت کے علاوہ (کہ وہ بغیر غسل کے پڑھی جا سکتی ہے) ہر نماز کے لئے خواہ وہ واجب ہو یا سنت۔ ادا ہو یا قضاء (۲) نمازِ واجب کے بھولے ہوئے اجزا اور نمازِ احتیاط اور بنا بر احوط (وجوبی) سجدۂ سہو کے لئے بھی (۳) طوافِ واجب۔ اگرچہ مستحب حج و عمرہ کا جزو[5] ہو۔ اور (۴) روزہ جس کی تفصیل آگے آئے گی۔

(گذشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ)

حدث اصغر بھی صادر ہو جائے تو احوط وجوبی یہ ہے کہ اس غسل پر اکتفا نہ کرے بلکہ نماز کے لئے وضو بھی کرے اور اگر غسل کے بعد کچھ رطوبت خارج ہو تو حکم منی میں ہے لہذا دوبارہ غسل واجب ہے (آقائے محسن حکیم)۔ [1] انسان کے ساتھ جماع کرنے کا یہی حکم ہے لیکن اگر حیوان کے ساتھ ہو تب بھی احوط (وجوبی) یہ ہے کہ غسل کرلے اور جماع کے علاوہ حدث اصغر بھی صادر ہو جائے تو اس غسل پر اکتفا نہ کرے بلکہ نماز کے لئے وضو بھی کرے ۱۲ ح بلکہ اگر حشفہ (ختنہ گاہ) سے کم مقدار بھی داخل ہو جائے تو بنا بر احتیاط واجب غسل کرے اور اگر باوضو نہیں تھا تو وضو کرنا بھی ضروری ہے (آقائے محسن حکیم)

[1] مگر جو طواف واجب نہ ہو وہ اگر بحالتِ جنابت کرے تو باطل نہ ہوگا اگرچہ مسجد الحرام میں اس حالت میں داخل ہونا حرام ہے (آقائے محسن مدظلہ)

محرّمات جنب

جو چیزیں جنب (شخص بحالتِ جنابت) کے لئے حرام ہیں وہ چار ہیں (۱) اسمائے الٰہی اور صفاتِ خاصہ (جیسے رحمٰن ورحیم وغیرہ) کا چھونا۔ اور اسی طرح بنا بر احوط (وجوبی) حضرات انبیاء اور آئمہ ہدیٰ علیہم السّلام اور جناب فاطمہ زہرا علیہا السّلام کے اسمائے گرامی کا چھونا (۲) قرآن مجید کے حروف کا چھونا (۳) مسجد میں داخل ہونا لیکن گزر جانے میں کوئی حرج نہیں۔ البتہ بغیر غسل مسجد الحرام اور مسجد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے گزر جانا جائز نہیں ہے اور مشاہد مشرفۂ آئمہ علیہم السّلام بھی مساجد کے حکم میں ہیں (۴) اُن چار سورتوں (سور تہائے عزائم) میں سے جن میں سجدہ واجب ہے، کچھ پڑھنا۔ اور وہ چار سورے یہ ہیں۔

ایک سورۃ الٓمٓ تنزیل (۲۱ پارہ) دوسرے حٰمٓ السجدہ (۲۴ پارہ) تیسرے سورۃ النّجم (۲۷ پارہ) اور چوتھے سورۃ اقراء (پارہ ۳۰)۔

مکروہاتِ جُنب

جنب کے لئے جو چیزیں مکروہ ہیں وہ دس ہیں (۱) کھانا پینا کہ فقیری کا موجب ہے اور اس سے برص کا مرض پیدا ہوتا ہے۔ بہتر ہے کہ دفع کراہت کے لئے وضو کرے (۲) سونا مگر یہ کہ وضو کر لیا ہو (۳) خضاب کرنا۔ اسی طرح بحالت خضاب قبل اس کے کہ وہ پورا رنگ دے۔ اپنے آپ کو جُنب کرنا بھی مکروہ ہے (۴) سات آیات سے زیادہ قرآن پڑھنا (۵) قرآن کے حروف کو چھونے کے علاوہ اس کی جلد یا ورق یا حاشیہ یا بین السطور خالی جگہ کو چھونا (۶) قرآن کو اٹھانا (۷) تیل ملنا (۸) احتلام سے جنب ہو کر جماع کرنا (۹) محترم

۱؎ اور گزرنے کی حالت میں بنا بر احوط کوئی چیز مسجد میں نہ رکھے مگر اس کا جواز اقوےٰ ہے (آقائے محسن مدظلہٗ)۔ ۲؎ بلکہ ان آیات کا پڑھنا کہ جن میں سجدہ واجب ہوتا ہے حرام ہے اگرچہ ایک حرف ہو لیکن ان آیات کے علاوہ باقی آیات بھی بنا بر احتیاط واجب نہ پڑھے (آقائے محسن حکیم)

۳؎ بلکہ بہتر یہ ہے کہ اصلاً ایسی حالت میں قرآن کی تلاوت ہی نہ کرے (آقائے محسن حکیم)

مقامات مثلاً مقبرۂ علماء میں داخل ہونا (۱۰) ہر محترم کام کرنا۔ مثلاً نماز میت یا غسل میت وغیرہ۔

طریقۂ غسل جنابت

غسل کے طریقے دو ہیں۔ (۱) غسل ارتماسی اور (۲) غسل ترتیبی۔ جس کی ترتیب یہ ہے کہ نیت کرے۔ بہتر یہ ہے کہ یوں دل میں نیت کرے کہ غسل ترتیبی بجالاتا ہوں قربۃً الی اللہ پھر اوّل سر اور گردن کو اس طرح دھوئے کہ بالوں کی جڑیں کھال تک پانی اچھی طرح پہنچ جائے۔ اس کے بعد داہنی طرف کے آدھے جسم کو گردن سے پاؤں کی انگلیوں کو مع تلوے کے دھوئے پھر اسی طرح جسم کے بائیں طرف کو دھوئے۔ بہتر ہے کہ دایاں اور بایاں حصہ دھوتے وقت شرم گاہ اور ناف کو دونوں مرتبہ دھو لینا چاہیئے اور داہنی طرف کو دھوتے وقت کچھ حصہ بائیں طرف کا۔ اور بائیں طرف کو دھوتے وقت کچھ حصہ دائیں طرف کا بھی شامل کر لینا چاہیئے۔

غسل ارتماسی کی ترکیب یہ ہے کہ نیت کے بعد ایک ہی دفعہ[1] پانی میں غوطہ کھا جائے کہ سارا جسم دفعۃً واحدۃً ڈھل جائے۔ اور یہ ضروری نہیں کہ جسم پانی سے باہر ہو[2]۔ اور غسل ہی کے واسطے داخل کیا جائے بلکہ یہ بھی کافی ہے کہ جسم پہلے سے پانی میں ہو۔ اور بقصدِ غسل اندر ہی اندر ڈھل جائے۔

فعلِ حرام سے جنب ہونے والے کو چاہیئے کہ ٹھنڈے پانی سے[3] غسل کرے کیونکہ گرم پانی سے پسینہ آتا رہے گا۔ اور بدن نجس رہے گا۔

---

[1] ایک ہی دفعہ تمام بدن کا پانی میں ڈوب جانا ضروری نہیں بلکہ بدن کا بتدریجاً ڈوب جانا بھی کافی ہے بشرطیکہ ایک غوطہ سے ہو (آقائے محسن مدظلہ) [2] احوط وجوبی یہ ہے کہ غوطے سے پہلے جسم کا کچھ حصہ پانی سے باہر نکلا ہو ۱۲ [3] بلکہ گرم پانی سے اگر وہ آبِ کثیر ہے غسل ترتیبی یا ارتماسی دونوں کرنا جائز ہے (آقائے محسن حکیم)

: غسل جنابت کرتا ہوں واسطے رفع ہونے حدث و مباح ہونے نماز کے قربۃً الی اللہ

مستحبات غسلِ جنابت

غسلِ جنابت کے بارہ میں مندرجہ ذیل اُمور کا بجالانا مستحب ہے۔ اوّل بوجہ انزال کے غسلِ جنابت سے قبل پیشاب کرنا۔ دوسرے بوقت غسل بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم کہنا۔ تیسرے تین مرتبہ کہنیوں تک دونوں ہاتھوں کا دھونا اگرچہ ایک مرتبہ بھی سُنّت ہے لیکن تین مرتبہ افضل ہے۔ چوتھے تین مرتبہ کلی کرنا۔ پانچویں تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالنا۔ چھٹے غسل کے دوران میں ہاتھ کو جسم پر پھیرنا تاکہ ہر جگہ پانی کے اچھی طرح پہنچنے کا پورا اطمینان ہو جائے ساتویں ایسی چیزوں کو (مثلاً انگوٹھی چھلّا وغیرہ) حرکت دینا۔ جن کے نیچے پانی خود پہنچتا ہے آٹھویں ہر عضو کو تین مرتبہ دھونا۔ نویں غسل کرنے کے وقت یہ دعا پڑھنا اَللّٰھُمَّ طَهِّرْ قَلْبِیْ وَاشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَاَجْرِ عَلٰی لِسَانِیْ مِدْحَتَكَ وَالثَّنَاءَ عَلَيْكَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ لِیْ طَهُوْرًا وَّشِفَاءً وَّنُوْرًا اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ دسویں غسل سے فارغ ہونے کے بعد یہ دُعا پڑھنا اَللّٰھُمَّ طَهِّرْ قَلْبِیْ وَزَكِّ عَمَلِیْ وَاجْعَلْ مَا عِنْدَكَ خَيْرًا لِّیْ۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ط

واجباتِ غسل

غسل کے بھی واجبات اور شرائط وہی ہیں جو وضو کے ہیں۔ فرق صرف یہ ہے غسل میں موالات[1] اور اوپر سے نیچے کی طرف پانی پہنچانا واجب نہیں۔ غسلِ جنابت میں وضو کی ضرورت نہیں ہے بلکہ خود غسل کافی ہوتا ہے۔ بخلاف دوسرے غسلوں کے کہ ان میں وضو علی الاحوط[2] واجب ہے اور بہتر یہ ہے کہ ان میں غسل سے پہلے وضو کرے۔ اور اگر کسی کو کئی غسل کرنا ہوں جیسے حیض، جنابت مس میّت وغیرہ اور ایک غسل سب کے قصد سے کرے تو کافی ہے اسی طرح اغسال مستحبہ[3] میں ایک غسل کافی ہے جب ہر ایک کا عنوان[4] پیش نظر رکھے مثلاً یہ نیت کریں غسل زیارت، غسل جمعہ، غسل توبہ وغیرہ

1۔ موالات: پے در پے۔ 2۔ علی الاحوط واجب: احتیاط کے طور پر۔ 3۔ اغسال مستحبہ: مستحب غسل۔ 4۔ عنوان پیش نظر: ہر ایک کی نیت علیحدہ کرے۔

کو اسی ایک غسل کے ساتھ کرتا ہوں، کافی ہے۔ اگرچہ غسلِ واجب کی بھی نیت کی ہو یا نہ کی ہو[1]۔

اگر غسلِ جنابت کے بعد نواقضِ وضو میں سے کوئی چیز سرزد ہوگئی مثلاً ریح صادر ہوگئی تو یہ غسل تو صحیح رہے گا لیکن نماز کے لئے وضو کرنا لازم ہو جائے گا۔

غسلِ ارتماسی کرنے سے قبل تمام بدن کو پاک ہونا چاہیئے لیکن غسل ترتیبی کرنے سے قبل تمام بدن کا پاک کرنا ضروری نہیں ہے۔

دسواں باب

بیان غسل حیض و نفاس و استحاضہ

علامات و شرائط حیض

خونِ حیض وہ خون ہے جو قرشی عورتوں کو نو برس کی عمر پوری ہونے کے بعد سے ساٹھ برس تک اور ان کے علاوہ دوسری عورتوں کو پچاس سال کی عمر تک آسکتا ہے۔ پس جو خون نو برس سے پہلے اور ساٹھ یا پچاس سال کے بعد آئے وہ حیض نہ ہوگا۔ خونِ حیض اکثر سیاہ یا سرخ اور گرم ہوتا ہے۔ جس میں سوزش ہوتی ہے اور اُچھل کر نکلتا ہے۔ یہ خون زیادہ تر عورتوں کو مہینہ میں ایک مرتبہ آتا ہے اور مدت اس کی کم سے کم تین دن ہے۔ اس سے کم ہو تو حیض نہیں ہے۔ اور ضروری ہے کہ تین دن تک مسلسل خون جاری رہے۔ حتیٰ کہ راتوں میں بھی آتا رہتا ہے۔ پس اگر تین دن مسلسل نہ آئے تو حیض نہ ہوگا۔ ہاں اگر درمیان میں

---

[1] خواہ بنا بر اقوی جنابت کے علاوہ کسی اور غسل کی نیت کی ہو۔ اگرچہ اس صورت میں احوط یہ ہے کہ باقی غسل بھی بجالائے (آقائے محسن مدظلہ)

ذرا ذرا سے وقفے پڑ جائیں تو کوئی حرج نہیں۔ خونِ حیض ہی تصوّر ہوگا۔ اور اگر تین دن کی مدت مسلسل نہ ہو۔ بلکہ متفرق طور پر دس دن میں پوری ہو تو مشہور بین العلماء یہ ہے کہ وہ حیض نہ ہوگا مگر احوط یہ ہے کہ اس صورت میں عورت کو چاہیئے کہ جن اُمور کا حائضہ کو ترک کرنا واجب ہے اُنہیں ترک کرے۔ اور جو اعمال استحاضہ والی عورت بجالاتی ہے اُنہیں بجالائے۔
اسی[1] طرح درمیانی ایّامِ طہارت میں پاک عورت اور حائض عورت دونوں کے احکام بجا لائے۔ اور حیض حالتِ حمل میں بھی آتا رہتا ہے اگرچہ حمل ظاہر ہو چکا ہو۔ اور دو حیضوں کے درمیان پاک رہنے کی کم سے کم مدّت دس دن ہے اور زیادہ کی کوئی حد نہیں۔ اور اگر اشتباہ ہو کہ حیض ہے یا بکارت کا خون ہے تو اس طرح شناخت ہوگی کہ تھوڑی سی روئی اندر داخل کرکے تھوڑی دیر کے بعد نکال لے۔ اگر خون روئی کے چاروں طرف اُوپر ہی اوپر بھرا ہو تو بکارت کا ہے۔ اور اگر اس کے اندر سرایت کر گیا ہو تو حیض کا ہے۔

اقسامِ حائض

حیض کے بارہ میں یہ سمجھنا ضروری ہے کہ اس میں عورتوں کی مختلف حالتیں ہو سکتی ہیں
اوّل وہ عورت جسے دو مہینوں میں یا دو مہینوں سے کم یا زیادہ میں دو دفعہ برابر خون آئے اُسے "ذات العادۃ" کہتے ہیں۔ اُس کی تین قسمیں ہیں۔ پہلی "ذات العادۃ وقتیہ وعددیہ" ہے۔ یعنی وہ عورت جس کا دونوں دفعہ کا خون وقت (تاریخ) اور عدد (دنوں کی تعداد) دونوں میں یکساں ہو۔ مثلاً پہلے مہینے میں شروع ماہ سے چھ روز تک خون آئے۔ اور اسی طرح دوسرے مہینے میں بھی پہلی تاریخ سے چھ دن تک خون آئے۔ دوسری قسم "ذات العادۃ وقتیہ" ہے یعنی وہ عورت جس کا دونوں دفعہ کا خون وقت میں یکساں ہو لیکن دنوں کی تعداد میں فرق ہو

---

[1] بیچ میں جتنے عرصہ تک پاک رہے گی اس میں پاکیزگی کی حالت کے احکام جاری رہیں گے۔ ہاں جب دوبارہ خون آئے گا اور دس دن سے آگے نہ بڑھے گا تو احتیاط پر عمل اس طرح ہوگا کہ درمیانی پاکیزگی کے دنوں میں اگر مثلاً رمضان المبارک میں روزہ رکھا ہو تو اس کی قضا بجالائیگی اور اگر نماز ترک کی ہو تو اس کی بھی قضا بجالائے گی۔

مثلاً جسے پہلے مہینے میں پہلی سے پانچویں تاریخ تک خون آیا ہو۔ اور دوسرے مہینے میں پہلی تاریخ سے چھ یا سات روز تک آیا۔ تیسری قسم "ذات العادۃ عددیہ" ہے۔ یعنی وہ عورت جس کی عادت دونوں دفعہ دنوں کی تعداد میں تو یکساں رہی ہو لیکن تاریخ میں فرق ہو۔ مثلاً ایک مہینہ میں پہلی تاریخ سے پانچویں تک۔ اور دوسرے مہینے میں چوتھی تاریخ سے آٹھویں تک خون آئے۔

دوم۔ وہ عورت جو "غیر ذات العادۃ" ہے۔ اس کی بھی تین قسمیں ہیں۔ پہلی قسم "مبتدیہ" ہے۔ یعنی وہ عورت جسے خونِ حیض پہلے پہل آیا ہو۔ دوسری قسم "مضطربہ" ہے۔ یعنی وہ عورت جس کو اگرچہ کئی مرتبہ خون حیض آچکا ہے لیکن کوئی عادت مقرر نہ ہوئی ہو۔ مطلب یہ کہ دو دفعہ وقت یا عدد کے لحاظ سے یکساں نہ آیا ہو۔ اور تیسری قسم "ناسیہ" ہے۔ یعنی ایسی عورت جو تاریخ یا دنوں کی تعداد یا دونوں کے متعلق اپنی عادت کو بھول گئی ہو۔

پس جو عورت "ذات العادۃ وقتیہ" ہو۔ خواہ عددیہ ہو یا نہ ہو وہ اگر اپنی عادت کے دنوں میں یا اس سے دو روز[1] پہلے خون آتا دیکھے تو دیکھتے ہی اُسے حیض قرار دے۔ خواہ اُس میں حیض کی علامتیں پائی جائیں یا نہ پائی جائیں پس اگر وہ خون تین روز تک آئے تو حیض ہوگا اور تمام احکام حیض اُس پر جاری ہوں گے۔ اور اگر تین روز سے کم آئے تو جو نمازیں اور روزے اس نے ترک کئے ہوں۔ اُن کی قضا بجا لائے۔ اور "ذات العادۃ عددیہ" جو وقتیہ نہ ہو۔ اور اس طرح "غیر ذات العادۃ" کی تینوں قسمیں (مبتدیہ، مضطربہ اور ناسیہ) ان میں سے اگر کوئی عورت خون آتا دیکھے تو اگر اس میں حیض کی علامتیں ہوں تو ذات العادۃ وقتیہ" کی طرح وہ بھی اُسے حیض قرار دے اور اگر علامتیں نہ ہوں تو تین دن تک احتیاطاً یہ اس طرح عمل کرے کہ استحاضہ والی عورت کے اعمال اور حائض کے کاموں کو جمع کرے۔ پس اگر تین روز تک مسلسل جاری رہے تو حیض ورنہ استحاضہ قرار دے۔ اور "ذات العادۃ عددیہ" خواہ وقتیہ ہو یا نہ ہو۔ اگر اُسے خون آئے اور دس دن سے آگے نہ بڑھے اور نہ تین دن سے کم رہے تو اس مدت کے اندر

---

[1] یا دو روز سے بھی زیادہ مدت اتنی کہ خون کا قبل از وقت آنا صادق آسکے۔

جتنا خون آئے گا سب حیض ہوگا خواہ مقررہ عادت سے کم ہو یا زیادہ۔ ہاں عادت پوری ہونے کے بعد سے دو روز تک احوطؔ ہے کہ ترکِ عبادت کرے اور دو روز کے بعد سے دس روز تک احوط یہ ہے کہ جو کام مستحاضہ (استحاضہ والی) کرتی ہے وہ کرے اور جو کام حائضہ کرتی ہے وہ نہ کرے۔

•غیر ذات العادۃ' خواہ مبتدئہ ہو یا مضطربہ ہو۔ ان عورتوں کا خون اگر دس دن سے آگے نہ بڑھے تو وہ بھی سب کا سب حیض ہوگا۔ اور اگر دس دن سے بڑھ جائے تو اگر مختلف قسموں کا خون ہو تو مبتدئہ، مضطربہ اور ناسیہ تینوں اپنے تئیں حائض قرار دینے میں حیض کی علامتیں دیکھیں گی۔ اگر کچھ دن خون سیاہ یا سرخ آئے اور کچھ دن زرد آئے۔ تو اگر یہ سیاہ یا سرخ خون تین دن سے کم اور دس دن سے زیادہ نہ آیا ہو۔ اور اس میں اور دوسرے حیض میں دس دن سے کم فاصلہ نہ ہوا ہو۔ تو اس کو حیض قرار دیں گی۔ اور اگر خون ایک ہی طرح کا ہو۔ یا مختلف قسموں کا ہو مگر جس خون میں حیض کی علامتیں ہوں وہ تین دن سے کم یا دس دن سے زیادہ آیا ہو تو ان دونوں صورتوں میں ایامِ حیض کی تعداد مقرر کرنے میں وہ اپنے خاندان کی عورتوں کی طرف رجوع کریں گی۔ اگر سب عورتیں یکساں عادت رکھتی ہوں اور اگر خاندان میں نہ ہو یا خاندان کی عورتیں یکساں عادت نہ رکھتی ہوں یا ان کی عادت ہی نہ مقرر ہوئی ہو یا اُن کی عادت معلوم نہ ہو سکے تو ان سب صورتوں میں انہیں اختیار ہے چاہے ایامِ حیض تین دن مانیں۔ بشرطیکہ تین دن سے زیادہ حیض آنے کا یقین نہ ہو۔ چاہے چھ دن قرار دیں۔ بشرطیکہ چھ دن سے کم یا زیادہ کا یقین نہ ہو۔ چاہے ساتؔ دن قرار دیں۔ اس شرط کے ساتھ اور اس حکم میں کوئی فرق نہیں ہے خواہ ایک مہینہ میں خون دس دن سے تجاوز کر جائے یا ہر مہینہ ایسا ہی ہوا کرے۔ اور "ذات العادۃ وقتیہ" کے بارہ میں احوط یہ ہے کہ سات دن کی تعداد کو اختیار کرے۔ اگرچہ بنا بر اقویٰ مذکورہ بالا تعدادوں میں سے جسے چاہے اختیار کرے اور اسی طرح جو عورت اپنے دنوں کی تعداد بھول گئی ہو۔ اس کے

ؔ ان تمام مقامات پر جہاں ایامِ حیض کی تعداد قرار دینا ہو احوط بلکہ اقویٰ یہ ہے کہ سات کی تعداد کو اختیار کرے۔ ۱۲

بارہ میں بھی یہی حکم ہے۔ لیکن جو عورت تاریخ بھول گئی ہو تو وہ علامتوں کی بنا پر حیض قرار دے گی۔ اور اگر خون میں صفاتِ حیض نہ پائے جائیں تو بہتر یہ ہے کہ اپنی عادت کا حساب خون شروع ہونے سے لگائے اور اُسے حیض قرار دے۔

احکامِ حائض

اوّل زمانۂ حیض میں نماز خواہ واجب ہو یا مستحب صحیح نہیں ہے دوسرے روزہ بھی صحیح نہیں ہے۔ لیکن واجب روزہ کی بعد کو قضا واجب ہے۔ تیسرے طواف واجب صحیح نہیں ہے۔ باقی طواف مستحب تو چونکہ مسجد الحرام میں داخل ہونا حائض کے لئے ممنوع ہے لہٰذا طواف بھی ممنوع ہوگا۔ چوتھے اسمائے الٰہی اور بنا براحوط انبیاء آئمہ علیہم السّلام اور جناب فاطمہ زہرا علیہا السّلام کے اسمائے گرامی کو چھونا حرام ہے۔ پانچویں مسجد مکہ و مدینہ میں داخل ہونا اور دیگر مساجد میں ٹھہرنا یا ان میں کوئی چیز رکھنا حرام ہے۔ چھٹے ان سورتوں کا پڑھنا جن میں سجدہ واجب ہے، حرام ہے۔ ساتویں حالتِ حیض میں جماع[1] کرنا جب تک کہ خون آتا رہے حرام ہے لیکن خون قطع ہونے کے بعد اور غسل سے پہلے جائز ہے پس اگر حالتِ حیض میں اپنی زوجہ سے کوئی شخص جماع کرے گا تو بنا براحوط اس پر کفارہ واجب[2] ہے آٹھویں حالتِ حیض میں طلاق دینا بھی صحیح نہیں۔ اگر شوہر باہر ہو یا زوجہ غیر مدخولہ ہو یا حاملہ ہو تو حالتِ حیض میں بھی طلاق صحیح ہوگی۔ اور حیض سے پاک ہونے کے بعد خواہ غسل نہ بھی کیا ہو طلاق صحیح ہے۔

غسل حیض ترتیبی اور ارتماسی غسل جنابت کی طرح ہوتا ہے لیکن غسلِ حیض وضو کے لئے کفایت نہیں کرتا۔ لہٰذا واجب ہے کہ نماز وغیرہ کے لئے غسل سے پہلے یا بعد وضو بھی

---

[1] اگرچہ اس نے فرج کو نہ بھی دھویا ہو اور اقویٰ واحوط کی بنا پر دُبر میں بھی وطی سے اجتناب لازم ہے آقائے محسن مدظلہ [2] اول حیض میں کفارہ ۱/۴ ۴ ماشہ طلائی سکہ وسط حیض میں ۱/۲ ۲ ماشہ طلائے مسکوک اور آخر حیض میں ۹ رتی ہے اور اس کی قیمت دینا بھی کافی ہے (آقائے محسن مدظلہ)

کرے اور بہتر یہ ہے کہ غسل سے قبل وضو کر لے۔ اور اسی طرح غسل نفاس و استحاضہ و مسِّ میت میں اور اس کے علاوہ تمام اغسالِ مستحبہ[1] میں نماز وغیرہ کے لئے وضو کرنا لازم ہے۔

جس وقت خون بالکل بند ہو جائے تو غسل اور نماز واجب ہے۔ پس جب کہ دس روز سے قبل خون بند ہو جائے اور عورت کو اپنے پاک ہو جانے کا علم اور یقین ہو تو غسل کرے گی لیکن اگر خون کے قطع ہونے اور نہ ہونے میں شک ہو تو اس طرح جانچ کرنا واجب ہے کہ تھوڑی سی روئی لے کر فرج کے اندر داخل کرے اور کچھ دیر کے بعد اس کو نکالے اگر صاف نکل آئے تو سمجھے کہ حیض سے پاک ہو گئی۔ لہٰذا غسل کرے اور نماز پڑھے اور اگر روئی آلودہ نکلے تو ابھی صبر کرے یہاں تک کہ بقیہ خون بھی خارج ہو جائے یا دس روز گزر جائیں۔

بیانِ نفاس

نفاس وہ خون ہے جو بوقتِ پیدائش عورت کے رحم سے آتا ہے اور اس کی زیادہ سے زیادہ مدت دس روز ہے اور کم سے کم مدت کے لئے کوئی حد نہیں اور ذات العادۃ عورت کا خون نفاس اس کی مقررہ عادت بھر ہو گا۔ اور اگر مقررہ عادت سے آگے بڑھ جائے تو جتنی اس کی مقررہ عادت ہو گی اتنا خون نفاس ہے۔ اور اس کے بعد استحاضہ کا خون۔ اگرچہ احوط[2] یہ ہے کہ عادت کے بعد والے خون میں جو اعمال استحاضہ والی عورت کرے۔ اور جو امور نفاس والی عورت ترک کرے۔ ان دونوں کو جمع کرے بلکہ بہتر یہ ہے کہ اس احتیاط پر اٹھارہ دن تک عمل کرتی رہے۔ ولادت سے پہلے یا دس روز کے بعد آنے والا خون نفاس نہیں ہے اور اگر دس روز کے اندر بالکل خون نہ آئے۔ تو احکامِ نفاس جاری نہ ہوں گے۔ اور اگر ایک روز خون آ کر بند ہو جائے تو صرف وہی روز نفاس کا ہو گا۔ اور اگر مثلاً پہلے روز خون آئے۔ پھر پانچویں روز آئے پھر بند ہو جائے تو وہی روز نفاس کے ہوں گے اور درمیانی تین دن جن میں پاک رہی ہے ان میں احتیاط[3] پر عمل کرے

لہ اقوی[3] یہ ہے کہ درمیانی پاکیزگی کے دن بھی نفاس ہیں۔ اگرچہ دوبارہ خون آنے کے قبل تک احکامِ طہارت جاری ہوں گے ۱۲

[1]- اغسال مستحبہ مخصوص ہیں۔ [2]- احوط: واجب احتیاط ہو تو ترک نہ کی جائے۔ [3]- اقوی: حاشیہ صفحہ ۲۹ دیکھیے۔

یعنی حالتِ نفاس اور پاکیزگی دونوں کے احکام جمع کرے۔ ایّامِ حیض کی طرح نفاس کے دنوں میں بھی نماز معاف اور روزہ کی قضا واجب ہے اور جو کچھ حیض والی عورت کے لئے حرام، واجب، مستحب اور مکروہ ہے وہ سب نفاس والی عورت کے لئے بھی ہے۔

ھدایت۔ بچّے کے پیدا ہونے پر اگرچہ خون نہ آئے لیکن عورت کا اپنے آپ کو نجس سمجھ لینا یا دوسری عورتوں کا اس کو نجس سمجھ لینا سراسر بے ہودگی اور خلافِ شرع ہے۔ اسی طرح چاہے ایک دو روز یا اس سے بھی کم خون آئے لیکن فوراً غسل نہ کرنا اور خواہ مخواہ چھٹی وغیرہ کے دن کا انتظار کرنا اور نجس رہنا۔ اور بنا بریں نماز کا ترک کرنا سخت گناہ ہے یا دس روز کے بعد جو خون آئے حالانکہ وہ استحاضہ ہے اُسے بھی نفاس ہی سمجھنا اور نجاست پر باقی رہنا بڑی جہالت اور ناشکرا پن ہے۔ غسلِ نفاس بھی بعینہٖ[1] غسلِ حیض ہے جو مذکور ہو چکا۔

بیانِ استحاضہ

جو خون اس طرح آئے کہ وہ حیض نہ قرار پا سکے اور نہ خونِ بکارت ہو۔ اور نہ کسی خاص زخم وغیرہ کی وجہ سے ہو۔ استحاضہ ہے یہ خون اکثر زرد رنگ پتلا اور سرد ہوتا ہے اور سستی سے نکلتا ہے خونِ استحاضہ کی تین قسمیں ہیں۔ ایک قلیلہ، دوسرے متوسطہ اور تیسرے کثیرہ۔

اوّل: استحاضہ قلیلہ، وہ ہے کہ جس میں خون اتنا کم آئے کہ صرف روئی کو لگ جائے لیکن اس کے اندر سرایت نہ کرے۔ اس صورت میں غسل واجب نہیں۔ البتہ ہر نماز کے لئے خواہ وہ فریضہ ہو یا نافلہ وضو کرے اور مقامِ پیشاب کو پاک کر کے روئی بدلتی رہے۔

دوسرے استحاضہ متوسطہ، وہ ہے کہ خون روئی کے اندر پیوست ہو جائے لیکن دوسری طرف پھوٹ کے نہ نکلے۔ اس صورت میں پہلے احکام کا بجا لانا بھی لازم ہے کہ ہر نماز کے لئے پیشاب کے مقام کو پاک کرے، روئی کو بدلے، وضو کرے اور ان امور کے علاوہ نمازِ صبح کے لئے ایک غسل واجب ہے۔

1- بعینہٖ: یعنی غسلِ نفاس بھی اسی طرح ادا کرنا ہے جیسے کہ غسلِ حیض بتایا جا چکا ہے ...

تیسرے استحاضہ کثیرہ وہ ہے کہ خون روئی توڑ کر باہر نکل آئے۔ اس صورت میں علاوہ اس کے کہ ہر نماز کے لئے طہارت کرنا، روئی بدلنا اور وضو کرنا ضروری ہے۔ روزانہ تین غسل واجب ہیں۔ ایک نماز صبح کے لئے، دوسرا نماز ظہرین (ظہر وعصر) کے لئے اور تیسرا مغربین (مغرب وعشاء) کے لئے۔ بشرطیکہ ظہرین اور مغربین کو ملا کر پڑھے اور اگر ملا کر نہیں بلکہ علیحدہ علیحدہ پڑھے تو ہر نماز کے لئے الگ الگ غسل واجب ہوگا۔

چند مسائل

(۱) اگر نماز صبح کے بعد قلیلہ متوسطہ ہوجائے تو ہر نماز کے لئے وضو اور بنا بر اقوی ظہر و عصر دونوں کے لئے ملا کے وضو کے علاوہ غسل بھی کرے۔ اور یہی حکم ہے اگر نماز ظہر کے بعد اور عصر کے پہلے یا عصر کے بعد اور مغرب سے پہلے یا مغرب کے بعد اور عشاء سے پہلے متوسطہ ہوجائے تو عصر یا مغرب یا عشاء کے لئے غسل بھی کرے۔

(۲) احوط (وجوبی) یہ ہے کہ غسل و وضو کے بعد نماز میں تاخیر نہ کرے اور اگر ضرر نہ پہنچے تو ایسی تدبیر کرے کہ تا ختم نماز خون باہر نہ نکلے اور بہتر یہ ہے کہ وضو کو غسل سے پہلے بجالائے۔

(۳) استحاضہ متوسطہ یا کثیرہ والی عورت پر جب خون بالکل بند ہوجائے تو اس کے قطع ہونے کے لئے بھی غسل واجب ہے لیکن اگر اُس غسل کے وقت سے جو سابقہ نماز کے لئے کرچکی ہے خون نہ آیا ہو تو پہلا ہی غسل کافی ہے۔

(۴) اگر استحاضہ والی عورت نماز کے لئے غسل بجالائے تو اس کے لئے مسجد میں داخل ہونا، وہاں ٹھہرنا اور جماع وغیرہ جائز ہے۔ غسلِ استحاضہ کی ترکیب غسلِ حیض کی مثل ہے۔

گیارھواں باب

بیانِ غسلِ میّت و دیگر احکامِ میّت

احتضار

احتضار (جانکنی) کے وقت مرنے والے کے پاس جو لوگ موجود ہوں اُن کو اور بعد انتقال دوسرے لوگوں کو مندرجہ ذیل اُمور کا لحاظ رکھنا چاہیئے۔

(۱) واجب ہے کہ حالتِ احتضار میں محتضر (جو حالت جانکنی میں ہو) کو اس طرح قبلہ رُخ[ع] لٹائیں کہ منہ اور پاؤں کے تلوے قبلہ کی سمت ہوں اور بنا بر احوط[۱] غسل سے فراغت تک میّت کو اسی طرح قبلہ رُخ رکھیں پھر اس طرح رکھیں کہ جیسے جنازہ کو نماز کے لئے رکھتے ہیں (۲) مستحب ہے کہ مرنے والے کو کلمہ شہادتین اور آئمہ طاہرین علیہم السّلام کی امامت و ولایت کا اقرار اور دیگر اعتقاداتِ حقّہ کی تلقین کریں (۳) یہ کلماتِ تلقین کئے جائیں۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْاَرَضِيْنَ السَّبْعِ وَمَا فِيْهِنَّ وَمَا بَيْنَهُنَّ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ط اور یہ دعا پڑھیں۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيَ الْكَثِيْرَ مِنْ مَّعَاصِيْكَ وَاقْبَلْ مِنِّي الْيَسِيْرَ مِنْ طَاعَتِكَ اور یہ دعا يَا مَنْ يَّقْبَلُ الْيَسِيْرَ وَيَعْفُوْ عَنِ الْكَثِيْرِ اِقْبَلْ مِنِّي الْيَسِيْرَ وَاعْفُ عَنِّي الْكَثِيْرَ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَفُوُّ الْغَفُوْرُ ط اور یہ دُعا: اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي فَاِنَّكَ رَحِيْمٌ ط

[ع] مسلمان کو قبلہ رخ لٹانا ہر مسلمان پر احتیاط واجب ہے بلکہ اگر ممکن ہو تو خود محتضر[۱] اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو حاکمِ شرع اور ولی جنازہ سے بصورت امکان اجازت لینا ضروری ہے (آقائے محسن حکیم)

خصوصاً دُعائے عدیلہ پڑھیں (۴) مستحب ہے کہ مرنے والے کے پاس قرآن مجید پڑھیں تاکہ جان کنی کا مرحلہ سہل ہو جائے۔ خصوصاً سورہ یٰسٓ (پارہ ۲۲) سورہ صافات (پارہ ۲۳) سورہ احزاب (پارہ ۲۱) اور آیۃ الکرسی هُمْ فِيهَا خٰلِدُونَ تک پڑھیں (۵) اگر جان کنی دشوار ہو تو اُس کو وہاں منتقل کریں کہ جہاں وہ ہمیشہ نماز پڑھا کرتا تھا۔ بشرطیکہ وہاں تک لے جانے میں اُسے اذیت نہ ہو (۶) مستحب ہے کہ روح نکلنے کے بعد میّت کے چشم و لب بند کر دیں اور دونوں ہاتھوں کو دونوں پہلوؤں میں پھیلا دیں (۷) میّت کو کسی کپڑے سے ڈھانک دیں (۸) اگر رات میں انتقال ہو تو احترامِ میّت میں وہاں چراغ روشن کر دیں (۹) مومنین کو جنازہ کے ساتھ شریک ہونے کے لئے اطلاع دیں (۱۰) دفن میں جلدی کریں (۱۱) اگر مرنے میں شبہ ہو تو واجب ہے کہ تاخیر کریں تاکہ یقین حاصل ہو جائے میّت کو تنہا چھوڑنا اور جنب[1] یا حائض کا میّت کے پاس آنا۔ اور حالتِ نزع میں مرنے والے کو ہاتھ لگانا اور بوقتِ جان کنی اس کے پاس زیادہ باتیں کرنا یا زیادہ رونا مکروہ ہے۔

ولیِّ میّت

جملہ[2] اعمالِ واجبہ غسل و کفن اور نماز و دفن واجب کفائی ہیں۔ یعنی تمام مومنین پر واجب ہیں لیکن اگر صرف ایک شخص ان کاموں کو انجام دے دے تو یہ فرض دوسروں سے ساقط ہو جائے گا۔ میّت کے ولی کی اجازت کے بغیر کوئی دوسرا شخص متوجہ نہیں ہو سکتا لیکن اگر وہ (ولیِّ میّت) اپنے فرائض میں کوتاہی کر رہا ہو۔ اور میّت کو بے دفن و کفن ڈال رکھا ہو تو پھر دوسروں پر واجب ہوگا کہ وہ بغیر اس کی اجازت کے بھی متوجہ ہوں۔ میّت اگر زوجہ ہے تو شوہر تمام اعزّہ و اقربا سے اولیٰ[3] ہے اور وہ غسل دینے کا سب سے زیادہ حقدار ہوگا۔ اور اگر زوجہ نہ ہو تو اگر کسی خاص شخص کے غسل دینے کے بارے میں وصیّت نہ ہو تو جو میراث میں سب سے زیادہ حقدار ہے (پہلے طبقۂ اوّل، پھر طبقۂ دوم۔ پھر طبقۂ سوم) وہی غسل دینے میں بھی سب سے زیادہ حقدار ہوگا۔ اور اگر وصیّت

1- جنب: وہ مرد یا عورت جس پر غسلِ جنابت واجب ہے۔ 2- جملہ: تمام۔ 3- اولیٰ: افضل۔

کی ہو تو اقویٰ یہ ہے کہ جس کے متعلق وصیت ہوگی وہ سب پر مقدم ہوگا۔ اور بنا بر احوط جہاں تک ممکن ہو اجازت ولی اور وصیت پر عمل دونوں کو جمع کر لیا جائے۔ ہر طبقہ ورثہ میں عورت سے مرد مقدم رہے گا اور ترکہ میں زیادہ حصہ والا شخص بمقابلہ کم حصہ والے کے ولی ہوگا اور کسی طبقہ کا شخص موجود نہ ہو تو حاکم شرع بنا بر احوط اوروں پر مقدم ہوگا۔ اور اس کے بعد مومنین عادلین ہوں گے۔

احکام غسل میت

میت کو غسل دینا ثواب عظیم اور اجر جسیم کا موجب ہے۔ چنانچہ حدیث میں ہے کہ جو کوئی شخص میت کو غسل دیتا ہے تو اس کے بارے میں خدا فرماتا ہے کہ میں اس شخص کے گناہوں کو اس طرح دھوؤں گا کہ جس طرح ایک دن یہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا لہٰذا مومنین کو چاہیئے کہ حصول ثواب کے لئے میت مومن کو غسل دینے میں ایک دوسرے پر سبقت کریں غسل کے متعلق بوڑھے، جوان یا بچہ کی میت میں کچھ فرق نہیں یہاں تک کہ چار مہینے کی مدت کا حمل بھی اگر ساقط ہو جائے تو اس بچہ کو بھی بمطابق قاعدہ غسل و کفن دینا اور دفن کرنا واجب ہے۔ البتہ چار مہینے سے کم میں ساقط ہونے پر غسل واجب نہیں ہے بلکہ کپڑے میں لپیٹ کر دفن کریں۔

دو قسم کی میت غسل سے مستثنیٰ ہے۔ ایک شہید جو معرکہ جہاد میں مارا جائے۔ اُسے بغیر غسل و کفن انہی کپڑوں میں بعد نماز جنازہ دفن کر دیا جائے گا۔ دوسرے وہ شخص کہ جس کا قتل کرنا شرعاً واجب ہو کہ اس کو اوّل غسل میت کرنے کا حکم دیا جائے گا اور کفن پہننے کے بعد قتل کیا جائے گا پھر اس پر نماز پڑھ کر دفن کر دیا جائے گا۔

شرائط غسل دہندہ

میت کو غسل دینے والے کے لئے چند شرائط ہیں۔ اوّل یہ کہ وہ بالغ و عاقل اور شیعہ[1]

[1] محل تامل ہے ہاں مسلمان ہونا ضرور شرط ہے ۱۲ آقائے بروجردی

اثنا عشری ہو۔ دوسرے یہ کہ اگر میّت مرد کی ہو تو غسل دینے والا بھی مرد ہو۔ اور اگر عورت کی میّت ہے تو غسل دہندہ[1] عورت ہونی چاہیئے اس لئے کہ مرد کا عورت کو اور عورت کا مرد کو غسل دینا جائز نہیں ہے اگرچہ وہ ایک دوسرے کے محرم ہی کیوں نہ ہوں لیکن مجبوری کی حالت میں کپڑا ڈال کر غسل دینا جائز ہے۔ اور اگر میّت نامحرم کی ہو تو حالتِ مجبوری میں بھی جائز نہیں ہے۔ البتہ شوہر اپنی بیوی کو اور بیوی اپنے شوہر کو ہر صورت میں غسل دے سکتی ہے۔ اور احتیاط یہ ہے کہ شوہر یا زوجہ میّت کی شرم گاہ پر نظر نہ کرے اسی طرح کنیز کو اس کا آقا بھی غسل دے سکتا ہے۔ اور احوط (وجوبی) یہ ہے کہ آقا کو کنیز غسل نہ دے اور مرد کا تین سال تک کی لڑکی کو، اور عورت کا تین سال تک کے لڑکے کو بغیر کپڑا ڈالے غسل دینا صحیح ہے۔

کیفیّت غسل میّت

میّت کو تین غسل ترتیب وار دینا واجب ہیں۔ پہلا غسل آب سدر یعنی بیری کے پانی سے۔ دوسرا کافور کے پانی سے۔ ان دو پانیوں میں کم سے کم بیری کے پتوں کی جھاگ اور کافور اتنی مقدار میں ہو کہ اُسے آب سدر یا آب کافور کہہ سکیں۔ اور زیادہ سے زیادہ مقدار یہ ہے کہ وہ پانی ہونے سے خارج نہ ہو جائے یعنی آب مضاف نہ کہلائے تیسرا غسل خالص سادہ پانی سے۔ سب سے پہلے میّت کو تختہ پر اس طرح لٹائیں کہ پاؤں قبلہ کی طرف رہیں۔ کپڑوں کو پاؤں کی طرف سے نکالیں۔ اگر تنگ ہوں تو ولی کی اجازت سے چاک کر دیں۔ واجب ہے کہ غسل سے پہلے میّت سے نجاست[2] اور میل و کثافت وغیرہ دُور کریں۔ اور تمام جسم کو پاک کر لیں۔ اور واجب ہے کہ میّت کی شرم گاہ کو نامحرم سے چھپائیں۔ اس کے بعد واجب ہے کہ غسل دینے والا اور اگر کوئی اس کا مددگار ہو تو

---

[1] اگرچہ بنا بر اقوی اسکا جواز بالکراہت ہے (آقائے محسن حکیم) ع اور مسائل غسل سے واقف ہو بلکہ اگر کوئی دوسرا شخص وقتِ غسل غسّال کو مسائل بتاتا رہے تو بھی جائز اور کافی ہے (آقائے محسن حکیم) [2] بنا بر احوط (وجوبی) اسی رح پاک کریں جس طرح تمام متنجس چیزیں جو کسی نجاست سے نجس ہو جائیں پاک کی جاتی ہیں۔

۱- غسل دہندہ، غسل دینے والا - ۲- تنجیس، نجس

احوط یہ ہے کہ وہ بھی اس طرح نیّت کرے کہ "اس میت کو غسل دیتا ہوں آب سدر سے واجب قربۃً الی اللہ۔ اور اسی طریق پر غسل دینا شروع کرے کہ جس طرح غسل جنابت کیا جاتا ہے کہ اوّل سر و گردن کو ایسا دھوئے کہ بالوں کی جڑ تک خوب پانی پہنچ جائے۔ پھر ذرا کروٹ دے کر میّت کی دہنی جانب گردن سے لے کر پاؤں کی انگلیوں تک مع تلوے کے دھوئے۔ اور پھر اسی طرح بائیں جانب کو دھوئے۔ پیشاب و پاخانے کے مقامات کو دونوں طرف کے ساتھ پورا دھوئے۔ اس کے بعد کافور کے پانی کے ساتھ دوسرا غسل شروع کرے۔ اس طرح نیّت کرے کہ اس میّت کو غسل دیتا ہوں آب کافور سے واجب قربۃً الی اللہ۔ اور اسی طرح غسل دے جیسا کہ مذکور ہوا۔ پھر خالص پانی سے تیسرا غسل شروع کرے۔ اور یہ نیّت کرے کہ اس میّت کو غسل دیتا ہوں آب خالص سے واجب قربۃً الی اللہ۔ اور اسی ترتیب سے غسل دے۔

مستحبّات غسل میّت

غسل میّت کے بارہ میں حسب ذیل امور مستحب ہیں۔ چھت وغیرہ کے نیچے غسل دینا تاکہ زیر آسمان نہ ہو (۲) غسل کا پانی گرنے کے لئے گڑھا کھودنا (۳) غسل دینے والے کو میّت کے داہنی طرف رہنا (۴) غسل دینے والے کو ہر غسل میں اپنے دونوں ہاتھ کہنیوں تک دھونا (۵) غسل سے پہلے میّت کو بغیر کلی اور ناک میں پانی ڈالنے کے لئے وضو دینا (۶) ہر غسل میں میّت کے سر اور داہنی جانب اور بائیں جانب کو تین تین مرتبہ دھونا (۷) میّت کی انگلیاں اور دوسرے جوڑوں کو آہستگی سے ملنا اور نرم کرنا (۸) غسل دینے میں میّت کے جسم پر ہاتھ پھیرنا تاکہ تمام اعضاء پر اچھی طرح پانی پہنچ جائے (۹) غسل دینے والے کو غسل کے وقت ذکر الٰہی میں مشغول رہنا۔ اور بہتر یہ ہے کہ برابر یہ کہتا رہے۔ رَبِّ عَفْوَكَ عَفْوَكَ (۱۰) تینوں غسل سے فارغ ہونے کے بعد میّت کے جسم کو پاکیزہ کپڑے سے خشک کرنا تاکہ کفن جلدی بوسیدہ نہ ہو (۱۱) اگر غسل دینے والا شخص ہی میّت کو کفن پہنائے تو اس کا اپنے دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک تین مرتبہ

اور دونوں پاؤں کو گھٹنوں تک دھونا۔

مکروہاتِ غسلِ میّت

غسلِ میت کے متعلق جو اُمور مکروہ ہیں وہ آٹھ ہیں (۱) میت کو بٹھا کر غسل دینا (۲) غسل دینے والے کا اپنے دونوں پاؤں کے درمیان میت کو لینا۔ تیسرے میت کا سر مونڈنا یا کسی اور حصۂ جسم کے بال اکھاڑنا۔ چوتھے ناخن کاٹنا، پانچویں بالوں میں کنگھی کرنا۔ چھٹے گرم پانی سے غسل دینا۔ ساتویں غسل کا پانی پائخانہ یا چوبچہ میں چھوڑنا۔ آٹھویں حاملہ عورت کی میت کے شکم پر ہاتھ پھیرنا۔

چند مسائل

(۱) اگر میت جنب[1] یا حائض ہو تو غسلِ جنابت یا غسلِ حیض کی ضرورت نہیں ہے بلکہ صرف غسلِ میت کافی ہے (۲) اگر اتنا پانی نہ ہو کہ اس سے تینوں غسل ہو سکیں تو ترتیب وار غسل دیں اور پانی ختم ہونے پر باقی غسل کے عوض تیمم کرائیں۔ اگر بیری کے پتے اور کافور میسّر نہ ہوں تو تینوں غسل آبِ خالص سے دیئے جائیں لیکن نیت میں ترتیب کا خیال رکھیں (۳) اگر اثنائے غسل میں یا بعد غسل کے میت سے کوئی نجاست خارج ہو یا کسی دوسری نجاست سے میت کا بدن نجس ہو جائے تو غسل کا اعادہ واجب نہیں لیکن نجاست کا دور کرنا اور طہارت ضروری ہے (۴) اگر غسلِ میت کے لئے پانی بالکل دستیاب[1] نہ ہو تو میت کو تین تیمم دیئے جائیں۔ ایک عوض سدر۔ دوسرا عوضِ کافور اور تیسرا عوضِ آبِ خالص کی نیت سے۔ لیکن احوط یہ ہے کہ چار تیمم کرائیں اور چوتھے میں نیت کریں کہ یہ تیمم تینوں غسلوں کے عوض ہے (۵) اگر میت بغیر غسل کے دفن ہو گئی ہو یا کوئی ایک غسل بھول کر رہ جائے یا بعد دفن کے غسل کا باطل ہونا معلوم ہو تو پھر غسل یا تیمم کے لئے قبر کھولنا جائز ہے بشرطیکہ

۱؎ تو بنا بر احوط میت کو ہر غسل (تینوں غسلوں) کے عوض تین تیمم کرائیں اور تیسرے یا پہلے یا دوسرے تیمم میں "ما فی الذمہ" کا قصد کریں (آقائے محسن مدظلہ)

اس سے میت کی ہتک نہ ہو۔ (۶) غسل میت پر اجرت لینا ناجائز ہے۔ بلکہ اگر مزدوری کی نیت سے غسل دے گا کہ قربۃً الی اللہ اس عمل کا ہونا مقصود نہ ہو تو غسل بھی باطل ہے لہٰذا مناسب ہے کہ جو روپیہ غسل دینے والے کو دیا جائے وہ اس روپیہ وغیرہ کو اپنا مقصدِ اصلی اور غسل دینے کی اجرت نہ قرار دے بلکہ اس کو قربۃً الی اللہ بجالانے کی نیت رکھے (۷) اگر میت کا ناخن یا بال یا دانت وغیرہ جدا ہو جائے تو اُسے بھی کفن میں رکھ کر دفن کر دیا جائے۔

حنوطِ میّت

مُردہ کو غسل دینے کے بعد اس کی پیشانی دونوں ہتھیلیاں، دونوں گھٹنے اور پاؤں کے دونوں انگوٹھے جو سجدہ کے سات مقامات ہیں۔ ان پر کافور ملنا واجب ہے خواہ کفن پہنانے سے پہلے یا بعد میں لیکن بہتر یہ ہے کہ پہلے ہو۔ اور اسی کو حنوط کہتے ہیں بہتر ہے کہ غسل کے لئے کافور کے علاوہ حنوط کا کافور ۲ تولہ ۹ ماشہ ۱/۳ رتی ہو۔ اور کم سے کم فضیلت کا مرتبہ ۴/۱ ۴ ماشہ مقدار ہے مستحب ہے کہ کافور کو ہاتھ سے ملیں۔ اور پیشانی سے حنوط شروع کریں اور پھر باقی اعضاء میں جس پر اوّل چاہیں مل دیں۔ اور جو کچھ باقی بچے اُس کو سینہ پر ڈال دیں۔ یہ بھی مستحب ہے کہ سب جوڑوں میں مل دیں۔ اگر کافور صرف اس قدر مل سکے کہ غسل اور حنوط دونوں کے لئے کافی نہ ہو سکے تو غسل مقدم ہے اگر کچھ باقی رہے اور محض ایک عضو کے حنوط کے لائق ہو۔ تو پیشانی کا حنوط کر دیا جائے گا ورنہ بالکل کافور نہ ہونے پر حنوط ساقط ہے اور جو شخص حالتِ احرام میں مرجائے اس کے متعلق حنوط ساقط ہے[1]۔

کفنِ میّت

کفن کے واجب پارچے میت کے اصل ترکہ سے لئے جائیں اگرچہ اس پر قرضہ ہو

---

[1] مستحب ہے کہ حنوط میں خاکِ تربت حضرت سید الشہداء علیہ السلام شامل کر لی جائے[2] کافور بلکہ کوئی خوشبو بھی اس کے پاس نہ لے جائیں نہ غسل میں نہ حنوط میں۔ آقائے محسن مدظلہ

البتہ زوجہ کا کفن ¹ شوہر پر واجب ہے لیکن اگر شوہر فقیر ہو تو واجب نہ ہوگا۔ اور اگر خود میت محتاج ہو اور کچھ بھی مال نہ چھوڑے تو بغیر کفن کے دفن کر سکتے ہیں لیکن مومنین کے لئے مستحب اور نہایت درجہ ثواب کا باعث ہے کہ اپنے پاس سے اس کو کفن دیں۔ چنانچہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص کسی مومن کو کفن دے مثل اس کے ہے جو میت کے لئے روز قیامت لباس کا ضامن ہو گیا ہو۔

شرائط کفن

کفن میں چند شرطیں ضروری ہیں۔ اوّل یہ کہ مباح ہو۔ دوسرے یہ کہ نجس نہ ہو۔ تیسرے یہ کہ غصبی نہ ہو چوتھے یہ کہ خالص ریشم کا نہ ہو۔ پانچویں یہ کہ کھال کا نہ ہو۔ خواہ حلال گوشت تزکیہ شدہ جانور ہی کی کھال کیوں ² نہ ہو بلکہ احوط یہ ہے کہ حلال گوشت جانور کے اون تک کا نہ ہو۔

کیفیت کفن

میت مرد ہو یا عورت خواہ بوڑھا ہو یا جوان یا بچہ تین پارچوں کا کفن دینا واجب ہے۔ ایک کفنی جو میت کو شانے سے لے کر آدھی پنڈلی تک یعنی جسم کے آگے پیچھے دونوں رخ سے ڈھانک لے۔ اور افضل یہ ہے کہ قدموں تک ہو۔ دوسرے لنگ جو ناف اور زانو کے درمیانی حصہ کو ڈھانک لے۔ اور افضل سینہ سے قدم تک ہے۔ اور تیسرے پورٹ کی چادر جو اتنی ہو کہ میت کا سارا جسم اس میں آجائے اس طرح کہ طول اتنا ہو کہ دونوں سرے باندھے جا سکیں۔ اور عرض اتنا کہ ایک سرا دوسرے سرے پر آجائے ان تین کپڑوں کے علاوہ باقی پارچات کفن سنت ہیں۔ مردانی میت کے لئے ایک عمامہ جو بہتر ہے کہ اتنا ہو جس کو سر پر لپیٹنے کے بعد دونوں طرف تحت الحنک ہو سکیں۔ دوسرے ران پیچ۔ تیسرے پورٹ کی چادر دوسری اور چادر بلکہ تیسری چادر بھی مستحب ہے۔ زنانی میت کے لئے ایک مقنعہ دوسرے اوڑھنی۔ تیسرے سینہ بند اتنا کہ جو پستانوں پر پشت کی طرف بندھ سکے۔ چوتھے ران پیچ اور پانچویں مثل مرد کے ایک اور چادر بلکہ عورت کے لئے خصوصیت کے ساتھ تیسری چادر مستحب ہے۔ معمولی اوسط جسم کی میت کے لئے حسب ذیل تعداد میں کپڑا دینا مناسب ہے۔ ٭

٭ قد کے لحاظ سے کفن کا کپڑا کم یا زیادہ ہو سکتا ہے (مرتب)

¹ حتیٰ کہ بنا بر احوط زوجہ نافرمان زوجہ اور متعہ کا بھی کفن واجب ہے ۱۲۔ آقائے بروجردی۔

² البتہ حلال گوشت جانور کے بالوں کا کفن دینا بنا بر اقویٰ جائز ہے (آقائے محسن حکیم)

مردانہ کفن ؎

کفنی / پیراہن	لنگ	چادر / پوٹ	ران پیچ	عمامہ	بالائی چادر	=	کل
۲ گز ۸ گرہ	۱ گز ۸ گرہ	۳ گز ۱۲ گرہ	۱ گز ۴ گرہ	۳ گز	۶ گز	=	۱۸ گز

زنانہ کفن ؎

کفنی	لنگ	چادر / پوٹ	ران پیچ	مقنعہ	اوڑھنی	سینہ بند	بالائی چادر	=	کل
۲ گز ۸ گرہ	۱ گز ۸ گرہ	۳ گز ۱۲ گرہ	۱ گز ۴ گرہ	۱۳ گرہ	۱ گز ۸ گرہ	۱۲ گرہ	۶ گز	=	۱۸ گز ۔

مستحبات کفن

کفن کے بارے میں حسب ذیل امور مستحب ہیں (۱) عمدہ کفن دینا (۲) یقینی مال حلال سے کفن دینا (۳) احرام کے کپڑے یا اُس کپڑے کا کفن دینا جس میں نماز پڑھی ہو (۴) مرنے سے پہلے اپنا کفن وغیرہ تیار رکھنا چنانچہ حدیث میں ہے کہ "جو شخص اپنا کفن تیار رکھے اُس کا شمار غافل لوگوں میں نہ ہوگا" (۵) کفن کا سفید کپڑا ہونا (۶) کفن کو اُسی ڈورے سے سینا (۷) کفن میں خاکِ شفا رکھنا (۸) کچھ کافور کفن میں ڈالنا (۹) میت کے مقام پیشاب پائخانہ پر کفن کے اندر کافی مقدار میں روئی رکھنا (۱۰) کفن کے تمام پارچے خواہ واجب ہوں یا مستحب اُن کے حاشیہ پر میت اور اُس کے باپ کا نام اور توحید، رسالت و امامت کی شہادت خاکِ شفا سے لکھنا جس کی مختصر صورت کافی ہے۔

فلاں بن فلاں / فلاں بنت فلاں

یَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنَّ عَلِيًّا وَّالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَعَلِيًّا وَّمُحَمَّدًا وَّجَعْفَرًا وَّمُوْسٰى وَعَلِيًّا وَّمُحَمَّدًا وَّعَلِيًّا وَّالْحَسَنَ وَالْحُجَّةَ الْقَآئِمَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اَوْلِيَآءُ اللّٰهِ وَاَوْصِيَآءُ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَاَئِمَّتِيْ وَاَنَّ الْبَعْثَ وَالثَّوَابَ وَالْعِقَابَ حَقٌّ ؕ

اور تمام قرآن مجید و دعائے جوشن کبیر و جوشن صغیر کا لکھنا بھی مستحب ہے۔ حدیث میں وارد ہے کہ جو کوئی جوشن کبیر کو کافور یا مشک سے ایک برتن پر لکھے اور اس کو دھو کر

کفن پر چھڑکے تو خداوندِ عالم اس کو نکیرین کے ہول اور عذاب قبر سے بے خوف کر دیتا ہے اور فرشتے اس کو بہشت کی خوشخبری دیتے ہیں اور اس کی قبر کشادہ ہو جاتی ہے۔

مکروہاتِ کفن

کفن کے متعلق چند امور مکروہ ہیں (۱) کفن کو لوہے کی چیز مثلاً قینچی یا چاقو سے کاٹنا (۲) کفن میں آستین یا تکمہ بنانا۔ البتہ اگر میت اپنے لباس میں دفن کی جائے تو آستین باقی رکھنے میں مضائقہ نہیں (۳) کفن کے پارچوں کا سینا۔ بلکہ مستحب ہے کہ ایسے طول و عرض کا کپڑا لیا جائے جس میں جوڑ لگانے کی ضرورت نہ ہو۔ اور اگر نہ ملے تو مجبوری میں حرج نہیں ہے (۴) کفن سینے کے لئے ڈورے کو آب دہن سے تر کرنا (۵) کفن کو خوشبو لگانا (۶) ریشم ملے ہوئے کپڑے کا کفن دینا۔ بغیر تحت الحنک عمامہ سر پر لپیٹنا۔

جریدتین

میت کے ساتھ دو تر و تازہ لکڑیاں رکھنا سنتِ مؤکدہ ہے۔ ان کو "جریدتین" کہتے ہیں۔ جہاں تک ممکن ہو درختِ خرما کی لکڑی ہو۔ ورنہ پھر بیری اور اس کے بعد بید یا انار ہے اور اگر ان میں سے بھی کوئی نہ ہو تو ہر تازہ لکڑی کافی ہے۔ حدیث میں ہے کہ جب تک یہ لکڑیاں خشک نہیں ہوتیں۔ میت سے عذابِ قبر برطرف رہتا ہے اور مستحب ہے کہ کفن کی طرح جریدتین پر بھی کلمۂ شہادتین اور اسمائے آئمہ معصومین علیہم السّلام لکھے جائیں دونوں پر روئی لپیٹ کر ایک لکڑی کو کفنی کے اندر داہنی طرف میت کے جسم سے ملا کر اس طرح رکھیں کہ اس کا سرا میت کی ہنسلی سے ملا رہے۔ اسی طرح دوسری لکڑی بائیں جانب رکھیں لیکن کفنی سے اُوپر رکھا جائے

ترتیبِ کفن

پہلے کسی پاک چیز پر خواہ فرش ہو یا چارپائی پوٹ کی چادر بچھائیں۔ اُس پر کفنی کا

گریبان پھاڑ کر آدھی چادر پر بچھا دیں اور باقی کو سرہانے کی طرف رہنے دیں پھر لنگ مقام ناف سے پنڈلیوں تک بچھا دیں۔ پھر ران پیچ کا ایک سرا پھاڑ کر اس جگہ رکھیں جہاں میت کی کمر رہے گی۔ اس کے بعد میت کو کفن پر لٹا دیں اور اس طرح حنوط کریں جس طرح کہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔ پھر ران پیچ کا پھٹا ہوا سرا میت کی کمر میں اس طرح باندھیں کہ گرہ ناف پر ہو۔ اور میت کے شرم گاہ پر اچھی طرح روئی رکھ دیں۔ اور ران پیچ کا دوسرا سرا اس گرہ میں نکال کر کھینچ دیں تاکہ مثل لنگوٹ کے ہو جائے اور روئی نہ گر سکے۔ اس کے بعد میت کے دونوں پاؤں ملا دیں اور باقی ران پیچ کو رانوں پر لپیٹ دیں اور نیچے سے داہنی طرف کو سرا نکال کر کسی تہ میں دبا دیں تاکہ کھلنے نہ پائے اس کے بعد لنگی باندھیں۔ اور اگر عورت کی میت ہو تو سینہ بند سینہ پر رکھ کر پشت پر گرہ لگا دیں۔ اور کفنی کا وہ سرا جو سرہانے رکھا ہوا ہے گلے میں ڈال کر پہنا دیں۔ اس کے بعد میتِ مرد کی صورت میں عمامہ باندھیں اور اس کے دونوں سرے ٹھوڑی کے نیچے سے نکال کر داہنی جانب کا سرا سینہ کے بائیں حصّہ پر اور بائیں جانب کا سرا سینہ کے داہنے حصّہ پر ڈال دیں۔ اسے تحت الحنک کہتے ہیں اور میت عورت ہونے کی صورت میں سر پر مقنعہ مثل رومال کے لپیٹ کر گرہ لگا دیں پھر اوڑھنی اڑھا دیں۔ پوٹ کی چادر باندھنے سے پہلے خاکِ شفا اور جریدتین رکھ دیں۔ جیسا کہ بیان ہو چکا۔ چادر کی ایک جانب میت پر ڈال کر دوسری جانب سے اس طرح ڈھک دیں کہ چادر کا ایک حصہ دوسرے حصّہ پر آ جائے پھر ایک دھجی سے میت کے سر کی طرف چادر کو سمیٹ کر باندھیں۔ اور ایک دھجی سے کمر پر اور ایک دھجی سے پاؤں کی طرف گرہ لگا دیں تاکہ کفن نہ کھلے اور چادر کی ایک تہہ دوسری تہہ سے علیحدہ نہ ہو جائے۔

مشایعتِ جنازہ

جنازہ کے ساتھ چلنا اور اس کو کندھا دینا ثوابِ عظیم کا باعث ہے۔ احادیث میں اس بارہ میں بے شمار آداب و فضائل وارد ہوئے ہیں چنانچہ منقول ہے کہ جب جنازہ پر نظر پڑے تو کہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ھٰذَا

مَا وَعَدَنَا اللّٰہُ وَ رَسُوْلُہٗ وَصَدَقَ اللّٰہُ وَ رَسُوْلُہٗ۔ اَللّٰھُمَّ زِدْنَآ اِیْمَانًا وَّ تَسْلِیْمًا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ تَعَزَّزَ بِالْقُدْرَۃِ وَ قَھَرَ الْعِبَادَ بِالْمَوْتِ ط حضرت امام محمد باقر علیہ السّلام جس وقت جنازہ ملاحظہ فرماتے تو کہتے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یَجْعَلْنِیْ مِنَ السَّوَادِ الْمُخْتَرَمِ جنازہ کو اٹھانے والے کہیں۔ بِسْمِ اللّٰہِ وَ بِاللّٰہِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جنازہ کو چار آدمی چاروں گوشوں سے کاندھے پر اٹھائیں۔ کاندھا اس طرح دیں کہ اوّل میت کے داہنے شانے کو اپنے داہنے کاندھے پر پھر میت کے داہنے پاؤں کی طرف پھر میت کے بائیں پاؤں کی طرف اپنے بائیں کاندھے پر اور پھر اسی کاندھے سے میت کے بائیں شانہ کو اٹھائیں۔ اور یہ خیال رکھیں کہ جب جنازہ کی ایک طرف سے دوسری طرف جائیں تو جنازہ کے آگے سے نہ گزریں بلکہ پیچھے سے جائیں۔ اور دعا و استغفار کے علاوہ آپس میں کوئی دنیوی کلام نہ کریں۔

نمازِ میّت

نمازِ میّت واجب کفائی[۱] ہے۔ اور یہ نماز جماعت سے ضروری نہیں ہے۔ اگر تنہا ایک شخص بھی پڑھ لے تو کافی ہے۔ البتہ جماعت مستحب ہے۔ اس نماز میں طہارت شرط نہیں ہے۔ جنب[۲] و حائض و بے وضو سب پڑھ سکتے ہیں۔ لیکن سنّت ہے کہ نماز پڑھنے والا باوضو ہو یا غسل کی حاجت ہو تو غسل کرے بلکہ اس موقع پر باوجود پانی موجود ہونے کے تیمّم بھی صحیح ہے۔ ہر مسلمان شیعہ اثنا عشری کی میّت پر خواہ وہ نیک اعمال ہو یا بداعمال۔ مرد ہو یا عورت، شہید ہو یا کسی دوسری صورت یعنی قصاص وغیرہ میں قتل کر دیا گیا ہو یا خودکشی کی ہو نماز پڑھنا واجب ہے۔ اس میں چھ سال کا بچہ بھی داخل ہے اور چھ سال سے کم عمر والے پر نماز پڑھنا مستحب ہے۔ بشرطیکہ مردہ پیدا نہ ہوا ہو۔ اور اگر کسی میّت کو بغیر نماز جنازہ پڑھے دفن کر دیا ہو تو اس کی قبر پر نماز پڑھنا واجب ہے کافر کی میّت پر نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔ نماز کے صحیح ہونے میں شرط یہ ہے کہ نماز

۱۔ واجب کفائی: یعنی تمام مومنین پر واجب ہے لیکن اگر صرف ایک شخص بھی پڑھ لے تو دوسروں کے ذمہ سے ساقط ہو جاتا ہے۔ ۲۔ جنب: وہ مرد یا عورت جس پر غسل جنابت واجب ہے

گذار بنا بر احوط (وجوبی)[1] شیعہ اثنا عشری ہو۔ اور اگر[2] طفل صغیر نماز میت پڑھے تو صحیح ہے مگر اس کے پڑھنے سے باقی تمام مکلفین پر سے ساقط نہ ہوگی۔ اور نماز میت خواہ فرادی پڑھی جائے خواہ بجماعت جب تک کہ میت کے ولی کی اجازت نہ لی جائے جائز نہ ہوگی۔ اگر نماز جماعت سے پڑھی جائے تو مقتدی بھی امام جماعت کے ساتھ پڑھتے رہیں۔ اگر وہ دعائیں یاد نہ ہوں اور آواز نہ آتی ہو تو مختصر دعائیں بھی پڑھ سکتے ہیں بہر حال خاموش نہ کھڑے رہیں۔ جنازہ کو اس طرح رکھیں کہ جب نماز پڑھنے والے قبلہ رخ کھڑے ہوں تو مردہ کا سر اس کے دہنے جانب اور پاؤں بائیں جانب رہیں۔ اگر میت مرد ہو تو پیش نماز اس کی کمر کے مقابل اور اگر میت عورت ہے تو اس کے سینے کے برابر کھڑا ہو۔ اس نماز کی ترکیب یہ ہے کہ اوّل اس طرح نیت کرے کہ اس حاضر میت پر نماز پڑھتا ہوں واجب قربۃً الی اللہ اس کے ساتھ ہی ہاتھ کانوں تک اٹھا کر ایک مرتبہ اللہ اکبر کہے اور پڑھے اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ط اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ ط پھر دوسری مرتبہ اللہ اکبر کہہ کر یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّسَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ كَاَفْضَلِ مَا صَلَّيْتَ وَسَلَّمْتَ وَبَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ط وَصَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَعِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ ط پھر تیسری مرتبہ اللہ اکبر کہہ کر یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ اَلْاَحْيَآءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ تَابِعْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ بِالْخَيْرَاتِ اِنَّكَ مُجِيْبُ الدَّعَوَاتِ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط پھر چوتھی مرتبہ اللہ اکبر

---

[1] اور بلوغ شرط صحت نہیں [2] بعید نہیں کہ جمیع مکلفین پر سے ساقط ہو جائے (آقائے محسن مدظلہ)

کہہ کر اگر میت مرد ہو تو اس طرح دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَا عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ نَزَلَ بِكَ وَاَنْتَ خَيْرُ مَنْزُوْلٍ بِهٖ اَللّٰھُمَّ اِنَّا لَا نَعْلَمُ مِنْهُ اِلَّا خَيْرًا وَّاَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنَّا اَللّٰھُمَّ اِنْ كَانَ ھٰذَا مُحْسِنًا فَزِدْ فِيْ اِحْسَانِهٖ وَاِنْ كَانَ مُسِيْئًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ وَاغْفِرْ لَهٗ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ عِنْدَكَ فِيْ اَعْلٰى عِلِّيِّيْنَ وَاخْلُفْ عَلٰى اَهْلِهٖ فِي الْغَابِرِيْنَ وَارْحَمْهُ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ط پھر پانچویں مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ کر نماز ختم کرے۔ اور اگر عورت کی میت ہو تو چوتھی تکبیر کے بعد یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذِهٖ اَمَتُكَ وَابْنَةُ عَبْدِكَ وَابْنَةُ اَمَتِكَ نَزَلَتْ بِكَ وَاَنْتَ خَيْرُ مَنْزُوْلٍ بِهٖ اَللّٰھُمَّ اِنَّا لَا نَعْلَمُ مِنْهَا اِلَّا خَيْرًا وَّاَنْتَ اَعْلَمُ بِهَا مِنَّا اَللّٰھُمَّ اِنْ كَانَتْ ھٰذِهٖ مُحْسِنَةً فَزِدْ فِيْ اِحْسَانِهَا وَاِنْ كَانَتْ مُسِيْئَةً فَتَجَاوَزْ عَنْهَا وَاغْفِرْ لَهَا اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهَا عِنْدَكَ فِيْ اَعْلٰى عِلِّيِّيْنَ وَاخْلُفْ عَلٰى اَهْلِهَا فِي الْغَابِرِيْنَ وَارْحَمْهَا بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ط اور پانچویں مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ کر نماز ختم کرے۔ اور اگر میت نابالغ کی ہو تو چوتھی تکبیر کے بعد اس طرح دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ لِاَبَوَيْهِ وَلَنَا سَلَفًا وَّفَرَطًا وَّاَجْرًا ط پھر پانچویں تکبیر کہہ کر نماز ختم کرے۔ اگر میت ضعیف العقل ہو کہ اچھی طرح حق و باطل میں تمیز نہ کر سکے تو چوتھی تکبیر کے بعد یہ کہے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ط پھر پانچویں تکبیر کہہ کر نماز ختم کرے۔ اور اگر میت مجہول الحال ہو یعنی اس کا مذہب معلوم نہ ہو تو چوتھی تکبیر کے بعد اس طرح کہے۔ اَللّٰھُمَّ اِنْ كَانَ يُحِبُّ الْخَيْرَ وَاَهْلَهٗ فَاغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَتَجَاوَزْ عَنْهُ پھر پانچویں تکبیر کہہ کر نماز ختم کرے۔

اگر کسی شخص کو اتنی طولانی دعائیں یاد نہ ہو سکیں تو کم سے کم اتنا ہی یاد کرلے کہ پہلی تکبیر کے بعد کہے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط اور دوسری تکبیر کے بعد کہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ ط اور

تیسری تکبیر کے بعد پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ اور چوتھی تکبیر کے بعد اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِھٰذَا الْمَیِّتِ یا لِھٰذِہِ الْمَیِّتِ اور پھر پانچویں تکبیر کہہ کر نماز ختم کرے۔ اور سُنّت ہے کہ نماز سے فارغ ہو کر کہے۔

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ط اور نماز کے بعد سب لوگ اپنے مقام پر اُس وقت تک کھڑے رہیں جب تک کہ جنازہ وہاں سے اٹھایا نہ جائے خصوصاً پیش نماز۔

مستحب ہے کہ جوتے اتار کر نماز پڑھے۔ ہر تکبیر پر ہاتھوں کو بلند کرے۔ نمازِ جماعت میں ماموین کو امام کے پیچھے کھڑا ہونا چاہیئے۔ اگرچہ ایک ہی ماموم ہو۔ امام کو میّت اور مومنین کے لئے بہت دعا کرنی چاہیئے۔ نمازِ میّت مسجدوں میں پڑھنی مکروہ ہے۔

دفنِ میّت

میّت کو اس طرح زیرِ خاک پوشیدہ کرنا کہ وہ درندوں سے محفوظ رہے اور بدبو نہ پھیلے۔ مثل نمازِ میّت کے واجب کفائی[1] ہے۔ اور اس میں ولی کے اذن[2] کی ضرورت ہے اور واجب ہے کہ میّت کو قبر میں داہنی کروٹ سے رو بقبلہ لٹائیں۔ اگر میّت کشتی یا جہاز میں ہو۔ اور دفن کرنا ناممکن ہو تو کسی بڑے ظرف[3] میں رکھ کر سر باندھ دیں اور دریا میں چھوڑ دیں یا اس کے پیروں میں کوئی وزنی چیز باندھ کر دریا میں ڈال دیں۔ جب دفن کے لئے جنازہ کو قبر کے قریب لائیں تو مستحب ہے کہ اوّل قبر سے دو تین گز کے فاصلہ پر اس کو رکھ دیں۔ پھر اٹھائیں اور کچھ آگے بڑھا کر رکھ دیں۔ پھر یہاں سے اٹھا کر قبر کے بالکل قریب لے جائیں۔ پھر تیسری مرتبہ آہستہ آہستہ قبر میں اتاریں۔ اگر میّت مرد ہو تو اس کو قبر کی پائنتی سے اس طرح اندر اتاریں کہ اول سر داخل ہو۔ اور عورت کو قبر کے اس پہلو سے جو قبلہ کی طرف ہے عرض میں داخل کریں۔ باپ کا بیٹے کی قبر میں داخل ہونا مکروہ ہے۔ عورت کی میّت کو قبر میں اتارتے وقت پردہ کر لیا جائے۔ عورت کی میّت کو شوہر ورنہ ایسا رشتہ دار جو محرم ہو۔ اور اس کے نہ ہونے کی صورت میں دوسرا اور عزیز قبر میں اتارے

1- واجب کفائی: ایسا واجب جسے اگر ایک بھی ادا کرے تو سب سے ادا ہو جائے ورنہ پھر سب قصوروار ہوں گے اور سب سے پوچھ گچھ ہوگی حاشیہ صفحہ ۹۸ دیکھیں۔ 2- اذن: اجازت۔ 3- ظرف: برتن، مراد صندوق وغیرہ۔

میت کو قبر میں اُتارنے والا شخص اس وقت باوضو اور سر ننگے، ننگے پاؤں کپڑوں کے بٹن یا بند اور تکمہ کو کھولے ہوئے ہو۔ جب میت کو قبر میں رکھنے کے لئے اٹھایا جائے تو کہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اِلٰى رَحْمَتِكَ لَا اِلٰى عَذَابِكَ اَللّٰهُمَّ افْسَحْ لَهٗ فِیْ قَبْرِهٖ وَلَقِّنْهُ حُجَّتَهٗ وَثَبِّتْهُ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ وَقِنَا وَاِيَّاهُ عَذَابَ الْقَبْرِؕ اور قبر دیکھنے کے وقت کہے۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ رَوْضَةً مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَلَا تَجْعَلْهُ حُفْرَةً مِّنْ حُفَرِ النَّارِؕ اور میت مرد کو قبر میں رکھتے وقت کہے اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ نَزَلَ بِكَ وَاَنْتَ خَيْرُ مَنْزُوْلٍ بِهٖؕ اور میت عورت کو قبر میں رکھتے وقت کہے۔ اَللّٰهُمَّ اَمَتُكَ وَابْنَةُ عَبْدِكَ وَابْنَةُ اَمَتِكَ نَزَلَتْ بِكَ وَاَنْتَ خَيْرُ مَنْزُوْلٍ بِهٖؕ اور قبر میں رکھنے کے بعد کہے۔ اَللّٰهُمَّ جَافِ الْاَرْضَ عَنْ جَنْبَيْهِ وَصَاعِدْ عَمَلَهٗ وَلَقِّهٖ مِنْكَ رِضْوَانًا اور عورت کے واسطے کہے اَللّٰهُمَّ جَافِ الْاَرْضَ عَنْ جَنْبَيْهَا وَصَاعِدْ عَمَلَهَا وَلَقِّهَا مِنْكَ رِضْوَانًاؕ اور سورۃ فاتحہ، سورۃ اخلاص اور معوذتین اور آیۃ الکرسی پڑھے۔ اس کے بعد میت کو داہنی جانب قبلہ رخ لٹانے کے بعد سنت ہے کہ کفن کے بند کھول دیں اور میت کے منہ سے کپڑا ہٹا دیں تاکہ داہنا رخسارہ زمین سے لگ جائے۔ اور تکیہ کی طرح سر کے نیچے کچھ مٹی رکھ کر اس کو بلند کریں۔ اور منہ کے سامنے ڈھیلہ خاک شفا یا سجدہ گاہ اس طرح رکھ دیں کہ آلودہ ہونے کا اندیشہ نہ رہے۔ پھر میت کا ولی یا وہ جس کو اجازت دے قبر کے اندر ایک طرف کھڑا ہو تاکہ میت اس کے دونوں پاؤں کے درمیان نہ ہو جائے۔ اور اپنے ہاتھ قینچی کی طرح کرکے داہنے ہاتھ سے میت کا داہنا شانہ اور بائیں ہاتھ سے میت کا بایاں شانہ پکڑے اور اچھی طرح تلقین کے وقت ہلاتا رہے اور بہتر ہے کہ عربی اور میت کی زبان میں دونوں طرح تلقین ہو۔

تلقین مرد

اِسْمَعْ اِفْهَمْ اِسْمَعْ اِفْهَمْ اِسْمَعْ اِفْهَمْ يَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ[1] هَلْ اَنْتَ

[1] فلاں بن فلاں کی بجائے متوفی اور اس کے باپ کا نام لے ۱۲

عَلَى الْعَهْدِ الَّذِيْ فَارَقْتَنَا عَلَيْهِ مِنْ شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَسَيِّدُ النَّبِيِّيْنَ وَخَاتَمُ الْمُرْسَلِيْنَ وَاَنَّ عَلِيًّا
اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَسَيِّدُ الْوَصِيِّيْنَ وَاِمَامٌ نِ افْتَرَضَ اللّٰهُ طَاعَتَهٗ
عَلَى الْعٰلَمِيْنَ وَاَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَعَلِيَّ ابْنَ الْحُسَيْنِ وَمُحَمَّدَ ابْنَ
عَلِيٍّ وَّجَعْفَرَ ابْنَ مُحَمَّدٍ وَّمُوْسَى ابْنَ جَعْفَرٍ وَّعَلِيَّ ابْنَ مُوْسٰى وَ
مُحَمَّدَ ابْنَ عَلِيٍّ وَّعَلِيَّ ابْنَ مُحَمَّدٍ وَّالْحَسَنَ ابْنَ عَلِيٍّ وَّالْقَآئِمَ الْحُجَّةَ
الْمَهْدِيَّ صَلَوٰتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَئِمَّةُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَحُجَجُ اللّٰهِ عَلَى
الْخَلْقِ اَجْمَعِيْنَ وَاَئِمَّتَكَ اَئِمَّةُ هُدًى اَبْرَارٌ يَا فُلَانَ[1] بْنَ فُلَانٍ اِذَا
اَتَاكَ الْمَلَكَانِ الْمُقَرَّبَانِ رَسُوْلَيْنِ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى
وَسَئَلَاكَ عَنْ رَّبِّكَ وَعَنْ نَّبِيِّكَ وَعَنْ دِيْنِكَ وَعَنْ كِتَابِكَ وَعَنْ
قِبْلَتِكَ وَعَنْ اَئِمَّتِكَ فَلَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ وَقُلْ فِيْ جَوَابِهِمَا اَللّٰهُ
جَلَّ جَلَالُهٗ رَبِّيْ وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نَبِيِّيْ وَالْاِسْلَامُ
دِيْنِيْ وَالْقُرْاٰنُ كِتَابِيْ وَالْكَعْبَةُ قِبْلَتِيْ وَاَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيُّ بْنُ
اَبِيْ طَالِبٍ اِمَامِيْ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ نِ الْمُجْتَبٰى اِمَامِيْ وَالْحُسَيْنُ بْنُ
عَلِيِّ نِ الشَّهِيْدُ بِكَرْبَلَاءِ اِمَامِيْ وَعَلِيٌّ زَيْنُ الْعَابِدِيْنَ اِمَامِيْ وَمُحَمَّدُ بْنُ
عَلِيٍّ بَاقِرُ عِلْمِ النَّبِيِّيْنَ اِمَامِيْ وَجَعْفَرُ نِ الصَّادِقُ اِمَامِيْ وَمُوْسَى
الْكَاظِمُ اِمَامِيْ وَعَلِيُّ نِ الرِّضَا اِمَامِيْ وَمُحَمَّدُ نِ الْجَوَادُ اِمَامِيْ وَ
عَلِيُّ نِ الْهَادِيْ اِمَامِيْ وَالْحَسَنُ الْعَسْكَرِيُّ اِمَامِيْ وَالْحُجَّةُ الْمُنْتَظَرُ
اِمَامِيْ هٰٓؤُلَآءِ صَلَوٰتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ اَئِمَّتِيْ وَسَادَتِيْ وَ
قَادَتِيْ وَشُفَعَآئِيْ بِهِمْ اَتَوَلّٰى وَمِنْ اَعْدَآئِهِمْ اَتَبَرَّاُ فِي الدُّنْيَا
وَالْاٰخِرَةِ ثُمَّ اعْلَمْ يَا فُلَانَ[1] بْنَ فُلَانٍ اَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى نِعْمَ
الرَّبُّ وَاَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نِعْمَ الرَّسُوْلُ

[1] فلاں بن فلاں کی بجائے متوفی اور اس کے باپ کا نام لے۔

وَاَنَّ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیَّ ابْنَ اَبِیْ طَالِبٍ وَّ اَوْلَادَہُ الْاَئِمَّۃَ الْاَحَدَ عَشَرَ نِعْمَ الْاَئِمَّۃُ وَاَنَّ مَا جَآءَ بِہٖ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ حَقٌّ وَّاَنَّ الْمَوْتَ حَقٌّ وَّسُؤَالَ مُنْکَرٍ وَّنَکِیْرٍ فِی الْقَبْرِ حَقٌّ وَّالْبَعْثَ حَقٌّ وَّالنُّشُوْرَ حَقٌّ وَّالصِّرَاطَ حَقٌّ وَّالْمِیْزَانَ حَقٌّ وَّتَطَایُرَ الْکُتُبِ حَقٌّ وَّالْجَنَّۃَ حَقٌّ وَّالنَّارَ حَقٌّ وَّاَنَّ السَّاعَۃَ اٰتِیَۃٌ لَّا رَیْبَ فِیْھَا وَاَنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُ مَنْ فِی الْقُبُوْرِ اَفَھِمْتَ یَا فُلَانَ ابْنِ فُلَانٍ ثَبَّتَکَ اللّٰہُ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ ھَدَاکَ اللّٰہُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ عَرَّفَ اللّٰہُ بَیْنَکَ وَبَیْنَ اَوْلِیَآئِکَ فِیْ مُسْتَقَرٍّ مِّنْ رَّحْمَتِہٖ اَللّٰھُمَّ جَافِ الْاَرْضَ عَنْ جَنْبَیْہِ وَاَصْعِدْ بِرُوْحِہٖ اِلَیْکَ وَلَقِّہٖ مِنْکَ بُرْھَانًا ۔ اَللّٰھُمَّ عَفْوَکَ عَفْوَکَ ۔

تلقین عورت

اِسْمَعِیْ اِفْھَمِیْ اِسْمَعِیْ اِفْھَمِیْ اِسْمَعِیْ اِفْھَمِیْ یَا فُلَانَۃَ بِنْتَ فُلَانٍ ھَلْ اَنْتِ عَلَی الْعَھْدِ الَّذِیْ فَارَقْتِنَا عَلَیْہِ مِنْ شَھَادَۃِ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَسَیِّدُ النَّبِیِّیْنَ وَخَاتَمُ الْمُرْسَلِیْنَ وَاَنَّ عَلِیًّا اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَسَیِّدُ الْوَصِیِّیْنَ وَاِمَامٌ افْتَرَضَ اللّٰہُ طَاعَتَہٗ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ وَاَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ وَعَلِیَّ بْنَ الْحُسَیْنِ وَمُحَمَّدَ بْنَ عَلِیٍّ وَّجَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَّمُوْسَی ابْنَ جَعْفَرٍ وَّعَلِیَّ بْنَ مُوْسٰی وَمُحَمَّدَ بْنَ عَلِیٍّ وَّعَلِیَّ بْنَ مُحَمَّدٍ وَّالْحَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ وَّالْقَآئِمَ الْحُجَّۃَ الْمَھْدِیَّ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْھِمْ اَئِمَّۃُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَحُجَجُ اللّٰہِ

فلاں ابن فلاں کی جگہ متوفیہ اور اس کے باپ کا نام لے ۱۲

عَلَى الْخَلْقِ اَجْمَعِيْنَ وَاَئِمَّتُكِ اَئِمَّةُ هُدًى اَبْرَارٌ يَا فلانة بنت فلان
اِذَا اَتَاكِ الْمَلَكَانِ الْمُقَرَّبَانِ رَسُوْلَيْنِ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَ
تَعَالٰى وَسَئَلَاكِ عَنْ رَبِّكِ وَعَنْ نَبِيِّكِ وَعَنْ دِيْنِكِ وَعَنْ كِتَابِكِ
وَعَنْ قِبْلَتِكِ وَعَنْ اَئِمَّتِكِ فَلَا تَخَافِيْ وَلَا تَحْزَنِيْ وَقُوْلِيْ فِيْ
جَوَابِهِمَا اَللّٰهُ جَلَّ جَلَالُهٗ رَبِّيْ وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ
نَبِيِّيْ وَالْاِسْلَامُ دِيْنِيْ وَالْقُرْاٰنُ كِتَابِيْ وَالْكَعْبَةُ قِبْلَتِيْ وَاَمِيْرُ
الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ اِمَامِيْ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نِ الْمُجْتَبٰى
اِمَامِيْ وَالْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ نِ الشَّهِيْدُ بِكَرْبَلَاءَ اِمَامِيْ وَعَلِيٌّ زَيْنُ الْعَابِدِيْنَ
اِمَامِيْ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بَاقِرُ عِلْمِ النَّبِيِّيْنَ اِمَامِيْ وَجَعْفَرُ الصَّادِقُ
اِمَامِيْ وَمُوْسَى الْكَاظِمُ اِمَامِيْ وَعَلِيٌّ نِ الرِّضَا اِمَامِيْ وَمُحَمَّدُ الْجَوَادُ
اِمَامِيْ وَعَلِيٌّ نِ الْهَادِيْ اِمَامِيْ وَالْحَسَنُ الْعَسْكَرِيُّ اِمَامِيْ وَالْحُجَّةُ
الْمُنْتَظَرُ اِمَامِيْ هٰؤُلَاءِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ اَئِمَّتِيْ وَسَادَتِيْ
وَقَادَتِيْ وَشُفَعَائِيْ بِهِمْ اَتَوَلّٰى وَمِنْ اَعْدَائِهِمْ اَتَبَرَّأُ فِي الدُّنْيَا وَ
الْاٰخِرَةِ ثُمَّ اعْلَمِيْ يَا فلانة[1] بنت فلان اَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى نِعْمَ
الرَّبُّ وَاَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ نِعْمَ الرَّسُوْلُ وَاَنَّ اَمِيْرَ
الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ وَّاَوْلَادَهُ الْاَئِمَّةَ الْاَحَدَ عَشَرَ نِعْمَ
الْاَئِمَّةُ وَاَنَّ مَا جَاءَ بِهٖ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ حَقٌّ وَّاَنَّ
الْمَوْتَ حَقٌّ وَّسُؤَالَ مُنْكَرٍ وَّنَكِيْرٍ فِي الْقَبْرِ حَقٌّ وَّالْبَعْثَ حَقٌّ وَّالنُّشُوْرَ
حَقٌّ وَّالصِّرَاطَ حَقٌّ وَّالْمِيْزَانَ حَقٌّ وَّتَطَائُرَ الْكُتُبِ حَقٌّ وَّالْجَنَّةَ حَقٌّ
وَّالنَّارَ حَقٌّ وَّاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ
فِي الْقُبُوْرِ اَفَهِمْتِ يَا فُلَانَةُ[2] ثَبَّتَكِ اللّٰهُ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ هَدَاكِ اللّٰهُ
اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ عَرَّفَ اللّٰهُ بَيْنَكِ وَبَيْنَ اَوْلِيَائِكِ فِيْ مُسْتَقَرٍّ مِّنْ
رَحْمَتِهٖ اَللّٰهُمَّ جَافِ الْاَرْضَ عَنْ جَنْبَيْهَا وَاَصْعِدْ بِرُوْحِهَا اِلَيْكَ

[1] فلانۃ بنت فلاں کی جگہ متوفیہ اور اس کے باپ کا نام لے۔ [2] یہاں متوفیہ کا نام لیا جائے۔

وَلَقِّهَا مِنْكَ بُرْهَانًا اَللّٰهُمَّ عَفْوَكَ عَفْوَكَ ۔

احکام بعد تلقین

تلقین کے بعد جو شخص قبر کے اندر ہو وہ پاؤں کی طرف سے باہر نکلے اور سرہانے کی طرف سے قبر کو بند کرنا شروع کریں۔ اگر مرد کی میت ہو تو بند کرتے وقت یہ دُعا پڑھے اَللّٰهُمَّ صِلْ وَحْدَتَهُ وَ اٰنِسْ وَحْشَتَهُ وَ اٰمِنْ رَوْعَتَهُ وَ اَسْكِنْ اِلَيْهِ مِنْ رَحْمَتِكَ رَحْمَةً تُغْنِيْهِ بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ فَاِنَّمَا رَحْمَتُكَ لِلظَّالِمِيْنَ ط اور میت عورت کے لئے اس طرح دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ صِلْ وَحْدَتَهَا وَ اٰنِسْ وَحْشَتَهَا وَ اٰمِنْ رَوْعَتَهَا وَ اَسْكِنْ اِلَيْهَا مِنْ رَحْمَتِكَ رَحْمَةً تُغْنِيْهَا بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ فَاِنَّمَا رَحْمَتُكَ لِلظَّالِمِيْنَ ط پھر اقربا کے علاوہ سب لوگ ہاتھ کی پشت سے تین تین مرتبہ مٹی دیں۔ اور کہتے جائیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ط سنّت ہے کہ زمین سے چار انگل یا بالشت بھر بلند قبر کو چوکور بنائیں۔ پھر قبر پر اس طرح پانی چھڑکیں کہ پانی ڈالنے والا قبلہ رُخ ہو کر سرہانے سے ڈالتا ہوا پاؤں تک اور وہاں سے پھر سرہانے تک لائے اور درمیان میں سلسلہ منقطع نہ ہو۔ باقی جو پانی بچے اُس کو درمیان قبر میں ڈال دیا جائے۔ اس کے بعد سب لوگ قبلہ رُخ اپنی اُنگلیاں قبر پر اس طرح رکھ کر کہ ان کا نشان پڑ جائے سات مرتبہ سورۃ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ پڑھیں۔ جب سب فارغ ہو کر وہاں سے چلے جائیں تو پھر وہی تلقین باآواز بلند قبر کے سرہانے بیٹھ کر پڑھی جائے یہ تلقین جان کنی کی حالت میں اور کفن پہنانے کے بعد بھی مستحب ہے۔

قبر پختہ کرنا مکروہ ہے۔ سوائے ایسے افراد کے جو دینی حیثیت سے قابلِ تعظیم ہیں۔ اور جن کی یاد کا قائم رکھنا مذہبی احساس کا ایک مظاہرہ ہے۔ جیسے شہدائے راہِ خدا، اور علمائے صالحین بطور نشان ایک پتھر نصب کر دیں۔ اور اگر قبر دھنس جائے تو مٹی ڈال کر درست کر دیں۔ صاحب مصیبت کے لئے اپنا منہ پیٹنا،

طمانچہ لگانا[ح]، اپنے آپ کو زخمی کرنا اور بال نوچنا وغیرہ حرام ہے۔ خواہ اعزہ کے مرنے میں ہو یا غیروں کے۔ اور اسی طرح کپڑے پھاڑنا حرام ہے۔ لیکن باپ اور بھائی کے مرنے میں کپڑا پھاڑنا حرام نہ ہوگا۔ دو میت کو ایک قبر میں دفن کرنا اور میت کو ایک شہر سے دوسرے شہر میں لے جانا مکروہ ہے اور میت کی ہڈیوں کو تھیلے میں رکھ کے دفن کریں تو بھی کوئی مضائقہ نہیں[ل] ہے۔ قبر پر بیٹھنا اور قبر سے راستہ چلنا مکروہ ہے۔

احادیثِ معتبرہ میں وارد ہوا ہے کہ جس شخص پر مصیبت نازل ہو۔ اس کو چاہیئے کہ محمد و آلِ محمد علیہم السلام کی مصیبتوں کو یاد کر کے اشک بہائے۔ ان کے ماتم میں نالہ و فریاد کرنا مستحب اور ثوابِ عظیم کا باعث اور موجب بخشش و مغفرت ہے۔ سُنّت ہے کہ مومنین اہلِ میت سے رسمِ تعزیت ادا کریں اور تسلّی دیں اور تین روز تک کھانا بھیجیں لیکن خود نہ کھائیں کیونکہ یہ مکروہ ہے اور اہلِ جاہلیت کا عمل ہے۔

نبش قبر

دفن کے بعد قبر کا کھودنا حرام[۲] ہے۔ البتہ اگر اتنا زمانہ گذر جائے کہ قبر کہنہ ہوگئی ہو اور مردہ کے آثار باقی نہ ہوں تو نبش (کھودنا) جائز ہے۔ لیکن بزرگانِ مذہب علماء و صلحاء کے قبور نہ کھودنا چاہیئیں بلکہ ان کی تعمیر کرنا چاہیئے تاکہ ان کی قبروں کے نشان باقی رہیں۔ اس کے علاوہ وہ مواقع جہاں قبر کھودنا جائز ہے یہ ہیں۔

(۱) غصبی زمین میں میت دفن ہوگئی ہو۔ اور مالک زمین کسی طرح راضی نہ ہو۔

(۲) غصبی کفن دے دیا گیا ہو۔

ح اگر ضرر ہو ورنہ جائز ہے۔ بلکہ بعض موارد میں بہتر ہے (مثلاً آئمہ معصومینؑ کی مصیبت پر) (آقائے محسن حکیم)

ل اگر ہڈیاں ایک دوسرے سے جدا ہوگئی ہوں ورنہ جس طرح عموماً دفن و کفن ہوتا ہے اُسی طرح لازماً ہوگا۔ ۱۲ ۲ میت کو قبر سے نکال کر مشاہد مشرفہ معصومین علیہم السلام میں منتقل کرنا بنا بر اقوی جائز ہے (آقائے محسن مدظلہ)

(۳) کوئی شے مالیت کی قبر میں رہ گئی ہو۔
(۴) شرعی مطلب میں گواہی کے سلسلہ میں۔ بشرطیکہ گواہی میّت کے دیکھنے پر موقوف ہو۔
(۵) میّت کو بغیر غسل وکفن کے دفن کردیا گیا ہو یا قبر میں اس کو قبلہ کی طرف نہ لٹایا گیا ہو۔

مسئلہ ۔ اگر حاملہ عورت مر جائے اور اس کے پیٹ میں بچّہ زندہ ہو تو اس صورت میں بائیں پہلو سے پیٹ چاک کر کے بچّہ کو نکال کر سی دیں۔ اور اس کے بعد میّت کو غسل دے کر حسب قاعدہ دفن کرادیں۔

نماز ہدیۂ میّت

اِسے نمازِ وحشت بھی کہتے ہیں۔ شب دفن مغرب و عشاء کے درمیان ورنہ آخر شب تک جس وقت ہوسکے دو رکعت نماز پڑھنا مستحب ہے۔ پہلی رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد ایک مرتبہ آیۃ الکرسی[1] اور دوسری رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد دس مرتبہ سورۃ اِنَّآ اَنۡزَلۡنَاہُ پڑھے اور سب امور نماز صبح کی طرح ادا کرے۔ نماز ختم کرنے کے بعد کہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّابۡعَثۡ ثَوَابَ ھَاتَیۡنِ الرَّکۡعَتَیۡنِ اِلٰی قَبۡرِ فُلَانٍ ۔ اور لفظ فلاں کی جگہ میّت کا نام لے۔

غسل مس میّت

جو شخص میّت کو سرد ہو چکنے کے بعد اور اُسے غسل دینے سے پہلے مس کرے اُس پر غسلِ مس میّت واجب ہوگا۔ اگرچہ بنا بر اقوی[1] میّت کے دانت اور ناخن ہی سے کیوں نہ مس کرے۔ اور میّت کے بال چھونے سے غسل واجب نہیں ہوتا۔ اگر ایک یا دو غسل میّت کو دے چکے ہوں اور تیسرا غسل پورا ہونے سے قبل کوئی میت کو چھوئے تو بھی غسل واجب ہے۔ تاوقتیکہ تینوں غسل ختم نہ ہو جائیں غسل مسِ میّت کی کیفیت بھی غسلِ جنابت کی طرح ہے۔ فرق یہ ہے کہ مثل غسل حیض وغیرہ کے یہ بھی وضو کے لئے

---

[1] ھُمۡ فِیۡھَا خَالِدُوۡنَ تک۔

[1] اقوی: حاشیہ صد ۳۹ دیکھئے۔

کفایت نہیں کرتا۔ بلکہ نماز کے لئے وضو واجب ہے لیکن مس میت سے مسجد میں داخل ہونا یا سجدہ والی سورتوں کا پڑھنا حرام نہیں ہے۔

بارھواں باب نماز

اہمیت و ثواب نماز

خداوند عالم قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے۔ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ۔ یعنی نماز قائم کرو اور مشرک نہ ہو۔ پس منکرِ نماز کافر ہی نہیں بلکہ مشرک ہے۔ اور مشرک مستحق شفاعت نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا ظاہر ہے کہ مسلمان اور کافر کے درمیان حدِ فاصل نماز ہے۔ خدا نے قرآن میں قریباً چھتر مقامات پر بندوں کو عبادت بجالانے اور نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ اور حدیث میں ہے کہ اگر نماز قبول ہوگئی تو باقی اعمال بھی قبول ہو جائیں گے۔ اور اگر نماز رد کر دی گئی تو باقی اعمال بھی مردود ہو جائیں گے۔ جناب صادق آلِ محمد علیہ السّلام فرماتے ہیں کہ جو شخص نماز کو سبک و خفیف جان کر اس کی پرواہ نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے اور ہماری شفاعت اس کو نہیں پہنچ سکتی اس سے نماز کی اہمیت و عظمت روزِ روشن کی طرح واضح ہے۔

جناب رسالت مآب صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم ارشاد فرماتے ہیں کہ ہر ایک چیز کے لئے ایک زینت ہے۔ اور اسلام کی زینت نماز پنج گانہ ہے اور ہر چیز کا ایک رکن ہے اور ایماندار کا رکن پانچوں وقت کی نماز ہے۔ اور ہر چیز کے لئے ایک چراغ ہے اور مومن کے دل کا چراغ پنج گانہ نماز ہے۔ ہر شے کی ایک قیمت ہے اور بہشت کی قیمت نماز پنجگانہ ہے۔ توبہ کرنے والے کی توبہ۔ مال میں برکت، رزق میں وسعت، چہرہ کی رونق، مومن کی عزت، رحمت کا نزول، دُعا کی قبولیت، اور گناہوں کا کفارہ یہی نماز ہے۔

عذابِ ترکِ نماز

جنابِ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں کہ نماز دین کا ستون ہے پس جس نے اپنی نماز کو ترک کیا۔ اُس نے اپنے دین کو منہدم کیا۔ نیز حضرت فرماتے ہیں کہ جس شخص نے عمداً نماز کو ترک کیا کہ نہ اُس کے ثواب کی اُمید رکھتا ہے۔ اور نہ عذاب کا خوف ہے۔ ایسے شخص کے بارے میں مجھ کو کچھ پروا نہیں کہ خواہ وہ یہودی مرے یا نصرانی یا مجوسی۔ آں حضرتؐ ارشاد فرماتے ہیں کہ اپنی نمازوں کو ضائع و برباد نہ کرو۔ اِس لئے کہ جس نے اپنی نمازوں کو برباد کیا۔ خداوندِ عالم اس کو منافقین کے ہمراہ جہنّم میں داخل کرے گا۔

جو نماز کو سُبک سمجھ کر ترک کرے وہ کافر ہے۔ اور بے پرواہی کے طور پر ترک کرنے والا سخت عذاب کا مستحق ہے جس کی حد نہیں بتلائی جا سکتی جتنا یہ تساہل بڑھے اتنا ہی سزا کا مستحق ہے۔

واجب نمازیں

زمانہ غیبتِ امام آخر الزمان علیہ السلام میں سات نمازیں واجب ہیں۔ اوّل نمازِ پنجگانہ جو حالتِ حضر[1] میں سترہ رکعتیں ہیں۔ ظہر کی چار رکعت عصر کی چار رکعت مغرب کی تین رکعت۔ عشاء کی چار رکعت اور صبح کی دو رکعت۔ دوسرے نمازِ جمعہ جو بنا بر اقویٰ[2] مابین[له] جمعہ و ظہر واجب تخییری[3] ہے۔ تیسرے نمازِ آیات[4]۔ چوتھے نماز طواف واجب۔ پانچویں نماز نذر یا عہد یا قسم یا اجارہ[5]۔ چھٹے نماز والدین جو اُن سے کسی عذر کی وجہ سے یا بغیر عذر کے بھی فوت ہو گئی ہو تو وہ بڑے بیٹے پر واجب ہے سات‌ویں نمازِ میّت جس کا بیان احکامِ میّت میں ہو چکا ہے۔

له یعنی نماز گذار کو اختیار ہے خواہ جمعہ پڑھے یا ظہر نماز جمعہ بہر حال افضل ہے نماز جمعہ پڑھنے کے بعد احتیاط واجب یہ ہے کہ نماز ظہر کو بھی پڑھے (الاحقر نقوی عفی عنہ)

1- حالتِ حضر: وطن میں رہنا یا دس دن قیام کی نیت سے ٹھہرنا، حالتِ سفر میں نہ ہونا۔ 2- اقویٰ: جائز مسئلہ ۲۹ دیکھیں۔ 3- امر تخییر: جمعہ و ظہر کے درمیان۔ 4- نماز آیات: سورج و چاند گرہن، زلزلہ، سرخ و سیاہ آندھی، آسمانی آفات آنے پر پڑھی جاتی ہے۔ 5- نماز اجارہ: اجرت لے کر کسی کی نماز پڑھنا۔

سُنّتی نمازیں

سُنّتی نمازیں[1] بہت ہیں لیکن جن کی زیادہ تاکید ہے وہ نوافل یومیہ ہیں جو تعداد نماز پنج گانہ سے دُگنی تعداد یعنی چونتیس[2] رکعتیں ہیں۔ اوّل آٹھ رکعتیں نافلہ ظہر کی ہیں۔ جو زوال کے بعد فریضۂ ظہر سے پہلے دو دو رکعتی نماز کر کے پڑھی جاتی ہیں۔ دوسرے اسی طرح آٹھ رکعتیں فریضۂ عصر سے قبل، تیسرے اسی طرح چار رکعتیں فریضۂ مغرب کے بعد۔ چوتھے فریضۂ عشاء کے بعد دو رکعتیں[3] بیٹھ کر کہ جن کا ایک رکعت میں شمار ہوتا ہے اُسے نمازِ وتیرہ کہتے ہیں۔ پانچویں آٹھ رکعت نماز شب نصف رات کے بعد دو۔ دو رکعت کر کے۔ چھٹے دو رکعت نماز شفع۔ ساتویں نماز شفع کے بعد ایک رکعت نماز وتر اور آٹھویں دو رکعت فریضۂ صبح سے قبل۔

ان نمازوں میں یہ جائز ہے کہ صرف سورۃ الحمد پر اکتفا کرے۔ دوسرا سورۃ اور قنوت نہ پڑھے اور یہ بھی جائز ہے کہ بعض نوافل کو بجا لائے اور بعض کو چھوڑ دے لیکن جہاں تک ممکن ہو چھوڑنا نہیں چاہیئے۔ اور جو نمازیں سفر میں قصر پڑھے جیسے ظہر، عصر اور عشاء[4] ان کے نوافل ساقط ہوں گے لیکن نافلہ مغرب و صبح ساقط نہ ہوں گے۔ اور بحالتِ اختیار بیٹھ کر بھی نوافل پڑھ سکتا ہے۔

مقدّماتِ نماز

نماز شروع کرنے سے پہلے جن اُمور کا جاننا اور پہچاننا ضروری ہے وہ پانچ ہیں،

---

[1] سنّتی نمازوں کی تعداد اور ان کے تفصیلی احکام و آداب اور دعائیں بمعہ اُردو ترجمہ رسالہ "زینۃ العابدین" میں دیکھیں جو افتخار بک ڈپو رجسٹرڈ اسلام پورہ لاہور سے مل سکتی ہے۔

[2] اور حالتِ سفر میں گیارہ رکعتیں ہیں یعنی ظہر کی دو۔ عصر کی دو۔ مغرب کی تین، عشاء کی دو اور صبح کی دو رکعت ہیں۔ الاحقر نقوی عفی عنہ۔ [3] کھڑے ہو کر جائز ہے (آقائے محسن مدظلہ)

[4] نافلہ عشاء بقصد رجاء مطلوبیت پڑھ سکتا ہے (آقائے محسن حکیم)

اول، نماز کا وقت۔ دوسرے قبلہ کی شناخت، تیسرے نماز کی جگہ، چوتھے لباس نماز اور پانچویں لباس و بدن کی طہارت۔ ان میں سے ہر ایک کا علیحدہ علیحدہ بیان کیا جاتا ہے۔

اوقاتِ نماز پنجگانہ

نمازِ ظہر و عصر کا وقت زوال آفتاب (یعنی جب آفتاب دائرہ نصف النہار تک پہنچ جائے) سے شروع ہو کر غروب تک رہتا ہے۔ زوال آفتاب کے بعد بقدر نماز ظہر کے مخصوص ظہر کا وقت ہے اور غروب آفتاب سے بقدر نمازِ عصر جو وقت باقی رہے وہ مخصوص عصر کا وقت ہے کہ ان خاص اوقات پر ظہر کے مخصوص وقت میں بغیر اس کے ادا کئے عصر کی نماز صحیح نہیں اور عصر کے مخصوص وقت میں بغیر اس کے ادا کئے ظہر کی نماز صحیح نہیں۔ ظہر کا وقت فضیلت زوال آفتاب سے لے کر اس وقت تک ہے کہ سایہ ہر چیز کا اس کی برابر ہو جائے۔ اور عصر کا وقتِ فضیلت اس وقت تک باقی رہتا ہے۔ جب تک سایہ کسی چیز کا اس سے دگنا ہو جائے۔ مغرب کا وقت غروب شرعی یعنی اُفق مشرق سے سرخی زائل ہونے کا وقت ہے اور اس وقت تک رہتا ہے کہ نصف شب میں بقدر ادائے عشاء کا وقت رہ جائے اور عشاء کا وقت غروب شرعی سے بقدر ادائے مغرب گزرنے کے بعد نصف شب تک ہے غروب آفتاب کے بعد فوراً بعد بقدر تین رکعت کے مخصوص مغرب کا وقت ہے اور آخر میں جب نصف شب کے لئے بقدر چار رکعت کے وقت باقی رہے۔ یہ مخصوص عشاء کا وقت ہے۔ نماز مغرب کا وقت فضیلت غروب سے لے کر مغرب کی سرخی دور ہونے تک باقی رہتا ہے۔ اور نماز عشاء کا وقتِ فضیلت مغرب کی سرخی دور ہونے سے لے کر تہائی رات تک ہے۔ اگر از راہِ عصیان یا سہواً یا جہالت سے نماز

ص۱ احوط یہ ہے کہ سرخی مشرق انسان کے سر کے اوپر سے گذر جائے (آقائے محسن حکیم)

مغرب و عشاء کے ادا کرنے میں نصف شب سے بھی زیادہ تاخیر ہو جائے تو واجب ہے کہ صبح صادق سے پہلے[1] بجالے آئے۔ لیکن نیّت میں ادا یا قضا کا تعین نہ کرے

نماز صبح کا وقت اُفق میں سفیدی پھیلنے کی ابتداء سے کہ جو صبح صادق ہے۔ سورج نکلنے تک باقی رہتا ہے۔ اور اس کی فضیلت کا آخری وقت مشرق کی سمت سرخی ظاہر ہونے تک ہے۔

ہر نماز اس وقت تک نہ پڑھنی چاہیئے جب تک کہ اس کے وقت کے داخل ہو جانے کا یقین نہ ہو جائے۔ البتہ دو عادلوں کی گواہی[2] پر اعتبار کرے۔ اگر مذکورہ چیزوں پر اعتماد کر کے نماز پڑھ لے اور بعد میں ظاہر ہو کہ پوری نماز وقت آنے سے پہلے ہوئی تو نماز کا اعادہ کرے اور اگر اثنائے نماز میں وقت داخل ہو چکا خواہ سلام ہی سے پہلے تو نماز صحیح ہے۔

اگر کوئی شخص بھول کر نماز ظہر سے پہلے نماز عصر شروع کر دے اور حالتِ نماز میں یاد آئے تو نماز ظہر کی طرف عدول کرے (یعنی عصر کی نیّت کو ظہر کی نیّت میں بدل دے) اور اس کے بعد نماز عصر ادا کرے۔ اور اگر نماز عصر پہلے پڑھ لی ہو۔ پھر یاد آئے کہ ظہر نہیں پڑھی تو اس صورت میں احوط یہ ہے کہ بعد کی نماز کو ظہر یا عصر کی تعیین کئے بغیر "مافی الذمہ" (یعنی جو نماز میرے ذمہ ہے) کی نیّت سے بجالائے[3] اور اگر مغرب اور عشاء میں بھی یہی صورت بھول کر ہو جائے اور حالتِ نماز میں ایسے وقت پر یاد آئے کہ نمازِ عشاء سے نماز مغرب کی طرف عدول کرنا ممکن ہو۔ اور ابھی عشاء کی چوتھی رکعت کے رکوع میں داخل نہیں ہوا تو نیّت کو نماز مغرب کی طرف بدل دے۔ اور اس کے بعد

---

[1] اگر طلوع صبح صادق میں مقدارِ عشاء سے زیادہ وقت نہ باقی رہا ہو تو عشاء ہی کو بجالائے اور بعد میں احتیاطاً مغرب و عشاء دونوں قضا بجالائے ۱۲۔

[2] اگر علم حاصل ہو سکتا ہو تو دو عادلوں کی گواہی پر اعتبار کرنا محلِ تامل ہے۔ ۱۲

[3] اگر نماز عصر پڑھنے کے بعد یاد آئے کہ ظہر نہیں پڑھی تو جائز ہے کہ زاں بعد نماز ظہر بجالائے (آقائے محسن مدظلہ)

نماز عشاء بجالائے۔

واجب نماز سے مستحب نماز کی طرف نیّت تبدیل نہیں کی جاسکتی۔ اگر کوئی ظہر کی نیّت کر کے نماز شروع کردے۔ اور بحالت نماز اُسے معلوم ہو کہ وہ ظہر کی نماز پڑھ چکا ہے تو وہ اُسے عصر کی نماز میں تبدیل نہیں کرسکتا بلکہ اُسے یہ نماز چھوڑ کر پھر عصر کی نیّت سے نماز عصر پڑھے یہی حکم بعینہٖ مغرب و عشاء کا ہے۔

واضح رہے کہ بصورت اختیار نماز میں اتنی تاخیر کہ وقت نکل جائے جائز نہیں ہے۔ اور واجب ہے کہ پوری نماز وقت کے اندر بجالائے اور اگر عصیاناً یا سہواً اتنی تاخیر ہو کہ صرف ایک رکعت بھر کا وقت آخر میں رہ جائے تو واجب ہے کہ فوراً نماز شروع کردے۔ پس اقویٰ[1] یہ ہے کہ اس صورت میں نماز ادا قرار پائے گی [1]۔

شناختِ قبلہ

قبلہ سے مراد کعبہ ہے جو مسجد الحرام کے درمیان واقع ہے۔ اور اس کے محاذات میں زمین سے آسمان تک سب کا سب قبلہ ہے۔ واجب ہے کہ نماز واجب کو رُو بقبلہ بجالائے بلکہ نماز مستحب میں بھی قبلہ رُو ہونا معتبر ہے۔ دُور کے مقامات پر قبلہ کی شناخت کے بہت سے طریقے ہیں۔ زوال کے وقت آفتاب کو اپنی بائیں بھوں پر لینے سے قبلہ معلوم ہو جاتا ہے۔ یا ستارہ جدی کو جو قطب شمالی کے قریب ایک ستارہ ہے۔ جسے عرفاً قطب تارہ کہتے ہیں۔ اس کی انتہائی بلندی کے وقت داہنے کاندھے کے مقابل رکھنا قبلہ کی علامت ہے۔ اگر اس طرح معلوم نہ ہو سکے تو ایسی علامتوں پر یا مسلمانوں کے شہر میں ان کے قبرستان یا مسجدوں سے قبلہ کی تشخیص پر اعتماد کرنا چاہیئے تاوقتیکہ ان چیزوں کا غلط ہونا ظاہر[2] نہ ہو۔ اور اگر کہیں قبلہ

---

[1] بنا بر اقویٰ نماز واجبہ کے وقت میں نوافل یومیہ کے علاوہ مستحب نماز پڑھنا بھی جائز ہے (آقائے محسن مدظلہ)

[2] جب قبلہ کا علم نہ حاصل ہو سکتا ہو تب اعتماد جائز ہوگا ورنہ قبلہ کی تحقیق لازم ہوگی۔ ۱۲۔

۱۔ اقویٰ: حاشیہ صفحہ ۲۹ دیکھیے۔

کی شناخت نہ علم سے ہو سکے نہ ظن[1] سے۔ تو واجب ہے کہ چاروں سمتوں میں ایک ایک دفعہ نماز پڑھے۔ بشرطیکہ وقت وسیع ہو۔ اور اگر وقت تنگ ہو تو جتنی بھی گنجائش ہو پڑھے خواہ ایک ہی دفعہ سہی۔ اور جس سمت میں چاہے پڑھے۔

اگر قبلہ پہچان کر نماز پڑھے۔ اور اس کے بعد ظاہر ہو کہ نماز میں رو بقبلہ نہیں۔ بلکہ پشت بقبلہ تھا یا قبلہ دہنی یا بائیں جانب تھا تو اگر وقت باقی ہو تو نماز کا اعادہ کرے اور اگر نہ باقی ہو تو اس کی قضا بجا لائے۔ اور اگر اثنائے نماز میں قبلہ اور داہنی طرف کے درمیان یا قبلہ اور بائیں جانب کے درمیان تھوڑا سا انحراف ظاہر ہو تو فوراً رو بقبلہ ہو جائے اور نماز کو پورا کرے۔ نماز صحیح ہو گی۔ اور اگر نماز ختم ہونے کے بعد معلوم ہو۔ تب بھی نماز کو صحیح سمجھے۔

مکان نماز

واجب ہے کہ نماز پڑھنے کی جگہ مباح ہو۔ غصبی نہ ہو۔ اور کھڑے ہونے کی جگہ سے محل سجدہ پست و بلند نہ ہو۔ مگر ایک اینٹ بھر کی پستی و بلندی میں (جو چار انگل سے زیادہ نہ ہو) کوئی حرج نہیں ہے۔ اور لازم ہے کہ نماز اس جگہ کے مالک کی اجازت سے ہو۔ خواہ اجازت صریحی یعنی کھلم کھلا ہو یا اجازت ضمنی ہو یعنی وہ کہہ دے کہ آپ کو یہاں پر ہر بات کا اختیار ہے تو ضمناً نماز کی بھی اجازت ہو گئی یا اجازت فحوائی ہو یعنی مکان میں رہنے کی اجازت دے تو یہ مطلب بھی ثابت ہو گا کہ نماز کی اجازت بدرجۂ اولیٰ ہے) یا شاہد حال سے مالک کی اجازت کا پتہ چلے جیسے مہمان خانے سرائے وغیرہ جو رفاہ عام کے لئے بنائے گئے ہوں۔ اور اگر کسی شخص نے وہ جگہ کرایہ پر لی ہو تو اب کرایہ دار کی اجازت ضروری ہو گی۔

واجب ہے کہ نماز کی جگہ ایسی نجاست سے پاک ہو جو بدن یا لباس کو نجس کرے لیکن اگر وہ مقام ایسا خشک ہو کہ جس کی نجاست اثر نہ کرے گی اور محل سجدہ پاک ہو۔ تو نماز صحیح ہے ورنہ اگر سجدہ گاہ بھی نجس ہو گی تو نماز صحیح نہیں۔

۱۔ ظن: جب کسی چیز کے ہونے اور نہ ہونے، دونوں طرف کا خیال برابر ہو تو یہ یقین کا درمیانی مقام ہے اسے شک کہتے ہیں۔ یقین جب ایک طرف رجحان

بنا بر احوط عورت مرد سے آگے کھڑے ہو کر یا دونوں ایک دوسرے کے پہلو میں نماز نہ پڑھیں خواہ محرم ہوں یا نہ ہوں ؎ اگرچہ کراہت ہے اور یہ کراہت جاتی رہتی ہے اگر دونوں کے درمیان کوئی پردہ حائل ہو یا دس ہاتھ کا فاصلہ ہو۔

جن مقامات پر نماز پڑھنا مکروہ ہے منجملہ اُن کے ایک حمام بلکہ بہتر یہ ہے کہ حمام کے جامہ خانہ میں بھی نہ پڑھے۔ دوسرے ایسا مقام جہاں طبیعت نفرت کرے۔ تیسرے گھوڑے۔ گدھے وغیرہ جہاں بندھتے ہوں۔ چوتھے راستہ پر۔ پانچویں ایسے مکان میں کہ جہاں سامنے ذی روح کی تصویر ہو خواہ مجسم ہو یا غیر مجسم۔ چھٹے ایسی جگہ جہاں سامنے دروازہ کھلا ہو۔ ساتویں ایسی جگہ جہاں سامنے چراغ یا آگ روشن ہو۔ آٹھویں ایسی جگہ جہاں کوئی شخص خاص کر عورت نماز گذار کے سامنے ہو۔ نویں جہاں سامنے قرآن مجید یا کوئی کتاب یا کاغذ جس کی تحریر نمایاں ہو کھلا ہوا ہو۔ دسویں اس مکان میں جہاں کتا ہو سوائے شکاری کتے کے۔ گیارہویں ایسی جگہ جہاں شراب یا کوئی نشہ پیدا کرنے والی چیز ہو۔ بارہویں قبرستان میں۔

مستحب ہے کہ نماز مسجد میں پڑھے۔ مسجد میں نماز پڑھنا ثواب عظیم کا باعث ہے۔ حدیث میں ہے کہ مسجد الحرام میں ایک نماز کا ثواب لاکھ نمازوں کے برابر ہے۔ اور مسجد نبویؐ میں ایک نماز کا ثواب دس ہزار نمازوں کے برابر ہے اور مسجد اقصےٰ، مسجد کوفہ اور بیت المقدس میں ایک نماز ایک ہزار نماز کے برابر ہے۔ اور مسجد جامع میں سو نمازوں کے برابر اور مسجد محلہ میں پچیس نمازوں کے برابر۔ اور مسجد بازار میں بارہ نمازوں کے برابر ہے۔ اور قبر مبارک امیر المومنین علیہ السلام کے پاس ایک نماز کا ثواب دو لاکھ نمازوں کے برابر ہے۔ اور اسی طرح دیگر مشاہد مقدسہ میں نماز پڑھنے کے ثواب ہیں۔ مسجد کے ہمسایہ کے لئے مکروہ ہے کہ اپنی مسجد چھوڑ کر بغیر کسی عذر کے دوسری جگہ نماز پڑھے۔ لیکن عورت کے لئے مستحب ہے کہ وہ گھر ہی میں نماز پڑھے۔

؎ یہ احتیاط ترک نہ ہو (یعنی وجوبی ہے)۔ ۱۲ ؎ بحالت نماز عورت کا آگے اور مرد کا عقب میں کھڑے ہونا بنا بر اقوی جائز ہے (دونوں کی نماز صحیح ہوگی) اگرچہ مکروہ ہے (آقائے محسن مدظلہ)

کیونکہ وہ اس کے لئے مسجد سے افضل ہے بلکہ اور زیادہ فضیلت اس میں ہے کہ وہ گھر کے بھی کسی حجرہ میں نماز پڑھے۔

مسجد میں زیادہ جانا مستحب ہے بخصوصاً اس مسجد میں جہاں نماز پڑھنے والا کوئی نہ ہو۔ اور جو شخص مسجد میں جاکر نماز پڑھنے کا عادی نہ ہو۔ اُس کے ساتھ کھانا، اُس سے کسی کام میں مشورہ لینا۔ اُس کا ہمسایہ بن کر رہنا وغیرہ مکروہ ہے۔

لباس نماز

بحالتِ نماز مرد پر اس قدر واجب ہے کہ وہ اپنی شرم گاہ کو چھپائے اور عورت کو سوائے مُنہ اور ہاتھوں اور پاؤں کے تمام جسم یہاں تک کہ سر اور بالوں کا بھی چھپانا واجب[1] ہے۔ خواہ کوئی دیکھنے والا موجود نہ ہو۔ اگر نامحرم کے نظر پڑنے کا اندیشہ ہو۔ تو چہرہ پر نقاب ضروری ہے۔ بے شک حالتِ سجدہ میں نقاب اس قدر ہٹالے، کہ پیشانی کے نیچے کوئی حائل نہ رہے۔ پھر سر اٹھاتے وقت ڈال لے لباس نمازی (ساتر) کے شرائط حسب ذیل ہیں۔

(۱) لباس مباح ہو اور غصبی نہ ہو (۲) پاک ہو (۳) حرام گوشت جانور کی کھال یا اس کے اجزاء مثلاً بالوں وغیرہ کا نہ ہو[2] بلکہ اس کا کوئی جزو بھی نماز میں اپنے پاس یا لباس میں لگا ہوا نہ ہونا چاہیئے (۴) مردار کی کھال کا نہ ہو (۵) مردوں کا لباس خالص ریشم اور زربفت کا نہ ہو بلکہ مرد کے واسطے بغیر حالت نماز کے بھی ریشمی لباس کا پہننا[3] بلا کسی مجبوری کے ناجائز ہے۔ البتہ اگر کپڑے کی گوٹ خالص ریشم کی ہو تو جائز ہے۔ اگرچہ احوط[1] یہ ہے کہ چار انگل سے زیادہ چوڑی نہ ہو۔ اور ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی پہننا بلکہ سونے سے کسی طرح بھی زینت کرنا مردوں کے لئے ہر حالت میں ناجائز ہے۔ البتہ عورتوں کے

---

[1] لیکن کنیز اور نابالغ لڑکی کے لئے سر گردن کا چھپانا واجب نہیں [2] نہ حرام جانور کے رطوبات اس پر لگے ہوں ۱۲ آقائے بروجردی [3] البتہ حالت اضطرار اور جنگ میں مردوں کے ریشم پہننے میں کوئی حرج نہیں آقائے محسن مدظلہ۔

(۱) احوط: حاشیہ ص ۳۹ دیکھئے۔

واسطے یہ سب چیزیں یعنی ریشم سونا وغیرہ نماز تک میں جائز ہیں۔ ریشمی رومال اگر جیب میں ہو تو کوئی حرج نہیں۔

سونے اور چاندی کی گھڑی کا استعمال جائز ہے بلکہ طلائی زنجیر کا استعمال بھی حرام نہیں ہے۔ البتہ گردن یا اچکن وغیرہ میں طلائی زنجیر لٹکانا کہ جو باعث زینت و آرائش ہے۔ مردوں کے لئے حرام ہے۔

اگر سونے کا سکہ جیب میں ہو یا سونے سے دانتوں کی بندش ہو تو کوئی مضائقہ نہیں

سیاہ لباس کا استعمال مکروہ ہے۔ مشہور یہ ہے کہ بنی عباس کا لباس تھا۔ البتہ سیاہ جراب، عبا، عمامہ اور عزائے سیدالشہداء امام حسین علیہ السّلام کے سلسلہ میں سیاہ لباس استعمال کر سکتا ہے کوئی مضایقہ نہیں ہے۔

طہارت لباس و جسم

نماز کے لئے تمام جسم کا ہر نجاست سے پاک ہونا ضروری ہے خواہ وہ کپڑا جو زیب بدن ہو۔ اس سے ستر[1] جسم ہو یا اُس کپڑے سے ستر نہ کیا ہو۔ پس اگر ایسے کپڑے میں عمداً[2] نماز پڑھی جائے گی تو باطل ہے۔ اور اگر معلوم نہ ہو تو نماز صحیح ہے۔ اگرچہ جب بعد میں معلوم ہو اور نماز کا وقت بھی باقی ہو تو اعادہ احوط[3] ہے۔ بحالتِ نماز بعض نجاستیں معاف ہیں۔ ایک پھوڑا، زخم وغیرہ کا خون جب تک کہ اچھا نہ ہو جائے خواہ بدن پر لگا ہوا ہو یا کپڑے پر۔ اور یہی حکم بواسیر کے خون کا ہے۔ دوسرے لباس پر انسان یا حلال جانور کا خون جو انگوٹھے کے پور سے کم ہو معاف ہے مگر حیض و نفاس و استحاضہ کا خون یا کتے اور سوّر اور کافر اور مردار کا خون نہ ہو۔ تیسرے پہننے کی ایسی چیز اگر نجس ہو جائے جو نماز میں ستر کے لئے تنہا کافی نہیں ہو سکتی۔ مثلاً ٹوپی، کمربند، چھوٹا رومال وغیرہ۔ تو یہ نجاست بھی بحالتِ نماز معاف ہے۔ چوتھے کسی بچہ کو پالنے والی عورت کا کپڑا۔ بشرطیکہ دوسرا کپڑا اس کے پاس نہ ہو۔ اور دن رات میں نجس لباس کو ایک مرتبہ پاک کرے۔ اگرچہ

۵ احتیاط واجب ہے کہ ایسی چیزیں جب نجس ہو جائیں نماز کی حالت میں اپنے پاس نہ رکھے (آقائے محسن حکیم)

1۔ ستر: ڈھکنا، لباس۔ 2۔ عمداً: جان بوجھ کر۔ 3۔ اعادہ احوط ہے: احتیاطاً نماز دوبارہ پڑھے۔

احوط یہ ہے کہ بچہ لڑکا ہو۔ پانچویں بدن یا لباس کی وہ نجاست بھی معاف ہے جو بحالت مجبوری لگے رہے۔ مثلاً بیمار میں اتنی طاقت نہ ہو کہ پانی سے پاک کر سکے یا ضرر کا خوف ہو یا نجس کپڑا اتارنے میں سردی کی اذیت ہو۔

اذان واقامت

پنجگانہ نمازوں میں ہر مرد وعورت کے لئے اذان واقامت سُنّت ہے۔ بلکہ اقامت کی تاکید ہے۔ اور مرد کے لئے احوط یہ ہے کہ اقامت کو ترک نہ کرے۔ بروز جمعہ نماز عصر کے لئے اذان ساقط ہے اگر وہ نماز جمعہ یا ظہر کے ساتھ بلافاصلہ پڑھی جائے اذان واقامت ادا کرتے وقت حروف کی ادائگی درست ہو۔ موالات اور ترتیب کا خیال رہے۔ اور اوّل سے آخر تک نیت ایک رہے۔ اذان واقامت میں عقل، ایمان اور اسلام کا ہونا ضروری ہے۔ مستحب ہے کہ اذان دینے والا رو بقبلہ کھڑا ہو کر بلند آواز سے کہے۔ اذان کہتے وقت جلدی نہ کرے۔ دونوں کانوں میں انگلیاں رکھے۔ اذان و اقامت میں فاصلہ دے۔ اگرچہ ایک قدم اٹھانے یا تسبیح خوانی یا کسی دعا کے بقدر ہو اذان کے فصول ٹھہر ٹھہر کے کہے۔ لیکن آواز کو حلق میں گردش دینا مکروہ ہے۔ اور اگر گانے کی حد تک پہنچ جائے تو حرام ہے۔ اذان کا طریقہ یہ ہے۔ پہلے چار مرتبہ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ پھر دو مرتبہ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پھر دو مرتبہ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ پھر دو مرتبہ اَشْهَدُ اَنَّ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ اِمَامَ الْمُتَّقِيْنَ عَلِيًّا وَّلِيُّ اللّٰهِ وَصِيُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَخَلِيْفَتُهٗ بِلَا فَصْلٍ پھر دو مرتبہ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ پھر دو مرتبہ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ پھر دو مرتبہ حَيَّ عَلٰى خَيْرِ الْعَمَلِ پھر دو مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ پھر دو مرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

ے اگرچہ اقامت کا واجب نہ ہونا بھی خالی از دلیل نہیں ہے تاہم اس کو ترک نہ کرنا چاہیئے

ے بہ نیت استحباب لیکن بغیر قصد جزئیت۔ آقائے محسن مدظلہ۔

پس اذان ختم کرنے کے بعد ایک لمحہ توقف کرے۔ بہتر ہے کہ بیٹھ کر یا ایک قدم بڑھا کر ہاتھ بلند کر کے یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ قَلْبِیْ بَآرًّا وَّعَمَلِیْ سَآرًّا وَّ عَیْشِیْ قَآرًّا وَّ رِزْقِیْ دَآرًّا وَّ اَوْلَادِیْ اَبْرَارًا وَّاجْعَلْ لِّیْ عِنْدَ قَبْرِ نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مُسْتَقَرًّا وَّقَرَارًا بِرَحْمَتِکَ یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

پھر جب نماز کے لئے تیار ہو جائے تو اقامت کہے۔ اقامت کے فصول میں نہ ٹھہرے۔ اذان کی نسبت کم آواز میں اس طرح کہے۔ دو مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ دو مرتبہ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پھر دو مرتبہ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ دو یا ایک مرتبہ اَشْھَدُ اَنَّ عَلِیًّا حُجَّۃُ اللّٰہِ [1] پھر دو مرتبہ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ پھر دو مرتبہ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ دو مرتبہ حَیَّ عَلٰی خَیْرِ الْعَمَلِ دو مرتبہ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ دو مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور ایک مرتبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

واجباتِ نماز

واجباتِ نماز گیارہ ہیں۔ ان میں پانچ تو واجبات نماز رکنی ہیں۔ جن میں عمداً۔ یا سہواً کمی یا زیادتی سے سوائے نماز جماعت کے (جس کی تفصیل آگے آئے گی) نماز باطل ہو جاتی ہے۔ وہ یہ ہیں۔ اوّل تکبیرۃ الاحرام، دوسرے تکبیرۃ الاحرام کی حالت میں قیام، تیسرے رکوع میں جانے سے پہلے ملا ہوا قیام جسے "قیام متصل برکوع" کہتے ہیں چوتھے رکوع اور پانچویں دونوں سجدے۔ باقی چھ واجباتِ نماز غیر رکنی ہیں۔ ان میں عمداً کمی یا زیادتی سے نماز باطل ہو جاتی ہے لیکن اگر بھول کر ہو جائے تو باطل نہیں ہوتی وہ یہ ہیں۔ اوّل نیّت، دوسرے قرأت (سورتوں کا پڑھنا) تیسرے تشہد، چوتھے سلام۔ پانچویں ترتیب اور چھٹے موالات ان کو علیحدہ علیحدہ کسی قدر تفصیل سے بیان کیا جاتا ہے۔

[1] یہ جملہ کہنا مستحب ہے۔ آقائے محسن مدظلہ۔

نیّت

ضروری ہے کہ عمل کی تعیین اور قصدِ قربت ہو یعنی نماز کا قربۃً الی اللہ بجالانے کا قصد ہو۔ اور زبان سے ادا و قضا یا واجب و سُنّت کے الفاظ جاری کرنیکی ضرورت نہیں ہے بلکہ دل میں اس بات کا قصد ہونا چاہیئے کہ نماز صبح یا نماز ظہر پڑھتا ہوں۔ واجب قربۃً الی اللہ یا فلاں نماز پڑھتا ہوں سُنّت قربۃً الی اللہ۔ نماز احتیاط میں نیت زبان سے نہ کرے ورنہ نماز احتیاط اور اصل نماز میں کلام بیجا کا فاصلہ ہو جائیگا۔ سب سے بڑی شرط یہی ہے کہ نماز پڑھنے میں حکمِ خدا کی تعمیل اور خلوص ہو۔ ریاکاری اور دکھاوے کا مطلق دخل نہ ہو۔ ورنہ اگر اس میں کسی طرح کی ریا اور دکھاوے کا قصد ہوگا۔ تو نماز باطل ہے ؏

اگر پہلی نماز سے قبل بعد والی نماز پڑھنے لگے مثلاً نماز ظہر سے پہلے سہواً نمازِ عصر شروع کردے تو جس وقت یاد آئے فوراً ظہر کی نیّت کرلے۔ نماز صحیح رہے گی۔ اور اس کے بعد نماز عصر بجالائے اور اگر عدول کا محل باقی نہ ہو۔ مثلاً نماز عشاء کی چوتھی رکعت کا رکوع بجالانے کے بعد یاد آیا کہ نماز مغرب نہیں پڑھی تو اب مغرب کی نیّت نہیں ہوسکتی بلکہ نمازِ عشاء ختم کرے اور اس کے بعد نماز مغرب بجالائے۔ دونوں نمازیں صحیح ہوں گی۔

تکبیرۃ الاحرام

نیّت کے بعد فوراً بلا فاصلہ تکبیرۃ الاحرام یعنی اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہنا واجب ہے یہ نماز کا پہلا رکن ہے کہ اگر کوئی شخص عمداً یا سہواً اس کو چھوڑ جائے تو نماز باطل ہے تکبیرۃ الاحرام کہتے وقت بدن کو مکمل آرام و سکون ہو۔ پس اگر بدن کے حرکت کرنے کے وقت عمداً تکبیرۃ الاحرام کہے گا تو وہ باطل ہوگی۔ اس تکبیر کے علاوہ چھ اور تکبیریں

؏ اگر جزو مستحب میں ریاکاری ہوجائے تو نماز کا باطل ہونا مشکل ہے (آقائے محسن حکیم)

سُنّت ہیں۔ کل سات تکبیریں ہو جائیں گی۔ ان میں سے جس ایک کو چاہے تکبیرۃ الاحرام قرار دے باقی چھ تکبیریں مستحب قرار پائیں گی۔ لیکن آخری تکبیر کو تکبیرۃ الاحرام قرار دینا احوط ہے۔ اور سُنّت ہے کہ تکبیر کہتے وقت دونوں ہاتھ کانوں کے پاس لے جائے۔ انگلیاں ملی ہوئی ہوں اور ہتھیلیاں قبلہ رُخ ہوں۔ اور ساتوں تکبیریں بغیر کسی دعا کے پے در پے کہی جاسکتی ہیں مگر بہتر و افضل یہ ہے کہ پہلی تین تکبیریں بقصدِ سُنّت کہے پھر یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ عَمِلْتُ سُوْٓءً وَّظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْٓ اِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ۔ پھر دو تکبیریں اور بقصدِ سُنّت کہہ کر یہ دُعا پڑھے۔ لَبَّیْكَ وَسَعْدَیْكَ وَالْخَیْرُ فِیْ یَدَیْكَ وَالشَّرُّ لَیْسَ اِلَیْكَ وَالْمَهْدِیُّ مَنْ هَدَیْتَ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدَیْكَ ذَلِیْلٌ بَیْنَ یَدَیْكَ مِنْكَ وَبِكَ وَلَكَ وَاِلَیْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجٰی وَلَا مَفَرَّ وَلَا مَهْرَبَ مِنْكَ اِلَّآ اِلَیْكَ سُبْحَانَكَ وَحَنَانَیْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَیْتَ سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَرَبَّ الْبَیْتِ الْحَرَامِ۔ پھر ایک اور تکبیر کہے اور پھر بہ نیّت نماز آخری (ساتویں) تکبیر بطور تکبیرۃ الاحرام کہہ کر یہ دُعا پڑھے۔ اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ حَنِیْفًا مُّسْلِمًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔

قیام

کھڑے ہو کر تکبیرۃ الاحرام کہنا اور کھڑا ہونے کی حالت میں رکوع میں جانا رُکن ہے۔ اُسے عمداً یا سہواً چھوڑ دینے سے نماز باطل ہے۔ سورۃ الحمد اور دوسرا سورۃ پڑھنے کی حالت میں قیام واجب ہے۔ اور قنوت پڑھنے میں قیام مستحب ہے بحالت اختیار کسی چیز پر ٹیک لگا کر نہ کھڑا ہو بلکہ سیدھا کھڑا ہو۔ اور قیام میں استقرار

(یعنی سکون) واجب ہے۔ اور اگر کھڑے ہونے پر قادر نہ ہو تو کسی چیز پر ٹیک لگا کر کھڑا ہو ورنہ بیٹھ کر نماز پڑھے۔ اور اگر بیٹھ بھی نہ سکتا ہو تو داہنی کروٹ سے لیٹے۔ اور اگر اس سے بھی معذور ہو تو بائیں کروٹ سے لیٹے اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو چت لیٹ کر اس طرح نماز ادا کرے کہ پیروں کے تلوے رُو بقبلہ ہوں۔ ان صورتوں میں بھی اگر رکوع اور سجدہ کے لئے جھک سکے تو جھکے۔ ورنہ سر سے اشارہ کرے لیکن رکوع کے لئے کم اور سجدہ کے لئے زیادہ۔ اور اگر سر سے بھی اشارہ نہ ہو سکے تو آنکھوں کو بند کرنے سے اشارہ ہوگا۔ مگر رکوع کے لئے کم اور سجدہ کے واسطے زیادہ بند کرے۔

مستحب ہے کہ بحالتِ قیام مرد اپنے دونوں ہاتھ رانوں پر گھٹنوں کے مقابل رکھے انگلیاں باہم ملا کے رکھے۔ اور عورت ہاتھوں کو علیحدہ علیحدہ سینہ پر رکھے۔ مرد کے دونوں پاؤں میں فاصلہ تین کشادہ انگلیوں سے لے کر ایک بالشت تک ہو۔ اور عورت کے پاؤں ملے ہوئے ہوں۔ حالتِ قیام میں نگاہ مقامِ سجدہ کی طرف رہے پاؤں سیدھے اور برابر رکھے ہوئے ہوں۔ ایسی عاجزی سے کھڑا ہو کہ جس طرح ایک ادنیٰ غلام اپنے آقا کے رُوبرو کھڑا ہوتا ہے۔

قرأت (سورتوں کا پڑھنا)

پہلی اور دوسری رکعت میں سورۃ الحمد اور اس کے بعد کوئی دوسرا سورہ بسم اللہ سے لے کر آخر تک پڑھنا واجب ہے۔ ہاں اگر بیمار و معذور ہو یا کوئی بوجہ ضرورت جلدی میں ہو یا وقت تنگ ہو تو فقط الحمد پڑھنے پر اکتفا کر سکتا ہے اور مغرب کی تیسری اور ظہر و عصر اور عشاء کی تیسری و چوتھی رکعت میں نمازی کو اختیار ہے کہ چاہے صرف سورۃ الحمد[1] یا اس کی بجائے تسبیحات اربعہ یعنی سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھے اور اس کے بعد ایک مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ

---

[1] اگر تیسری اور چوتھی رکعت میں سورۃ الحمد پڑھے تو احوط (وجوبی) ہے کہ بسم اللہ کو آہستہ ہی پڑھے۔ ۱۲

کہے۔ اور اقویٰ یہ ہے کہ ان تسبیحات اربعہ کا ایک مرتبہ پڑھنا کافی ہے لیکن تین مرتبہ پڑھنا احوط[1] ہے۔ مغرب و عشاء اور صبح کی نماز مردوں کو بلند آواز سے پڑھنا چاہیئے۔ اور عورتوں کو اختیار ہے خواہ آہستہ پڑھیں یا آواز سے۔ بشرطیکہ نامحرم آواز نہ سُنے ورنہ بلند آواز سے نماز صحیح نہ ہوگی۔ ظہر و عصر مرد و عورت دونوں کو آہستہ پڑھنا چاہیئے۔ نماز ظہر و عصر میں بسم اللہ کو بالجہر[1] پڑھنا مستحب اور نماز صبح و مغرب و عشاء میں قرائت بالجہر واجب ہے۔ جہر اور اخفات[2] کا معیار یہ ہے کہ آواز ظاہر ہو تو جہر ہے اور ظاہر نہ ہو تو اخفات ہے۔ البتہ یہ ضروری ہے کہ قرائت اور باقی تمام اذکار نماز کو جہر سے پڑھنے میں آواز بہت بلند نہ ہو۔ اور اخفات سے پڑھنے میں بہت پست بھی نہ ہو کہ خود ہی نہ سُن سکے۔ یعنی دونوں میں اعتدال ملحوظ رہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ہر سورۃ کے ساتھ پڑھنا لازم ہے۔ اس لئے کہ سوائے سورۃ توبہ کے بسم اللہ تمام سورتوں کا جزو ہے۔ اور یہ لازم نہیں ہے کہ بسم اللہ شروع کرنے سے قبل[3] سورۃ کی تعیین[4] بھی کرلے۔ ہاں یہ لازم ہے کہ بسم اللہ کہتے وقت جس سورۃ کا قصد ہو۔ اس کو پڑھے۔ اور اگر کوئی اور سورۃ پڑھنا چاہے تو اس بسم اللہ کو کافی نہ سمجھے بلکہ پھر سے بسم اللہ کہے جو سورۃ پڑھ رہا ہو اس کو چھوڑ کر دوسرا سورہ پڑھ سکتا ہے۔ بشرطیکہ نصف سے تجاوز[3] نہ کیا ہو۔ مگر سورہ قل ہو اللہ اور قل یا ایہا الکافرون کو جب شروع کر دیا جائے تو ان سے عدول جائز نہیں[4] علاوہ نماز جمعہ کے کہ اس میں عدول کر کے سورۃ جمعہ یا منافقون پڑھ سکتا ہے۔ واجب نمازوں میں

---

[1] یہ احتیاط ترک نہ ہو [2] احوط (وجوبی) یہ ہے کہ سورۃ کی تعیین ہو خواہ اسی طرح ہی سہی کہ اسے کوئی سورت پڑھنے کی عادت ہو۔ پس بسم اللہ کہنے کے ساتھ اگرچہ سورۃ کی تعیین کا کوئی خاص قصد نہ کرے۔ تاہم جو سورۃ ہمیشہ پڑھتا ہے حسب عادت اس کا تعین خودبخود ذہن میں ہو جائے۔ ۱۲

[3] اگر نصف سورۃ تک بھی پہنچ جائے تو بھی چھوڑ کر دوسرا سورہ پڑھ سکتا ہے لیکن اگر آدھے سے بڑھ جائے تو پھر دوسرا سورہ نہ پڑھے (آقائے محسن حکیم)

[4] البتہ اگر کوئی کلمہ یا آیت بھول گیا ہو تو خواہ کوئی سورت ہو عدول کر سکتا ہے (آقائے محسن حکیم)

1- بالجہر: آواز ظاہر کر کے ساتھ۔ 2- اخفات: آواز چھپا کر پڑھنا۔ 3- قبل: پہلے۔ 4- تعیین: مقرر

سجدہ والی سورتیں نہ پڑھے۔ البتہ سنتی نمازوں میں ان کا پڑھنا جائز ہے۔ جس وقت سجدہ کی آیت پڑھے تو فوراً سجدہ کرے اور پھر کھڑا ہو کر سورۃ کو پورا کرے۔

سورۃ "والضحیٰ" اور "الم نشرح" دونوں، اور اسی طرح سورۃ "الم ترکیف" اور سورۃ "لایلف" دونوں مل کر ایک سورۃ ہیں۔ اگر ایک کو پڑھے تو ساتھ میں دوسرے کا پڑھنا لازم ہے۔ دونوں کے لئے علیحدہ علیحدہ بسم اللہ کہے۔

دونوں سورتوں میں اور ان کے اجزاء میں بھی ترتیب کا لحاظ رکھے اور ان میں موالات رہے۔ اور حتی الامکان دونوں سورتوں اور تسبیحات اربعہ کو سکون و استقرار کے ساتھ کھڑے ہو کر پڑھے۔

مستحب ہے کہ پہلی رکعت میں الحمد شروع کرنے سے پہلے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ آہستہ کہے۔ اور بسم اللہ اُن نمازوں میں بھی جو آہستہ پڑھی جاتی ہیں۔ بلند آواز سے کہے۔ قرأت میں جلدی نہ کرے بلکہ اس طرح پڑھے کہ سننے والا حروف شمار کر سکے۔ خوشنما آواز سے پڑھے لیکن گانا نہ ہو۔ سورۃ قل ہو اللہ احد پڑھنے کے بعد ایک مرتبہ یا دو مرتبہ یا تین مرتبہ کَذٰلِکَ اللّٰہُ رَبِّیْ کہے۔ یاد رہے کہ یہ جزو نماز نہیں ہے۔ لیکن چونکہ مطلقاً سورۃ قل ہو اللہ کے بعد اس کا پڑھنا وارد ہوا ہے۔ لہٰذا اس کا کہنا باعث ثواب ہے۔ سورۃ اِنَّآ اَنْزَلْنَاہُ ہر نماز کی پہلی رکعت میں اور سورہ قل ہو اللہ ہر نماز کی دوسری رکعت میں مستحب ہے۔ اگرچہ دوسری سورتیں بھی پڑھی جا سکتی ہیں۔ لیکن سورۃ قل ہو اللہ نماز میں خواہ پہلی رکعت ہو یا دوسری رکعت افضل ہے۔ اور اس کا ترک کرنا مکروہ ہے۔ دونوں رکعتوں میں ایک ہی سورۃ سوائے سورۃ توحید کے پڑھنا مکروہ ہے۔

قرأت صحیح طور سے ادا کرنا واجب ہے۔ یعنی حروف کو مخارج سے اس طرح ادا کرے کہ ایک دوسرے سے امتیاز ہو جائے۔ اور اگر کوئی نہ جانتا ہو تو سیکھے۔ ان مخارج کی پابندی لازم نہیں ہے بلکہ اس حرف کے ساتھ تلفظ صادق آنا اور عرب کے لوگوں کی طرح بولنا کافی ہے اور حرکت و سکون اور تشدید کو اچھی طرح ادا کرے۔

مشتبہ الصوت[1] تیرہ حروف ہیں۔ ء - ع اور ح - ہ - اور ت - ط - اور - ذ - ز

ض۔ ظ اور ث۔ س ص۔ ان کے علیحدہ علیحدہ مخرج حسب ذیل ہیں۔
(ء) حلق کے ابتدائی حصہ سے جو سینہ کے متصل ہے جھٹکے کے ساتھ نکلتا ہے۔
(ع) وسط حلق سے نکلتا ہے (ح) وسط حلق سے بھری ہوئی آواز سے نکلتا ہے (ھ ۔ ہ) ابتدائی حلق سے اور اس کی دھمک سینہ پر پڑتی ہے (ت) زبان کی نوک اُوپر کے اگلے دونوں دانتوں کی جڑوں سے ملا کر نکلتی ہے (ط) زبان کی نوک اُوپر کے اگلے دونوں دانتوں کی جڑوں سے ملا کر پشت زبان تالو سے لگا کر بھری آواز کے ساتھ نکلتی ہے (ذ) زبان کی نوک اُوپر کے اگلے دونوں دانتوں کے سرے سے لگا کر ہلکی آواز کے ساتھ نکلتی ہے (ز) زبان کی نوک نیچے کے اگلے دونوں دانتوں کے سرے سے لگا کر اور اُوپر نیچے کے دانتوں کو باہم ملا کر نکلتی ہے (ظ) زبان کی نوک اُوپر کے اگلے دونوں دانتوں کے سرے سے ملا کر اور اس کی پُشت تالو سے لگا کر بھری ہوئی آواز سے نکلتی ہے (ض) زبان کا کنارہ دائیں طرف، یا بائیں طرف کی داڑھوں سے لگا کر اور اُس کی پُشت تالو سے ملا کر بھری ہوئی آواز کے ساتھ نکلتی ہے۔ (ث) زبان کی نوک اُوپر کے اگلے دونوں دانتوں کے سرے سے ملا کر ہلکی آواز سے نکلتی ہے (س) زبان کی نوک نیچے کے اگلے دونوں دانتوں کے سرے سے لگا کر نکلتی ہے یہ چڑیا کی آواز کے مشابہ ہوتی ہے (ص) زبان کی نوک نیچے کے اگلے دونوں دانتوں کے سرے سے لگا کر اور پُشت زبان تالو سے ملا کر بھری ہوئی آواز میں نکلتی ہے۔

سورۃ الحمد میں چار وقف تام ہیں۔ پہلا بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ پر، دوسرا مٰلِكِ يَوۡمِ الدِّيۡنِ پر، تیسرا نَسۡتَعِيۡنُ پر اور چوتھا وَلَا الضَّآلِّيۡنَ پر۔

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ کو اس طرح ادا کرنا چاہیئے کہ لفظ "دُلِل" اور لِلّٰہِ رَبِّ سے لفظ "ہِرَب" پیدا ہو جائے اور مٰلِكِ يَوۡمِ الدِّيۡنِ کو اس طرح نہ پڑھنا چاہیئے کہ "کِیَو" پیدا ہو جائے اور اِيَّاكَ نَعۡبُدُ میں "کَنَع" اور اِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ میں "کَنَس" اور اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ میں "تَعَ" اور مَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ میں "بِعَ" کی آواز پیدا ہو جائے۔ یہ سات کلمے یعنی دُلِل، ہِرَب، کِیَو، کَنَع، کَنَس، تَعَ اور بِعَ مہمل ہیں۔ قرأت میں ان کا لحاظ رکھنا اور ان سے بچنا ضروری ہے۔

رکوع

تمام نمازوں کی ہر رکعت میں ایک مرتبہ رکوع واجب ہے۔ سوائے نماز آیات کے

دو وقف تام ... (حاشیہ)

جس میں پانچ رکوع ہیں جس کا ذکر آگے آئے گا۔ رکوع رکن نماز ہے۔ اسے عمداً[ل] یا سہواً چھوڑ دینے سے نماز باطل ہے۔ واجبات رکوع پانچ ہیں۔ اول اس قدر جھکنا کہ ہتھیلیاں گھٹنوں[ع] تک پہنچا سکے۔ اور عورت کے ہاتھ گھٹنوں سے اُوپر رانوں تک پہنچ جائیں۔ دوسرے حدِ رکوع میں پہنچنے کے بعد ذکر رکوع کرنا جو بنا بر احوط تین مرتبہ سُبْحَانَ اللهِ (تسبیح صغیر) یا ایک مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهٖ (تسبیح کبیر) ہے۔ تیسرے حالتِ ذکر میں سکون وقرار ہونا۔ چوتھے رکوع سے سر اُٹھا کر کھڑا ہونا اور پانچویں حالت قیام میں طمانیت۔

مستحبات رکوع یہ ہیں کہ رکوع میں جانے سے قبل اللہ اکبر کہنا۔ تکبیر کہتے وقت کانوں تک ہاتھ بلند کرنا۔ انگلیاں کھول کر ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھنا۔ عورتوں کو اپنے ہاتھ رانوں پر رکھنا۔ گھٹنے کو پیچھے کی طرف نکالنا۔ پشت ایسی ہموار رکھنا کہ اگر پانی کا قطرہ بھی پشت پر ڈالا جائے تو ٹھہر جائے۔ گردن کو بڑھا کر پشت کے برابر کرنا۔ نگاہ پاؤں کے درمیان رکھنا۔ بازوؤں اور کہنیوں کا جسم سے ہٹا ہوا رکھنا۔ تسبیح کا تین یا پانچ یا سات مرتبہ یا زیادہ کہنا۔ اور طاق عدد پر ختم کرنا۔ درود اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ پڑھنا۔ رکوع سے سیدھا ہونے اور قرار کے بعد سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کا کہنا۔

مکروہات رکوع یہ ہیں۔ سر کو اونچا یا نیچا کرنا۔ زانوؤں کو آگے نکالنا۔ ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو ملانا اور زانوؤں کے درمیان رکھنا (بلکہ اس سے پرہیز کرنا احوط ہے) رکوع میں قرآن پڑھنا اور ہاتھوں کو کپڑوں کے نیچے جسم سے ملا ہوا رکھنا۔

سجود

تمام نمازوں کی ہر رکعت میں دو سجدے واجب ہیں۔ اور یہ دونوں سجدے مل کر نماز کا رکن ہیں کہ ان کے چھوڑ دینے سے خواہ عمداً ہو یا سہواً نماز باطل ہے۔ لیکن سہواً ایک سجدہ کی کمی یا زیادتی سے نماز باطل نہیں ہے اور عمداً اس سے بھی نماز باطل ہے۔

ع بلکہ انگلیوں کا بھی پہنچ جانا کافی ہے (آقائے محسن حکیم)

ل مطلق ذکر کی حیثیت سے کہے نہ کہ ذکرِ رکوع کی حیثیت سے (آقائے محسن حکیم)

واجباتِ سجدہ یہ ہیں۔ اوّل اس قدر جھکنا کہ پیشانی اور پاؤں ایک سطح پر آجائیں البتہ ایک اینٹ (جو چار انگل سے زیادہ نہ ہو) کے بقدر پست و بلند ہونے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ دوسرے سات اعضا کا زمین پر رکھنا یعنی پیشانی، دونوں ہتھیلیاں، دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں کے انگوٹھے۔ تیسرے اُن چیزوں پر پیشانی رکھنا جن پر سجدہ صحیح ہوتا ہے اور وہ زمین ہے۔ یا وہ چیز جو زمین سے پیدا ہوتی ہو لیکن معدن سے نہ نکلتی ہو۔ اور نہ کھائی اور نہ پہنی جاتی ہو۔ اور کاغذ[ف] پر سجدہ جائز ہے لیکن جس جگہ پیشانی رکھی جائے اُس کا پاک ہونا بھی لازمی ہے۔ تمام چیزوں سے افضل خاکِ شفا کی سجدہ گاہ ہے۔ اور اگر جائز السجود چیزیں موجود نہ ہوں یا اُن پر سجدہ کرنا شدّتِ گرمی یا سردی کی وجہ سے یا تقیۃً یا اس قسم کے دیگر عذرات سے ممکن نہ ہو تو کپڑے پر سجدہ کرے۔ اور اگر یہ نہ ہو تو پشتِ دست یا معدنی چیز پر سجدہ کرے۔ لیکن پشتِ دست کو مقدم رکھنا احوط ہے اور اگر سجدہ گاہ پر اتنا میل جمع ہو جائے جو پیشانی اور سجدہ گاہ میں حائل ہو تو اس کا صاف کرنا واجب ہے۔ ورنہ نماز باطل ہوگی۔ چوتھے ذکرِ سجود کرے جو بنا بر احوط تین مرتبہ سُبْحَانَ اللهِ (تسبیح صغیر) یا ایک مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی وَبِحَمْدِہٖ (تسبیح کبیر) ہے۔ پانچویں پڑھنے کے وقت ایک حالت پر قرار پکڑنا۔ چھٹے جب تک ذکر ختم نہ ہو جائے ساتوں اعضاء اپنے اپنے مقام پر رکھے رہنا۔ ساتویں پہلے سجدہ سے سر اٹھا کر بیٹھنا پھر اسی طرح دوسرے سجدہ کے لئے جھکنا۔ اور احوط یہ ہے کہ جن رکعتوں (پہلی اور تیسری رکعت) میں تشہد نہیں۔ اُن کے دوسرے سجدہ سے سر اٹھا کر بیٹھنا اُسے "جلسہ استراحت" کہتے ہیں۔

مستحباتِ سجدہ یہ ہیں۔ (۱) رکوع سے سیدھا کھڑے ہونے کے بعد سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہہ چکے تو اللہ اکبر کہنا (۲) تکبیر کے وقت ہاتھ کانوں تک لے جانا (۳) سجدہ میں جھکنے کے لئے مرد کا اوّل ہاتھ زمین پر لے جانا اور عورت کا اول اپنے گھٹنے

ف کاغذ پر سجدہ کرنا جائز ہے بشرطیکہ وہ ان چیزوں سے بنا ہوا ہو جن پر سجدہ کرنا صحیح ہے اور اگر غیر اشیائے (مثلاً کپاس و ابریشم) سے تیار کیا گیا ہو تو محلِ اشکال ہے۔ ۱۲۔ (متفق۔ آقائے محسن مدظلہ)

بیٹھ کر پہنچانا (۴) ناک کا زمین تک پہنچانا (۵) بوقت سجدہ ہاتھوں کا قبلہ رُخ اور کانوں کے موازی رکھنا۔ انگلیاں آپس میں ملی ہوئی ہوں (۶) سجدہ کی حالت میں ناک کے کنارہ کی طرف نگاہ رکھنا (۷) تسبیح ایک مرتبہ سے زیادہ کہنا۔ جیسا کہ رکوع میں بیان ہو چکا (۸) اس کے بعد درود پڑھنا (۹) سجدہ میں یا آخری سجدہ میں اپنی حاجات کے بارہ میں خصوصاً رزق کے لئے اس طرح دعا کرے۔ یَا خَیْرَ الْمَسْئُوْلِیْنَ وَیَا خَیْرَ الْمُعْطِیْنَ اُرْزُقْنِیْ وَارْزُقْ عِیَالِیْ مِنْ فَضْلِكَ فَاِنَّكَ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ (۱۰) مرد کا سجدہ کے بعد بحالت تورک بیٹھنا یعنی داہنے پاؤں کی پشت کو بائیں پاؤں کے تلوے سے ملا کر بائیں ران پر بیٹھے۔ اور عورت کا اکڑو بیٹھنا۔ اس طرح کہ تلوے پاؤں کے زمین پر ہوں اور دونوں گھٹنے کھڑے ہوئے ہوں (۱۱) پہلے سجدہ سے اُٹھنے کے بعد اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہنا (۱۲) پھر اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ کہنا (۱۳) پھر دوسرے سجدہ میں جانے سے پہلے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہنا (۱۴) پھر دوسرے سجدہ سے اُٹھ کر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہنا (۱۵) ہر تکبیر میں ہاتھ کانوں تک لے جانا (۱۶) سجدوں سے اٹھ کر بیٹھنے میں ہاتھ رانوں پر رکھنا (۱۷) مرد کا ہاتھوں پر سہارا دے کر اوّل گھٹنوں کو اٹھانا۔ اور عورت کا بیٹھے سے سیدھی کھڑی ہو جانا (۱۸) اُٹھتے وقت بِحَوْلِ اللّٰہِ وَقُوَّتِهٖ اَقُوْمُ وَاَقْعُدُ کہنا۔

مکروہات سجود یہ ہیں۔ (۱) بصورت اقعا بیٹھنا یعنی جس طرح کتا بیٹھتا ہے (۲) سجدہ کی جگہ پر پھونک مارنا گو دو حرف نہ نکلیں (۳) اسی طرح دونوں سجدوں کے درمیان ہاتھوں کا زمین سے بلند کرنا (۴) قرآن پڑھنا۔

اگر سجدہ بجالانے سے قاصر ہو تو جتنا سجدہ کے لئے جھکنا ممکن ہو جھکے۔ سجدہ گاہ کو پیشانی سے قریب کر کے اس پر سجدہ کرے اور ذکر سجود حالت استقرار میں بجالائے۔

تشہّد

نماز صبح میں دوسری رکعت میں آخری سجدہ سے سر اُٹھانے کے بعد اور نماز ظہر و عصر و مغرب و عشا میں دوسری رکعت کے آخری سجدہ سے فارغ ہونے کے بعد اور پھر آخری رکعت کے دوسرے سجدہ سے سر اٹھانے کے بعد تشہد واجب ہے۔

اور وہ یہ ہے۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ۔ واجب ہے کہ یہ سب صحیح طور سے اور سکون و استقرار اور اسی ترتیب سے جیسا کہ مذکور ہوا پڑھے۔ موالات[1] قائم رکھے اور تشہد کے لئے مرد اور عورت اسی طرح بیٹھیں جس طرح دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے کے متعلق بیان کیا گیا ہے۔ مستحب ہے کہ ہاتھ رانوں پر ہوں۔ انگلیاں آپس میں ملی رہیں اور نگاہ گود کی طرف رہے۔ سنت ہے کہ تشہد پڑھنے سے پہلے کہے بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَخَيْرُ الْاَسْمَاءِ كُلُّهَا لِلّٰهِ اور صلوات کے بعد کہے۔ وَتَقَبَّلْ شَفَاعَتَهٗ فِىْ اُمَّتِهٖ وَارْفَعْ دَرَجَتَهٗ۔

سلام

نماز کی آخری رکعت میں تشہد کے بعد اس طرح سلام پڑھے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔ آخری دو سلاموں میں سے ایک واجب ہے پس اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا یا اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ میں سے ایک پڑھنے کے بعد دوسرا سنت[1] ہو جائے گا۔ اور پہلا سلام اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ نماز کے صیغہ ہائے سلام میں سے نہیں ہے بلکہ تشہد کے تابع اور مستحب ہے اور ترک نہ کرنا احوط ہے۔ واجب ہے کہ تشہد و صلوات کے فقروں میں ترتیب ہو۔ موالات قائم رہے۔ بیٹھے بیٹھے بجالائے۔ صحیح طور سے اور طمانیت سے بجالائے۔

ترتیب

نماز کے سب افعال کو ترتیب وار بجالانا واجب ہے۔ یعنی جس ترتیب سے بیان ہوئے ہیں اسی طرح سے بجالائے اور مقدم کو موخر اور موخر کو مقدم نہ کرے ورنہ نماز باطل ہو جائے گی۔

---

[1] جائز ہے کہ ان دو سلاموں میں سے ایک ہی سلام پر اکتفا کرے اگرچہ احتیاطاً مستحب یہ ہے کہ دونوں سلام بجالائے (آقائے محسن حکیم)

موالات

نماز کے تمام افعال کو پے در پے بجالانا واجب ہے۔ ایک فعل کے بعد دوسرے فعل کے بجالانے میں اتنی خاموشی اختیار یا تاخیر نہ کرے کہ نماز گذار کی صورت باقی نہ رہے یعنی بلا فاصلہ بجالائے۔ نماز میں بڑی بڑی سورتیں پڑھنا یا رکوع و سجود میں طول دینا اس سے نماز کی صورت میں کچھ فرق نہیں پڑتا۔

قنوت

ہر نماز کی دوسری رکعت میں رکوع میں جانے سے قبل قنوت سنت ہے۔ اور مستحب ہے کہ ہر نماز میں خواہ جہری ہو یا اخفاتی۔ قنوت کو بلند آواز سے پڑھے مگر ماموم جو امام کے ساتھ نماز ادا کر رہا ہے باآواز بلند نہ پڑھے۔ اسی طرح مستحب ہے کہ دوسرا سورۃ پڑھنے کے بعد تکبیر کہہ کر دونوں ہاتھ منہ کے برابر اٹھائے۔ ہتھیلیاں آسمان کی طرف رہیں انگلیاں آپس میں ملی ہوئی ہوں مگر انگوٹھے کھلے ہوں۔ نگاہ ہتھیلیوں کی طرف رکھے۔ کوئی دعا پڑھے۔ دعائے منقولہ مثلاً کلمات کشائش وغیرہ پڑھنا سنت ہے جو اس طرح پڑھے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْاَرَضِیْنَ السَّبْعِ وَمَا فِیْھِنَّ وَمَا بَیْنَھُنَّ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

اور ان کلمات کے بعد کہے۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَا وَعَافِنَا وَاعْفُ عَنَّا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ اور بہتر یہ ہے کہ درود سے شروع کرے اور درود ہی پر ختم کرے۔

مختصر ترکیب نماز

نماز کا وقت داخل ہونے پر وضو کر کے اذان کہے۔ پھر اقامت کہے اور قبلہ رخ

ؔ صرف نماز شفع میں اشکال ہے۔ آقائے محسن مدظلہ۔

کھڑا ہو کر دل میں نیت اس طرح کرے کہ مثلاً نماز صبح پڑھتا (پڑھتی) ہوں میں ادا یا قضا ، واجب قربۃً الی اللہ کانوں کی لو تک دونوں ہاتھوں کو لے جا کر اللہ اکبر کہے ۔ مرد اپنے ہاتھ بالمقابل گھٹنوں کے رانوں پر ۔ اور عورت اپنے ہاتھ چھاتیوں پر علیحدہ علیحدہ رکھے ۔ پھر استعاذہ یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ کہہ کر مع بسم اللہ کے سورۃ الحمد پڑھے ۔ اس کے بعد سورہ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ یا جو سورۃ یاد ہو مع بسم اللہ کے پڑھے ۔ پھر اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ کر رکوع میں جائے ۔ مرد دونوں ہاتھ گھٹنوں پر اور عورت رانوں پر رکھ کر ایک مرتبہ یا ایک سے زیادہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ کہے ۔ درود پڑھے پھر سیدھا کھڑا ہو کر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہہ کر اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہے اور سجدہ میں جائے ۔ مرد بازو پھیلا کر اور عورت جسم ملا کر سجدہ کرے اور ایک مرتبہ یا ایک سے زیادہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى وَبِحَمْدِهٖ کہہ کر اٹھ کر بیٹھے ۔ مرد بحالتِ تورک بیٹھے ۔ جیسا کہ سجود میں بیان ہو چکا اور عورت اکڑو بیٹھے اس طرح کہ تلوے پاؤں کے زمین پر ہوں ۔ اللہ اکبر کہہ کر ایک مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ کہے ۔ پھر اللہ اکبر کہہ کر دوسرا سجدہ (پہلے سجدہ کی طرح) بجالائے ۔ پھر اس دوسرے سجدہ سے اٹھ کر بیٹھے اور اللہ اکبر کہے ۔ اس کے بعد دوسری رکعت کے لئے بِحَوْلِ اللّٰهِ وَقُوَّتِهٖ اَقُوْمُ وَاَقْعُدُ کہتے ہوئے کھڑا ہو جائے اور پہلی رکعت کی طرح سورۃ الحمد اور اس کے بعد سورۃ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ مع بسم اللہ کے پڑھے اور ایک یا دو یا تین مرتبہ كَذٰلِكَ اللّٰهُ رَبِّيْ کہے اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ کر دونوں ہاتھ اٹھا کر دعائے قنوت پڑھے (جیسا کہ قنوت کے بیان میں ذکر کیا گیا) پھر اللہ اکبر کہہ کر پہلی رکعت کی طرح رکوع ، اور دونوں سجدے بجالائے جب دوسرے سجدے سے اٹھ کر بیٹھے تو تشہد پڑھے (جیسا کہ بیان ہو چکا) پس اگر یہ نماز دو رکعتی ہے تو تین سلام (جیسا کہ ذکر کیا جا چکا ہے ۔) پڑھ کر نماز ختم کر دے ۔

اگر مغرب کی نماز (یعنی تین رکعتی) ہے تو تشہد پڑھ کر سلام نہ پڑھے بلکہ پہلی رکعت کی طرح تیسری رکعت کے لئے بِحَوْلِ اللّٰهِ وَقُوَّتِهٖ اَقُوْمُ وَاَقْعُدُ کہتے ہوئے کھڑا ہو جائے اور آہستہ آہستہ تین مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھے اور ایک مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ کہے پھر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر پہلی رکعت کی طرح رکوع اور دونوں سجدے بجالائے اور دوسرے سجدہ سے اُٹھ کر بیٹھے اور تشہد اور سلام پڑھ کر نماز ختم کرے۔

اور اگر نماز ظہر یا عصر یا عشاء (یعنی چور کعتی) ہے تو تیسری رکعت کا دوسرا سجدہ کرنے کے بعد بِحَوْلِ اللّٰہِ وَقُوَّتِہٖ اَقُوْمُ وَاَقْعُدُ کہتے ہوئے کھڑا ہوجائے۔ اور تیسری رکعت کی طرح اس چوتھی رکعت کو بھی بجالائے۔ اور رکوع اور دونوں سجدے کرکے تشہد اور سلام پڑھے اور نماز ختم کرے۔

ہر نماز کے بعد فوراً تین مرتبہ ہاتھ کانوں تک اٹھاکر اللہ اکبر کہنا تعقیباتِ نماز میں شامل ہے۔

تعقیباتِ نماز

نماز سے فارغ ہونے کے بعد اوراد و وظائف اور تلاوتِ قرآن میں مشغول ہونے کو "تعقیب" کہتے ہیں۔ یہ سنتِ مؤکدہ[1] ہے۔ اس سے نماز کامل ہوتی ہے۔ دنیا و آخرت کے مطالب حاصل ہوتے ہیں۔ روحانیت و نورانیت میں اضافہ ہوتا ہے۔ دعا کرنے کا حکم قرآن مجید کی متعدد آیات سے ثابت ہے۔ چنانچہ ایک مقام پر خدا ارشاد فرماتا ہے اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِیْنَ ؁ یعنی تم مجھ سے دعا کرو۔ میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔ یقیناً جو لوگ میری عبادت سے سرکشی کرتے ہیں وہ عنقریب ذلیل و خوار ہو کر داخل جہنم ہوں گے۔ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ دن رات خدا سے دعا کرو۔ کیونکہ مومن کا ہتھیار دعا ہے جو دشمنوں سے نجات دے گا۔ جناب امیر المومنین علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ دعا مومن کی سپر ہے جب تو دروازہ کھٹکھٹائے گا تو کھل کر رہے گا۔ اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے لوگوں نے دریافت کیا کہ کونسی عبادت سب سے بہتر ہے؟ فرمایا کہ خداوند عالم کے نزدیک کوئی امر اس سے بڑھ کر نہیں ہے کہ دعا کی جائے اور اس سے کچھ مانگا جائے۔ اور کوئی شخص خدا کا دشمن اس سے زیادہ نہیں ہے جو خدا کی عبادت سے سرکشی

[1] سنت مؤکدہ:۔ وہ سنت جس کی تاکید کی گئی ہو۔

کرے۔ اور اس سے کسی چیز کا سوال نہ کرے۔ پس جب دعا کرے باطہارت ہو۔ رُو بقبلہ بیٹھے۔ خدا کی حمد وثنا بجالائے۔ اور سوال سے اوّل وآخر محمدؐ و آلِ محمدؐ پر درود پڑھے۔ دعا میں جلدی نہ کرے۔ ہاتھ اُٹھا کر دُعا کرے۔ رجُوع قلب ہو۔ اپنے گناہوں کا اعتراف کرے۔ اور مومن بھائیوں کے لئے دعا کو مقدم کرے۔ جب یہ تمام اُمور موجُود ہوں گے تب حقیقی دعا ہو سکتی ہے۔

بعض احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ خداوند عالم کو اپنے نیک بندہ کی آواز اچھی معلوم ہوتی ہے کہ اُس کی آواز کو سُنتا ہے۔ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے منقول ہے کہ کبھی کوئی خدا کا دوست کسی امر کے لئے دُعا کرتا ہے۔ اور خداوند عالم جبرئیل امینؑ سے فرماتا ہے کہ اس کی حاجت جلدی پوری کرو۔ حدیث قدسی میں ہے۔ اے فرزندِ آدم مجھے یاد کر بعد صبح ایک ساعت اور بعد عصر ایک ساعت۔ تاکہ میں تیری مہمات کی کفایت کروں اور تیرے کاموں کی کارسازی کروں۔

تعقیبات مشترکہ

وہ دُعائیں جو کسی خاص نماز سے مخصوص نہیں ہیں بلکہ ہر نماز کے بعد پڑھی جاسکتی ہیں وہ یہ ہیں۔ اوّل ہر نماز کا (خواہ واجب یا سُنّت) سلام پڑھنے کے بعد کانوں تک ہاتھ اٹھا کر تین مرتبہ اللہ اکبر کہیں۔ دُوسرے محمد وآل محمد علیہم السلام پر صلوات بھیجیں۔ تیسرے بہترین اعمال تسبیح فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا ہے۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ہر نماز کے بعد تسبیح فاطمہ زہرا پڑھنا میرے نزدیک ہزار رکعت نماز سے بہتر ہے اور اس کی کیفیت یہ ہے کہ پہلے چونتیس مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ پھر تینتیس مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ پھر تینتیس مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ کہے۔ اور مستحب ہے کہ خاکِ شفا کی تسبیح پر پڑھے روایت میں ہے کہ جب یہ تسبیح کسی کے ہاتھ میں ہوتی ہے چاہے وہ خود غافل ہو لیکن یہ تسبیح ذکرِ خدا کرتی ہے اور اس کا ثواب اس شخص کے نامۂ اعمال میں لکھا جاتا ہے۔ چوتھے حضرت امام جعفرِ صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو شخص ہر نماز فریضہ کے بعد اس سے پہلے کہ اپنے

پاؤں کو حرکت دے۔ تین مرتبہ اس دُعاء کو پڑھے تو خداوند عالم اس کے گناہوں کو بخش دیتا ہے۔ وہ دعا یہ ہے۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَ اَتُوْبُ اِلَیْهِ پانچویں یہ دُعا پڑھے یَا مَنْ یَّفْعَلُ مَا یَشَآءُ وَلَا یَفْعَلُ مَا یَشَآءُ غَیْرُهٗ۔ چھٹے یہ دعا پڑھے یَا مَنْ لَّا یَشْغَلُهٗ سَمْعٌ عَنْ سَمْعٍ وَّیَا مَنْ لَّا یُغَلِّطُهُ السَّآئِلُوْنَ وَیَا مَنْ لَّا یُبْرِمُهٗ اِلْحَاحُ الْمُلِحِّیْنَ اَذِقْنِیْ بَرْدَ عَفْوِكَ وَحَلَاوَةَ رَحْمَتِكَ وَمَغْفِرَتِكَ۔ ساتویں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو کوئی ہر نماز کے بعد اس دعاء کو پڑھے اور عمداً ترک نہ کرے تو بروز قیامت جس دروازے سے چاہے گا بہشت میں داخل ہوگا دعا یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ مِنْ عِنْدِكَ وَاَفِضْ عَلَیَّ مِنْ فَضْلِكَ وَانْشُرْ عَلَیَّ مِنْ رَّحْمَتِكَ وَاَنْزِلْ عَلَیَّ مِنْ بَرَكَاتِكَ ط آٹھویں ایک شخص نے آں حضرتؐ سے بیماری و تنگدستی کی شکایت کی۔ آپؐ نے فرمایا کہ ہر نماز فریضہ کے بعد یہ دعاء پڑھا کرو۔ تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا وَّلَمْ یَكُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِیْرًا۔ نویں جناب امیر علیہ السّلام سے منقول ہے کہ بعد نماز فریضہ کے یہ دُعا پڑھے۔ اِلٰهِیْ هٰذِهٖ صَلٰوتِیْ صَلَّیْتُهَا لَا لِحَاجَةٍ مِّنْكَ اِلَیْهَا وَلَا رَغْبَةٍ مِّنْكَ فِیْهَا اِلَّا تَعْظِیْمًا وَّطَاعَةً وَّاِجَابَةً لَّكَ اِلٰى مَا اَمَرْتَنِیْ بِهٖ اِلٰهِیْ اِنْ كَانَ فِیْهَا خَلَلٌ اَوْ نَقْصٌ مِّنْ رُكُوْعِهَا اَوْ سُجُوْدِهَا فَلَا تُؤَاخِذْنِیْ وَتَفَضَّلْ عَلَیَّ بِالْقَبُوْلِ وَالْغُفْرَانِ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ط دسویں جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ بعد نماز صبح و شام پڑھے۔ سُبْحَانَكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اِغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ كُلَّهَا جَمِیْعًا فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ كُلَّهَا جَمِیْعًا اِلَّا اَنْتَ۔ گیارہویں جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جو کوئی شخص اس دُعاء کو صبح و شام پڑھے گا تو وہ مستحق جنت ہوگا۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُشْهِدُكَ وَاُشْهِدُ

مَلَآئِكَتِكَ الْمُقَرَّبِيْنَ وَحَمَلَةَ عَرْشِكَ الْمُصْطَفِيْنَ اِنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۔ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَنَّ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيًّا وَّالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَعَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ وَمُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ وَّجَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَّمُوْسَى بْنَ جَعْفَرٍ وَّعَلِيَّ بْنَ مُوْسٰى وَمُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ وَّعَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ وَّالْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَّالْحُجَّةَ بْنَ الْحَسَنِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اَئِمَّتِيْ وَاَوْلِيَآئِيْ عَلٰى ذٰلِكَ اَحْيٰى وَعَلَيْهِ اَمُوْتُ وَعَلَيْهِ اُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۔ بارھویں ہر نماز واجب کے بعد کہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ وَارْزُقْنِي الْجَنَّةَ وَزَوِّجْنِي الْحُوْرَ الْعِيْنَ ۔ تیرھویں ہر نماز کے بعد کہے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ اَحَاطَ بِهٖ عِلْمُكَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ كُلِّ شَرٍّ اَحَاطَ بِهٖ عِلْمُكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ عَافِيَتَكَ اُمُوْرِيْ كُلِّهَا وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ ۔ ایضاً۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَاَسْئَلُهٗ اَنْ يُّصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَنْ يَّتُوْبَ عَلَيَّ چودھویں یہ دعا تین مرتبہ پڑھے۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهٗ عَمَدًا اَوْ خَطَاءً اَوْ سِرًّا اَوْ عَلَانِيَةً وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ مِنَ الذَّنْبِ الَّذِيْ اَعْلَمُ وَمِنَ الذَّنْبِ الَّذِيْ لَآ اَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ وَغَفَّارُ الذُّنُوْبِ وَسَتَّارُ الْعُيُوْبِ وَكَشَّافُ الْكُرُوْبِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ۔ پندرھویں یہ دعا ہر نماز کے بعد پڑھے۔ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِالْقُرْاٰنِ كِتَابًا وَّبِالْكَعْبَةِ قِبْلَةً وَّبِعَلِيٍّ وَّلِيًّا وَّاِمَامًا وَّبِالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَّجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَّمُوْسَى بْنِ جَعْفَرٍ وَّعَلِيِّ بْنِ مُوْسٰى وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَّعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ وَّالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَّ

الْحُجَّةِ بْنِ الْحَسَنِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اَئِمَّةً وَّسَادَةً وَّقَادَةً بِهِمْ اَتَوَلّٰى وَ
مِنْ اَعْدَائِهِمْ اَتَبَرَّءُ پس تین مرتبہ کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ
وَالْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ط سولہویں ایک مرتبہ اس دعا کا پڑھنا باعث ثواب
عظیم اور وسعت رزق کا موجب ہے اور مضامین عالیہ پر مشتمل ہے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ
الْاِيْمَانَ بِكَ وَالتَّصْدِيْقَ بِنَبِيِّكَ وَالْعَافِيَةَ مِنْ جَمِيْعِ الْبَلَاءِ وَالشُّكْرَ عَلَى
الْعَافِيَةِ وَالْغِنٰى عَنْ شِرَارِ النَّاسِ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنَّا صَلٰوتَنَا وَصِيَامَنَا
وَقِيَامَنَا وَقُعُوْدَنَا وَرُكُوْعَنَا وَسُجُوْدَنَا وَتَسْبِيْحَنَا وَتَضَرُّعَنَا وَلَا
تَضْرِبْ بِوُجُوْهِنَا يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا۔ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قُلُوْبَنَا مِنَ النِّفَاقِ
وَاَعْمَالَنَا مِنَ الرِّيَاءِ وَبُطُوْنَنَا مِنَ الْحَرَامِ وَفُرُوْجَنَا مِنَ الْفُجُوْرِ وَاَعْيُنَنَا
مِنَ الْخِيَانَةِ فَاِنَّكَ تَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ
اَسْئَلُكَ صَبْرًا جَمِيْلًا وَّفَرَجًا قَرِيْبًا وَّاَجْرًا عَظِيْمًا وَّتَوْبَةً نَّصُوْحًا
وَّقَلْبًا سَلِيْمًا وَّلِسَانًا ذَاكِرًا وَّبَدَنًا صَابِرًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّسَعْيًا مَّشْكُوْرًا
وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا وَّعِلْمًا نَافِعًا وَّوَلَدًا صَالِحًا وَّسِنًّا طَوِيْلًا وَّعَمَلًا مَّقْبُوْلًا
وَّدُعَاءً مُّسْتَجَابًا وَّكَسْبًا طَيِّبًا وَّنَعِيْمًا مُّقِيْمًا وَّجَنَّةً وَّحَرِيْرًا وَّنَضْرَةً
وَّسُرُوْرًا اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ رِزْقِيْ فِي السَّمَاءِ فَاَنْزِلْهُ وَاِنْ كَانَ فِي الْاَرْضِ
فَاَخْرِجْهُ وَاِنْ كَانَ بَعِيْدًا فَقَرِّبْهُ وَاِنْ كَانَ قَرِيْبًا فَيَسِّرْهُ وَاِنْ كَانَ
يَسِيْرًا فَبَارِكْ لَنَا فِيْهِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ
وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔ سترھویں برائے دفع بلیات اور قضائے حاجات یہ دعا نہایت
مجرب ہے اور حضرت صاحب الزمان علیہ السلام سے منقول ہے کہ ہر روز ایک مرتبہ پڑھے
اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَالِمٌ بِسَرَائِرِنَا فَاَصْلِحْهَا وَاَنْتَ عَالِمٌ بِحَوَائِجِنَا فَاقْضِهَا
وَاَنْتَ عَالِمٌ بِذُنُوْبِنَا فَاغْفِرْهَا وَاَنْتَ عَالِمٌ بِاَعْدَائِنَا فَاَهْلِكْهُمْ
وَاَنْتَ عَالِمٌ بِاَمْرَاضِنَا فَاشْفِهَا وَاَنْتَ عَالِمٌ بِمُهِمَّاتِنَا فَاكْفِهَا
يَا كَافِيَ الْمُهِمَّاتِ يَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ط

اٹھارویں یہ وہ دعا ہے جو حضرت جبرائیل نے حضرت یوسف علیہ السلام کو تعلیم کی تھی جبکہ وہ زندان میں تھے پس داہنے ہاتھ سے اپنی ریش کو پکڑے اور بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کو آسمان کیطرف کشادہ کرے اور سات مرتبہ کہے یَا رَبَّ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَعَجِّلْ فَرَجَ اٰلِ مُحَمَّدٍ اور اسی حالت میں تین مرتبہ کہے :- یَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّارْحَمْنِیْ وَاَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ۔ انیسویں۔ سو مرتبہ یا چالیس یا تیس مرتبہ پڑھے۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ۔ بیسویں۔ آیۃ الکرسی پڑھے۔ هُمْ فِیْهَا خَالِدُوْنَ تک۔ اسے پڑھنے والا اس روز بے خوف رہتا ہے اور کوئی گناہ اس سے صادر نہیں ہوتا۔

تعقیب نماز صبح

(۱) یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اَحْیِنِیْ عَلٰی مَا اَحْیَیْتَ عَلَیْهِ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ وَّ اَمِتْنِیْ عَلٰی مَا مَاتَ عَلَیْهِ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ عَلَیْهِ السَّلَامُ (۲) سو مرتبہ کہے۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ (۳) سو مرتبہ کہے اَسْئَلُ اللّٰہَ الْعَافِیَۃَ (۴) سو مرتبہ کہے اَسْتَجِیْرُ بِاللّٰہِ مِنَ النَّارِ (۵) سو مرتبہ کہے۔ وَاَسْئَلُہُ الْجَنَّۃَ (۶) سو مرتبہ کہے اَسْئَلُ اللّٰہَ الْحُوْرَ الْعِیْنَ (۷) سو مرتبہ کہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ (۸) سو مرتبہ کہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ (۹) یہ دعا دس مرتبہ پڑھے۔ انشاء اللہ خوش حال ہو جائے گا سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَاَسْئَلُہٗ مِنْ فَضْلِہٖ[1] (۱۰) جناب صادق آل محمد علیہ السلام سے منقول ہے کہ برائے حصول حسنات دنیا و آخرت اور درد چشم دفع ہونے کے واسطے یہ دعا نماز صبح و مغرب کے بعد پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ عَلَیْکَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ اَنْ تَجْعَلَ النُّوْرَ فِیْ بَصَرِیْ وَالْبَصِیْرَۃَ فِیْ دِیْنِیْ وَالْیَقِیْنَ فِیْ قَلْبِیْ وَالْاِخْلَاصَ فِیْ عَمَلِیْ وَالسَّلَامَۃَ فِیْ نَفْسِیْ وَالسَّعَۃَ فِیْ رِزْقِیْ وَالشُّکْرَ لَکَ

[1] پارہ ۳

اَبَدًا مَّا اَبْقَیْتَنِیْ (۱۱) ہاتھ سینہ پر رکھ کر ستر مرتبہ پڑھے یَا فَتَّاحُ (۱۲) پھر یہ پڑھے
لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ
الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ لَّہٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ
وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَکَبِّرْہُ تَکْبِیْرًا ط (۱۳) حضرت امام رضا علیہ السّلام فرماتے ہیں کہ جو
شخص اس دعا کو بعد نماز صبح پڑھے تو جو حاجت خدا سے طلب کرے گا پوری ہوگی اور غم و الم
کو دفع فرمائے گا۔ دعا یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَ
اُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ ۝ فَوَقٰہُ اللّٰہُ سَیِّاٰتِ
مَا مَکَرُوْا لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝ فَاسْتَجَبْنَا
لَہٗ وَنَجَّیْنَاہُ مِنَ الْغَمِّ وَکَذٰلِکَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ
الْوَکِیْلُ ۝ فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَۃٍ مِّنَ اللّٰہِ وَفَضْلٍ لَّمْ یَمْسَسْہُمْ سُوْٓءٌ مَا شَآءَ
اللّٰہُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ۝ مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا مَا شَآءَ النَّاسُ مَا شَآءَ اللّٰہُ
وَاِنْ کَرِہَ النَّاسُ حَسْبِیَ الرَّبُّ مِنَ الْمَرْبُوْبِیْنَ ۝ حَسْبِیَ الْخَالِقُ مِنَ
الْمَخْلُوْقِیْنَ ۝ حَسْبِیَ الرَّازِقُ مِنَ الْمَرْزُوْقِیْنَ ۝ حَسْبِیَ اللّٰہُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ۝
حَسْبِیْ مَنْ ہُوَ حَسْبِیْ حَسْبِیْ مَنْ لَّمْ یَزَلْ حَسْبِیْ حَسْبِیْ مَنْ کَانَ مُذْ
کُنْتُ حَسْبِیْ لَمْ یَزَلْ حَسْبِیْ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَہُوَ
رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ط (۱۴) دعائے امیر المومنین علیہ السّلام پڑھے جو "دعائے صباح"
کے نام سے مشہور ہے۔ اس کی بہت کچھ فضیلت منقول ہے۔ مختصر یہ ہے جو کوئی نمازِ صبح
کے بعد اس دعا کو جس حاجت کے لئے پڑھے وہ پوری ہوگی۔ اگرچہ تمام دنیا بلا سے بھر جائے
لیکن اس کو کچھ ضرر نہ پہنچے گا اور لوگوں کی نگاہوں میں باعزت ہوگا۔ کوئی دشمن اس پر غالب
نہ آئے گا ایسی جگہ سے رزق ملے گا جہاں کا گمان بھی نہ ہو۔ دعا یہ ہے۔

دعائے صباح

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ اَللّٰہُمَّ یَا مَنْ دَلَعَ لِسَانَ الصَّبَاحِ

بِنُطْقِ تَبَلُّجِهٖ وَسَرَّحَ قِطَعَ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ بِغَيَاهِبِ تَلَجْلُجِهٖ وَاَتْقَنَ
صُنْعَ الْفَلَكِ الدَّوَّارِ فِيْ مَقَادِيْرِ تَبَرُّجِهٖ وَشَعْشَعَ ضِيَاءَ الشَّمْسِ بِنُوْرِ
تَاَجُّجِهٖ يَا مَنْ دَلَّ عَلٰى ذَاتِهٖ بِذَاتِهٖ وَتَنَزَّهَ عَنْ مُجَانَسَةِ مَخْلُوْقَاتِهٖ
وَجَلَّ عَنْ مُلَائَمَةِ كَيْفِيَّاتِهٖ يَا مَنْ قَرُبَ مِنْ خَطَرَاتِ الظُّنُوْنِ وَبَعُدَ
عَنْ لَحَظَاتِ الْعُيُوْنِ وَعَلِمَ بِمَا كَانَ قَبْلَ اَنْ يَّكُوْنَ يَا مَنْ اَرْقَدَنِيْ
فِيْ مِهَادِ اَمْنِهٖ وَاَمَانِهٖ وَاَيْقَظَنِيْۤ اِلٰى مَا مَنَحَنِيْ بِهٖ مِنْ مِّنَنِهٖ
وَاِحْسَانِهٖ وَكَفَّ اَكُفَّ السُّوْۤءِ عَنِّيْ بِيَدِهٖ وَسُلْطَانِهٖ صَلِّ اللّٰهُمَّ عَلَى
الدَّلِيْلِ اِلَيْكَ فِي اللَّيْلِ الْاَلْيَلِ وَالْمَاسِكِ مِنْ اَسْبَابِكَ بِحَبْلِ الشَّرَفِ
الْاَطْوَلِ وَالنَّاصِعِ الْحَسَبِ فِيْ ذِرْوَةِ الْكَاهِلِ الْاَعْبَلِ وَالثَّابِتِ الْقَدَمِ
عَلٰى زَحَالِيْفِهَا فِي الزَّمَنِ الْاَوَّلِ وَعَلٰى اٰلِهِ الْاَخْيَارِ الْمُصْطَفَيْنَ الْاَبْرَارِ
وَافْتَحِ اللّٰهُمَّ لَنَا مَصَارِيْعَ الصَّبَاحِ بِمَفَاتِيْحِ الرَّحْمَةِ وَالْفَلَاحِ وَ
اَلْبِسْنِيْ اللّٰهُمَّ مِنْ اَفْضَلِ خِلَعِ الْهِدَايَةِ وَالصَّلَاحِ وَاَغْرِسِ
اللّٰهُمَّ بِعَظَمَتِكَ فِيْ شِرْبِ جَنَانِيْ يَنَابِيْعَ الْخُشُوْعِ وَاَجْرِ اللّٰهُمَّ لِهَيْبَتِكَ مِنْ اٰمَاقِيْ زَفَرَاتِ
الدُّمُوْعِ وَاَدِّبِ اللّٰهُمَّ نَزَقَ الْخُرْقِ مِنِّيْ بِاَزِمَّةِ الْقُنُوْعِ اِلٰهِيْ اِنْ لَّمْ تَبْتَدِئْنِيْ الرَّحْمَةُ مِنْكَ
بِحُسْنِ التَّوْفِيْقِ فَمَنِ السَّالِكُ بِيْ اِلَيْكَ فِيْ وَاضِحِ الطَّرِيْقِ وَاِنْ اَسْلَمَتْنِيْ
اَنَاتُكَ لِقَائِدِ الْاَمَلِ وَالْمُنٰى فَمَنِ الْمُقِيْلُ عَثَرَاتِيْ مِنْ كَبَوَاتِ
الْهَوٰى وَاِنْ خَذَلَنِيْ نَصْرُكَ عِنْدَ مُحَارَبَةِ النَّفْسِ وَالشَّيْطٰنِ فَقَدْ
وَكَلَنِيْ خِذْلَانُكَ اِلٰى حَيْثُ النَّصَبِ وَالْحِرْمَانِ اِلٰهِيْ اَتَرَانِيْ مَا
اَتَيْتُكَ اِلَّا مِنْ حَيْثُ الْاٰمَالِ اَمْ عَلِقْتُ بِاَطْرَافِ حِبَالِكَ اِلَّا حِيْنَ
بَاعَدَتْنِيْ ذُنُوْبِيْ عَنْ دَارِ الْوِصَالِ فَبِئْسَ الْمَطِيَّةُ الَّتِي امْتَطَتْ نَفْسِيْ
مِنْ هَوَاهَا فَوَاهًا لَهَا لِمَا سَوَّلَتْ لَهَا ظُنُوْنُهَا وَمُنَاهَا وَتَبًّا لَهَا
لِجُرْاَتِهَا عَلٰى سَيِّدِهَا وَمَوْلَاهَا اِلٰهِيْ قَرَعْتُ بَابَ رَحْمَتِكَ بِيَدِ
رَجَآئِيْ وَهَرَبْتُ اِلَيْكَ لَاجِئًا مِنْ فَرْطِ اَهْوَآئِيْ وَعَلَّقْتُ بِاَطْرَافِ

حبالك انامل ولائي فاصفح اللهم عما كنت اجرمته من زللي
وخطائي واقلني من صرعة ردائي فانك سيدي ومولاي ومعتمدي
ورجائي وانت غاية مطلوبي ومناي في منقلبي ومثواي الٰهي
كيف تطرد مسكينا التجأ اليك من الذنوب هاربا ام كيف
تخيب مسترشدا قصد الى جنابك ساعيا ام كيف ترد ظمآن
ورد الى حياضك شاربا كلا وحياضك مترعة في ضنك المحول
وبابك مفتوح للطلب والوغول وانت غاية المسؤول ونهاية
المامول الٰهي هٰذه ازمة نفسي عقلتها بعقال مشيتك و
هٰذه اعباء ذنوبي درأتها بعفوك ورحمتك وهٰذه اهوائي
المضلة وكلتها الى جناب لطفك ورأفتك فاجعل اللّٰهم
صباحي هٰذا نازلا علي بضياء الهدٰى وبالسلامة في الدين
والدنيا ومسائي جنة من كيد العدٰى ووقاية من مرديات
الهوٰى انك قادر على ما تشاء تؤتي الملك من تشاء وتنزع
الملك ممن تشاء وتعز من تشاء وتذل من تشاء بيدك الخير
انك على كل شيء قدير تولج الليل في النهار وتولج النهار في
الليل وتخرج الحي من الميت وتخرج الميت من الحي وترزق
من تشاء بغير حساب لا اله الا انت سبحانك اللّٰهم وبحمدك
من ذا يعرف قدرك فلا يخافك ومن ذا يعلم ما انت فلا يهابك
الفت بقدرتك الفرق وفلقت برحمتك الفلق وانرت بكرمك
دياجي الغسق وانهرت المياه من الصم الصياخيد عذبا و
اجاجا وانزلت من المعصرات ماء ثجاجا وجعلت الشمس
والقمر للبرية سراجا وهاجا من غير ان تمارس فيما ابتدأت
به لغوبا ولا علاجا فيا من توحد بالعز والبقاء وقهر عباده

بِالْمَوْتِ وَالْفَنَاءِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الْاَتْقِيَاءِ وَاسْمَعْ نِدَآئِيْ وَاسْتَجِبْ دُعَآئِيْ وَحَقِّقْ بِفَضْلِكَ اَمَلِيْ وَرَجَآئِيْ يَا خَيْرَ مَنْ دُعِيَ لِكَشْفِ الضُّرِّ وَالْمَاْمُوْلِ لِكُلِّ عُسْرٍ وَّيُسْرٍ بِكَ اَنْزَلْتُ حَاجَتِيْ فَلَا تَرُدَّنِيْ مِنْ سَنِيِّ مَوَاهِبِكَ خَآئِبًا يَا كَرِيْمُ يَا كَرِيْمُ يَا كَرِيْمُ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ اَجْمَعِيْنَ ط پس سجدہ میں جائے اور یہ کہے اِلٰهِيْ قَلْبِيْ مَحْجُوْبٌ وَّنَفْسِيْ مَعْيُوْبٌ وَّعَقْلِيْ مَغْلُوْبٌ وَّهَوَآئِيْ غَالِبٌ وَّطَاعَتِيْ قَلِيْلٌ وَّمَعْصِيَتِيْ كَثِيْرٌ وَّلِسَانِيْ مُقِرٌّ بِالذُّنُوْبِ فَكَيْفَ حِيْلَتِيْ يَا سَتَّارَ الْعُيُوْبِ وَيَا عَلَّامَ الْغُيُوْبِ وَيَا كَاشِفَ الْكُرُوْبِ اِغْفِرْ ذُنُوْبِيْ كُلَّهَا بِحُرْمَةِ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ يَا غَفَّارُ يَا غَفَّارُ يَا غَفَّارُ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ط

تعقیب نماز ظہر

اوّل۔ سُنّت ہے کہ نماز ظہر کے بعد داہنے ہاتھ سے اپنی داڑھی کو پکڑے۔ اور بایاں ہاتھ آسمان کی طرف بلند کرے اور سات مرتبہ یہ کہے یَا رَبَّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَعْتِقْ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ ط دوسرے دس مرتبہ کہے۔ بِاللّٰهِ اعْتَصَمْتُ وَبِاللّٰهِ اَثِقُ وَعَلَى اللّٰهِ اَتَوَكَّلُ۔ تیسرے حضرت امام علی نقی علیہ السّلام سے منقول ہے۔ کہ جناب رسالت مآب صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم جو نماز ظہر کے بعد دُعائیں پڑھتے تھے۔ اُن میں یہ دُعا بھی تھی۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۝ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَآئِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ

وَلَا سُقْمًا اِلَّا شَفَیْتَہٗ وَلَا عَیْبًا اِلَّا سَتَرْتَہٗ وَلَا رِزْقًا اِلَّا بَسَطْتَہٗ وَلَا خَوْفًا اِلَّا اٰمَنْتَہٗ وَلَا سُوْءً اِلَّا صَرَفْتَہٗ وَلَا کَرْبًا اِلَّا کَشَفْتَہٗ وَلَا دَیْنًا اِلَّا قَضَیْتَہٗ وَلَا حَاجَۃً ھِیَ لَکَ رِضًا وَلِیَ فِیْھَا صَلَاحٌ اِلَّا قَضَیْتَھَا یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اٰمِیْنَ ۔ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ ؕ

تعقیب نماز عصر

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جو شخص نماز عصر کے بعد ستر مرتبہ استغفار یعنی اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ کہے۔ خداوند عالم اس کے سات سو گناہ بخش دیتا ہے۔ دوسرے حضرت امام محمد تقی علیہ السّلام فرماتے ہیں کہ جو شخص بعد نماز عصر دس مرتبہ سورۃ اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ پڑھے۔ خداوند عالم بروز قیامت تمام خلائق کے ثواب کے برابر اُسے ثواب عطا فرمائے گا۔ تیسرے جناب رسالت مآب صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے منقول ہے کہ جو شخص بعد نماز عصر یہ استغفار ایک مرتبہ پڑھے۔ تو اس کے گناہ بخشے جائیں گے۔ وہ استغفار یہ ہے۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ وَاَسْئَلُہٗ اَنْ یَّتُوْبَ عَلَیَّ تَوْبَۃَ عَبْدٍ ذَلِیْلٍ خَاضِعٍ فَقِیْرٍ بَآئِسٍ مِّسْکِیْنٍ مُّسْتَکِیْنٍ مُّسْتَجِیْرٍ لَّا یَمْلِکُ لِنَفْسِہٖ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا وَّلَا مَوْتًا وَّلَا حَیٰوۃً وَّلَا نُشُوْرًا اس کے بعد اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِکَ مِنْ نَّفْسٍ لَّا تَشْبَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَّا یَخْشَعُ وَمِنْ عِلْمٍ لَّا یَنْفَعُ وَمِنْ صَلٰوۃٍ لَّا تُرْفَعُ وَمِنْ دُعَآءٍ لَّا یُسْمَعُ ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ الْیُسْرَ بَعْدَ الْعُسْرِ وَالْفَرَجَ بَعْدَ الْکَرْبِ وَالرَّخَآءَ بَعْدَ الشِّدَّۃِ اَللّٰھُمَّ مَا بِنَا مِنْ نِّعْمَۃٍ فَمِنْکَ وَحْدَکَ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ ۔ چوتھے منقول ہے کہ حضرت امیر المومنین علیہ السّلام نماز عصر کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے۔ سُبْحَانَ ذِی الطَّوْلِ وَالنِّعَمِ سُبْحَانَ ذِی الْقُدْرَۃِ وَالْاِفْضَالِ اَسْئَلُ اللّٰہَ الرِّضَا بِقَضَآئِہٖ

وَالْعَمَلَ بِطَاعَتِهٖ وَالْاِنَابَةَ اِلٰى اَمْرِهٖ فَاِنَّهٗ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ۔ پانچویں جناب صادق آلِ محمد علیہ السّلام فرماتے ہیں کہ بہترین اعمال بعد نمازِ عصر یہ ہے کہ سو مرتبہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ ط پڑھے اور جس قدر زیادہ کہے بہتر ہے

تعقیب نماز مغرب

(۱) نماز صبح یا نماز مغرب کے بعد اور کلام کرنے سے پہلے سات مرتبہ یہ کلمات کہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ط خداوند عالم ستر طرح کی بلائیں دفع فرمائے گا (۲) تین مرتبہ کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ وَلَا يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ غَيْرُهٗ (۳) پھر کہے سُبْحَانَكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اِغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ كُلَّهَا جَمِيْعًا فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ كُلَّهَا جَمِيْعًا اِلَّآ اَنْتَ (۴) اس طرح صلوات پڑھنے سے خداوند عالم سو حاجتیں پوری فرماتا ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ط اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ وَعَلٰى ذُرِّيَّتِهٖ وَعَلٰى اَهْلِ بَيْتِهٖ (۵) وہ دعا پڑھے جو "تعقیب نماز صبح" میں نمبرا میں بیان کی گئی ہے (۶) منقول ہے کہ حضرت امیر المومنین علیہ السّلام بعد نماز مغرب یہ دعا پڑھتے تھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ يُوْلِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كُلَّمَا وَقَبَ لَيْلٌ وَّغَسَقَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كُلَّمَا لَاحَ نَجْمٌ وَّخَفَقَ ط

تعقیب نماز عشاء

حضرت امام علی نقی علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جو شخص نماز عشاء کے بعد سات مرتبہ سورۃ انّا انزلناہ پڑھے تو اس رات میں صبح تک تمام بلاؤں سے خدا کی ضمانت میں رہے گا۔ دوسرے جناب صادق آلِ محمد علیہ السّلام فرماتے ہیں کہ یہ دعا پڑھ کر

اپنی عورتوں، بچوں اور مال وغیرہ کی حفاظت کرو۔ اُعِیذُ نَفْسِیْ وَ ذُرِّیَّتِیْ وَ اَهْلَبَیْتِیْ وَمَالِیْ بِکَلِمٰتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ کُلِّ شَیْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّمِنْ کُلِّ عَیْنٍ لَّامَّةٍ۔ تیسرے طلب رزق کے لئے یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ لَیْسَ لِیْ عِلْمٌ بِمَوْضِعِ رِزْقِیْ وَ اِنَّمَا اَطْلُبُهٗ بِخَطَرَاتٍ تَخْطُرُ عَلٰی قَلْبِیْ فَاَجُوْلُ فِیْ طَلَبِهِ الْبُلْدَانَ فَاَنَا فِیْمَا اَنَا طَالِبٌ کَالْحَیْرَانِ لَا اَدْرِیْ اَفِیْ سَهْلٍ هُوَ اَمْ فِیْ جَبَلٍ اَمْ فِیْ اَرْضٍ اَمْ فِیْ سَمَآءٍ اَمْ فِیْ بَرٍّ اَمْ فِیْ بَحْرٍ وَّ عَلٰی یَدَیْ مَنْ وَّمِنْ قِبَلِ مَنْ وَّقَدْ عَلِمْتُ اَنَّ عِلْمَهٗ عِنْدَكَ وَ اَسْبَابَهٗ بِیَدِكَ وَ اَنْتَ الَّذِیْ تَقْسِمُهٗ بِلُطْفِكَ وَتُسَبِّبُهٗ بِرَحْمَتِكَ اَللّٰهُمَّ فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَاجْعَلْ یَا رَبِّ رِزْقَكَ لِیْ وَاسِعًا وَّمَطْلَبَهٗ سَهْلًا وَّمَاْخَذَهٗ قَرِیْبًا وَّ لَا تُعَنِّنِیْ بِطَلَبِ مَا لَمْ تُقَدِّرْ لِیْ فِیْهِ رِزْقًا فَاِنَّكَ غَنِیٌّ عَنْ عَذَابِیْ وَ اَنَا فَقِیْرٌ اِلٰی رَحْمَتِكَ فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَجُدْ عَلٰی عَبْدِكَ بِفَضْلِكَ اِنَّكَ ذُوْ فَضْلٍ عَظِیْمٍ ۝

سجدۂ شکر

ہر نماز کے بعد تعقیبات سے فارغ ہو کر سجدۂ شکر بجا لانا سُنّتِ مؤکدہ ہے سجدۂ شکر کی کیفیت یہ ہے کہ ساتوں اعضا پر جو سجدہ کے لئے مقرر ہیں سجدہ کرے بلکہ مستحب ہے کہ ہاتھوں کو کہنی تک اور شکم و سینہ کو بھی زمین تک پہنچائے، پیشانی سجدہ گاہ پر رکھ کر سو مرتبہ اَلْعَفْوَ اَلْعَفْوَ کہے۔ پھر داہنا رخسارہ سجدہ گاہ پر رکھ کر تین مرتبہ یَا اَللّٰهُ یَا رَبَّاهُ یَا سَیِّدَاهُ پھر بایاں رخسارہ سجدہ گاہ پر رکھ کر تین مرتبہ یَا اَللّٰهُ یَا رَبَّاهُ یَا سَیِّدَاهُ کہے۔ پھر دوبارہ پیشانی سجدہ گاہ پر رکھ کر سو مرتبہ شُکْرًا لِلّٰهِ کہے (تین مرتبہ بھی کافی ہے) پھر سجدہ میں تین مرتبہ کہے رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ غَیْرُكَ یَا مَوْلَایَ منقول ہے کہ جو شخص بھی سجدۂ شکر میں یہ دعا پڑھے اس کے سر اٹھانے سے پہلے ہی اُس کی حاجت پوری ہو جاتی ہے۔ دعا یہ ہے اَللّٰهُمَّ لَكَ تَصَدَّقْتُ وَ اِلَیْكَ اِعْتَمَدْتُ وَبِكَ وَثِقْتُ وَعَلَیْكَ

تَوَکَّلْتُ وَاَنْتَ عَالِمٌ بِمَا اَرَدْتُ ط حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سجدہ شکر میں یہ پڑھتے تھے۔ سَجَدَ وَجْهِيَ اللَّئِيْمُ لِوَجْهِ رَبِّيَ الْكَرِيْمِ ط اور حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام سجدۂ شکر میں کثرت سے یہ پڑھا کرتے تھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الرَّاحَةَ عِنْدَ الْمَوْتِ وَالْعَفْوَ عِنْدَ الْحِسَابِ ط سجدۂ شکر کے بعد صحن میں کھڑے ہو کر حضرت امام حسین علیہ السّلام کی زیارت پڑھنا معمول ہے بانگشت شہادت سے قبر منور کی طرف اشارہ کر کے کم از کم یہ مختصر زیارت پڑھے۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔

تیرھواں باب

دیگر اُمور متعلقہ نماز

مبطلاتِ نماز

وہ اُمور[1] جن سے نماز باطل ہو جاتی ہے گیارہ ہیں۔ (۱) حدث کا صادر ہونا[2] خواہ حدث اصغر[3] ہو جیسے پیشاب وغیرہ یا حدث اکبر[4] جیسے مجنب ہونا پس وضو یا تیمم و غسل کے بغیر نماز باطل ہے (۲) نماز پڑھتے میں قبلہ[ل] سے اس طرح منحرف[5] ہونا کہ پشت قبلہ کی طرف ہو جائے یا انحراف داہنی یا بائیں جانب کی حد تک پہنچ جائے خواہ عمداً[6] ہو یا سہواً[7] یا ناواقفیت کی وجہ سے ہو لیکن اگر بھول کر ایسا انحراف ہو کہ قبلہ اور داہنی طرف کے درمیان یا قبلہ اور بائیں طرف کے درمیان رُخ ہو جائے

ل بلکہ اگر فقط چہرہ بھی اتنا منحرف ہو کہ وہ پشت کی طرف دیکھ سکے تو اقویٰ[8] یہ ہے کہ اگر عمداً ایسا کیا تو نماز باطل ہوگی لیکن احتیاط[9] یہ ہے کہ اگر سہواً ایسا ہو تب بھی نماز کو باطل سمجھے اور اعادہ کرے ۱۲ آقائے بروجردی۔

1- امور: امر کی جمع، کام - 2- حدث کا صادر ہونا: ہوا یا چیز کا جسم سے باہر نکلنا جیسے ریح وغیرہ - 3- حدث اصغر: وہ جس کے نکلنے سے صرف وضو کرنا پڑے - 4- حدث اکبر: وہ جس کے نکلنے سے غسل واجب ہو جائے جیسے منی یا غسل واجب ہو جائے - 5- منحرف: منہ پھیر جانا - 6- عمداً: جان بوجھ کر - 7- سہواً: بھولے سے - 8- اقویٰ: حاشیہ صفحہ ۲۹ دیکھیے - 9- احتیاط: بچنا

تو کوئی حرج نہیں ہے۔ (۳) سورۃ الحمد کی تلاوت کے بعد عمداً آمین کہنا یعنی اگر بحالتِ تقیہ یا سہواً ہے تو نماز باطل نہ ہوگی۔ (۴) ذکر و دُعا و قرآن کے علاوہ دو سے زیادہ حرفوں سے یا ایک ہی حرف[۲] سے جو بامعنی ہو۔ عمداً کلام کرنا۔ البتہ سہواً کلام کرے تو کوئی مضائقہ نہیں (۵) قہقہہ مار کر ہنسنا (۶) خوفِ خدا کے سوا دنیوی امر کے لیے[۳] رونا۔ خوفِ خدا سے گریہ کرنا تمام عبادتوں سے افضل ہے (۷) بحالتِ نماز کھانا پینا[۴] (۸) ہر وہ فعل جو منافیٔ نماز ہو۔ اور جس کی وجہ سے نماز کی صورت باقی نہ رہے۔ مثلاً اُچھلنا، کودنا، تالی بجانا، یا طویل خاموشی جس سے لوگوں کو ایسا معلوم ہو کہ نماز نہیں پڑھ رہا ہے۔ اور اسی[۵] طرح کے افعال[۵] (۹) تکفیر یعنی بغیر تقیہ کے عمداً ہاتھ باندھ کے نماز پڑھنا[۶] یہ طریقہ اہلِ سنت میں رائج ہے اور عمداً ایسا کرنے سے نماز باطل ہوگی۔ (۱۰) عدد رکعات میں شک[۷] جس کی تفصیل آگے آئے گی (۱۱) نماز کے کسی جزو میں عمداً کمی زیادتی کرنا اور اگر وہ جزو رکنِ نماز ہے تو اس میں بھول کر کمی بیشی سے بھی نماز باطل ہے۔ (۱۲) مکان و لباس غصبی میں نماز پڑھنا۔

بغیر کسی مجبوری کے واجب نماز کا قطع کرنا جائز نہیں۔ اور احوط یہ ہے کہ سنتی نماز کو بھی نہ توڑا جائے۔ البتہ جان و مال کی حفاظت کے لئے ہر نماز کا قطع کرنا جائز ہے۔

---

[۱] اور جواب سلام کے بھی علاوہ کیونکہ سلام کا انہیں الفاظ کے ساتھ بحالتِ نماز جواب دینا واجب ہے یعنی سلام کے چاروں فقروں اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ۔ سَلَامٌ عَلَيْكَ۔ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ۔ میں سے اگر کوئی استعمال ہو تو اس کے جواب میں وہی فقرہ کہنا نماز میں بھی واجب ہے۔ ۱۲ آقائے بروجردی

[۲] ایک بامعنی حرف سے نماز کا باطل ہونا مشکل ہے (آقائے محسن) [۳] بنا بر احوط امام حسین و اہل بیت علیہم السلام کی مصیبت پر گریہ کرنا نماز کے علاوہ کسی اور وقت کرے (آقائے محسن)

[۴] اس صورت کے علاوہ جو مستثنیٰ ہے (آقائے محسن) [۵] احوط یہ ہے کہ کسی فعل کثیر کو عمل میں نہ لائے اگرچہ وہ صورتِ نماز کو مٹانے والا نہ بھی ہو۔ ۱۲۔ آقائے بروجردی

[۶] غیر محل تقیہ ہاتھ باندھنا حرام تشریعی ہے اور اس سے نماز کا باطل ہونا معلوم نہیں آقائے محسن۔

[۷] یا کسی فعل کو حالتِ شک میں بجا لانا۔ (آقائے محسن)

مکروہاتِ نماز

نماز پڑھنے میں ذرا سا بھی کسی دوسری طرف آنکھ سے یا دل سے متوجہ ہونا۔ ہاتھوں سے ڈاڑھی وغیرہ سے کھیل کرنا۔ انگلیاں چٹخانا، یونہی انگڑائی لینا۔ تھوکنا۔ ناک سنکنا، آنکھیں بند کرنا ہاتھ کپڑے کے اندر رکھنا (بولنا) جس سے دو حرف پیدا نہ ہوں۔ یونہی آہ کھینچنا، رکوع میں سر نیچے کو ڈالنا۔ مرد کو بحالتِ سجدہ اپنا پیٹ رانوں سے ملا دینا۔ پیشاب، پاخانہ کی حاجت یا نیند کی غفلت میں نماز پڑھنا بلکہ ایسے تمام اُمور جو نماز میں خشوع و خضوع اور رجوعِ قلب کے خلاف ہوں مکروہ[1] ہیں۔

شکیاتِ نماز

شکِ افعال

(۱) اگر کسی شخص کو یہ شک ہو کہ نماز پڑھی یا نہیں۔ تو اگر وقت باقی ہے تو نماز بجا لانا واجب ہے اگرچہ گمان غالب یہ ہو کہ پڑھ چکا ہے اور اگر وقت گزرنے کے بعد شک ہو کہ نماز پڑھی یا نہیں تو قضا لازم نہیں ہے اگرچہ ظن[2] غالب یہ ہو کہ نماز نہیں پڑھی۔

(۲) اگر نماز پڑھتے وقت کسی فعل نماز میں شک ہو[ع] قبل[3] اس کے کہ نماز کے دوسرے فعل میں مشغول ہو، خواہ وہ دوسرا کام واجب ہو یا سُنّت تو چاہیئے کہ اس کو بجا لائے۔ مثلاً تکبیرۃ الاحرام کہنے میں ایسے وقت شک ہو کہ ابھی سورۃ الحمد شروع نہیں کی تو واجب ہے کہ تکبیرۃ الاحرام کہے یا ابھی دوسرا سورۃ شروع نہیں کیا۔ اور شک پڑ گیا کہ سورۃ الحمد پڑھی یا نہیں تو چاہیئے کہ سورۃ الحمد پڑھے۔ اس طرح دوسرے مقامات پر عمل کرے اور

ع۔ اگر نماز کے کسی فعل کے بارہ میں دوسرے فعل میں داخل ہونے سے قبل شک ہو تو واجب ہے کہ اسے پھر سے بجا لائے۔ (آقائے محسن حکیم)

۱۔ مکروہ: جس کے کرنے سے نہ کرنا بہتر ہے مگر اگر کرے تو گناہ نہیں ہے۔ ۲۔ ظن: صفحہ ۳۹ دیکھیں۔ ۳۔ قبل: پہلے

اگر نماز کے کسی فعل میں اس وقت شک ہو جب وہ اُس کے بعد کے فعل میں داخل ہو چکا ہو تو اس شک کا کوئی لحاظ نہ کرے۔ مثلاً قرأت شروع کرنے کے بعد تکبیرۃ الاحرام کے متعلق یا قنوت یا رکوع میں پہنچنے کے بعد قرأت کے بارہ میں شک ہو۔

(۳) اگر رکوع کے متعلق اس وقت شک ہو جب سجدہ کے لئے سر جھکا رہا ہو مگر ابھی حدِ سجدہ تک نہ پہنچا ہو تو احوط یہ ہے[1] کہ پہلے سیدھا کھڑا ہو تب رکوع میں جائے اور نماز کو تمام کرے اور اس کے بعد اعادہ بھی کرے۔

(۴) اگر سجدہ کے متعلق تشہد میں داخل ہونے یا کھڑے ہونے کے بعد شک ہو تو کچھ خیال نہ کرے اور اگر کھڑا ہوتے میں شک ہو تو واجب ہے کہ بیٹھ جائے اور سجدہ کو بجالائے۔

شک رکعات

واجب نماز کی رکعتوں میں شک کی وہ صورتیں جن میں نماز باطل ہو جاتی ہے۔ اور نئے سرے سے پھر پڑھنی چاہیئے وہ آٹھ ہیں (۱) نماز دو رکعتی میں شک۔ جیسے صبح کی نماز اور ظہر و عصر اور عشاء کی پہلی دو رکعتوں میں اور سفر کی پانچوں وقت کی نمازوں میں (۲) نماز سہ رکعتی میں شک جیسے نماز مغرب (۳) چہار رکعتی نماز میں پہلی رکعت اور اس سے زیادہ کے متعلق شک مثلاً ایک پڑھی یا دو۔ ایک پڑھی یا تین اور ایک پڑھی یا چار (۴) چہار رکعتی نماز میں شک اگر دوسری رکعت کے دونوں سجدے بجالانے سے قبل شک واقع ہو مثلاً رکعت دوسری تھی یا تیسری۔ اور دو پڑھی یا چار (۵) دو اور پانچ یا پانچ سے زیادہ میں شک اگرچہ اکمال سجدتین کے بعد ہو (۶) تین اور چھ یا چھ سے زائد میں شک (۷) چار اور چھ یا اس سے زیادہ میں شک اور (۸) رکعتوں کے متعلق شک کہ نہ معلوم کتنی رکعتیں پڑھی ہیں۔

چہار رکعتی میں شک کی وہ صورتیں جن میں نماز صحیح رہے گی، نو ہیں:

---

[1] اقوی یہ ہے کہ سجدہ میں چلا جائے اور پرواہ نہ کرے (آقائے محسن مدظلہ)

(۱) دوسری اور تیسری رکعت کے متعلق اگر دوسرے سجدے سے سر اٹھانے کے بعد شک ہو تو اُسے تیسری رکعت قرار دے کر چوتھی رکعت کے لئے کھڑا ہو جائے اور نماز تمام کرنے کے بعد فوراً ایک رکعت نماز احتیاط کھڑا ہو کر یا دو رکعت بیٹھ کر بجالائے۔ اور یہی حکم اس صورت میں بھی ہوگا جب کہ دوسرے سجدے کے ذکرِ واجب کو تمام کرنے کے بعد یہ شک ہو۔ پس نماز صحیح رہے گی۔ اور اسی طرح عمل کرے جو کچھ بیان ہوا۔ لیکن اس صورت میں بہتر یہ ہے کہ نماز احتیاط کے بعد احتیاطاً[۱] اعادہ بھی کرے۔ اور یہ احتیاط ان تمام مقامات پر جاری ہوگی۔ جہاں اکمال سجدتین[۲] کے بعد شک ہو۔

(۲) تیسری اور چوتھی رکعت میں اگر قیام میں یا رکوع میں یا سجدوں یا ایک سجدہ کے بعد کہیں پر بھی شک ہو تو چوتھی پر بنا کر کے نماز تمام کرے اور ایک رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر یا دو رکعت نماز بیٹھ کر بجالائے۔

(۳) دوسری اور چوتھی رکعت میں اگر اکمال سجدتین کے بعد شک ہو تو چوتھی قرار دیکر نماز تمام کرے اور دو رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر بجالائے۔

(۴) دوسری اور تیسری اور چوتھی رکعت میں اگر اکمال سجدتین کے بعد شک ہو تو چوتھی مان کر نماز ختم کرے اور دو رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر اور پھر دو رکعت بیٹھ کر بجالائے[۲]۔

(۵) چوتھی اور پانچویں رکعت میں اگر اکمال سجدتین کے بعد شک ہو تو چوتھی قرار دے اور نماز ختم کر کے دو سجدہ سہو بجالائے[۳]۔

(۶) چوتھی اور پانچویں رکعت میں اگر رکوع سے پہلے بحالتِ قیام شک ہو تو فوراً بیٹھ جائے اور نماز تمام کرنے کے بعد دو رکعت نماز احتیاط بیٹھ کر یا ایک رکعت[۴] نماز کھڑے

---

[۱] یہ احتیاط ترک نہ ہو بلکہ جب سجدہ میں جاتے ہی شک ہو تب بھی یہ احتیاط (یعنی اعادۂ نماز) واجب ہے ۱۲

[۲] بنا بر احتیاط مستحب دو رکعت بیٹھ کر پڑھنے کی صورت اختیار کرے (آقائے محسن حکیم)

[۲] یہ بھی لازم ہے کہ کھڑے ہو کر دو رکعت پہلے پڑھے اور بیٹھ کر دو رکعت بعد میں پڑھے ۱۲

[۳] اگر شک چوتھی رکعت اور پانچ سے آگے کی رکعتوں کے بارہ میں ہو مثلاً چوتھی اور چھٹی یا چوتھی اور ساتویں وغیرہ) تو احوط یہ ہے کہ عمل مذکور بھی کرے اور نماز کا اعادہ بھی کرے[۴] بنا بر احتیاط مستحب دو رکعت بیٹھ کر پڑھنے کی صورت کو اختیار کرے (آقائے محسن حکیم)

۱- اعادہ واجب ۔ ۲- اکمال سجدتین ۔ شرح صفحہ ۱۲۹ وغیرہ

ہو کر بجالائے اور قیام بے جا اور ہر زیادتی کے لئے دو دو سجدۂ سہو بجالائے۔[1]

(۷) تیسری اور پانچویں رکعت میں اگر بحالت قیام شک ہو تو بیٹھ جائے اور چوتھی قرار دے کر نماز تمام کرے اور دو رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر بجالائے۔

(۸) تیسری اور چوتھی اور پانچویں رکعت میں اگر بحالتِ قیام شک ہو تو فوراً بیٹھ جائے اس کا شک دوسری اور تیسری اور چوتھی کے شک کی طرف پلٹ آئے گا۔ پس اس کے حکم پر عمل کرے (یعنی دو رکعت کھڑے ہو کر اور دو رکعت بیٹھ کر نماز احتیاط بجالائے)

(۹) پانچویں اور چھٹی رکعت میں اگر قیام کی حالت میں شک ہو تو بیٹھ جائے۔ اور یہ شک "بعد اکمال سجدتین چوتھی اور پانچویں کے شک" کی طرف پلٹ آئے گا۔ پس اس کے حکم پر عمل کرے (یعنی دو سجدہ سہو بجالائے)

ان تمام شک کی صورت میں یکایک عمل کرنا جائز نہیں ہے بلکہ ضروری ہے کہ اوّل تھوڑی دیر غور کرے اور سوچے۔ اگر سوچنے سے کسی ایک طرف کو ترجیح ہو جائے تو اس پر عمل کرے ورنہ اگر پھر بھی شک برقرار رہے تو جن شکوک میں نماز باطل ہو جاتی ہے۔ ان میں بنا بر احوط ویسے تک خاموش رہنے یا کسی دوسرے عمل سے نماز کی صورت محو کر دے نماز باطل ہو جائے گی۔ اور جو شکوک صحیح ہیں ان میں جیسا جیسا حکم دیا گیا ہے اسی طرح عمل کرے۔ ان میں نماز کو قطع کر کے نئے سرے سے نماز پڑھنا جائز نہیں

سنتی نمازوں میں اگر عددِ رکعات کا شک ہو تو اختیار ہے۔ خواہ کم پر بنا کرے یا زیادہ پر۔ مثلاً یہ شک ہو کہ ایک رکعت پڑھی یا دو رکعت۔ تو چاہے ایک قرار دے یا دو۔ لیکن اگر زیادہ بنا کرنے سے نماز باطل ہوئی جاتی ہو تو کم ہی پر بنا کرے مثلاً دو یا تین میں شک ہو تو دو قرار دے اس میں نہ نماز احتیاط ہے نہ سجدۂ سہو۔

غیر معتبر شک

جن مقامات پر شک کا اعتبار نہیں ہے وہ یہ ہیں (۱) نماز سے فراغت کے

[1] اگرچہ "مافی الذمہ" کے قصد سے تکرار نماز احوط ہے اور سجدہ سہو کا حکم اُن تمام صورتوں میں جاری ہوگا۔ جن میں قیام کو توڑنا پڑتا ہے (آقائے محسن مدظلہ)

بعد یا وقت گزر جانے کے بعد شک خواہ عدد رکعات میں ہو یا افعالِ نماز میں ہو۔ بلکہ نماز سے فراغت کے بعد یا وقت گزر جانے کے بعد اگر ظن ہو تو اس کا بھی وہی حکم ہے جو شک کا ہے یعنی غیر معتبر ہوگا۔ البتہ اگر طرفین[1] شک باطل قرار پائیں اور منافی نماز عمل[2] میں آچکا ہو تو ایسی صورت میں اعادۂ[3] نماز لازم ہے۔ مثلاً نماز ظہر پڑھنے کے بعد شک ہو کہ تین رکعت بجالایا ہے یا پانچ رکعت اور یہ شک اُس وقت ہوا جب کہ ختم نماز کے بعد کلام بھی کر لیا تھا تو چونکہ تین اور پانچ دونوں پہلو مبطل[4] نماز ہیں۔ اس لئے نماز کا دوبارہ بجا لانا واجب ہوگا۔

(۲) کثیر الشک[5] کا شک خواہ عددِ رکعات میں شک ہو یا افعالِ نماز میں۔ اس میں شک کا کوئی اعتبار نہیں مثلاً اگر کثیر الشک (جو زیادہ شک کرتا ہو) کو تین اور چار میں شک ہو جائے، تو چار پر بنا کرے۔ یا چار اور پانچ میں شک ہو تو بنا چار پر کرے۔ اور نماز کو صحیح سمجھے نماز احتیاط بجالانے کی اس کو ضرورت نہیں۔ اس کا معیار شرعاً یہ ہے کہ اس شخص کو ہر تین نمازوں میں کہ جو وہ پڑھتا ہو یکے بعد دیگرے کسی ایک میں شک ضرور ہو۔ جب یہ حالت ہو تو وہ کثیر الشک سمجھا جائے گا۔ اور جب تین نمازیں وہ برابر ایسی پڑھ لے کہ جن میں اس کو شک واقع نہ ہو تو وہ کثیر الشک کے حکم سے باہر ہو جائے گا۔

(۳) امام اور ماموم میں اگر ایک کو شک ہو اور دوسرے کو یاد ہو تو شک کا کوئی اعتبار نہ ہوگا[۲]

(۴) محل[6] گذرنے کے بعد شک کا اعتبار نہیں ہے مثلاً الحمد للہ کہنے کے بعد جب دوسرا جملہ (رب العالمین) کہہ چکا تو شک ہوا کہ الحمد للہ کو حائے حطی سے ادا کیا ہے۔ یا ہائے ہوز سے، تو یہ شک غیر معتبر ہوگا۔ البتہ اگر دوسرا جملہ کہنے سے پہلے شک ہو تو ماقبل[7] جملہ کی تکرار کرے اور صحیح طور پر ادا کرنے کے بعد دوسرا جملہ کہے یا سورۂ حمد کی تلاوت کے

---

[۱] اگر نماز سے فراغت کے بعد ابھی کوئی فعل منافی نماز سرزد نہ ہوا ہو اور ظن[8] کسی چیز کی کمی کا ہو تو احوط[9] یہ ہے کہ اس ظن پر علم کا حکم جاری کرے (یعنی وہی کرے جو علم ہونے کی صورت میں کرتا) ۱۲

[۲] اپنے شک پر عمل نہ کرے بلکہ دوسرے کی یاد پر عمل کرے (آقائے محسن مدظلہ)

1- طرفین: شک کی دونوں طرفیں۔ مطلب یہ ہے کہ اگر شک کی دونوں صورتوں میں نماز باطل ہو جاتی ہو۔ 2- منافی نماز عمل: وہ کلام یا بات جس سے نماز کی حیثیت ختم ہو جاتی ہے۔ 3- اعادہ: دوبارہ نماز پڑھنا۔ 4- مبطل نماز: نماز کو باطل کرنے والے

5- کثیر الشک: وہمی۔ 6- محل: موقع، مقام۔ 7- ماقبل: پہلے والا (جملہ دوبارہ پڑھے)۔ 8- ظن: حاشیہ صفحہ 29 دیکھیں۔ 9- احوط: حاشیہ صفحہ 29

وقت تکبیرۃ الاحرام میں شک ہو یا دوسرا سورۃ پڑھنے کی حالت میں سورۃ حمد میں شک ہو یا سجدہ میں جانے کے بعد شک کرے کہ رکوع کیا تھا یا نہیں یا رکوع میں پہنچنے کے بعد شک ہو کہ قرأت بجالایا یا نہیں تو ان تمام صورتوں میں شک کا اعتبار نہیں اور اگر سلام میں تعقیب وغیرہ میں مشغول ہو جانے کے بعد شک ہو تو یہ شک بھی ناقابلِ اعتبار ہے۔ البتہ اگر کسی کام میں مشغول نہیں ہوا ہے۔ نماز ختم کرنے کے فوراً بعد شک ہوا کہ سلام بجالایا یا نہیں۔ تو سلام کہنا چاہیئے۔

ترکیب نماز احتیاط

شک کی ان صورتوں میں جن میں نمازِ احتیاط پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ واجب ہے کہ فوراً سلام ختم کرتے ہی بغیر فاصلہ کے پہلے نماز احتیاط کی اس طرح دل میں نیّت کرے کہ ایک رکعت یا دو رکعت نماز احتیاط پڑھتا ہوں۔ واجب قربۃً الی اللہ۔ پھر تکبیرۃ الاحرام (اللہ اکبر) کہے۔ اس میں سورہ حمد، رکوع، دونوں سجدے۔ تشہد اور سلام جس طرح عموماً نماز میں ہوا کرتے ہیں۔ اسی ترتیب سے واجب ہیں لیکن دوسرا سورۃ اور قنوت اس میں نہیں ہوتا۔ سورہ الحمد کو اخفات[1] سے پڑھے۔ حتیٰ کہ بنا بر احوط بسم اللہ کو بھی آہستہ پڑھے۔ اس میں نہ اذان ہے اور نہ اقامت۔

احکامِ ظن

یقین کی طرح ظن[2] پر بھی عمل کرنا واجب ہے۔ خصوصاً عدد رکعات میں ظن بمنزلہ یقین ہے۔ البتہ اگر دو رکعتی یا سہ رکعتی نماز یا چار رکعتی نماز کی پہلی دو رکعتوں میں ظن حاصل ہو۔ خواہ عدد رکعات سے یا افعال نماز سے متعلق ہو تو بنا بر احتیاط ظن کو بمنزلہ شک قرار دے کر اس کے مطابق عمل کرے اور نماز کا اعادہ بھی کرے مثلاً سجدہ میں جانے سے پہلے شک ہوا کہ رکوع کیا یا نہیں۔ سوچنے کے بعد ظن قائم ہوا کہ رکوع بجالا چکا ہے۔ پھر بھی

۱؎ اگرچہ بنا بر اقوی اس کا بالجہر پڑھنا مستحب ہے (آقائے محسن مدظلہ)

رکوع بجالائے اور نماز تمام کرے۔ اعادۂ نماز بھی کرے۔ شک کی حالت میں سوچنے کے بعد جو پہلو¹ زیادہ ترجیح کے لائق ہو وہی مظنون² کہلائے گا۔ اس پر عمل کرنا چاہیئے۔ اور اگر پہلے ظن حاصل ہو۔ اس کے بعد شک پیدا ہو تو شک ہی کے حکم پر عمل کرے اور اگر اس میں تردد³ ہو کہ شک لاحق⁴ ہوا یا ظن تو شک کے مطابق عمل کرنا لازم ہے۔

احکام سجدہ سہو

جن امور⁵ کی وجہ سے سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے۔ پانچ ہیں (۱) کلام بے جا یعنی قرآن و ذکر و دعا کے علاوہ نماز میں سہواً کچھ کلام کرنا (۲) سلام بے جا یعنی بے محل⁶ بھول کر سلام پڑھنا (۳) ایک سجدہ کے سہواً چھوٹ جانے سے کہ جس کے بجالانے کا موقع باقی نہ رہا ہو۔ (۴) تشہد یا اس کا کوئی جزو بھول جانے کے سبب سے کہ جس کے بجالانے کا موقع باقی نہ رہا ہو (۵) دونوں سجدوں کے بعد بیٹھنے کی حالت میں چوتھی اور پانچویں رکعت میں شک ہونے کی وجہ سے۔ ان پانچ صورتوں کے سوا کسی کمی یا زیادتی کے لئے سجدۂ سہو واجب نہیں ہے۔ احتیاطاً بہتر ہے کہ ہر زیادتی کی وجہ سے خواہ کسی امر واجب میں زیادتی ہو یا امر مستحب میں، سجدۂ سہو بہ نیت قربت بجالائے۔ اسی طرح احتیاطاً ہر واجب کی کمی کے لئے سجدۂ سہو بجالائے۔ مثلاً رکوع یا سجدہ میں پڑھنا بھول گیا اور اٹھنے کے بعد یاد آئے لیکن مستحب چیزوں کی کمی کی وجہ سے سجدۂ سہو نہیں ہے۔ البتہ اگر دعا قنوت بھول جائے اور رکوع میں پہنچنے کے بعد یاد آئے تو رکوع سے فارغ ہونے کے بعد جب کھڑا ہو تو پڑھ لے۔ اسی طرح کسی امر واجب کی نماز کے بعد قضا نہیں ہے۔ سوائے ایک سجدہ بھولنے اور تشہد یا اس کا کوئی جزو بھول جانے کی صورتوں میں کہ ان دونوں میں علاوہ سجدۂ سہو واجب ہونے کے پہلے فراموش شدہ⁷ سجدہ اور تشہد کی قضا واجب ہے کہ نماز کا سلام پڑھنے کے بعد فوراً بلا فاصلہ سجدہ کو بھولے ہوئے سجدہ کے بدلے کی نیت سے ادا کرے اور اگر فراموش شدہ افعال (یعنی سجدہ یا تشہد) کی قضا بھی بجالانا ہو تو اسے سجدۂ سہو پر مقدم⁸ کرے۔ یعنی پہلے وہ بجالائے پھر سجدۂ سہو کرے اور اگر افعال کی قضا اور نماز

1۔ پہلو: طرف۔ 2۔ مظنون: ظن والی طرف (ظن کے معنی کے لئے حاشیہ ص ۱۳۹ دیکھیں)۔ 3۔ تردد: یقین نہ ہونا۔ 4۔ لاحق: ملنا۔ 5۔ امور: جمع امر کی، کام۔ 6۔ بے محل: بے موقع۔ 7۔ فراموش شدہ: بھولا ہوا۔ 8۔ مقدم: پہلے

احتیاط دونوں بجا لانا ہوں تو اختیار ہے جسے چاہے ایک دوسرے پر مقدم کرے اگرچہ احوط یہ ہے کہ نماز احتیاط کو مقدم کرے اور اگر سجدہ سہو کرنا بھول جائے تو جب بھی یاد آ جائے بجا لانا چاہیئے۔ خواہ کوئی فعل منافی نماز سرزد ہونے کے بعد بھی کیوں نہ ہو۔ نماز کو کوئی ضرر نہ پہنچے گا۔

ترکیب سجدہ سہو

اوّل نیّت[1] کرے اور احتیاطاً تکبیر کہے۔ پھر سجدہ میں جائے اور پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ[2] پھر اٹھ کر بیٹھے اور دوسرے سجدہ میں جائے اور یہی ذکر کرے۔ دوسرے سجدہ سے فارغ ہو کر بیٹھے اور اس طرح تشہد و سلام پڑھے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ہ اور احوط یہ ہے کہ سجدہ سہو میں ان تمام چیزوں کا اعتبار رکھے جو نماز کے سجدہ میں معتبر ہیں۔

چودھواں باب

بقیہ واجب نمازیں

نماز جمعہ

نمازِ جمعہ دو رکعت ہے۔ اس کا وقت اوّل زوال سے لے کر اس وقت تک ہے

---

[1] یعنی سجدہ سہو کرتا ہوں قربۃً الی اللہ۔ الاحقر نقوی

[2] یا بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔ آقائے محسن مدظلہ۔

جب تک کہ سایہ ہر چیز کا اُس کے برابر ہو جائے۔ اس زمانہ میں نمازِ جمعہ واجب تخییری ہے لیکن جمعہ و ظہر دونوں کو قربتِ مطلقہ کی نیّت سے پڑھنا احوط ہے۔ دونوں خطبے نماز سے پہلے پڑھنا واجب ہیں۔ اگر ممکن ہو تو ہر دو خطبہ پڑھتے وقت کھڑا ہونا واجب ہے۔ اور یہ بھی واجب ہے کہ امام و خطیب ایک ہی شخص ہو۔ ماموین[1] پر خطبہ کو سکون و اطمینان سے اور کان لگا کر سُننا واجب ہے۔ نماز جمعہ ہر بالغ، عاقل مرد آزاد پر واجب ہے۔ اندھا بیمار، اپاہج، غلام، پیر فرتوت[2]، مسافر اور عورت سے نمازِ جمعہ ساقط ہے۔ جمعہ کے روز بعد طلوعِ صبح سفر کرنا مکروہ اور زوال کے وقت ناجائز۔ البتہ اگر ایسے مقام پر پہنچے جہاں نماز جمعہ ہوتی ہے تو کوئی مضایقہ نہیں نماز جمعہ پڑھے۔ نمازِ جمعہ جماعت سے پڑھنا اس میں مع امام کے سات یا پانچ آدمیوں کا ہونا اور نماز سے قبل دو خطبوں کا ہونا اور ایک فرسخ (یعنی تین میل تین فرلانگ انگریزی) سے کم میں دو جگہ نماز جمعہ کا نہ ہونا۔ یہ سب امور اس نماز کی شرطیں ہیں۔

پہلی رکعت میں بعد سورۃ الحمد اور سورۃ جمعہ (اٹھائیسویں پارہ) اور رکوع میں جانے سے قبل یہ قنوت یا کوئی اور دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّ عَبِيْدًا مِّنْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ قَامُوْا بِكِتَابِكَ وَسُنَّةِ نَبِيِّكَ فَاجْزِهِمْ عَنَّا خَيْرَ الْجَزَاءِ۔ اور دوسری رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد سورۃ منافقون (پارہ ۲۸) پڑھے۔ اور رکوع میں جائے۔ اور کھڑا ہو کر دوسرا قنوت پڑھنا بھی سُنّت ہے۔ باقی افعال نماز پنجگانہ نماز کی طرح بجا لائے اگر کوئی شخص نماز جمعہ کی دوسری رکعت میں شریک ہو تو امام جماعت کی اس دوسری رکعت کے ساتھ اپنی پہلی رکعت کو پورا کر کے کھڑا ہو جائے گا۔ اور دوسری رکعت فرادیٰ پڑھے گا۔ جمعہ کے دن بیس رکعت نماز نافلہ ہے۔ اس طرح کہ چھ رکعت خوب دھوپ پھیل جانے کے وقت اور چھ رکعت اچھی طرح آفتاب بلند ہو جانے کے وقت اور چھ رکعت زوال سے کچھ قبل اور دو رکعت زوال کے بعد پڑھے۔

؎ اس زمانہ میں نماز جمعہ کا جواز بہ رجائے مطلوبیت ہے اور واجب ہے کہ نماز جمعہ کے بعد نماز ظہر بھی بجا لائے (آقائے محسن حکیم)

1- ماموین: نمازی لوگوں - 2- پیر فرتوت: بہت زیادہ بوڑھا-

نذر، عہد وغیرہ سے واجب شدہ نمازیں

اگر کوئی شخص دو رکعت نماز پڑھنے کی نذر کرے یا عہد یا قسم کھائے تو یہ نماز اس پر واجب ہوگی۔ اِس طرح روزہ وغیرہ کی صورت ہے۔ اور بحالتِ مخالفت[1] کفارہ دینا لازم ہوگا۔ نذر و عہد کا کفارہ ایک غلام آزاد کرنا یا دو ماہ کے پےَ درپے روزے رکھنا یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے۔ اور قسم کا کفّارہ ایک غلام آزاد کرنا یا تین روزے رکھنا یا دس مسکینوں کو کھلانا یا لباس پہنانا ہے۔ نمازِ نذر وغیرہ میں وہی شرائط ہیں جو نماز یومیہ[2] میں ہیں، صرف اتنا فرق ہے کہ اس میں زمانہ، مکان یا جائز ہیئت کی تعیین خود کرنی پڑتی ہے اگر کسی نے نذر کی کہ ایک رکعت میں دو رکوع یا ایک سجدہ کے ساتھ نماز پڑھوں گا۔ تو اس کی نذر باطل ہوگی۔ اگر نذر میں رکعات کی تعیین نہ کی گئی بلکہ مطلقاً نذر کی تو دو رکعت نماز پڑھنا بے اشکال کافی ہوگا۔

نماز آیات

یہ نماز چاند اور سورج کو گہن لگنے سے یا زلزلہ یا سُرخ آندھی، شدید تاریکی غیر معمولی برق و رعد اور اُن تمام حوادثات آسمانی سے واجب ہوتی ہے جو عموماً باعثِ خوف ہوں خواہ وہ شخص خود نہ ڈرے۔ چاند گہن اور سورج گہن کی نماز کا وقت گہن کے شروع سے بالکل چھوٹ جانے تک ہے بلکہ احوط یہ ہے کہ اتنی تاخیر نہ کرے کہ چھوٹنا شروع ہو جائے اور زلزلہ اور دیگر آسمانی حوادث جو خوفناک ہوں، اُن کی نماز آخر عمر تک ادا[4] کرنے کی نیت سے ہوگی۔ چاند گرہن اور سورج گہن سے اگر بروقت مطلع ہو گیا ہو۔ اور عمداً یا سہواً نماز نہ

---

[1] یہ احتیاط ترک نہ ہو یعنی وجوبی ہے ۱۲ [2] جن آیات کے وقت میں اتنی وسعت ہو کہ نماز پڑھی جا سکتی ہو جیسے آندھی، ان میں احوط (وجوبی) یہ ہے کہ آیت کے وقت نماز پڑھے اور اگر تاخیر ہو جائے تو احوط (وجوبی) یہ ہے کہ ادا یا قضا کا قصد کئے بغیر بجا لائے ۱۲ [3] لیکن بنا بر اقوی ایسی علامت کے ظاہر ہونے پر نماز میں تاخیر نہیں کرنی چاہیئے (آقائے محسن مدظلہ)

[5] اگر نماز اس وقت شروع کرے کہ سورج یا چاند چھٹنا شروع ہو جائے تو پھر بھی نماز بہ نیت ادا پڑھے (آقائے محسن حکیم)

پڑھی ہو تو اس کی قضا بجالانا واجب ہوگی۔ اگرچہ پورا گہن نہ ہو۔ لیکن اگر بالکل چھوٹ جانے تک مطلع نہ ہوا ہو بلکہ بعد میں اطلاع ہوئی تو اگر پورا گہن ہو تو قضا بجالانا واجب ہوگی۔ ورنہ قضا نہ ہوگی اور نماز آیات کو جماعت کے ساتھ پڑھنا جائز ہے۔

یہ نماز دو رکعت ہے۔ پہلی رکعت میں پانچ رکوع، دو قنوت اور دو سجدے، اور دوسری رکعت میں پانچ رکوع، ہمین قنوت اور دو سجدے ہیں۔ تفصیل اس کی یوں ہے کہ اس نماز کی نیت کرے مثلاً سورج گہن کی نماز پڑھتی (پڑھتا) ہوں واجب قربۃً الی اللہ اور ساتھ ہی تکبیرۃ الاحرام یعنی اللہ اکبر کہے۔ اس کے بعد سورۃ الحمد اور ایک دوسرا سورہ جو یاد ہو پڑھے۔ پھر اللہ اکبر کہہ کر رکوع میں جائے ذکرِ رکوع کے بعد اللہ اکبر کہہ کر پھر کھڑا ہو۔ اور سورۃ الحمد اور جو سورۃ چاہے پڑھے اور دعائے قنوت پڑھے اور اللہ اکبر کہہ کر دوسرے رکوع میں جائے۔ ذکرِ رکوع کے بعد اللہ اکبر کہہ کر پھر کھڑا ہو۔ اور سورۃ الحمد اور جو سورۃ چاہے پڑھے اور اللہ اکبر کہہ کر تیسرے رکوع میں جائے۔ ذکرِ رکوع کے بعد اللہ اکبر کہہ کر پھر کھڑا ہو۔ اور سورۃ الحمد اور کوئی دوسرا سورہ جو یاد ہو پڑھے۔ اور دعائے قنوت پڑھے اور اللہ اکبر کہہ کر چوتھے رکوع میں جائے۔ ذکرِ رکوع کے بعد اللہ اکبر کہہ کر پھر کھڑا ہو۔ اور اسی طرح سورۃ الحمد اور دوسرا سورہ پڑھے۔ پھر اللہ اکبر کہہ کر پانچواں رکوع کرے۔ ذکرِ رکوع کے بعد پھر کھڑا ہو اور سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہہ کر سجدہ میں جائے۔ دو سجدے کرنے کے بعد دوسری رکعت کے لئے اٹھ کھڑا ہو۔ اور اسی طریق میں دوسری رکعت پانچ رکوعات کے ساتھ بجالائے اور سجدے اور تشہد اور سلام پڑھ کر نماز ختم کرے۔ دوسری رکعت میں پہلے رکوع میں جانے سے قبل اور تیسرے رکوع میں جانے سے پہلے اور پانچویں رکوع میں جانے سے پیشتر دعائے قنوت پڑھے۔ اس حساب سے دونوں رکعتوں میں دس رکوع ہو جائیں گے۔ نماز آیات کی یہ صورت دوسری صورتوں سے افضل ہے۔

ایک اور طریق سے بھی نماز آیات پڑھنا جائز ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ پہلی رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد قل ھو اللہ کے قصد سے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کہے اور رکوع میں جائے۔ ذکرِ رکوع کرے پھر سیدھا کھڑا ہو کر قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ کہہ کر

رکوع میں جائے۔ پھر کھڑے ہو کر اَللّٰہُ الصَّمَدُ کہے اور رکوع میں جائے پھر کھڑا ہو کر لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ کہے اور رکوع میں جائے پھر سیدھا کھڑا ہو کر وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ کہہ کر رکوع میں جائے۔ پھر سیدھا کھڑے ہو کر سجدہ میں جائے۔ دونوں سجدے بجا لا کر دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہو جائے۔ اس طریق سے دوسری رکعت بجالائے۔ اور تشہد و سلام پڑھ کر نماز تمام کرے۔

نماز والدین

جو نماز باپ سے بلکہ بنابر اقوی[1] ماں سے بھی فوت ہو گئی ہو۔ اور فوت ہونا کسی عذر[2] کی وجہ سے ہو تو ولی پر واجب ہے کہ اس کی قضا بجالائے۔ اور "ولی" سے مراد میت کا خلف اکبر[3] ہے۔ اور بیٹی پر واجب نہیں ہے۔ اگر میت نے وصیت کی ہو کر اس کی نماز اجارہ[4] پر پڑھوائی جائے تو اجرت کی رقم ترکہ کی ایک تہائی سے نکالی جائے لیکن اگر وارث منظور کرلیں تو یہ رقم اصل ترکہ[2] سے نکالی جائے اور اگر قضائے میت بجالانے سے قبل ولی مرجائے تو یہ قضا دوسری میت کے ولی پر واجب نہ ہوگی۔ نہ پہلی میت کے دیگر ورثہ[3] پر واجب ہوگی۔ اور اگر ولی کسی دوسرے سے میت کی قضا نمازیں اجارہ[4] پر پڑھوائے، تو جائز اور ضروری ہے کہ جس ترتیب سے نمازیں فوت ہوئی ہوں۔ اس ترتیب سے اُن کی قضا بجالائی جائے۔ اگرچہ مکرر پڑھنی پڑیں۔ اور اگر بیٹے کے ذمہ خود اپنی نماز و روزہ کی بھی قضا واجب ہو تو یہ امر والدین کے نماز و روزہ کے متعلق مانع نہیں ہے بلکہ اُس کو اختیار ہوگا کہ چاہے اول اپنے ادا کرے یا ماں باپ

---

[1] یا بغیر عذر کے فوت ہوئی ہو تب بھی ولی پر قضا واجب ہے ہاں اگر ازراہ معصیت ترک کی ہو تو بعید نہیں کہ ولی پر قضا واجب ہو

[2] اقوٰی یہ ہے کہ اجارہ کی رقم اصل مال سے نہ نکالی جائے بلکہ تہائی سے نکالی جائے حاشیہ (آقائے محسن مد ظلہ)

[3] اگر میت اور اس کے ولی کی موت میں اتنا فاصلہ نہ ہوا ہو کہ قضا بجالائی جاسکتی ہو تو یہ بعید نہیں ہے کہ ولی کے بعد جو سب سے بڑا بیٹا ہو۔ اس پر قضا بجالانا واجب ہے۔ ۱۲

[4] لیکن ولی کے اوپر سے اس وقت تک ساقط نہ ہوگی جب تک اجیر اسے ادا نہ کرے ۱۲ آقائے بروجردی۔

[5] یہاں مشقت کی وجہ سے ترتیب کا وجوب ساقط نہ ہوگا اس لئے کہ متعدد اشخاص سے اجرت پر نماز پڑھوائی جاسکتی ہے (آقائے محسن مد ظلہ)

کے ادا کرے۔

نماز اجارہ

از خود واجب کردہ نمازوں میں سے نماز اجارہ ہے جو میّت کی نیابت[1] میں پڑھی جاتی ہے۔ روزہ، زیارت، تلاوتِ قرآن بھی اس کے شامل ہیں۔ وارث کسی کو اُجرت دیکر ادا کرا سکتا ہے اور یہ بھی جائز ہے کہ کوئی شخص بغیر کسی اُجرت کے اُس کی طرف سے ادا کرے لیکن زندہ شخص کی طرف سے کوئی واجب امر دوسرا شخص اُجرت لے کر یا بغیر اُجرت کے ادا نہیں کر سکتا سوائے حج کے کہ اگر اس سے کوئی شخص عاجز ہو۔ اور خود نہ بجا لا سکے لیکن مستطیع[2] ہو تو وہ اپنا قائم مقام دوسرے کو کر سکتا ہے۔ پس نماز پڑھنے کے لئے جو شخص اجیر کیا جائے ضروری ہے کہ نماز کی شرائط اور اس کے اجزاء وغیرہ سے واقف ہو۔ اور صحیح طریقہ پر بجا لانے کا اطمینان ہو۔ ویسے ہی کسی شخص کو اُجرت کا روپیہ دے دینا اس سے مردہ بری الذمّہ نہیں ہو سکتا تاوقتیکہ اُجرت لینے والا صحیح طریقہ پر نہ بجا لائے اور ایسے شخص کو بھی اجیر نہ بنانا چاہیئے جو خود معذور ہو مثلاً کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتا۔ بیٹھ کر پڑھتا ہے۔ اور جائز ہے کہ عورت اجیر ہو کے مرد کی نمازیں ادا کرے اور اسی طرح مرد عورت کا اجیر ہو سکتا ہے پس اگر عورت اجیر ہو تو میّت کی جہری[3] نمازوں میں اختیار رہے خواہ جہر سے پڑھے یا اخفات[4] سے۔ اگرچہ نماز مرد[5] کی ہو۔ اور اگر مرد اجیر ہو تو جہری نمازوں کو جہر سے پڑھنا معیّن ہے۔ اگرچہ عورت کی نماز ہو اور اجیر کو لازم ہے کہ نمازوں کے بجا لانے میں اپنے آپ کو میّت کا قائم مقام قرار دے یا اس قصد سے بجا لائے کہ فلاں میّت کے ذمہ جو نماز ہے اُس کو ادا کرتا ہوں۔

نماز قضا

اگر کوئی شخص باوجود شرائط واجب نماز کو از راہِ گنہگاری ترک کرنے یا سو جانے

---

[5] اگر مرد کی جہری نماز ہو تو عورت کو لازم ہے کہ جہر سے پڑھے مگر آواز شخص غیر کے کانوں تک نہ پہنچے ۱۲

1- نیابت: نائب بننا۔ 2- مستطیع: استطاعت والا۔ 3- جہری نماز: آواز سے پڑھی جانے والی نماز۔ 4- اخفات: آہستہ پڑھی جانے والی نماز۔

یا بھول جانے یا پانی اور تیمم کے واسطے مٹی[1] وغیرہ نہ ملنے کی وجہ سے یا نشہ[2] میں ہو جانے کے سبب نماز ترک ہو جائے تو قضا بجالانا واجب ہو گا۔ لیکن کافر اصلی سے جو نمازیں ترک ہوئی ہوں۔ اسلام لانے کے بعد اُن کی قضا واجب نہ ہو گی۔ اور اسی طرح غیر شیعہ مسلمان نے جو نمازیں اپنے مذہب کے موافق پڑھی ہوں۔ راہِ حق پر آنے کے بعد اُن کی بھی قضا نہ ہو گی۔ اور حیض یا نفاس والی عورت پر اُس زمانے کے متعلق جس کی تفصیل "بیانِ حیض" میں ہو چکی ہے۔ نمازوں کی قضا واجب نہیں[3] ہے۔ اور نمازوں کی قضا کے لئے کوئی خاص وقت نہیں ہے۔ دن میں رات میں، سفر و حضر میں ہر جگہ نماز پڑھ سکتا ہے۔ روزانہ نمازیں جس طرح فوت ہوئی ہوں اُسی ترتیب سے بجالانا واجب ہے۔ جو نماز پہلی ہو اس کو اوّل بجالائے پھر دوسری کی قضا کرے پھر تیسری پڑھے۔ اسی طرح ترتیب وار قضا پوری کرے۔ ترتیب کے حاصل ہونے کا یہ طریقہ ہے کہ مثلاً ایک نماز ظہر اور ایک نماز عصر فوت ہوئی ہے لیکن یہ معلوم نہیں کہ پہلے روز کی کونسی ہے اور دوسرے روز کی کونسی، تو چاہیئے کہ نماز عصر پڑھے پھر نماز ظہر اور پھر نماز عصر پڑھے۔ اس صورت میں تین نمازیں ہو جائیں گی۔ اور اگر ان کے ساتھ نماز مغرب بھی فوت ہوئی ہے، تو ان تینوں نمازوں کو پڑھے۔ پھر نماز مغرب پڑھے۔ پھر ان تینوں کو پڑھے۔ اب سات نمازیں ہو جائیں گی۔ اور اگر نماز عشاء بھی فوت ہوئی ہے تو ان ساتوں نمازوں کو پڑھے پھر عشاء کی نماز پڑھے۔ پھر ان ساتوں کو بجالائے۔ اس صورت میں پندرہ نمازیں ہو جائیں گی۔ اور اگر نماز صبح بھی ان کے ساتھ فوت ہوئی ہو تو یہ پندرہ نمازیں پڑھے اور نماز صبح

---

[1] اس صورت میں قضا بنا بر احوط (وجوبی) ہو گی۔ ۱۲۔

[2] یا بنا بر احوط نشہ کے علاوہ عقل زائل ہونے کی کسی صورت سے حتیٰ کہ خود سے بے ہوش ہو جانے کی وجہ سے بھی نماز ترک ہو تو قضا واجب ہو گی۔ ۱۲

[3] اور اگر حالت پاکیزگی میں نماز بھر کا وقت مل گیا ہو۔ خواہ اول وقت میں یا آخر وقت میں اور پھر ادا نہ کی ہو تو قضا واجب ہو گی۔ آقائے محسن مدظلہ۔ ۱۲۔

پڑھے۔ پھر ان پندرہ نمازوں کو بجا لائے اس حالت میں سب اکتیس نمازیں ہو جائیں گی۔
نماز قضا کو ادا سے پہلے پڑھنا واجب نہیں ہے اگرچہ اقوی[1] ہے کہ پہلے پڑھے خصوصاً اگر ایک ہی نماز ہو۔ اور خاص کر اگر اسی دن کی ہو۔ پس اگر نماز سفر میں فوت ہوئی ہو تو قصر پڑھے خواہ پڑھتے وقت حضر ہی کیوں نہ ہو۔ اور اگر حضر میں فوت ہوئی ہو تو تمام پڑھے خواہ سفر میں ہو۔ اور اگر کوئی شخص اوّل وقت حضر میں ہو اور آخر وقت سفر میں ہو تو احوط یہ ہے کہ قضا اور ادا دونوں میں قصر و اتمام[2] دونوں کو جمع کرے[1]

اور اگر کسی شخص کے ذمہ بہت نمازیں ہوں تو اس قدر نمازیں بجا لائے جس سے اس کو یقین ہو جائے کہ جو نمازیں مجھ پر تھیں وہ پوری ہو گئیں اور جس شخص کے ذمہ نمازوں کی قضا ہو وہ سنتی نمازیں بھی پڑھ سکتا ہے۔

شرائط نمازِ قصر

جن شرائط کے ساتھ سفر میں نماز قصر اور روزہ قضا کرنا پڑتا ہے حسب ذیل ہیں:
اوّل یہ کہ سفر بقدر مسافت شرعیہ ہو۔ اور وہ آٹھ فرسخ (۲۷ میل ۲ فرلانگ ۴۰ گز) انگریزی احتیاطاً ۲۸ میل) ہے۔ خواہ فقط جانے میں اس قدر ہو۔ مثلاً کسی کے دو وطن ہوں جن میں آٹھ فرسخ کا فاصلہ ہو یا آمد و رفت ملا کے[2]۔ مثلاً کوئی اپنے وطن سے چار فرسخ تک جائے۔ اور اسی دن یا اس کے بعد واپس آجائے۔ پس اگر سفر مسافت مذکورہ سے کم ہو۔ خواہ کچھ ہی کم ہو تو قصر نہ ہو گا۔[3] اور اگر دس دن قیام کا قصد کئے بغیر واپس آئے تو قصر[4] ہو گا۔ اور اگر وہاں دس دن قیام کا ارادہ کر لیا تو نماز پوری پڑھنی ہو گی۔[ص]

ص اسی طرح اگر شک ہو کہ مسافت شرعیہ پوری ہے یا نہیں تو قصر نہ کرے (آقائے محسن حکیم)

[1] اقوی یہ ہے کہ اسے اختیار ہے کہ وہ آخر وقت کی اپنی تکلیف شرعی کے مطابق عمل کرے۔ آقائے محسن مدظلہ

[2] ایسی صورت میں کہ جب آمد و رفت میں ملا کر آٹھ فرسخ ہو جائیں تو احوط یہ ہے کہ قصر و اتمام دونوں کو جمع کرے لیکن اگر پورے چار فرسخ (احتیاطاً ۱۴ میل) جائے اور جس دن زیارت میں سفر کیا ہو اسی دن واپس آجائے یا یوں طور کہ عرفاً آمد و رفت متصل[3] قرار پائے تو فقط قصر ہو گا۔ ۱۲ [3] البتہ اگر شک ہو کہ مقدار مذکورہ بھر سفر کیا ہے یا نہیں تب بھی قصر نہیں۔ (آقائے محسن مدظلہ) [4] البتہ اگر واپسی بقدر مسافت مذکورہ ہو تو قصر ہو گا (آقائے محسن مدظلہ)

1- اقوی: حاشیہ وقت دیکھے ۲۹ 2- اتمام: پوری نماز، مطلب یہ کہ قصر بھی اور پوری بھی دونوں نمازیں پڑھے 3- متصل: ملا ہوا

دوسرے یہ کہ آٹھ فرسخ جانے کا عازم[1] ہو یعنی بلا قصد و ارادہ کسی قدر بھی مسافت طے کرے تو جانے میں قصر نہ ہوگا۔ پس اگر مثلاً کسی بھاگتے شخص کے تعاقب میں بلا قصد سفر کو جائے تو قصر نہ ہوگا۔ اور اگر کسی شہر کے دو راستے ہوں۔ ایک بقدر مسافت شرعیہ دوسرا کم تو جس راستہ کو اختیار کرے گا اس کا حکم جاری ہوگا۔ پس اگر آٹھ فرسخ والے راستے سے جائے گا تو نماز قصر اور روزہ افطار کرنا پڑے گا اور جو شخص کسی کے ساتھ سفر کرے (جیسے عیال نوکر وغیرہ) تو اس کا قصد بھی اس شخص کے قصد کے تابع ہوگا جس کے ساتھ سفر کر رہا ہے بشرطیکہ تابع کو متبوع کے قصد کا علم بھی ہو۔

تیسرے یہ کہ مسافت شرعیہ کا قصد آخر تک باقی رہے پس اگر اثنائے راہ میں ارادہ بدل جائے یا تذبذب[2] ہو جائے یا دس دن رہنے کا قصد کرے یا وطن سے ہو کر جائے تو ان تمام صورتوں میں قصر نہ ہوگا یعنی نماز پوری پڑھنا ہوگی۔

چوتھے یہ کہ اثنائے مسافت شرعی میں اگر اس کا کوئی مکان ہو کہ اس مکان میں اس نے چھ مہینے تک بود و باش بقصد توطن کی ہو تو قصر نہ ہوگا۔ اگر اس چھ مہینہ یا اس سے زیادہ زمانہ توطن کے اندر کوئی عارضی سفر درپیش ہو تو وہ اس جگہ دوبارہ پہنچنے پر قطع ہو جائے گا لیکن اگر پہلے کبھی چھ مہینہ یا اس سے زیادہ بقصد توطن رہ چکا ہے لیکن اگر وہاں کا قیام ترک کر چکا ہے تو اب وہاں پہنچنا انقطاع سفر کا باعث نہ ہوگا۔ البتہ اگر وطن اصلی یعنی آبائی ہے جہاں یہ خود بھی رہا ہے تو یہاں پہنچنے پر بہر حال سفر ختم ہو جائے گا۔

وطن اصلی وہ ہے کہ جس مقام پر ہمیشہ رہنے کا ارادہ ہو جیسے وہ مقام جہاں والدین ہمیشہ سے رہتے ہوں۔ اور یہ شخص خود وہاں پیدا ہوا۔ پروان چڑھا۔

وطنِ عارضی وہ ہے کہ جہاں ہجرت کر کے جائے مثلاً کربلائے معلی میں مجاورت

---

[1] البتہ اگر واپسی بقدر مسافت مذکورہ ہو تو قصر ہوگا (آقائے محسن مدظلہ)

[2] تذبذب میں جو راہ طے کی ہو اس کے علاوہ (جو کچھ باقی ہو وہ) اگر مسافت شرعیہ سے کم ہو تو اقویٰ یہ ہے کہ اتمام معیّن ہے اور اگر تذبذب میں ذرا بھی راہ طے نہ کی ہو تو اقویٰ یہ ہے کہ پھر قصر کی طرف پلٹ آئے۔ ۱۲

کے قصد سے گیا کہ اب زندگی بھر وہاں رہے گا تو ایسی صورت میں کہ بلائے معلّیٰ اس کا وطن قرار پائے گا۔ اور اس صورت میں چھ مہینے تک رہنے کی شرط نہیں ہے۔ البتہ اتنے دنوں (مثلاً ایک مہینہ) قیام کہ جس کی وجہ سے عرفاً اُسے وطن کہا جائے ضروری ہے۔

پانچویں یہ کہ سفر مباح[1] ہو۔ چوری یا ظلم یا شراب خواری وغیرہ کی غرض سے سفر نہ ہو ورنہ سفر حرام ہوگا اور موجبِ قصر نہ ہوگا۔ اسی طرح اگر تفریحاً شکار کھیلنے کے لئے سفر ہو تب بھی اتمام[1] واجب ہے۔

چھٹے یہ کہ کثیر السفر نہ ہو۔ یعنی سفر اس کا پیشہ نہ ہو جیسے ڈرائیور، گارڈ، ملاح، ساربان قاصد وغیرہ۔ پس ایسے لوگ پہلے سفر میں نماز قصر پڑھیں[2] گے۔ اور اس کے بعد دوسرے اور تیسرے سفر میں پوری نماز پڑھنا چاہیئے۔ اور احوط[3] یہ ہے کہ قصر و اتمام میں جمع کرے اور اگر وطن میں دس دن رہ جائے تو کثیر السفر کا حکم برطرف[3] ہو جائے گا۔ اس کے بعد جو سفر ہوگا تو پہلے سفر میں قصر کرے گا اور دوسرے اور تیسرے سفر میں پوری نماز پڑھیگا۔ اور اپنے پیشہ کے علاوہ سفر کرے مثلاً زیارت کو جائے تو قصر کرے گا۔

ساتویں یہ کہ حدِ ترخص سے نکل جائے۔ یعنی شہر سے اتنا دُور ہو جائے کہ اس کی دیواریں نظر سے غائب ہو جائیں یا یہ کہ شہر کی اذان نہ سنائی دے اور بنا بر احوط دونوں باتیں ثابت ہو جائیں اور یہ شرط جانے اور واپس آنے میں یکساں ہے۔ البتہ اگر جاتے وقت کسی جگہ پہنچ کر شک ہو جائے کہ حدِ ترخص تک پہنچا یا نہیں تو وہاں پر نماز تمام پڑھے اور پلٹتے وقت وہیں پر نماز قصر کرے۔ اور احوط یہ ہے کہ قصر و اتمام دونوں کو جمع کرے اور یہ شرط وطن اور جس شہر میں قیام[4] ہو دونوں میں برابر ہے۔

---

[1] اتمام کے وجوب کا حکم عصیان پر مبنی ہے پس جب تک گنہ گار ہے پوری نماز پڑھے اور جس وقت گناہ ترک کر دے تو قصر کرے (آقائے محسن مدظلہ) [2] سفر میں پوری نماز پڑھنے کا حکم ان کے لئے اس وقت ثابت ہوگا جب عرفاً یہ کہنا صادق آئے کہ ان کا پیشہ سفر ہے اگرچہ سفر اوّل ہی میں یہ کہا جانے لگے۔ سدآقائے محسن مدظلہ)

[3] اقویٰ یہ ہے کہ وطن کے علاوہ اور کسی جگہ بلا قصد ٹھہرنے سے کثیر السفر کا حکم برطرف نہ ہوگا۔ ۱۲

[4] حدِ ترخص کی شرط وطن میں معتبر اور محلِ اقامت میں اشکال ہے۔ آقائے محسن مدظلہ۔

... حدِ ترخص کی دیواریں نظر سے غائب یا اذان سنائی نہ دینے کی علامتیں وطن میں تسلیم ہیں مگر جس مقام پر مسافر ٹھہرے اس میں ان علامتوں کا ماننا مشکل ہے۔

[illegible]

دیگر احکام سفر

(۱) اگر دس روز کے قیام میں تردّد ہو۔ اور یہ نہ معلوم ہو کہ دس روز تک رہنا ہوگا یا نہیں تو نمازِ قصر پڑھے۔ یہاں تک کہ تیس روز گذر جائیں۔ اس کے بعد پوری نماز پڑھے گا۔ اگرچہ اُسی روز واپس ہونے کا ارادہ ہو جائے۔

(۲) اسی طرح اگر کسی مقام پر اقامتِ عشرہ[1] کے قصد سے ایک نماز (چار رکعتی) پوری پڑھ لی تو جب تک وہاں قیام رہے گا پوری نماز پڑھے گا۔ اگرچہ اس کے بعد دس دن کے قیام میں تردّد ہو جائے یا واپسی کا عزم[2] کرلے۔

(۳) چار مقامات پر قصر واجب نہیں ہے۔ اوّل مکہ معظّمہ، دوسرے مدینہ منوّرہ[1] تیسرے مسجد کوفہ، چوتھے حائرِ حضرت سیّد الشہداء علیہ السّلام۔ پس ان مقامات پر اختیار ہے۔ خواہ قصر کرے یا اتمام۔ اگرچہ احوط قصر اور افضل اتمام ہے۔ لیکن روزہ (بحالتِ سفر) ان مقامات پر نہ رکھے۔

(۴) اگر سفر میں عمداً نماز پوری پڑھے گا تو نماز باطل ہوگی۔ البتہ اگر احکامِ قصر سے واقف نہ ہو تو صحیح ہوگی۔

(۵) اگر حکمِ قصر سے واقف ہو لیکن مسافر[2] پر قصر کا وجوب[3] یا اپنا مسافر ہونا بھول جائے اور نماز پوری پڑھ لے اور نماز کے بعد یاد آئے تو اگر وقت باقی ہو تو اعادہ کرے اور اگر

---

[1] احوط یہ ہے کہ مسجد الحرام اور مسجد نبوی ان ہی دونوں میں یہ حکم محدود رکھے ۱۲ آقائے بروجردی

[2] حکم قصر بھولنے والے کے بارہ میں اقویٰ یہ ہے کہ وقتِ نماز میں اعادہ اور وقت کے بعد قضا بجا لانا واجب ہوگا۔ ۱۲ آقائے بروجردی

[3] مسجد الحرام اور مسجد نبوی میں نماز پوری پڑھنا افضل اور قصر پڑھنا احوط ہے یہ حکم مکہ و مدینہ کے لئے بھی ثابت ہے مسجد کوفہ کی ایسی جگہ کہ جو بعد میں ساتھ ملا دی گئی ہے۔ وہاں نماز قصر پڑھنا چاہیئے نیز حائرِ حسینی میں اگر ضریح اقدس سے زیادہ دور فاصلہ پر نماز پڑھنا چاہے۔ تو بنا بر احتیاطِ واجب فقط نمازِ قصر پڑھے (آقائے محسن حکیم)

وقت گذر چکا تو قضا واجب نہ ہوگی۔

(۶) اگر وقتِ نماز آجانے کے بعد سفر کیا ہو اور ابھی نماز نہ پڑھی ہو۔ اور حدِ ترخص سے نکل گیا ہو تو قصر کرے[1]۔ اور اگر سفر سے واپسی پر وطن میں یا جہاں اقامتِ عشرہ کا ارادہ ہو وہاں وقتِ نماز آجانے کے بعد پہنچا ہو تو نماز کو تمام کرے۔ (یعنی پوری پڑھے)

پندرھواں باب

بعض سُنّتی نمازوں کا بیان

نوافل یومیہ

سُنّتی نمازوں میں سب سے زیادہ نوافلِ یومیہ کی شرع میں تاکید آئی ہے۔ ان کو رواتب بھی کہتے ہیں۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ فرض نمازوں کے ادا کرتے وقت کوئی نہ کوئی کوتاہی ہو جاتی ہے۔ مثلاً رکوع و سجود و قیام وغیرہ میں خلل یا نقص کا پیدا ہو جانا۔ یا رجوعِ قلب میں کمی آجانا وغیرہ۔ ان تمام نقائص کی تلافی نوافل سے ہو جاتی ہے اور سنّتی نمازیں واجب نمازوں کے قائم مقام ہو جاتی ہیں۔

نوافل یومیہ تعداد میں چونتیس رکعت ہیں۔ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام فرماتے ہیں کہ مومن کی پانچ علامتیں ہیں (۱) اکیاونؔ رکعات فریضہ و نافلہ دن رات پڑھنا (۲) زیارت اربعین پڑھنا (۳) سجدۂ شکر میں پیشانی خاک پر رکھنا (۴) داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہننا اور (۵) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو بالجہر پڑھنا۔ سنّتی نمازیں بیٹھ کر پڑھنی جائز ہیں۔ خواہ کوئی مجبوری نہ ہو لیکن بہتر یہ ہے کہ کھڑے ہو کر پڑھے۔ اور تمام

---

[1] اس صورت میں احتیاط یہ ہے کہ قصر و اتمام دونوں کو جمع کرے ۱۲۔ آقائے بروجردی

سنتی نمازیں سوائے بعض نمازوں (نماز اعرابی) کے دو دو رکعت کرکے مثل نماز صبح کے پڑھی جاتی ہیں۔ جن کی ہر رکعت میں صرف سورۃ الحمد پر بھی اکتفا ہو سکتا ہے۔ بھول کر رکن کی زیادتی یا رکعتوں میں شک ہونے سے یہ نمازیں باطل نہیں ہوتیں۔ ان میں نہ سجدہ سہو نہ نماز احتیاط اور نہ بھولے ہوئے سجدہ یا تشہد کی قضا ہے ان نمازوں کا بہ نسبت مسجد کے گھر میں پڑھنا افضل ہے۔ نوافل یومیہ کے اوقات یہ ہیں۔

دو رکعت نماز نافلۂ صبح کی ادائیگی کا وقت صبح کاذب سے لے کر جب تک سرخی مشرق کی جانب شروع ہو، باقی رہتا ہے۔ آٹھ رکعت نماز نافلۂ ظہر کا وقت زوال آفتاب سے لے کر اس وقت تک ہے کہ شاخص کا سایہ دو قدم تک پہنچ جائے۔ "شاخص" اس چیز کو کہتے ہیں جس کو سایہ دیکھنے کے لئے دھوپ میں کھڑا کرتے ہیں۔ اور اس کے ساتویں حصہ کو قدم کہتے ہیں۔ آٹھ رکعت نماز نافلۂ عصر کا وقت نماز ظہر کی ادائیگی کے بعد اس وقت تک ہے کہ مغرب کی جانب کی سرخی زائل ہو جائے اور ایک رکعت نماز نافلۂ عشاء (جسے نماز وتیرہ کہتے ہیں) کا وقت نماز فریضۂ عشاء کے بعد اس وقت تک ہے کہ جب تک خود نماز عشا کا وقت باقی رہتا ہے۔ اقوی یہ ہے کہ نافلۂ عشا[1] دو رکعت بیٹھ کر پڑھے جو ایک رکعت شمار کی جاتی ہے۔

واضح رہے کہ نافلۂ مغرب و عشاء و فجر مؤکدہ ہیں۔ آئمہ معصومین علیہم السلام نے نافلۂ مغرب کے بارہ میں بے حد تاکید فرمائی ہے۔ فریضۂ مغرب اور نافلۂ مغرب کے درمیان بولنا مکروہ ہے۔ اسی طرح چار رکعت نماز نافلۂ مغرب (دو دو رکعت کرکے) ادا کرتے وقت درمیان میں کلام کرنا مکروہ ہے۔ اور جو نمازیں سفر میں قصر پڑھے جیسے ظہر و عصر و عشاء[2] ان کا نافلہ ساقط ہوگا لیکن دوسرے نوافل (یعنی صبح و مغرب) ساقط نہ ہوں گے۔

نماز شب (تہجد)

نماز شب کی فضیلت میں خاص طور سے بہت کچھ روایات وارد ہوئی ہیں چنانچہ

---

[1] احوط وجوبی یہ ہے کہ کھڑے ہو کر نہ پڑھے (آقائے بروجردی) کھڑے ہو کر بھی جائز ہے (آقائے محسن مدظلہ)

[2] عشاء کا نافلہ بقصد رجائے مطلوبیت پڑھ سکتا ہے (آقائے محسن حکیم)

جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ نماز شب کا پڑھنے والا بے شمار اجر و ثواب کا مستحق ہوگا۔ اور جناب امیر المومنین علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو شخص نمازِ شب پڑھے تو خدائے بزرگ و برتر وہ اشیاء عطا فرمائے گا جو نہ کسی آنکھ نے دیکھی اور نہ کسی کان نے سُنی ہوں۔ اور جب قبر سے باہر نکلے گا تو فرشتے اُس کو بہشت کی خوش خبری دیں گے جناب صادق آلِ محمدؑ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ بندۂ مومن کا شرف نمازِ شب کے بجالانے میں، اور اُس کی عزت خلق سے بے نیازی میں ہے اور یہ کہ یقیناً شب میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ جس میں جو کوئی بندۂ مومن نماز پڑھ کر خدا سے دُعا کرتا ہے۔ اُس کی دعا قبول ہوتی ہے راوی نے عرض کیا یا مولا وہ کونسی ساعت ہے۔ آپ نے فرمایا کہ آدھی رات گزرنے کے بعد جب تک تہائی رات باقی رہے۔ غرضیکہ نمازِ شب کی بہت تاکید ہے۔ حقیقتاً آدھی رات کے بعد کا وقت بڑے اطمینان کا وقت ہوتا ہے۔ مکمّل تخلیہ اور کامل سکون ہوتا ہے۔ لہٰذا رجوعِ دل اور حضورِ قلب کا پیدا ہونا زیادہ قرینِ قیاس ہے۔ اس کا وقت نصف شب سے شروع ہو کر طلوعِ صبح صادق تک باقی رہتا ہے اور جس قدر صبح سے قریب ہو۔ بہتر ہے نمازِ شب بھی نماز صبح کی طرح دو دو رکعت کر کے آٹھ رکعتیں ہیں۔ اور نمازِ شفع دو رکعت اور نماز وتیرہ ایک رکعت۔ ان تینوں نمازوں کی رکعتوں کی تعداد گیارہ ہے۔ ان نمازوں کو ملا کر "نماز شب" کہتے ہیں۔

جب نماز شب کا وقت داخل ہو تو ضروریات سے فارغ ہو کر وضو کرے۔ اور عطر لگائے۔ حدیث میں وارد ہے کہ عطر لگا کر دو رکعت نماز پڑھنا اُن ستر رکعتوں سے بہتر ہے جو بے عطر کے پڑھی جائیں۔ پھر اس کے بعد نماز شروع کرے اور سات تکبیریں مع دُعاؤں کے جن کا "تکبیرۃ الاحرام" کے بیان میں ذکر کیا جا چکا ہے، بجالائے یہ نیت کرکے کہ "نمازِ شب پڑھتا ہوں سنت قربۃً الی اللہ" اگرچہ ان آٹھ رکعتوں کو اس طرح پڑھ سکتا ہے کہ ہر رکعت میں سورۂ الحمد کے بعد ایک مرتبہ سورۂ توحید یا جو سورۃ چاہے پڑھے۔ اور نماز صبح کی مثل دو دو رکعت کر کے نماز پوری کرے بلکہ ہر رکعت میں سورۃ الحمد پر بھی اکتفا کر سکتا ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ پہلی رکعت میں الحمد کے بعد تین مرتبہ سورۂ توحید

(قل ھو اللہ) اور دوسری رکعت میں الحمد کے بعد سورۂ جحد (قل یاایہا الکفرون) پڑھے اور باقی چھ رکعتوں میں بڑی بڑی سورتیں جیسے سورۂ انعام سورۂ کہف، سورہ یٰسین وغیرہ اگر وقت وسیع ہو، پڑھے۔ اگر یاد نہ ہوں تو قرآن میں دیکھ کر پڑھ سکتا ہے۔ آٹھ رکعت ختم کرنے کے بعد سُنّت ہے کہ تسبیح جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا پڑھے دُعا مانگے اور سجدۂ شکر بجالائے۔ جب ان آٹھ رکعتوں سے فارغ ہو تو یہ دُعا پڑھے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَارْحَمْنِیْ وَثَبِّتْنِیْ عَلٰی دِیْنِكَ وَدِیْنِ نَبِیِّكَ وَلَا تُزِغْ قَلْبِیْ بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنِیْ وَھَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَھَّابُ ط

اس کے بعد دو رکعت نماز شفع اور ایک رکعت نماز وتر باقی رہتی ہے۔ اگرچہ ان کی فضیلت کا وقت صبح کاذب اور صبح صادق کا درمیان ہے لیکن نماز شب کی آٹھوں رکعت کے بعد بھی بجالائے تو کچھ مضائقہ نہیں ہے۔ جس وقت نماز شفع شروع کرے۔ تو دونوں میں صرف الحمد پر اکتفا کر سکتا ہے مگر بہتر یہ ہے کہ ہر رکعت میں سورۂ الحمد کے بعد سورۂ توحید یا اگر چاہے تو پہلی رکعت میں الحمد کے بعد سورۂ فلق قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ۔ اور دوسری رکعت میں الحمد کے بعد سورۂ والناس قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھے۔ اس نماز میں دُعائے قنوت[1] نہیں ہے۔ باقی نماز مثل نماز صبح کے پڑھے۔ اور فارغ ہو کر سُنّت ہے کہ یہ دُعا پڑھے۔

اِلٰھِیْ تَعَرَّضَ لَكَ فِیْ ھٰذَا اللَّیْلِ الْمُتَعَرِّضُوْنَ وَقَصَدَكَ فِیْهِ الْقَاصِدُوْنَ وَاَمَّلَ فَضْلَكَ وَمَعْرُوْفَكَ الطَّالِبُوْنَ وَلَكَ فِیْ ھٰذَا اللَّیْلِ نَفَحَاتٌ وَّجَوَائِزُ وَعَطَایَا وَمَوَاھِبُ تَمُنُّ بِھَا عَلٰی مَا تَشَآءُ مِنْ عِبَادِكَ وَتَمْنَعُھَا مَنْ لَّمْ تَسْبِقْ لَهُ الْعِنَایَةُ مِنْكَ وَھَا اَنَاذَا عُبَیْدُكَ الْفَقِیْرُ اِلَیْكَ الْمُؤَمِّلُ فَضْلَكَ وَمَعْرُوْفَكَ فَاِنْ كُنْتَ یَا مَوْلَایَ تَفَضَّلْتَ فِیْ ھٰذِهِ اللَّیْلَةِ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ وَعُدْتَ عَلَیْهِ بِعَائِدَةٍ

[1] نماز شفع میں برجاء مطلوبیت (آقائے محسن حکیم)

مِّنْ عَطْفِكَ نَصِّلْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ الْخَيِّرِيْنَ الْفَاضِلِيْنَ وَجُدْ عَلَيَّ بِطَوْلِكَ وَمَعْرُوْفِكَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَاٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ اَذْهَبَ اللّٰهُ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهَّرَهُمْ تَطْهِيْرًا اِنَّ اللّٰهَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَدْعُوْكَ كَمَا اَمَرْتَ فَاسْتَجِبْ لِيْ كَمَا وَعَدْتَ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ٥

اس کے بعد ایک رکعت نماز وتر میں مشغول ہو۔ اس کو بھی صرف الحمد پڑھ کر بغیر کسی دوسرے سورۃ کے اور بغیر قنوت کے رکوع و سجود و تشہد و سلام بجالا کر ختم کر سکتے ہیں لیکن بہتر یہ ہے کہ جب شروع کرے تو ساتوں تکبیریں مع دعاؤں کے بجالائے (ان میں ایک تکبیرۃ الاحرام ہے) اور الحمد پڑھ کر تین مرتبہ سورۃ توحید، تین مرتبہ سورۃ الفلق اور تین مرتبہ سورۃ الناس پڑھے اور مستحب ہے کہ ہاتھوں کو اٹھا کر گریہ و زاری کے ساتھ قنوت پڑھے اور اول دعائے کشائش پڑھے، اور وہ یہ ہے۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْاَرَضِيْنَ السَّبْعِ وَمَا فِيْهِنَّ وَمَا بَيْنَهُنَّ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ط وَسَلَامٌ[1] عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ط

اس کے بعد زندہ یا مردہ چالیس مومنوں کے لئے اس طرح طلب مغفرت کرے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِفُلَانٍ وَفُلَانٍ اور فلاں کی جگہ کسی مومن کا نام لے۔ اس کے بعد ستر مرتبہ کہے اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ۔ پھر سات مرتبہ کہے اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ لِجَمِيْعِ ظُلْمِيْ وَجُرْمِيْ وَاِسْرَافِيْ عَلٰى نَفْسِيْ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ ط اور سات مرتبہ کہے هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ النَّارِ اس کے بعد کہے رَبِّ اَسَأْتُ وَظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَبِئْسَ مَا صَنَعْتُ وَهٰذِهٖ يَدَايَ يَا رَبِّ جَزَاءً بِمَا كَسَبَتْ وَهٰذِهٖ رَقَبَتِيْ خَاضِعَةً لِّمَا اَتَيْتُ فَهَا اَنَا ذَا بَيْنَ يَدَيْكَ فَخُذْ لِنَفْسِكَ مِنْ نَفْسِي الرِّضَا حَتّٰى تَرْضٰى لَكَ الْعُتْبٰى

[1] احوط (وجوبی) یہ ہے کہ یا تو سلام علی المرسلین نہ کہے یا پھر اس کو آیت قرآنی کی نیت سے نہ پڑھے۔ ۱۲

لَا اَعُوْدُ پھر تین سو مرتبہ کہے اَلْعَفْوَ اَلْعَفْوَ اس کے بعد کہے رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ اس قنوت میں اس طرح اپنے دل کو متوجہ کرنے کی کوشش کرے کہ خوفِ خدا سے آنکھوں میں آنسو بھر آئیں۔ اس قنوت کے بعد رکوع و سجود و تشہد و سلام بجا لائے اور نماز سے فارغ ہو کر تسبیح جناب سیّدہ پڑھے۔ اور سجدۂ شکر بجالائے اور جو چاہے خدا سے دُعا مانگے کہ آخر شب کی دعا مستجاب ہے۔

نماز جناب رسُولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم

روایت میں ہے کہ جو شخص اس نماز کو بجالائے اُس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ اور ہر کو جو بھی حاجت طلب کرے وہ روا ہو گی۔ یہ نماز دو رکعت ہے ہر رکعت میں سورہ الحمد ایک مرتبہ اور سورہ قدر (اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ) پندرہ مرتبہ پھر رکوع میں سورہ قدر پندرہ مرتبہ پھر رکوع سے سر اٹھانے کے بعد کھڑے ہو کر پندرہ مرتبہ پھر سجدۂ اوّل میں پندرہ مرتبہ۔ پھر سجدہ سے سر اُٹھانے کے بعد پندرہ مرتبہ پھر سجدۂ دوم میں پندرہ مرتبہ پڑھے۔ اسی ترکیب سے دوسری رکعت بجالا کر تشہد و سلام پڑھ کر نماز کو ختم کرے اور یہ دعا پڑھے۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّنَا وَرَبُّ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِلٰهًا وَّاحِدًا وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَا نَعْبُدُ اِلَّآ اِيَّاهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ وَحْدَهٗ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَاَعَزَّ جُنْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ فَلَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ۔ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ فَلَكَ الْحَمْدُ وَاَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَاِنْجَازُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ۔ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا رَبِّ اغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَآ اَخَّرْتُ وَمَآ اَسْرَرْتُ وَمَآ اَعْلَنْتُ اَنْتَ اِلٰهِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّكَ

اَنۡتَ التَّوَّابُ الرَّحِیۡمُ ط

نماز حضرت امیر المومنین علیہ السلام

جناب شیخ و سیّد نے جناب صادق آل محمد علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جو چار رکعت نماز امیر المومنین علیہ السلام بجالائے وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہو جاتا ہے کہ جس طرح وہ روز پیدائش پاکیزہ تھا۔ اور اس کی تمام حاجتیں بر آتی ہیں۔ یہ نماز چار رکعت ہے جو دو دو کر کے پڑھی جاتی ہے۔ ہر رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد سورۃ توحید پچاس مرتبہ پڑھے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد تسبیح امیر المومنین پڑھے اور وہ یہ ہے سُبْحَانَ مَنْ لَا تَبِیْدُ مَعَالِمُہٗ سُبْحَانَ مَنْ لَا تَنْقُصُ خَزَائِنُہٗ سُبْحَانَ مَنْ لَا اضْمِحْلَالَ لِفَخْرِہٖ سُبْحَانَ مَنْ لَا یَنْفَدُ مَا عِنْدَہٗ سُبْحَانَ مَنْ لَا انْقِطَاعَ لِمُدَّتِہٖ سُبْحَانَ مَنْ لَا یُشَارِکُ اَحَدًا فِیْ اَمْرِہٖ سُبْحَانَ مَنْ لَا اِلٰہَ غَیْرُہٗ ط

نماز جناب سیّدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا

روایت میں ہے کہ نماز جناب سیّدہ دو رکعت ہے جو حضرت جبرئیلؑ نے تعلیم فرمائی تھی اس کی ترکیب یہ ہے کہ پہلی رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد سو مرتبہ سورۃ قدر اور دوسری رکعت میں سورۃ حمد کے بعد سو مرتبہ سورۃ توحید پڑھے۔ نماز سے فارغ ہو کر یہ دعا پڑھے۔

سُبْحَانَ ذِی الْعِزِّ الشَّامِخِ الْمُنِیْفِ سُبْحَانَ ذِی الْجَلَالِ الْبَاذِخِ الْعَظِیْمِ سُبْحَانَ ذِی الْمُلْکِ الْفَاخِرِ الْقَدِیْمِ سُبْحَانَ مَنْ لَبِسَ الْبَهْجَۃَ وَالْجَمَالَ سُبْحَانَ مَنْ تَرَدّٰی بِالنُّوْرِ وَالْوَقَارِ سُبْحَانَ مَنْ یَرٰی اَثَرَ النَّمْلِ فِی الصَّفَا سُبْحَانَ مَنْ یَرٰی وَقْعَ الطَّیْرِ فِی الْهَوَآءِ سُبْحَانَ مَنْ هُوَ هٰکَذَا لَا هٰکَذَا غَیْرُہٗ ط

سیّد علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ بروایت دیگر مندرجہ بالا دعا کے بعد مشہور تسبیح جناب

بیبیدہ ۳۴ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۳۴ مرتبہ اللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھے ۔ اس کے بعد سو مرتبہ محمد و آلِ محمدؐ پر صلوات بھیجے ۔

نماز دیگر

یہ شیخ و سید علیہما الرحمۃ نے صفوان سے روایت کی ہے کہ محمد بن علی حلبی بروز جمعہ صادق آلِ محمد علیہ السّلام کی خدمت میں حاضر ہوئے ۔ اور خواہش ظاہر کی کہ اُسے ایسا عمل تعلیم کیا جائے جو آج کے روز بہترین عمل ہو ۔ معصومؑ نے ارشاد فرمایا کہ نہ تو جناب سیدہ سے بڑھ کر رسولؐ خدا کے نزدیک کوئی بزرگ تر ہستی تھی ۔ اور نہ کوئی چیز اس سے افضل تھی ۔ جو رسُولِ خدا نے جناب سیدہ کو تعلیم فرمائی ۔ اور وہ چار رکعت نماز بہ دو سلام ہے جس کی ترکیب یہ ہے کہ پہلی رکعت میں سورۃ حمد کے بعد پچاس مرتبہ سورۃ توحید دوسری رکعت میں بعد سورہ حمد پچاس مرتبہ سورۃ والعٰدیات ۔ تیسری رکعت میں سورۃ حمد کے بعد پچاس مرتبہ سورۃ الزلزال اور چوتھی رکعت میں بعد الحمد پچاس مرتبہ سورۃ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ پڑھے اس نماز کو دو دو رکعت کرکے تشہد و سلام پڑھ کر ختم کرے ۔

نماز حضرت جعفر طیّار علیہ السلام

یہ نماز اکسیر اعظم اور کبریتِ احمر کا حکم رکھتی ہے ۔ اور کثیر و معتبر روایات سے اس کی بے حد فضیلت و عظمت بیان ہوئی ہے ۔ ائمہ معصومین علیہم السّلام سے منقول ہے کہ جو شخص اس نماز کو بجالائے ۔ خداوند عالم اس کے گناہوں کو بخش دیتا ہے ۔ اس نماز کے بجالانے کا افضل وقت روز جمعۃ المبارک ہے ۔

یہ نماز چار رکعت بہ دو سلام ہے ۔ اس کی ترکیب یہ ہے کہ پہلی رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد ایک مرتبہ سورۃ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ ۔ اور دوسری رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد ایک مرتبہ سورۃ وَالْعٰدِیٰتِ اور تیسری رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد سورۃ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ ایک مرتبہ اور چوتھی رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد سورۃ توحید ایک دفعہ پڑھے لیکن ہر ایک رکعت میں سورۃ الحمد اور دوسرا معیّن سورۃ پڑھنے کے بعد پندرہ مرتبہ تسبیحات اربعہ یعنی

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھے۔ پھر یہی تسبیحات دس مرتبہ رکوع میں پھر رکوع سے سر اٹھانے کے بعد دس مرتبہ سجدہ اُولیٰ میں۔ دس مرتبہ سجدہ سے سر اٹھانے کے بعد دس مرتبہ سجدہ ثانی میں دس مرتبہ دوسرے سجدہ سے سر اٹھانے کے بعد دس مرتبہ پڑھے اس طرح ہر رکعت میں ان تسبیحات کا مجموعہ پچھتر ہوگا۔

جناب شیخ و سیدؒ نے حضرت مفضل بن عمر سے روایت کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک روز حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام کو دیکھا کہ حضرتؑ نے نماز جعفر طیار ادا فرمائی اپنے دستِ مبارک بلند کیے۔ اور یوں کہنا شروع کیا۔ یَا رَبِّ یَا رَبِّ بقدر ایک سانس کے۔ پھر یَارَبَّاہ جس قدر سانس نے اجازت دی۔ پھر اسی طرح رَبِّ رَبِّ پھر اسی قدر یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ پھر اسی مقدار پر یَا حَیُّ یَا حَیُّ پھر اسی طریقے سے یَا رَحِیْمُ پھر اسی روش سے یَا رَحْمٰنُ پھر اس کے بعد سات مرتبہ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ط کہہ کر آپ نے یہ دُعا پڑھی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَفْتَتِحُ الْقَوْلَ بِحَمْدِكَ وَاَنْطِقُ بِالثَّنَاءِ عَلَيْكَ وَاُمَجِّدُكَ وَلَا غَايَةَ لِمَدْحِكَ وَاُثْنِیْ عَلَيْكَ وَمَنْ يَّبْلُغُ غَايَةَ ثَنَائِكَ وَاَمَدَ مَجْدِكَ وَاَنّٰى لِخَلِيْقَتِكَ كُنْهُ مَعْرِفَةِ مَجْدِكَ وَاَیُّ زَمَنٍ لَّمْ تَكُنْ مَمْدُوْحًا بِفَضْلِكَ مَوْصُوْفًا بِمَجْدِكَ عَوَّادًا عَلَى الْمُذْنِبِيْنَ بِحِلْمِكَ تَخَلَّفَ سُكَّانُ اَرْضِكَ عَنْ طَاعَتِكَ فَكُنْتَ عَلَيْهِمْ عَطُوْفًا بِجُوْدِكَ جَوَادًا بِفَضْلِكَ عَوَّادًا بِكَرَمِكَ يَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْمَنَّانُ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ط

نماز حضرت سلمان فارسیؓ

یہ نماز تیس رکعت دو دو کر کے ماہ رجب کے مُبارک مہینے میں پڑھی جاتی ہے پڑھنے کا طریق حسب ذیل ہے۔

دس رکعت ماہِ رجب کی پہلی تاریخ کو دو دو کر کے پڑھے ہر رکعت میں ایک مرتبہ سورہ حمد کے بعد سورہ توحید اور سورہ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ تین تین مرتبہ پڑھے اور ہر دو رکعت

ختم کرنے کے بعد ہاتھ آسمان کی طرف بلند کر کے کہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ لَہُ الْمُلْكُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَآ اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔ پھر ہاتھوں کو اپنے چہرہ پر ملے۔

نیمۂ ماہِ رجب یعنی پندرھویں تاریخ کو دس رکعت نماز حسب طریق بالا بجالائے۔ اور ہر دو رکعت کے سلام کے بعد ہاتھوں کو بجانب آسمان بلند کر کے کہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ لَہُ الْمُلْكُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اِلٰھًا وَّاحِدًا اَحَدًا فَرْدًا صَمَدًا لَّمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَۃً وَّلَا وَلَدًا ؕ پھر ہاتھوں کو اپنے چہرہ پر ملے۔

ماہ رجب کی آخری تاریخ کو اسی طرح دس رکعت نماز بجالائے اور ہر دو رکعت کے سلام کے بعد یہ دعا پڑھے۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ لَہُ الْمُلْكُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَّصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہِ الطَّاھِرِیْنَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ؕ

پھر ہاتھوں کو حسبِ طریق سابق منہ پر ملے اور اپنی حاجت طلب کرے اس نماز کا پڑھنا بے حد اجر و ثواب اور فضیلت رکھتا ہے اور فوائدِ کثیرہ پر مشتمل ہے۔

نماز اعرابی

سیّد ابن طاؤسؒ نے جمال الاسبوع میں شیخ تلعکبری سے نقل کیا ہے کہ اس نے بسندِ خود زید بن ثابت سے روایت کی۔ اس نے کہا کہ صحرا نشینوں میں سے ایک شخص نے جناب رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی خدمتِ اقدس میں عرض کی یا مولا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، میں بادیہ نشین ہوں۔ اور مدینہ منورہ سے دُور رہتا ہوں لہذا ہر جمعہ میں نمازِ جمعہ میں شریک نہیں ہو سکتا۔ پس میرے لئے کوئی ایسا عمل فرما دیجئے کہ جس کو بجالانے سے نمازِ جمعہ

کی فضیلت حاصل ہوجائے اور جب میں اپنے اہل وعیال اور قبیلہ کے پاس واپس جاؤں تو
ان کو بھی یہ عمل بتادوں۔ رسول خدا نے ارشاد فرمایا کہ جب دن چڑھ جائے تو دو رکعت نماز اس
ترکیب سے ادا کر پہلی رکعت میں سورۃ حمد کے بعد سات مرتبہ سورۃ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ
الْفَلَقِ۔ اور دوسری رکعت میں سورۃ حمد کے بعد سات مرتبہ سورہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ
النَّاسِ پڑھ۔ اور تشہد وسلام کے بعد سات مرتبہ آیت الکرسی هُمْ فِيهَا خَالِدُوْنَ تک
پڑھ۔ پھر آٹھ رکعت نماز بہ دو سلام ادا کر۔ اور ہر دو رکعت کے بعد بیٹھ اور تشہد پڑھ اور سلام نہ
پھیر۔ اور جب چار رکعت پوری ہوجائے تو سلام پڑھ۔ اسی طریق پر باقی چار رکعت بجالا۔ اور
ہر رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد سورۃ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ ایک مرتبہ اور سورۃ توحید پچیس مرتب
پڑھ۔ تشہد وسلام پڑھنے کے بعد یہ دعا پڑھ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ
يَا اِلٰهَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ يَا رَحْمٰنَ الدُّنْيَا
وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِيْمَهُمَا يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا رَبِّ
يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِهٖ وَاغْفِرْلِیْ اس کے بعد طلب حاجت کر اور ستر مرتبہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ پڑھ اور پھر سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ کہہ۔ پس آنحضرتؐ نے
فرمایا کہ مجھے قسم ہے خالق کون و مکان کی جس نے مجھے برحق نبی بنا کر بھیجا۔ جو شخص اس نماز کو
بروز جمعہ ادا کرے گا۔ میں اس کے لئے بہشت کا ضامن ہوں۔ اور وہ اپنی جگہ سے نہ اٹھے گا
کہ خداوند عالم اس کے اور اس کے والدین کے گناہ بخش دے گا۔

نماز شکر

اس محسن حقیقی کی احسان فراموشی جس کے احسانات و نوازشات کی کوئی حد و انتہا نہیں
یقیناً انسان کے لئے سخت ترعذاب کا موجب ہے۔ خداوند عالم قرآن مجید میں ارشاد فرماتا
ہے۔ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ۔ یعنی اگر تم میرا
شکر ادا کروگے تو میں یقیناً تم پر نعمت کی زیادتی کروں گا۔ اور اگر تم نے کفران نعمت کیا۔ اور

ناشکری کی تو یاد رکھنا کہ میرا عذاب سخت ہے۔

جناب امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب خدا تجھ کو کوئی نعمت عطا فرمائے یا کوئی مصیبت تجھ سے دفع کرے تو دو رکعت نمازِ شکر بجالا۔ پہلی رکعت میں سورہ الحمد کے بعد ایک مرتبہ سورۃ توحید اور دوسری رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد ایک مرتبہ سورۃ قُلْ یَا اَیُّھَا الْکَافِرُوْن پڑھو۔ اور پہلی رکعت کے رکوع و سجود میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ شُکْرًا وَّ حَمْدًا (از روئے شکر و حمد اللہ ہی سزاوارِ حمد و ثنا ہے) اور دوسری رکعت کے رکوع و سجود میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اسْتَجَابَ دُعَائِیْ وَاَعْطَانِیْ مَسْئَلَتِیْ۔ ہر قسم کی حمد ہے اللہ کے لئے جس نے میری دعا قبول فرمائی۔ اور میرا مطلب مجھے عطا کیا) پڑھو تشہد و سلام پڑھ کے نماز ختم کرو۔

نمازِ مغفرت

جناب صادق آلِ محمد علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص دو رکعت نماز اس ترکیب سے بجالائے کہ ہر رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد ساٹھ مرتبہ سورۃ توحید پڑھے تو خداوندِ عالم اس کے گناہوں کو عفو فرمائے گا۔

نمازِ توبہ

خداوندِ عالم ارشاد فرماتا ہے یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ تَوْبَۃً نَّصُوْحًا۔ یعنی اے ایماندارو! خدا کی بارگاہ میں خالص دل سے توبہ کرو۔ حضرت امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ توبہ کی چھ شرطیں ہیں (۱) گزشتہ گناہوں سے نادم ہونا (۲) جو واجبات ترک ہو گئے ہوں ان کا دوبارہ بجالانا (۳) مظلوم[1] کا اپنی گردن سے اتارنا (۴) جن لوگوں کا قصور کیا ہو یعنی کسی پر ظلم کیا ہو یا کسی کا حق چھینا ہو ان سے اپنے گناہوں کی معافی طلب کرنا (۵) دوبارہ گناہ نہ کرنے کا پختہ ارادہ کرنا اور (۶) اپنے نفس کو خدا کی عبادت اور اطاعت میں اس طرح گھلانا جس طرح اسے گناہوں سے پالا ہے اور اسے اطاعت کا اس طرح ذائقہ چکھانا جس طرح کہ اسے شروع میں معصیت کا ذائقہ چکھایا ہے۔

[1] مظلوم: [illegible]

لہٰذا انسان کو لازم ہے کہ جو جس کا حق ہو خواہ حق خدا ہو یا حق انسان۔ اُس کی ادائیگی کا اہتمام کرتے ہوئے خلوصِ دل سے اس طرح عملِ توبہ بجالائے کہ اول غسل توبہ کرے۔ پھر سچے دل سے اس طرح صیغۂ توبہ پڑھے اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ اُشْہِدُ اللّٰہَ وَجَمِیْعَ مَلٰٓئِکَتِہٖ وَاَنْبِیَآئِہٖ وَرُسُلِہٖ وَحَمَلَۃَ عَرْشِہٖ وَجَمِیْعَ خَلْقِہٖ اِنِّیْ نَادِمٌ عَلٰی مَا سَلَفَ مِنَ الذُّنُوْبِ وَالْمَعَاصِیْ وَمُعْتَرِفٌ بِھِمَا وَاِنِّیْ عَازِمٌ عَلٰٓی اَنْ لَّآ اَعُوْدَ اِلَیْھَا وَقَدْ عَاھَدْتُ اللّٰہَ تَعَالٰی عَلٰی ذٰلِکَ اَلْفَ عَھْدٍ فِیْ عُنُقِیْ لِیُطَالِبَنِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ۔

اس کے بعد دو رکعت نماز مثلِ نماز صبح بجالائے۔ نماز سے فارغ ہو کر بہتر ہے۔ کہ دعائے توبہ رجوعِ قلب سے پڑھے جو فرمودۂ امام زین العابدین علیہ السلام ہے۔ اور صحیفۂ کاملہ میں درج ہے۔

نمازِ ردّ مظالم

مظالم سے مراد لوگوں کے وہ حقوق ہیں جو کسی شخص کے ذمہ واجب الادا یا بخشوانے کے قابل ہوں خواہ وہ حقوق مالی ہوں یا غیر مالی۔ لوگوں کے حقوق کی تلافی وارث کے پاس مال واپس کرنے یا اس سے بخشوانے یا اگر یہ ممکن نہ ہو تو اس کی طرف سے تصدق کرنے، یا حاکمِ شرع کے پاس پہنچانے یا اگر یہ ممکن نہ ہو تو اُس کے حق میں دعائے مغفرت کرنے سے ہو سکتی ہے۔ اگر اس طرح تلافی ناممکن ہو تو عمل ردِّ مظالم بجالائے۔ جس کی وجہ سے خداوند عالم بروزِ حشر صاحبانِ حقوق کو اس گنہگار سے راضی اور اس کے مظالم کو ردّ فرمائے گا۔ یہ نماز چار رکعت بہ دو سلام ہے۔ اس کی ترکیب یہ ہے کہ پہلی رکعت میں سورۃ الحمد ایک بار اور سورۃ توحید پچیس مرتبہ۔ دوسری رکعت میں الحمد ایک مرتبہ اور سورۃ توحید پچاس مرتبہ تیسری رکعت میں الحمد ایک بار اور سورۃ توحید پچھتر مرتبہ اور چوتھی رکعت میں الحمد ایک مرتبہ اور سورہ توحید سو مرتبہ پڑھے۔ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص اس نماز کو بجالائے تو خداوند عالم اپنے فضل وکرم سے اس کے مطالبہ کرنے والوں کو بروزِ قیامت راضی فرمائے گا۔ اگرچہ اُن کی تعداد ایک صحرا کے ذرّوں کے برابر ہو۔ اور

وہ نماز گذار سب سے پہلی جماعت میں داخل بہشت ہوگا۔

نماز غفیلہ

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص نماز غفیلہ بجالائے اور طلب حاجت کرے تو خداوند عالم اس کی حاجات کو برلائے گا اور اس کے سوال کو پورا کریگا۔

یہ نماز دو رکعت ہے جو مغرب و عشاء کے درمیان پڑھی جاتی ہے۔ اس کی ترکیب حسب ذیل ہے۔

پہلی رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد یہ آیات (پارہ ۱۷، رکوع ۶) پڑھے وَ ذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِى الظُّلُمَاتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِى الْمُؤْمِنِيْنَ ط

دوسری رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد یہ آیت (پارہ ۷، رکوع ۱۳) پڑھے۔

وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ ط وَيَعْلَمُ مَا فِى الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ط وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِىْ ظُلُمَاتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِىْ كِتَابٍ مُّبِيْنٍ ط پھر قنوت میں دونوں ہاتھوں کو بلند کرکے یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْٓ اَسْئَلُكَ بِمَفَاتِحِ الْغَيْبِ الَّتِىْ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّآ اَنْتَ اَنْ تُصَلِّىَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَقْضِىَ حَاجَتِىْ۔ اس کے بعد دعا مانگے۔

نماز مغفرت والدین

حقیقت الامر یہ ہے کہ والدین کی فرمانبرداری واجب اور ان کی رضامندی و خوشنودی بہترین طاعات سے ہے۔ ان کو ناراض رکھنا گناہ کبیرہ ہے۔ پس لازم ہے کہ انسان اپنے ماں باپ کے لئے اعمال خیر بجالائے اور ان کی مغفرت و درجات عالیہ کے لئے دعائیں کرے

اور نمازیں پڑھے۔ کم از کم ہر شب جمعہ والدین کے لئے دو رکعت نماز بایں طریق پڑھے کہ پہلی رکعت میں ایک مرتبہ سورۃ الحمد اور دس مرتبہ رَبَّنَا اغۡفِرۡ لِيۡ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلۡمُؤۡمِنِيۡنَ يَوۡمَ يَقُوۡمُ الۡحِسَابُ ط پڑھے اور دوسری رکعت میں ایک بار سورۃ الحمد اور دس بار رَبِّ اغۡفِرۡ لِيۡ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنۡ دَخَلَ بَيۡتِيَ مُؤۡمِنًا وَّلِلۡمُؤۡمِنِيۡنَ وَالۡمُؤۡمِنَاتِ ط پڑھے۔ نماز ختم کرنے کے بعد دس مرتبہ کہے۔ رَبِّ ارۡحَمۡهُمَا كَمَا رَبَّيَانِيۡ صَغِيۡرًا ط

سولھواں باب

نماز جماعت کا بیان

نماز جماعت کی فضیلت

واجب نمازوں کا جماعت[1] کے ساتھ پڑھنا مستحب[2] ہے اور نماز پنجگانہ کے متعلق تاکید ہے خصوصاً نماز صبح اور مغرب و عشاء کے بارہ میں زیادہ تاکید[3] ہے۔ منقول ہے کہ عالم دین کی اقتداء میں ایک نماز پڑھنا ہزار نمازوں کے برابر ہے اور جس قدر وجوہ فضیلت ہوتے ہیں اُسی قدر ثواب زیادہ ہوتا ہے۔ روایت میں ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا کہ میری اُمّت کے واسطے جماعت میں کیا ثواب ہے تو جواب دیا کہ اگر دو شخص نماز جماعت پڑھیں تو خداوند عالم ہر شخص کو ہر رکعت میں ڈیڑھ سو نماز کا ثواب عطا

---

[1] بشرطیکہ اصل شرع کی طرف سے واجب ہوئی ہوں اور اگر نذر و عہد و قسم سے واجب ہوئی ہوں تو انہیں جماعت سے نہ پڑھے بلکہ احوط (وجوبی) یہ ہے کہ طواف واجب کی نماز اور نماز احتیاط بھی جماعت سے نہ پڑھے۔ اور اگر امام میّت کی طرف سے اُجرت یا بلا اُجرت نماز پڑھ رہا ہو تب بھی احوط یہ ہے کہ نماز گذار اس کی اقتداء نہ کرے۔ ۱۲۔

[2] نماز جمعہ کے اگر شرائط پورے ہو جائیں تو اس میں جماعت واجب ہے۔ آقائے محسن مدظلہ۔

[3] خصوصاً اس شخص کے لئے جو مسجد کا ہمسایہ ہے اور خصوصاً اُس کے لئے جو مسجد کی اذان کی آواز سنتا ہے (آقائے محسن حکیم)

مستحب: یعنی جس کا کرنا بہتر ہو اور اگر کوئی ترک کرے تو گناہ نہیں ہوگا۔

فرماتا ہے۔ اور اگر نماز پڑھنے میں تین شخص ہوں تو ہر ایک کو ہر رکعت میں چھ سو نماز کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ اور اگر چار ہوں تو ہر شخص کو ہر رکعت میں ایک ہزار دو سو نماز کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ اور اگر پانچ ہوں تو ہر شخص کو ہر رکعت میں چار ہزار آٹھ سو نماز کا ثواب عطا فرماتا ہے اور اگر سات ہوں تو ہر ایک کو ہر رکعت میں نو ہزار چھ سو نماز کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ اور جس وقت آٹھ آدمی ہوں تو ہر ایک کو ہر رکعت میں انیس ہزار دو سو نماز کا ثواب عطا فرماتا ہے اور جب نو آدمی نماز پڑھنے والے ہوں تو ہر شخص کے لئے ہر رکعت میں اڑتیس ہزار چار سو نمازوں کا ثواب لکھ دیتا ہے اور جس وقت دس شخص ہوں تو ہر شخص کے لئے ہر رکعت میں چھہتر ہزار آٹھ سو نمازوں کا ثواب قرار دیتا ہے۔ اور جب دس سے زیادہ ہو جائیں تو ثواب کی یہ حالت ہے کہ اگر آسمان کاغذ بن جائیں تمام درخت قلم بن جائیں اور تمام دریا روشنائی کا کام دیں۔ اور تمام جنّ و انسان اور فرشتے کاتب ہوں تو بھی اس کے اجر و ثواب پر قادر نہیں ہو سکتے۔ سُنّتی نمازیں جماعت کے ساتھ نہیں پڑھی جا سکتی سوائے نماز استسقاء کے جو طلب باراں کے لئے پڑھی جاتی ہے۔ اور نماز عیدین کو ان کا جماعت سے پڑھنا مستحب ہے بلکہ اگر فرادیٰ پڑھ لی ہو تو دوبارہ جماعت سے پڑھنا مستحب ہے۔ اور اگر کوئی شخص دونوں سورتیں اچھی طرح نہ پڑھ سکتا ہو تو اگر وہ وقت کے اندر سیکھ سکتا ہو تو اُسے سیکھنا لازم ہے۔ پھر اختیار ہے خواہ فرادیٰ پڑھے۔ یا جماعت کے ساتھ۔ اور اگر وقت کی تنگی یا ایسی ہی کسی اور وجہ سے سیکھنا ممکن نہ ہو تو پھر جماعت میں شریک ہونا واجب ہے اور اگر کسی طرح بھی درست کرنا ممکن نہیں ہے تو جماعت کے ساتھ پڑھنا واجب نہیں ہے۔ بلکہ جیسا بھی پڑھا جائے لیکن شرکتِ جماعت[1] احوط استحبابی ہے

شرائطِ امام جماعت

پیش نماز کے لئے حسب ذیل شرائط ہیں۔ ایک یہ کہ بالغ ہو۔ دوسرے عاقل ہو تیسرے

---

[1] اہل سنت کی جماعت میں شریک ہونا سنت مؤکدہ ہے لیکن اس حالت میں حمد و سورۃ اخفات سے خود پڑھے اور اگر سورۃ پڑھنا ممکن نہ ہو تو سورۃ حمد پر اکتفا کرے اور اگر اس پر بھی قادر نہ ہو سکے تو جائز ہے لیکن اتمام و اعادہ احوط ہے۔ ۱۲

مومن ہو۔ چوتھے عادل ہو یعنی اس میں ملکۂ عدالت پایا جاتا ہو۔ اور اتنا ہی کافی ہے کہ اس میں ظاہری خوبیاں ایسی ہوں کہ اس پر وثوق و اطمینان ہو جائے۔ پانچویں حلال زادہ ہو۔ چھٹے مرد ہو۔ اگر پیچھے نماز پڑھنے والے (ماموم) مرد ہوں یا مرد بھی ہوں اور عورتیں بھی، ساتویں کھڑا ہو کر نماز پڑھے۔ جب کہ اس کے پیچھے نماز پڑھنے والے بھی کھڑے ہو کر پڑھنے والے ہوں آٹھویں اس کی قرأت صحیح ہو۔ یعنی اگر وہ صحیح طور سے پڑھ نہیں سکتا یا بعض حروف کو دوسرے حروف سے بدل دیتا ہے تو ایسے شخصوں کو کہ جن کی قرأت درست ہو اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔ نویں[1] بنا بر احتیاط (استحبابی) جذام و برص کا مریض نہ ہو۔ اور اس پر حدِ شرعی جاری نہ کی گئی ہو۔ اگرچہ وہ بعد میں توبہ بھی کر لے اور عرب صحرائی بھی نہ ہو۔

شرائطِ جماعت

اوّل یہ کہ ماموم اور امام یا ماموم اور اگلی صف کے درمیان کوئی چیز حائل نہ ہو۔ جس سے امام نہ دکھائی دے لیکن اگر ماموم عورت ہو تو کوئی مضایقہ نہیں۔ دوسرے یہ کہ ماموم امام سے دُور نہ ہو۔ یعنی ماموم کا محلِ[2] سجدہ امام یا اگلی صف کے محلِ سجدہ سے ایک قدم سے زیادہ فاصلہ پر نہ ہو۔ صفِ اوّل میں بقدر[3] ایک آدمی کے یا اس سے کچھ زیادہ فاصلہ ہو تو حرج نہیں ہے۔ اور صفِ آخر میں دو آدمیوں کے درمیان زائد فاصلہ کا بھی حرج نہیں ہے۔ اور درمیانی صفوں میں ترکِ فاصلہ احوط ہے تیسرے یہ کہ امام کی جگہ ماموم کی جگہ سے ایک بالشت[4] یا اس سے زیادہ بلندی پر نہ ہو۔ البتہ اگر فی الجملہ پست ہو تو کوئی حرج نہیں ہے لیکن ماموم کی جگہ امام کی جگہ سے جتنی بھی بلند ہو کوئی قباحت نہیں ہے۔ بشرطیکہ اتصال قائم رہے۔ اور اقتدار میں فرق نہ آئے۔ چوتھے یہ کہ ماموم کے کھڑے ہونے کی جگہ امام کی جگہ سے آگے نہ ہو۔ اگرچہ برابر کھڑے ہونا جائز ہے مگر احوط[5] یہ ہے کہ ماموم امام سے پیچھے ہی رہے خواہ تھوڑا ہی سا

[1] بنا بر احوط (وجوبی)، [2] صفِ آخر اور صفوف متوسطہ کے درمیان عدم فاصلہ کی مقدار واجب میں فرق نہیں ہے بلکہ تمام صفوں میں اتصال اور فاصلہ نہ ہونا سُنتِ مؤکدہ ہے ۱۲ [3] احوط یہ ہے کہ بقدر ایک بالشت کے بھی بلندی نہ ہو۔ ہاں اگر خفیف سی بلندی ہو تو کوئی حرج نہیں ہے ۱۲ [4] یہ احتیاط ترک نہ ہو۔ ۱۲ :

سے کچھ زیادہ فاصلہ ہو تو حرج نہیں ہے۔ ۴ - فی الجملہ: یعنی امام کی جگہ نیچی ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔

ہو۔ پانچویں یہ کہ امام اور ماموم کی نماز صورت و کیفیت میں یکساں ہو۔ پس جائز نہیں ہے کہ امام نماز یومیہ[1] پڑھے۔ اور ماموم اس کی اقتدا میں نماز میت یا عیدین پڑھے۔ اور اس کے برعکس صورت بھی جائز نہیں ہے لیکن عددِ رکعات میں یکساں ہونا واجب نہیں ہے۔ لہٰذا جائز ہے کہ حاضر مسافر کی اقتدا کرے اور مسافر حاضر کی۔ اور اس طرح جو شخص اپنی نماز فرادیٰ پڑھ چکا ہو۔ اگر وہ اسی نماز کو پھر سے جماعت کے ساتھ پڑھے تو یہ جائز بلکہ مستحب ہے۔

چھٹے یہ کہ امامِ جماعت ایک ہو۔ ایسا نہ ہو کہ ایک نماز میں دو شخصوں کی اقتدا میں نیت کرے ساتویں یہ کہ امام کا تعین کر کے اقتدا کی نیت کرے۔ آٹھویں یہ افعالِ نماز میں امام کی پیروی ماموم پر واجب ہے۔ یعنی کھڑا ہونا۔ رکوع میں جانا وغیرہ امور امام سے پہلے نہ بجا لائے اور احوط یہ ہے کہ امام کے بعد بجا لائے۔ لیکن اقوال (پڑھنے کی چیزوں) میں خواہ واجب ہوں یا سنت متابعت واجب نہیں ہے۔ البتہ تکبیرۃ الاحرام کو امام کے بعد ہی کہنا لازم ہے۔ اگرچہ احوط یہ ہے کہ اقوال میں بھی متابعت کرے[2] خصوصاً سلام میں۔ اگر کوئی شخص بھول کر امام سے کچھ پہلے رکوع یا سجدہ سے اٹھ جائے تو واجب ہے کہ فوراً امام سے جا ملے۔ ایسی حالت میں بوجہ جماعت کے مثلاً ایک رکوع زائد ہو جانا معاف ہے۔ اور اگر باوجود موقع ملنے کے ایسا نہ کریگا تو ختم کر کے بہ نیت قربت دوبارہ پڑھے اور اگر عمداً امام سے کچھ پہلے سر اٹھائے تو امام کے ساتھ ہونے کے لئے دوبارہ رکوع یا سجدہ میں جانا جائز نہیں بلکہ احوط یہ ہے کہ نماز ختم کر کے دوبارہ پڑھے۔

احکامِ جماعت

چونکہ جماعت کے لئے کم از کم دو آدمی ایک امام دوسرا ماموم کافی ہیں لہٰذا پیش نماز کے ساتھ نماز پڑھنے والا اگر صرف ایک مرد ہو تو مستحب ہے کہ امام کے داہنی طرف کھڑا ہو

---

[1] یومیہ نماز کے ساتھ نماز طواف پڑھنے میں اشکال ہے (آقائے محسن مدظلہ)

[2] جو اقوال حدِ سماعت میں آ رہے ہوں خواہ وہ قرأت ہو یا اذکارِ رکوع و سجود وغیرہ۔ ان میں یہ احتیاط ترک نہ ہو۔ ۱۲۔

اور اگر ایک سے زیادہ ہوں تو صف باندھ کر امام کے پیچھے کھڑا ہونا مستحب ہے۔ اور اگر عورتیں بھی ہوں تو اُن کی صف مردوں کے پیچھے رہے۔ جب نماز شروع ہو پس اگر وہ جہری نماز ہے۔ جیسے صبح کی نماز یا مغرب و عشاء کی پہلی دو رکعتیں۔ تو ان میں واجب ہے کہ ماموم خود سورۃ الحمد اور دُوسرا سورہ نہ پڑھے بشرطیکہ امام کی قرأت یا ہمہمہ سُن رہا ہو۔ لیکن اگر امام کی آواز سُنائی نہ دے تو ماموم الحمد اور دوسرا سورۃ آہستہ خود پڑھ سکتا ہے یا ذکرِ خدا میں مشغول رہے یعنی سُبحَانَ اللہ سُبحَانَ اللہ کہتا رہے[ف]۔ اور اخفاتی نمازیں یعنی ظہر و عصر کی پہلی دو رکعتوں میں جن میں امام آہستہ قرأت کرتا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ ماموم خود الحمد اور سورۃ نہ پڑھے بلکہ آہستہ آہستہ سُبحَانَ اللہ سُبحَانَ اللہ کہتا رہے۔ جب تک کہ امام قرأت ختم نہ کرلے۔ نماز مغرب کی تیسری رکعت اور نماز عشاء و ظہر و عصر کی آخری دو رکعتوں میں وہی حکم ہے جو بغیر جماعت کے ہوتا یعنی چاہے الحمد پڑھے یا تسبیحات اربعہ دونوں میں سے ایک واجب ہے۔ اسی طرح تمام نمازوں کی ہر رکعت کے رکوع و سجدہ میں پڑھنا یا تشہد و سلام وغیرہ بھی ماموم خود بجالائے گا
اگر کوئی شخص شروع میں شریک جماعت نہ ہوسکے تو امام کے ساتھ حالتِ رکوع میں ملحق ہو جائے اگرچہ امام ذکرِ رکوع ختم کرچکا ہو تب بھی جماعت مل جائے گی۔ اور اس کی پہلی رکعت شمار ہوگی۔ اور اگر امام کی دوسری رکعت میں شریک ہو تو یہ ماموم کی پہلی رکعت ہوگی۔ لیکن مستحب ہے کہ قنوت و تشہد امام کی متابعت میں کرے اور تشہد کی حالت میں احوط یہ ہے کہ ماموم ہاتھوں کو زمین پر ٹیک کر گھٹنوں کے بل بیٹھا رہے۔ پھر امام کے ساتھ کھڑا ہو جائے اب یہ رکعت امام کی تیسری اور ماموم کی دوسری ہوگی۔ لہٰذا اس میں خود ماموم کو سورۃ الحمد اور دوسرا سورۃ آہستہ پڑھنا واجب ہے اگرچہ نماز جہری ہو پھر قنوت پڑھ کر امام کے ساتھ رکوع میں شریک ہو جائے۔ اگر قنوت پڑھنے کی مہلت نہ ملے تو قنوت چھوڑ دے۔ اور اگر دوسرا سورہ پڑھنے کا موقع نہ ملے تو اس کو بھی چھوڑ دے۔ اور اگر الحمد کو پورا کرنے کا بھی وقت نہ

ف اگرچہ بہتر بلکہ احوط یہ ہے کہ خاموش کھڑے ہو کر امام کی قرأت سننے کی کوشش کرتا رہے ۱۲

ملے کہ امام رکوع سے اُٹھ کھڑا ہو تو الحمد کو پورا کر کے خود رکوع کرے اور امام سے سجدہ میں جا ملے اور امام کی آخری رکعت جب تک وہ سلام پڑھے یہ اس کے ساتھ رہے اس طریق پر کہ دونوں زانو زمین سے بلند رہیں۔ اور اگر امام کی تیسری یا چوتھی رکعت میں رکوع سے قبل شریک ہو تو خود سورۃ الحمد اور دوسرا سورۃ پڑھنا چاہیئے۔ اگر اتنی مہلت نہ ملے تو الحمد پر اکتفا ہو سکتا ہے اور اگر اوّل ہی سے یہ جانتا ہو کہ سورۃ الحمد پڑھنے کا بھی موقع نہ ملے گا کہ امام رکوع میں چلا جائیگا تو احوط یہ ہے کہ رکوع میں آنے تک امام کا انتظار کرے اور تکبیرۃ الاحرام کہہ کر اس کے ساتھ رکوع میں شریک ہو جائے اور جائز ہے کہ جماعت میں جہاں سے چاہے کسی عذر کی وجہ سے فرادیٰ کی نیت کر کے الگ ہو جائے لیکن بغیر کسی عذر کے علیحدہ ہونا احتیاط[1] کے خلاف ہے۔

چند مسائل

(۱) اگر کوئی ایسے وقت آئے کہ امام آخری تشہد میں ہو تو جائز ہے کہ اس کے ساتھ اس طرح شریک ہو جائے کہ نیت کر کے تکبیرۃ الاحرام کہے اور بیٹھ کر تشہد میں شریک ہو۔ جب امام سلام پڑھے تو کھڑا ہو جائے اور بغیر اس کے کہ پھر نیت کرے یا تکبیر کہے اپنی پوری نماز پڑھے۔ اس طریقہ سے جماعت کا ثواب مل جائے گا۔ اگرچہ رکعت شمار نہیں ہو سکتی۔

(۲) مستحب ہے کہ پہلی صف میں صاحبان علم و فضل ہوں۔ اس لئے کہ یہ سب صفوں سے افضل صف ہے لیکن نماز جنازہ میں آخری صف افضل ہے۔ اور مستحب ہے کہ صفیں ٹھیک کھڑی ہوں۔ ایک کے کاندھے سے دوسرے کا کاندھا مقابل رہے۔ جب مؤذن قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ کہے تو سب کھڑے ہو جائیں۔

(۳) جب امام کو کسی شخص کا رکوع میں داخل ہونا محسوس ہو جائے تو رکوع کو طول دے

ف اگر سورہ کا وقت نہ ہو تو فقط حمد کو پڑھے اور اگر فقط حمد کو بھی تمام کر کے رکوع میں امام کے ساتھ نہ مل سکے تو احوط یہی ہے کہ بقصد فرادیٰ نماز کو تمام کرے (آقائے محسن حکیم)

[1] - یہ احتیاط ترک نہ ہو۔ ۱۲

اور داخل ہونے والوں کے انتظار میں رکوع دگنا کردے (۴) جب امام سورۃ الحمد ختم کرے تو ماموم آہستہ سے الحمد للہ رب العالمین کہیں۔

(۵) اگر ماموم عمداً امام سے پہلے رکوع یا سجدہ سے سر اُٹھائے پھر عمداً متابعت امام کی غرض سے رکوع یا سجدہ میں چلا جائے تو اُس کی نماز باطل[1] ہے۔

(۶) ماموم کے لئے بہتر ہے کہ جہری نماز میں امام کی قرأت کو سُنے اور احوط بلکہ اقویٰ کی بنا پر اپنی قرأت کو ترک کرے۔

(۷) ایک شخص نماز نافلہ میں مشغول ہے کہ جماعت منعقد ہو گئی۔ اور اُسے ڈر ہے کہ نافلہ کی وجہ سے وہ جماعت کی پہلی رکعت میں شریک نہ ہو سکے گا تو اس کے لئے نماز نافلہ کا قطع کرنا مستحب ہے۔

(۸) جماعت کو ترتیب کے ساتھ تکبیرۃ الاحرام کہنی چاہیئے خواہ صف اوّل ہو یا دوسری تیسری صف۔

(۹) اگر نماز کے درمیان میں کوئی چیز حائل ہو جائے جو باقی رہے تو جماعت باطل ہوگی اور اگر آدمی یا حیوان گذر جائے تو کوئی قباحت نہیں ہے۔

(۱۰) کھڑا ماموم بیٹھے ہوئے امام کی اقتدا نہیں کر سکتا۔ اسی طرح اعلیٰ ادنیٰ کی اقتدا نہیں کر سکتا۔

(۱۱) پچھلی صفوں کا اگلی صف سے طولانی ہونا ضرر رساں نہیں ہے لیکن باہمی اتصال ہونا ضروری ہے۔

(۱۲) جب صف کے درمیان جگہ خالی ہو۔ اس سے بچ کر علیحدہ کھڑا ہونا مکروہ ہے بلکہ اس خالی مقام کو پُر کرنا چاہیئے۔

۱-۲ حوالہ: دو احتیاط وجوبی: کلی جلد ۲، ۲۔۱۰ آقای: حاشیہ صفحہ ۳۹ دیکھیں

---

[1] بعنوان جماعت باطل ہے لیکن بعنوان فرادیٰ صحیح ہے (آقائے محسن حکیم)

سترھواں باب

بیان روزہ

تعریف روزہ

روزہ سے مراد طلوع صبح صادق سے لے کر غروب شرعی تک جس کی علامت مشرق کی طرف سرخی کا زائل ہونا ہے۔ ان تمام چیزوں سے پرہیز کرنا ہے۔ جن کا بیان آگے آئے گا۔ ماہِ رمضان المبارک کے روزے ضروریاتِ دین سے ہیں۔ ان کے وجوب کا جو شخص منکر ہو وہ کافر اور واجب القتل ہے۔ اور جو شخص ان روزوں کے ترک کرنے کو حلال نہ سمجھتا ہو لیکن پھر بھی عمداً نہ رکھے تو وہ پچیس کوڑوں کی سزا کا مستوجب ہوگا۔ پھر اگر ایسا ہی کرے تو دوسری مرتبہ پھر سزا دی جائے گی۔ لیکن تیسری مرتبہ قتل کر دیا جائے گا۔ اگرچہ احوط یہ ہے کہ تیسری مرتبہ بھی سزا دی جائے اور چوتھی مرتبہ قتل کیا جائے۔

اقسام روزہ

واجب روزے یہ: (۱) ماہ رمضان کے روزے (۲) ماہِ رمضان کے قضا روزے، (۳) اعتکاف کے تیسرے دن کا روزہ (۴) حج میں قربانی کے بدلے کفارہ کے روزے (۵) نذر و عہد و قسم کے روزے (۶) کفارہ کے روزے (۷) بڑے بیٹے پر والدین کے روزے (۸) کسی شخص کے وہ روزے جن کی اجرت لی ہو۔

۱۔ احوط یہ ہے کہ وہ انسان کے سر کے اوپر سے گذر جائے (آقائے محسن حکیم)

۲۔ ماں کے قضا روزوں کا واجب ہونا معلوم نہیں اگرچہ ان کا بھی ادا کرنا احوط ہے (آقائے محسن مدظلہ)

حرام روزے:۔ عیدین یعنی عید الفطر اور عید الاضحی کے دن کا روزہ (۲) ماہِ شعبان کی تیس
تاریخ (یوم الشک) ماہِ رمضان کے قصد سے (۳) معصیت کی نذر کا روزہ (۴) چپ رہنے
کا روزہ (۵) وصال کا روزہ یعنی دن رات ملاکر یا دو دن ملانے کی نیت سے درمیان میں
افطار کے روزہ (۶) سُنّتی روزہ زوجہ کا باوجودیکہ شوہر کو اس میں زحمت ہو۔ اور غلام و کنیز
سُنّتی روزہ جب کہ آقا کو اس کے روزہ کی وجہ سے تکلیف ہو۔ اور بیٹے کا سُنّتی روزہ جب
ماں باپ نے منع کیا ہو خصوصًا جب کہ انہیں اس سے تکلیف پہنچے (۷) ماہِ ذی الحجہ کے ا
تشریق ۱۱، ۱۲، ۱۳ تاریخ کے روزے اُن لوگوں کے لئے جو منیٰ میں ہوں۔

سُنّتی روزے:۔ اُن ایام کے علاوہ جن میں روزہ صحیح نہیں ہے ہر روز روزہ رکھ
سنّت ہے لیکن وہ روزے جو بعض دنوں کی خصوصیت سے متعلق ہیں حسب ذیل ہیں۔

(۱) ہر مہینہ کی ہر جمعرات و جمعہ کا روزہ (۲) ہر مہینہ کی پہلی اور آخری جمعرات اور دوسر
عشرہ کی پہلی بدھ کا روزہ کہ ان کی بہت تاکید ہے (۳) ہر مہینہ کی ۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخوں میں رو
ان کو ایام بیض کہتے ہیں (۴) ماہِ محرم کی پہلی، تیسری اور ساتویں تاریخ کا روزہ (۵) ماہ ربیع الاو
کی سترہ تاریخ (میلاد النبیؐ) کا روزہ (۶) کل ماہِ رجب خاص کر ماہِ رجب کی ستائیسویں تار
(روز بعثت) کا روزہ (۷) کل ماہِ شعبان خاص کر ماہِ شعبان کی تیس تاریخ کا روزہ (۸) عید
دحو الارض (۲۵ ذی قعدہ) کہ اس روز خانہ کعبہ کے نیچے زمین بچھائی گئی (۹) روزِ عرفہ (ماہ ذی الح
کی نویں تاریخ) (۱۰) عیدِ غدیر (۱۸ ذی الحجہ) (۱۱) عید مباہلہ (۲۴ ذی الحجہ) (۱۲) عید خاتم بخش
(۲۵ ذی الحجہ) (۱۳) عید ماہِ رمضان کے تین یوم بعد چھ روزے (۱۴) عیدِ نوروز کا روزہ۔ ایس
تمام روزوں کے متعلق سُنّت ہے کہ جب کوئی برادرِ مومن افطار کرانا چاہے تو افطار کرے کیو
روزہ رکھنے سے اس افطار میں ستر درجہ بلکہ نوّے درجہ زیادہ ثواب ہے۔

مکروہ روزے:۔ وہ روزے جن کے رکھنے میں کم ثواب ہے۔

(۱) ماہِ ذی الحجہ کی نویں تاریخ کا روزہ اُس شخص کو رکھنا جو روزہ میں بوجہ ضعف عرفہ کی د
دُعائیں نہ پڑھ سکے گا۔ جو روزہ سے افضل ہیں یا چاند میں شک کی وجہ سے اُس روز عید
احتمال ہو۔

(۲) میزبان کی اجازت کے بغیر مہمان کا روزہ رکھنا۔
(۳) ماں باپ کی اجازت کے بغیر بیٹے کا روزہ رکھنا لیکن اگر اس روزہ سے ماں باپ کو اذیت پہنچے تو حرام ہے۔

شرائط صحتِ روزہ :۔ روزہ کے صحیح ہونے کی شرائط حسب ذیل ہیں۔

(۱) عقل ۔ پس اگر دن کے کسی حصہ میں دیوانہ ہو تو روزہ صحیح نہیں ہوگا۔

(۲) اسلام (۳) ایمان (۴) اگر عورت ہو تو تمام دن حیض و نفاس سے پاک رہے۔

(۵) ایسے سفر[۱] میں نہ ہو جس میں نماز کے قصر کا حکم ہو۔ اس لئے کہ جس مقام پر نماز قصر ہوگی وہاں روزہ نہ رکھنا چاہیئے بلکہ بعد کو اس کی قضا ہوگی۔ البتہ ایک سفر سے واپس ہوئے وطن میں یا جہاں دس روز رہنے کا قصد ہو۔ زوال سے قبل پہنچ جائے اور ابھی کوئی روزہ توڑنے والی چیز استعمال نہ کی ہو تو روزہ صحیح ہوگا۔ اور اگر کوئی شخص زوال کے بعد سفر کرے اور روزہ سے ہو تو اس کا روزہ صحیح ہے لیکن نماز قصر پڑھے گا۔ اور جب کوئی شخص ماہِ رمضان میں سفر کرے تو حدِ ترخص تک پہنچنے سے پہلے روزہ توڑنا جائز نہیں ورنہ کفارہ واجب ہو جائے گا۔ اور اگر سفر و حضر یا تنہا سفر میں روزہ رکھنے کی نذر کی جائے تو وہ روزہ سفر میں رکھنا جائز ہے۔

(۶) ضرر کا خوف نہ ہو۔ پس اگر خوف ہو کہ روزہ رکھنے سے مرض پیدا ہو جائے گا۔ یا بیماری میں زیادتی ہو جائے گی تو روزہ صحیح نہیں بلکہ بعد کو جب یہ خوف نہ رہے تو قضا واجب ہے۔ اور مرض پیدا ہونے کے فقط احتمال سے روزہ ترک کرنا جائز نہ ہوگا اور اگر عورت کو اپنے بچے کے بارہ میں ضرر کا خوف ہو کہ دودھ کم ہو جائے گا اور اس سے بچے کو نقصان پہنچے گا تو لازم ہے کہ روزہ نہ رکھے۔ اسی طرح جس حاملہ کا زمانۂ وضع حمل قریب ہو۔ اور اُسے اپنے، یا اپنے بچے کے متعلق ضرر کا خوف ہو تو اس کا بھی روزہ صحیح نہ ہوگا۔ اسی طرح مرد ہو یا عورت اگر بوڑھے ہوں ۔ اور روزہ رکھنے سے معذور ہوں تو ان پر بھی روزہ واجب نہیں ہے۔ اور

---

[۱] بجز ان مقامات کے جن کی استثناء ہو گئی ہو (یعنی مسجد الحرام و مسجد نبویؐ و مسجد کوفہ اور حائر سید الشہداء) ہیں اگرچہ قصر نماز واجب نہیں ہے پھر بھی بحالتِ سفر روزہ نہیں رکھ سکتا۔

اسی طرح جو کثیر العطش[1] ہو یعنی جو دن بھر پانی پینا ترک نہ کرسکتا ہو۔ اُس پر بھی روزہ واجب نہیں ہے[2]۔ تمام مذکورہ بالا صورتوں میں ہر روزہ کے عوض ایک مُد (احتیاطاً چودہ چھٹانک) طعام صدقہ دینا چاہیئے۔ اور جب[3] روزہ رکھنے پر قادر ہو جائیں تو اُس وقت قضا بجالانا چاہیئے۔ بالغ ہونا شرطِ صحت روزہ نہیں ہے۔ ہر سمجھ دار لڑکے یا لڑکی کا روزہ صحیح ہے۔ مگر ان پر واجب نہیں ہے۔

نیّتِ روزہ

روزہ میں اُن چیزوں سے پرہیز کرنے کا قصد کرنا ضروری ہے کہ جن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ نیّت میں اتنا ہی کافی ہے کہ شب میں یہ ارادہ کرے کہ کل قُرْبَةً إِلَى اللّٰهِ روزہ رکھوں گا۔ اور یہ بھی لازم ہے کہ روزہ محض حکم خدا کی تعمیل کے لئے رکھے۔ احوط یہ ہے کہ شبِ اوّل میں پورے مہینے کے روزوں کی نیّت کرلے اور پھر ہر رات علیحدہ بھی نیّت کرے اور اگر نیّت کرنا بھول گیا ہو تو اگر زوال سے قبل یاد آجائے تو فوراً نیّت کرے روزہ صحیح رہے گا۔ اور زوال کے بعد یاد آئے تو باقی دن میں منافیٔ روزہ چیزوں سے باز رہے۔ لیکن روزہ باطل ہوگا۔ ایسا ہی حکم تمام واجب[4] روزوں میں ہے۔ خواہ وہ قضا کے ہوں۔ سُنّتی روزہ کی نیّت غروب آفتاب سے قبل تک ہو سکتی ہے۔ اگر نیّت کے بعد دن کا تھوڑا حصہ بھی باقی رہ جائے تو کافی ہے۔ یوم الشک میں آخر شعبان کے روزہ کی نیّت ضروری ہے۔ پس اگر

---

[1] جس کی پیاس بھڑکی ہوئی ہو۔ اس کو یہ شکایت خواہ کسی تکلیف اور مرض کی وجہ سے ہو یا کسی اور وجہ سے دونوں امر یکساں ہیں۔ ۱۲

[2] بوڑھے مرد و عورت اور تشنگی کے مریض جو روزہ رکھنے پر بالکل قدرت نہ رکھتے ہوں ان کے لئے یہ حکم بنابر احتیاط (وجوبی) ہے۔ ۱۲

[3] اور اخیر کی دونوں صورتوں (یعنی غلبۂ تشنگی و کبرسنی) کے علاوہ (آقائے محسن حکیم)

[4] اگر روزہ واجب معیّن ہو تو اس میں زوال تک نیّت صرف اس صورت میں ہوگی کہ جب کسی عذر کی وجہ سے وہ شروع سے نیّت نہ کرسکا لیکن اگر روزہ واجب معیّن نہ ہو تو اس میں یہ قید نہ ہوگی (بلکہ کسی عذر کے بغیر بھی زوال تک نیّت ہو سکے گی)۔ ۱۲

قضا یا نذر یا کفارہ یا اور کوئی اس قسم کا روزہ اس کے ذمّہ ہو تو اس کی نیّت کرے ورنہ مستحب روزہ کی نیّت کرے۔ اور دن میں جس وقت بھی معلوم ہو جائے کہ ماہ رمضان ہے۔ تو فوراً ماہ رمضان کے روزہ کی نیّت کر لے روزہ صحیح ہوگا۔ یوم الشک کے روزہ کو ماہِ رمضان کی نیّت سے رکھنا حرام ہے۔

مبطلاتِ روزہ

وہ چیزیں جن سے روزہ میں اجتناب[1] لازم ہے اور جن کے عمداً عمل میں لانے سے قضا و کفارہ دونوں واجب ہو جاتے ہیں حسب ذیل ہیں۔

پہلے اور دوسرے کھانا اور پینا۔ خواہ وہ شے عادتاً کھائی پی جاتی ہو یا نہیں۔ اور کھانا پینا بطریق معمول ہو یا کسی غیر معمولی طرز سے ہو۔ سب کا یکساں حکم ہے۔ چنانچہ اگر ناک سے پانی اندر کھینچ لے یا دانتوں میں جو غذا رہ جاتی ہے۔ اُسے حلق سے اندر اتار لے تب بھی روزہ باطل ہوگا اور بچوں یا جانوروں کو کھلانے کے لئے کسی چیز کا چبانا اور آٹے اور ہنڈیا سے نمک چکھنا وغیرہ بحالتِ روزہ جائز ہے۔ بشرطیکہ عمداً کچھ حلق سے نیچے نہ اُترنے پائے لیکن بہتر بلکہ احوط[2] یہ ہے کہ ایسے کام ہی نہ کرے۔ اسی طرح وضو کے لئے یا ٹھنڈک پہنچانے کے لئے بھی کلی کرنا جائز ہے لیکن غیر وضو کے علاوہ کلی نہ کرنا افضل ہے۔ کلی کے بعد تین مرتبہ لعابِ دہن جمع کر کے تھوکنا مستحب ہے لیکن اگر بے اختیار یا غفلت سے یا سہواً کلی کا پانی حلق سے اُتر جائے تو اگر نماز کے لئے وضو میں کلی ہو رہی ہو تو کوئی حرج نہ ہوگا۔ اگر نماز واجب کے وضو کے علاوہ یعنی کسی اور وضو میں کلی ہو تو احوط[2] یہ ہے کہ روزہ کی قضا بجا لائے اور اگر بیکار یا ٹھنڈک پہنچنے کے لئے کلی ہو رہی ہو تو قضا بجا لانا واجب ہے۔ اور روزے میں مسواک[3] کرنا بھی جائز ہے لیکن جب تک مسواک کرے اُس کو منہ سے باہر نہ نکالے اور

---

[1] ٹیکوں سے پرہیز کرنا چاہیے، اگر ٹیکوں کا مادہ معدہ تک پہنچے تو روزہ باطل ہے اور اگر معدہ میں نہ جائے تو کوئی حرج نہیں روزہ صحیح ہوگا (آقائے محسن حکیم) [2] یہ احتیاط ترک نہ ہو یعنی واجب ہے ۱۲ آقائے بروجردی۔

[3] لیکن مسواک کی وجہ سے دانتوں سے جو کچھ باہر نکلے اسے حلق سے نیچے نہ اترنے دے ۱۲۔ آقائے بروجردی۔

اگر نکالے تو خشک کر کے دوبارہ منہ میں ڈالے۔ تیسرے عمداً[1] جماع کرنا خواہ قُبُل میں ہو۔ یا دُبُر میں۔ انزال ہو یا نہ ہو۔ فاعل اور مفعول دونوں کے لئے حکم یکساں ہے۔ اگر دن میں روزہ دار کو احتلام ہو جائے تو روزہ باطل نہ ہوگا۔ چوتھے خدا و رسولؐ اور آئمہ معصومین علیہم السلام کی نسبت بلکہ بنا بر احوط (وجوبی) جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا اور تمام انبیاء و اوصیاء کی طرف بھی عمداً کوئی جھوٹی نسبت دینا یا جھوٹی حدیث نقل کرنا یا خلافِ واقعہ مسئلہ بیان کرنا اور اگر جھوٹ ہونے کا احتمال بھی ہو تو احوط یہ ہے کہ اس کی نسبت ان حضرات کی طرف نہ دے۔ اور اگر قرآن و دعا کو سہواً[2] غلط پڑھے تو روزہ باطل نہ ہوگا۔ پانچویں عمداً پانی میں غوطہ لگانا۔ خواہ سر و جسم سب پانی کے اندر ہو جائیں یا فقط سر ڈوبے۔ اگرچہ سر کے بال پانی سے باہر ہوں اور خواہ بالوں کے سوراخ بند ہوں یا نہ اور خواہ روزہ واجب ہو یا سنتی۔ ان میں کوئی فرق نہیں ہے۔ البتہ اگر کئی دفعہ میں تھوڑا تھوڑا سر کا حصہ پانی میں ڈوبے تو روزہ باطل نہ ہوگا۔ اور اگر ماہِ رمضان کے روزہ میں عمداً غسلِ ارتماسی[3] کرے تو روزہ کے ساتھ غسل بھی باطل ہوگا۔ چھٹے حلق میں عمداً غبار کا پہنچانا اور اس کی حد صرف "خ" کا مخرج ہے۔ اگرچہ بنا بر احوط (وجوبی) غبار غلیظ نہ بھی ہو۔ اور اس میں کوئی فرق نہیں ہے کہ غبار کسی حلال چیز کا ہو یا حرام شئے کا ہو۔ خود اڑا یا ہو یا کسی اور نے اڑایا ہو۔ پس جہاں غبار اڑ رہا ہو۔ اگر وہاں کھڑا رہے اور حلق میں غبار جانے سے حفاظت نہ کرے تو روزہ باطل اور قضا و کفارہ دونوں واجب ہوں گے اور احوط (وجوبی) یہ ہے کہ غلیظ دھوئیں اور بھاپ وغیرہ سے پرہیز کرے خواہ وہ دھواں حقہ وغیرہ کا ہو یا کسی

لہ سر و سینہ کی رطوبتیں اگر حلق کے اندر اتر جائیں تو روزہ کا باطل ہونا معلوم نہیں ہے بشرطیکہ لب سے باہر نہ آئیں لیکن ایسا نہ کرنا احوط ہے بلکہ یہ احتیاط ترک نہ ہو۔ اگر فضائے دہن[4] میں یہ رطوبتیں آ جائیں (آقائے محسن مدظلہٗ)۔

سہ محتلم[5] کے لئے غسل میں تاخیر جائز ہے اور اسی طرح ایسے شخص کے لئے بحالتِ روزہ استبرا بالبول وسجات[6] جائز ہے (آقائے محسن حکیم)۔

سے بطلان روزہ مخصوص ہے اس حالت سے جب کہ وہ جانتے ہوئے کہ یہ غلط ہے ورنہ بصورتِ دیگر مبطلِ صوم نہیں اگرچہ حقیقتاً خلافِ واقع ہو۔ آقائے محسن۔

حہ لہٰذا ذاکرین و واعظین کو جب وہ ماہ رمضان میں مجالس پڑھیں فضائل و مصائب کی روایات بیان کرنے میں بہت احتیاط کرنی چاہیئے (الاحقر نقوی عفی عنہ)

1۔ عمداً: جان بوجھ کر یعنی ارادہ کر کے بے شرمی کا کام کرنا خواہ وہ پیشاب کی جگہ میں کیا جائے یا پاخانے کے مقام میں کیا جائے۔ مادہ خارج ہو یا نہ ہو کرنے والے اور جس کے ساتھ کیا جائے دونوں کا روزہ باطل ہوگا۔ 2۔ سہواً: ان جانے میں۔ 3۔ غسل ارتماسی: غوطہ لگا کر غسل کرنا۔ 4۔ فضائے دہن: منہ کے اندر۔ 5۔ محتلم: جسے احتلام ہوا ہو۔ 6۔ استبرا بالبول وسجات: روزہ دار د باقی صفحہ ۱۹۳

اور چیز کا ہو۔ پس حقّہ وغیرہ پینا بھی روزہ میں جائز نہیں ہے۔ ساتویں عمداً قے کرنا۔ اور اس سے بھی بنا بر اقویٰ قضا و کفارہ[1] دونوں واجب ہوں گے۔ البتہ اگر بے اختیار قے ہو جائے تو کوئی حرج نہیں۔ اور اگر غذا یا پانی بے اختیار حلق تک آجائے اور پھر اندر پلٹ جائے۔ تو روزہ باطل نہ ہوگا اور اگر نکل کر منہ میں آجائے تو واجب ہے کہ تھوک دے روزہ صحیح رہے گا۔ لیکن اگر عمداً پھر حلق سے نیچے اُتار لے تو روزہ باطل اور موجب قضا و کفارہ ہوگا۔ اور اگر ضرورت کے لئے قے کرائی جائے تو کوئی گناہ نہیں لیکن روزہ باطل ہو جائے گا۔ آٹھویں عمداً منی نکالنا۔ اس میں شرط[2] یہ ہے کہ انزال کے قصد سے ہو یا جب کہ اس کا علم یا اندیشہ ہو کہ بوس و کنار وغیرہ کی حالت میں انزال ہو جائے گا۔ اور اگر روزہ میں احتلام ہو جائے تو عمداً پیشاب کے ذریعہ استبرا[ح] کر سکتا ہے۔ اگرچہ یقین ہو کہ مخرج میں جو کچھ منی رہ گئی ہے وہ خارج ہوگی۔ نویں کسی سیّال (بہتی) شے سے عمداً عمل[1] لینا (حقنہ کرنا) مفسدِ روزہ اور موجب قضا و کفارہ ہے۔ البتہ منجمد (خشک) چیز سے حقنہ لینا مکروہ ہے لیکن اس کا ترک کرنا احوط ہے دسویں طلوعِ فجر تک عمداً جنابت[2] پر باقی رہنا۔ اس سے بھی روزہ باطل اور قضا و کفارہ واجب ہوگا۔ اور جنابت ہی کی طرح حیض و نفاس[3] پر بھی باقی رہنا لیکن اس میں اقویٰ یہ ہے کہ قضا و کفارہ ہوگا۔ اگر اس قصد سے سوئے کہ غسل نہ کرے گا یا قصدِ غسل نہ کرے۔ اور سو جائے اور صبح تک بیدار نہ ہو تو اس کا بھی وہی حکم ہے جو عمداً جنابت پر باقی رہنے کا ہے۔ اگر قصدِ غسل[4] کے ساتھ سوئے اور پہلی مرتبہ بیدار ہو کر پھر سو جائے اور صبح تک بیدار نہ ہو تو صرف قضا واجب ہوگی۔ اور دونوں میں سے کسی مرتبہ کا سونا حرام نہ ہوگا۔ اگرچہ احوط یہ ہے کہ

---

[1] بنا بر اقویٰ موجب قضا اور بنا بر احوط موجب کفارہ ہے (آقائے محسن حکیم)

[2] احوط بلکہ اقویٰ یہ ہے کہ بجز اس صورت کے کہ جب منی نہ نکلنے کی عادت ہو یعنی اطمینان ہو کہ منی نہیں نکلے گی اس حکم کو بوس و کنار میں بغیر کسی شرط کے عام رکھا جائے۔ آقائے بروجردی۔

[ح] لیکن اگر غسل کے بعد اپنے اختیار سے پیشاب کرے اور منی نکل آئے تو اس کا روزہ باطل ہے۔

[3] یہ دونوں صورتیں (جنابت اور حیض و نفاس) ماہ رمضان اور اس کی قضا کے ساتھ مختص ہیں۔ اس کے علاوہ دوسری قسم کے روزوں کے لئے ثابت نہیں۔ آقائے محسن مدظلہ۔

دوبارہ نہ سوئے۔ اور اگر دوبارہ بیدار ہو تو پھر سونا حرام ہوگا۔ اور اگر عصیاناً[الف] پھر سو جائے اور صبح تک بیدار نہ ہو تو روزہ کی قضا واجب ہوگی۔ اور احوط یہ ہے کہ کفارہ بھی دے۔ کفارہ اس صورت میں لازم ہوگا جب کہ دوسری مرتبہ سونے کے وقت اس امر کی طرف توجہ ہو کہ ممکن ہے آنکھ نہ کھلے اور یہ کہ اس صورت میں روزہ چلا جائے گا۔ مگر باوجود اس التفات و توجہ کے پھر سو رہے۔ اور جنب[ب] و حائض و نفساء اگر غسل پر قادر نہ ہوں تو واجب ہے کہ تیمم کریں۔ اور تیمم کے بعد احوط یہ ہے کہ صبح تک بیدار رہیں۔ اگرچہ بیدار رہنا اکثر علماء کے نزدیک لازم ہے مگر اقوی یہ ہے کہ سونے سے تیمم باطل نہیں ہوگا۔ استحاضہ والی عورت کا روزہ صحیح رہے گا اور اس کے روزہ کی صحت اُن غسلوں[ج] پر ہے جو اس پر واجب ہوتے ہیں۔ اور سنتی روزوں میں بھی جنابت پر باقی رہنا احوط کی بنا پر یہی حکم ہے۔

اُمورِ واجبات قضا

مندرجہ ذیل چیزوں سے صرف قضا واجب ہوتی ہے۔

(۱) اگر صبح کی تحقیق سے قبل کوئی فعل منافی روزہ عمل میں لائے اور بعد میں معلوم ہو کہ اُس وقت صبح ہو چکی تھی تو روزہ کی قضا واجب ہوگی۔ اور اگر تحقیق کر لی ہو۔ اور اطمینان ہو گیا ہو کہ ابھی رات باقی ہے۔ پھر بعد میں اس کے خلاف ظاہر ہو تو بنا بر احوط قضا واجب ہوگی۔ (۲) اگر کسی کے کہنے پر کہ "ابھی رات ہے" یہ یقین کر لے۔ اور بعد ازاں اس کے خلاف ظاہر ہو تب بھی قضا واجب ہوگی (۳) اگر کسی کے اطلاع دینے پر کہ "صبح ہو چکی ہے" یہ شخص خیال کرے کہ وہ مذاق کر رہا ہے۔ پھر بعد میں معلوم ہو کہ واقعی اُس وقت صبح ہو چکی تھی۔ تب بھی قضا واجب ہوگی بلکہ اس اطلاع کے بعد اگر یقین بھی ہو کہ رات باقی ہے اور بعد میں معلوم ہو کہ صبح ہو چکی تھی، تب بھی بنا بر احوط قضا بجا لائے (۴) اگر کوئی خبر دے کہ مغرب کا وقت ہو گیا" اور خود دیکھ کے تحقیق ممکن نہ ہو۔ اور افطار کر لے۔ پھر بعد میں اس کے خلاف ظاہر ہو

ج اقوی یہ ہے کہ (روزہ کی صحت) روزہ کے دن اور اس سے قبل کی رات کے غسلوں پر موقوف ہے ہاں اگر صبح کا غسل طلوع فجر سے پہلے کرے تو غسل شب کی ضرورت نہیں رہتی۔ ۱۲

[illegible] ص۱۹۲ [illegible] غسل [illegible] سے روزہ باطل ہو جاتا ہے۔ [illegible] طلوع فجر سے پہلے [illegible] غسل کر لوں گا۔ (ص۱۹۲) الف۔ عصیاناً: جان بوجھ کر [illegible] ب۔ جنب و حائض و نفساء: جس پر غسل جنابت، یا حیض یا نفاس واجب ہو۔

تب بھی قضا واجب ہوگی۔ اور اگر تحقیق ممکن ہو اور نہ کرے تو کفارہ[1] بھی واجب ہوگا۔ اور اگر ابر وغیرہ کی وجہ سے یقین ہو جائے کہ غروب ہو گیا اور افطار کر لے۔ پھر بعد میں معلوم ہو کہ اُس وقت تک دن باقی تھا تو اُس روزہ کی قضا واجب نہ ہوگی۔

آدابِ روزہ

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام فرماتے ہیں کہ روزہ دار کو چاہیئے کہ جب وہ روزہ سے ہو تو اُس کے جمیع اعضا و جوارح یعنی آنکھ، کان، منہ، ہاتھ، پاؤں وغیرہ سب روزے سے ہوں۔ محرمات بلکہ مکروہات سے باز رہے۔ جھوٹ و بد زبانی سے زبان رُکی رہے۔ حرام پر نظر نہ کرے۔ گالی، گلوچ، لڑائی جھگڑا سے پرہیز کرے۔ حسد و غیبت نہ کرے جھوٹی اور سچی قسم نہ کھائے۔ کسی پر بے جا جبر و ظلم نہ کرے۔ بحالتِ روزہ تسبیح و ذکر خدا میں مشغول رہے اور اپنے گناہوں سے نادم ہو۔ اور استغفار کرے۔

مکروہاتِ روزہ

(۱) وہ کام کرنا جو ضعف کا باعث ہو۔ مثلاً حمام میں زیادہ دیر ٹھہرنا یا بدن سے خون نکلوانا (۲) مشک و عنبر ملا ہوا سرمہ لگانا جس کا مزہ یا بو حلق تک پہنچے (۳) پھول سونگھنا[2] خاصکر نرگس (۴) شیاف لینا (۵) تر لکڑی سے مسواک کرنا (۶) گیلا کپڑا بدن پر رکھنا (۷) بیکار کلی کرنا (۸) عورت کا پانی کے اندر بیٹھنا (۹) دانتوں کو نکالنا بلکہ مطلق عمل جو دانتوں سے خون نکلنے کا موجب ہو (۱۰) بغیر غرض صحیح کے کوئی چیز منہ میں داخل کرنا (۱۱) شعر پڑھنا[4]

---

[1] یہی حکم اس شخص کا بھی ہے جو اگرچہ دیکھنے سے مجبور ہو لیکن علم حاصل کر سکتا ہو۔ یعنی اگر علم حاصل نہ کرے اور افطار کر لے تو قضا و کفارہ دونوں واجب ہونگے ۱۲ (لیکن اگر خبر دینے والے دو عادل ہوں تو کفارہ نہ ہوگا اور ایک عادل کی خبر پر اعتماد کرنے میں اشکال ہے۔ آقائے محسن حکیم [2] لیکن گلاب وغیرہ کی خوشبو و عطریات کا استعمال کرنا بلے حرج بلکہ مستحب ہے [3] بلکہ ترک احوط ہے ۱۲ [4] بعید نہیں کہ اس کا اختصاص اُن اشعار سے ہو جو بغیر اغراق مرثیہ و مدح ائمہ علیہم السلام یا مطالب حقہ کے ہوں سوائے ائمہ ہدیٰ علیہم السلام کے مرثیہ اور مدح کے دیگر اشعار پڑھنا (آقائے محسن حکیم)

اقامت عشرہ: دس دن ٹھہرنا

چند مسائل

(۱) ماہِ رمضان المبارک میں اختیاراً سفر کرنا جائز ہے لیکن ماہ رمضان المبارک کے علاوہ اگر ایسے واجب روزے ادا کرنے ہوں جن کا وقت معین ہو۔ جیسے قضا کا روزہ جس کا وقت تنگ رہ گیا ہو۔ یا نذر کا روزہ جس کا دن مقرر ہو تو احوط (وجوبی) بلکہ اقویٰ یہ ہے کہ سفر جائز نہیں ہے۔ اور اگر سفر میں ہو۔ اور کسی معین دن کا روزہ ادا کرنا ہو تو اقویٰ یہ ہے کہ اس پر اقامت عشرہ[1] کا قصد کرنا واجب ہے۔

(۲) ماہِ رمضان المبارک کے روزوں کے کفارہ میں ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کی بجائے نقد رقم دینا کافی نہ ہوگا (یعنی کھانا کھلانا واجب ہے)

(۳) اگر کوئی شخص ماہ رمضان میں روزہ عمداً توڑ ڈالنے کے بعد قبل زوال سفر کرے تو بنا بر احتیاط کفارہ دینا چاہیئے۔ بلکہ وجوبِ کفارہ قوت سے خالی نہیں ہے۔

(۴) اگر کھانے اور پینے والی چیز کو ملا کر روزہ میں استعمال کرے یا برف کی ڈلی منہ میں رکھ کر پہلے اس کا پانی پی لے۔ اس کے بعد ڈلی نگل لے تو ان دونوں صورتوں میں ایک کفارہ کافی ہوگا۔

(۵) ماہِ رمضان میں بحالتِ روزہ رسُولِ خداؐ و آئمہ معصومینؑ کی طرف جھوٹی بات منسوب کرنے سے بنا بر اقویٰ ایک کفارہ کافی ہے۔ تینوں کفاروں کی ضرورت نہیں ہے۔

(۶) اگر کسی کو ایک کفارہ پر بھی قدرت نہ ہو تو پے در پے اٹھارہ روزے رکھے۔ اگر یہ بھی امکان سے باہر ہو تو بقدر ضرورت بنا بر احوط ایک ایک مد (احتیاطاً چودہ چھٹانک) طعام فقرا کو دے گا اور اگر ان دونوں کو جمع کرلے تو انتہائی احتیاط ہے۔ اور اگر بالکل قدرت نہیں ہے تو کفارہ کے بدلہ استغفار کرے گا۔ اگرچہ ایک ہی مرتبہ کیوں نہ ہو لیکن احوط یہ ہے کہ اگر بعد کو قدرت حاصل ہوگی تو کفارہ دے گا۔

(۷) کفارہ سے مُراد یہ ہے کہ دو مہینے کے پے در پے روزے رکھنا یا ایک بندہ آزاد کرنا یا ساٹھ مساکین کو کھانا کھلانا۔

(۸) اگر کوئی شخص بیماری کی وجہ سے روزہ نہ رکھے۔ اور اس مرض میں مرجائے یا روزہ رکھنے پر قدرت حاصل نہ ہو۔ حتیٰ کہ مرجائے تو کسی پر قضا بجالانا واجب نہ ہوگا۔

ثبوت رویت ہلال

(۱) اپنی آنکھ سے چاند دیکھنا۔ پس جس نے چاند دیکھا اُس پر روزہ واجب ہے۔ اگرچہ دوسروں نے چاند نہ دیکھا ہو۔

(۲) ماہ شعبان کے تیس روز گزرجائیں۔ اگرچہ ماہِ رمضان کا چاند نظر نہ آئے تب بھی اس روز روزہ رکھنا واجب ہے۔ اسی طرح ماہِ رمضان کے تیس دن گزرجانے کے بعد ہلالِ ماہِ شوال ثابت ہوتا ہے۔

(۳) رویت ہلال کی دو عادل گواہی دیں۔ اس طور سے کہ وہ چاند دیکھنے کی گواہی میں متفق ہوں۔ اُن کی شہادت مقبول ہوگی۔

(۴) شیاع (شہرتِ عام) یعنی لوگ عام طور پر یہ کہیں کہ ہم نے چاند دیکھا۔ اگر اس شیاع کا علم ہو تو ہلال ثابت ہوگا۔

(۵) مجتہد جامع الشرائط کا حکم بشرطیکہ اُس کی غلطی کا یقین نہ ہو۔

ان اُمور کے علاوہ جنتری یا کسی دوسرے حساب کا چاند کے متعلق اعتبار نہیں ہے اور اگر ایک شہر میں چاند ہوجائے اور دوسرے شہر میں ثابت نہ ہو تو اگر یہ دونوں شہر قریب کے ہوں یا دونوں کا اُفق ایک ہو تو ایک مقام پر چاند کی رویت دوسری جگہ کے لئے کافی ہوگی۔[۱]

---

[۱] ضروری نہیں کہ اُفق متحد ہوں یا غیر متحد۔ اگر کسی ایک مقام پر رویت ہلال کا ثبوت شرعاً ثابت ہوجائے تو باقی مقامات پر چاند کی رویت ثابت ہوجائے گی۔ - آقائے خوئی

اٹھارھواں باب

بیان زکوٰۃ

ثوابِ زکوٰۃ و عذابِ ترکِ زکوٰۃ

قریباً پچاس مقامات پر خداوندِ حکیم نے قرآن مجید میں زکوٰۃ کے متعلق ذکر کیا ہے اور جہاں جہاں اقامۂ صلوٰۃ کا حکم ہے وہاں زکوٰۃ کی ادائیگی کے بارہ میں بھی تاکید ہے۔ زکوٰۃ کا وجوب ضروریاتِ دین اسلام سے ہے اور جو شخص عمداً اس سے انکار کرے گا وہ دائرۂ اسلام سے خارج اور کافر ہے۔ بے شک اگر مال دار لوگ اپنے مال سے وہ حق نکالیں جو خداوندِ عالم نے اُن کے ذمہ مقرر کیا ہے تو ان مومنین کی زندگی آرام سے بسر ہو سکتی ہے جو فقر و فاقہ میں مبتلا ہیں۔ اور نہایت عسرت و تنگ دستی سے دن گذار رہے ہیں۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ اپنے مال کی زکوٰۃ دے کر اُس کو پاک و پاکیزہ بناؤ۔ تاکہ تمہاری نماز مقبول ہو اور زکوٰۃ کو روکنے والا جہنم کی آگ میں جلے گا۔ حدیث میں وارد ہے کہ جو شخص صاحبِ نصاب ہو۔ اور اپنے مال کی زکوٰۃ نہ دے تو خدا بروزِ قیامت سانپ اور اژدھے کو اُس پر مسلط کرے گا۔ اور اُن کی گردنوں میں جہنم کی آگ کے طوق ڈالے جائیں گے۔ ائمہ اہل بیتؑ سے مروی ہے کہ زکوٰۃ نہ دینے والے قبروں سے اس طرح اُٹھیں گے کہ اُن کے ہاتھ گردنوں سے بندھے ہوں گے۔ اور فرشتے اُن کو ملامت کرتے ہوئے کہتے جائیں گے کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے خدا کا حق نہیں دیا۔

شرائطِ وجوبِ زکوٰۃ

زکوٰۃ کی دو قسمیں ہیں۔ ایک زکوٰۃ بدن جس کو فطرہ کہتے ہیں اس کی تفصیل آگے

آئے گی۔ دوسرے زکوٰۃ مال جس کے واجب ہونے کی حسب ذیل شرطیں ہیں۔

اول بالغ ہونا، دوسرے عاقل ہونا۔ تیسرے آزاد[1] ہونا، چوتھے مالکِ مال ہونا۔ جو بقدر نصاب ہو۔ پانچویں مال کا صاحبِ مال کے قبضہ و تصرف میں ہونا۔ نیز جو مال قرض لیا گیا ہو۔ اُس کی زکوٰۃ قرض لینے والے پر ہوگی قرض دینے والے پر نہ ہوگی۔ اور زکوٰۃ مال واجب ہونے میں غنی ہونا ضروری نہیں ہے۔ پس جو شخص بھی مالک نصاب ہوگا اس پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔ خواہ وہ مال اس کے سال بھر کے خرچ کو کافی نہ بھی ہو۔ اور اسی طرح قرضدار ہونا زکوٰۃ سے مانع نہ ہوگا۔ یعنی اگر کوئی شخص صاحب نصاب ہو۔ اور اتنا ہی یا اس سے زیادہ اس پر قرضہ ہو تو اس پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔ اور کسی زمین کو غلہ کے عوض ٹھیکہ پر دے دے تو زکوٰۃ کاشت کار پر ہوگی جس نے ٹھیکہ پر زمین لی ہو نہ کہ مالک زمین پر۔

اشیائے زکوٰۃ

اوّل سونا۔ دوسرے چاندی۔ تیسرے گوسفند کہ بھیڑ بکرا دنبہ سب ایک قسم ہیں خواہ نر ہوں یا مادہ۔ چوتھے اونٹ خواہ نر ہو یا مادہ۔ پانچویں گائے بیل۔ چھٹے گیہوں۔ ساتویں جو۔ آٹھویں مویز منقیٰ۔ نویں خرما۔

بیان نصاب

۱۔ سونا[2]۔ پہلی شرط یہ ہے کہ وہ مسکوک[1] ہو خواہ مستعمل ہو یا متروک الاستعمال ہو۔ اسلامی سکہ ہو یا غیر اسلامی۔ اسی وجہ سے زیور میں زکوٰۃ واجب نہیں۔ دوسری شرط یہ ہے کہ وہ سال بھر تک بغیر تغیّر و تبدّل کے رکھا رہے۔ اور بارھواں مہینہ شروع ہو جائے۔ تیسری شرط یہ ہے کہ سونا پوری نصاب کا ہو کہ جس مقدار میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ اس کی

---

[1] پس غلام پر زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔ اگرچہ ہم اس کے قائل بھی ہوں کہ وہ اپنے مال کا مالک ہوتا ہے ۱۲

[2] کرنسی نوٹوں پر طلاو نقرہ مسکوک کا حکم عائد نہیں ہوتا لہٰذا نوٹوں پر زکوٰۃ واجب نہیں وہ نہ سونا ہے نہ چاندی بلکہ وہ ایک کاغذ ہے جسے سونا چاندی نہیں کہا جا سکتا (الاحقر نقوی عفی عنہ)

دو نصابیں ہیں۔ پہلا نصاب ۵ تولہ ۲/۱ ۷ ماشہ ہے۔ دوسرا نصاب ایک تولہ ۲/۱ ۱ ماشہ ہے پہلے نصاب میں چالیسواں حصہ[1] یعنی ۲/۱ ۱۳ رتی زکوٰۃ ادا کرے۔ اور دوسرے نصاب میں پونے تین رتی زکوٰۃ نکالے۔

۲۔ چاندی۔ کی شرطیں مثل سونے کی ہیں۔ اس کا پہلا نصاب ۳۹ تولہ ۲/۱ ۴ ماشہ ہے جس کی زکوٰۃ ۱۱ ماشہ ۲/۱ ۶ رتی ہوگی۔ اور دوسرا[1] نصاب، تولہ ۲/۱ ۱۰ ماشہ ہے۔ جس میں سے ۱۹ رتی زکوٰۃ میں دے۔

قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ جس قدر سونا اور چاندی نصاب کے مقدار سے بڑھے اس کا چالیسواں[2] حصہ دے۔ اگرچہ بعض اوقات کچھ زیادہ دینا پڑے۔

۳ تا ۵ (گوسفند، اونٹ اور گائے) میں زکوٰۃ۔ یہ ضروری ہے کہ ان پر سال گذر جائے اور بارھواں مہینہ لگتے ہی سال پورا ہو جاتا ہے۔ اگرچہ بارھویں مہینہ کا شمار پہلے ہی سال میں ہوتا ہے۔ اور یہ بھی ضروری ہے کہ یہ چیزیں تمام سال ملکیت میں رہیں۔ ورنہ زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔ اور اونٹ اور گوسفند اور گائے میں یہ بھی شرط ہے کہ سائمہ ہوں یعنی تمام سال جنگل میں چرتے رہیں اور مالک کو اپنے پاس سے کھلانا نہ پڑے اور اس کا دار و مدار عرف پر ہے یعنی اگر کبھی کبھی مالک اپنے پاس سے کھلا بھی دیں تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ زکوٰۃ واجب ہوگی اور اگر اتنا کھلائے کہ عرفاً انہیں چرائی کے جانور نہ کہیں تو وہ معلوفہ قرار پائیں گے اور زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔ اور ان جانوروں کے بچے (سائمہ یا معلوفہ ہونے کی صورت میں) اپنی ماں کے تابع قرار دیئے جائیں گے اور بچوں کے سال کا حساب ان کی پیدائش کے وقت سے ہوگا۔ اور اونٹ اور گائے میں یہ بھی شرط ہے کہ تمام سال ان سے آب کشی، آسیا گردانی، سواری

---

[1] لیکن دوسرا نصاب نوعی حیثیت سے ہے اس معنی میں کہ سونے چاندی کے سکے جتنے بھی بڑھتے جائیں یہی دوسری مقدار نصاب رہے گی[2] لیکن زائد میں زکوٰۃ کی نیت نہ کرے ۱۲ آقائے بروجردی۔

[3] اور مال تجارت نیز وہ منافع جو دکان، مکان، باغ وغیرہ مستغل جائداد سے حاصل ہوں۔ اُن کی زکوٰۃ کا بھی وہی حکم ہے جو سونے اور چاندی کی زکوٰۃ کا ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ ان میں زکوٰۃ مستحب ہے آقائے محسن حکیم۔

اور ایسا ہی کوئی کام نہ لیا گیا ہو جس سے انہیں عرفِ عام میں کارکن کہیں۔

گوسفند کے نصاب پانچ ہیں

اوّل: ۴۰ جس میں ایک گوسفند ہے۔ دوسری ۱۲۱ جس میں دو گوسفند، تیسری ۲۰۱ جس میں تین گوسفند، چوتھی ۳۰۱ جس میں چار گوسفند اور پانچویں ۴۰۰ اس میں بھی چار گوسفند ہوں گی۔ اس کے بعد جس قدر بڑھتی جائیں فی سینکڑہ ایک گوسفند دینی ہوگی اور جو گوسفند زکوٰۃ میں دے وہ اگر بکری ہو تو لازم ہے کہ اُسے تیسرا سال شروع ہوگیا ہو۔ اور اگر بھیڑ یا دُنبہ ہو تو اُسے ایک سال پورا ہوچکا ہو بنا بر احوط۔

اونٹ کے نصاب بارہ ہیں

(۱) ۵ (۲) ۱۰ (۳) ۱۵ (۴) ۲۰ (۵) ۲۵۔ ان میں ہر پانچ میں ایک گوسفند دے (۶) ۲۶ جس میں ایک اونٹ جو دوسرے سال میں لگا ہو (۷) ۳۶ جس میں ایک اونٹ جسے تیسرا سال شروع ہوگیا ہو (۸) ۴۶ جس میں ایک اونٹ جو چوتھے سال میں لگا ہو (۹) ۶۱ جس میں ایک اونٹ جس کو پانچواں سال شروع ہوگیا ہو (۱۰) ۷۶ جس میں دو اونٹ جو تیسرے برس میں لگے ہوں (۱۱) ۹۱۔ جس میں دو اونٹ جو چوتھے برس میں لگے ہوں یا ہر چالیس میں ایک اونٹ جسے تیسرا سال شروع ہوگیا ہو۔ اور ان نصابوں کے درمیان جو تعداد حدِ نصاب تک نہ پہنچتی ہو اس میں زکوٰۃ نہ ہوگی۔ اور جو اونٹ زکوٰۃ میں دے وہ لازم ہے کہ مادہ ہو۔

گائے کے نصاب دو ہیں

پہلا نصاب ۳۰۔ دوسرا نصاب ۴۰ اور چالیس کے بعد اگر دونوں نصابوں کا لحاظ ہو سکتا ہو جیسے[1] ۱۲۰ کی تعداد تو اختیار ہے جس کا چاہے لحاظ کرے اور اگر دونوں کا لحاظ نہ ہو

---

[1] کیونکہ اس کی تقسیم ۳۰ اور ۴۰ دونوں پر ہو جاتی ہے اور اگر دونوں پر تقسیم نہ ہو سکتی ہو تو اس عدد کو لینا چاہیئے جس میں کم بچیں (الاحقر نقوی عفی عنہ)

سکے تو جس نصاب کے لحاظ سے زیادہ سے زیادہ عدد حساب میں آئیں۔ وہی معیّن ہوگا۔ پس ہر تیس میں ایک سال بھر کی گائے زکوٰۃ میں دے خواہ نر ہو یا مادہ۔ اور ہر چالیس میں ایک مادہ گائے دے جو تیسرے سال میں لگی ہو۔

(۶ تا ۹) گیہوں، جو، مویز اور خرمے کے نصاب

ان سب کا نصاب ایک ہے اور نصاب تک پہنچنے سے پہلے زکوٰۃ واجب نہیں۔ اور جس قدر نصاب سے تجاوز ہو خواہ کم ہی ہو۔ اس کی زکوٰۃ واجب ہوگی۔ نصاب تین سو صاع (احتیاطاً ۱۲من ۲۴ سیر) ہے۔ اس کی زکوٰۃ مختلف ہے۔ پس اگر آبپاشی نہر یا بارش سے خود بخود ہوگئی ہو تو دسواں حصّہ دینا ہوگا۔ اور اگر آلات آب کشی وغیرہ کی ضرورت پڑی ہو تو بیسواں حصّہ۔ اور دونوں قسم کی آب پاشی کی صورت میں دسویں کا تین چوتھائی (یعنی دسویں اور بیسویں کا نصف نصف) اور اس حکم کی بنا عرف عام پر ہوگی۔ مساوات یا اغلبیت[1] پر نہیں ہے۔ اور زکوٰۃ اُس وقت سے واجب ہو جائے گی۔ جب سے گیہوں یا جو یا کچّا انگور یا کچّا خرما کہا جانے لگے۔ اگرچہ انگور اور خرما میں بھی اس امر کا لحاظ رجحان[2] سے خالی نہیں ہے کہ جب عرفاً اُسے انگور یا خرما کہا جائے تب زکوٰۃ واجب ہوگی۔ اور یہ چیزیں خشک ہونے کے بعد اگر بقدر نصاب ہوں گی تو زکوٰۃ واجب[3] ہوگی۔

ان چاروں میں یہ شرط ہے کہ زکوٰۃ واجب ہونے سے قبل ان کا مالک ہو چکا ہو خواہ زراعت سے یا بیع سے یا کسی اور طریقہ سے۔ اور یہ بھی شرط ہے کہ بالیوں سے دانہ صاف ہونے اور انگور و خرما کے خشک ہونے تک زراعت میں جو کچھ مصارف ہوئے ہوں۔ وہ

---

[1] اگر آبپاشی نہر وغیرہ سے زیادہ ہوئی ہو تو احوط (وجوبی) ہے کہ دسواں حصّہ دے (اگرچہ شرکت صادق بھی آتی ہو)۔

[2] اس حکم میں اور دیگر احکام میں بھی جو ان چیزوں کے متعلق ہوں یہ احتیاط ترک نہ ہو۔ ۱۲

[3] جب کوئی شخص گندم جو۔ انگور، خرما کو اُن کی زکوٰۃ واجب ہو جانے کے بعد فروخت کر دے تو ان کی زکوٰۃ فروخت کرنے والے پر ہوگی۔ اور اگر خریدنے کے بعد گندم میں دانے لگیں اور خرما زرد یا سرخ بعد میں ہوا ہو تو ان کی زکوٰۃ خریدنے والے پر واجب ہوگی (آغائے محسن حکیم)

اور شاہی مواجب نکال لینے کے بعد زکوٰۃ واجب ہوگی۔

مصرفِ زکوٰۃ

اوّل فقرا، دوسرے مساکین، تیسرے زکوٰۃ وصول کرنے والے[1] چوتھے مولفۃ القلوب (یعنی وہ کفار[2] جو مسلمانوں کی طرف سے جہاد کرتے ہوں) پانچویں اُن غلاموں اور کنیزوں کو آزاد کرنا جو مصیبت و سختی میں زندگی بسر کر رہے ہوں، چھٹے قرض[3] دار لوگ۔ ساتویں امورِ خیر[4] جیسے مدرسہ، مسجد، کاروان سرائے، پل وغیرہ بنانا، زائروں اور حاجیوں کی امداد اور اسی قسم کے دیگر اُمور اور آٹھویں اُن مسافروں[5] کی امداد و اعانت جو خرچ کے نہ ہونے کی وجہ سے معطل ہو جائیں اگرچہ وہ اپنے شہر میں غنی ہوں۔ مگر اس میں شرط یہ ہے کہ وہ سفر میں قرض نہ لے سکتے ہوں مستحب ہے کہ زمانہ غیبت امام میں زکوٰۃ کا مال مجتہد جامع[6] الشرائط کے پاس بھیج دیا جائے، اور زکوٰۃ دینے میں نیت قربت ہونا شرط ہے۔ سادات بنی ہاشم کی زکوٰۃ سیّد اور غیر سیّد دونوں لے سکتے ہیں۔ لیکن سیّد کو غیر سید کی زکوٰۃ لینا جائز نہیں۔ یہ امر بھی ضروری ہے کہ جن لوگوں کو زکوٰۃ کا مال دیا جائے وہ شیعہ اثنا عشری ہوں۔ اور اُن کو یہ مال دینا حرام کام میں امداد نہ ہو۔ اور شراب خور نہ ہوں۔ اور دینے والے پر اُن کا نان و نفقہ واجب نہ ہو۔ جیسے ماں باپ، اولاد، بیوی۔ اور مستحب ہے کہ ایک مستحق کو سونے چاندی کے پہلے نصاب سے کم مقدار میں زکوٰۃ نہ دے بلکہ یہ احوط[7] ہے۔ ہاں جتنی زکوٰۃ نکالنا ہے اگر وہ مقدار مذکور یعنی سونے

ھ پس اس کا اخراج محل تامل ہے اگرچہ خراج شاہی اور مصارف زراعت نکالنے سے قبل جو نصاب ہو اُس کا اعتبار احوط ہے (آقائے محسن حکیم) [1] امام یا نائب امام کی طرف سے۔ ۱۲

[2] کفار کو نہیں بلکہ اُن مسلمانوں کو دی جاسکتی ہے جن کے ایمان ضعیف ہیں۔ اور زکوٰۃ دینا اُن کے ایمان کو تقویت پہنچائے (آقائے محسن حکیم) [3] بشرطیکہ معصیت میں صرف نہ کیا ہو۔ ۱۲ [4] جن کا نتیجہ عام دینی فوائد ہیں [5] بشرطیکہ سفر معصیت نہ ہو [6] سونے چاندی کے نصاب سے کم ہو یا نہ ہو بہر حال احوط وجوبی یہ ہے کہ جس قدر دے وہ عین مال یا قیمت کے لحاظ سے کم نہ ہو (یعنی ۱۱ ماشہ، رتی احتیاطاً ڈیڑھ کیونکہ ایک درہم تقریباً ۱۶ رتی کا ہوتا ہے۔

یا چاندی کے پہلے نصاب سے کم ہو تو پھر کم ہی دے اور یہ بھی جائز ہے کہ ایک فقیر کو اس قدر دے کہ وہ غنی ہو جائے [1]

مستحب زکوٰۃ

(۱) چاروں غلّوں کے علاوہ ہر غلّہ میں جیسے چاول چنا، جوار، ماش وغیرہ۔

(۲) دوسرے مال تجارت میں نیز اُس منافع میں جو مکان، مکان، باغ وغیرہ مستقل جائداد سے حاصل ہوں۔ اُس کی زکوٰۃ کا بھی وہی حکم ہے جو سونے چاندی کی زکوٰۃ کا ہے۔

(۳) ایسے مال میں جس پر تصرف کی قدرت نہ تھی۔

(۴) اُس مال میں جس کے متعلق مالک نے سال کے اندر زکوٰۃ سے بچنے کے لئے اُس کی صورت تبدیل کر دی ہو مثلاً روپیہ کے نوٹ کر لیئے یا اُس کا زیور بنوا لیا۔

(۵) زیور میں جس کی زکوٰۃ یہ ہے کہ وہ مومنین کو عاریتاً دیا جائے۔

انیسواں باب
بیان خمس
ثواب خمس

خمس فروعِ دین اور ضروریاتِ دین میں سے ہے۔ پانچویں حصّہ کا نام خمس ہے۔ جو محمد و آلِ محمد علیہم السّلام کا حق ہے۔ چونکہ زکوٰۃ صدقہ اور لوگوں کی میل کچیل ہے اس لیئے خداوند عالم نے ان مقدس حضرات کے لئے زکوٰۃ کو پسند نہ فرمایا بلکہ اُن کے واسطے خاص خاص مالوں میں پانچواں حصّہ مقرر کر دیا۔ پس جو شخص ان مالوں سے اس کا معمولی حصہ بھی روکے گا۔ وہ

[1] لیکن بنا بر احوط اس قدر زیادہ بھی نہ ہو کہ اس کی سال بھر کی ضروریات سے زائد ہو۔ آقائے محسن مظلہٗ۔

۳۰- عاریتاً: عارضی طور پر پہننے کے لئے دے دینا۔

یقیناً آئمہ اہل بیت علیہم السّلام کے حق کا غاصب قرار پائے گا۔ اور ظالم گردانا جائے گا یہ خدائے بزرگ و برتر کی بڑی رحمت ہے کہ اُس نے اولادِ رسولؐ اور سادات عالی درجات کے لئے ایسا حق قرار دیا تاکہ وہ فاقہ کشی سے محفوظ رہیں۔ لیکن افسوس ہے اُن لوگوں پر جو خمس دینے میں کوتاہی کرتے ہیں اور اولادِ رسُول کا بھوکا رہنا ان کو گوارا ہے۔

روایت میں ہے کہ بروز قیامت ایک منادی ندا دے گا کہ اے خلق خدا خاموش ہو جاؤ۔ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کچھ کہنا چاہتے ہیں۔ اس آواز کو سن کر سب خاموش ہو جائیں گے۔ اُس وقت رسُولِ خدا ارشاد فرمائیں گے کہ تم میں سے جس کسی نے مجھ پر احسان کیا ہو کھڑا ہو جائے تاکہ اُس احسان کا آج میں اُس شخص کو بدلہ دوں۔ لوگ عرض کریں گے یا رسُول اللہؐ ہمارا آپ پر کیا احسان ہو سکتا ہے بلکہ خدا و رسولؐ کے ہم پر احسانات ہیں۔ اُس وقت جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم فرمائیں گے کہ جس کسی نے میری اولاد کے ساتھ کوئی احسان کیا ہو۔ اُن میں سے کسی بے گھر سیّد کو جگہ دی ہو۔ بھوکے کو کھانا کھلایا ہو۔ ننگے کو کپڑے پہنائے ہوں۔ وہ کھڑا ہو جائے تاکہ میں اس کو اجر دوں۔ پس جن لوگوں نے ایسا کیا ہو گا وہ کھڑے ہو جائیں گے۔ خداوندِ عالم کی جانب سے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو خطاب ہو گا کہ ان کی جزا تمہارے اختیار میں ہے۔ پس آں حضرتؐ ان لوگوں کو ایسے درجہ پر پہنچائیں گے جو آپ کے مکانوں میں سے ہو گا۔ لہٰذا جہاں تک ممکن ہو سادات کا احترام و اکرام لازم ہے۔ اور اُن کے اس حق کو ضائع نہ کرنا چاہیئے۔

اشیائے خمس

سات چیزوں میں سے خمس نکالنا واجب ہے۔ اول لوٹ کا مال جو کافروں سے جہاد میں ہاتھ آئے۔ بشرطیکہ جنگ امامؑ کے اذن[1] سے ہو۔ دوسرے معدنیات یعنی وہ چیزیں جو کان سے نکالی جائیں۔ جیسے سونا، چاندی، یاقوت، فیروزہ، نمک وغیرہ۔ مطلب یہ ہے کہ

---

[1] لیکن وہ مال جو کفار حربی سے چوری یا حیلہ سے ملے وہ بنا بر اقویٰ ارباح مکاسب کے حکم میں داخل ہے (یعنی اس میں بھی خمس ہو گا)، آقائے محسن حکیم۔

کوئی معدن اس کی ملک میں نکل آئے یا یہ کہ کسی معدن سے ان چیزوں کو لائے لیکن اگر یہ معدنی چیزیں اس کے پاس خرید یا کسی دوسرے ذریعہ سے آئی ہوں تو ان میں خمس نہیں ہے۔ تیسرے خزانہ جو کہیں سے نکل آئے خواہ جواہر ہوں یا سونا چاندی۔ چوتھے جو چیزیں دریا اور سمندر سے غوطہ لگا کے نکالتے ہیں۔ جیسے مونگا موتی وغیرہ۔ اور جو بغیر اس کے دریا وغیرہ سے حاصل ہو وہ منافع[1] میں داخل ہوگا۔ پانچویں جو مالِ حلال مالِ حرام میں مل جائے اور اس کا امتیاز نہ ہوسکے۔ چھٹے وہ زمین جس کو کافر ذمّی کسی مسلمان سے خریدے۔ البتہ اگر مسلمان کوئی زمین کافر ذمّی کو ہبہ کر دے تو اس میں خمس[2] نہ ہوگا۔ ساتویں تجارت صنعت اور جملہ قسم کے کاروبار سے جو منافع حاصل ہوں اور سالانہ آمدنی سے خرچ وضع کرکے جو کچھ بچے[3] خواہ خوراک کی قسم سے ہو یا نقد وغیرہ۔

شرائط خمس

معدنیات وخزانہ میں شرط یہ ہے کہ ان کے حاصل کرنے میں جو مصارف ہوں۔ اُن کو وضع کرنے کے بعد جو کچھ بچے اُس کی قیمت سونے یا چاندی[4] کی پہلی نصاب تک پہنچتی ہو۔ اگرچہ احوط یہ ہے کہ خواہ کتنی ہی تھوڑی مالیت ہو اُس میں سے خمس نکالا جائے۔

غوّاصی یعنی غوطہ لگا کے جو چیزیں نکالی جاتی ہیں۔ اُن میں شرط یہ ہے کہ جو کچھ صرف ہوا ہے اُس کو وضع کرنے کے بعد قیمت میں ایک مثقال شرعی (۱۸ رتی) سونا یعنی ایک دینار کے برابر ہو جو حلال مال حرام کے ساتھ مخلوط ہو جائے۔ اس میں شرط یہ ہے کہ حرام مال کی مقدار اور اس کا مالک دونوں معلوم نہ ہوں۔ پس خمس نکال دینے سے یہ مخلوط مال حلال ہو جائے گا۔ اور اگر مال حرام کی مقدار اور اس کا مالک دونوں معلوم ہوں تو لازم ہے کہ مالک کو جتنا اس کا مال ہو

---

[1] لیکن جو بغیر غوطہ لگائے حاصل ہو اس میں خصوصی طور پر احوط یہ ہے کہ منافع کے شرائط کا لحاظ کئے بغیر صرف ضروری مصارف وضع کرکے خمس دے [2] اس میں بھی خمس کا واجب ہونا دلیل سے خالی نہیں ہے۔ ۱۲۔

[3] سالانہ آمدنی کی بچت کوئی الگ چیز نہیں ہے لہٰذا اگر وہ منافع تجارت وغیرہ میں آتی ہو تو خمس واجب ہوگا ورنہ نہیں ۱۲ [4] چاندی کے نصاب کا لحاظ موافق احتیاط ہے اگرچہ اشکال سے خالی نہیں ہے۔ ۱۲

دے دے اور اگر مقدار معلوم ہو لیکن مالک کا علم نہ ہو تو جب مالک کا پتہ لگنے سے ناامیدی ہوجائے تب واجب ہے کہ اس مال کو مالک کی طرف سے راہ خدا میں تصدق کرے۔ اور احوط[ؒ] ہے کہ اس میں حاکمِ شرع سے اجازت لے لے اور اگر مالک معلوم ہو لیکن مقدار معلوم نہ ہو تو جو مقدار یقینی ہو۔ اُس کا دے دینا[1] کافی ہے۔

آمدنی و منافعِ تجارت میں خمس واجب ہونے کی شرط یہ ہے کہ اپنے اور اپنے عیال کے سال بھر کا خرچ نکالنے کے بعد جو مقدار بچے خواہ تھوڑی ہی بچے۔ اور خرچ میں ضروری ہے کہ میانہ روی و اعتدال کا لحاظ کرے۔ پس اگر زیادہ خرچ کیا تو اس زیادتی کا ذمہ دار ہوگا یعنی اس میں بھی خمس دینا ہوگا۔ اور کنیز و غلام سواری کے جانور برتن، کتابیں، کپڑے اور خیرات تحفہ و ہدیہ[2]، شادی بیاہ، مہمان داری اور مستحب حج و زیارت کے مصارف اور اسی طرح نذر و عہد[3] و قسم اور کفارے میں جو خرچ ہو۔ اور اگر اس سال استطاعت ہوگئی ہو تو حج واجب میں جو کچھ صرف ہو۔ یہ تمام مصارف سال کے خرچ میں داخل ہوں گے۔ اور اگر کوئی شخص سال کا خرچ منافعِ تجارت وغیرہ کے علاوہ کسی اور ذریعہ سے پورا کرے۔ مثلاً اسے کوئی میراث مل جائے تو اس صورت میں بہتر بلکہ احوط یہ ہے کہ سال کا خرچ ان منافع سے وضع[4] نہ کرے بلکہ اس ارث وغیرہ سے نکالے اور پوری رقم کا خمس دے۔ اور منافعِ تجارت وغیرہ میں سال کی ابتدا اس

---

[1] بشرطیکہ کوئی یقینی مقدار اس میں نکلتی ہو اور اگر مختلف چیزیں ہوں یا قیمتوں میں فرق ہو تو بجز اس کے کوئی چارہ نہیں کہ مالک سے صلح کرلی جائے اگرچہ حاکم شرع کی مداخلت ہی سے کیوں نہ ہو۔ اور قیمتوں میں جو فرق ہو اُس کا نصف نصف بانٹ لیا جائے ۱۲ [2] ہبہ و ہدیہ میں بھی خمس ہے اور جو چیز پا جائے یا بذریعہ وصیت مل جائے۔ شکار جو آپ آجائے جانور یا کنیز کے ہاں اگر بچہ ہوجائے ان سب پر خمس واجب ہے۔ اور عورت کو جو مہر ملتا ہے اس پر بھی خمس واجب ہے۔ آقائے محسن حکیم۔

[3] نذر و عہد و قسم و کفارہ یہ چیزیں خواہ اس سال کی ہوں یا پہلے کی۔ بہرحال جس سال میں یہ مصارف ہوں گے اُسی سال کے خرچ میں داخل ہوں گے اور یہی حکم حج واجب اور نقصانات وغیرہ کے مصارف کا بھی۔ ۱۲

[4] لیکن اقوی[ؒ] یہ ہے کہ ان منافع سے سال کا خرچ وضع کرکے خمس نکال سکتا ہے (آقائے بروجردی

وقت سے ہو گی جب سے نفع ملنا شروع ہو۔ اور خمس میں سال تمام ہونے سے یہ مطلب ہے کہ بارہ قمری مہینے پورے ہو جائیں۔ مال کی کوئی خاص مقدار مقرر نہیں ہے۔ جس قدر بھی ہوگا اس میں سے خمس نکالا جائے گا۔ اور اگر سال بھر کا خرچ وضع کرنے کی غرض سے خمس نکالنے میں آخر سال تک تاخیر کرے تو جائز ہے۔ بخلاف اور چیزوں کے کہ ان میں فوراً خمس نکالنا واجب ہے اور تاخیر جائز نہیں ہے۔

مصرف خمس

خمس کے چھ سہم (حصّہ) ہوتے ہیں۔ تین حصّے امام کے۔ اور وہ اس زمانہ کے حضور صاحب العصر بارھویں امام عجل اللہ ظہورہ ہیں۔ اور تین حصّے سادات کے یتیموں، مسکینوں اور پریشان حال مسافروں کے ہیں لیکن شرط یہ ہے کہ وہ مومن شیعہ اثنا عشری ہوں لیکن عادل ؏ ہونا شرط نہیں ہے۔ اور ماں باپ یا صرف باپ کی طرف سے سادات بنی ہاشم ہوں؎ اور یتیم و مسکین سال بھر کا خرچ نہ رکھتے ہوں اور نہ کوئی ایسا پیشہ جانتے ہوں کہ جس سے خرچ چل سکے ؎ اور مسافر کے متعلق شرط یہ ہے کہ اس شہر میں محتاج ہو جہاں وہ خمس لے اگرچہ وہ اپنے شہر میں مالدار ہو اور مسافر کو ضرورت سے زیادہ دینا جائز نہیں ہے۔

غیر امام کا سہم سادات کو بلا اجازت مجتہد بھی دیا جا سکتا ہے لیکن سہم امام کا اختیار

۱؎ مکاسب کے سال کی ابتدا اس وقت سے ہے جب سے کام کا آغاز کرے اور دوسری چیزوں میں اس وقت سے ہے جب فائدہ حاصل کرنا شروع ہو۔ آقائے محسن حکیم ۱۲ ۲؎ احوط (وجوبی) یہ ہے کہ جو شخص علانیہ فسق و فجور کرے اُسے خمس نہ دیا جائے۔ آقائے بروجردی ۳؎ صرف ماں کی طرف سے سیّد ہونا کافی نہیں۔ آقائے محسن حکیم ۴؎ بنا بر احوط ان کو سال بھر کے خرچ سے زیادہ نہ دے۔ آقائے محسن حکیم۔

۵؎ جب کوئی شخص کہے کہ میں سیّد ہوں تو اس کہنے پر اُسے خمس نہیں دیا جا سکتا جب تک کہ دو عادل اس کی سیادت کی گواہی نہ دیں اور اگر کوئی شخص اپنے شہر میں سیّد معروف ہو۔ اور اس کے سیّد ہونے پر اطمینان حاصل ہو جائے تو اُسے خمس دیا جا سکتا ہے ۱۲۔ آقائے محسن حکیم۔

مجتہد جامع الشرائط ہی کو ہے پس اگر سہم امام سادات کو بلا اجازت مجتہد دے دے تو احوط یہ ہے کہ سہم امام دوبارہ نکالے۔ اور اگر سہم امام مجتہد تک پہنچانا یا پہنچانے کے وقت تک محفوظ رکھنا ممکن نہ ہو تو جائز ہے کہ اسے ایسے یقینی سے یقینی مصرف میں صرف کرنا چاہیئے کہ جس میں رضائے امامؑ کا پورے طور پر یقین ہو۔[1]

بیان صدقات

حسب حال وگنجائش صدقہ دینا سنت موکدہ ہے۔ مستحب صدقہ کو چھپا کر دینا افضل ہے لیکن صدقہ واجب میں مخفی نہ رکھنا افضل ہے۔ اور سوال سے پہلے کسی چیز کے دینے کی ابتداء کرنا سنت ہے اور ضروریات کے وقت زیادہ صدقہ دینا سنت ہے۔ ماہ رمضان میں اپنے رشتہ داروں پر خصوصاً یتیموں پر اور بنی ہاشم پر خاص کر علویوں پر تصدق کرنا سنت ہے۔ اور یہ بھی سنت ہے کہ محبوب ترین اشیاء کی خیرات کرے اور صدقہ کے لئے بہترین مال اختیار کرے۔ احتیاج وفقر کا اظہار کرنا مکروہ ہے۔ اور مجالس میں سوال کرنے میں کراہت شدید ہے۔ سائل کا رد کرنا مکروہ ہے۔ بنی ہاشم کو زکوٰۃ لینی حرام ہے مگر بوقت ضرورت یا یہ کہ زکوٰۃ دینے والا بھی ہاشمی ہی ہو۔ اور بنی ہاشم پر سوائے زکوٰۃ کے دیگر واجب صدقے (جیسے نذر و کفارہ کے) حرام نہیں ہیں۔ اگرچہ نہ لینا احوط ہے لیکن سنتی صدقہ کا لینا دینا بے اشکال جائز ہے۔

———— : : ————

[1] مثلاً مومنین کی ضروریات کا پورا کرنا اہل علم کی حاجتوں میں صرف کرنا اور ان لوگوں کو دینا جو اشاعت و ترویج دین کرتے ہیں۔ الاحقر نقوی۔

بیسواں باب

بیان حج

وجوب حجّ

خداوند عالم ارشاد فرماتا ہے کہ اللہ کے لئے لوگوں پر خانہ کعبہ کا حج کرنا واجب ہے۔ جو شخص اس کی طرف جانے کی قدرت رکھتا ہو۔ اور جو انکار کرے تو اللہ سب جہان سے غنی و بے نیاز ہے۔ پس جاننا چاہیئے کہ حج کرنا اعظم ارکانِ دین سے ہے۔ جس وقت حج واجب ہوتا ہے پھر اس میں تاخیر کرنا گناہِ عظیم ہے۔ احادیثِ صحیحہ میں امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جس شخص پر حج واجب ہو گیا ہو۔ اور بغیر عذر اس کو ترک کرے یا اتنی دیر کرے کہ مر جائے تو یہودی یا نصرانی مرے گا۔ اور قیامت کے دن یہودی یا نصرانی ہی محشور ہو گا۔ حاجی خدا کا مہمان ہوتا ہے۔ اُس کی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ اس کے گناہ بخشے جاتے ہیں۔ جناب رسالت مآب صلّی اللہ علیہ و آلہٖ ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص سوار ہو کر حج کو جائے جتنے قدم اس کی سواری کا جانور اٹھائے گا۔ ہر ہر قدم پر خداوند عالم اس کے نامۂ اعمال میں ستّر ستّر حسنات ثبت فرمائے گا اور جو شخص پیادہ پا جائے اور مناسک حج بجا لائے۔ تو ہر قدم پر سات سو حسنات حرم خدا اسے عطا فرمائے گا۔ راوی نے پوچھا یا رسول اللہ حسناتِ حرم سے کیا مراد ہے فرمایا کہ ہر حسنہ حسناتِ حرم کا ایک لاکھ حسنہ کے برابر ہے۔ جو حسناتِ حرم کے علاوہ ہوں۔ حدیث صحیحہ میں وارد ہے کہ ایک شخص سے حج واجب فوت ہو گیا۔ اس نے جناب رسولِ خدا کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ کوئی ایسا عمل تبلایئے کہ اگر اُسے بجا لاؤں تو اس کا اجر حج کے برابر ہو جائے۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا۔ کہ اگر کوہ ابوقبیس کے برابر جو مکہ میں سب سے بڑا پہاڑ ہے۔ تیرے پاس سونا ہو۔ اور تو وہ سب

راہِ خدا میں صرف کرے۔ تب بھی اس کا اجر حاجی کے اجر کے برابر نہیں ہوگا۔ جو مالدار آدمی حج واجب بجالا چکا ہے اس کے لئے مستحب ہے کہ ایک سال کے بعد یا ہر تیسرے چوتھے یا پانچویں سال حج مستحب بجالاتا رہے۔

شرائط وجوب حج

حج جسے (حجۃ الاسلام کہا جاتا ہے) اصل شریعت کی رو سے تمام عمر میں ایک مرتبہ ہر مکلف ذی استطاعت پر واجب ہے۔ استطاعت میں حسب ذیل شرطیں ہیں۔

(۱) زادِ راہ کا اپنی حیثیت کے مطابق پورا ہونا یا مالِ حلال ہے۔

(۲) آمد و رفت کی مدت تک اہل و عیال واجب النفقہ کا اپنی حیثیت کے مطابق خرچ سے مطمئن ہونا۔

(۳) واپسی کے بعد سلسلۂ معیشت کا باقی رہنا ایسا نہ ہو کہ بالکل فقیر ہو جائے۔

(۴) اگر بغیر رفیق کے سفر کرنے میں عذر ہو تو رفیق کا ہونا جس حیثیت سے ممکن ہو۔ اور کفایت کرے۔ خواہ خصوصیت سے اپنے ہمراہ لے یا کوئی رفیقِ سفر ساتھ ہو جائے غرضیکہ جس طرح بھی بن پڑے۔ اور عورت کے لئے ضروری ہے کہ محرم کے ساتھ ہو۔ پردہ کا لحاظ ہر حال میں عورت کو مقدم ہے خاص کر سفر میں۔

(۵) بالغ ہونا۔ نابالغ پر حج واجب نہیں۔

(۶) عاقل و باہوش ہونا۔ لہٰذا مست و دیوانہ پر حج واجب نہیں۔

(۷) آزاد ہونا۔ پس غلام پر حج واجب نہیں۔

(۸) صحیح و سالم ہونا۔ یعنی زحمت سفر برداشت کرنے کی بدن میں صلاحیت ہونا۔

(۹) راہ میں امن ہونا۔

پس جب یہ شرائط پوری ہوں تو وہ شخص مستطیع ہے۔ اور اس پر حج واجب ہے۔

مسئلہ جس شخص پر حج واجب ہو چکا ہو۔ اور اس نے اتنی دیر کی کہ مر گیا تو اس کے اصل ترکہ سے ایک اجیر (نائب) مقرر کرنا چاہیئے جو اس کی نیابت میں اس کی

طرف سے حج بجالائے۔

مسئلہ اگر کوئی شخص مقروض ہے اور اس کے پاس صرف اتنا مال ہے کہ حج کر سکے۔ اور اگر اس قرض کو ادا کرے تو حج نہ کر سکے گا تو اس صورت میں نہ مقدور رکھنے والے کے برابر ہوگا۔

شرائط صحت حج (۱) مسلمان کی طرح کافر پر حج یا دیگر عبادات واجب ہیں لیکن بوجہ کفر صحیح نہیں ہیں۔

(۲) حقوق النّاس کا ادا کرنا۔ لہٰذا خمس وزکوٰۃ اگر واجب ہوں تو چاہیئے کہ پہلے ادا کرے اور اگر اُس کے مال میں حقوق النّاس اور حقوق سادات وسہم امام ہوں اور اسی مال سے وہ جا کر احرام باندھے تو غصبی ہوگا۔ لہٰذا حج صحیح نہیں ہوگا اور اگر ایسا مال کہ جس میں حقوق النّاس وغیرہ مخلوط ہوں خرچ کر کے سفر کرے تو گنہگار ہے۔

(۳) خود مجتہد ہو یا اتنا علم رکھتا ہو کہ عمل احتیاط پر کر سکے ورنہ مقلد ہو۔ اور مسائل ضروری کہ جن کی حج میں ضرورت پڑتی ہے کہ اپنے مجتہد جامع الشرائط کے فتویٰ کے مطابق جانتا ہو اگرچہ بغیر تقلید کے کوئی عبادت صحیح نہیں لیکن حج کے واسطے زیادہ تاکید ہے لہٰذا حج کے مسائل مجتہد حی اعلم کے فتویٰ کے مطابق سمجھ لے۔

(۴) نہایت ضروری ہے کہ قرأت درست ہو۔ حروف اپنے اپنے مخرج سے نکلتے ہوں۔ اگر قرأت درست نہ ہو تو محنت وزحمت کر کے جہاں تک ممکن ہو درست کرے۔ اور راہ میں بھی جہاز پر یا منزل پر جہاں موقع ملے مشق کرتا ہوا جائے پھر بھی اگر قرأت میں شک ہو۔ تو بکمال احتیاط تلبیات اربعہ خود بھی پڑھے اور اس کے لئے نائب بھی کرے اور نماز طواف خاصکر نماز طواف النساء کے لئے سب سے زیادہ احتیاط کرے۔ خود بھی پڑھے اور نائب بھی کرے

اقسام حج حج کی تین قسمیں ہیں (۱) حج تمتع (۲) حج قرآن (۳) حج افراد۔ آخر کے دونوں حج یعنی قرآن وافراد صرف ان لوگوں کے واسطے ہیں جن کے گھر مکہ معظمہ یا حدود حرم کے اندر ہوں۔ یعنی مکہ معظمہ کے چاروں طرف ۴۸ میل سے کم کے اندر واقع ہوں۔ اور جن لوگوں کے گھر مکہ معظمہ سے ۴۸ میل یا اس سے زیادہ فاصلہ پر ہوں ان کے لئے واجب

تمتع بجالائیں۔ لہٰذا بنا بریں تمام پاکستانی یا ہندوستانی شیعہ بھائیوں پر صرف حج تمتع ہی واجب ہے پس صرف اسی کے مسائل یہاں بیان کئے جاتے ہیں۔

جاننا چاہیئے کہ جسے حج تمتع کرنا ہو اُسے اعمالِ حج بجالانے سے پہلے عمرہ تمتع کرنا ضروری ہے، عمرۂ تمتع، حج تمتع پر مقدم ہے۔

افعال عمرۂ تمتع

عمرۂ تمتع کے افعال پانچ ہیں۔

(۱) احرام باندھنا (۲) خانہ کعبہ کا طواف کرنا (۳) دو رکعت نماز طواف بجا لانا۔

(۴) صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا (۵) تقصیر کرنا یعنی کچھ ناخن یا بال کٹوانا۔

جب ان سے فارغ ہو جائے گا تو جو چیزیں بہ سبب احرام اس پر حرام ہو گئی تھیں حلال ہو جائیں گی۔ اور عمرۂ تمتع تمام ہو جائے گا۔ اس کے بعد جب نویں تاریخ ذی الحجہ کے قریب پہنچے تو حج تمتع کے اعمال بجالانا شروع کرے۔

اعمالِ حج تمتع

حج تمتع کے اعمال تیرہ ہیں۔

(۱) احرام باندھنا یعنی حج تمتع کے واسطے مکہ سے احرام باندھے۔

(۲) نویں تاریخ ذی الحجہ کو مقامِ عرفات میں پہنچنا جو مکہ سے چار فرسخ ہے۔ اور وہاں وقوف کرنا۔

(۳) عرفات سے مشعر الحرام کی طرف کوچ کرنا۔ یعنی بعد مغرب روزِ عرفہ (دسویں ذی الحجہ کی شب کو) عرفات سے چل کر مشعر الحرام میں آنا جو مکہ معظمہ سے تقریباً دو فرسخ ہے۔ اور وہاں دسویں ذی الحجہ کے دن طلوعِ فجر سے طلوعِ آفتاب تک وقوف کرنا۔

(۴) اسی عید قربان کے دن اور طلوعِ آفتاب کے بعد مشعر الحرام سے کوچ کرنا۔ مقامِ منیٰ میں پہنچنا اور جمرۂ عقبہ پر سنگریزے مارنا۔

(۵) مقامِ منیٰ میں قربانی کرنا۔

(۶) مقامِ منیٰ میں سر منڈوانا یا سر کے بال یا ناخن کم کرنا۔

(۷) یہ اعمال بجالانے کے بعد منیٰ سے مکہ معظمہ کی طرف لوٹ آنا اور طوافِ زیارت کرنا۔

(۸) دو رکعت نماز مقام ابراہیم میں بجالانا۔

(۹) پھر اس کے بعد صفا و مروہ کے درمیان سعی بجالانا۔

(۱۰) پھر طوافِ نساء بجالانا۔

(۱۱) دو رکعت نماز طوافِ نساء پڑھنا۔

(۱۲) پھر گیارھویں تاریخ اور بارھویں تاریخ کی رات منیٰ میں بسر کرنا بلکہ بعض اشخاص کے نزدیک تیرھویں تاریخ کی رات بھی وہیں بسر کرنا۔

(۱۳) گیارھویں اور بارھویں تاریخ کو رمی جمرات کرنا یعنی تینوں جمروں پر سنگریزے مارنا بلکہ بعض اشخاص کے لئے تیرھویں تاریخ کو بھی سنگریزے مارنا ہے۔

مسئلہ جس شخص نے حالتِ احرام میں شکار یا بیوی سے اجتناب نہ کیا ہو تو اس پر واجب ہے کہ تیرھویں شب بھی وہیں بسر کرے اور تیرھویں تاریخ تینوں جمروں پر سنگریزے بھی مارے۔

مسئلہ اگر کوئی شخص جس پر حج واجب ہو چکا ہے۔ ابتداءً احرام میں ان اعمال سے جاہل ہو لیکن ارادہ یہ کرے کہ حج واجب جو اس کے ذمہ ہے۔ اُسے ادا کرتا ہوں تو عمل میں مشغول ہونے کے بعد جو رسالہ مناسکِ حج کے بیان میں اس کے پاس ہے یا کسی معلّم کا قول جو مجتہد مرجع تقلید کی رائے کے مطابق ہو۔ اگر اس کے بموجب عمل کرے گا تو اس کا عمل انشاء اللہ صحیح ہوگا۔

بیانِ مواقیت

احرام اس وقت صحیح ہوگا جب کہ ان مقامات میں جن کو شرعی اصطلاح میں "میقات" کہا جاتا ہے۔ احرام باندھا جائے اور یہ "میقات" مکہ کو جانے والے اور عبور کرنیوالے

مکلف لوگوں کے لئے جو ہر طرف سے آتے ہیں مختلف ہیں۔

۱۔ میقات مسجد شجرہ جسے ذو الحلیفہ بھی کہتے ہیں۔ ان لوگوں کے لئے ہے۔ جو مدینہ کی طرف سے مکہ آتے ہیں۔ اور ضرورت کے وقت اس شخص کے لئے جو مدینہ کی راہ سے مکہ جاتا ہے۔ اتنی تاخیر جائز ہے کہ اپنا احرام جحفہ میں باندھے۔

۲۔ میقات وادیٔ عقیق ان لوگوں کے لئے ہے جو عراق اور نجد کے راستہ سے مکہ جاتے ہیں۔ اس کے حصہ اوّل کو مسلخ۔ درمیانی حصہ کو غمرہ اور آخری حصہ کو "ذاتِ عرق" کہتے ہیں۔ اگر بطور یقین معلوم ہو جائے تو اول احرام مسلخ سے ہے ولیکن تاخیر احوط ہے تاکہ یقین حاصل ہو جائے کہ وادیٔ عقیق میں پہنچ گیا ہے اور احوط یہ ہے کہ احرام باندھنے میں "ذاتِ عرق" تک دیر نہ کریں۔

۳۔ میقات قرن المنازل ان لوگوں کے لئے ہے جو طائف سے مکہ جاتے ہیں۔

۴۔ میقات یلملم جو ایک پہاڑ کا نام ہے۔ ان لوگوں کے لئے ہے جو یمن کے راستہ سے مکہ آئیں۔

۵۔ میقاتِ جحفہ جو شام کے راستہ جانے والے لوگوں کے لئے ہے۔

مسئلہ بنا بر احوط اقوی میقات کا علم حاصل کرنا لازمی ہے اور اگر علم ممکن نہ ہو تو بعید نہیں ہے کہ ظن مکتفی ہو جائے جو اہلِ خبر و معرفت لوگوں سے حاصل ہو کر جس سے اطمینان حاصل ہو جائے۔

مسئلہ جن لوگوں کے گھر ان میقاتوں سے مکہ سے نزدیک تر ہیں اس صورت میں ان کا گھر ہی میقات ہے یعنی اپنے گھروں ہی میں احرام باندھ لیں۔

مسئلہ احرام میں حدثِ اصغر اور حدثِ اکبر سے محرم کا طاہر ہونا شرط نہیں ہے اور جنب و حائض و نفساء کا احرام باندھنا بھی جائز ہے بلکہ حائض و نفساء کے لئے غسلِ احرام مستحب ہے۔

واجباتِ احرام

احرام کے واجبات تین ہیں۔

اوّل نیت یعنی قصد کرے کہ میں عمرہ تمتع حجۃ الاسلام کا احرام باندھتا ہوں۔ اطاعت فرمانِ خداوندی کے لئے اپنا احرام باندھنے کے یہ معنی ہیں کہ اپنے اوپر اُن امور کو ترک کرنا ضروری قرار دے (کہ جن کا ذکر کیا جائے گا) اس خیال سے کہ وہ عمرہ معہودہ اور حج معہود کے افعال مقررہ شریعت بجالانے کے لئے عازم مکہ ہے۔ دوسرے چار تلبیہ کا کہنا اور اس کی صورت یہ ہے۔

لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ (اور اس پر بنابر احوط یہ اضافہ کرے) اَنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ ۔

ان فقرات کا صحیح پڑھنا اسی طرح واجب ہے جس طرح کہ تکبیرۃ الاحرام کا صحیح کہنا اور سورہ حمد اور دوسرے سورہ کا صحیح ادا کرنا واجب ہیں۔ اگر کسی کو تلبیہ نہیں آتا تو اسے سیکھنا اور یاد کرنا واجب ہے یا کوئی شخص اسے تلقین کرے اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو جس طرح ہو سکے خود بھی ان فقروں کو ادا کرے۔ اور کسی دوسرے کو کہنے میں نائب بھی مقرر کرے۔ اور جو شخص گونگا ہو وہ انگلی سے اشارہ کرے اور اپنی زبان کو بھی حرکت دے۔

تیسرے نیت اور تلبیہ سے واجب ہے کہ احرام کے لئے صرف دو کپڑے ایک کو لنگ قرار دے جو ناف سے زانو تک کو ڈھانپ لے اور دوسرے کو اپنے کندھے پر مثل چادر کے ڈال لے جو دو شانوں کو چھپالے۔ اور احوط یہ ہے کہ دو جامہ احرام پہننے کے وقت یہ نیت کرے کہ "میں ان دو جاموں کو برائے احرام عمرہ (یا حج) فرمانبرداری امرِ خدا کے لئے پہنتا ہوں"۔ اور اس نیت کے بعد احرام عمرہ اور تلبیہ بجالائے۔

مسئلہ ان دو جاموں میں ہی محرم کی نماز جائز و صحیح ہوگی۔ پس ریشمی کپڑا یا ایسا لباس جو غیر ماکول اللحم سے بنا ہو یا کسی ایسی نجاست سے متنجس ہو جو معفو نہیں ہے نیز وہ لنگ بھی جو بشرہ جسم کو نمایاں کرتا ہو۔ احرام کے لئے کفایت نہیں کرتا اور دوش پر

ڈالنے والے جامہ میں بھی یہ احتیاط ہوگی۔ جب کوئی شخص احرام باندھ چکے اور اس کے بعد اس کا لباس نجس ہو جائے تو بنا بر احتیاط واجب اُسے پاک کرے یا کوئی دوسرا پاک کپڑا تبدیل کرے۔ بلکہ بنا بر احوط اگر اس کا بدن بھی نجس ہو جائے تو بدن فوراً پاک کرے اور بعض علماء کا قول ہے کہ عورت بھی حالتِ احرام میں خالص ریشمی لباس نہ پہنے اور یہ قول قوت سے خالی نہیں ہے بلکہ بعض علماء نے تصریح فرمائی ہے کہ احوط یہ ہے کہ عورت احرام کی تمام حالتوں میں حریر خالص نہ پہنے۔ اور یہ بھی احوط ہے کہ یہ لباس چرمی اور مالیدہ مثل نمدے کے نہ ہو اور نہ سلا ہوا ہو۔

محرماتِ احرام

اور

اُن کا کفارہ

وہ چیزیں جن کا محرم کے لئے استعمال حرام اور اپنے نفس پر ترک کرنا واجب ہے۔ چوبیس ہیں۔

(۱) شکار صحرائی وحشی جانوروں کا محرم پر حرام ہے اور محرم کا شکاری کی شکار میں اعانت کرنا یا نشان دہی کرنا اگرچہ اشارہ سے ہی ہو۔ اور اسے ہاتھ سے پکڑنا اور شکار کا گوشت کھانا بھی حرام ہے۔ اگرچہ غیر محرم شخص نے شکار مارا ہو۔ نیز ایسے شکار کو ذبح کرنا بھی حرام ہے جو دوسروں نے شکار کیا ہو۔ البتہ ان جانوروں کو جو موذی ہوں۔ اور جن سے اذیت کا خوف ہو۔ بحالتِ احرام مار ڈالنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اور دریائی جانوروں کے شکار کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ اسی طرح حیوانات اہلی جیسے اونٹ، گائے، بھیڑ، بکری وغیرہ۔ پس ان کو ذبح کرنا اور ان کا گوشت کھانا محرم کے لئے جائز ہے۔ اگر محرم شکار کو ذبح کرے خواہ حرم میں ہو یا غیر حرم میں ہو یا غیر محرم شکار کو حرم میں ذبح کرے تو مشہور بین العلماء یہ ہے کہ وہ مردار ہے اور مردار کے تمام

احکام اس پر مرتب ہوں گے۔ جب کہ محرم شکار کو مارے تو اس پر کفارہ واجب ہے اور شکار کے کفارہ میں احکام و مسائل بہت زیادہ ہیں اور یہاں اس کے بیان کی گنجائش نہیں۔

(۲) اپنی عورت سے جماع کرنا یا بوسہ لینا یا خوش طبعی کرنا یا نگاہِ شہوت سے دیکھنا بنا بر احوط۔

مسئلہ اگر کوئی شخص بحالت احرام عمداً (نہ کہ از راہ نسیان و نادانی) جماع کرے عورت سے یا (العیاذاً باللہ) کسی مرد سے خواہ فرج میں ہو یا دُبر میں۔ پس اگر عمرہ مفردہ میں سعی سے قبل یہ فعل واقع ہُوا ہے تو اس کا عمرہ فاسد ہوگا۔ اُسے چاہیئے کہ بنا بر احوط اسے تمام کرے، اور لازم ہے کہ دوسرا عمرہ بجالائے۔ اور ایک اونٹ کفارہ میں دے۔ اور اگر سعی کے بعد اور تقصیر سے پہلے یہ فعل کیا ہو تو بنا بر قولِ بعض علماء ایک اونٹ کا کفّارہ لازم ہوگا۔ اور احرام حج کی حالت میں خواہ حج تمتع ہو یا افراد یا قرآن۔ پس اگر مشعر الحرام میں وقوف کے بعد سرزد ہوا ہو تو فقط ایک اونٹ کفارہ اس پر لازم ہوگا۔ اور وقوف اور مشعر الحرام سے قبل کی صورت میں ایک اونٹ کفّارہ واجب اور اس کا حج بھی فاسد ہوگا لیکن اُسے چاہیے کہ اُسے تمام کرے اور اگلے سال حج کی قضا بھی بجالائے۔

مسئلہ اگر کوئی شخص شہوت کی نظر سے کسی عورت کو بوسہ دے تو ایک اونٹ کفارہ لازم ہوگا اور اگر از روئے شہوت نہ ہو تو ایک گوسفند کفّارہ ہوگا۔ اگرچہ بعض علماء کے نزدیک ایک اُونٹ کفّارہ ہے۔ اور یہ احوط ہے بلکہ یہ قول خالی از قوت نہیں ہے۔

مسئلہ اگر کسی عورت کی طرف عمداً شہوت کی نظر کرے اور انزال ہو جائے تو بنا بر احوط وہ کفارہ میں ایک اونٹ دے۔ اگر یہ ممکن نہ ہو تو پھر ایک گائے اور اگر یہ بھی نہ بن پڑے تو پھر ایک گوسفند دینا اس پر لازم ہوگا۔

مسئلہ اگر کوئی شخص جان بوجھ کر اپنی بیوی پر نظر ڈالے اور انزال ہو جائے تو اگر یہ

شہوت کی نظر تھی تو کفّارہ ایک اونٹ دینا ہوگا اور اگر شہوت سے نہیں تو کوئی کفارہ نہیں۔

(۳) حرام ہے کسی عورت سے اپنا عقد کرنا یا اپنے سے غیر کا عقد پڑھنا۔ خواہ وہ غیر محرم ہو یا حالتِ احرام میں ہو۔ اور اسی طرح عقد کا گواہ بننا یا بنا بر احوط کوئی سی گواہی دینا اگرچہ احرام باندھنے سے پہلے وہ گواہ مقرر ہو چکا ہو۔ اور احوط یہ ہے کہ عورت سے خواستگاری عقد نہ کرے لیکن اس عورت کی طرف رجوع کرنے میں جس کو طلاق رجعی دے چکا ہو کوئی عیب نہیں۔

مسئلہ اگر کوئی شخص ایسے انسان کا عقد پڑھے جو احرام باندھے ہوئے ہو اور عقد ہو جانے کے بعد محرم اپنی بیوی سے مجامعت بھی کرے پس ان دونوں (مجامعت کرنے والا محرم اور اس کا نکاح پڑھنے والا) پر ایک ایک اونٹ کفارہ واجب ہو جائے گا اور اگر دخول نہ کیا ہو تو کسی پر بھی کفارہ نہیں ہوگا۔ اور اسی طرح کفّارہ لازم ہے اگرچہ اس کو علم ہو کہ اس کا شوہر محرم ہے۔

(۴) استمناء یعنی اپنے ہاتھ سے یا کسی اور ذریعہ سے اپنی منی کا خارج کرنا خواہ تصور سے یا اپنی بیوی کے ساتھ خوش فعلیوں سے یا بیوی کے سوا کسی اور سے منی خارج کرے

مسئلہ مشت زنی سے منی خارج کرنے کے فعل کو بعض علماء نے مثل مجامعت مفسدِ حج گردانا ہے۔ اور بعض کے نزدیک تنہا کفارہ واجب ہے جو ایک اونٹ ہوگا۔

(۵) خوشبوؤں کا استعمال مثل مشک کافور و زعفران و عود و عنبر کے۔ ان کا سونگھنا یا بدن پر ملنا یا کھانا یا ایسا لباس پہننا جس میں خوشبو لگی ہوئی ہو اور اثر کر گئی ہو۔ اور اگر کسی (احرام باندھے ہوئے) کو خوشبو میں بسی ہوئی خوراک کھانے یا لباس پہننے کی احتیاج ہو جائے تو اپنے ناک کو بند کئے رکھے۔ اور احوط بلکہ واجب ہے کہ خوشبودار پھولوں کا استعمال نہ کرے اور خوشبو والے میوہ جات مثل سیب وغیرہ کو سونگھنے سے پرہیز کرنے میں انتہائی احتیاط ہے۔ اگرچہ ان کو کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ البتہ

بنا بر مشہور خلوق کعبہ (ایک خوشبودار بوٹی کعبہ میں ہوتی ہے جس سے خانہ کعبہ کو معطر کرتے ہیں) خوشبو کے حکم سے مستثنیٰ ہے۔ اور بصورت شبہ اس سے اپنے آپ کو بچائے رکھنا احوط ہے۔ اور بازارِ عطاراں سے جو صفا و مروہ کے مابین واقع ہے۔ گزرتے وقت خوشبو کا دماغ میں پہنچنا بھی خوشبو کے حکم سے خارج ہے۔ اور بنا بر احوط اس سے بھی اپنے آپ کو بچانا چاہیئے۔ خوشبو کے استعمال کا کفارہ بنا بر مشہور ایک گوسفند ہے۔ اور بدبو سے بچانے کے لئے اپنی ناک کو بند کرنا محرم کے لئے بنا بر احوط بلکہ اقویٰ کی بنا پر حرام ہے لیکن اگر اس سے بچنے کے لئے تیز چلا جائے۔ تو کوئی حرج نہیں۔

(۶) سِلے ہوئے یا سلے ہوئے سے مشابہ کپڑے کا پہننا احرام والے شخص پر حرام ہے مثلاً غدہ کا لحاف، بالاپوش، کلیجہ و کلاہ وغیرہ اور بنا بر احوط کسی چھوٹی سی سلی ہوئی چیز سے بھی اجتناب کیا جائے۔ یہاں تک کہ ہمیانی بھی جس میں روپے رکھتے ہیں۔ اور جسے کمر میں باندھتے ہیں۔ اگرچہ ہمیانی کے باندھنے کا جواز اقویٰ ہے۔ جو چیز کہ مجبوری و ضرورت کی وجہ سے یا فتق کو روکنے کے لئے باندھی جائے۔ جائز ہے اس صورت میں احتیاطاً فدیہ دے دیا جائے۔ اگر کسی سلی ہوئی چیز کے پہننے کی حاجت ہو تو اس پر ایک گوسفند کفارہ لازم ہے اور بنا بر احوط لباس احرام خصوصاً ردا میں جو دوش پر ڈالتے ہیں گرہ لگانا اور تکمہ (بٹن وغیرہ) بنانا جائز نہیں۔ اور اس لباس کو لکڑی یا سوئی وغیرہ سے بھی پیوند نہ کرے۔

مسئلہ بنا بر مشہور سلے ہوئے کپڑے صرف مردوں کے لئے پہننا حرام ہے۔ پس عورتوں کے لئے بحالتِ احرام سلا ہوا لباس جائز ہے لیکن دستی (دستانہ جو عورتیں عرب میں ہاتھوں کو سردی سے بچانے کے لئے سیتی اور پہنتی ہیں) اس سے بچنا احوط بلکہ اقویٰ ہے۔

(۷) سیاہ سرمہ لگانا کہ جس سے زینت ہو۔ اگرچہ بنا بر احوط قصدِ زینت بھی نہ ہو۔ اور بنا بر احتیاط واجب مطلق سرمہ سے جس میں قصدِ زینت ہو۔ اجتناب کیا جائے خصوصاً اگر وہ خوشبودار ہو۔

(۸) آئینہ کا دیکھنا حرام ہے لیکن پانی میں نظر کرنا بنا بر اقویٰ جائز ہے اور عینک کا لگانا بھی جائز ہے اگر موجب زیب و زینت نہ ہو۔

(۹) موزہ اور جوتا اور جراب اور ہر وہ چیز جو پشتِ پا کو تمام ڈھانپ لے احرام والے انسان پر حرام ہے اور حسب تصریح بعض علماء کچھ حصہ کو ڈھانپنا مثل کل کا ڈھانپنا ہے (لہٰذا اس چیز کو بھی نہ پہنے جو پاؤں کے اوپر والے کچھ حصہ کو ڈھانپ لے) لیکن چپلی وغیرہ کے تسمے پہننے میں بنا بر احوط کوئی حرج نہیں۔ اور اگر جوتا پہننے کی احتیاج ہو تو اس کے اوپر والے حصہ کو شگافتہ کر دینا احوط ہے۔

(۱۰) فسوق۔ جس سے مراد جھوٹ بولنا، گالی دینا اور دوسروں پر اپنی فضیلت و مفاخرت کا اظہار کرنا اور اس کی حرمت میں کوئی شبہ نہیں۔

(۱۱) جدال۔ جس سے مراد لَا وَاللّٰہِ یا بَلیٰ وَاللّٰہِ کہنا ہے اور اس کا الحاق بنا بر احوط مطلق قسم سے ہے۔ البتہ بوقتِ ضرورت اثباتِ حق یا نفیٔ باطل کے لیے قسم کھانا جائز ہے۔

مسئلہ اگر جدال صدق پر مبنی ہو یعنی سچی قسم کھائے پس اس میں پہلی اور دوسری مرتبہ میں استغفار کرے۔ اور تیسری مرتبہ کے لئے ایک گوسفند کفارہ میں دے اور اگر جدال جھوٹا ہے تو بنا بر مشہور پہلی مرتبہ ایک گوسفند دوسری مرتبہ بنا بر احوط ایک گائے اور تیسری مرتبہ بنا بر اقویٰ ایک گائے کفارہ ہو گا لیکن جھوٹی قسم کی تمام صورتوں میں افضل و احوط کفارہ اونٹ ہے۔

(۱۲) ان جانوروں کا مارنا جو بدن میں رہتے ہیں۔ جیسے جوئیں یا کھٹمل یا پسو وغیرہ بلکہ ان کو بدن اور کپڑوں سے نکال کر ایسی جگہ ڈال دینا بھی جہاں وہ غیر محفوظ رہیں۔ بنا بر احتیاط حرام ہے۔

(۱۳) بغرضِ زینت انگوٹھی پہننا حرام ہے لیکن استحباب کی نیت سے پہننے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ حسب تصریح بعض علماء بحالتِ احرام بقصدِ زینت مہندی استعمال کرنا حرام ہے بلکہ احرام باندھنے سے پہلے بھی اثر زمانہ احرام تک رہے۔ مہندی لگانا

حرام ہے اور بنا بر احوط اسے استعمال نہ کیا جائے اگرچہ زیب و زینت کا قصد نہ بھی ہو۔

(۱۴) زینت کی غرض سے عورتوں کا زیور پہننا حرام ہے۔ لیکن ان زیوروں کو بحالت احرام رکھنے میں جو وہ عادتاً پہنے رہتی ہیں کوئی حرج نہیں۔ البتہ ان کو قصداً اپنے شوہر اور دوسرے مردوں کے سامنے جو بنا بر احوط اس کے محرم ہوں نمایاں و ظاہر نہ کریں لیکن اقوی جواز ہے۔

(۱۵) بدن پر تیل ملنا حرام ہے اگرچہ وہ بنا بر احوط بلکہ علی الاقوی خوشبودار نہ ہو۔ مگر بحیثیت ضرورت جائز ہے۔ اور اسی طرح احرام سے پہلے تیل ملنا حرام ہے اگر وہ خوشبودار ہو اور اس کی خوشبو کا اثر احرام کے وقت باقی رہے۔

(۱۶) اپنے بدن سے یا غیر کے بدن سے خواہ وہ غیر محرم ہو یا محرم۔ بالوں کو جدا کرنا حرام ہے۔ اگرچہ ایک بال ہو۔ البتہ بوقت ضرورت جائز ہے مثلاً جوؤں کی زیادتی، سر میں درد یا آنکھوں میں بال پڑ جانا جو موجب اذیت ہو۔ اور اسی طرح وضو ہے بلکہ غسل کے وقت اگر بال بغیر اکھاڑنے کے گر پڑیں تو کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ جب سر پر یا داڑھی پر ہاتھ پھیرے اور اس سے ایک یا دو یا زیادہ بال گر پڑیں تو بنا بر احوط ایک مٹھی بھر جو یا گندم وغیرہ صدقہ دے۔

مسئلہ جب کوئی شخص اپنے سر کو مونڈے۔ اگر بوجہ ضرورت ہو۔ اس کا کفارہ ایک گوسفند دے خصوصاً اس صورت میں جب کہ بغیر ضرورت کے ہو۔ لیکن اس فرض میں احتیاط لازم نہیں۔

مسئلہ جب کوئی شخص اپنی دونوں بغلوں کے بال مونڈے تو کفارہ ایک گوسفند ہے اور اسی طرح ایک بغل کے بال مونڈنے کا کفارہ بنا بر احوط ایک گوسفند ہے اور تین مسکینوں کو کھانا کھلانا اقوی ہے۔

(۱۷) مرد کو اپنا سر ڈھانپنا حرام ہے یہاں تک کہ مٹی اور مہندی بھی نہ لگائے اور کوئی چیز بھی سر پر نہ لگائے بلکہ ہاتھ وغیرہ سے بھی سر کو نہ چھپانا احوط و اولی ہے اگرچہ اظہر جواز ہے۔ اور کان میں بال احتیاطاً سر کے حصہ میں محسوب ہیں۔ اور سر کا کچھ حصہ بھی سر کے حکم

میں داخل ہے سوائے اس کے کہ جس کی استثناء کی گئی ہو۔ مثلاً مشکِ آب کا تسمہ جو سر پر رکھا جاتا ہے یا رومال جو دردِ سر کی وجہ سے سر پر باندھتے ہیں۔ لیکن مردوں کے لئے منہ کو ڈھانپنا جائز ہے (بنا بر اشہر و اظہر) اور کوئی شخص بحالتِ احرام سر کو پانی یا کسی جاری پانی میں نہیں ڈبو سکتا (یعنی غسلِ ارتماسی جائز نہیں)

مسئلہ سر کو ڈھانپنے کا کفارہ ایک گوسفند ہے اور کئی مرتبہ ڈھانپنے میں بنا بر احوط ہر مرتبہ ایک گوسفند کفارہ دے۔ خصوصاً جب کہ کوئی عذر نہ ہو۔ اور خصوصاً جب کہ متعدد دفعہ ہو۔

(۱۸) عورت کو اپنا چہرہ نقاب وغیرہ سے چھپانا حرام ہے۔ اور اسی طرح منہ کا کچھ حصہ بھی۔ لیکن نماز کے واسطے چہرے کے اطراف سے پیشانی کا کچھ حصہ سر کا پردہ مکمل کرنے کے لئے اگر چھپ جائے تو کوئی حرج نہیں مگر نماز کے بعد فوراً ہی کھول دے۔

مسئلہ جائز ہے کہ عورت نامحرم سے منہ چھپانے کے لئے ناک کے محاذات تک بلکہ ٹھوڑی تک چادر وغیرہ سے گھونگھٹ کھینچ لے۔ اور احوط یہ ہے کہ ہاتھ یا لکڑی سے اس چادر کو اپنے منہ سے جدا رکھے کہ وہ اس کی نقاب نہ بن جائے۔ اگرچہ اظہر جواز ہے۔

(۱۹) بحالتِ احرام مرد کو منزلیں طے کرنے میں سر پر سایہ کرنا حرام ہے مثلاً ہودج اور چھت والی موٹر وغیرہ میں بیٹھنا یا بنا بر احوط چھتری وغیرہ اوپر لگانا خواہ سوار ہو یا پیادہ اور یہ بھی احوط ہے کہ جامہ، چھتری اور اس قسم کی کوئی شئے سایہ کے طور پر نہ ہو۔ اگرچہ اس کا سایہ سر کے اوپر نہ آتا ہو لیکن منزل پر پہنچ کر سایہ کر سکتا ہے اگرچہ اپنے کاموں کے لئے چلتا پھرتا رہے اور نہ بیٹھے لیکن احوط ہے کہ جب کہیں منزل کئے ہوئے ہو تو اسے جب کہ کاموں کے لئے آنا جانا پڑے تو اس حالت میں بھی اپنے اوپر چھتری وغیرہ نہ لگائے لیکن منزل کرتے وقت کمرے وغیرہ میں جانے میں قطعاً کوئی حرج نہیں۔ اور اسی طرح بوقتِ ضرورت شدتِ سرما یا گرمی یا بارش سے بچاؤ کے لئے سر پر سایہ کرنا جائز ہے لیکن پھر بھی کفارہ دے مگر عورت اور بچوں کو سر پر سایہ کرنا جائز ہے اور کوئی کفارہ نہیں

مسئلہ سایہ کرنے کا کفارہ ایک گوسفند ہے۔ اور جب کہ کئی دفعہ سایہ کیا جائے تو بقول بعض علماء ہر روز ایک گوسفند کفارہ میں دے لیکن بعید نہیں کہ بحالتِ احرام عمرہ سایہ کرنے کا کفارہ ایک گوسفند کافی ہو جائے اور حج کا احرام میں بھی ایک گوسفند کفایت کرے۔ اگرچہ متعدد مرتبہ سایہ کے نیچے چلا آیا ہو۔

(۲۰) اپنے بدن سے خون نکالنا حرام ہے۔ غیر کے بدن سے خون نکالنے میں کوئی حرج نہیں ، خواہ بدن کھجانے سے یا مسواک کرنے سے ہو جب کہ اُسے علم ہو کر ان چیزوں کی وجہ سے نکل آئے گا مگر بوقتِ ضرورت جائز ہے اور بحالتِ اختیار اس کا کفارہ بنا بر احوط ایک گوسفند ہے۔ اور بعض فقہاء کے نزدیک ایک نفر مسکین کو کھانا کھلانا فدیہ ہے۔

(۲۱) ناخن اُتارنا اگرچہ تھوڑی سی مقدار کیوں نہ ہو۔ بحالتِ احرام حرام ہے۔ البتہ ناخن کا کچھ حصہ گر گیا ہو۔ اور باقی ماندہ حصہ موجب تکلیف و اذیت ہو تو اس کو اتارنے میں کوئی حرج نہیں لیکن پھر بھی کفارہ دے۔

مسئلہ ایک پورے ناخن کے اتارنے کا فدیہ ایک مُدطعام بنا بر احتیاط ہے اور اگر ایک ہی وقت میں ایک ہی جگہ تمام ہاتھ یا پاؤں کے ناخن اتار ڈالے تو اس کا کفارہ ایک گوسفند لازم ہوگا۔ اور اگر ایک جگہ ہاتھوں کے ناخن اور کسی دوسری جگہ پاؤں کے ناخن اُتارے تو پھر دو گوسفند کفارہ لازم ہوں گے۔

(۲۲) دانتوں کا اکھاڑنا حرام ہے۔ اگرچہ خون نہ نکلے اور اس کا کفارہ بنا بر احوط ایک گوسفند ہے۔

(۲۳) حدودِ حرم میں کی گھاس اور درخت کا اکھاڑنا حرام ہے البتہ اس درخت یا گھاس کے کاٹنے میں جو احرام والے شخص کی ملکیت میں ہوں یا خود اس نے کاشت کئے ہوئے ہوں یا اس درخت یا گھاس کے اکھاڑنے میں جو اس کے گھر میں اُگے ہوں۔ بعد اس کے کہ وہ اس کا گھر ہو گیا ہو کوئی حرج نہیں ہے اور اس حکم میں اذخر (جو ایک مشہور و معروف گھاس ہے) اور میوہ دار درخت اور خرموں کے درخت داخل

نہیں ہیں۔

مسئلہ اگر کسی درخت کو کاٹ دے تو بڑے درخت کا کفارہ ایک گائے اور چھوٹے درخت کا کفارہ ایک گوسفند ہوگا۔ اور اگر درخت کا کچھ حصہ کاٹے تو اس کی قیمت صدقہ دے۔ اور گھاس اکھاڑنے کا کفّارہ سوائے استغفار کے کچھ نہیں ہے

مسئلہ اگر احرام باندھے ہوئے شخص اونٹ کو چھوڑ دے کہ وہ گھاس کھائے تو کوئی حرج نہیں لیکن خود اُس کے لئے گھاس نہیں کاٹ سکتا یہ حکم ان کے لئے ہے جو حالتِ احرام میں بھی نہ ہوں۔ اور جب انسان عام عادت کے ماتحت راستہ چل رہا ہے۔ اور اس کے چلنے سے حرم کا کچھ کچھ گھاس اکھڑتا جائے تو کوئی مضایقہ نہیں۔

(۲۴) ہتھیار باندھنا حرام ہے۔ مثلاً تلوار، نیزہ اور وہ آلات جسے براق و آلاتِ جنگ کہتے ہیں مگر بوقتِ ضرورت جائز ہے۔ اور بنا بر احوط ان آلات کو بھی ساتھ نہ رکھے۔ اگرچہ اس نے ان کو باندھ بھی رکھا ہو جب کہ وہ ظاہر و نمایاں ہوں۔

واجباتِ طواف

عمرہ تمتع میں مکلّف پر مکہ معظمہ میں داخل ہونے کے بعد خانہ کعبہ کا طواف کرنا واجب ہے اور طواف عمرہ کے ارکان میں سے ہے۔ پس اگر کوئی شخص عمداً اسے ترک کرے۔ اور اس کے بجالانے میں اتنی تاخیر کرے کہ وہ بروز عرفہ عرفات میں وقوف نہ کرسکے تو اس کا عمرہ باطل ہے۔ خواہ اس مسئلہ کو جانتا ہو یا جاہل مسئلہ ہو۔ پس اس صورت میں اس کا حج "حج افراد" میں بدل جائے گا۔ اور بنا بر احوط واقوی اسے آئندہ سال حج تمتع بجالانا چاہیئے۔

مسئلہ اگر سہواً طواف ترک ہوگیا ہو تو جس وقت ہوسکے طواف بجالانا واجب ہے اور اگر وہ اپنے وطن پہنچ چکا ہو یا اگر راستہ میں ہو۔ اور واپس لوٹنا مشکل ہو تو پھر طواف کسی نائب سے کرائے۔ اور اگر سعی کرچکا تھا تو بنا بر احتیاط سعی کو پھر سے بجا لائے مگر جب کہ عمرہ کا اعادہ ذی الحجہ کے بعد ہو تو اس صورت میں بنا بر اقوی اعادہ سعی لازم نہیں۔

مسئلہ اگر کوئی مریض ہو۔ اور خود طواف نہ کر سکے تو اسے اس طرح طواف کرایا جائے کہ اس کے پاؤں زمین پر لگتے رہیں۔ اور اگر یہ صورت ممکن نہ ہو تو اسے کندھے پر اٹھا کر طواف کرائیں۔ اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو اس کے واسطے طواف کے لیے نائب مقرر کریں۔

شرائط

جاننا چاہیئے کہ واجبات طواف بارہ امر ہیں جن میں سے پانچ شرط خارج اور سات واجب داخل ہیں۔

شرط اوّل باطہارت ہونا۔ پس محدث کے لئے طواف واجب جائز نہیں ہے اور اگر از روئے غفلت طواف کرے تو طواف باطل ہے اور اگر اثنائے طواف میں اسے حدث ہو جائے تو اس کا حکم واجبات داخل کے ذیل میں بیان ہوگا۔

مسئلہ اگر باوضو ہوتے ہوئے شک ہو جائے کہ آیا اسے حدث ہو گیا ہے یا نہ۔ تو اپنے آپ کو باطہارت سمجھے وضو لازم نہیں۔ اور اگر غیر حالت حدث میں شک ہو جائے کہ آیا وہ باوضو ہے یا نہیں تو وضو کرنا ضروری ہے۔ اور اسی طرح سے اگر طواف کے شروع و آخر میں شک ہو تو بھی وضو ضروری ہے۔ اور اگر طواف تمام ہونے کے بعد اخیر کی دو شکیات میں سے کوئی شک عارض ہو تو طواف کو صحیح سمجھے اور بعد کے اعمال کے لئے وضو کرے۔

مسئلہ اگر پانی برائے وضو یا برائے تیمم کوئی شئے موجود نہ ہو تو احوط یہ ہے کہ کسی شخص کو جو جنب و حائض و نفساء نہ ہو نائب مقرر کرے اور خود بھی طواف بجا لائے لیکن جنب و حائض و نفساء کو چاہیئے کہ وہ برائے طواف نائب مقرر کریں۔ اور باقی اعمال خود بجا لائیں۔

شرط دوم بدن اور لباس کا نجاست سے پاک ہونا خواہ اس قدر نجاست ہی ہو۔ جو نماز میں معاف ہے مثلاً خون جو درہم بغلی سے کم ہو۔ اور دمل وغیرہ کا خون بنا بر احوط اور اگر زخم وغیرہ کے خون سے اجتناب مشکل ہو تو اس حالت میں اقوی جواز طواف ہے۔ بلکہ اس لباس نجس میں بھی طواف کا جائز ہونا بعید نہیں جو بصورت تنہائی

نماز میں ساتر عورت نہ ہو۔

مسئلہ اگر طواف کر چکنے کے بعد نجاست کا علم ہوا ہو تو طواف بنا بر اظہر صحیح ہے اور اگر اثنائے طواف میں لباس یا بدن کے نجس ہونے کا علم ہو جائے۔ تو اگر طواف کو چھوڑے بغیر ان کا پاک کرنا ممکن ہو تو نجاست کو دُور کرے اور طواف مکمل کرے اور اگر بحالت طواف پاک کرنا ممکن نہ ہو تو چوتھے چکر "شوط" تک نہ پہنچا ہو تو اتمام و استیناف کو جمع کرنا احوط ہے (یعنی یہ طواف ختم کرے اور دوبارہ طواف بھی بجا لائے) اور اگر چوتھے چکر تک پہنچ گیا ہو تو اُسے پورا کرے۔ اس کا طواف صحیح ہے اور جمع کرنے کی صورت میں دو رکعت نماز طواف بجالائے۔ اور یہی حکم اس حالت کا ہے جب کہ لباس یا بدن میں بحالت طواف نجاست عارض ہو جائے اور اگر لباس یا بدن کی نجاست کو بھول جائے اور اس حالت میں طواف کرے تو احوط یہ ہے کہ پھر سے طواف کرے۔

شرط سوم مردوں کا ختنہ شدہ ہونا۔ پس ختنہ کے بغیر طواف باطل ہے اور یہ شرط عورتوں کے بارہ میں نہیں اور چھوٹے بچوں میں اس شرط کا ہونا احوط ہے لہٰذا اگر ختنہ ہوئے بغیر طواف نساء کرے یا کوئی اسے طواف نساء کرائے تو اس کا طواف باطل ہوگا۔ پس بنا بریں اس کے بالغ ہونے کے بعد عورت اُس پر حلال نہ ہوگی۔ مگر اس صورت میں کہ وہ دوسری دفعہ مکہ معظمہ جائے اور طوافِ نسا بجالائے یا کسی کو اپنی طرف سے نائب کرے جو اس کی طرف سے یہ طواف بجالائے۔

شرط چہارم ستر عورتین یعنی آگا پیچھا ڈھانپنا ان تمام شرائط کے ساتھ جو بنا بر احوط نماز گذارنے کے لئے ہیں بلکہ اقویٰ و معتبر ساتر کا مباح ہونا ہے۔ جس کا نماز میں اعتبار ہے بلکہ اس میں نماز گذار کے لباس کی جملہ شرطوں کا لحاظ اولیٰ ہے۔

شرط پنجم اس طرح سے نیت کرے کہ سات چکر طواف خانہ کعبہ کے کرتا ہوں طوافِ عمرہ تمتع جو حجۃ الاسلام کے لئے فرض ہے۔ حکم خدا کی اطاعت و فرماں برداری میں۔

واجبات (جو طواف میں شامل ہیں)

(جو حقیقت طواف میں داخل ہیں، سات امر ہیں)

اوّل طواف حجرِ اسود سے شروع کرے۔ اس طرح کہ اس کا تمام بدن حجر اسود کے سامنے سے گزرے۔ اَولیٰ و احوط یہ ہے کہ طواف کرنے والا شخص حجر اسود سے ذرا ہٹ کر کھڑا ہو۔ اور نیّت کر کے طواف شروع کرے۔ اور اسی نیّت پر باقی رہے یہاں تک کہ حجرِ اسود کے سامنے پہنچ جائے۔

دوم ہر چکّر (دَور) کا حجرِ اسود پر ختم کرنا اور آخری (ساتواں) چکر کو تھوڑا سا حجر اسود کے سامنے تک بجالائے تاکہ یقین ہو جائے کہ وہ سات چکر بالکل ٹھیک پورے کر چکا ہے۔

سوم حالتِ طواف خانہ کعبہ کو بائیں ہاتھ پر رکھے لیکن اگر طواف کے کسی حصّہ میں ارکان کو بوسہ دینے کے لئے خانہ کعبہ کی طرف منہ ہو جائے یا حاجیوں کے اژدہام یا بھیڑ کی وجہ سے خانہ کعبہ کی طرف منہ یا پشت ہو جائے تو وہ حصہ طواف میں محسوب نہ ہوگا۔ اور واجب ہے کہ اتنے حصہ طواف کو پھر سے ادا کرے۔ اور بہتر یہ ہے۔ کہ باب حجرِ اسمٰعیلؑ پر پہنچنے سے پہلے اپنے بدن کو بائیں طرف موڑے اور حجرِ اسمٰعیلؑ کے دوسرے دروازے پر پہنچنے سے پہلے اپنے بدن کو ذرا داہنی طرف موڑے تاکہ بایاں شانہ خانہ کعبہ سے ہٹنے نہ پائے اور ارکانِ خانہ کعبہ پر پہنچنے کے وقت بھی ایسا ہی کرے۔

چہارم حجرِ اسمٰعیلؑ کہ جو ان کی مادرِ گرامی کا مدفن بلکہ بہت سے انبیاء علیہم السّلام کا مدفن ہے۔ طواف میں اس طرح داخل کرے کہ اس کے گرد تو پھرے مگر اس کے اندر نہ جائے۔ اور اگر طواف کرتے وقت اس میں داخل ہو جائے پس وہ شوط (چکر) باطل ہے اور یہ کفایت نہ کرے گا بلکہ احوط یہ ہے کہ باقی ماندہ چکر کو پورا کرنے کے بعد پھر دوبارہ سالم طواف انجام دے۔

پنجم خانہ کعبہ اور مقامِ حضرت ابراہیمؑ خلیل علیہ السّلام کے درمیان جمیع اطراف میں طواف

ہونا چاہیئے۔ اور جاننا چاہیئے کہ خانہ کعبہ اور مقام ابراہیمؑ کے درمیان کی مسافت تقریباً ساڑھے چھبیس ہاتھ (ذراع) ہے۔ اتنی ہی مسافت خانہ کعبہ کے چاروں طرف ملاحظہ کرکے اس حد کے اندر طواف کرے۔ پس اگر اس مقدار مذکورہ سے زیادہ حالت طواف میں دور ہوجائے گا تو جتنا دور رہا ہے اتنا طواف باطل ہوگا۔ اور مقدار مذکورہ سے حجر اسمٰعیلؑ علی الاحوط بنا بر اظہر تقریباً بیس ہاتھ (ذراع) ہے۔ پس حجر مذکور کی طرف سے محل طواف چھ ہاتھ اور کچھ کرے زیادہ نہیں۔ لہٰذا اگر اس مقدار سے زیادہ حجر اسمٰعیلؑ سے دور ہوجائے گا تو یہ حصہ طواف میں محسوب نہ ہوگا۔ اور بنا بر احتیاط واجب طواف کے اس چکر کو دوبارہ بجالائے۔

ششم طواف کرنے والے کا خانہ کعبہ سے اور جو کچھ کہ خانہ کعبہ میں محسوب ہے اس سے باہر نکل جانا۔ وہ صفہ کو چک ہے اطراف خانہ کعبہ جو "شاذ روان" کے نام سے موسوم ہے۔ پس اگر بعض حالتوں میں طواف کرنے والا اس رستے پر چلا جائے تو اس کا یہ حصہ طواف باطل ہے۔ اور اس کا اعادہ لازم ہے۔ اسی طرح اگر طواف کرتے وقت حجر اسمٰعیلؑ کی دیوار کے اوپر چلنے لگے بلکہ بنا بر احوط چکر لگانے کی حالت میں رکن وغیرہ کو ملنے کی غرض سے اپنا ہاتھ بھی شاذ روان کی طرف سے خانہ کعبہ کی دیوار تک نہ لے جائے اور اسی طرح اپنا ہاتھ حجر اسود کی دیوار کے اوپر بھی نہ رکھے۔

ہفتم طواف میں سات دور (چکر) لگانا نہ کم نہ زیادہ۔ پس اگر کوئی شخص عمداً چکر کم یا زیادہ لگائے تو اس کا طواف باطل ہوگا۔ اور اسے نئے سرے سے طواف شروع کرنا ہوگا۔

مسئلہ نمبر ا اگر کوئی شخص بھول کر طواف واجب میں سات چکروں سے کچھ زیادہ کر دے تو اس کا آٹھواں چکر پورا کرنے سے پہلے اگر اسے یاد آجائے تو اسے وہیں قطع کر دے۔ اس کا طواف صحیح ہوگا۔ اور اگر آٹھویں چکر پر پہنچنے پر یاد آجائے تو اسے اختیار ہے کہ اس زیادتی کو شمار نہ کرے اور اس طواف کو تمام کرے طواف صحیح ہو جائے گا۔ پہلے سات چکر واجب ہو جائیں گے دوسرے سات چکر مستحب ہوں گے

اور احوط اتمام ہے۔ اور اس کے بعد چار رکعت نماز بجالائے۔ دو رکعت تو طواف واجب قبل از سعی کے لئے اور دوسری دو رکعت طواف مستحب بعد از سعی کے لئے۔

مسئلہ نمبر ۲ اگر طواف کرنے والے شخص کو طواف کے چکروں کی تعداد میں شک ہو جائے پس اگر طواف سے فارغ ہونے کے بعد شک ہو تو یہ شک معتبر نہیں اور اگر اثنائے طواف میں شک تمام و زیادہ کے مابین ہو جائے۔ مثلاً آخر چکر میں شک ہو جائے کہ وہ چکر ساتواں ہے یا آٹھواں۔ تو اس شک کا بھی اعتبار نہیں طواف اس کا صحیح ہوگا اور اگر شک تمام و زیادہ کے مابین نہ ہو بلکہ چکروں کے عدد میں کمی کا احتمال ہو۔ تو طواف باطل ہوگا۔ مثلاً آخر چکر میں شک ہو جائے کہ یہ چکر چھٹا ہے یا ساتواں۔ اور یا کہ چھٹا ہے یا آٹھواں۔ اور یا کہ چھٹا ہے یا ساتواں یا آٹھواں یا چکروں کے دوران میں شک ہو جائے کہ آیا وہ ساتواں ہے یا آٹھواں۔ تو اس کا طواف باطل ہوگا۔ اسے چاہیئے کہ نئے سرے سے طواف شروع کرے۔ اگرچہ احوط یہ ہے کہ کم پر بنا کر کے طواف کو پورا کرے اور دوبارہ طواف بھی بجالائے۔

مسئلہ نمبر ۳ اگر قطع طواف عذر کی بنا پر ہو۔ مثلاً بیماری یا حیض یا حدث بصورت اختیاری۔ پس اگر طواف کے چار چکر لگا چکا ہو تو اس کا طواف اس مقدار تک صحیح ہے۔ اور عذر کے برطرف ہونے کے بعد اعادہ طواف لازم نہیں بلکہ جہاں سے طواف قطع کیا تھا۔ وہاں سے طواف کو پورا کرے۔ اور اگر نصف (جو ساڑھے تین چکر ہوتے ہیں) تک نہ پہنچا ہو۔ تو طواف باطل ہوگا۔ اور زوال عذر کے بعد دوبارہ طواف بجالائے۔ اور اگر نصف سے زیادہ طواف ہو گیا ہو۔ اور چار چکر تک نہ پہنچا ہو تو بنا بر احتیاط واجب عذر کے زائل ہونے کے بعد باقی ماندہ چکر اس جگہ سے جہاں وہ قطع ہوا تھا پورا کرے۔ اور دو رکعت نماز طواف بجالائے اور اس کے بعد دوبارہ طواف کرے اور دو رکعت نماز بھی پڑھے۔

نماز طواف

طواف عمرہ بلکہ مطلق طواف واجب کے بعد دو رکعت نماز طواف مثل نماز صبح کے

پڑھنا واجب ہے جو مقام حضرت ابراہیمؑ کے نزدیک بجالائے اور بنا بر احوط فوراً طواف کے بعد اس نماز کو ادا کرے اور اقوی یہ ہے کہ اُس پتھر کے پیچھے نماز پڑھے جس پتھر کے سامنے حضرت ابراہیم علیہ السّلام کھڑے ہوئے تھے ۔ اور جس پر آں حضرتؑ کا نشانِ قدم ہے اور اگر کثرتِ اژدحام کی وجہ سے مقامِ ابراہیم علیہ السّلام کی پشت پر کھڑا نہ ہو سکے تو پھر اس مقام کے دونوں طرف نزدیک کسی جگہ کھڑا ہو کر پڑھے ۔ اور اگر یہ بھی ممکن ہو تو پھر جتنا قریب ہو سکے ۔ مقامِ ابراہیمؑ کی پشت یا اُس کے دونوں طرف کے قریب تر کھڑا ہو کر بجا لائے ۔ اور اولیٰ و احوط اعادۂ نماز ہے ۔ بشرطیکہ پشتِ مقامِ ابراہیم میں تمکّن حاصل ہو جائے ۔

رہا طوافِ مستحب تو اُس کی نماز مسجد الحرام کے سب مقامات اختیار میں ادا کی جا سکتی ہے ۔

مسئلہ نمبر ۱ اگر کوئی شخص طواف کی نماز پڑھنی بھول جائے تو جب بھی یاد آئے مقامِ ابراہیمؑ کی پشت پر (جیسا کہ ذکر ہو چکا) جا کر ادا کرے ۔ اور اگر ممکن نہ ہو تو پھر مسجد الحرام میں کسی جگہ جس قدر کہ مقامِ ابراہیم کے زیادہ سے زیادہ قریب ہو سکے نماز بجالائے لیکن بھولی ہوئی نماز کو دوبارہ بجالانے کے بعد سعی وغیرہ کا اعادہ لازم نہیں اگرچہ احوط اعادہ ہے ۔

مسئلہ نمبر ۲ اگر کوئی شخص نمازِ طواف پڑھنی بھول جائے اور اس کے لئے پھر مسجد الحرام میں واپس جانا بھی دشوار ہو تو اُسے چاہیے کہ ہر اس مقام پر جو اوپر مذکور ہو چکا نماز بجالائے ۔ اگرچہ وہ کسی دوسرے شہر میں بھی جا چکا ہو ۔ اور بنا بر احوط اگر حرم میں دوبارہ آنا اس کے لئے دشوار نہ ہو تو نماز وہیں پر آ کر ادا کرے اور احوط ہے کہ مسجد الحرام میں واپس نہ آنے کے عذر کی صورت میں ایک نائب بھی مقرر کرے کہ وہ مقام ابراہیمؑ میں اُس کی طرف سے نماز طواف بجالائے اور اگر فراموش شدہ نماز کے ادا کرنے سے قبل وہ مرجائے تو اس کے ولی (خلفِ اکبر) پر اُس کی قضا واجب ہے ۔

سعی کے احکام

نماز طواف کے بعد سعی کرنا واجب ہے (یعنی صفا و مروہ کے درمیان جو مقام مسجد کے نزدیک دو معیّن مقام ہیں آمد و رفت کرے۔ اس طرح کہ صفا و مروہ کے مابین تمام مسافت کو سعی میں داخل قرار دے اور مسافت میں کوئی جز باقی نہ رہ جائے کہ جس کی سعی نہ کی ہو۔ اگرچہ مسافت کم ہو۔ اور طواف کی طرح سعی بھی ایک رکن ہے۔ اور اسے عمداً یا سہواً ترک کرنے کا وہی حکم ہے جو طواف میں بیان ہو چکا۔

مسئلہ نمبر ۱ سعی میں حدث و خبث سے طہارت اور ستر عورت بھی معتبر نہیں ہے لیکن حدث و خبث سے طہارت کا لحاظ احوط ہے۔

مسئلہ نمبر ۲ واجب ہے کہ طواف و نماز کے بعد سعی کو شروع کرے اور اگر بھول جائے اور طواف پر سعی کو مقدم کرے تو طواف کے بعد سعی کا اعادہ احوط ہے اور یہی حکم ہے۔ اس شخص کے لئے جو جاہل مسئلہ ہو۔

مسئلہ نمبر ۳ واجب ہے کہ صفا کے اوّل حصہ سے ابتداء کرے اور احوط استحبابی یہ ہے کہ صفا سے چار درجہ اُوپر جائے اور نیّت کرے اور نیچے اُترنے تک اس نیّت پر باقی رہے۔ نیّت اس طرح کرے کہ سات مرتبہ سعی کرتا ہوں صفا و مروہ کے درمیان فرض عمرہ تمتع میں خداوند عالم کے فرمان کی اطاعت کے لئے۔ پس وہاں سے پیدل یا کسی حیوان پر سوار ہو کر یا آدمی کے کندھے پر مروہ تک جائے اور یہ ایک پھیرا محسوب ہوگا۔ اور بنا بر احوط استحبابی مروہ کے تمام درجوں کے اُوپر تک جائے اور وہاں سے پھر واپس آئے۔ اس طرح کہ صفا سے ابتداء کر کے صفا پر پہنچ کر مروہ پر ختم کرے۔ پس ایک دفعہ جانا اور ایک دفعہ واپس آنا دو پھیرے شمار ہو جائیں گے اور ساتواں پھیرا مروہ پر ختم ہوگا۔

مسئلہ نمبر ۴ واجب ہے کہ متعارف راستہ سے آئے اور جائے پس اگر مسجد الحرام میں سے گذر کر یا سوق اللّیل کی طرف سے مثلاً مروہ جائے یا صفا آئے تو سعی باطل ہو جائے گی۔

مسئلہ نمبر ۵ واجب ہے کہ جانے کے وقت مروہ کی طرف اور واپس آنے کے وقت صفا کی طرف منہ ہو۔ پس اگر جاتے وقت منہ صفا کی طرف اور واپس آتے وقت منہ مروہ کی طرف ہو تو سعی باطل ہوگی لیکن دائیں بائیں کنکھیوں سے دیکھنا یا پشت کی طرف دیکھنا کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ نمبر ۶ صفا یا مروہ پر ستانے کے لئے بیٹھ جانا جائز ہے لیکن زیادہ دیر تک نہ بیٹھے کہ جس کی وجہ سے سعی میں موالات قائم نہ رہے اور بغیر کسی عذر کے صفا و مروہ کے درمیان کسی جگہ نہ بیٹھنا احوط ہے۔

مسئلہ نمبر ۷ رفع تکان یا گرمی یا کسی دیگر عذر کی وجہ سے سعی میں تاخیر کرنا جائز ہے۔ اور دوسرے دن تک تاخیر کرنا جائز نہیں۔ البتہ اگر اضطراری صورت ہو۔ تو جائز ہے۔ اور رات تک سعی میں تاخیر بنا بر اقویٰ جائز ہے۔ لیکن احوط ہے کہ اگر کوئی عذر نہ ہو تو رات تک بھی تاخیر نہ کرے۔

مسئلہ نمبر ۸ سعی میں سات پھیروں سے عمداً زیادہ کرنا مبطل سعی ہے۔

مسئلہ نمبر ۹ اگر بھول کر یا از روئے جہالت سات پھیروں سے زیادہ سعی کی تو صحیح ہے۔ اگر ایک پھیرا پر پہنچ گیا ہو تو باقی چھ پھیرے بہ نیت استحباب بجا لائے کہ پہلے سات پھیرے واجب اور دوسرے سات پھیرے مستحب ہو جائیں گے جیسا کہ طواف میں بیان ہو چکا۔

مسئلہ نمبر ۱۰ اگر بھول کر سات سے کم پھیرے بجا لائے تو واجب ہے کہ اُسے جب بھی یاد آجائے باقی ماندہ سعی پوری کرے۔ اور اگر مکہ معظمہ سے باہر چلا گیا ہو تو وہ دوبارہ واپس آئے اور سعی بجا لائے۔ اگرچہ وہ اپنے وطن بھی پہنچ چکا ہو۔ اور اگر اس کی مراجعت ممکن نہ ہو تو نائب کرے جو اس کی طرف سے سعی کرے۔ اور اگر سعی پوری نہ کرے تو جو چیزیں احرام کے باندھنے کی وجہ سے اس پر حرام ہو چکی ہیں وہ حلال نہ ہوں گی ۔ اور چار پھیرے پورے نہ ہونے کی صورت میں احوط یہ ہے کہ دوبارہ نئے سرے سے سعی بجا لائے۔

مسئلہ نمبر ۱۱ اگر پھیروں کی تعداد میں شک اُس وقت ہو جبکہ وہ سعی ختم کر کے آگیا ہو۔ تو اس شک کا اعتبار نہیں۔

مسئلہ نمبر ۱۲ اسی طرح اگر تمام وزیادہ میں شک ہو تو اس شک کی بھی پرواہ نہ کرے اور اگر پھیروں میں کمی کا احتمال ہو تو اس کی سعی مطلقاً باطل ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۳ اگر غصب شدہ حیوان پر سوار ہو کر یا غصبی لباس یا غصبی نعلین کے ساتھ سعی کرے تو اُس کی سعی باطل ہے۔ اور اسی طرح کسی غصبی چیز کو اپنے ساتھ رکھنا بھی سعی کو باطل کرتا ہے۔

تقصیر کا بیان

سعی سے فراغت کے بعد تقصیر واجب ہے۔ یعنی کچھ ناخن، کچھ مونچھوں یا داڑھی کے بال یا سر کے بال یا ابروؤں کے بال کاٹنا ہے اور نیت اس طرح کرے کہ میں تقصیر کرتا ہوں واسطے مُحِل ہونے عمرۂ تمتع کے حجۃ الاسلام میں فرض ہے۔ خداوند عالم کی فرمانبرداری اطاعت کے لئے تقصیر عمرہ تمتع میں سر منڈوانا کافی نہیں ہے بلکہ حرام ہے۔ اور اُس پر تمام سر منڈوا دینے کا کفارہ ایک گوسفند لازم ہے۔ اور سر کے کسی حصہ کے بال بھی منڈوانا جائز نہیں لیکن کفارہ نہیں۔

مسئلہ نمبر ۱ احرام حج باندھنے کے بعد اگر وہ عمل تقصیر بجالانا بھول جائے تو اس کا عمرہ صحیح ہوگا۔ لیکن اُسے بنا بر احوط ایک گوسفند کفارہ دینا ہوگا۔ اور اگر وہ حکمِ شریعت سے جاہل تھا تو اُس کا عمرہ باطل ہوگا۔ اور اُس کا حج بدل جائے گا، حج افراد میں اور بنا بر احوط اگلے سال دوبارہ حج کرنا بھی ہوگا۔

مسئلہ نمبر ۲ شخص مُحرم اگر چاہتا ہو کہ وہ تمام چیزیں جو اس پر احرام باندھنے کے بعد حرام ہوگئی تھیں۔ بغیر سر منڈوا دینے کے اُس پر حلال ہو جائیں تو تقاضائے احتیاط یہ ہے کہ وہ تقصیر کے بعد طواف نسا اور اُس کی نماز بھی بہ نیت رجاء بجالائے۔

مسئلہ نمبر ۳ اگر کسی شخص مکلف کے لئے یہ ممکن نہ ہو کہ وہ مکہ معظمہ میں پہنچے۔ تنگی وقت کی وجہ سے یا عورت کو حیض آنے کے باعث کہ پاک ہونے تک طواف کرنے کے لئے منتظر رہے۔ عمرہ تمتع کے اعمال بجالانے میں اتنی دیر ہو جائے کہ وہ عرفات و مشعر الحرام میں وقت پر نہ پہنچ سکے تو ایسے شخص کو چاہیئے کہ حج تمتع کو حج افراد میں تبدیل کر دے اور حج افراد کا طریقہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص کسی عذر کی بنا پر میقات سے احرام باندھ کر نہ آیا ہو تو اُسے حج افراد کی نیّت سے مکہ معظمہ سے احرام باندھ لینا چاہیئے اور اگر وہ عمرہ و حج تمتع کے لئے احرام باندھ چکا ہو تو عمرہ تمتع کی نیّت کو حج افراد کی نیّت میں بدل لے اور عرفات چلا جائے۔ اور ذی الحجہ کی نویں تاریخ ظہر کے بعد تک وہاں وقوف کرے اور پھر مغرب کے بعد مشعر الحرام کی طرف کوچ کرے۔ اور وہاں رات بسر کر کے سورج نکلنے سے پہلے پہلے منیٰ چلا جائے اور عید کے دن منیٰ میں جمرہ عقبیٰ کو کنکریاں مار کر اپنا سر منڈوائے لیکن حج افراد کے لئے قربانی واجب نہیں۔ سر منڈوانے کے بعد اُس دن یا دوسرے روز مکہ معظمہ واپس آجائے۔ طوافِ حج واجب بجالائے اور اس کے بعد دو رکعت نماز طواف پڑھے۔ اور پھر صفا و مروہ کے مابین سعی کرے۔ اور سعی کے بعد طوافِ نساء بجالا کر دو رکعت نماز طواف مذکور پڑھے اور منیٰ میں واپس آجائے اور گیارھویں اور بارہویں تاریخ کی رات تک وہیں رہے اور گیارہویں اور بارہویں تاریخ کے دن میں تین جمروں کو پتھر مارے اور بعض حاجیوں کو تیرھویں کی رات کو بھی وہیں رہنا اور اس تاریخ کے دن میں تین جمروں کو بھی پتھر مارنا ہوگا (جیسا کہ حج تمتع کے بیان میں مفصّل ذکر ہو چکا ہے) اور اس کے بعد حج مکمل ہو جائے گا پھر وہ حرم مکہ سے باہر نکل کر عمرہ مفردہ کی نیّت سے احرام باندھے۔ مکہ معظمہ واپس آئے طواف کرے سعی بجالائے اور طوافِ نساء کرے اور عملِ تقصیر بجالائے۔

مسئلہ نمبر ۴ اگر کوئی شخص جان بوجھ کر عمرہ تمتع کو باطل کر دے۔ اور دوبارہ عمرہ تمتع بجالانے کا وقت باقی نہ رہے تو بظاہر اس کا حج حج افراد ہو جائے گا۔ اور اس کے اعمال بجالانے کے بعد عمرہ مفردہ بجالائے لیکن ایسے شخص کا حج تمتع سے بری الذمہ ہونا محلِّ تامل ہے (یعنی اگلے سال ایک سالم حج تمتع بھی بجالائے)۔

احکامِ حج تمتع

اعمالِ عمرہ سے فارغ ہونے کے بعد مکلّف پر حج تمتع حجۃ الاسلام کے لئے احرام باندھنا واجب ہے۔ اور اس کا وقت وسیع ہے۔ اگرچہ روز ترویہ (آٹھویں ذوالحجہ) اس سے پہلے مکہ معظمہ سے باہر نہ جانا احوط ہے۔ اس کی کیفیت اور حالتِ احرام میں تروکِ واجبہ وہی ہیں جو احرامِ عمرہ میں مذکور ہوئے اور احرامِ حج مکہ معظمہ کی جس جگہ سے چاہے باندھ سکتا ہے اگرچہ مسجد الحرام میں مقامِ ابراہیمؑ یا حجرِ اسمٰعیلؑ سے احرام باندھنا مستحب ہے۔

مسئلہ نمبر ۱ اگر کوئی شخص مکہ معظمہ سے احرام باندھنا بھول جائے یہاں تک کہ وہ منیٰ یا عرفات میں پہنچ جائے تو اُسے مراجعت لازم ہے۔ اور اگر تنگی وقت یا کسی اور عذر کی وجہ سے یہ ممکن نہ ہو تو پھر وہ جہاں پر ہے وہیں سے احرام باندھے اور اگر افعالِ حج ختم کر چکنے کے بعد معلوم ہو کہ اُس نے حج کا احرام نہیں باندھا تو بظاہر اس کا حج صحیح ہے اگرچہ عرفات یا مشعر الحرام میں ٹھہرنے کا وقت گذر جانے کے بعد یا حج کے اعمال ختم کر چکنے سے قبل یاد آجانے کی صورت میں احوط ہے کہ اگلے سال حج بھی بجالائے۔ اور کوئی شخص عرفات یا مشعر الحرام میں وقوف کا وقت فوت ہو جانے تک عمداً احرامِ حج نہ باندھے تو اس کا حج باطل ہے۔

عرفات میں وقوف

عرفات میں وقوف (ٹھہرنا) واجب ہے۔ اور وہ ایک محدود مقام ہے جس کی حدیں معروف ہیں۔ اور وقوف سے مراد عرفات میں موجودگی ہے۔ خواہ سوار ہو خواہ پیادہ وساکن ہو یا متحرک۔ البتہ اگر تمام زمانِ وقوف میں سوتا رہا یا بے ہوش رہا تو اس کا وقوف باطل ہے اور بنا بر احوط واجب ہے کہ وہاں زوالِ آفتاب سے لے کر غروبِ شرعی تک موجود رہے۔ اور اس مقام میں مثلاً وقتِ عصر میں حاضر ہونا کافی نہیں ہے اور واجب ہے کہ نیت وقوف اس طرح کرے کہ میں عرفات میں آج کے ظہر کے وقت سے غروب

شرعی تک حجۃ الاسلام کے حج تمتع کے لئے خداوند عالم کے فرمان کی اطاعت کے لئے ٹھہر رہا ہوں۔

مسئلہ نمبر ۱ تمام وقت معیّنہ میں عرفات میں ٹھہرنا رکن نہیں ہے۔ پس اگر اس کے بعض اجزاء ترک کرنے کی وجہ سے یہ ترک ہوجائے مثلاً اگر زوال ہونے کے بعد سے تھوڑا حصہ وقوف نہ کرے تو اس کا حج صحیح ہوجائے گا۔ اگرچہ گنہ گار ہوگا لیکن وقوف کا صرف مسمّیٰ رکن ہے۔ اور اس کا ترک موجب بطلانِ حج تمتع ہے۔ اور بھول کر وقوفِ عرفات ترک کرنے سے حج باطل نہ ہوگا مگر مشعر الحرام میں وقوف بھی اگر سہواً ترک کردے (تو حج باطل ہوگا)۔

مسئلہ نمبر ۲ اگر ظہر کے وقت سے عرفات میں اتنی تاخیر ہوجائے کہ وہ وقت ظہر سے کچھ وقت گذر جانے کے بعد عرفات میں حاضر ہو۔ پس جیساکہ اوپر بیان ہوچکا۔ زوالِ آفتاب سے غروبِ شرعی تک وقوف واجب ہے۔ یہ شخص گنہ گار ہوگا اگرچہ اُس کا وقوف صحیح ہے۔ اور کفارہ بھی لازم ہے۔

مسئلہ نمبر ۳ اگر کوئی شخص غروبِ شرعی سے قبل عرفات سے عمداً کوچ کرے اور اس کی حدود سے باہر آجائے۔ پس اگر نادم ہوکر آجائے۔ اور وہاں غروبِ آفتاب تک رہے تو بنابر احوط استحبابی کفارہ دے۔ اور اگر واپس نہ آئے تو اس پر ایک اُونٹ قربان کرنا واجب ہوگا۔ اور وہ راہِ خدا میں بروز عید نحر کرے اور اگر اس پر قادر نہ ہو تو پھر پے در پے اٹھارہ روزے رکھے۔ اور اگر سہواً عرفات سے باہر چلا جائے تو یاد آنے پر واپس آجائے۔ اور اگر واپس نہ آئے گا۔ تو از روئے معصیت ظاہراً حکمِ عامد میں داخل ہوگا لیکن وجوبِ کفارہ محلِّ تامل ہے اگرچہ احوط ہے اور اگر اُسے غروب تک پتہ نہ چل سکے تو اس پر کوئی شئے واجب نہیں اور جاہل مسئلہ کے لئے وہی حکم ہے جو بھول جانے والے شخص کے لئے ہے۔

مسئلہ نمبر ۴ اگر کوئی شخص مدّتِ مذکورہ کا کوئی حصّہ بھی عمداً عرفات میں بسر نہ کرے تو اس کا حج باطل ہوگا اور اس کا شب عید دوبارہ عرفات میں وقوف

کرنا کفایت نہ کرے گا۔ یہ وقوف عرفہ میں وقوفِ اضطراری ہے۔ اگرچہ یہ دوبارہ وقوف اس شخص کے لئے کافی ہوگا جس نے بھول کر ایسا کیا ہو۔

مسئلہ نمبر ۵ اگر کوئی شخص کسی عذر کی وجہ سے مثلاً بھول کر یا وقت کی تنگی وغیرہ سے مدّت مذکور کے کسی حصہ میں بھی عرفات میں نہ جا سکے تو اس کے لئے کافی ہوگا کہ وہ شب عید میں رات کا کچھ حصہ چاہے کتنا ہی کم ہو عرفات میں وقوف کرے اور اس مدّت وقت کو وقتِ اضطراری عرفہ کہتے ہیں۔ اور اگر عید کی رات بھی عمداً عرفات میں نہ ٹھہرے اگرچہ وہ مسجد الحرام میں اگر ٹھہر چکا ہو تو اس کا حج باطل ہوگا۔

مسئلہ نمبر ۶ اگر کسی شخص کو وقتِ اختیاری و اضطراری ہیں عرفات میں وقوف کرنا بھول جائے۔ یا کسی دیگر عذر کی وجہ سے (لیکن نسیاناً نہیں) وقوف نہ کر سکے تو اس کے حج کی صحت کے لئے یہ کافی ہوگا کہ وہ زمانِ اختیاری میں مشعر الحرام میں وقوف کرے۔

مسئلہ نمبر ۷ اگر سنّیوں کے قاضی کے نزدیک ذی الحجہ کا چاند ثابت ہو جائے اور پہلی تاریخ ہونے کا حکم بھی کر دے۔ لیکن شیعوں کے نزدیک رویت شرعاً ثابت نہ ہو تو اس صورت میں اگر تقیّہ کی رُو سے سنّی قاضی کے حکم پر عمل کرنا پڑ جائے تو حج صحیح اور جائز ہوگا۔ اگرچہ ان کو علم بھی ہو کہ اس قاضی کا حکم واقع کے خلاف ہے (یعنی رویت ہلال ثابت نہیں)۔

مشعر الحرام میں وقوف

جب شب عید قربان عرفات سے کوچ کر کے مشعر الحرام میں پہنچے تو بنا بر احوط وہاں رات سے صبح تک رہے اور نیّت اس طرح کرے کہ میں آج کی رات صبح تک مشعر الحرام میں رضائے الٰہی کے لئے رہوں گا۔ اور جب طلوعِ فجر ہو تو وقوف کی نیّت کرے کہ میں مشعر الحرام میں طلوعِ آفتاب تک حجۃ الاسلام کے حج تمتع کے لئے بر نیّت وجوب یعنی واجب قربۃً الی اللہ رہوں گا۔ اور بنا بر اشہر و احوط طلوعِ آفتاب تک

وہاں رہنا واجب ہے۔ یا ایسے وقت میں کوچ کرے کہ سورج نکلنے سے پہلے وادیٔ محسّر سے آگے نہ نکل جائے۔ پس اگر عمداً طلوعِ آفتاب سے پہلے مشعر سے باہر آجائے۔ اور وادیٔ محسّر سے سورج نکلنے سے پہلے آگے نکل جائے تو بنا بر احتیاط گنہگار ہوگا۔

مسئلہ نمبر ۱ مشعر میں وقوف کا مسمّیٰ رکن ہے۔ پس اگر کوئی شخص جان بوجھ کر اسے ترک کرے تو اُس کا حج باطل ہے۔ لیکن وقوفِ مشعر کبھی ساقط ہو جاتا ہے اُس شخص کے حق میں جو رات کو وہاں وقوف کے قصد سے آگیا ہو۔ اور اس کے لئے طلوعِ فجر کے بعد تک وہاں رہنا دشوار ہو۔ مثلاً عورتیں۔ بوڑھے مرد اور بیمار اشخاص جو لوگوں کے اژدہام کی وجہ سے سخت تکلیف میں مبتلا ہو جائیں۔ اور جس شخص کو ضروری و فوری کام درپیش ہو تو اس کے لئے جائز ہے کہ طلوعِ فجر سے قبل ہی وہاں سے باہر نکل کر منیٰ کی طرف آجائے۔

مسئلہ نمبر ۲ جس شخص نے وقتِ مذکورہ کا درک نہ کیا تو اُس کے طلوعِ آفتاب سے قبل زوال تک کے مابین زمانہ میں وہاں رہنا کافی ہوگا۔ وقوفِ مشعر کے تین وقت ہیں۔ ایک تو شبِ عید میں اُس شخص کے لئے جس کے لئے طلوعِ فجر کے بعد مشعر میں رہنا ممکن نہ ہو۔ اور دوسرا وقت طلوعِ فجر و طلوعِ آفتاب کے مابین اور تیسرا وقت طلوعِ آفتاب سے زوالِ آفتاب تک۔

مسئلہ نمبر ۳ عرفات میں وقوف اور مشعر الحرام میں وقوف ہر دو کے لئے ایک ایک وقت اختیاری اور ایک ایک وقت اضطراری ہے۔ پس اگر مکلف نے دو موقف یا وقتِ اختیاری یا اضطراری میں سے کوئی وقت پالیا تو اس کا حج صحیح ہے) اور ان میں سے کسی ایک وقت کا نہ پانا نو قسم کا ہے۔ اور اگر دیکھا جائے تو اضطراری مشعر کی دو قسمیں ہیں صبح و شام بارہ قسم پر منقسم ہے۔ اول جس نے مشعر الحرام اور عرفات دونوں کے اختیاری وقوف کو پالیا تو اس کا حج صحیح ہے۔ دوم جس نے مشعر اور عرفات کے نہ اختیاری اور نہ ہی اضطراری وقوف کو پایا تو اس کا حج باطل ہے۔ پس اسے چاہیئے کہ اسے احرام عمرہ مفردہ میں بدل دے اور اس کے تمام اعمال یعنی طواف

نماز طواف، سعی تقصیر، طواف نساء اور اس کی نماز بجا لائے اور اس کے بعد احرام سے باہر ہو جائے گا اور اگر اس کے ہمراہ گوسفند ہو تو اس کو بھی راہِ خدا میں قربان کر دے اور مستحب ہے کہ وہ حاجیوں کے ساتھ منیٰ میں ٹھہرا رہے اور جب مکہ جائے تو افعالِ عمرہ بجا لائے اور آئندہ سال حج بھی کرے۔ اگر اس کے بارہ میں وجوب حج کی مقررہ شرائط پوری ہو جائیں یا اگر وہ سالہائے ماسبق میں مستطیع ہو گیا ہو۔ اور تنگیٔ وقت کی وجہ سے عرفات اور مشعر الحرام کا وقوف اُس سے فوت ہو گیا ہو جس میں اس کی کوتاہی نہ پائی جائے (بلکہ ایسا اتفاقاً ہو گیا ہو) تو اُس پر اگلے سال حج مطلقاً واجب ہے۔

سوم۔ جس نے عرفہ کو اختیاراً اور اضطراراً پا لیا ہو۔

چہارم۔ اس کے برعکس صورت ہاں ہر دو صورت میں حج صحیح ہے۔

پنجم۔ جس نے عرفات اور مشعر کے ہر دو وقوفِ اضطراری کو پا لیا تو اس کے حج کی صحت میں تامل ہے۔ اور بنا بر اقویٰ حج صحیح ہے۔

ششم۔ جس نے فقط مشعر الحرام کا اضطراری وقوف پایا ہو تو اس صورت میں بنا بر اقویٰ و اشہر اس کا حج باطل ہے۔

ہفتم۔ جس نے فقط عرفات کا اختیاری وقوف پایا ہو تو اس صورت میں حج کا صحیح ہونا بعید نہیں۔ بشرطیکہ اگر منیٰ کی طرف جانے کے وقت اس نے مشعر سے بوقتِ شب کوچ کیا ہو۔ اور اگر روزِ عید کے ختم ہونے کے بعد تک اُس نے باقی ماندہ وقت عرفات میں گذارا ہو۔ اور اس کے بعد مشعر سے کوچ کیا ہو تو اُس کے حج کے صحیح ہونے میں اشکال ہے

ہشتم۔ جس نے صرف مشعر الحرام کا اختیاری وقوف پا لیا ہو تو اُس کا حج بلا اشکال صحیح ہے۔

نہم۔ جس نے صرف عرفات کا اضطراری وقوف پایا ہو تو اس صورت میں اس کا حج صحیح نہیں ہے۔

واجباتِ منیٰ

مشعر الحرام سے کوچ کرنے کے بعد عید کے روز مکلف پر منیٰ کی طرف بازگشت واجب ہے

اور اس میں تین امر واجب ہیں۔

امر اوّل رمی جمرۂ عقبہ یعنی سنگریزے مارنا جمرۂ عقبہ پر اور اس کا وقت عید قربان کے دن طلوعِ آفتاب سے غروبِ آفتاب تک ہے۔ اور اگر کوئی بھول جائے تو تیرہ تاریخ تک بھی سنگریزے مار سکتا ہے۔ اور اگر یاد ہی نہ آئے تو سال آیندہ خود یا اُس کا نائب بجا لائے اور شرط یہ ہے کہ ان سنگریزوں پر اسم سنگ (پتھر) صادق آتا ہو۔ اور انہیں حرم سے چُنا ہو یا جہاں سے بھی لئے ہوں۔ خوب ہے۔ اگرچہ مستحب ہے کہ رات کو مشعر سے ان سنگریزوں کو اُٹھایا ہو۔ اور پہلے پہل ہی اٹھایا ہو یعنی رمیٔ جمرات کے کام میں پہلے سے نہ لائے گئے ہوں۔

واجبات رمی الجمرات

۱۔ نیت کرے کریں سات سنگریزے حج تمتع حجۃ الاسلام میں جمرہ عقبہ پر مارتا ہوں واجب قربۃً الی اللہ۔

۲۔ ان کو پھینکنا۔ پس اگر سنگریزوں کو جمرہ پر رکھ دے کہ ان کا مارنا صادق نہ آئے تو جائز نہ ہوگا۔

۳۔ سنگریزے مارنے کی غرض یہی ہے کہ جمرہ کو جا کر لگیں۔ پس اگر کسی دیگر جگہ پر لگ کر جمرہ پر جا پڑیں یا کسی دوسرے آدمی یا حیوان کے واسطے سے جمرہ تک پہنچیں تو یہ جائز نہ ہوگا اور اگر پہنچنا مشکوک سمجھے تو نہ پہنچنے میں شمار کرے۔

۴۔ جو سنگریزے پھینکے وہ سات عدد سے کم نہ ہوں۔

۵۔ ساتوں سنگریزے ایک ہی دفعہ نہ پھینک دے اگرچہ وہ لگنے میں ایک دوسرے کے پیچھے جا کر لگیں (تو بھی صحیح نہیں ہے) بلکہ واجب ہے کہ ایک دوسرے کے بعد پھینکے۔ اگرچہ وہ ایک دفعہ آ سے جا کر لگیں ۔۔ (تو پھر یہ صحیح ہے)۔

امرِ دوم

واجباتِ منیٰ۔ (قربانی) حج تمتع کرنے والے حاجی پر ایک ہدیٰ (قربانی کا جانور) کا ذبح کرنا واجب ہے۔ اور ایک ہدیٰ کئی حاجیوں کے لئے کفایت نہیں کرے گا۔

مسئلہ نمبر ۱ اگر قربانی کا جانور خریدنے کا مقدور نہ ہو تو دس دن روزے رکھے تین روزے حج میں رکھے اور سات روزے حج سے لوٹنے کے بعد۔

مسئلہ نمبر ۲ اگر قربانی کا جانور نہ مل سکے تو اس کی قیمت کسی شخص معتمد کے پاس رکھوا دے کہ بقیہ ماہ ذی الحجہ میں خرید کر کے ذبح کرے اور اگر اس سال صحیح و سالم جانور میسّر نہ ہو۔ اور ناقص جانور مل جائے تو اس کی قربانی بھی دے اور آئندہ سال صحیح و سالم جانور کی بھی قربانی دے۔ اور دس دن روزے بھی رکھے۔

مسئلہ نمبر ۳ اگر بروزِ عید جانور ذبح کرنا بھول جائے یا اُس روز کسی عذر کی وجہ سے ذبح نہ کر سکے تو "تاخیر ایامِ تشریق" تک بلکہ آخر ذی الحجہ تک جائز ہے۔

مسئلہ نمبر ۴ واجب ہے کہ قربانی کا جانور یا اونٹ ہو یا گائے یا گوسفند۔ اگر اونٹ ہو تو پورے پانچ سال کا اور چھٹے سال میں داخل ہو۔ مطلب یہ ہے کہ اس سے اُس کا سن کم نہ ہو۔ اور اگر گائے ہو تو بنا بر احوط دو سال کی ہو۔ اور تیسرے سال میں داخل ہو چکی ہو۔ اور گوسفند اگر بھیڑ ہو تو احوط ہے کہ ایک سال کی پوری ہو اور دوسرے سال میں داخل ہو چکی ہو۔ اور اگر بکری ہو تو بنا بر احوط دو سالہ ہو۔ اور تیسرا سال اس کو لگ چکا ہو۔

مسئلہ نمبر ۵ شرط یہ ہے کہ قربانی کا گوسفند صحیح الاعضاء اور سالم ہو پس۔ اندھا۔ لنگڑا اور بہت بوڑھا اور مریض جانور جائز نہیں۔ یہاں تک کہ اگر اس کا تھوڑا سا بھی کان کٹا ہوا ہو یا اُس کا سینگ ٹوٹا ہوا ہو یا کوئی اور نقص ہو تو بھی جائز نہیں۔ اور وہ لاغر بھی نہ ہو۔ اگر کان پھٹا ہوا ہو یا سوراخ دار ہو تو کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ نمبر ۶ اقویٰ ہے کہ قربانی کا حیوان بالکل سینگ کٹا، دُم بریدہ اور کان کٹا نہ ہو اور وہ اختہ نہ ہو۔ اور اس کے خصیے مسل نہ دیئے گئے ہوں بنا بر احوط

یعنی جس حیوان کے خصیوں کو کوٹ ڈالا ہو وہ جائز نہیں۔ اور بنا بر اظہر و اشہر خصّی نہ ہو اور وہ وہ بکرا ہے کہ جس کے خصیئے باہر نکال دیئے گئے ہوں۔

مسئلہ نمبر ۷ اگر کسی حیوان کو صحیح و سالم خیال کر کے خرید کیا۔ اور اُسے ذبح کیا مگر بعد میں معلوم ہوا کہ وہ عیب دار تھا تو جائز نہ ہوگا (یعنی دوبارہ قربانی دینی ہوگی)، اور اگر اُسے چاک و چوبند سمجھ کر ذبح کیا (اور بعد میں لاغر معلوم ہوا تو وہی کافی ہے

مسئلہ نمبر ۸ احوط یہ ہے کہ ذبیحہ میں سے کچھ کھائے اور کچھ ہدیہ اور کچھ صدقہ دے اور یہ بھی احوط ہے کہ صدقہ اور ہدیہ کی مقدار ذبیحہ کے تیسرے حصّہ سے کم نہ ہو۔

مسئلہ نمبر ۹ احوط ہے کہ صدقہ و ہدیہ مومنین کو دے۔ پس بنا بریں اُن لوگوں کو جو غالباً بلکہ دائماً اہل سوڈان سے ہیں۔ اور منیٰ میں قربانی کا گوشت لے جاتے ہیں۔ ذبیحہ کا گوشت دینا جائز نہیں۔ کیونکہ اُن کا ایمان اور اسلام معلوم نہیں پہلے تھوڑا سا گوشت اپنے لئے رکھ لے اور اس کے بعد اس کا تیسرا حصہ حاجیوں میں سے کسی فقیر مومن کو تصدق کرے اور ایک تیسرا حصّہ اپنے کسی برادرِ ایمانی کو ہدیہ دے اگرچہ اس وقت صدقہ و ہدیہ کا حصہ علیحدہ علیحدہ بھی نہ کیا ہو۔ اگر اہلِ سوڈان کو صدقہ دے دے تو بھی کوئی حرج نہیں۔ اگر اس احتیاط پر عمل کرنے سے پہلے وہ سوڈانی لوگ زبردستی یا چوری کر کے ذبیحہ لے جائیں تو قربانی کے جانور کا ذبح باطل ہو جائے گا لیکن دوبارہ قربانی دینی ضروری نہیں۔ البتہ اگر خود قربانی ان سوڈانیوں کے حوالہ کر دے تو پھر اسے بنا بر احوط فقراء کا حصّہ مہیا کر کے اُن کو دینا ہوگا۔

مسئلہ نمبر ۱۰ اگر کسی کو ناقص عیب دار قربانی کے جانور خریدنے کا بھی مقدور نہ ہو تو وہ دس روزے رکھے۔ تین روزے ماہ ذی الحجہ میں رکھے اور ساتویں سے نویں تاریخ تک روزے رکھنا افضل و احوط ہے۔ اور اگر ساتویں تاریخ روزہ نہ رکھ سکے تو پھر آٹھویں اور نویں تاریخ روزے رکھے۔ اور ایک روزہ منیٰ سے مراجعت کے بعد رکھے اور اگر آٹھویں تاریخ روزہ نہ رکھے تو نویں تاریخ بھی روزہ نہ رکھے بلکہ صبر کرے۔ اور

منیٰ سے واپس آجانے کے بعد تین روزے رکھے۔ اور مستحب ہے کہ روزے رکھنے میں جلدی کرے۔ باقی رہے سات روزے تو جب اپنے گھر پہنچ جائے تو یہ روزے رکھے اور اگر تین روزے رکھنے کے بعد صحیح و سالم قربانی کا جانور خریدنے پر قادر ہو جائے۔ تو بنا بر احوط استحبابی قربانی دے۔

(امر سوم) واجبات منیٰ (حلق یا تقصیر)

سر منڈوانا یا قدرے مونچھوں کے بال کتروانا اور ناخن کٹوانا مردوں کے لئے۔ اگرچہ اُس شخص کے لئے جس نے اپنے سر کے بالوں میں جوُں وغیرہ کے بچنے کے لئے شہد، یا اس قسم کی کوئی چیز لگائی ہوئی ہے یا جس نے اپنے بالوں کو اکٹھا کر کے اُن میں گرہ دی ہوئی ہے۔ اور اُن کو ایک جگہ بٹ کر جمع کر رکھا ہے بلکہ ہر اُس شخص کے لئے بھی کہ جس شخص کا پہلا حج ہے۔ بنا بر احوط اپنا سر منڈوالے اور تقصیر (قدرے بال کٹوانا) کافی نہ ہوگی۔ لیکن عورتوں اور خنثیٰ کے بارے میں تقصیر متعین ہے۔ اور سر منڈانا ان کے لئے جائز نہیں۔ نیت اس طرح کرے کہ میں سر منڈواتا ہوں یا بال کترواتا یا ناخن ترشواتا ہوں۔ فرض حج تمتع میں واجب قربۃً الی اللہ اور جب حاجی حلق یا تقصیر بجالائے تو جو چیزیں اس پر احرام باندھنے کے بعد حرام ہوگئی تھیں حلال ہو جائیں گی مگر عورت، شکار اور بوئے خوش حرام رہیں گی۔

مسئلہ نمبر ۱ سنگریزے پھینکنے اور ذبح کرنے اور سر منڈوانے میں بنا بر اشہر و احوط ترتیب لازم ہے۔ اور اگر کوئی اس کی خلاف ورزی کرے۔ اور دوسرے امر کو پہلے امر پر یا تیسرے امر کو دوسرے یا پہلے امر پر مقدم کرے۔ پس اگر یہ فراموشی کی بنا پر ہوئی ہے تو کوئی حرج نہیں۔ اور اگر عمداً ایسا کیا ہے تو گناہ کیا۔ اور اگر احتیاط ممکن ہو تو پھر نئے سرے سے ترتیب کے مطابق اعمال بجالائے۔ (یعنی پہلے رمی پھر ذبح پھر حلق) (یعنی سر منڈوانا)

مسئلہ نمبر ۲ اگر حلق یا تقصیر عید کے دن بھول جائے اور منیٰ سے باہر نکل آئے

تو واجب ہے کہ حلق (سر منڈوانے) کے لئے واپس آجائے اور اگر ممکن ہو تو ہر اس مقام پر جہاں یاد آئے سر منڈوائے اور اپنے بالوں کو اگر ممکن ہو تو منیٰ بھیج دے۔ اور بالوں کا منیٰ میں دفن کرنا احوط و اولیٰ ہے۔ اور ہر دو صورت میں اعادۂ طواف واجب ہے اگرچہ حلق سے پہلے طواف بجالاچکا ہو بلکہ اعادہ سعی بھی لازم ہے۔ اگرچہ یہ بھی بجالاچکا ہو۔

ادائے مناسک منیٰ کے بعد کے واجبات

مسئلہ نمبر ۱ تین مناسک منیٰ (رمی و ذبح اور حلق و تقصیر) کے بعد مکہ معظمہ میں مراجعت واجب ہے تاکہ طوافِ زیارت اس کی نماز اور سعی اور طواف نساء کرے ان کی نیت وہی ہے جو عمرہ تمتع کے بیان میں ذکر ہو چکی ہے۔

مسئلہ نمبر ۲ حج تمتع کرنے والے حاجی کے لئے گیارہویں تاریخ تک تاخیر کرنا جائز ہے بلکہ آخر ماہِ ذی الحجہ تک اس تاخیر کا جائز ہونا بعید نہیں۔ تمتع میں آخر ذی الحجہ تک اشکال سے خالی نہیں اگرچہ یہ صحیح و مجزی ہے۔

مسئلہ نمبر ۳ عرفات و مشعر و منیٰ میں جانے سے پہلے طواف و سعی کو مقدم کرنا جائز نہیں البتہ وہ شخص جو مکہ معظمہ میں واپس آکر ان اعمال کو نہ بجالا سکے مثلاً عورت کو گمان ہو کہ منیٰ سے واپس آنے پر اُسے حیض و نفاس ہو جائے گا یا کوئی بوڑھا آدمی جو کثرتِ مخلوق کی وجہ سے طواف بجالانے سے عاجز ہو تو ان صورتوں میں عرفات و مشعر و منیٰ میں وقوف سے پہلے وہ طواف و سعی بنا بر اظہر بجالا سکتا ہے۔

مسئلہ نمبر ۴ اگر کسی صاحبِ عذر کو یقین ہو کہ وہ منیٰ سے واپس آنے کے بعد مکہ معظمہ میں ماہ ذی الحجہ کے آخر تک بھی طواف و سعی نہیں بجا لا سکے گا تو اس کے لئے واجب ہے کہ عرفات و مشعر و منیٰ میں وقوف سے پہلے ان اعمال کو بجالائے لیکن احوط ہے کہ وہ اپنا نائب بھی کرے جو اس کی طرف سے طواف و سعی وغیرہ بجالائے۔

مسئلہ نمبر ۵۔ جب طواف زیارت نماز اور صفا و مروہ کے مابین سعی بجالاچکے

تو اس پر بوئے خوش جو حلق کے بعد بھی اس پر حرام تھی حلال ہو جائے گی۔ اور شکار و بیوی ابھی اس پر حرام رہے گی اور طواف نساء اور اس کی نماز بجالانے کے بعد بیوی اور شکار بھی حلال ہو جائیں گے۔ البتہ حرم کے حیوانات اور شکار ابھی اس پر حرام رہے گا۔

منیٰ میں شب ہائے تشریق کے احکام

جب عید کے دن حاجی طواف حج کے واسطے مکہ معظمہ جائے واجب ہے کہ منیٰ لوٹ آئے تاکہ گیارہویں اور بارہویں کی شب وہاں بسر کرے۔ اور واجب ہے کہ پہلی رات یعنی گیارہویں کی رات میں نیّت کرے۔

مسئلہ نمبر ۱ جس شخص نے حالت احرام میں بیوی یا شکار سے پرہیز نہیں کیا۔ اس پر واجب ہے کہ وہ منیٰ میں تیرھویں شب بھی بسر کرے اور تیرھویں تاریخ بھی رمی جمرات کرے اور جس شخص نے ان دو چیزوں سے اجتناب کیا ہو اس پر تیرہویں شب وہاں بسر کرنا لازم نہیں۔

مسئلہ نمبر ۲ جائز ہے کہ حاجی بارہویں تاریخ کو زوال آفتاب کے بعد کوچ کرے اور اگر اتفاقاً اس روز وہاں رہ جائے کہ رات داخل ہو جائے تو اُس پر وہ رات وہاں رہنا لازم ہے۔ اور اسی طرح اس رات کے اگلے دن یعنی تیرہویں تاریخ کو سنگریزے مارے۔

مسئلہ نمبر ۳ حدِ شب کہ جس کا منیٰ میں بسر کرنا لازم ہے آدھی رات تک ہے پس اگر آدھی رات کے بعد وہاں سے باہر چلا جائے تو کوئی عیب نہیں اور احوط ہے کہ طلوعِ فجر سے قبل مکہ معظمہ میں داخل نہ ہو۔

مسئلہ نمبر ۴ جو شخص منیٰ میں رات بسر کرنے کو ترک کرے تو اُس پر واجب ہے کہ ہر شب کے بدلے ایک گوسفند قربانی دے اور اگر بھول جائے یا مسئلہ سے ناواقفیت کی وجہ سے عمداً منیٰ میں شب باشی نہ کی ہو تو ایسے شخص کے لئے بھی واجب ہے کہ ہر رات کے لئے ایک گوسفند قربانی کرے۔

مسئلہ نمبر ۵ خواہ مختار ہو خواہ معذور۔ اگرچہ معذور پر کوئی گناہ نہیں۔ اور وہ شخص ہے کہ جو بوجہ عذر منیٰ میں رات بسر نہ کر سکے۔ مثلاً بیمار یا کسی بیمار کا تیماردار یا جسے اس بات کا خوف ہو کہ اگر وہ منیٰ میں رہے گا تو اُس کا مال کوئی لے جائے گا۔ اور اسی طرح گوسفندوں کا رکھوالا اور وہ اشخاص جن کے ذمّے حاجیوں کو پانی پلانا ہو۔ اور اسی طرح وہ شخص جو مکہ معظّمہ میں عبادت کے لئے احیائے شب کرے اور عبادت کے علاوہ دیگر اُمور میں مشغول نہ ہو سوائے اُمورِ ضروریہ کے۔ یعنی کھانا پینا۔ تجدید وضو وغیرہ۔ ان سب کو بنا بر احوط ایک گوسفند ہر رات کے لئے ذبح کرنا چاہیئے۔ اگرچہ آخر کی دو قسموں میں بنا بر اقویٰ کوئی کفارہ نہیں۔

تین جمروں پر سنگریزے مارنے کے احکام

ان دنوں میں کہ جن کی راتوں کو منیٰ میں بسر کرنا واجب ہے تینوں جمروں میں سنگریزے مارنا واجب ہے کہ پہلے جمرہ اولیٰ پر پھر جمرہ وسطےٰ پر پھر جمرہ عقبہ پر علی الترتیب۔ پس اگر ترتیب کا لحاظ نہ رکھے تو پھر پہلے جمرہ سے شروع کر کے جمرہ عقبہ پر ختم کرے۔ تاکہ ترتیب حاصل ہو جائے۔

جب ان جمروں میں سے ایک کو چار سنگریزے مارے اور پھر چھوڑ دے اور دوسرے جمرہ کو پتھر مارنا شروع کر دے تو یہ مخالف ترتیب نہ ہوگا۔ پھر اس کے بعد آخر میں تین سنگریزے پہلے جمرہ پر مار دے۔ البتہ اگر عمداً ترتیب کی مخالفت کرے گا تو اس صورت میں دوبارہ نئے سرے سے سنگریزے مارنا احوط و اقویٰ ہے۔ اور جاہل کے لئے وہی شرعی حکم ہے جو بھول کر فعل کرنے والے کے لئے ہے اور واجباتِ رمی وہی ہیں جو مناسک منیٰ میں مذکور ہوئے۔

مسئلہ نمبر ۱ اگر کوئی پہلے دن مثلاً جمرہ پر سنگریزے مارنا بھول جائے تو وہ دوسرے دن اُس روز کا عمل بجالانے سے قبل پہلے دن کی قضا بجالائے۔ اور اگر سب بھول جائے اور ابھی منیٰ میں ہی ہو تو ترتیب وار قضا بجالائے اور اگر منیٰ سے باہر

چلا گیا ہو اور ایامِ تشریق میں اُس کی یاد آجائے تو پھر واپس منیٰ جاکر قضا بجالائے۔ اور اگر ایامِ تشریق گذر جائیں تو اگلے سال خود منیٰ واپس آکر سنگریزے مارے یا کسی کو اس بارہ میں نائب کرے اور اگر مکہ معظمہ میں ایامِ تشریق کے بعد یاد آئے تو احوط ہے کہ خود منیٰ میں واپس جائے اور سنگریزے مارے اور اگلے سال خود یا اُس کا نائب ایامِ تشریق میں سنگریزے مارے۔

مسئلہ نمبر ۲ اگر کسی مریض کو جمروں پر وقت پر پتھر مارنے کی اُمید نہ ہو تو اگر ممکن ہو تو کوئی شخص اس کے عوض میں سنگریزے مارے اور تندرست ہو جانے کے بعد اعادہ لازم نہیں۔ اگرچہ وقت پر قدرت حاصل ہو جانے کی صورت میں اعادہ احوط ہے۔ اور اگر چاہے تو مریض سنگریزوں کو اپنے ہاتھ میں لے اور کوئی دوسرا شخص اس کے ہاتھ پر رکھے ہوئے سنگریزوں کو اُس کے ہاتھ سے جمروں کو مارے۔

مسئلہ نمبر ۳ اگر کوئی شخص عمداً سنگریزے نہ مارے تو اس کا حج بنا براشہر واقویٰ فاسد نہ ہوگا۔

مسئلہ نمبر ۴ جائز نہیں کہ رات کے وقت روز گذشتہ کے لئے یا اگلے روز کے لئے سنگریزے مارے۔ البتہ اگر کسی عذر کی وجہ سے اس روز وہ سنگریزے مارنے پر قادر نہ ہو سکے تو وہ اُس دن کی رات کو پتھر مار سکتا ہے اور جائز ہے کہ منیٰ میں ایک ہی رات کل عمل بجالائے اگر وقت منحصر ہو۔

مسئلہ نمبر ۵ جب کسی دوسرے دن کے پتھر مارنے بھول جائے تو پہلے گذرے ہوئے دن کی قضا بجالائے اور اس کے بعد اُس دن کے لئے پتھر مارے

مستحب ہے کہ مکہ معظمہ میں طوافِ وداع و زیارت مقام حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم اور زیارت قبر جناب ابوطالب اور غارِ حرا اور منزل خدیجۃ الکبریٰ کی زیارت کو جائے۔

اور تاکیدی مستحب ہے کہ مناسکِ حج سے فارغ ہو کر مدینہ منورہ جائے تاکہ وہاں جاکر جناب رسولِ خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے روضہ اقدس اور حضرت فاطمۃ الزہراء

سلام اللہ علیہا اور اُن حضرات ائمہ اطہار کی زیارت سے مشرف ہو جو جنت البقیع میں مدفون ہیں۔ حدیث صحیح میں وارد ہُوا ہے۔ اگر حاجی ان مقدّس بزرگواروں کی زیارت نہ کرے تو گویا اس نے اُن پر جفا کی۔

اکیسواں باب

بیانِ جہاد

جہاد منجملہ فروعِ دین میں سے ہے جو ہر مسلم مرد بالغ عاقل آزاد پر جو بوڑھا، بیمار اور زمین گیر نہ ہو واجب کفائی ہے بشرطیکہ امام معصوم واجب الاطاعت یا نائب خاص امام علیہ السّلام کے حکم سے مامور ہوا ہو۔ اور اس زمانۂ غیبت حضرت امام زمان علیہ السّلام رُوحِی لَہُ الفِدَاءُ وَعَجَّلَ اللہُ فَرَجَہُ وَجَعَلنَا مِنْ اَعْوَانِہٖ وَاَنْصَارِہٖ میں یہ شرط مفقود ہے۔

مسئلہ نمبر ۱ دینِ مبین کے قوانین مقدسہ ممالک اسلامیہ کے نظام داخلی و خارجی کے جملہ مرجبات کے متکفل ہیں کہ جن سے بقا و استحکام دین ہے اور مسلمانوں کا ناموس محفوظ ہے۔ اور دوسری قسم یعنی جہاتِ دین اور ممالکِ اسلامیہ کی حفاظت کفار کی مداخلت سے اور دشمنانِ دین اسلام پر غلبہ حاصل کرنا فقہائے دین متین کی اصطلاح میں حفظ بیضۂ اسلام کہلاتا ہے۔ اور مسلمانوں پر جو کچھ واجب ہے۔ ان میں سے یہ اہم واجب ہے

مسئلہ نمبر ۲ غیبت امام زمان علیہ السّلام کے زمانہ میں یعنی آج کل جہادِ دفاعی مسلمانوں پر واجب ہو جاتا ہے جب کہ کفّار ممالکِ اسلامیہ اور مسلمانوں پر ہجوم و یورش کریں کہ جس سے زوالِ بیضۂ اسلام کو خطرہ ہو۔

مسئلہ نمبر ۳ آیۂ شریفہ وَاَعِدُّوا لَہُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّۃٍ۔ الخ کے مطابق مسلمانوں پر واجب ہے کہ علوم اور صنائع اور ہر طرح کی مادی و

ادبی ترقّی سے اس زمانہ کے موافق جہاں تک ہو سکے اپنے آپ کو تیار رکھیں۔ جس سے ہجوم کفّار کے وقت بیضۂ اسلام کی حفاظت کے لئے مستعد و تیار رہیں۔ پس جب کبھی فنی و ادبی تدابیر اور نشریات کتب و رسائل سے کفار کا ہجوم و حملہ بیضۂ اسلام پر ہو تو مسلمانوں پر واجب ہے کہ ادبی اور علمی ہتھیاروں سے انکار نہ کریں اور بیضۂ اسلام کو زوال سے محفوظ رکھیں۔ یہ بھی ایک قسم کا جہاد ہے بلکہ اقسام جہاد میں اہم ہے۔

مسئلہ نمبر ۴ غیر شیعہ مسلمانوں یعنی برادرانِ اہل سنّت کی اگر جنگ کافروں سے چھڑ جائے اور شیعوں سے امداد و شرکت چاہیں تو اس وقت شیعوں پر واجب ہے کہ وہ مجتہد اعلم جامع الشرائط (نائب عام امام زمان علیہ السلام) کی طرف رجوع کریں۔ اگر مجتہد اعلم معلوم کرے کہ بیضۂ اسلام خطرے میں ہے۔ اور اہل سنّت کی جنگ کفّار کے مقابلہ میں توحید اسلام اور نبوت حضرت خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی حفاظت کے لئے ہے تو جہادِ دفاعی کے وجوب اور اس دفاع میں شیعوں کی شرکت کے لازم ہونے کا حکم کرے گا۔ تاکہ ہجوم کفّار کا خطرہ دفع ہو۔ ایسی حالت میں عوام شیعہ کی تکلیف مجتہد اعلم کے حکم کی اطاعت کرنا ہے۔

کتاب المعاشرت والمعاملات

(اس میں تہذیب زندگی اور نکاح وطلاق، قرض و میراث
اور ذبح و شکار کا بیان ہے)

بائیسواں باب

تہذیب زندگی

سب کو علم ہے کہ دنیا چند روزہ زندگی ہے۔ جس کو ختم کرنے کے لئے آخرت کا مرحلہ درپیش ہے جہاں پر اعمال کی جزا و سزا کا ملنا ضروری ہے۔ پس ہر شخص کے لئے واجب و لازم ہے کہ اپنی زندگی کو عمدہ زندگی بنائے۔ خدا کے واجب کئے ہوئے کاموں کو بجا لائے۔ اور جن باتوں سے اس نے منع کیا ہے۔ اُن سے پرہیز کرے۔ قانونِ شریعت کو سمجھے تاکہ زندگی کے فرائض کا علم ہو اور حلال و حرام میں تمیز ہو۔

فضیلت علم

جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور ہر مسلمان عورت پر فرض ہے اور خداوند عالم طالب علموں کو دوست رکھتا ہے اور کہا ہے کہ کوئی فقیری جہالت سے بڑھ کر نہیں۔ اور کوئی مال علم سے زیادہ مفید نہیں۔ حضرت امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ دین کا کمال علم حاصل کرنا اور اس پر عمل کرنا ہے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ تم علم دین ضرور حاصل کرو۔ اور گنوار نہ بنو۔ اور حضرت فرماتے ہیں کہ آدمی تین قسم کے ہیں۔ ایک عالم دوسرے طالب علم اور تیسرے خس و خاشاک۔ یعنی جو شخص نہ عالم ہو نہ طالب علم وہ کوڑا کرکٹ کی طرح بیکار ہے۔ جناب صادق آل محمد علیہم السلام فرماتے ہیں کہ عالم سے وہ لوگ مراد ہیں جن کا فعل ان کے قول کی تصدیق کرے۔ اور جس کا فعل اس کے قول کی تصدیق نہ کرے وہ عالم نہیں ہے غرضیکہ علم و عالم دین کی فضیلت میں بے شمار احادیث و اخبار وارد ہوئے ہیں۔

بعض گناہانِ کبیرہ کا بیان

والدین کی نافرمانی:۔ ماں باپ کو اذیت دینا اور اُن کا کہنا نہ ماننا۔ اُنکے خلاف کوئی کام کرنا گناہِ عظیم ہے۔ ماں باپ کی خوشی سے خدا و رسول بھی خوش ہیں۔ اور ان کی ناراضگی سے وہ بھی ناراض ہیں۔ والدین کی اطاعت جنت ہیں، اور اُن کی نافرمانی جہنم میں پہنچاتی ہے۔ قرآن مجید میں ہے کہ ماں باپ سے اُف نہ کہو۔ اُن کے کہنے کو رد نہ کرو۔ اور شائستہ طریق سے بات چیت کرو۔ اور ماں باپ کی ایسی عظمت ہے کہ خداوند عالم اپنی عبادت کے ساتھ ان کی اطاعت کا حکم دیتا ہے وَاعْبُدُوا اللّٰہَ وَلَا تُشْرِکُوا بِہٖ شَیْئًا وَّبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا۔ یعنی خدا کی عبادت کرو۔ کسی کو اُس کا شریک نہ ٹھہراؤ۔ اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی سے پیش آؤ۔ حدیث میں ہے کہ ماں باپ کی آواز پر اپنی آواز بلند نہ کرو۔ اُن کے آگے ہو کر مت چلو۔ تیز نگاہ سے اُن کو نہ دیکھو۔ اگر وہ تمہیں ماریں تو تم اُن کے لئے بخشش کی دعا مانگو۔ اُن کے سامنے عاجزی سے بیٹھو۔ اور کوئی ایسا کام نہ کرو جس سے لوگ اُن کو بُرا کہیں۔ اُن کے مرنے کے بعد اُن کے لئے نمازیں پڑھو۔ روزے رکھو۔ حج کرو۔ اگر تم اُن کے نافرمان تھے تو ان کاموں سے پھر اُنکے فرمانبردار شمار کئے جاؤ گے۔ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ بہشت کی خوشبو ایسی تیز ہے کہ ہزار سال کے راستہ سے بھی سونگھنے والے اس کو سونگھیں گے مگر ایک ماں باپ کا نافرمان، ایک قطع رحم کرنے والا۔ ایک بڑھاپے میں زنا کرنے والا اور ایک تکبر کرنے والا۔ یہ لوگ بوئے بہشت کو نہ سونگھ سکیں گے۔

زنا

زنا کی ممانعت و مذمت قرآن مجید کی کئی آیتوں اور احادیث میں موجود ہے۔ جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جب میری اُمت میں زنا پھیل جائیگا تو ناگہانی موتیں زیادہ ہوں گی۔ اور زانی مردوں اور زانی عورتوں کے لئے چھ قسم کا عذاب ہے۔ تین قسم کا دنیا میں اور تین قسم کا آخرت میں۔ دنیا میں ایک تو چہرہ کا نور جاتا رہتا

ہے۔ دوسرے مفلسی گھیر لیتی ہے۔ تیسرے موت قریب ہو جاتی ہے۔ اور آخرت میں ایک خدا کا غضب۔ دوسرے حساب کی سختی اور تیسرے دوزخ کی آگ میں ہمیشہ جلتا رہے روایت میں ہے کہ جب بروز قیامت زنا کرنے والے مرد و عورتیں میدانِ حشر میں لائے جائیں گے تو اُن کے مقام پیشاب سے ایسی سخت بدبو آتی ہو گی جس سے تمام اہلِ محشر ایذا پائیں گے، اور سب اُن پر لعنت کریں گے۔ بیوی والے مرد اور شوہر دار عورت کا زنا اور بھی بدتر ہے اس میں دنیا و آخرت دونوں کی سزائیں بہت زیادہ سخت ہیں۔

اغلام وغیرہ

مردوں کا آپس میں بے ہودہ اور خلافِ فطرت عمل زنا سے بھی بدتر ہے کہ خداوند عالم نے اس حرکت کی وجہ سے ایک اُمت کو تباہ و برباد کر دیا تھا۔ اسی طرح عورتوں کا آپس میں چپٹی کھیلنا بھی شرمناک عمل ہے جس کے عذاب کے تصوّر سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ شریعت میں اغلام کی دنیوی سزا یہ ہے کہ اگر دونوں بالغ و عاقل ہوں تو قتل کئے جائیں خواہ کسی طریقہ سے ہو۔ اور چپٹی باز عورتوں کو اس حرکت پر سو سو کوڑے مارے جائیں۔ دوسری تیسری مرتبہ بھی یہی سزا دی جائے۔ اور چوتھی مرتبہ قتل کر دی جائیں۔

سُود

یہ بھی گناہ کبیرہ ہے کہ قرآن مجید میں چند جگہ اس کی مذمت بیان کی گئی ہے۔ بلکہ ایک جگہ تو خدا ارشاد فرماتا ہے کہ سود کا معاملہ کرنے والے لوگ خدا اور رسول سے لڑنے کے واسطے تیار رہیں۔ حدیث میں ہے کہ سود کے ایک درہم کا گناہ محارم[1] کے ساتھ ستّر بار زنا کرنے سے بھی زیادہ سنگین ہے اور جو شخص سود لے اور دے اور جو کوئی اس کو لکھے۔ اور جو کوئی اس پر گواہ ہو۔ خداوند عالم سب پر لعنت فرماتا ہے۔ اور سود یہ ہے کہ کوئی شخص ایک جنس کی چیز[2] جو ناپ اور تول میں بکتی ہو۔ اُسی جنس کے ساتھ زیادتی پر بیچے یا خریدے۔ اور جو چیز گن[3] کر بکتی ہوں۔ جیسے اخروٹ انڈے وغیرہ اُن میں سود نہ ہو گا۔ اور جب دو چیزیں دو جنس[4] کی

[2] عدد اور وزن کے ساتھ بکنے میں اگر شہروں میں اختلاف ہو تو احوط یہ ہے کہ سود کا حکم ہر شہر میں جاری کیا جائے گا۔ [3] صفحہ ۲۵۵ پر دیکھیں۔

[1] محارم۔ محرم عورتیں

ہوں تو سود نہ ہوگا۔ ہاں گیہوں اور جو شرعاً ایک ہی جنس قرار دے دیئے گئے ہیں۔ لہٰذا ان میں سود ہوگا اور چند مقامات پر سود حرام نہیں ہے بلکہ وہ سود ہی نہیں ہے۔

(۱) باپ اور بیٹے کے درمیان

(۲) شوہر و زوجہ کے درمیان

(۳) آقا و ملوک (غلام و کنیز کے درمیان)

(۴) مسلمان اور کافر حربی کے درمیان اس معنی میں کہ اس سے سود لے سکتا ہے۔ مگر دے نہیں سکتا۔ اور اگر قرض دیتے وقت زیادتی کی شرط نہ کرے۔ اور قرض لینے والا اپنی خوشی سے زیادہ دے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے اور یہ سود نہیں ہے۔

جھوٹ

ہر شخص کیا مسلمان کیا کافر چھوٹا بڑا سب جھوٹ کو بُرا سمجھتے ہیں۔ یہ تمام برائیوں کی جڑ ہے۔ جھوٹ بولنے والوں پر جا بجا قرآن مجید میں خداوند عالم نے لعنت فرمائی ہے۔ جھوٹ ایمان کو خراب کرنے والی چیز ہے۔ اس سے چہرہ کی رونق جاتی رہتی ہے۔ حافظہ کمزور ہو جاتا ہے۔ جو شخص جھوٹی قسمیں کھائے۔ وہ خدا کی رحمت سے محروم رہتا ہے اور جو جھوٹی گواہی دے وہ منافقین کے ساتھ جہنم کے نچلے حصہ میں ہوگا۔

شراب

شراب انسان کی عقل کو زائل کر دیتی ہے۔ اور انسان انسانیت سے باہر ہو جاتا ہے خداوند عالم نے قرآن مجید میں اس کو حرام قرار دیا ہے۔ اور کثرت سے حدیثوں میں اس کی مذمت بیان کی گئی ہے۔ جو شخص شراب یا کوئی دوسری نشہ کی چیز پیتا ہے چالیس دن تک

حاشیہ صفحہ ۲۵۴ لیکن دونوں کی اصل ایک ہی ہو۔ جیسے گھی پنیر اور دہی جو مثلاً گائے کے دودھ سے بنے ہوں۔ اسی طرح پھل اور میوے پختہ اور خام سب بنا بر مشہور ایک ہی جنس میں قرار دئے گئے ہیں۔ لہٰذا احتیاط یہ ہے کہ ان چیزوں کی معاملت کمی بیشی کے ساتھ نہ ہو (آقائے محسن حکیم)

اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ اور اگر اس کے درمیان میں بغیر توبہ کئے وہ مرجائے تو اس کی موت کفر کی موت ہوگی۔ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم ارشاد فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم جو شخص کوئی نشہ کی چیز استعمال کرتا ہے میں اُن کی شفاعت نہ کروں گا۔ اور نہ وہ حوضِ کوثر پر آنے پائے گا۔ شریعت نے شرابی کی سزا اسّی کوڑے مقرر کئے ہیں جو جسم ننگا کر کے مارے جائیں۔ اور تیسری یا چوتھی مرتبہ قتل کر دینے کا حکم ہے۔

جُوا

ہر وہ کھیل جس میں بازی ہو۔ جُوا ہے۔ جس کے حرام ہونے کا تذکرہ قرآن مجید میں جا بجا موجُود ہے۔ صرف گھوڑ دوڑ اور تیر اندازی میں بازی لگانا جائز ہے۔ باقی تمام کھیل مثلاً شطرنج، چوسر، تاش، گنجفہ وغیرہ سب حرام ہیں۔ شطرنج کے بارے میں کسی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا تو آپؑ نے فرمایا

ہے۔ خدا اس پر لعنت کرے۔ اس کو اہی لوگوں کے لئے چھوڑ دو۔ دوسری حدیث میں ہے کہ شطرنج کا بیچنا اس کی قیمت لینا حرام ہے۔ اس کی حفاظت کرنا کفر ہے اور اس کا کھیلنا شرک ہے۔ اور اس کے کھیلنے والے کو سلام کرنا گناہ ہے۔ اور اس کا چھونا سؤر کا گوشت چھونا ہے۔

گانا بجانا

قرآن مجید کی آیات اور پیغمبر اسلام کی احادیث کی رو سے گانا بجانا قطعاً حرام ہے حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام ارشاد فرماتے ہیں کہ جس گھر میں گانا ہوتا ہے۔ وہ گھر دردناک بلاؤں سے محفوظ رہتا ہے نہ دعا قبول ہوتی ہے۔ اور نہ رحمت کے فرشتے وہاں نازل ہوتے ہیں۔ ایک حدیث میں ہے کہ گانے والی عورت ملعونہ ہے۔ اور اُس کی کمائی کھانے والا ملعون ہے۔ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم فرماتے ہیں کہ گانا زنا کا پیش خیمہ ہے۔ حضرت امام محمدؐ باقر علیہ السّلام فرماتے ہیں کہ گانا بجانا اُن برائیوں میں سے ہے جن کے لئے خداوند عالم نے جہنّم کا وعدہ کیا ہے۔ حضرت صادق

آلِ محمد علیہ السّلام فرماتے ہیں کہ گانا زنا سے بدتر ہے پھر گانے کے ساتھ جو چیزیں مثلاً طنبورہ، سارنگی، ہارمونیم، طبلہ ڈھول باجا وغیرہ بجائی جاتی ہیں۔ ان کا بجانا اور سننا سب حرام ہیں۔ بھر وہ شادیاں کس طرح مبارک ہوسکتی ہیں۔ جن میں ناچ رنگ اور باجا وغیرہ کا اہتمام ہو۔ لہٰذا ان تمام اُمور سے بالکل پرہیز چاہیئے تاکہ خدا اور محمدؐ و آلِ محمد علیہم السّلام کی خوشنودی حاصل ہو۔ شادیوں میں باجا وغیرہ کے اہتمام سے ایک تو اسراف بےجا ہوتا ہے اور دوسرے خدا و رسولؐ ناراض ہوتے ہیں۔

غیبت (چغلی)

یہ ایک بہت بڑا گناہ ہے۔ جس کے متعلق خداوند عالم ارشاد فرماتا ہے کہ تم میں سے کوئی ایک دوسرے کی غیبت نہ کرے۔ کیا تم میں سے کوئی یہ بات پسند کرتا ہے کہ وہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے۔ غیبت یعنی چغلی ایک ایسا گناہ ہے کہ توبہ کے علاوہ جب تک وہ مومن بھی نہ بخش دے جس کی چغلی کی گئی ہے۔ خداوند عالم بھی نہ بخشے گا۔ جناب رسالت مآب صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم فرماتے ہیں کہ غیبت کرنا زنا سے بھی بدتر ہے۔ بعض لوگ غیبت کرتے ہیں اگر اُن کو اس وقت ٹوکا جائے تو کہہ دیتے ہیں کہ یہ غیبت نہیں ہے ہم تو اُس کے منہ پر کہہ دیں کہ یہ امرِ واقعہ ہے۔ ایسا سمجھنا اُن لوگوں کی بڑی غلطی ہے۔ غیبت کے معنی یہ ہیں کہ اپنے برادر مومن کے بارے میں اُس کے پیٹھ پیچھے کسی ایسے امر کا ذکر کیا جائے کہ اگر اُس کے کان میں وہ کلمہ پڑے تو اُسے صدمہ پہنچے۔ خواہ وہ اس کا جسمانی عیب ہو۔ جیسے لنگڑے کو لنگڑا کہنا۔ اندھے کو اندھا کہنا یا کوئی نسبی یا اخلاقی عیب لگانا۔ ورنہ اگر حقیقت میں وہ عیب اُس مومن میں نہ ہو۔ تو ایسی بات کہنا جھوٹ میں داخل اور افتراء و بہتان ہے۔ البتہ کسی کافر منافق یا دشمن اہلِ بیت کے عیب بیان کرنا غیبت نہیں ہے اسی طرح کسی مظلوم کا ظالم کے متعلق فریاد کرنا یا کوئی نیک مومن جو ایک بدکار کے پاس اُٹھتا بیٹھتا ہے۔ اس کے عیب ظاہر کرکے اُس مومن کو اُس کی صحبت و ہم نشینی سے روکنا یا کسی ایسے شخص کا عیب ظاہر کرنا جو کھلم کھلا ایسا بدکار ہے کہ اپنی بدکاری کو عیب نہیں سمجھتا۔

یہ تمام صورتیں غیبت سے مستثنیٰ ہیں۔ اور جس طرح غیبت کرنا حرام ہے۔ اسی طرح غیبت سننا حرام ہے۔

حسد و تکبّر

مومن سے حسد رکھنا گناہ ہے۔ کیونکہ اپنے کسی مومن بھائی سے اُن نعمتوں کے زائل ہونے کی تمنّا کرنا جو خداوند عالم نے اُس مومن کو عطا فرمائی ہیں۔ اسی کا نام حسد ہے۔ حسد کرنے والے کی دنیا بھی خراب اور آخرت بھی خراب ہوتی ہے۔ اور اس مومن کا کچھ نہیں بگڑتا کہ جس سے حسد کیا جائے بلکہ اس کے حسنات میں زیادتی ہوتی ہے۔ اور اس کے درجے بلند ہوتے ہیں۔ جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم ارشاد فرماتے ہیں کہ کچھ لوگ خدا کی نعمتوں کے دشمن ہیں۔ کسی نے پوچھا کہ وہ کون ہیں؟ فرمایا کہ وہ حاسد ہیں جو خدا کے فضل و عطا پر لوگوں سے حسد کرتے ہیں۔ حسد بھی اسی طرح نیک عمل کو برباد کر دیتا ہے۔ جس طرح آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔ غرور و تکبّر یعنی اپنے آپ کو بڑا سمجھنا اور دوسروں کو ذلیل و حقیر جاننا بہت بڑی عادت ہے۔ خداوند عالم نے ایسے لوگوں کا ٹھکانا جہنّم قرار دیا ہے۔ سب سے پہلا تکبّر کرنے والا شیطان ملعون ہے۔ جس نے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے انکار کیا۔ اور راندۂ درگاہِ الٰہی ہو گیا۔ حدیث میں ہے کہ متکبرین خدا کے نزدیک بے قدری کی وجہ سے بروز قیامت چیونٹیوں کی طرح محشور ہوں گے اور لوگ ان کو پائمال کرتے ہونگے دوسری حدیث میں ہے کہ اگر کسی کے دل میں بقدر رائی کے دانہ کے بھی غرور و تکبّر ہوگا۔ تو وہ جنّت میں داخل نہ ہو سکے گا۔

قطع رحم

اپنے رشتہ داروں کے ساتھ نیک سلوک کرنا اور اُن کے حقوق ادا کرنا یہ صلۂ رحم ہے اور اپنے قرابت داروں کی حق تلفی کرنا اور اُن کی حاجتوں کو ٹھکرانا قطع رحم ہے۔ ایسے لوگوں پر یعنی قطع رحم کرنے والوں پر خداوند عالم نے لعنت فرمائی ہے۔ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم ارشاد فرماتے ہیں کہ سب سے بدتر عمل شرک ہے اور اس کے بعد

قطع رحم ہے۔ حضرت امیرالمومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ تین خصلتیں ایسی ہیں۔ کہ انسان مرنے سے پہلے ہی اُن کا وبال دیکھ لیتا ہے۔ ایک سرکشی، دوسرے قطع رحم اور تیسرے جھوٹی قسم کھانا۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ میرے نزدیک صلۂ رحم سے بڑھ کر کوئی دوسری چیز عمر میں زیادتی کرنے والی نہیں۔ پس صلۂ رحم میں خدا و رسولؐ کی خوشنودی اور جان و مال کی ترقی ہے۔ اور اس کے خلاف قطع رحم میں خدا و رسولؐ کی ناراضگی دنیا کی پریشانی، خاندان کی تباہی اور محتاجی و فاقہ کشی ہے اور اس سے عمریں کوتاہ ہوتی ہیں۔

عقدِ نکاح کا بیان

نکاح کرنا سنّتِ مؤکدہ ؎ ہے۔ اور جن لوگوں کو نکاح نہ کرنے کی وجہ سے زنا میں مبتلا ہو جانے کا خوف ہو۔ اُن پر نکاح کرنا واجب ہے۔ جناب رسالت مآب صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلّم ارشاد فرماتے ہیں کہ نکاح میری سُنّت ہے۔ اور جو نکاح سے بے رغبتی کرے۔ وہ مجھ سے نہیں ہے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ وہ دو رکعت نماز جو زوجہ والا شخص پڑھتا ہے۔ افضل ہے اُن ستر رکعتوں سے جو بے زوجہ والا پڑھے۔ حضرت کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ آیا یہ حدیث صحیح ہے کہ ایک شخص جناب رسولِ خدا کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنی محتاجی کی شکایت کی تو آں حضرتؐ نے اس کو نکاح کرنے کا حکم دیا۔ یہاں تک کہ تین مرتبہ یہی حکم فرمایا؟ امام علیہ السّلام نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔ پس رزق عورتوں اور عیال کے ساتھ وابستہ ہے۔ لہٰذا نکاح کرنا وسعتِ رزق کا باعث بھی ہے۔

ایک روز جناب رسالت مآب صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم منبر پر رونق افروز ہوئے اور بعد حمدِ خدا ارشاد فرمایا کہ اے لوگو! خداوند عالم کی جانب سے جبرئیل امین میرے پاس آئے اور یہ کہا کہ کنواری لڑکیاں درخت کے پھل کی مانند ہیں۔ جب پھل پک جاتے ہیں اور توڑے نہیں جاتے تو دھوپ سے خراب ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح کنواری لڑکیاں جب بالغ ہو جاتی ہیں

؎ روایت میں ہے کہ جو شخص نکاح کرے تو اُس نے نصف دین اور بروایت دیگر دو حصہ دین محفوظ کر لیا۔ الاحقر نقوی عفی عنہ۔

تو ان کی دوا سوائے شوہر کے کچھ نہیں ہے۔ ورنہ فساد کا خوف ہے کیونکہ وہ بشر ہیں۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام کا فرمان ہے کہ مرد کی نیک بختی یہ ہے کہ بیٹی اس کے گھر میں حائض نہ ہو۔ اس سے معلوم ہوا کہ لڑکیوں کی شادی میں تاخیر اور بے پرواہی سے کام لینا سخت غلطی ہے۔ والدین کے یہ عذرات کہ اس قدر روپیہ پیسہ نہیں ہے کہ رواج کے مطابق جہیز وغیرہ تیار ہو سکے۔ اور شادی دھوم دھام سے ہو۔ محض بے ہودہ ہیں۔ لڑکی کے جوان ہوتے ہی اس کی شادی کر دینی چاہیئے۔ اور جو جوان لڑکیاں بیوہ ہو جائیں اُن کو عقد ثانی سے روکنا اور دنیا کے شرم و لحاظ سے اس رسم کو بُرا سمجھنا ظلم عظیم ہے۔ اور یہ خدا و رسولؐ کے حکم کی سراسر نافرمانی ہے

احکامِ نکاح

نکاح کا معاملہ چونکہ اہم ہے اِس لئے اس میں احتیاط ضروری ہے۔ لہٰذا لازم ہے کہ ناکح و منکوحہ اور مقدارِ مہر[1] کی تعیّن ہو۔ اور عقد نکاح میں ضروری ہے کہ ایجاب عورت کی طرف سے ہو۔ اور قبول مرد کی طرف سے ہو۔ اور ایجاب و قبول ماضی کے صیغوں سے ہو۔ اور بقصد انشا ہو۔ یعنی یہ قصد ہو کہ اس وقت نکاح ہوتا ہے۔ اور میں ان صیغوں سے عقد واقع کر رہا ہوں۔ بالغ رشیدہ عورت کے عقد میں باپ کی اجازت کی ضرورت نہیں ہے۔ ہاں باپ کی اجازت لینا احوط[2] ہے۔ اسی طرح ماں اور بھائی کی اجازت کی شرط نہیں ہے۔ اور مہر کی کمی بیشی میں کوئی حد معیّن نہیں ہے۔ جس قدر بھی رضامندی ہو جائے البتہ مہر کا کم ہونا مستحب ہے۔ اور سنّتی مہر پانچ سو درہم ہیں (جو تخمیناً ایک سو تولہ چاندی کی قیمت ہے)۔ اور نکاح کرنے والا اگر بالغ رشید ہو تو مہر اُسی کے ذمہ ہوتا ہے لیکن اگر کوئی شخص اپنے نابالغ بیٹے کا نکاح کرے اور لڑکے کا کچھ ذاتی مال بھی نہ ہو تو مہر باپ کے ذمہ ہے۔ اور نابالغ بچّوں کے ولی صرف باپ دادا ہو سکتے ہیں۔ ان کے سوا کسی دوسرے رشتہ دار کو حق ولایت حاصل نہیں ہے۔ اگر کوئی غیر شخص نکاح کر دے گا تو یہ عقد فضولی

---

[1] عقد دائمی میں ذکر مہر اور اُس کی تعیین شرط صحت نہیں لیکن نکاح متعہ میں ذکر مہر شرط صحت ہے۔ آقائے محسن حکیم ۱۲۔

[2] باکرہ کی صورت میں یہ احتیاط ترک نہ ہونی چاہیئے یعنے احتیاط واجب ہے۔ ۱۲۔

ہوگا۔ اور یہ نکاح لڑکا لڑکی کے بالغ ہونے کے بعد اُن کی رضامندی پر موقوف رہیگا۔ ایجاب و قبول کے صیغوں کو چند مرتبہ دُھرانا احوط ہے۔ اور جواب فوراً دینا چاہیئے صیغے عربی زبان[1] میں ادا ہونے چاہیئیں۔ اور اگر مرد و عورت دونوں یا اُن میں سے کوئی ایک کسی اور شخص کو اپنا وکیل کرے تو جائز ہے۔ اور اگر ایک ہی شخص عربی کے صیغے جانتا ہو تو احوط یہ ہے کہ وہی طرفین کا وکیل ہو جائے۔ اور ایجاب و قبول میں الفاظ کا صحیح طریق پر ادا کرنا ضروری ہے ورنہ اگر ایک حرف بھی غلط ہو جائے گا کہ جس سے معنی بدل جائیں تو نکاح صحیح نہ ہوگا۔ اور سنّت ہے کہ نکاح شب کو واقع ہو۔ اور قمر در عقرب یا تحت الشعاع کی تاریخوں میں نکاح کرنا مکروہ ہے۔ اور کچھ لوگ گواہ ہوں تاکہ اعلان ہو جائے اور صیغۂ نکاح سے قبل خطبہ پڑھنا سنّت ہے۔ بہتر ہے کہ یہ خطبہ پڑھا جائے۔

خطبۂ نکاح

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اِقْرَارًا بِنِعْمَتِہٖ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اِخْلَاصًا لِوَحْدَانِیَّتِہٖ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ بَرِیَّتِہٖ وَعَلَی الْاَصْفِیَآءِ مِنْ عِتْرَتِہٖ اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ کَانَ مِنْ فَضْلِ اللّٰہِ عَلَی الْاَنَامِ اَنْ اَغْنَاھُمْ بِالْحَلَالِ عَنِ الْحَرَامِ فَقَالَ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی وَاَنْکِحُوا الْاَیَامٰی مِنْکُمْ وَالصّٰلِحِیْنَ مِنْ عِبَادِکُمْ وَاِمَآئِکُمْ اِنْ یَّکُوْنُوْا فُقَرَآءَ یُغْنِہِمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تَنَاکَحُوْا وَتَنَاسَلُوْا تَکْثُرُوْا فَاِنِّیْ اُبَاھِیْ بِکُمُ الْاُمَمَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَلَوْ بِالسِّقْطِ وَقَالَ النِّکَاحُ مِنْ سُنَّتِیْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْنَ ؕ

---

[1] اور ہر لفظ کو سمجھ کے استعمال کرے جس طرح عرب استعمال کرتے ہیں نہ یہ کہ بے سمجھے پورا فقرہ پڑھ کے یہ قصد کرلے کہ اس سے نکاح ہو جائے گا۔ ۱۲

صیغۂ نکاح

(۱) جب مرد و عورت دونوں بالغ رشید ہوں۔ اور خود اپنا صیغۂ نکاح پڑھنا چاہیں اور قرأت بھی اُن کی درست ہو تو اس طرح پڑھیں۔

اول عورت کہے

أَنْكَحْتُكَ نَفْسِيْ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ

زَوَّجْتُكَ نَفْسِيْ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ

زَوَّجْتُكَ بِنَفْسِيْ عَلَى الصِّدَاقِ الْمَعْلُوْمِ۔

أَنْكَحْتُكَ بِنَفْسِيْ عَلَى الصِّدَاقِ الْمَعْلُوْمِ۔

أَنْكَحْتُ وَ زَوَّجْتُ نَفْسِيْ نَفْسَكَ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔

پھر فوراً مرد کہے

قَبِلْتُ النِّكَاحَ لِنَفْسِيْ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ

قَبِلْتُ التَّزْوِيْجَ لِنَفْسِيْ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ

قَبِلْتُ التَّزْوِيْجَ لِنَفْسِيْ عَلَى الصِّدَاقِ الْمَعْلُوْمِ۔

قَبِلْتُ النِّكَاحَ لِنَفْسِيْ عَلَى الصِّدَاقِ الْمَعْلُوْمِ۔

قَبِلْتُ النِّكَاحَ وَالتَّزْوِيْجَ لِنَفْسِيْ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔

(۲) اگر مرد و عورت دونوں بالغ رشید ہوں۔ اور دونوں کی طرف سے دو شخص وکیل ہوں تو اس طرح پڑھیں۔

پہلے عورت کا وکیل کہے

أَنْكَحْتُ مُوَكِّلَتِيْ مُوَكِّلَكَ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔

زَوَّجْتُ مُوَكِّلَكَ مُوَكِّلَتِيْ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔

أَنْكَحْتُ مُوَكِّلَتِيْ بِمُوَكِّلِكَ عَلَى الصِّدَاقِ الْمَعْلُوْمِ۔

پھر فوراً مرد کا وکیل کہے

قَبِلْتُ النِّكَاحَ لِمُوَكِّلِيْ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔

قَبِلْتُ التَّزْوِيْجَ لِمُوَكِّلِيْ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔

قَبِلْتُ النِّكَاحَ لِمُوَكِّلِيْ عَلَى الصِّدَاقِ الْمَعْلُوْمِ۔

زَوَّجْتُ مُوَکِّلَتِیْ بِمُوَکِّلِكَ عَلَی الصَّدَاقِ الْمَعْلُوْمِ

قَبِلْتُ التَّزْوِیْجَ لِمُوَکِّلِیْ عَلَی الصَّدَاقِ الْمَعْلُوْمِ۔

اَنْکَحْتُ وَزَوَّجْتُ مُوَکِّلَتِیْ مُوَکِّلَكَ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ؛

قَبِلْتُ النِّکَاحَ وَالتَّزْوِیْجَ لِمُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔

اس صورت میں اگر لڑکی کا باپ موجود ہو۔ جس سے اجازت لی گئی ہے تو ایک صیغہ یہ بھی پڑھیں۔

اَنْکَحْتُ مُوَکِّلَكَ مُوَکِّلَتِیْ وَکَالَةً عَنْهَا وَعَنْ اَبِیْهَا عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔

قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِمُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔

(۳) اگر مرد و عورت دونوں بالغ رشید ہوں۔ اور اپنی طرف سے دونوں ایک ہی شخص کو وکیل کریں تو صیغہ نکاح اس طرح پڑھیں۔

اوّل عورت کی طرف سے کہے

اَنْکَحْتُ مُوَکِّلَتِیْ مُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ

زَوَّجْتُ مُوَکِّلِیْ مُوَکِّلَتِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ

اَنْکَحْتُ مُوَکِّلَتِیْ بِمُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔

زَوَّجْتُ مُوَکِّلَتِیْ بِمُوَکِّلِیْ عَلَی الصَّدَاقِ الْمَعْلُوْمِ۔

اَنْکَحْتُ وَزَوَّجْتُ مُوَکِّلِیْ مُوَکِّلَتِیْ عَلَی الصَّدَاقِ الْمَعْلُوْمِ۔

پھر فوراً مرد کی طرف سے کہے

قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِمُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ

قَبِلْتُ التَّزْوِیْجَ لِمُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ

قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِمُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔

قَبِلْتُ التَّزْوِیْجَ لِمُوَکِّلِیْ عَلَی الصَّدَاقِ الْمَعْلُوْمِ۔

قَبِلْتُ النِّکَاحَ وَالتَّزْوِیْجَ لِمُوَکِّلِیْ عَلَی الصَّدَاقِ الْمَعْلُوْمِ۔

اس صورت میں بھی اگر لڑکی کا باپ موجود ہو جس سے اجازت لی گئی ہے۔ تو ایک صیغہ یہ بھی پڑھا جائے۔

اَنْکَحْتُ مُوَکِّلِیْ بِمُوَکِّلَتِیْ وَکَالَةً عَنْهَا وَعَنْ اَبِیْهَا عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔

قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِمُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔

(۴) اور اگر مرد و عورت دونوں نابالغ ہوں لیکن ولی (باپ یا دادا) موجود ہوں تو اُن سے اجازت لے کر دونوں کے وکیل اس طرح صیغۂ نکاح پڑھیں۔

اوّل لڑکی کے ولی کا وکیل کہے

أَنْكَحْتُ بِنْتَ مُوَكِّلِيْ اِبْنَ مُوَكِّلِكَ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔

زَوَّجْتُ بِنْتَ مُوَكِّلِيْ بِابْنِ مُوَكِّلِكَ عَلَى الصِّدَاقِ الْمَعْلُوْمِ۔

پھر فوراً لڑکے کے ولی کا وکیل کہے

قَبِلْتُ النِّكَاحَ لِابْنِ مُوَكِّلِيْ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔

قَبِلْتُ التَّزْوِيْجَ لِابْنِ مُوَكِّلِيْ عَلَى الصِّدَاقِ الْمَعْلُوْمِ۔

(۵) اور اگر مرد و عورت دونوں نابالغ ہوں۔ اور دونوں کے ولی بھی موجود نہ ہوں۔ لیکن نکاح مطلوب ہو تو اس طرح دو شخص صیغۂ نکاح پڑھ سکتے ہیں۔

اوّل ایک شخص لڑکی کی طرف سے کہے

أَنْكَحْتُ الصَّبِيَّةَ الْمُعَيَّنَةَ الْمَعْلُوْمَةَ بِالصَّبِيِّ الْمُعَيَّنِ الْمَعْلُوْمِ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔

زَوَّجْتُ الصَّبِيَّةَ الْمُعَيَّنَةَ الْمَعْلُوْمَةَ بِالصَّبِيِّ الْمُعَيَّنِ الْمَعْلُوْمِ عَلَى الصِّدَاقِ الْمَعْلُوْمِ۔

پھر فوراً دوسرا شخص لڑکے کی طرف سے کہے

قَبِلْتُ النِّكَاحَ لِلصَّبِيِّ الْمُعَيَّنِ الْمَعْلُوْمِ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔

قَبِلْتُ التَّزْوِيْجَ لِلصَّبِيِّ الْمُعَيَّنِ الْمَعْلُوْمِ عَلَى الصِّدَاقِ الْمَعْلُوْمِ۔

یہ صیغے یوں بھی پڑھے جا سکتے ہیں۔ اوّل لڑکی کی طرف سے ایک شخص کہے أَنْكَحْتُ زَيْنَبَ مُحَمَّدًا عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔ پھر فوراً لڑکے کی طرف سے ایک شخص کہے قَبِلْتُ النِّكَاحَ لِمُحَمَّدٍ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ (زینب و محمد کی جگہ اس لڑکی لڑکے کا نام لیا جائے جس کا نکاح ہوتا ہے) یہ نکاح فضولی ہے۔ جسے مرد و عورت بالغ ہو جانے کے بعد مجاز ہیں کہ بحال رکھیں یا فسخ کر دیں۔ اس میں طلاق کی ضرورت نہیں ہے۔

ان کے علاوہ نکاح کی اور بھی صورتیں ہیں۔ جن کے لئے بھی نکاح کے صیغے ان میں سے بنائے جا سکتے ہیں۔

عقدِ مُتعہ

مُتعہ میں بھی احتیاط لازم ہے۔ اور اس میں مرد و عورت اور مہر کی تعیین کے علاوہ مدّت کا معیّن ہونا بھی ضروری ہے۔ اگر مدّت معیّن نہ ہوگی تو وہ عقد نکاح دائمی ہو جائے گا۔ مہر فوراً ادا کر دینا چاہیئے۔ پاک دامن و مومنہ عورت سے مُتعہ کرنا مستحب ہے۔ اور کنواری لڑکی سے مکروہ ہے۔ اور بازاری عورت سے بھی مکروہ ہے۔ اس ضمن میں یہ واضح رہے کہ متعہ کی تشریح ضرورت کی صورتوں کے لئے ہوئی ہے لیکن چونکہ مخالفین نے اس حکم اسلامی کو ممنوع سمجھ لیا۔ لہٰذا اس قانون کی بقا کے لئے متعہ کی فضیلت میں احادیث وارد ہوئے ہیں۔ بہر حال ہر شخص کے لئے بلا ضرورت جب کہ عقد دائمی وہ کر چکا ہے۔ یا کرنے کی ضرورت رکھتا ہے۔ عقد منقطع (مُتعہ) کے بھی کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ سوائے ان صورتوں کے جب کہ مخالفین کے خلاف اس شعار کو قائم رکھنے کے لئے عمل کی ضرورت ہو۔ ہر مسلمان عورت اور کافرہ سے جو اہلِ کتاب اور ذمّی ہو، مُتعہ صحیح ہے۔ صیغہ متعہ میں بھی ایجاب و قبول اور قصدِ انشاء اور الفاظ کا صحیح طریقہ سے ادا کرنا ضروری ہے۔

صیغہ مُتعہ

(۱) اگر مرد و عورت خود صیغہ پڑھ سکتے ہوں تو اوّل عورت کہے۔ مَتَّعْتُكَ نَفْسِيْ فِي الْمُدَّةِ الْمَعْلُوْمَةِ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ پھر فوراً مرد کہے قَبِلْتُ الْمُتْعَةَ لِنَفْسِيْ فِي الْمُدَّةِ الْمَعْلُوْمَةِ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔

(۲) اگر مرد و عورت دونوں کی طرف سے دو شخص وکیل ہوں تو اوّل عورت کا وکیل کہے مَتَّعْتُ مُوَكِّلَتِيْ مُوَكِّلَكَ فِي الْمُدَّةِ الْمَعْلُوْمَةِ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ پھر فوراً مرد کا وکیل کہے۔ قَبِلْتُ الْمُتْعَةَ لِمُوَكِّلِيْ فِي الْمُدَّةِ الْمَعْلُوْمَةِ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ۔

(۳) اگر مرد و عورت دونوں کی طرف سے ایک ہی شخص وکیل ہو تو اوّل عورت کی طرف

سے کہے۔ مَتَّعۡتُ مُوَكِّلَتِيۡ بِمُوَكِّلِيۡ عَلَى الۡمُدَّةِ الۡمَعۡلُوۡمَةِ عَلَى الۡمَهۡرِ الۡمَعۡلُوۡمِ پھر فوراً مرد کی طرف سے کہے۔ قَبِلۡتُ الۡمُتۡعَةَ لِمُوَكِّلِيۡ عَلَى الۡمُدَّةِ الۡمَعۡلُوۡمَةِ عَلَى الۡمَهۡرِ الۡمَعۡلُوۡمِ۔

(۴) اگر عورت کی طرف سے خود متعہ کرنے والا مرد ہی وکیل ہو تو پہلے عورت کی طرف سے کہے۔ مَتَّعۡتُ مُوَكِّلَتِيۡ لِنَفۡسِيۡ فِي الۡمُدَّةِ الۡمَعۡلُوۡمَةِ عَلَى الۡمَهۡرِ الۡمَعۡلُوۡمِ پھر فوراً اپنی طرف سے کہے۔ قَبِلۡتُ الۡمُتۡعَةَ لِنَفۡسِيۡ فِي الۡمُدَّةِ الۡمَعۡلُوۡمَةِ عَلَى الۡمَهۡرِ الۡمَعۡلُوۡمِ۔

(۵) اگر عورت کی طرف سے کوئی دوسرا شخص وکیل ہو۔ اور مرد خود پڑھنا چاہے تو اول عورت کا وکیل کہے۔ مَتَّعۡتُكَ مُوَكِّلَتِيۡ فِي الۡمُدَّةِ الۡمَعۡلُوۡمَةِ عَلَى الۡمَهۡرِ الۡمَعۡلُوۡمِ۔ پھر فوراً مرد کہے۔ قَبِلۡتُ الۡمُتۡعَةَ لِنَفۡسِيۡ فِي الۡمُدَّةِ الۡمَعۡلُوۡمَةِ عَلَى الۡمَهۡرِ الۡمَعۡلُوۡمِ۔

(۶) اگر مرد و عورت دونوں عربی زبان نہ جانتے ہوں۔ اور خود متعہ کا صیغہ پڑھنا چاہیں تو دوسری زبان میں بھی پڑھ سکتے ہیں۔ مثلاً اُردو زبان میں اس طرح پڑھیں۔ اوّل عورت کہے "میں نے اپنے نفس کو اتنی مدّت کے لئے اس قدر مہر پر تیرے متعہ میں دیا" پھر فوراً مرد کہے۔ "میں نے اتنی مدّت کے لئے اس قدر مہر پر متعہ کو قبول کیا۔

حرام عورتیں

اوّل وہ عورتیں جو نسب کی وجہ سے حرام ہیں۔ یعنی جن سے عقد نہیں ہو سکتا۔ سات قسم کی ہیں۔

(۱) ماں، دادی، نانی، پرنانی اور اس سے اُوپر

(۲) بیٹی، نواسی اور اُس کی اولاد۔ پوتی اور اس کی اولاد اور اس سے نیچے۔

(۳) بہن

(۴) بھانجی اور اس کی لڑکیاں اور لڑکیوں کی لڑکیاں اور اس سے نیچے۔

(۵) اپنی پھوپھی، ماں باپ کی پھوپھی۔ دادا، دادی۔ نانا، نانی کی پھوپھی۔ اور اس سے اُوپر

(۶) اپنی خالہ، ماں کی خالہ، دادا، دادی، نانا، نانی کی خالہ اور اس سے اُوپر۔

(۷) بھائی کی اولاد یعنی بھتیجی اور اُس کی لڑکیاں۔ اور لڑکیوں کی لڑکیاں۔ اور اس سے نیچے۔

دوسرے نسب کی طرح رضاعت (دُودھ پینے پلانے) سے بھی یہ ساتوں قسم کی عورتیں حرام ہو جاتی ہیں، کیونکہ دودھ پینے والا بچّہ اس عورت کے لئے جس نے دودھ پلایا ہے۔ اور اُس کے شوہر کے لئے بمنزلہ بیٹے کے ہو جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے سب رشتہ داریاں دودھ کی قائم ہو جائیں گی بلکہ جس بچہ نے دودھ پیا، اُس کے باپ کے لئے بھی یہ جائز نہیں ہے کہ دودھ پلانے والی عورت کی لڑکی سے جو اُس کے بطن سے ہو، یا اُس کے شوہر کی لڑکی سے نکاح کرے، کیونکہ یہ لڑکیاں اس کی اولاد کے حکم میں ہیں۔ لہٰذا اگر نانی اپنے نواسہ یا نواسی کو یا ساس اپنے داماد کی دوسری اولاد کو دودھ پلائے گی تو اس دودھ پلانے والی کی لڑکی داماد پر ہمیشہ کے لئے حرام ہو جائے گی۔ اور نکاح فسخ ہو جائے گا، لیکن اگر دادی پوتے یا پوتی کو دودھ پلائے تو اُس کی بہو اس کے بیٹے پر حرام نہ ہو گی۔

رضاعت کی آٹھ شرائط ہیں۔

(۱) مرضعہ (دودھ پلانے والی عورت) کا دودھ جائز حمل سے حاصل ہوا ہو۔ یعنی زنا کا نہ ہو۔ اور نہ خود بخود اترا ہو۔

(۲) مرضعہ (دودھ پلاتے وقت) زندہ ہو۔

(۳) بچّہ ہر مرتبہ چھاتی سے منہ لگا کر پیئے۔ یہ نہ ہو کہ کسی برتن میں دودھ کے پلایا جائے۔

(۴) دودھ خالص ہو۔ اُس میں کوئی چیز ملا کے نہ دی جائے۔

(۵) دودھ ایک شوہر سے ہو۔ دو شوہروں سے نہ ہو۔ پس اگر مرضعہ کو شوہر نے طلاق دے دی ہے اور دوسرا عقد کر کے وہ حاملہ ہو گئی ہو۔ اور دودھ برابر جاری رہا ہو۔ اور وضع حمل سے قبل (پہلے شوہر سے) دس مرتبہ اور وضع حمل کے بعد دوسرے شوہر سے) پانچ مرتبہ

کسی بچہ کو دودھ پلایا ہو تو رضاعت ثابت نہ ہوگی۔ اسی طرح یہ بھی شرط ہے کہ مرضعہ ایک ہو۔ یعنی پوری رضاعت ایک عورت سے ہو۔ پس اگر تھوڑا ایک عورت پلائے۔ اور تھوڑا دوسری عورت اگرچہ دونوں ایک ہی شوہر کی بیویاں ہیں تو رضاعت متحقق[1] نہ ہوگی۔

(۶) دودھ پینے والے بچہ کی عمر پورے دو سال کی نہ ہوئی ہو۔ اور مرضعہ کے بچے میں اس کی شرط نہیں ہے کہ اس کا سن بھی دو برس سے کم ہو۔

(۷) بچہ کو ایسا مرض نہ ہو کہ دودھ پی کر تے کر دیتا ہو۔ پس اگر ایسا ہو تو احتیاط لازم ہے۔

(۸) دودھ اتنا پئے کہ اس سے گوشت پیدا ہو۔ اور ہڈی میں طاقت آئے۔ یا یہ کہ ایک شب و روز میں جب بچہ بھوکا ہو۔ مرضعہ نے اُسے دودھ[2] پلایا ہو۔ یا لگاتار پندرہ مرتبہ دودھ پلایا ہو۔ اور ہر مرتبہ بچے نے پیٹ بھر کر پیا ہو۔ لیکن یہ ضروری ہے۔ کہ اس درمیان میں کسی اور کا دودھ اُس نے نہ پیا ہو۔ مگر احوط یہ ہے۔ کہ دس[1] مرتبہ دودھ پیا ہو۔ تب بھی احتیاط کا لحاظ رکھا جائے۔ یعنے رضاعت کا حکم جاری کیا جائے۔

تیسرے وہ عورتیں جو نسب و رضاعت کے بغیر ہمیشہ کے لئے حرام ہیں گیارہ قسم کی ہیں۔

(۱) زوجہ کی ماں جو عقد ہوتے ہی حرام ہو جاتی ہے۔

(۲) باپ کی زوجہ بیٹے پر۔ اور بیٹے کی زوجہ باپ پر۔

(۳) زوجۂ مدخولہ کی بیٹی۔

---

[1] لیکن اگر دو عورتیں ایک ہی شوہر سے دو بچوں کی پوری رضاعت کریں تو ان دونوں بچوں کے درمیان رضاعت متحقق ہو جائے گی۔ پس اس قسم میں مرضعہ کا ایک ہونا شوہر کے ایک ہونے کی مانند نہیں ہے (آقائے محسن حکیم) [2] بشرطیکہ دودھ کے سوا اور کوئی غذا اسے نہ دی گئی ہو۔ ۱۲ (آقائے محسن حکیم)

(۴) جس شوہردار[1] عورت سے یا اُس عورت سے جو کسی کے طلاق رجعی[2] کے عدہ میں ہو۔ جان کر عقد کر لے تو اس کا یہ نکاح صحیح نہ ہوگا۔ وہ ہمیشہ کے لئے حرام ہو جائے گی۔

(۵) اسی طرح اگر شوہردار عورت سے زنا کیا جائے تو وہ ہمیشہ کے لئے حرام ہو جائے گی۔

(۶) اگر کوئی شخص احرام کی حالت میں ہو۔ اور یہ جانتے ہوئے کہ نکاح حرام ہے۔ کسی عورت سے نکاح کرے تو وہ عورت ہمیشہ کے لئے حرام ہو جائے گی۔

(۷) اگر کوئی شخص لڑکے کا انکار کرے کہ یہ میرے نطفہ کا نہیں ہے۔ اور زوجہ اس کا بتائے اس پر دونوں حاکم شرع کے سامنے ایک دوسرے پر لعنت کریں تو یہ عورت اس شخص پر ہمیشہ کے لئے حرام ہو جائے گی۔

(۸) جس لڑکے سے اغلام کیا ہو۔ اس کی ماں بہن اور بیٹی سے نکاح نہیں کر سکتا۔ اس میں کوئی فرق نہیں کہ فاعل و مفعول دونوں خواہ کسی عمر کے ہوں[3]۔

(۹) اگر نابالغ لڑکی سے نکاح کرکے جماع کیا جائے۔ اور افضا واقع ہو۔ یعنی اُس کے حیض و پاخانہ کا مقام ایک ہو جائے۔ تو پھر بنا بر مشہور اُس کے لئے وہ حرام ہو جائے گی۔

(۱۰) وہ عورت جس کے ساتھ عقد ہونے سے قبل[4] اس کی ماں یا بیٹی وغیرہ[5] سے زنا کر چکا ہو۔ اسی طرح اگر وطی باشبہ کر چکا ہو۔ تب بھی یہی حکم ہے[6]۔

---

[1] شوہردار عورت کا ہمیشہ کے لئے حرام ہو جانا بنا بر احتیاط وجوبی ہے۔ ۱۲

[2] عدہ خواہ رجعیہ ہو یا غیر رجعیہ۔ ۱۲

[3] اگر لواطہ کرنے والا بالغ ہو تو اس پر مفعول شخص کی ماں بہن اور بیٹی حرام ہے لیکن اگر لواطہ کرنے والا نابالغ ہو۔ تو بنا بر احتیاط (واجب) اُس کی ماں بہن اور بیٹی سے عقد نہ کرے ۲ (آقائے محسن حکیم)

[4] یا اگر عقد کے بعد اور دخول سے پہلے زنا واقع ہو۔ تب بھی بنا بر احتیاط ہمیشہ کے لئے حرام ہو جائے گی [5] یعنی زانیہ کی ماں اور بیٹی زانی پر حرام ہو جاتی ہے۔ اور زانی کا باپ اور بیٹا زانیہ پر ۱۲ [6] لیکن اگر نکاح کے بعد زنا ہوا ہے۔ یا وطی بالشبہ ہوئی ہے۔ تو اس سے حرمت نہیں ہوتی (محسن)

(۱۱) آزاد زوجہ جسے نو مرتبہ شوہر نے طلاق عدّہ دی ہو تو وہ نویں طلاق کے بعد ہمیشہ کے لئے حرام ہو جائے گی، لیکن تیسری اور چھٹی طلاق کے بعد پھر نکاح کا جائز ہونا اس بات پر موقوف ہے کہ کوئی دوسرا شخص جسے محلل کہتے ہیں۔ اس سے نکاح کرلے۔

چوتھے۔ وہ عورتیں جو بعض حالات میں حرام ہیں۔ اور وہ یہ ہیں۔

(۱) ایک بیوی جب تک عقد میں ہے۔ اُس کی بہن سے نکاح حرام ہے۔

(۲) جب کہ چار عورتیں نکاح دائمی میں موجود ہوں تو پانچویں عورت سے نکاح دائمی کرنا حرام ہے۔

(۳) زوجہ کی بھتیجی یا بھانجی سے بغیر زوجہ کی اجازت کے عقد حرام ہے۔ البتہ اگر وہ اجازت دے دے تو جائز ہے۔

(۴) زنِ کافرہ سے جو اہلِ کتاب نہ ہو مسلمان مرد کا نہ اُس سے نکاح صحیح ہے اور نہ متعہ اور اسی طرح مسلمان عورت کا کافر مرد سے عقد حرام ہے۔ خواہ وہ اہلِ کتاب ہی کیوں نہ ہو۔ اسی طرح زنِ کتابیہ سے بھی بنا بر اقوٰے نکاح دائم جائز نہیں ہے۔ ہاں متعہ کتابیہ سے جائز ہے۔ اور اسی طرح مومنہ عورت کا عقد مخالف (غیر مومن) کے ساتھ بنا بر احوط[1] ناجائز ہے۔

اعمال بعد نکاح

جب دلہن شوہر کے گھر جائے تو مومنین کو کھانے کی دعوت ایک روز یا دو روز دی جائے، اس سے زائد مکروہ ہے۔ اور مستحب ہے کہ دلہن کو جب شوہر کے گھر لایا جائے تو رات کا وقت ہو۔ اور دن میں دعوتِ ولیمہ کی جائے اور دلہن باوضو ہو۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السّلام ارشاد فرماتے ہیں کہ جب دلہن کو تیرے پاس لائیں تو کہہ کہ آنے سے پہلے وضو کرلے۔ اور تو بھی وضو کر۔ اور دو رکعت نماز پڑھ۔ اور دلہن کو بھی حکم کر کہ دو رکعت نماز پڑھے۔ پھر خدا کی حمد بجا لا اور محمدؐ و آلِ محمدؐ پر صلوات بھیج۔ اور دعا کر اور وہ عورتیں جو اُس کے ساتھ آئی ہیں اُن سے کہہ کہ آمین کہیں۔ اور یہ دعا پڑھ۔ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ اِلْفَھَا

---

[1] بنا بر اقوٰی جواز ہے ۱۲

وَوُدَّهَا وَرِضَاهَا وَاَرْضِنِي وَاَجْمَعْ بَيْنَنَا بِاَحْسَنِ اجْتِمَاعٍ وَاَنَسِ اِيْتِلَافٍ فَاِنَّكَ تُحِبُّ الْحَلَالَ وَتَكْرَهُ الْحَرَامَ ۔ اور اپنا ہاتھ دلہن کی پیشانی پر رکھ اور یہ دعا پڑھ اَللّٰهُمَّ عَلٰى كِتَابِكَ تَزَوَّجْتُهَا وَفِي اَمَانَتِكَ اَخَذْتُهَا وَبِكَلِمَاتِكَ اسْتَحْلَلْتُ فَرْجَهَا فَاِنْ قَضَيْتَ لِي فِي رَحِمِهَا شَيْئًا فَاجْعَلْهُ مُسْلِمًا سَوِيًّا وَلَا تَجْعَلْهُ شِرْكَ شَيْطَانٍ پھر دلہن کے دونوں پاؤں کسی ظرف میں دھوئے اور اُس پانی کو گھر میں چھڑکے کہ موجب خیر و برکت ہوگا۔ اور خداوند عالم ستر ہزار پریشانیاں گھر سے دفع فرمائے گا۔ اور ستر ہزار طرح کی برکتیں داخل کرے گا۔ اور چاہیئے کہ سات روز تک دودھ اور سرکہ اور دھنیا اور ترش سیب کھانے سے دلہن کو روکا جائے تاکہ ایسا نہ ہو کہ بانجھ ہو جائے ۔ پھر جب جماع[1] کرنے کا ارادہ ہو تو یہ دُعا پڑھے جو امیر المومنین علیہ السّلام سے منقول ہے بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنِي الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنِي تاکہ جماع میں شیطان شریک نہ ہو ۔ وقتِ جماع بسم اللہ پڑھے ۔ اور حق تعالے سے سوال کرے کہ اُسے فرزند صالح مرحمت فرمائے ۔ اور جماع پیر ، منگل ، جمعرات اور جمعہ کی راتوں میں مستحب ہے اور جمعرات کو بوقت زوال اور بروز جمعہ عصر کے بعد اور جب عورت کی خواہش ہو۔ اور ماہِ رمضان کی شبِ اول میں بھی مستحب ہے۔

مندرجۂ ذیل وقتوں میں جماع کرنا مکروہ ہے ۔ چاند گہن کی رات ، سورج گہن کا دن ، وقت غروب آفتاب یہاں تک کہ سرخی شفق زائل ہو ، بعد طلوعِ فجر ، طلوعِ آفتاب تک سرخ یا زرد و سیاہ آندھی آنے کے دن ، وقت زلزلہ ، وقتِ زوال ہر مہینہ کی پہلی رات سوائے ماہ رمضان کی پہلی رات کے کہ جس میں مجامعت مستحب ہے ۔ ہر مہینہ کی پندرھویں شب ، ہر مہینہ کی آخر کی وہ راتیں جن میں چاند چھپ جاتا ہے ۔ جس رات کو سفر سے واپس آئے ، شب عیدین ، برہنہ ہوکر اور اسی طرح کشتی میں ، مکان کی چھت پر ، پھل دار درخت پر پھلدار درخت کے نیچے ، دھوپ میں ، خضاب لگا کر اور احتلام کے بعد بھی بغیر غسل یا وضو کے جماع کرنا یا کھڑے ہو کر یا اس طرح کہ عورت کی پشت مرد کی طرف ہو جماع کرنا یا رو بقبلہ یا پشت بقبلہ ہو کر جماع کرنا اور بوقت جماع عورت کے مقام پیشاب کی طرف نظر کرنا مکروہ

[1] ہمبستری

ہے۔ اور اسی طرح وقتِ جماع سوائے ذکرِ خدا کے اور کوئی کلام کرنا بھی مکروہ ہے۔ اور ایسی انگوٹھی کا ہاتھ میں ہونا جس پر خدا کا نام یا کوئی آیت کندہ ہو۔ یا حاملہ عورت سے بغیر وضو کے جماع کرنا۔ اور ایسی جگہ جماع کرنا کہ جہاں کوئی تیسرا شخص ہو۔ یہ سب اُمور مکروہ ہیں اور چاہیئے کہ صاف کرنے کے لئے مرد اور عورت کا کپڑا علیحدہ علیحدہ ہو۔ کیونکہ کپڑے کا ایک ہونا عداوت کا باعث ہے۔

حقوق زوجہ و شوہر

شوہر پر بیوی کا نان و نفقہ واجب ہے کہ اُس کے لئے کھانے پینے کی چیزیں، لباس، مکان، خدمت گار وغیرہ اپنی حسبِ استطاعت و قدرت اور رواج کے مطابق مہیا کرتا رہے۔ لیکن اگر عورت نافرمان ہو۔ اور اپنے شوہر کے حقوق ادا نہ کرے۔ تو نان و نفقہ کی مستحق نہ رہے گی۔ شوہروں کو چاہیئے کہ اپنی بیویوں کے ساتھ رعایت برتیں اور اُن کے ساتھ خواہ مخواہ سختی سے پیش نہ آئیں۔ اور اُن کو ایسے کاموں کی تکلیف نہ دیں جو اُن کی قدرت سے باہر ہوں۔ امیر المومنین علیہ السّلام سے منقول ہے کہ عورت بمنزلہ پھول کے ہے خدمت گار نہیں ہے۔ پس اُس سے ملاطفت و نرمی سے پیش آتے رہو۔ تاکہ ہر حال میں تم اُس سے فائدہ حاصل کرسکو۔ حدیثوں میں ہے کہ بیوی کا حق اُس کے شوہر پر یہ ہے۔ کہ اُس کے خرچ کو دے۔ اُس کے کپڑوں کا خیال رکھے اگر وہ کوئی قصور کرے تو اُسے معاف کردے۔ ترش مزاجی سے پیش نہ آئے۔ ہر وقت ماتھے پر تیوری نہ چڑھی رہے۔ کم از کم تیسرے دن گوشت کھلائے۔ چھ مہینے میں ایک مرتبہ مہندی وسمہ دے۔ سال میں چار جوڑے پوشاک دو گرم اور دو سرد بنائے۔ تیل موجود رہے۔ میوے حسبِ قدرت و رواج کھلائے۔ عید کے دنوں میں بہ نسبت اور موقعوں کے کھانے پینے وغیرہ کی چیزیں مہیا کرے۔ اسی طرح شوہر کے حقوق عورت پر ہیں۔ ایک عورت جناب رسالتمآب صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اور عرض کیا کہ یا حضرت زوجہ پر شوہر کا کیا حق ہے۔ فرمایا کہ شوہر کی اطاعت کرے۔ اُس کی نافرمانی نہ کرے اور بغیر اس کی اجازت کے

کوئی چیز کسی محتاج کو نہ دے۔ اور سنتی روزہ بغیر شوہر کی اجازت کے نہ رکھے۔ اور جس وقت وہ جماع کا ارادہ کرے۔ تو انکار نہ کرے۔ اگرچہ اونٹ پر بھی سوار ہو۔ اور بغیر شوہر کی اجازت کے باہر نہ جائے۔ اگر بے اجازت باہر جائے گی تو آسمان و زمین کے فرشتے اس وقت تک اس پر لعنت کریں گے کہ جب تک گھر میں واپس آئے۔ حدیث میں ہے کہ زوجہ پر شوہر کا یہ حق ہے کہ خوشبو لگائے۔ اچھے کپڑے پہنے۔ بناؤ سنگار کرے۔ ہر صبح و شام شوہر کے سامنے حاضر ہو کہ اگر شوہر جماع کا ارادہ رکھتا ہو تو یہ موجود رہے۔ اور انکار نہ کرے۔ اور جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ اگر سوائے خدا کے کسی دوسرے کو سجدہ کرنے کا حکم ہوتا تو میں عورتوں کو حکم دیتا کہ اپنے شوہروں کو سجدہ کریں۔ اور جس عورت کا شوہر اُس کو جماع کے لئے بلائے اور وہ اس قدر تاخیر کرے کہ شوہر سو جائے تو فرشتے اُس عورت پر اُس وقت تک لعنت کرتے ہیں کہ شوہر بیدار ہو۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو عورت اپنے شوہر سے کہے کہ میں نے تم سے بھلائی نہیں دیکھی تو اُس کے تمام اعمال کا ثواب جاتا رہتا ہے۔ پس عورتوں کو چاہیے کہ جہاں تک ہو سکے اپنے شوہروں کو خوش رکھیں۔ اگر شوہر راضی ہے تو خدا اور رسولؐ بھی راضی ہیں۔ اور اگر وہ ناخوش ہے تو یہ بھی خوش نہیں ہو سکتے۔ اپنے شوہر کے آرام و راحت کو ہمیشہ مقدم رکھیں بلکہ شوہر کے ماں بہن یعنی اپنی ساس نندوں کی مرضی کے خلاف کوئی کام نہ کریں۔ کیونکہ اُن کی ناراضگی میاں بیوی کے درمیان میں سارے جھگڑوں کی جڑ ہے۔ اس طرح سسرال کی شکایت کبھی اپنے ماں باپ کے پاس جا کر نہ کرنی چاہیئے۔ ورنہ بات بڑھ جاتی ہے۔ اور ذرا سی زبان تمام عمر گھر آباد نہیں ہونے دیتی۔ ماں باپ کو چاہیئے کہ اپنی لڑکیوں کو لڑکپن ہی سے اس قسم کی تعلیم دیں۔ لڑکیوں کو قرآن پڑھانے اور نماز روزہ کے ضروری مسائل تعلیم کرنے کے بعد کام کاج سینا پرونا اچھی اچھی عادتیں سکھانا چاہیئے۔ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ عورتوں کو کھڑکیوں اور کوٹھوں پر نہ جانے دو۔ اُن کو چرخہ کاتنا سکھاؤ اور سورۃ نور یاد دلاؤ۔ غرضیکہ اُن میں ایسی عادتیں ڈالی جائیں جو شریف زادی لڑکیوں میں ہونی چاہیئں۔ پردہ کے متعلق بہت زیادہ اہتمام ہونا چاہیئے کیونکہ نامحرم کے سامنے

کھلم کھلا آنا حرام ہے۔ پردہ دار عورتوں سے پردہ کا اُٹھنا قرب قیامت کی دلیل ہے۔

اعمالِ طلبِ اولاد

حضرت امام محمد باقر علیہ السّلام سے روایت ہے کہ جس کے اولاد نہ ہوتی ہو۔ وہ ہر روز سو مرتبہ استغفار پڑھے۔ دوسری روایت میں ہے کہ ہر روز صبح و شام ستّر مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ اور ستّر مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہ دس مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ نو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہ اور اس کے بعد ایک مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ کہنا چاہیئے۔ روایت میں ہے کہ طلب اولاد کے لئے سجدہ میں یہ پڑھا کرے۔ رَبِّ هَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّیَّةً طَیِّبَةً اِنَّكَ سَمِیْعُ الدُّعَآءِ۔ رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السّلام سے منقول ہے کہ طلب فرزند کے لئے جماع کے وقت یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیْ وَلَدًا وَّاجْعَلْهُ تَقِیًّا لَیْسَ فِیْ خَلْقِهٖ زِیَادَةٌ وَّلَا نُقْصَانٌ وَّاجْعَلْ عَاقِبَتَهٗ اِلَی الْخَیْرِ۔ اور جو عورت حاملہ نہ ہوتی ہو تو سورۂ آل عمران (پارہ ۳ و ۴) زعفران گلاب سے لکھ کر اُس کے باندھی جائے۔ حاملہ ہو جائے گی۔ اور جو سورۂ فجر (پارہ ۳۰) گیارہ مرتبہ پڑھ کر اپنے اُوپر دم کرے اور پھر جماع کرے۔ خداوند عالم اُسے فرزند عطا فرمائے گا۔

کسی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میرے لڑکا نہیں ہوتا۔ حضرتؑ نے ارشاد فرمایا کہ جب تو اپنی زوجہ سے جماع کا ارادہ کرے تو یہ آیتیں پڑھ ان شاء اللہ تجھ کو فرزند عطا ہوگا۔ وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَیْهِ فَنَادٰی فِی الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّیْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ وَزَكَرِیَّآ اِذْ نَادٰی رَبَّهٗ رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ ۝

روایت میں ہے کہ عورت کے حاملہ ہو جانے کے بعد اگر کوئی شخص چاہے۔ کہ وہ لڑکا جنے۔ تو چار مہینہ کا حمل ہونے سے پہلے متواتر چار جمعہ اس کے پیٹ پر یہ لکھے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ سَمَّیۡتُہٗ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ اَنۡتَ اَیۡضًا مُحَمَّدٌ بِحُرۡمَۃِ مُحَمَّدٍ وَّاَوۡلَادِہِ الطَّیِّبِیۡنَ الطَّاھِرِیۡنَ۔ پھر جب بچہ پیدا ہو تو اُس کا نام محمد رکھا جائے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت ہے کہ بوقت جماع یہ دُعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ رَزَقۡتَنِیۡ ذَکَرًا سَمَّیۡتُہٗ مُحَمَّدًا۔ بچہ کا نام محمد رکھے۔ حضرت امام زین العابدین علیہ السّلام سے منقول ہے کہ طلب فرزند کے لئے ستّر مرتبہ یہ دعا پڑھے۔ رَبِّ لَا تَذَرۡنِیۡ فَرۡدًا وَّاَنۡتَ خَیۡرُ الۡوَارِثِیۡنَ وَاجۡعَلۡ لِّیۡ مِنۡ لَّدُنۡکَ وَلِیًّا یَّرِثُنِیۡ فِیۡ حَیٰوتِیۡ وَیَسۡتَغۡفِرُ لِیۡ بَعۡدَ مَوۡتِیۡ وَاجۡعَلۡہُ خَلۡقًا سَوِیًّا وَّلَا تَجۡعَلۡ لِلشَّیۡطَانِ فِیۡہِ شِرۡکًا وَّلَا نَصِیۡبًا اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡتَغۡفِرُکَ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡکَ اِنَّکَ اَنۡتَ الۡغَفُوۡرُ الرَّحِیۡمُ۔

اعمال وقتِ حمل و آسانیٔ وضع حمل

سورۃ بیّنہ (پارہ ۳۰) کو اگر لکھ کر پانی سے دھویا جائے۔ اور اس پانی کو حاملہ عورت پئے تو اُس کا حمل ساقط نہ ہوگا۔ اور تمام آفتوں سے محفوظ رہے گا۔

دیگر۔ ان آیات کو پوست آہو پر لکھ کر ابتدائے حمل سے لے کر چالیس روز تک حاملہ کے پاس رکھا جائے۔ پھر علیحدہ کر لیا جائے۔ اور وضع حمل کے مہینہ میں پھر اُس کے پاس رہے تو بچہ تمام آفتوں سے محفوظ رہے گا۔ وہ آیات یہ ہیں۔ وَاَیُّوۡبَ اِذۡ نَادٰی رَبَّہٗۤ اَنِّیۡ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنۡتَ اَرۡحَمُ الرّٰحِمِیۡنَ فَاسۡتَجَبۡنَا لَہٗ فَکَشَفۡنَا مَا بِہٖ مِنۡ ضُرٍّ وَّاٰتَیۡنٰہُ اَھۡلَہٗ وَمِثۡلَھُمۡ مَّعَھُمۡ رَحۡمَۃً مِّنۡ عِنۡدِنَا وَذِکۡرٰی لِلۡعٰبِدِیۡنَ۔

اور جس عورت کو خون زیادہ آجائے۔ ان آیات کو اُس کے دامن پر لکھیں خون منقطع ہو جائے گا۔ اِنَّ الَّذِیۡ فَرَضَ عَلَیۡکَ الۡقُرۡاٰنَ لَرَآدُّکَ اِلٰی مَعَادٍ لِکُلِّ نَبَاٍ مُّسۡتَقَرٌّ لِکُلِّ نَبَاٍ مُّسۡتَقَرٌّ لِکُلِّ نَبَاٍ مُّسۡتَقَرٌّ لَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔

حضرت امیر المومنین علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جس روز کہ لڑکا متولّد ہو۔ حاملہ سات دانۂ خرما کھالے جو مولود کے فہم و فراست میں زیادتی کا باعث ہوگا۔ وضع حمل کی آسانی کے لئے اس دعا کو لکھ کر حاملہ کی ران پر باندھا جائے۔ مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى يَا خَالِقَ النَّفْسِ مِنَ النَّفْسِ وَمُخَلِّصَ النَّفْسِ مِنَ النَّفْسِ فَرِّجْ عَنْهَا فَاَلْقَتْهُ سَوِيًّا بِاِذْنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

اگر اس شکل کو لکھ کر حاملہ کی داہنی ران پر باندھا جائے تو وضع حمل آسان ہو جائے۔

دیگر۔ برائے آسانی وضع حمل اس شکل کو لکھ کر حاملہ کی بائیں ران پر باندھا جائے وہ شکل یہ ہے۔

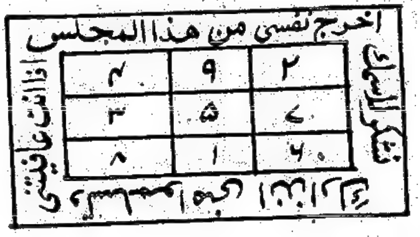

ھسھمھالھصھمھصمیعہ لھنہ

دیگر۔ اسی مطلب کے لئے حاملہ پر یہ دُعا پڑھی جائے۔ يَا خَالِقَ النَّفْسِ مِنَ النَّفْسِ وَمُخَلِّصَ النَّفْسِ مِنَ النَّفْسِ اَخْلِصْهُ بِحَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ۔

دیگر۔ سورۃ انّا انزلناہ کو حاملہ پر پڑھنے سے ولادت آسان ہو جائے گی۔

دیگر۔ خواص السّورۃ میں ہے کہ سورۃ ذاریات یا سورۃ واقعہ یا سورۃ انشقاق کو لکھ کر حاملہ کے باندھا جائے تو وضع حمل آسان ہو جائے گا۔ اور جب ولادت ہو جائے تو اسے اُتار لیا جائے۔

اعمال بعد ولادت

بچّہ پیدا ہونے کے بعد اُس کو غسل دینا سفید پارچہ میں لپیٹنا۔ اُس کے داہنے کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہنا اور خاکِ شفا یا شہد یا خرما کو فرات کے پانی یا شیریں پانی سے آمیزش کر کے اُس کے تالو کو اٹھانا یہ سب امور ناف کاٹنے سے پہلے سُنّت ہیں۔ اور سورۃ الحاقہ یا معوذتین (سورۃ فلق و سورۃ ناس) کو لکھ کر بطور تعویذ بچّہ کے گلے میں ڈالا جائے۔ تو جمیع آفات و بلیّات اور ہر شر سے محفوظ ہو جائے گا اور اُم الصّبیان کے دفعیہ کے لئے یہ شکل لکھ کر بچّہ کے گلے میں لٹکائی جائے۔

جولیوث اراوث هیون بوطوث سلموث سلمومانعین الغیاد

وماد رنا فوونا اهیون حیوں۔

سنّت ہے کہ بچّہ کے پیدا ہونے سے سات روز بعد اُس کا نام حضرات انبیاء و آئمہ معصومین علیہم السّلام کے ناموں پر رکھا جائے اور وہ نام رکھنے چاہئیں جو عبُودیت پر مشتمل ہوں۔ مثلاً عبد الکریم۔ عبد الرحیم وغیرہ اور بدترین نام یعنی حکیم۔ حکم۔ خالد۔ مالک وحارث اور بدترین کنیت ابو علیلی۔ ابو الحکم اور ابو مالک نہیں رکھنے چاہئیں۔ اور جس بچّہ کا نام محمد رکھا جائے اُس کی کنیت ابو القاسم نہ ہو۔ اور سُنّت ہے کہ اسی روز عقیقہ کیا جائے۔ اور اس سے پہلے بچّہ کا سر منڈوایا جائے اور بالوں کے برابر سونا یا چاندی تصدّق کیا جائے۔ اور مکروہ ہے کہ سر مونڈنے کے وقت کچھ بال بطور کاکل یا گیسو چھوڑ دئے جائیں۔ اور اُسی روز بچہ کے کان میں خواہ لڑکا ہو یا لڑکی سُوراخ کرنا مستحب ہے۔ اور اُس روز بچّہ کا ختنہ بھی سنّت ہے۔

عقیقہ

عقیقہ سنّت مؤکدہ ہے۔ اور گوسفند کی بجائے اس کی قیمت تصدّق کرنا کافی نہیں ہے۔ اگر بچہ کی پیدائش کے ساتویں روز کسی وجہ سے عقیقہ نہ ہوسکے تو اُس کے بالغ ہونے کے وقت تک ولی کے ذمہ ہے اور بالغ ہونے کے بعد اُسے خود اپنا عقیقہ کرنا چاہیئے اور اگر بچہ ساتویں روز بعد زوال مرجائے تو بھی عقیقہ کا استحباب ساقط نہیں ہوتا حدیث میں ہے کہ جب تک عقیقہ نہیں ہوتا۔ بچّہ آفتوں میں مبتلا رہتا ہے۔ اور عقیقہ کے لئے اونٹ پانچ برس کی عمر سے اور بکرا دو سال سے اور بھیڑ یا دنبہ ایک سال سے کم نہ ہو زیادہ کی کوئی حد نہیں ہے۔ اور سنّت ہے کہ اس میں قربانی کے جانور کی سب شرطیں پائی جائیں۔ یعنی دبلا پتلا نہ ہو۔ اور کسی قسم کا جسمانی عیب اُس میں نہ ہو۔ چاہیئے کہ عقیقہ کا جانور نر ہو۔ خواہ مولود لڑکا ہو یا لڑکی۔ اور سنّت ہے کہ ذبح کے بعد جانور کا بند سے بند جدا کریں۔ ہڈیاں نہ توڑی جائیں۔ اور گوشت پکا کر کم سے کم دس مومنین کی دعوت کی جائے اور کچا گوشت تقسیم کرنے میں بھی مضائقہ نہیں ہے۔ اور عقیقہ کا چوتھا حصہ پاؤں کی طرف

سے دایہ کو دیا جائے۔ اور اگر دایہ نہ ہو تو ماں کو دیا جائے کہ وہ اُسے تصدق کر دے۔ اور باقی تین حصّے حاجت مند مومنین میں تقسیم کر دئے جائیں۔ اور چاہیئے کہ بچہ کے ماں باپ اس گوشت کو نہ کھائیں بلکہ اُن کے متعلقین جن کا کھانا پہننا اُن کے ذمہ ہو وہ بھی نہ کھائیں۔ اور مُوتراشی[1] سے پہلے جانور کو ذبح نہ کیا جائے بلکہ بعد میں یا دونوں کام ایک وقت میں اور ایک ہی مقام پر ہوں حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت ہے کہ ذبح کے وقت یہ دُعا پڑھے۔ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ عَقِيْقَةٌ عَنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ لَحْمُهَا بِلَحْمِهٖ وَدَمُهَا بِدَمِهٖ وَعَظْمُهَا بِعَظْمِهٖ وَشَعْرُهَا بِشَعْرِهٖ وَجِلْدُهَا بِجِلْدِهٖ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا وِقَاءً لِّاٰلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ السَّلَامُ (فلاں بن فلاں کی جگہ لڑکے اور اس کے باپ کا نام لے) اور اگر لڑکی کا عقیقہ ہو تو اسی دُعا کو اس طرح پڑھے۔ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ عَقِيْقَةٌ عَنْ فُلَانَةَ ابْنَةِ فُلَانٍ لَحْمُهَا بِلَحْمِهَا وَدَمُهَا بِدَمِهَا وَعَظْمُهَا بِعَظْمِهَا وَشَعْرُهَا بِشَعْرِهَا وَجِلْدُهَا بِجِلْدِهَا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا وِقَاءً لِّاٰلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ السَّلَامُ اور یہاں بھی فلانۃ ابنۃ فلان کی جگہ لڑکی کا اور اُس کے باپ کا نام لے۔

دوسری روایت میں ہے کہ ذبح عقیقہ کے وقت یہ دعا پڑھے يَا قَوْمِ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ اِنَّ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّتَقَبَّلْ مِنْ ۔ فلاں بن فلاں (یہاں مولود اور اُس کے باپ کا نام لے) اور اس کے بعد بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ کر ذبح کیا جائے۔

1۔ موتراشی ۔ بال منڈوانا

ختنہ

بچہ کی پیدائش کے ساتویں دن ختنہ کرنا سُنّت ہے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ اپنے بچوں کا ساتویں روز ختنہ کرو۔ کہ اس سے بچہ کا بدن زیادہ پاک ہوتا ہے۔ اور اس کے بدن میں گوشت جلد پیدا ہوتا ہے۔ اور جس کا ختنہ نہ ہوا ہو زمین اُس کے پیشاب سے کراہت کرتی ہے۔ بچہ کا ختنہ بلوغ تک ولی کے ذمہ ہے اور جب لڑکا بالغ ہو جائے تو پھر خود اس پر واجب ہے اور ختنہ کے وقت یہ دُعا پڑھی جائے۔ اَللّٰھُمَّ ھٰذِہٖ سُنَّتُكَ وَسُنَّةُ نَبِيِّكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَاتِّبَاعٌ مِّنَّا لَكَ وَلِنَبِيِّكَ لِمَشِيَّتِكَ وَاِرَادَتِكَ وَقَضَائِكَ لِاَمْرٍ اَرَدْتَهٗ وَقَضَاءٍ حَتَمْتَهٗ وَحُكْمٍ اَنْفَذْتَهٗ فَاَذِقْهُ حَرَّ الْحَدِيْدِ فِيْ خِتَانِهٖ وَحِجَامَتِهٖ لِاَمْرٍ اَنْتَ اَعْرَفُ بِهٖ مِنِّيْ اَللّٰهُمَّ فَطَهِّرْهُ مِنَ الذُّنُوْبِ وَزِدْ فِيْ عُمْرِهٖ وَادْفَعِ الْاٰفَاتِ عَنْ بَدَنِهٖ وَالْاَوْجَاعَ عَنْ جِسْمِهٖ وَزِدْهُ فِي الْغِنٰى وَادْفَعْ عَنْهُ الْفَقْرَ فَاِنَّكَ تَعْلَمُ وَلَا نَعْلَمُ

اعمال رضاع مولود در حق فرزند

جناب رسالت مآب صلّے اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے روایت ہے کہ فرزند کے لئے زنِ دیوانہ و زنِ بدکردار کے دودھ سے اجتناب کرو۔ اور جب عورت کا دودھ کم ہو تو سورۃ یٰس یا سورۃ فتح یا سورۃ حجر زعفران سے لکھو۔ اور اُسے پانی سے دھو کر عورت کو پلاؤ۔ اُس کا دودھ زیادہ ہو جائے گا۔ اور اگر بچہ مٹی کھاتا ہو تو یہ آیات سورۃ سبا کی لکھ کر بطور تعویذ بچہ کے گلے میں ڈالیں۔ بچہ مٹی کھانا چھوڑ دے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ وَيَقْذِفُوْنَ بِالْغَيْبِ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ وَّحِيْلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُوْنَ كَمَا فُعِلَ بِاَشْيَاعِهِمْ مِّنْ قَبْلُ اِنَّهُمْ كَانُوْا فِيْ شَكٍّ مُّرِيْبٍ ۝

اور دانتوں کے آسانی سے نکل آنے کے لئے سورہ ق کو لکھ کر اسے پانی سے دھوئیں اور اُس پانی سے بچہ کے دہن کو دھوئیں۔ دانت آسانی سے نکل آئیں گے۔ جب بچہ تین سال کا ہو جائے تو اس سے کہلواؤ۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور جب اُس کی عمر تین سال سات ماہ اور بیس روز کی ہو جائے تو اُسے پڑھاؤ کہ وہ سات بار مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہے اور جب وہ پانچ سال کی عمر کا ہو جائے تو اُسے دائیں بائیں کی پہچان کراؤ۔ اور اُسے کہو کہ رُو بقبلہ ہو کر سجدہ کرے۔ اور جب سات برس کا ہو جائے تو اُسے کہو کہ منہ ہاتھ دھو کر نماز پڑھے اور مکتب میں جائے اور نو سال کی عمر میں بچہ کو کہو کہ وضو کرے اور نماز پڑھے اور اگر ترک کرے تو اُسے سرزنش کرو۔ اور جب بچہ چودہ سال کا ہو جائے تو اُسے کہو کہ کسب علوم کرے اور حلال و حرام یاد کرے۔ باپ کا یہ فریضہ ہے کہ بیٹے کا اچھا نام تجویز کرے اُسے ادب سکھائے۔ قرآن شریف پڑھائے۔ اُسے پاک رہنے کی ہدایت کرے۔ اور تیر اندازی وغیرہ کی تعلیم دلائے۔ اور اُسے خوش حال زندگی بسر کرنے کے لئے تربیت دے۔

طلاق کا بیان

زوجہ کو زوجیت سے خارج کرنے کا نام طلاق ہے۔ اور چونکہ طلاق بڑا سخت معاملہ ہے۔ لہٰذا نہایت اچھی طرح اور ٹھنڈے دل سے سوچ سمجھ کر طلاق کا اقدام کیا جائے۔ پاک دامن عورت کے طلاق پر عرشِ الٰہی کانپ اُٹھتا ہے۔ اور خداوندِ عالم کے نزدیک حلال اُمور میں طلاق سے زیادہ ناگوار کوئی چیز نہیں ہے جب زن و شوہر کی نااتفاقی و ناچاقی بالکل اصلاح کے قابل نہ رہے۔ اور بجز علیحدگی کے اور کوئی چارہ کار نہ ہو تو طلاق ضروری ہو جاتی ہے۔ اور خصوصاً جب کہ عورت اپنی علیحدگی کے لئے جائز خواہش بھی رکھتی ہو تو شوہر کا طلاق پر آمادہ نہ ہونا ظلم عظیم اور عورت کے لئے بڑی مصیبت ہے۔ طلاق دینے والے کی شرائط یہ ہیں کہ وہ عاقل ہو۔ بالغ ہو۔ اپنے قصد و اختیار سے طلاق دے۔ لہٰذا نابالغ اور مجنون کا طلاق دینا صحیح نہیں

ہے۔ البتہ مجنون کا ولی اگر اُس کی زوجہ کو طلاق دے تو جائز ہے۔ بخلاف نابالغ کے ولی کے کہ وہ طلاق نہیں دے سکتا۔ اور بے قصد و ارادہ یا مذاق میں ویسے ہی طلاق کے الفاظ نکل جانے سے طلاق نہیں ہوتی ہے۔ اور نہ جبراً طلاق صحیح ہوگی۔

شرائط مطلقہ۔ عقد دائم میں ہو۔ پس متعہ میں طلاق نہیں ہے بلکہ اس میں جب مدّت گزر جائے یا شوہر مدّت بخش دے۔ جدائی حاصل ہو جائیگی۔ دوسرے طلاق کے وقت حیض و نفاس سے پاک ہو[1]۔ لیکن اگر غیر مدخولہ یا حاملہ ہو[2] یا شوہر کہیں باہر ہو[3]۔ اور اُسے حالات نہ معلوم ہو سکیں[4] تو ان صورتوں میں اس کے لحاظ کی ضرورت نہیں ہے۔ طلاق صحیح قرار پائے گی۔ اگرچہ بعد میں معلوم ہو کہ بوقتِ طلاق وہ حیض یا نفاس کی حالت میں تھی۔ تیسرے طلاق اُس زمانہ طہارت میں ہو جس میں جماع نہ ہوا ہو۔ مگر یہ شرط نابالغ لڑکی اور حاملہ اور اس عورت کے لئے نہیں ہے۔ جس کی عمر حیض آنے کی ختم ہو چکی ہو۔ لیکن جو عورت سن حیض میں ہو مگر حیض نہ آتا ہو۔ اُس کی طلاق جماع کے تین مہینے بعد صحیح ہوگی۔ چوتھے مطلقہ کا تعیّن ہو۔ پس کسی ایک زوجہ کو بلا تعیّن طلاق دینا صحیح نہ ہوگا۔

شرائط طلاق۔ صیغۂ طلاق صحیح عربی میں ہو۔ اور دو عادل گواہوں کے سامنے ہو جو صیغۂ طلاق کو سُنیں۔ صیغہ کے لئے اگر شوہر خود جاری کرے تو صرف یہ کہنا کافی ہے فُلَانَۃُ زَوْجَتِیْ طَالِقٌ (فلانہ کی جگہ اپنی زوجہ کا نام لے) اور اگر کسی کو وکیل کر دیا ہو تو وہ یہ کہے۔ فُلَانَۃُ

---

[1] کبیر السّن، غیر بالغہ اور غیر حاملہ میں بھی شرط ہے کہ طہر میں جماع نہ ہوا ہو۔ (آقائے محسن حکیم)

[2] اور حمل کا علم بھی ہو گیا ہو پس اگر علم نہ ہو کہ حمل ہے تو احوط یہ ہے کہ معلوم ہونے کے بعد پھر سے طلاق دے۔ اس طرح اس صورت میں بھی بنا بر احتیاط پھر سے طلاق دے کہ جب طلاق اُس پاک رہنے کے زمانہ میں واقع ہوئی ہو جس میں جماع ہوا ہو۔ اور حمل بھی رہ گیا ہو جو ظاہر نہ ہوا ہو۔ ۱۲

[3] ہاں اگر اس کے باہر جاتے وقت وہ حیض سے تھی یا پاک تھی۔ اور یہ جماع کر چکا تھا تو ایسی صورت میں طلاق کے لئے اتنا عرصہ ٹھہرے کہ عادۃً علم ہو جائے کہ دوسرے طہر کا زمانہ آگیا۔ ۱۲

[4] یہاں تک کہ عادت وغیرہ شرعی طریقوں سے بھی نہ معلوم ہو سکیں ۱۲ (آقائے محسن حکیم)

زَوْجَتُہٗ مُوَکِّلِیْ طَالِقٌ (لفظ فلانہ کی جگہ عورت کا نام لے) اور لفظ طَالِقٌ کہے بغیر طلاق نہ واقع ہوگی۔

اقسام طلاق - دو قسم کی طلاق ہے۔ ایک طلاق بائن جس کے بعد عدۃ کے اندر طلاق دینے والا رجوع نہیں کر سکتا۔ اس کی پانچ صورتیں ہیں۔

(۱) ایسی سن رسیدہ عورت (زن یائسہ) کا طلاق جس کے حائض ہونے کا زمانہ ختم ہو چکا ہو۔

(۲) نابالغ لڑکی کا طلاق۔

(۳) زوجہ غیر مدخولہ کا طلاق۔ یعنے وہ طلاق جو صرف نکاح کے بعد رخصتی سے قبل عمل میں آئے۔

(۴) تیسری مرتبہ کی طلاق جس کے بعد اُس عورت کی طرف رجوع نہیں ہو سکتا۔ صورت یہ ہے کہ اگر ایک دفعہ طلاق دینے کے بعد عدّہ گزر گیا اور پھر نکاح کیا۔ اور دوبارہ طلاق دیا اور عدّہ گزرنے کے بعد پھر نکاح کیا۔ اب تیسرا اگر طلاق دیا تو عدّہ گزرنے کے بعد اُس کے ساتھ نکاح نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ محلّل نہ ہو جائے لیکن اگر پھر ایسا ہوا کہ عدّہ میں دو دفعہ رجوع کر کے تیسرا (یعنی چھٹا) طلاق ہو۔ اور پھر محلل کی ضرورت ہو۔ اور محلل کے بعد پھر شوہر اول عقد کرے اور پھر ایسے ہی تین طلاق دے۔ تو نویں طلاق کے بعد وہ ابدی طور پر حرام ہو جائے گی۔

(۵) اُس عورت کی طلاق جو شوہر سے کراہت رکھتی ہو۔ اور اسے طلاق کے عوض میں کچھ مال دے یا اُسے حق مہر بخش دے۔ اس طلاق کا نام "طلاق خلعی" ہے۔ اسی طرح اگر زوجہ و شوہر ایک دوسرے سے کراہت رکھتے ہوں۔ اور زوجہ شوہر کو طلاق کے عوض کچھ دے جسے "مبارات" کہتے ہیں تو یہ بھی طلاق بائن ہوگی۔ صرف پانچویں صورت (عدہ خلع و مبارات) میں اگر عورت عدّہ کے اندر خود اس مال کی واپسی چاہے جو طلاق کے عوض میں شوہر کو دیا ہے تو شوہر کو بھی اس طلاق میں رجوع کا حق حاصل ہو جائے گا۔

دوسرا طلاق رجعی - جس میں عدّہ کے اندر شوہر رجوع کر سکتا ہے اور عورت

مطلقہ رجعیہ زوجہ کے حکم میں ہے۔ اور جب تک اس کا عدّہ تمام نہ ہوگا شوہر کے مرنے پر میراث پائے گی۔ اور اسی طرح اگر وہ مرجائے تو شوہر بھی اس کا ترکہ پائے گا۔

خلع میں بھی شرط ہے کہ شوہر بالغ و عاقل ہو۔ اور بقصد و اختیار خلع واقع کرے۔ اور عورت حیض میں نہ ہو۔ اور اس طہر میں شوہر نے مباشرت نہ کی ہو۔ جیسا کہ طلاق میں بیان ہوا پہلے "عوض" یا مقدار مال کی تشخیص کی جائے اور اُس کی کوئی حد معیّن نہیں۔ پس جس پر شوہر و زوجہ راضی ہو جائیں۔ اگر وکیل ہو تو یوں کہے۔ زَوْجَۃُ مُوَکِّلِیْ مُخْتَلِعَۃٌ عَلٰی عِوَضِ الْمَبْلَغِ الْمَعْلُوْمِ۔ اور خلع بعوض زر مہر ہو تو کہے۔ عَلٰی عِوَضِ الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ اور لفظ مختلعہ میں بکسر لام اور بفتح لام دونوں کا احتمال ہے۔ پس بنا بر احوط ایک مرتبہ مُخْتَلِعَۃٌ اور دوسری مرتبہ مُخْتَلَعَۃٌ کے ساتھ کہے۔ اور اگر شوہر خود صیغہ خلع جاری کرے تو کہے زَوْجَتِیْ فُلَانَۃُ مُخْتَلَعَۃٌ عَلٰی عِوَضِ الْمَبْلَغِ الْمَعْلُوْمِ۔ یا زوجہ کو مخاطب کر کے کہے اَنْتِ مُخْتَلَعَۃٌ عَلٰی عِوَضِ الْمَبْلَغِ الْمَعْلُوْمِ۔ اور فلانہ کی جگہ اپنی عورت کا نام لے اس میں بھی قرأت کا لحاظ اور معنوں کا جاننا ضروری ہے۔ اور صیغہ خلع کے بعد صیغۂ طلاق بھی جاری کرے۔ پس وکیل یوں کہے زَوْجَۃُ مُوَکِّلِیْ مُخْتَلِعَۃٌ فَھِیَ طَالِقٌ۔

عدّہ طلاق و وفات

نابالغہ لڑکی اور غیر مدخولہ اور زن یائسہ کے لئے طلاق کا عدہ نہیں ہے۔ اور جس عورت کو حیض آتا ہو اس کے عدہ کا زمانہ تین طہر ہوگا۔ مثلاً طلاق کے بعد پہلا طہر اگرچہ ایک لمحہ بھی ہو تو اس کا شمار ہو جائے گا۔ دوسرا طہر اس سے پہلے حیض سے پاک ہونا۔ اور تیسرا طہر دوسری مرتبہ حیض کے ایّام ختم ہو کر پورا پاک رہنے کا زمانہ۔ بس یہ عدہ کا زمانہ ہے۔ اور تیسرا حیض شروع ہوتے ہی عدّہ سے باہر ہو جائے گی۔ اور وہ عورت جس کا سن تو حیض آنے کا ہو لیکن وہ حائض نہ ہوتی ہو۔ اس کے لئے طلاق کا عدّہ تین مہینے کا زمانہ ہے

لہ احوط یہ ہے کہ دو طہر اور پورے دو نوں حیض ان دونوں میں جس کی مدّت زیادہ ہو اس کو زمانہ عدہ قرار دے ۱۲۔

اور ممتوعہ عورت کے عدّہ کی مدّت دو حیض[1] ہوگی۔ اور اگر زوجہ حاملہ ہو تو اس کے عدّہ کی مدّت تا وضع حمل ہوگی۔ خواہ وضع حمل اسقاط ہی کی صورت میں کیوں نہ ہو۔ ہر عورت کے لئے عدّہ کا زمانہ طلاق واقع ہونے کے وقت سے شروع ہو جاتا ہے اور عدّہ کے اندر اس عورت کا نان و نفقہ و مکان مرد کے ذمہ ہے۔ جس کو طلاق رجعی دی گئی ہو۔ اس زمانہ میں عورت کے لئے مکان سے باہر نکلنا ناجائز ہے۔ اور طلاق بائن میں صرف حاملہ عورت کے نان و نفقہ وغیرہ کا بچّہ پیدا ہونے تک مرد ذمّہ دار ہے۔

عدّۂ وفات وہ عدّہ ہے جو شوہر کے مرنے پر زوجہ کے لئے واجب و لازم ہے عدّۂ وفات کی مدت چار مہینے دس دن ہے۔ خواہ زوجہ نابالغہ ہو۔ یائسہ ہو یا غیر یائسہ ہو۔ یا غیر مدخولہ ہو یا ممتوعہ ہو۔ لیکن اگر زوجہ حاملہ ہو تو چار مہینے دس دن اور وضع حمل ان دونوں میں جو زمانہ زیادہ ہو۔ وہی عدّہ کی مُدّت قرار پائے گا۔ اور اگر زوجہ کنیز[2] ہو۔ تو عدّۂ وفات دو مہینے پانچ دن ہوگا۔ اور عدّۂ وفات اُس وقت سے شروع ہوتا ہے کہ جب عورت کو شوہر کے مرنے کی خبر معلوم ہو۔

جس عورت کا شوہر مر جائے۔ اُس پر زمانۂ عدہ میں رنگین لباس، سُرمہ اور اس قسم کی چیزوں سے زینت کرنا حرام ہے کیونکہ ایسا عمل بناؤ سنگھار کہا جاتا ہے۔

ظہار کا بیان

اگر کوئی شخص اپنی زوجہ کو اپنی ماں یا بہن کی پشت سے تشبیہ دے۔ اور اپنی عورت سے یہ کہے اَنْتِ عَلَیَّ کَظَهْرِ اُمِّیْ اَوْ اُخْتِیْ (یعنی تو میرے لئے میری ماں یا بہن کی پشت کی مانند ہے۔ اسے ظہار[3] کہتے ہیں۔ جس سے زوجہ حرام ہو جاتی ہے۔ جبتک کہ

---

[1] یعنی نوّے دن (آقائے محسن حکیم) [2] احوطیہ ہے کہ کنیز بھی آزاد عورت کی طرح چار مہینہ دس دن عدہ رکھے بلکہ ام ولد (یعنی صاحب اولاد) کے لئے یہ حکم قوّت سے خالی نہیں ہے ۱۲ (آقائے محسن حکیم)

[3] ظہار سے زوجیت زائل نہ ہوگی نہ ظہار میں عدّہ ہے۔ صرف مرد کو جماع کرنا حرام ہے جب تک کہ کفارہ نہ دیا جائے ۱۲ (آقائے محسن حکیم)

کفارہ نہ دے۔ اس میں شرط ہے کہ زوجہ مدخولہ ہو۔ اور شوہر بالغ اور عاقل ہو۔ اور اُس نے بقصد و اختیار ظہار کیا ہو۔ اور شاہدین عادلین کے سامنے الفاظ کہے ہوں۔ اور ظہار ایام حیض میں واقع نہ ہو۔ اور اس طہرؐ میں شوہر نے مباشرت نہ کی ہو۔ کفارہ کی صورت یہ ہے کہ پہلے غلام آزاد کرنے کا حکم ہے۔ پھر اگر یہ ممکن نہ ہو۔ تب دو مہینے کے روزے رکھے اور جب یہ ممکن نہ ہو۔ تب ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔

اُمورِ خانہ داری

مکان

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام فرماتے ہیں کہ انسان کی سعادت یہ ہے کہ اس کی رہائش کے لئے مکان فراخ ہو۔ اور تین چیزیں ایسی ہیں جو مومن کے لئے راحت و مسرّت کا موجب ہوتی ہیں۔ ایک فراخ و کشادہ گھر، دوسرے نیک بیوی جو دُنیا و آخرت کے اُمور میں اس کی مدد کرے۔ اور تیسرے بیٹی یا بہن۔ جب تک اُس کے عیال میں رہے۔ ضرورت سے زیادہ مکان نہیں بنانا چاہیئے۔ حدیث میں وارد ہے کہ جو شخص اپنی ضرورت و حاجت سے زیادہ مکان بنائے وہ مکان اس کے مالک پر وبال ہوگا اور ایسا بھی نہ ہو کہ لوگوں کو دکھانے یا ہمسایوں پر فخر و غرور کرنے کے لئے تعمیر کیا جائے۔ اور آٹھ ہاتھ سے زیادہ اونچا مکان نہ ہونا چاہیئے۔ کسی شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے شکایت کی کہ میرے اہل و عیال کو جنات آزار پہنچاتے ہیں حضرت نے پوچھا کہ تیرے مکان کی بلندی کتنی ہے۔ اُس نے عرض کی دس ہاتھ۔ حضرت نے فرمایا کہ زمین سے آٹھ ہاتھ ناپ کر باقی جگہ میں دس ہاتھ تک آیۃ الکرسی اس مکان کے گرد لکھ دے اور بہتر ہے کہ مکان میں ایک مقام نماز کے واسطے معیّن کیا جائے۔ حضرت امیر المومنین علیہ السّلام نے بھی ایک حجرہ نماز کے واسطے مقرر فرمایا تھا۔ گھر میں قرآن کی تلاوت ترک نہ کی جائے۔ کیونکہ جس گھر میں قرآن زیادہ پڑھا جائے گا۔ وہاں خیر و برکت زیادہ ہوگی

ؐ طہر میں جماع نہ ہونے کی شرط اس وقت ہے جبکہ شوہر حاضر یا حاضر کے حکم میں ہو (آقائے محسن حکیم)

رحمت کے فرشتوں کا نزول ہوگا۔ اور شیاطین دُور ہوں گے۔ اور جو شخص مکان خریدے تو سُنّت ہے کہ مومنین کو کھانے کی دعوت دے اور جب نیا مکان تعمیر کرے تو گوسفند ذبح کرے۔ اور اس کا گوشت محتاجوں کو کھلائے۔ اور یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اَدْحَرْ عَنِّیْ مَرَدَۃَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالشَّیَاطِیْنِ وَبَارِكْ لِیْ فِیْ بِنَائِیْ ۔ خداوند عالم جنّ وانس وشیاطین کے ضرر وشر سے محفوظ رکھے گا۔ اور وہ مکان اُس کے لئے موجب خیر وبرکت ہوگا۔

پرورش جانور

وارد ہے کہ گائے، بھیڑ، بکری، مرغ، کبوتر کا گھر میں پالنا برکت کا باعث ہوتا ہے۔ اور ان کی وجہ سے گھر کے بچے شیاطین کے شر وضرر سے محفوظ رہتے ہیں۔ اور جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ایک مرتبہ اپنی پھوپھی سے فرمایا کہ کیوں تم اپنے گھر میں برکت نہیں رکھتی ہو۔ انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ برکت کیا چیز ہے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ دودھ دینے والی بکری۔ پھر فرمایا کہ جس کے گھر میں دودھ دینے والی بکری یا بھیڑ یا گائے ہو تو وہ اُس گھر کی برکت کا باعث ہے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس گھر میں ایک سفید مرغ پر کھلا ہو۔ وہ گھر اور اُس کے گرد سات گھر بلاؤں سے محفوظ رہتے ہیں۔ حضرت امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ مرغ کی آواز اُس کی نماز ہے۔ اور پر بجانا اس کے رکوع وسجود ہیں۔ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے منقول ہے کہ مرغ کو گالی نہ دو۔ اس لئے کہ وہ لوگوں کو نماز کے لئے جگاتا ہے۔ حدیث میں ہے کہ کبوتر خدا کو بہت یاد کرتے ہیں۔ اور اہل بیتؑ کو دوست رکھتے ہیں۔ اور گھر والے کے لئے دعا کرتے ہیں۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے دولت سرا میں ایک جوڑا کبوتروں کا تھا۔ اور گھر سے فاختہ، کوّے اور مور کو دفع کر دینا چاہیئے۔ اور چھپکلی کو مار دینا چاہیئے۔

کھانا پینا

احادیث میں ہے کہ عمدہ کھانا، خود کھانا اور دوسروں کو کھلانا نہایت بہتر بات

ہے۔ لیکن فضول خرچی نہیں کرنی چاہیئے۔ اتنا نہ کھائے کہ عبادتِ خدا میں خلل واقع ہو۔ بلکہ مقصود کھانے پینے سے صحت کی برقراری اور عبادت بجالانے کی قوت ہو۔ سنّت ہے کہ کھانے سے پہلے ہاتھ دھوئے۔ کھانے کے وقت بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہے اپنے سامنے سے کھائے۔ چھوٹے چھوٹے لقمے اٹھائے۔ خوب چبا کر کھائے۔ زمین پر بیٹھ کر کھائے۔ دو زانو بیٹھے۔ لیٹ کر اور راستہ چلتے میں نہ کھائے۔ کھانے کی حالت میں بائیں جانب بوجھ دے کر بیٹھے۔ کھاتے وقت ادھر اُدھر نہ دیکھے اور اگر بسم اللہ کہنا بھول جائے۔ تو جس وقت یاد آئے۔ اُسی وقت کہے۔ بہت گرم کھانا نہ کھائے روٹی کو چھری سے نہ کاٹے۔ پیالہ روٹی پر نہ رکھے۔ جو دانہ، ریزہ وغیرہ دسترخوان پر گرے اُس کو کھائے۔ اس میں بہت سی بیماریوں سے شفا ہے۔ ہڈی کو نہ چوسے کہ اس میں جنّات کا حصہ ہے۔ نمکین کھانے سے ابتدا کرے۔ اور نمک یا سرکہ پر ختم کرے۔ کھانے کے بعد انگلیوں کو چاٹے۔ دونوں ہاتھ دھوئے۔ گو ایک ہاتھ سے کھانا کھایا ہو۔ تنہا کھانا نہ کھائے۔ اگر کچھ لوگ مہمان ہوں تو کھانے سے پہلے اس طرح ہاتھ دھوئیں کہ صاحبِ خانہ شروع کرے۔ پھر اُس کے داہنی طرف والا۔ پھر بائیں طرف والے۔ اور کھانے کے بعد ہاتھ دھونا بائیں طرف سے شروع کر کے صاحبِ خانہ پر ختم ہو۔ صاحبِ خانہ اوّل کھانا شروع کرے۔ اور سب کے بعد کھانے سے ہاتھ کھینچے۔ اگر کھانا نماز کے وقت تیار ہو۔ اور وقت تنگ ہو تو نماز کو مقدم کرنا واجب ہے۔ اور وسعتِ وقت کی حالت میں اوّل نماز پڑھے اور بعد میں کھانا کھائے۔ مہمان کا اعزاز و احترام کرے اکثر اوقات دعوت کرنا اور زیادہ مہمانوں کو کھانے پر بلانا مستحب ہے۔ حدیث میں ہے کہ جتنے ہاتھ زیادہ کھانے میں پڑیں گے۔ اسی قدر برکت زیادہ ہوگی۔ دو دن تک مہمان کی حسبِ مقدرت خوب خاطر تواضع کرے۔ جس چیز کی فرمائش کرے۔ حاضر کرے۔ اور تیسرے دن مہمان عیال میں داخل ہو جاتا ہے۔ مہمان کے ساتھ خود بیٹھ کر کھانا کھائے جب روٹی آجائے تو دوسری چیز کا منتظر نہ رہے۔ کھانا شروع کر دے۔ رات کا کھانا ترک نہ کریں۔ خصوصاً ہفتہ و اتوار کی رات کو۔ کیونکہ اس سے ایک ایسی قوت زائل ہو جاتی

بنے جو چالیس دن تک نہیں لوٹتی بغیر کچھ کھائے پیئے باہر نہ جائے۔ کھانے کے بعد الحمد للہ کہے۔ یعنی خدا کی حمد بجا لائے۔ فارغ ہونے کے بعد یہ دعا پڑھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا فِیْ جَائِعِیْنَ وَسَقَانَا فِیْ ظَمَائِیْنَ وَکَسَانَا فِیْ عَمَارِیْنَ وَاَیَّدَ عَنَّا وَاَنْعَمَ عَلَیْنَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ یُطْعِمُ وَلَا یُطْعَمُ وَیُجِیْرُ وَلَا یُجَارُ عَلَیْهِ وَیَسْتَغْنِیْ وَیَفْتَقِرُ اِلَیْهِ۔

اگر ضعفِ معدہ کی شکایت ہو تو کھانے کے بعد پیٹ پر ہاتھ پھیرے اور یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ هَنِّئْنِیْهِ اَللّٰهُمَّ سَوِّغْنِیْهِ اَللّٰهُمَّ اَمْرِئْنِیْهِ شکایت جاتی رہے گی۔ کھانے کے بعد چت لیٹے۔ اور داہنے پاؤں کو بائیں پاؤں پر رکھے کھانے کے بعد پانی پیئے۔ اس طرح کہ کچھ پی کر منہ ہٹا لے۔ اور الحمد للہ کہے۔ پھر پیئے اور منہ ہٹا لے۔ پھر الحمد للہ کہے پھر پیئے۔ پانی بیٹھ کر پیئے۔ داہنے ہاتھ سے پیئے۔ اور پانی پیتے وقت حضرت امام حسین علیہ السّلام اور اُن کے اہل بیتؑ اور اصحاب پر صلوات بھیجے۔ اور ان کے قاتلوں پر لعنت کرے۔ اس کا بے حد ثواب واجر ہے۔ بہتر ہے اگر اس طرح کہے۔

صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَی الْحُسَیْنِ وَاَهْلِ بَیْتِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰی قَتَلَةِ الْحُسَیْنِ وَاَعْدَائِهٖ۔

لباس

حسبِ حیثیت واستطاعت حلال مال سے عمدہ کپڑے پہننا اور زینت کرنا سنّت ہے۔ اور خداوند عالم کی خوشنودی کا باعث ہے۔ مردوں کو خالص ریشم اور سونے کا بنا ہوا اور کڑھا ہوا لباس پہننا حرام ہے۔ مگر عورتوں کے واسطے جائز ہے اور جو لباس مخصوص مردوں کا ہے وہ عورتوں کے لئے اور جو لباس مخصوص عورتوں کا ہے وہ مردوں کے لئے حرام ہے۔ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن مردوں پر لعنت کی ہے جو عورتوں سے مشابہ ہوں۔ اور اُن عورتوں پر بھی لعنت کی ہے جو مردوں کی شبیہ اختیار کریں اور وہ لباس بھی پہننا حرام ہے جو مخصوص کافروں

کا ہو۔ سنّت ہے کہ لباس سفید اور سوتی ہو۔ گھر میں روزمرہ پہننے کا لباس اور ہو اور باہر جانے کا لباس اور ہو۔ پائجامہ کھڑے ہو کر اور رو بقبلہ نہ پہننا چاہیئے۔ ایک روایت میں ہے کہ تین دن تک اُس شخص کی حاجت پوری نہیں ہوتی۔ عمامہ کھڑے ہو کر باندھے۔ جوتا اور موزہ بیٹھ کر پہنے۔ اوّل داہنے پاؤں میں جوتا اور موزہ پہنے، پھر بائیں پاؤں میں۔ اور نکالتے وقت اُس کے برعکس کرے۔ جب نیا کپڑا پہنے تو ایک کوزہ میں پانی لے کر اس پر انّا انزلناہ تیس مرتبہ پڑھے۔ اور دم کر کے اُس کپڑے پر چھڑک دے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام فرماتے ہیں کہ جب تک اس کپڑے کا ایک تار بھی باقی رہے گا نعمت میں فراوانی رہے گی۔ انہی حضرت سے منقول ہے کہ جو شخص نیا کپڑا پہنے تو کہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ سب آفتوں سے نجات پائے گا۔

ایک روایت میں ہے کہ جب کپڑے اُتارو تو بسم اللہ کہو تاکہ جنّ نہ پہنیں۔ اگر بسم اللہ نہ کہو گے تو صبح تک وہ کپڑے جنّ پہنیں گے۔ اور سوائے عمامہ اور عبا اور موزہ کے سیاہ کپڑے پہننا مکروہ ہے۔ اسی طرح سیاہ جوتا بھی نہ پہننا چاہیئے۔ کیونکہ یہ غم و رنج کا باعث ہوتا ہے۔ جوتے کا سب سے عمدہ رنگ زرد اور اُس کے بعد سفید ہے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جو آدمی زرد جوتا پہنے ہمیشہ خوش حال رہے گا جب تک کہ وہ جوتا پرانا ہو اور پھٹ جائے۔ سفید جوتا کے بارہ میں حضرتؑ کا ارشاد ہے کہ وہ پرانا نہ ہونے پائے گا کہ کچھ مال اُس کے ہاتھ لگے۔ اور ایسا لباس پہننا مکروہ ہے جس کی وجہ سے لوگ انگشت نمائی کریں۔

انگشتری

سونے چاندی کے زیورات کا استعمال عورتوں اور بچوں کے لئے جائز ہے اور مردوں کے واسطے سونے کی انگشتری بھی حرام ہے۔ مومن کی ایک یہ بھی علامت ہے کہ اُس کے داہنے ہاتھ میں انگوٹھی ہو۔ خاص کر عقیق کی انگوٹھی۔ جس کے بارے میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام فرماتے ہیں کہ جو شخص عقیق کی انگوٹھی پہن کر نماز پڑھے تو اُس کے

لئے ثواب اُس شخص سے چالیس درجہ زیادہ ہوتا ہے۔ جو اور انگوٹھی پہن کر نماز پڑھے لحادیث میں ہے کہ عقیق عاقبت بخیر ہونے، حاجت بر آنے، سفر میں بے خوف رہنے۔ اور ہر بدی سے محفوظ ہونے کا باعث ہے۔

عقیق روپیہ سے ہاتھ کو خالی نہیں ہونے دیتا۔ اور جہنّم میں وہ ہاتھ نہ جائیں گے جن میں عقیق کی انگوٹھی ہو۔ یاقوت کی انگوٹھی پہننے سے مفلسی دور ہوتی ہے۔ جس ہاتھ میں فیروزہ کی انگوٹھی ہو۔ وہ محتاج وفقیر نہ ہوگا۔ دُرِّ نجف کے متعلق ایک روایت میں وارد ہے کہ جو شخص اس کو پہنے۔ خداوند عالم اُس کے نامۂ اعمال میں حج وعمرہ کا ثواب لکھے گا۔ جذع یمانی کی انگوٹھی سرکش شیاطین کے مکر و دغا کو دفع کرتی ہے۔ چاندی کی انگوٹھی پہننا چاہیئے۔ لوہے کی انگوٹھی ہاتھ میں رکھنا مکروہ ہے۔

خوشبو وسُرمہ

احادیث میں وارد ہے کہ ایک نماز جو خوشبو لگا کر پڑھی جائے۔ بہتر ہے۔ اُن ستّر نمازوں سے جو بغیر خوشبو کے پڑھے۔ اور خوشبو خریدنے میں جو کچھ صرف ہو۔ وہ فضول خرچی میں داخل نہیں ہے۔ عطر لگانا پیغمبروں کا اخلاق پسندیدہ ہے۔ خوشبو لگانا قوتِ جماع کو زیادہ کرتا ہے۔ مرد ہر روز خوشبو لگائے۔ اگر یہ ممکن نہ ہو تو تیسرے روز۔ ورنہ ہر جمعہ کو لگائے۔ اسے ترک نہ کرے۔ سُرمہ لگانا بینائی کو تیز کرتا ہے۔ پلکوں کو مضبوط اور سجدے کے طول ہونے میں مدد دیتا ہے۔ آنکھوں کو روشن کرتا ہے جماع کی قوت کو زیادہ کرتا ہے۔ جناب رسالت مآب صلّے اللّٰہ علیہ وآلہ وسلّم سونے سے قبل سرمہ لگاتے تھے۔ چار سلائیاں داہنی آنکھ میں اور تین سلائیاں بائیں آنکھ میں۔

کنگھی وآئینہ

جناب رسالت مآب صلّے اللّٰہ علیہ وآلہ وسلّم سے منقول ہے کہ سر میں کنگھی بہت کرنا بخار کو دُور کرتا ہے۔ روزی میں اضافہ کرتا ہے۔ اور جماع کی قوت کو زیادہ کرتا ہے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام جب نماز سے فارغ ہوتے تھے تو کنگھی کرتے تھے۔ لہٰذا ہر واجب وسنّت نماز کے بعد کنگھی کرنا چاہیئے۔ جب سر اور داڑھی میں کنگھی کرنے

سے فارغ ہو تو اُس کو اپنے سینے پر پھیرے کہ اس سے غم اور بہر بھاری دُور ہوتی ہے کھڑے ہو کر کنگھی نہیں کرنی چاہیئے۔ کیونکہ یہ ضعف دل اور قرض داری و فقیری کا باعث ہے جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا ہے کہ خداوند عالم اُس جوان کے لیئے بہشت واجب فرماتا ہے جو آئینہ بہت دیکھے، اور خدا کی حمد اس غرض سے بہت زیادہ بجالائے کہ اُس نے اس شخص کو خوب صورت پیدا کیا۔

حجامت و ناخن تراشی وغیرہ

حضرت امام جعفر صادقؑ ارشاد فرماتے ہیں کہ سر کے بال جڑ سے منڈواؤ تاکہ میل جمع نہ ہو۔ اور جانور اس میں جگہ نہ کریں۔ گردن موٹی اور آنکھ روشن ہو۔ اور بدن راحت پائے۔ جب کہ سر کی حجامت کا ارادہ ہو۔ تو رو بقبلہ بیٹھے۔ اور سر کے اگلے حصہ پیشانی کی جانب سے ابتداء ہو۔ حجامت شروع کرتے وقت یہ دعا پڑھے۔ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِىْ بِكُلِّ شَعْرَةٍ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اور جب فارغ ہو تو کہے۔ اَللّٰهُمَّ زَيِّنِّىْ بِالتَّقْوٰى وَجَنِّبْنِى الرَّدٰى۔ عورتوں کے لئے بلا ضرورت و عذر سر کے بال منڈوانا حرام ہے۔ اور مرد کے لئے جائز ہے کہ یا وہ سر کے بال منڈوائیں۔ اور یہ بہتر ہے۔ اور یا سارے سر پر بال رکھیں لیکن پھر اُن کو دھونا ان میں کنگھی کرنا اور مانگ نکالنا چاہیئے۔ سنّت ہے کہ داڑھی درمیانی رکھی جائے نہ تو بہت بڑی ہو اور نہ بہت کم۔ اور ایک قبضہ سے زیادہ مکروہ ہے مشہور بین العلماء ہے کہ داڑھی منڈوانا حرام ہے۔ البتہ رخساروں پر کے بال اور ہونٹ کے نیچے دونوں طرف اور حلق کے بال منڈوانا بقدر اصلاح کے جائز ہے۔ اور داڑھی کو قینچی سے اس قدر کتروانا کہ منڈنے سے مشابہ ہو۔ جائز نہیں ہے۔ حضرت امیر المومنین علیہ السّلام نے فرمایا ہے کہ پہلے زمانہ میں ایک گروہ ایسا تھا جو داڑھی کو منڈواتے اور مونچھوں کو بل دیا کرتے تھے، خداوند عالم نے اُن کو مسخ کر دیا۔ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم سے منقول ہے کہ اپنی مونچھوں کو نہ بڑھاؤ کہ شیطان ان میں پوشیدہ ہوتا ہے اور جگہ کرتا ہے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ مونچھیں کتروانا غم و وسواس

کو دفع کرتا ہے۔ ایک شخص حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسا عمل بتائیے کہ روزی زیادہ ہو۔ حضرت نے فرمایا کہ جمعہ کے دن لبیں اور ناخن کٹوایا کر۔ ناخن کٹوانا سُنّت مؤکدہ ہے۔ جب ناخن بڑھ جاتے ہیں۔ تو شیطان اُن میں بھی جگہ کرتا ہے۔ اور فراموشی کا موجب ہے۔ اسی طرح بغل کے بال اور زیر ناف بال صاف کرنے کی بہت تاکید ہے۔ اور ناک کے بال لینا بھی سنّت ہے۔ ناف کے نیچے کے بالوں کو چالیس روز سے زیادہ نہ رہنے دے۔ اور اس میں عورت کے بارے میں زیادہ تاکید ہے۔ کہ وہ بیس روز سے زیادہ ترک نہ کرے۔

مسواک و مہندی وغیرہ

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ مسواک کرنا پیغمبرؐ کی سنّت ہے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم کا ارشاد ہے کہ دو رکعت نماز مسواک کر کے پڑھنا اُن ستّر نمازوں سے بہتر ہے جو بے مسواک کے ہوں۔ صادق آل محمد علیہ السّلام کا فرمان ہے کہ مسواک میں بارہ فائدے ہیں۔ یہ سُنّت پیغمبرؐ ہے۔ منہ کو صاف رکھتی ہے آنکھوں کو روشن کرتی ہے۔ موجب خوشنودی خدا ہے۔ بلغم کو دفع کرتی ہے۔ حافظہ کو تیز کرتی ہے۔ دانتوں میں چمک پیدا کرتی ہے۔ اور ان کو مضبوط اور مسوڑھوں کی دانتوں کے گرنے سے حفاظت کرتی ہے۔ بھوک خوب لگاتی ہے۔ اس سے فرشتے خوش ہوتے ہیں۔ اور حسنات میں نیکی کی زیادتی ہوتی ہے۔ مردوں کے لئے سر اور داڑھی کا خضاب سُنّتِ مؤکدہ ہے۔ اور عورتوں کو سر کے بالوں کا اور ہاتھ پاؤں پر مہندی لگانا سنّت ہے خضاب میں چودہ فائدے ہیں۔ زینت ہے۔ خوشبو ہے۔ خوشنمائی مومنین کا سبب ہے باعثِ خشمِ کفار ہے۔ عذابِ قبر سے موجب خلاصی ہے۔ منکر و نکیر شرم کرتے ہیں ہوا کانوں سے دُور کرتا ہے۔ آنکھ سے غبار برطرف کرتا ہے۔ ناک کو نرم کرتا ہے۔ منہ کو خوشبودار کرتا ہے۔ دانتوں کی جڑوں کو مستحکم کرتا ہے۔ بوئے بغل کو دفع کرتا ہے شیطان کے وسوسہ کو کم کرتا ہے اور ملائکہ اس سے خوش ہوتے ہیں۔ حضرت امام

جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ عورتوں کے لئے خواہ وہ بوڑھی ہوں۔ مناسب نہیں ہے کہ اپنے ہاتھ خضاب سے خالی رکھیں۔ اگرچہ مہندی سے رنگے ہوں۔ وسمہ کے بھی بہت کچھ فضائل مرقوم ہیں۔

بیان ذبح وشکار

حلال جانور

چھ قسم کے جانور حلال ہیں۔

(۱) اونٹ نر ہو یا مادہ۔

(۲) گائے، بیل، بھینس۔ بھینسا۔

(۳) بکرا۔ بکری۔ بھیڑ۔ دنبہ۔ مینڈھا۔ ہرن نر ہو یا مادہ۔

(۴) گورخر۔

(۵) دریائی جانوروں میں چھلکوں والی مچھلی۔

(۶) پرندوں میں وہ پرندے جو پوٹہ والے یا سنگدانہ رکھتے ہوں۔ یا ان کے پاؤں کے پیچھے کانٹا ہو۔ یا پر مار کر اڑتے ہوں۔ مثلاً کبوتر اڑتا ہے۔ بازو پھیلا کر اڑنے سے (مثلاً چیل اڑتی ہے) زیادہ ہو۔ پس چڑیا۔ مرغ۔ کبوتر۔ قمری۔ تیتر۔ دراج۔ بٹیر۔ تلیر۔ ہریل۔ لوا۔ بط۔ مرغابی۔ قاز۔ کلنگ اور مثل ان کے حلال ہیں۔

حرام جانور

مندرجہ ذیل قسم کے جانور حرام ہیں۔

(۱) کتا۔ سور۔ بلی۔ چوہا۔ خز۔ سنجاب۔ سمور۔ بغیر چھلکے کی مچھلی۔ کچھوا۔ کوا۔

(۲) سب پنجے والے (چنگل گیر) پرندے۔ مثلاً چیل۔ باز۔ بہری۔ شاہین۔ عقاب وغیرہ۔

(۳) سب درندے جیسے شیر۔ بھیڑیا۔ گیدڑ۔ لومڑی وغیرہ۔

(۴) سب مسخ شدہ جانور۔ ہاتھی۔ بھیڑیا۔ ریچھ۔ خرگوش۔ سؤر۔ بندر۔ چمگادڑ۔ چوہا۔ بچھّو۔ بھڑ۔ مینڈک۔ مارماہی۔ سوسمار۔ اور بعض روایات میں کتا بھی ہے اور بعض میں مور اور بعض میں ساہی۔ کچھوا۔ مکڑی۔ مچھّر۔ جوُں بھی مسخ شدہ جانوروں میں سے بیان کیے گئے ہیں۔

(۵) سب زمین کے کیڑے جیسے چیونٹی۔ مکھی۔ سانپ وغیرہ۔

(۶) سب نجاست کھانے والے جانور۔ خواہ وہ پہلے سے نہ کھاتے ہوں۔ اور حلال ہوں۔ جیسے گائے یا بکری یا مرغ نجاست کھانے لگے۔ مگر استبراء سے یعنی ایک خاص مُدت تک بند کرکے پاک غذا کھلانے سے ایسے جانور حلال ہو جاتے ہیں (اس کا ذکر طہارت کے بیان میں ہو چکا ہے۔)

(۷) سب وہ جانور جن کا گوشت، پوست سؤر کا دودھ پی کر پیدا ہو۔ اور ہڈی سخت ہو۔ بلکہ ایسے جانوروں کے بچے بھی۔

(۸) سب وہ جانور جن سے آدمی نے فعل بد کیا ہو۔ بلکہ ان کے بچے بھی۔ ایسے جانوروں کو قتل کرنے کے بعد جلا دینا چاہیئے۔

(۹) وہ جانور جس کو تیر کا نشانہ بنا کر یا کسی دوسری طرح زخمی کر کے چھوڑ دیا جائے یہاں تک کہ بغیر باقاعدہ ذبح کئے مر جائے۔ یہ سب کے سب حرام ہیں۔ اور حرام جانور کا انڈا بھی حرام ہے۔ اور اگر حرام جانور اور حلال جانور کے انڈے مل کر مشتبہ ہو جائیں۔ تو جس انڈے کی دونوں طرفیں یکساں ہوں وہ حرام ہے۔ اور جس کے دونوں رُخ مختلف ہوں۔ وہ انڈا حلال ہے۔ اور گندا انڈا بھی حرام ہے۔

مکروہ جانور

گھوڑا، گدھا۔ خچر۔ فاختہ۔ نیل کنٹھ۔ ابابیل۔ ہُدہُد۔ لٹورا۔ چنڈول۔ سرخاب اور جس جانور نے اتفاقاً یعنی ایک آدھ دفعہ سؤر کا دودھ پی لیا ہو۔ اور جس جانور نے شراب پی لی ہو۔ اور جس جانور نے آدمی کا دودھ پی لیا ہو۔ ان سب جانوروں کا گوشت کھانا مکروہ ہے

حرام و مکروہ اشیاء

حلال جانوروں میں چند چیزوں کا کھانا حرام ہے۔

(۱) مقام پیشاب خواہ جانور نر ہو یا مادہ (۲) تلّی (۳) پتّہ (۴) خصیئے (۵) مثانہ (۶) بچہ دانی (۷) خون (۸) سفید مغز جس کو حرام مغز کہا جاتا ہے (۹) غدود یعنی جو گرہ کی طرح گوشت میں پڑ جاتے ہیں (۱۰) دونوں چوڑے زرد پٹھے جو پشت کی درمیانی ہڈیوں کے دونوں طرف ہوتے ہیں (۱۱) آنکھوں کے حلقے (۱۲) انگلیوں کی جڑیں (۱۳) مغز کے بیچ کی گولی جو چنے کے برابر دماغ میں ہوتی ہے (۱۴) ذات الاشاجع (جو ایک چیز کھر کے بیچ میں ہوتی ہے) (۱۵) علاوہ ان اعضاء کے تمام جانوروں کا پیشاب حرام ہے۔ سوائے اونٹ کے پیشاب کے جو بغرض دوا استعمال کرنا جائز ہے (۱۶) منی (۱۷) گوبر (۱۸) تھوک بلغم۔ ناک کا پانی (۱۹) مردہ جانور اور گوشت کا وہ ٹکڑا جو زندہ کے جسم سے کاٹ لیا جائے حرام ہے۔ اور مُردہ جانور کا انڈا اگر اس کے اُوپر کا چھلکا سخت ہو گیا ہو تو حلال ہے اور گوشت کی رگیں، آنت اور گردہ مکروہ ہیں۔ اور اوجھڑی بھی مکروہ ہے۔

احکامِ ذبح

ذبح کے متعلق چند اُمور واجب ہیں۔

(۱) ذبح یا نحر کرنے والا شخص سمجھ دار ہو۔ اور بے تمیز بچّہ نہ ہو۔

(۲) صاحبِ عقل ہو۔ کیونکہ دیوانہ شخص کا ذبح جائز نہیں۔

(۳) مست و بے ہوش نہ ہو۔

(۴) مسلمان ہو۔ لیکن مومن ہونا بہتر ہے۔

(۵) چار رگوں کا پے در پے کٹنا[۱] ایک غذا کا راستہ، دوسری سانس کا راستہ تیسری اور چوتھی وہ رگیں جو حلقوم کو گھیرے ہوئے ہوتی ہیں

[۱] چار رگوں کا کاٹنا ذبح میں معتبر ہے نہ کہ اونٹ کے نحر کرنے میں ۱۲۔

(۶) حتی المقدور لوہے کے آلے سے ذبح کرنا۔

(۷) ذبح کے وقت خدا کا نام لینا۔ یعنی بسم اللہ کہنا۔

(۸) قبلہ کی طرف رُخ ہونا۔ اس طرح کہ جانور کا سر اور گردن اور سینہ قبلہ کی طرف ہو۔ اگر کسی جانور کو ذبح کرتے وقت بھول کر خدا کا نام نہیں لیا یا قبلہ کی طرف رُخ نہیں کیا۔ تو کوئی حرج نہیں ہے۔ ایک شخص کو قبلہ کا علم نہیں کہ کس طرف ہے۔ اور جانور قریب المرگ ہے تو جس سمت قبلہ کا ظن ہو جائے۔ اُس طرف رُخ کر کے ذبح کرے اور اگر قبلہ کا ظن بھی نہ ہو تو اُسے اختیار ہے کہ جس طرف چاہے جانور کا رُخ کرے۔

(۹) ذبح کے بعد جانور کا حرکت[1] کرنا اور رگ سے معمول کے موافق خون کا نکلنا۔

(۱۰) اگر اونٹ ہو تو اس کو نحر کرنا۔ اس طرح کہ نیزہ گلے پر مارا جائے اور وہ اندر چلا جائے۔ پس اگر اور جانور مثلاً گائے بھینس وغیرہ نحر کئے جائیں یا اونٹ کو ذبح کیا جائے تو حلال نہیں کسی جانور کو حلال کرنے کے بعد جب حیات ختم ہو جائے اور معلوم ہو کہ رگ باقی رہ گئی ہے تو وہ حلال نہیں ہے اگر ذبح شدہ جانور کے پیٹ سے مرا ہوا ایسا بچہ نکلے جس کی خلقت پوری ہو گئی ہو اور پورے بال بھی نکل آئے ہوں تو وہ بنا بر مشہور[2] حلال ہے۔ اور اگر پیٹ سے زندہ نکلے تو اُسے بھی باقاعدہ ذبح کرنا ضروری ہو گا لیکن اگر بچہ کی خلقت پوری نہ ہوئی ہو تو اُس کا کھانا حرام ہے۔ اور مچھلی کا ذبح یہ ہے کہ اس کو پانی سے کوئی مسلمان[3] زندہ نکالے۔ اور اگر اسی طرح مر جائے تو حرام ہے۔ اگر کافر کے ہاتھ سے زندہ مچھلی مل جائے تو حلال سمجھے۔ ٹڈی کا ذبح یہ ہے کہ اگر ٹڈی کو زندہ پکڑ لیں تو حلال ہے۔ اور اگر خود بخود مر جائے تو حرام ہے۔ اگر کسی جانور کا باقاعدہ ذبح کرنا ممکن نہ ہو مثلاً کنوئیں میں گر پڑے کہ اس کو وہاں شرعی طریقہ سے ذبح نہیں کر سکتے تو جس ہتھیار سے جس طرح بھی ہو سکے گا۔ حلال ہو جائے گا۔ ذبح شدہ جانور جب تک زندہ ہے۔ اگر اس کا سر جدا کر دیا جائے تو مشہور کی بنا پر مکروہ ہو گا۔ اگرچہ حلال رہے گا۔ اگر کسی مسلمان نے دیکھا کہ کافر نے پانی سے مچھلی نکالی یا کافر کے ہاتھ میں مر گئی یا اُس نے زمین پر گرا دی اور مر گئی

---

[1] اگر اس کی حیات معلوم نہ ہو ۱۲ [2] اور یہی اقوی بھی ہے ۱۲ [3] یا کافر مسلمان کی موجودگی میں اور اس کے مشاہدہ میں مچھلی پکڑے۔ ۱۲۔

ان تمام صورتوں میں حلال ہے۔ مستحب ہے کہ ہر جانور کے ذبح کرنے میں جلدی کی جائے اور مکروہ ہے کہ جانور جمعہ کے روز قبل زوال ذبح کیا جائے۔ یا ایک جانور دوسرے جانور کے سامنے ذبح ہو۔ یا بوقتِ ذبح چھری نیچے سے اوپر کو کھینچی جائے۔ یا ذبح کے وقت سر جدا کر دیا جائے یا ذبح کے وقت اس ہڈی کو کاٹ دیا جائے جو گردن کے پیچھے پشت کی گرہ میں ہوتی ہے۔

احکام شکار

شکاری کتے اور تیر و نیزہ و شمشیر و چھری وغیرہ کے علاوہ اگر کسی ایسی چیز سے جس میں باڑھ نہ ہو۔ مثلاً غلیل۔ بندوق۔ پتھر یا باز شکرہ وغیرہ سے شکار کیا جائے۔ اور اسے باقاعدہ ذبح نہ کیا جائے تو حلال نہیں شکاری کتے اور تیر وغیرہ سے شکار کے حلال ہونے کی چند شرطیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ کتا سدھایا ہوا ہو کہ جب اسے شکار پر دوڑائیں دوڑ پڑے اور جب روکیں تو رک جائے۔ دوسرے یہ کہ وہ کتا شکار کو نہ کھا جاتا ہو۔ تیسرے شکار کرنے والا شخص مسلمان ہو۔ چوتھے کتے کو شکار پر چھوڑتے وقت یا تیر یا نیزہ وغیرہ لگانے کے وقت خدا کا نام لیا جائے۔ یعنی بسم اللہ یا اللہ اکبر کہے۔ پانچویں شکار ہی کے لئے کتا چھوڑا جائے یا تیر وغیرہ لگایا جائے۔ چھٹے شکار کی جنس کا قصد ہو۔ ورنہ اگر کتا چھوڑنے کے وقت کوئی جانور پیش نظر نہ ہو۔ اور کوئی حیوان شکار ہو جائے تو وہ حلال نہیں ہے۔ ساتویں یہ کہ جانور کتے کے زخمی کرنے یا تیر وغیرہ کے کھانے سے مرے۔ ورنہ اگر کوئی اور موت کا سبب ہو جائے گا تو حلال نہیں۔ آٹھویں یہ کہ زخمی شکار جو حیات مستقرہ رکھتا ہے۔ نظر سے غائب نہ ہو۔ نویں یہ کہ اگر شکاری شکار کو زندہ پائے اور اتنا موقع بھی ہو کہ شکار کو ذبح کر سکے تو ذبح کرنا لازم ہے۔ اور شکار کی جو جگہ کتا دانتوں سے پکڑے اسے دھونا واجب ہے۔ اور مجوسی کے تعلیم کئے ہوئے کتے سے شکار کھیلنا مکروہ ہے۔ اور سیاہ کتے سے شکار کرنا یا رات کے وقت شکار کرنا جانوروں کے بچے گھونسلوں سے نکالنا یا جمعہ کے دن مچھلی کا شکار کرنا مکروہ ہے۔ یہ بھی واضح رہے کہ کھیل کے طور پر شکار کرنا حرام ہے۔ اور ایسے سفر میں شکاری کی نماز قصر نہیں ہوتی۔

تیئسواں باب

اوّل احکام خرید و فروخت (تجارت)

اگر کسی واجب امر کا ادا کرنا تجارت پر موقوف ہو۔ مثلاً واجب النفقہ عیال کو خرچ دینا وغیرہ تو تجارت واجب ہوگی بلکہ اس طرح اگر قرض کی ادائیگی اس پر موقوف ہو۔ تب بھی بنا بر اقویٰ تجارت واجب ہوگی۔ بشرطیکہ کاروبار کرنا موجب عسر و حرج نہ ہو۔ اور اگر کوئی شخص اپنی اور اپنے اہل و عیال کی وسعت روزی اور خیرات و صدقات اور زیارات عتبات عالیات اور اس قسم کے دیگر امور کے لئے تجارت کرے تو وہ مستحب تجارت ہوگی

آداب و مستحبات تجارت

(اوّل) مسائل تجارت یاد کرے بلکہ اگر کسی چیز کے بارے میں نہ جانتا ہو کہ اس کی خرید و فروخت صحیح ہے یا فاسد اور معاملہ کرے تو جو معاوضہ ملے گا۔ اس میں کوئی تصرّف نہیں کرسکتا۔ پس واجب ہے کہ معاملہ کے صحیح و فاسد ہونے کا علم حاصل کرے تاکہ تصرّف کرسکے۔

(دوم) دو مسلمان خریداروں کے درمیان قیمت میں کوئی فرق نہ کرے۔

(سوم) جو شخص کہ کسی شئے کے خریدنے یا بیچنے پر پشیمان ہو۔ اُسے اُس کی چیز یا قیمت واپس کردے۔

(چہارم) معاملہ کرنے میں سخت گیری نہ کرے۔ اور

(پنجم) فروخت کرتے وقت (پلڑا) جھکتا ہوا دے اور خریدنے کے وقت ذرا کم لے۔

مکروہ پیشے

صرافی، طعام فروشی یعنی گیہوں، جَو اور اسی قسم کی چیزیں۔ کفن فروشی۔ قصابی، سفلہ و کمینہ لوگوں سے خرید و فروخت کرنا۔ ظالموں سے سودا کرنا بشرطیکہ یہ معلوم نہ ہو کہ جو مال ظالم دے رہا ہے، وہ حرام ہے ورنہ معاملہ حرام ہوگا، بردہ فروشی۔ دوسرے کے سودے

میں خود خریدنے کے ارادہ سے دخل دینا۔ چار فرسخ (قریباً تیرہ میل چھ فرلانگ) سے کم بستی یا شہر سے باہر جا کر اُن لوگوں سے خرید و فروخت کرنا جو بغرضِ تجارت بستی میں آنے والے ہوں (اور وہاں کے نرخ سے ناواقف ہوں) سودا کرنے میں قسم کھانا۔ اگرچہ سچی ہی کیوں نہ ہو۔ طلوعِ صبح صادق اور طلوعِ آفتاب کے مابین تجارت میں مشغول ہونا۔

حرام معاملے

(اوّل) عین نجاسات (جیسے خون، شراب وغیرہ) کی خرید و فروخت۔ اگرچہ اقوٰی یہ ہے کہ ان سے جائز منافع کا حاصل کرنا حرام نہ ہوگا۔ لیکن متنجس شے (جو کسی نجاست سے نجس ہو جائے) کی بیع و شرا بنا بر اقوٰی جائز ہوگی۔ مگر صرف وہی انتفاعات حاصل کرنے کی غرض سے جن میں طہارت کی شرط نہ ہو (جیسے نجس تیل کی خرید و فروخت چراغ جلانے کے لئے) بلکہ وہ نجس چیزیں جن کی طہارت ممکن ہو۔ اُن کی خرید و فروخت مطلقاً جائز ہوگی۔

(دوم) مال غصبی سے بیع و شرا کرنا۔ لیکن اگر کوئی چیز اپنی ذمّہ داری پر خرید کرے اور اس کے عوض مال غصبی دے تو معاملہ باطل نہ ہوگا (لیکن صاحب مال اور بیچنے والا ہر دو مشغول الذمّہ رہیں گے بلکہ اگر خریدنے کے وقت اس نے یہ طے کیا ہو کہ قیمت مالِ غصبی سے ادا کرے گا تو صحتِ معاملہ اشکال سے خالی نہیں ہے۔ اور اسی طرح اگر پہلے ہی سے قیمت دینے کا ارادہ نہ ہو تو معاملہ صحیح نہ ہوگا۔ اور اگر بائع کو مال کے غصبی ہونے کا علم ہو جائے تو قیمت میں اس کا لینا حرام ہوگا۔ اور اُس کو چاہیئے کہ مال مالکِ اصلی کو واپس کر دے۔

(سوم) اُن چیزوں کی تجارت، جو مالیت نہیں رکھتیں۔ مثلاً حشرات الارض، مسخ شدہ جانور اور درندے۔

(چہارم) اُن چیزوں کی تجارت جن کا مقصود حرام ہو۔ مثلاً آلات لہو و لعب یا یہ کہ بائع و مشتری دونوں کا قصد حرام میں استعمال کرنے کا ہو۔ جیسے شراب بنانے کی غرض سے انگور کی خرید۔

(پنجم) خالص چیزوں میں ملاوٹ کر کے بیچنا جب کہ خریدار بے خبر ہو۔ اور یہ مسئلہ تفصیل طلب ہے۔

(ششم) دو شخصوں کے باہمی سودے میں مداخلت کر کے قیمت بڑھا دینا۔

(ہفتم) سود کا معاملہ۔

بیع و شرا

اس کے معنی یہ ہیں کہ کسی چیز کی قیمت لے کر دوسرے کی ملک بنا دے اور بائع کے لئے لازم ہے کہ بکنے والی چیز اور قیمت کی تعیین کے بعد مشتری سے کہے۔ مثلاً بِعْتُكَ هٰذِهِ الدَّارَ بِأَلْفِ تُوْمَانَ (یہ مکان میں تمہارے ہاتھ ہزار تومان (روپے) میں بیچتا ہوں) اور خریدار فوراً کہے قَبِلْتُ هٰذَا (میں اسے قبول کرتا ہوں) یا اِشْتَرَيْتُ هٰذَا (میں اسے مول لیتا ہوں) یا مثلاً بائع کہے مَلَّكْتُ هٰذَا الْكِتَابَ بِعَشَرَةِ دَرَاهِمَ (میں دس درہم (پیسے) کے عوض اس کتاب کا تمہیں مالک بناتا ہوں) اور خریدار کہے تَمَلَّكْتُ (میں ملکیت قبول کرتا ہوں) یا اِشْتَرَيْتُ (میں مول لیتا ہوں) اور عقد بیع میں ضروری ہے کہ بائع کی طرف سے ایجاب ہو۔ اور خریدار کی طرف سے قبول۔ اور لازم ہے کہ دونوں صیغہ کے معنی جانتے ہوں۔ اور اس صیغہ سے مالک بنانے اور بننے کا قصد بھی کریں۔ اور دونوں اپنا وکیل بھی کر سکتے ہیں بلکہ بنا بر اقویٰ جائز ہے کہ دونوں ایک ہی شخص کو یا آپس ہی میں ایک شخص دوسرے کو وکیل کر دے۔ اور طرفین سے ایک ہی شخص ایجاب و قبول کرنے والا ہو سکتا ہے۔ اور اقوی کی بنا بر غیر عربی زبان میں بھی صیغہ ادا ہو سکتا ہے اگرچہ چاہیئے کہ عربی زبان میں ادا ہو یا کسی کو وکیل کر دے کافی ہو گا۔

بائع و مشتری کے شرائط

(۱) بائع و مشتری دونوں بالغ ہوں۔ پس نابالغ سے معاملت جائز نہیں ہے۔ اگرچہ سمجھدار ہو۔

(۲) بائع و مشتری دونوں عاقل ہوں۔

(۳) دونوں خرید و فروخت کا قصد رکھتے ہوں۔

(۴) دونوں رضامند ہوں۔

(۵) جس چیز کی معاملت ہو۔ اس کی بیع و شرا کر سکتے ہوں۔ اور شرط بیع کے لازم ہونے میں ہے۔

(۶) مال اور قیمت میں غیر کا حق نہ ہو ورنہ بیع صحیح نہ ہوگی۔

(۷) بیع اصل شے کی ہو نہ کہ اس کے نفع کی لیکن قیمت میں منفعت کا ہونا کافی ہے۔

(۸) مال اور قیمت دونوں کی مقدار۔ وزن۔ پیمانہ یا گز یا عدد سے معیّن ہو۔

(۹) مال اور قیمت دونوں موجود ہوں۔

دوم۔ رہن (گرو)

اس کا مطلب یہ ہے کہ قرض دینے والے کے پاس قرضدار کوئی شے بطور ضمانت گرو رکھے تاکہ اگر وہ ادا نہ کرے تو قرض دینے والا اس کے مال سے وصول کر لے۔ اور جو شخص گرو رکھوائے اسے راہن کہتے ہیں۔ اور جو کوئی چیز جس کے پاس گرو میں رکھے اسے مرتہن اور مال کو عین مرہونہ کہا جاتا ہے۔ اور رہن میں ایجاب و قبول معتبر ہے ان لفظوں میں جو ایجاب و قبول پر دلالت کریں۔ اور راہن و مرتہن کے لئے ضروری ہے کہ عاقل و بالغ ہوں۔ اور راہن کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس مال میں تصرف کر سکتا ہو۔ اور جو چیز رہن رکھی جائے۔ ضروری ہے کہ وہ عین مال ہو۔ جس کی بیع صحیح ہو۔ اور قرض بھی ضروری ہے کہ راہن کے ذمّہ ثابت ہو۔ خواہ عین مال ہو یا منفعت۔ اور اگر دوسرے کا مال رہن کر دے تو اس شخص کی اجازت پر صحتِ رہن موقوف ہے اور عین مرہونہ اور اس کے منافع مالک کے ہوں گے لیکن اس کے لئے جائز نہیں کہ بلا اجازت مرتہن عین مرہونہ کو کسی دوسرے شخص کو منتقل کر دے۔ اسی طرح مرتہن کے لئے بلا اجازت راہن تصرف کرنا جائز نہ ہوگا۔ پس اگر راہن یا مرتہن کسی ایک نے تصرف کیا تو اس کا صحیح ہونا ایک دوسرے کی

اجازت پر موقوف ہوگا۔ اور جب مرتہن کو مطالبہ کا حق ہو جائے اور مطالبہ کے بعد راہن نہ دے تو اس کے لئے جائز ہے کہ عین مرہونہ کو بیچ کے اپنا حق وصول کر لے اگر عین مرہونہ ان چیزوں میں سے ہو جو قرض وصول کرنے میں مستثنیٰ ہیں (جیسے مکان سواری وغیرہ) اور چاہیئے کہ جہاں تک ممکن ہو، یہ صورتِ حال حاکم شرع کی اجازت سے ہو۔ اور اگر عین مرہونہ کی قیمت اس کے مطالبہ سے زیادہ ہو تو اپنا حق لینے کے بعد باقی مال راہن کو دے دے۔

سوم ما قرض

قرض دینے کا بے حد اجر و ثواب ہے۔ اور بعض احادیث میں ہے کہ قرض کا ثواب صدقہ دینے سے دو گنا ہے۔ اور اس کا صیغہ یہ ہے اَقْرَضْتُكَ (میں تمہیں قرض دیتا ہوں)، اور اسی طرح کے الفاظ جو اس مطلب کو پورا کرتے ہوں۔ اور بلا صیغہ جاری کئے بھی قرض دینا جائز ہے۔ قرض دینے والا جب چاہے مطالبہ کر سکتا ہے اور قرضدار جس وقت بھی ادا کرے، قرض خواہ پر اس کا لینا واجب ہے۔ اور اگر قرض دینے والا اصل سے زیادہ لینے کی شرط کرے تو وہ سود ہے، اور حرام ہے۔ اگرچہ وہ زیادتی کوئی اور چیز ہی کیوں نہ ہو بلکہ اگر وہ زیادتی کوئی شرط یا وصف ہو۔ تب بھی سود ہوگا۔ البتہ اگر قرض دیتے وقت زیادتی کی شرط نہ کرے اور قرض لینے والا اپنی خوشی سے زیادہ دے تو کوئی مضایقہ نہیں ہے۔ اور اگر قرض کے وقت مدت کی شرط کر لیں تو بنا بر اقوی اس کو پورا کرنا واجب ہے۔ اور مدت پوری ہونے سے قبل مطالبہ جائز نہیں ہے۔ اور مدت گذر جانے کے بعد مطالبہ کر سکتا ہے اگر قرضدار ادا نہ کر سکتا ہو یا بالفاظ دیگر مکان، سواری، کنیز، غلام اور دیگر چیزیں جو اس کے لئے ضروری ہوں۔ ان کے علاوہ اس کے پاس کچھ نہ ہو کہ بیچ کر قرض ادا کرے تو اس صورت میں قرض دینے والے کا مطالبہ کرنا جائز نہ ہوگا بلکہ اُسے چاہیئے کہ اس وقت تک صبر کرے کہ جب تک کہ قرضدار ادا کرنے پر قادر ہو جائے۔ اور اگر کوئی شخص روپیہ پیسہ یا کوئی اور چیز کسی کو قرض دے اور بازار میں اس کی قیمت کم ہو جائے تو اگر قرضدار اتنی ہی مقدار واپس کر دے جتنی قرض کی تھی تو کافی ہے اور جو چیز قرض دے اس میں مقدار کی تعین معتبر ہے۔ اور

محض تخمینہ بنابر احوط کافی نہیں ہوگا۔

چوبیسواں باب

میراث

سبب ارث دو ہیں۔ اوّل نسب، دوسرے سبب نسبی وارثوں میں تین طبقے بترتیب ذیل ہیں۔

طبقہ اوّل:۔ ماں، باپ، اولاد یا اولاد کی اولاد جہاں تک سلسلہ جائے مگر اولاد میں "الاقرب فالاقرب" (قریب ترین رشتہ) کا لحاظ کیا جائے گا۔ یعنی بیٹا بیٹی کے ہوتے ہوئے پوتے یا نواسے کو۔ اور پوتے یا نواسے کی موجودگی میں ان کی اولاد کو میراث نہ ملیگی۔

طبقہ دوم:۔ دادا، دادی، نانا، نانی یا ان سے اوپر کا سلسلہ جیسے پردادا، پردادی، پرنانا، پرنانی۔ لیکن قریب کے ہوتے ہوئے بعید کو ورثہ نہیں ملے گا۔ اور بھائی بہن اگر وہ زندہ نہ ہوں تو ان کی اولاد وارث ہوگی۔ اور "قریب ترین رشتہ" کا لحاظ رکھا جائے گا۔

طبقہ سوم:۔ چچا، پھوپھی، ماموں، خالہ۔ اگر یہ زندہ نہ ہوں تو ان کی اولاد مستحق ورثہ ہوگی۔ چچا، پھوپھی، ماموں اور ان کی اولاد کے بعد ماں باپ کے چچا اور پھوپھی اور ماموں اور خالہ کا درجہ ہے۔ اور اگر یہ زندہ نہ ہوں تو پھر ان کی اولاد وارث ہوگی اور "قریب ترین رشتہ" کا لحاظ رکھا جائے گا۔

ھدایات۔ (۱) زوجہ اور شوہر ہر طبقہ کے ساتھ میراث پائیں گے۔

(۲) طبقہ اول کی موجودگی میں طبقہ دوم اور طبقہ دوم کے ہوتے ہوئے تیسرا طبقہ وراثت سے محروم ہو جائے گا۔

(۳) جس فوت شدہ شخص کا کوئی وارث نہ ہو یا وارث ہو مگر موانع ارث کی وجہ سے میراث نہ پاسکے تو اس کا ترکہ امام زمانہ حضرت حجتؑ عجل اللہ فرجہٗ کا مال قرار پائے گا۔ اور آپؑ کے زمانہ غیبت میں اس کا اختیار حاکم شرع یعنی مجتہد جامع الشرائط کا ہوگا (۴)

(۴) شوہر زوجہ کے جملہ ترکہ و مال سے میراث پائے گا۔

(۵) مشہور قول کے مطابق زوجہ جو اولاد والی نہ ہو۔ زرعی جائداد سے حصہ[ل] نہ پائیگی لیکن آلات، درخت، زراعت وغیرہ، اور مکان[ل۲] کی عمارت کی قیمت میں اس کا حصہ نکالا جائے گا۔ اور صاحب اولاد زوجہ کو اراضی و جائداد و نقد وغیرہ سے حصہ ملیگا (۶) اگر بیویاں ایک سے زائد ہوں تو حصہ ۱/۴ یا ۱/۸ سب پر برابر کر دیا جائے گا۔

(۷) جو زوجہ طلاق رجعی کے عدہ میں ہو وہ میراث پائے گی۔ بشرطیکہ شوہر عدہ کے دوران میں فوت ہو جائے، اور اگر عدہ گزر جانے کے بعد شوہر کا انتقال ہو جائے تو میراث کی حق دار نہ ہوگی، اسی طرح اگر زوجہ فوت ہو جائے تو شوہر اس کی میراث پائے گا۔

(۸) اگر زوجہ کو طلاق بائن دیا جائے اور عدہ کے دوران میں شوہر مر جائے تو وراثت نہیں ملے گی۔

(۹) اگر کوئی شخص بحالت بیماری کسی عورت سے عقد کرے اور ابھی دخول نہ کیا ہو کہ اس مرض کی وجہ سے مر جائے تو وہ عورت شوہر کے مال سے نہ میراث پائے گی اور نہ مہر۔ اور اگر دخول واقع ہو گیا ہو تو میراث اور مہر دونوں پائے گی۔

موانع ارث

(وہ امور جو میراث پانے میں رکاوٹ ہیں)

ل عورت (خواہ صاحب اولاد ہو یا نہ ہو) شوہر کے اموال متروکہ میں سے منقولات جیسے کہ حیوانات وغیرہ کی وارث ہے۔ اور زمین خواہ رہائشی ہو یا زراعتی عورت کو وراثت میں نہیں دی جاسکتی البتہ جو چیزیں زمین میں ثابت ہیں ان کی قیمت میں حق وراثت ہے لہذا وارثوں کو قیمت بقدر حصہ ادا کرنا واجب ہے۔ (آقائے محسن حکیم)

ل۲ جب تعمیر شدہ مکان یا درخت وغیرہ کی قیمت سے حصہ وراثت عورت کو دینا چاہیں تو ملبہ کی قیمت اس طرح لگائی جائے گی کہ اگر یہی عمارت اس زمین سے بغیر خراب ہونے کے اکھیڑ کر کسی دوسری جگہ رکھ دی جائے تو اس وقت جتنی قیمت اس کی ہونی چاہیے اس کے حساب سے وراثت تقسیم کر کے عورت کا حصہ اسے دیا جائے گا (آقائے محسن حکیم)

(۱) کفر۔ پس کافر مسلمان کا وارث نہیں ہو سکتا۔ خواہ بیٹا ہو یا باپ لیکن مسلمان کافر کا وارث ہو گا۔

(۲) قتل۔ اگر وارث اپنے مورث کو عمداً اور ناحق قتل کر ڈالے تو وہ میراث کا حق دار نہ ہو گا (۳) غلامی۔ غلام اور کنیز نہ کسی کے وارث ہوں گے اور نہ مورث بلکہ ان کا مال آقا کو ملے گا۔

(۴) لعان۔ جب لعان واقع ہو تو زوجہ و شوہر آپس میں وارث نہ ہوں گے اور اس طرح وہ اولاد جس کا انکار کیا جائے اُن کے مابین وراثت نہ ہو گی۔

(۵) قرض۔ جب میت کا ترکہ قرض کے برابر ہو یا اس سے کم تو اس کا ترکہ تقسیم نہیں کیا جائے گا جب تک کہ قرض ادا نہ کر دیا جائے۔ قرض میں زرِ رہن اور مہر بھی داخل ہے بلکہ حج اور زکوٰۃ بھی قرض میں داخل ہے۔

(۶) مصارف دفن و کفن۔ اگر کوئی شخص مر جائے اور صرف اتنا مال چھوڑے کہ اس کے کفن و دفن میں صرف ہو جائے تو اس میں سے وارثوں کو کچھ نہیں ملے گا۔

(۷) وصیت۔ تہائی مال کی وصیت کرنا کہ اس میں وارث حصہ پانے کے حق دار نہ ہوں گے۔

سہام و فروض کا بیان

حدیث و قرآن کی رو سے جس قدر مال پانے کا وارث مستحق ہوتا ہے اتنے مال کو سہم کہتے ہیں۔ سہام چھ ہیں۔

(۱) نصف۔ یعنی آدھا ترکہ پانے کے تین شخص مستحق ہیں۔ اوّل شوہر جب کہ زوجہ اپنے بطن سے اولاد یا اولاد کی اولاد نہ چھوڑے۔ دوسرے صرف ایک بیٹی۔ تیسرے صرف ایک بہن خواہ عینی ہو یا پدری۔

(۲) ثلث۔ یعنی ایک تہائی ترکہ پانے کے دو شخص مستحق ہیں۔ اوّل میت کی ماں جب کہ میت کی اولاد یا اولاد کی اولاد۔ اور یا زیادہ بھائی عینی یا پدری نہ ہوں۔ دوسرے

یا دو سے زیادہ مادری بہن بھائی یا ان کی اولاد۔

۳۔ ثلثین ۔ یعنی دو تہائی ترکہ دو قسم کے لوگ پا سکتے ہیں۔ اوّل صرف بیٹیاں جب کہ دو یا دو سے زیادہ ہوں۔ دوسرے صرف بہنیں خواہ عینی ہوں یا پدری۔

۴۔ رُبع ۔ یعنی چوتھائی مال میّت دو قسم کے آدمی پائیں گے۔ اول شوہر جب کہ زوجہ اپنی نسل سے اولاد چھوڑے۔ دوسرے زوجہ اپنے شوہر کے متروکہ میں سے جب کہ شوہر اولاد نہ چھوڑے خواہ اسی زوجہ کے بطن سے ہو یا کسی دوسری سے۔

۵۔ سُدس ۔ یعنی چھٹا حصّہ یہ سہم تین وارثوں کا ہے۔ اول ماں، باپ جبکہ میّت نے اولاد کی اولاد چھوڑی ہو۔ دوسرے ماں جب کہ میّت دو بھائی یا زیادہ یا ایک بھائی اور دو بہنیں اور چار بہنیں چھوڑے اور میّت کا باپ موجود نہ ہو۔ تیسرے ایک مادری بہن یا بھائی ۔

۶۔ ثمن ۔ یعنی آٹھواں حصّہ۔ یہ سہم زوجہ کا ہے۔ خواہ ایک ہو یا زیادہ ۔ جب کہ میّت اولاد یا اولاد کی اولاد چھوڑے ۔ خواہ وہ اولاد موجودہ زوجہ کی نسل اور بطن سے ہو یا اور کسی زوجہ سے ۔

تقسیم وراثت

طبقہ اوّل پہلی صنف ماں، باپ

۱۔ اگر باپ کے سوا کوئی اور وارث نہ ہو تو وہ تمام مال میراث میں پائے گا اور اگر ماں کے سوا کوئی اور وارث نہ ہو تو وہ ایک ثلث بحیثیت فرضیہ اور باقی بہ لحاظ رد پائے گی۔ یعنی فرضیہ سے جو کچھ بچے گا۔ اسی کو دے دیا جائے گا۔ اور اگر ماں باپ کے ساتھ شوہر یا زوجہ بھی ہو تو شوہر کو ½ اور زوجہ کو ¼ حصہ ملے گا۔ اور باقی ماں یا باپ کو دے دیا جائے گا۔

۲۔ اگر ماں باپ دونوں ہوں تو ایک ثلث ماں کو ملے گا۔ بشرطیکہ حاجب نہ ہو اور باقی باپ کو ملے گا۔ بشرطیکہ شوہر یا زوجہ نہ ہو۔ ورنہ شوہر یا زوجہ کو اعلیٰ حصّہ اور ماں

کو حاجب ہونے کی صورت میں ثلث اور باقی باپ کو ملے گا۔

۳۔ ماں باپ دونوں کی موجودگی میں خواہ شوہر یا زوجہ ہو یا نہ ہو۔ اگر میّت کے حقیقی یا پدری دو بھائی یا ایک بھائی دو بہنیں یا چار بہنیں ہوں۔ اور وہ آزاد اور مسلمان ہوں۔ اور ایک قول کی بنا پر قاتل بھی نہ ہوں۔ اور یہ قول اقویٰ ہے اگرچہ وہ خود میراث نہ پائیں گے (کیونکہ دوسرے طبقہ میں ہیں) لیکن ماں کے لئے چھٹے حصے سے زیادہ پانے میں حاجب ہوں گے۔ اسی طرح اگر ماں باپ کے ساتھ میّت کی ایک لڑکی بھی ہو تو چونکہ خود ماں کے لئے چھٹے حصے سے زیادہ پانے میں حاجب ہوتے ہیں۔ لہٰذا باقی چوتھا حصہ باپ اور لڑکی کو ملے گا۔

مثلاً ۲۴۔ اس میں سے ۱۲ لڑکی کو اور باپ کو چھٹا یعنی ۴ اور ماں کو چھٹا یعنی ۴ اب جو چھٹا حصہ (یعنی ۴) بچا تو اس میں سے ۱/۴ باپ کو اور ۳/۴ لڑکی کو مل جائے گا۔

دوسری صنف "اولاد"

۱۔ اگر ایک لڑکا ہو تو تمام مال پائے گا۔ اور اگر کئی ہوں تو سب پر برابر تقسیم ہوگا اور اگر صرف ایک لڑکی ہو تو بحیثیت فریضہ نصف اور باقی بحیثیت رد پائے گی۔ اور اگر کئی لڑکیاں ہوں تو دو ثلث بحیثیت فریضہ اور باقی بلحاظ رد مساوی تقسیم ہوگا۔

۲۔ اگر ایک لڑکا اور ایک لڑکی ہو۔ یا کئی لڑکے لڑکیاں ہوں تو لڑکے کو دوہرا اور لڑکی کو اکہرا حصہ ملے گا۔

۳۔ اگر لڑکا اور لڑکی دونوں ہوں یا صرف لڑکا ہو۔ اور میّت کے ماں باپ بھی ہوں تو ماں اور باپ ہر ایک کو چھٹا حصہ ملے گا۔ اور باقی حصہ میں لڑکے کو دوہرا اور لڑکی کو اکہرا ملے گا اور اگر ایک ہی لڑکا ہو تو سب اس کو ملے گا۔

۴۔ اگر ایک لڑکی ہو۔ اور صرف ماں باپ ہو تو فریضہ اور رد دونوں ملا کر ایک چوتھائی ماں یا باپ کو اور باقی تین حصہ مال لڑکی کو ملے گا۔ اور اس صورت میں اگر دو لڑکیاں ہوں یا زیادہ ہوں تو ماں باپ کو پانچواں حصہ ملے گا۔ اور باقی لڑکیوں میں برابر تقسیم ہو تو

جائے گا (۵) اگر میت کی اولاد نہیں بلکہ اولاد الاولاد یعنی پوتا پوتی۔ نواسہ نواسی ہو تو فریضہ اور رد ملا کر دونوں میں جو کچھ اولاد کو ملتا ہو۔ وہ اولاد کی اولاد کو ملے گا۔

حبوّہ

مالِ میت میں سے خاص کر چار چیزیں خلف اکبر (بڑے لڑکے) کو ملیں گی۔ اس کو "حبوہ" کہتے ہیں۔ ان میں باقی ورثاء شریک نہ ہوں گے وہ چیزیں یہ ہیں۔

اوّل پہننے کے کپڑے۔ دوسرے انگوٹھی، تیسرے تلوار، چوتھے قرآن مجید بلکہ تمام اسلحہ، کتب، خاص رہنے کی جگہ اور سواری۔ ان چیزوں میں احوط ہے کہ بڑے لڑکے اور دیگر ورثار کے مابین مصالحت ہو جائے۔ اسی طرح اگر اوّل کی چار چیزیں متعدد ہوں۔ اور کپڑے جو پہننے کے لئے رکھے ہوں مگر ان کو پہننے کی نوبت نہ آئی ہو۔ تب بھی بڑے لڑکے اور دیگر وارثوں میں بنا بر احوط مصالحت ہو۔

طبقہ دوم

پہلی صنف بھائی بہن

۱۔ حقیقی بھائی یا پدری بھائی جب کہ حقیقی بھائی نہ ہو تو اگر اکیلا ہو تو تمام مال پائے گا۔ اور اگر کئی ہوں تو مساوی حصہ پائیں گے۔ لیکن حقیقی بہن یا جب حقیقی بہن نہ ہو تو پدری بہن اگر اکیلی ہو تو نصف مال بحیثیت فریضہ اور باقی بحیثیت رد پائے گی۔ اور اگر کئی ہوں۔ تو دو ثلث فریضہ اور باقی رد میں پائیں گی جو ان میں برابر برابر تقسیم ہوگا۔ اور مادری بھائی یا بہن اگر تنہا ہو تو ۱/۶ حصہ بلحاظ فریضہ اور باقی رد میں ملے گا۔ اور بصورت متعدد ایک ثلث بحیثیت فریضہ اور باقی بلحاظ رد انہیں ملے گا اور مادری بہن اور بھائی دونوں کو مساوی حصہ تقسیم ہوگا۔

۲۔ اگر حقیقی بھائی بہن کے ساتھ پدری بھائی بہن بھی ہوں تو پدری بھائی بہن محجوب الارث ہو جائیں گے۔ اور کل مال حقیقی بھائی بہن کو ملے گا۔ خواہ ایک ہی بہن کیوں نہ ہو اور خواہ مادری بہن بھائی بھی ہوں یا نہ ہوں۔

۳۔ اگر حقیقی بھائی بہن نہ ہوں تو پدری بھائی بہنوں میں کل مال دُہرے اکہرے کے حساب سے تقسیم ہوگا۔ اور اگر حقیقی یا پدری بھائی بہنوں کے ساتھ مادری بھائی بہن بھی ہوں تو اگر مادری بھائی یا بہن تنہا ہو تو اسے چھٹا حصہ اور اگر کئی ہوں تو تیسرا حصہ ملے گا جو اُن میں برابر تقسیم ہوگا۔ اور باقی مال حقیقی یا پدری بھائی بہن کو دیا جائے گا۔

اور ان تمام صورتوں میں اگر شوہر یا زوجہ بھی ہو تو شوہر کو نصف اور زوجہ کو رُبع ملے گا اور اگر کمی پڑے تو صرف حقیقی یا پدری بھائی بہن کے حصّہ میں آئے گی۔

دوسری صنف جدّ و جدّہ

۱۔ اگر دادا یا دادی یا نانا یا نانی ہو تو اُسے کل مال ملے گا۔ اور اگر دادا اور دادی دونوں ہوں تو مال اُن میں دُہرے اکہرے کی صورت میں تقسیم ہوگا۔ اور اگر نانا اور نانی دونوں ہوں۔ تو اُن میں مال مساوی تقسیم ہوگا۔

۲۔ اگر دادا، دادی کے ساتھ نانا، نانی بھی ہوں تو نانا، نانی کا حصّہ ایک ثلث ہوگا۔ اور اگر ایک ہی ہو تو کل ثلث اُسے ملے گا۔ اور اگر دونوں ہوں تو اُن میں برابر سے تقسیم ہوگا۔ اور باقی دو ثلث دادا۔ دادی کا حصّہ ہوگا۔ پس اگر ایک ہی ہو تو اُسے کل ملے گا۔ اور اگر دونوں ہوں تو دہرے اکہرے کے حساب سے تقسیم ہوگا۔

۳۔ جدّ اور جدّہ ایک ہو یا کئی ہوں۔ اگر اُن کے ساتھ شوہر یا زوجہ بھی ہو تو اسے اعلیٰ حصّہ (نصف یا رُبع) ملے گا۔ اور کمی دادا۔ دادی کے حصّہ میں آئے گی۔

۴۔ اگر دادا، دادی کے ساتھ حقیقی یا پدری بھائی بہن بھی ہوں تو دادا۔ دادی مثل بھائی بہن کے حصّہ دار ہوں گے۔ اسی طرح اگر نانا۔ نانی کے ساتھ بھائی بہن بھی ہوں تو نانا۔ نانی مادری بھائی بہن کی طرح حصّہ دار ہوں گے۔

طبقہ سوم

پہلی صنف چچا اور پھوپھی

اگر صرف ایک چچا یا ایک پھوپھی ہو تو کل مال اُسے ملے گا۔ اور اگر کئی چچا یا کئی پھوپھیاں

ہوں تو ان میں مساوی تقسیم ہوگی۔ اور اگر چچا اور پھوپھی دونوں ہوں۔ خواہ ایک ایک ہی ہوں یا متعدد ہوں تو اُن میں دُہرے اکہرے کے حساب سے تقسیم ہوگی۔

دوسری صنف ماموں اور خالہ

۱۔ اگر صرف ایک ماموں یا ایک خالہ ہو تو اُسے کل مال ملے گا۔ اور اگر کئی ماموں یا کئی خالہ ہوں تو اُن میں مساوی تقسیم ہوگی۔ اسی طرح اگر ماموں اور خالہ دونوں ہوں۔ خواہ ایک ایک یا متعدد ہوں تب بھی تقسیم برابر کی ہوگی۔

۲۔ اگر کئی چچا اور کئی ماموں ایک ساتھ ہوں تو ایک ثلث تمام ماموں اور باقی (دو ثلث) تمام چچا پائیں گے۔ اور اگر کئی چچا یا کئی ماموں یا دونوں ہوں۔ اور اُن کے ساتھ شوہر یا زوجہ بھی ہو تو اس کو اعلیٰ حصہ (نصف یا ربع) ملے گا۔

۳۔ اگر چچا، پھوپھی، ماموں، خالہ کوئی نہ ہو تو اُن کی اولاد قائم مقام ہو کر میراث پائے گی۔

۴۔ اگر میّت کے چچا پھوپھی، ماموں، خالہ اور اُن کی اولاد کوئی نہ ہو تو میّت کے ماں باپ کے چچا پھوپھی، ماموں، خالہ وارث قرار پائیں گے۔

سببی وارث زوجیّت

شوہر اپنی دائمی زوجہ کے ترکہ سے اگر زوجہ کی اولاد یا اولاد کی اولاد نہ ہو تو نصف حصّہ پائیگا ورنہ اُسے چوتھا حصّہ ملے گا۔ اسی طرح زوجہ اپنے شوہر کے ترکہ سے اگر شوہر کی اولاد یا اولاد کی اولاد نہ ہو تو چوتھا حصّہ پائے گی ورنہ اُسے آٹھواں حصّہ ملے گا۔ اور اگر کئی بیویاں ہوں تو دونوں صورتوں میں (خواہ چوتھائی ملے یا آٹھواں حصّہ) ان میں برابر کی تقسیم ہوگی۔

نیز شوہر اور زوجہ کے میراث پانے میں اس کا کوئی فرق نہیں ہے کہ دونوں یا ایک نابالغ ہو یا بالغ۔ اس طرح اس میں کوئی فرق نہیں کہ زوجہ مدخولہ ہے یا غیر مدخولہ۔ اور شوہر زوجہ کے تمام ترکہ کی میراث پائے گا بخلاف زوجہ کے کہ وہ خاص خاص چیزوں میں حصّہ پائے گی (جس کی تفصیل پہلے گذر چکی ہے)۔

کتاب الادعیۃ والاعمال

اس میں ادعیہ مشہورہ منقولہ اور دیگر اعمال
بارہ ماہ واستخارہ وغیرہ
درج ہیں

پچیسواں باب

ثواب تلاوت قرآن مجید و استخارہ وغیرہ

جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ قرآن شریف پڑھنا گناہوں کا کفارہ ہے۔ دوزخ کی آگ سے نجات ہے۔ عذاب خدا سے امان ہے قرآن پڑھنے والے پر رحمتِ خدا نازل ہوتی ہے۔ اور فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے ہیں۔ حضرت امیر المومنین علیہ السّلام فرماتے ہیں کہ جس گھر میں قرآن پڑھا جاتا ہے۔ اور خدا کی یاد ہوتی ہے۔ تو اُس گھر میں برکت زیادہ ہوتی رہتی ہے۔ اور جس گھر میں قرآن کی تلاوت اور خدا کی یاد نہیں ہوتی تو اُس گھر میں برکت کم ہو جاتی ہے۔ ملائکہ اس سے دُور رہتے ہیں۔ اور شیاطین کا داخلہ ہوتا ہے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے کسی نے عرض کیا کہ یا مولا مجھ کو قرآن حفظ ہے۔ آیا میں حفظ پڑھوں یا دیکھ کر پڑھوں۔ حضرت نے فرمایا کہ قرآن کو دیکھ کر پڑھنا بہتر ہے۔ کیونکہ اس پر نظر کرنا بھی عبادت ہے جناب صادق آلِ محمد علیہ السّلام نے ارشاد فرمایا ہے کہ تین چیزیں بروز قیامت خدا سے شکایت کریں گی۔ ایک وہ مسجد کہ جس میں محلہ والے نماز نہ پڑھیں۔ دوسرے وہ عالم جو جاہلوں میں ہو۔ اور وہ اُس کی توقیر و احترام نہ کریں۔ اور تیسرے وہ قرآن جو گھروں میں یُونہی رکھا رہے۔ اور اُس پر گرد و غبار جم گیا ہو۔ اور اس کی تلاوت نہ کی جائے اور چھ چیزیں ایسی ہیں کہ مومن کو اُس کے مرنے کے بعد نفع پہنچاتی ہیں۔ ایک نیک بخت بیٹا جو اس کے لئے استغفار کرے۔ دوسرے وہ قرآن جو چھوڑ جائے اور لوگ اس کی تلاوت کریں۔ تیسرے وہ کنواں جو خدا کی راہ میں کھدوایا جائے۔ چوتھے وہ درخت جو خوشنودیٔ خدا کے لئے لگایا جائے۔ پانچویں پانی کا چشمہ جو جاری کیا جائے اور چھٹے وہ نیک طریقہ جو اس کے بعد لوگ اُس پر عمل کریں۔

آداب تلاوتِ قرآن مجید

طہارت کے بغیر قرآن مجید کے حروف کو چھونا حرام ہے۔ چاہیئے کہ جب قرآن کی تلاوت کرے تو حروف کو اُن کے مخرج سے ادا کرے۔ جیسا کہ نماز کے ذکر میں قرأت کے سلسلہ میں بیان ہو چکا ہے۔ قرآن پڑھنے میں جلدی نہ کرے۔ حرفوں میں ایک کو دوسرے سے تمیز رہے۔ ایسا بھی نہ ہو کہ حروف بالکل آپس میں جدا ہو جائیں بلکہ مدّ وغیرہ کی رعایت رکھے اور قرآن کے معانی کا خیال رکھے۔ اور خضوع و خشوع اور رجوعِ قلب کے ساتھ تلاوت کرے۔ جب آیہ رحمت پر پہنچے تو خدا سے طلب مغفرت کرے اور جب غضب کی آیت پڑھے تو خدا کے غضب سے پناہ مانگے۔ باوضو حالت میں قرآن پڑھے۔ قبلہ رُو ہو کر بیٹھے۔ اور تلاوت سے قبل استعاذہ یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ کہے۔ حدیث میں ہے کہ قرآن ختم کرنے والے کی ایک دعا قبول ہوتی ہے۔ لہٰذا بعد ختم دعا کرے اور طلب حاجت کرے اور یہ دعا بھی پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اٰنِسْ وَحْشَتِیْ فِیْ قَبْرِیْ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ بِالْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ وَاجْعَلْہُ لِیْ اِمَامًا وَّنُوْرًا وَّھُدًی وَّرَحْمَۃً اَللّٰھُمَّ ذَکِّرْنِیْ مِنْہُ مَانَسِیْتُ وَعَلِّمْنِیْ مِنْہُ مَاجَھِلْتُ وَارْزُقْنِیْ تِلَاوَتَہٗ اٰنَاۗءَ الَّیْلِ وَاٰنَاۗءَ النَّھَارِ وَاجْعَلْہُ لِیْ حُجَّۃً یَّارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

بعض سورتوں کے مختصر فضائل و خواص

سورۃ فاتحہ :۔ جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص سورۃ فاتحہ یعنی الحمد کو پڑھے وہ اُس شخص کی مانند ہے کہ جس نے دو تہائی قرآن پڑھا ہے یہ سورت قرآن مجید میں تمام سورتوں سے افضل ہے اور سوائے موت کے اس میں ہر بیماری و درد کے لئے شفا ہے۔ اگر کوئی شخص سورۃ فاتحہ کو پاک برتن پر لکھے۔ اور

بارش کے پانی سے دھو کر کسی مریض کا منہ دھلوائے تو وہ مریض اپنی بیماری سے نجات پائیگا اور جو کوئی اس پانی کو پیئے وہ ہر قسم کے خوف وخفقان سے محفوظ رہے گا۔

سورۃ یٰسین ۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام فرماتے ہیں کہ ہر چیز کا ایک قلب ہوتا ہے اور قرآن کا قلب سورۃ یٰسین ہے۔ جو شخص اس سورۃ کو دن میں پڑھے تو وہ اس روز تمام بلاؤں سے محفوظ رہے گا۔ اور خداوند عالم اُس کو شام تک بہت کچھ رزق عطا فرمائے گا۔ جناب رسالت مآب صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے منقول ہے کہ جو شخص اس سورت کو قربۃً الی اللہ پڑھے تو اس کے سب گناہ بخش دئے جائیں گے۔ اس سورۃ کے بہت کچھ فضائل ہیں۔ جو شخص مرضِ برص اور بواسیر کی بیماری میں مبتلا ہو۔ وہ اگر اس سورۃ کو شہد سے لکھ کر اور دھو کر پیئے تو انشاءاللہ شفا ہوگی۔

سورۃ فتح ۔ جناب رسُولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے منقول ہے کہ جو شخص اس سورۃ کو پڑھے تو اس کا اجر وثواب یہ ہے کہ گویا وہ فتح مکّہ کے دن حضورؐ کے ہمراہ حاضر رہا۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام فرماتے ہیں کہ تم اپنے مال اور اپنی عورتوں کو اور جو کچھ تمہارے قبضہ وتصرّف میں ہے۔ اس سورت کی تلاوت سے سب کا حصار کرو۔ جو کوئی اس سورۃ کو تعویذ بنا کر گلے میں ڈالے تو وہ ظالم حاکم کے شر سے محفوظ رہے گا اور اگر کوئی عورت اس کو پانی سے دھو کر پیئے تو دودھ زیادہ ہو جائے گا۔

سورۃ رحمٰن ۔ جناب رسالت مآب صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے روایت ہے کہ جو شخص یہ سورۃ پڑھے۔ خداوند عالم اُس کی ضعیفی اور عاجزی پر رحم کرتا ہے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ سورۃ رحمٰن کا پڑھنا ترک نہ کرو۔ اور اس سورۃ کو نمازمیں پڑھو۔ یہ سورۃ کافروں کے دل میں قرار نہیں پکڑتا۔ اور اس سورۃ کو نماز صبح کے بعد بروز جمعہ پڑھنا مستحب ہے۔ اس سورۃ کو پانی سے دھو کر پینا تلی کو دفع کرتا ہے اور جو شخص کہ درد دل میں مبتلا ہو۔ یا جیسے مرضِ صرع ہو یا جس کو آشوب چشم کا عارضہ ہو اس سورۃ کو بطور تعویذ زیب گلو کرے تو شفا پائے گا۔

سورۃ واقعہ ۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جو شخص ہر

شب جمعہ کو سورۃ واقعہ پڑھے تو خداوند عالم اُس کو دوست رکھے گا۔ اور وہ شخص دنیا میں بدحالی و محتاجی نہ دیکھے گا۔ اُس کے رزق میں وسعت ہوگی۔ اور وہ کسی آفت و بلا میں مبتلا نہ ہوگا۔ اور حضرت امام محمدؐ باقر علیہ السّلام ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص سورۃ واقعہ کو ہر شب سونے سے قبل پڑھے تو قیامت میں اُن کا منہ مانند چاند نورانی ہوگا۔ اگر اس سورۃ کو حاملہ عورت کے گلے میں ڈالا جائے تو وضع حمل آسان ہو جائے گا۔

سُورۃ مزمّل۔ جناب رسُول خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے منقول ہے کہ جو شخص اس سورۃ کو پڑھے تو اُس سے دنیا و آخرت کی تنگی و عُسرت دُور ہوتی ہے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام فرماتے ہیں کہ جو شخص اس سورۃ کو دن میں یا رات میں پڑھے خداوند عالم اس کو دنیا میں عُمدہ زندگی کے ساتھ زندہ رکھے گا۔ اور اچھی موت سے اپنے جوارِ رحمت میں طلب فرمائے گا۔ جو شخص اس سورۃ کو رجُوعِ قلب سے پڑھتا رہے تو وہ خواب میں رسُولؐ خدا کی زیارت سے مشرف ہوگا۔

سُورۃ دھر۔ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ جو شخص اس سُورۃ کو پڑھے تو خداوند عالم کے نزدیک اُس کی جزاء جنّت اور ریشمی لباس ہے۔ منقول ہے کہ جو شخص بروز دوشنبہ نمازِ صبح کی پہلی رکعت میں الحمد کے بعد سورۃ دہر پڑھے گا تو وہ اُس دن کے شر سے محفوظ رہے گا۔ ہر پنج شنبہ کی صبح کو اس سورۃ کا پڑھنا موجب ثوابِ عظیم ہے۔ اگر لڑائی میں اس سورۃ کو پڑھے تو دشمن پر غالب آئے گا۔

سُورۃ قدر۔ جناب رسُولِ خدا سے منقول ہے کہ جو شخص اس سورۃ (سورۃ اِنّا اَنزلنٰہ) کو پڑھے۔ تو وہ مثل اس کے ہے کہ اُس نے ماہِ رمضان کے روزے رکھے۔ اور شب قدر کو عبادت میں بسر کیا اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جو شخص اس سورۃ کو نماز فریضہ میں پڑھے تو یہ ندا ہوگی کہ اے بندۂ خدا تیرے گناہوں کو خداوند عالم نے بخش دیا۔ حضرت امام علی نقی علیہ السّلام سے وسعتِ رزق کے واسطے اس سورۃ کو سو مرتبہ پڑھنا منقول ہے جو شخص اس سُورۃ کو اُس چیز پر جو جمع ہو پڑھے۔ تو وہ چیز محفوظ رہے گی۔ اور اگر کوئی غمگین یا مریض یا مسافر یا قیدی اس سورۃ کو پڑھے۔ تو

اس کا مقصد حاصل ہوگا۔

سورۃ توحید۔ جسے سورۃ اخلاص یا سورۃ قل ہو اللہ بھی کہتے ہیں۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جو شخص اپنا منہ داہنی طرف کرکے اور بائیں جانب کرکے اور سامنے اور پشت کی طرف کرکے اور زمین کی طرف دیکھ کر اس سورۃ کو پڑھے تو وہ لوگوں کی شر سے محفوظ ہوگا۔ اور اگر کسی حاکم جابر کے پاس جائے تو جس وقت تیری نظر اُس پر پڑے تو اس سورۃ کو تین مرتبہ پڑھ۔ اور جب سورۃ کو ختم کرے تو بائیں ہاتھ کی اُنگلیوں کو بند کرے۔ اور اسی طرح جب تک اُس کے پاس سے جدا نہ ہو۔ بند رکھ۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص ایک مرتبہ اس سورۃ کو پڑھے تو مثل اُس کی ہے کہ اُس نے ایک تہائی قرآن اور تہائی تہائی باقی تین کتب سماویہ کو پڑھا اور جو شخص اس کو دکھتی ہوئی آنکھ پر پڑھے تو شفا حاصل ہوگی۔ اس سورۃ کو نماز میں پڑھنے کی بے حد تاکید وارد ہوئی ہے۔

سورۃ معوذتین۔ یعنی سورۃ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ نظر کا لگنا برحق ہے اور تو بے خوف نہیں ہو سکتا۔ اس سے کہ تیری نظر خود تجھ میں یا دوسرے میں اثر کر جائے۔ پس اگر نظر لگنے کا ڈر ہو تو تین مرتبہ مَاشَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ پڑھے۔ اور اگر کوئی شخص ایسی زینت کرے کہ جو خوش نما معلوم ہو تو جب اپنے مکان سے باہر نکلے تو ان دونوں سورتوں کو پڑھ لے۔ نظر بد سے محفوظ ہوگا۔ جو شخص ہر رات کو ان دونوں سورتوں کو پڑھے تو وہ جن و انس کے شر اور وسوسہ شیطانی سے محفوظ رہے گا۔ اور جو شخص ان دونوں سورتوں کو لکھ کر تعویذ بنا کر بچے کے گلے میں لٹکائے تو وہ بچہ جنات و شیاطین کے شر اور سانپ بچھو وغیرہ موذی کیڑوں سے محفوظ رہے گا۔

بعض آیات و اسمائے الٰہی کے فوائد

حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اسم اعظم سے اس سے زیادہ نزدیک ہے کہ جس قدر سیاہی آنکھ کی سفیدی سے نزدیک ہے۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جو شخص ایک مرتبہ آیۃ الکرسی هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ تک پڑھے تو خداوندعالم اُس سے ہزار بلائیں دنیا کی اور ہزار بلائیں آخرت کی دُور فرماتا ہے۔ اور حضرت امیرالمومنین علیہ السّلام فرماتے ہیں کہ جس شخص کو آشوبِ چشم کا عارضہ ہو تو وہ آیۃ الکرسی کو پڑھے۔ اور اپنے دل میں یہ سمجھے کہ یہ عارضہ زائل ہوگیا ہے اور جو شخص طلوعِ آفتاب سے قبل گیارہ مرتبہ سورۃ توحید اور گیارہ مرتبہ سورۃ قدر اور گیارہ مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھے تو خداوندعالم اس کے مال کو تلف ہونے سے محفوظ رکھے گا۔ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے منقول ہے۔ کہ جو شخص ہر نماز فریضہ کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے گا تو وہ مستحق بہشتِ بریں ہوگا۔ دوسری روایت میں ہے کہ جو شخص ہر نماز فریضہ کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے تو اس کی نماز مقبول ہوگی۔ اور وہ امانِ خدا میں ہوگا۔ اسم اَللّٰہ کو ۶۶ مرتبہ دن چڑھے اور بوقتِ عصر اور آخر تہائی رات میں پڑھنا حاجت کے پورا ہونے کا باعث ہے۔ اَلْقُدُّوْسُ کو سو مرتبہ ہر جمعہ کے دن پڑھنا باطنی برائیوں سے پاک کرتا ہے۔ اَلسَّلَامُ کو پڑھنا ہر آفت و مرض سے سلامتی کا موجب ہے۔ جو شخص کسی مریض پر سو مرتبہ پڑھے گا تو وہ شفا پائیگا اَلْجَبَّارُ کو ہر روز اکیس مرتبہ پڑھنا ظالموں کے شر سے محفوظ رہنے کا باعث ہے۔ اَلْوَهَّابُ کو پڑھنا روزی کے وسیع ہونے کا موجب ہے۔ اَلْوَدُوْدُ کو پڑھنا آپس میں محبت و دوستی کا باعث ہے۔ جس کھانے یا شیرینی پر اسے ہزار مرتبہ پڑھیں۔ اور وہ دونوں شخص جن میں دشمنی ہے۔ انہیں کھلائیں تو باہم دوست ہوجائیں گے۔ اَلْمَانِعُ کو سوتے وقت پڑھنا قرض کی ادائیگی کا باعث ہے۔ اَلْبَدِيْعُ کو ہزار مرتبہ پڑھنا حاجت روائی کا موجب ہے۔ اَلتَّوَّابُ کو پڑھنا توبہ کے قبول ہونے کا موجب ہے۔ اَلْوَارِثُ کو ہزار مرتبہ پڑھنا نیک راہ کی طرف ہدایت کا موجب ہے اور جو شخص اَلْغَنِيُّ الْمُغْنِيْ دس جمعہ تک ہر جمعہ میں دس ہزار مرتبہ کہے اور اس دوران میں ترکِ حیوانات کرے تو خداوندعالم دنیا و آخرت میں اُس کو غنی فرمائے گا۔

سجدۂ قرآن

قرآن شریف میں جن مقامات پر سجدہ کرنا پڑتا ہے، پندرہ ہیں۔ جن میں سے چار جگہ تو سجدہ واجب ہے۔ ایک اکیسواں پارہ کی سورۃ سجدہ میں جو الٓمٓ تنزیل سے شروع ہوتی ہے وَھُمْ لَا یَسْتَکْبِرُوْنَ پر سجدہ واجب ہے۔ دوسرے چوبیسواں پارہ کی سورۃ حٰمٓ سجدہ میں حٰمٓ تَنْزِیْلٌ سے شروع ہوتی ہے اِیَّاہُ تَعْبُدُوْنَ پر سجدہ واجب ہے۔ تیسرے ستائیسویں پارہ کی سورۃ وَالنَّجْمِ کے ختم پر سجدہ واجب ہے اور چوتھے تیسویں پارہ کی سورۃ علق کے ختم پر سجدہ واجب ہے۔ گیارہ مقامات جہاں پر سجدہ کرنا سنّت ہے وہ یہ ہیں:۔

(۱) سورۃ اعراف میں سورۃ کے ختم ہونے پر وَلَہٗ یَسْجُدُوْنَ (۲) سورۃ رعد میں بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ط پر (۳) سورۃ نحل میں یُؤْمَرُوْنَ ط پر (۴) سورۃ بنی اسرائیل میں خُشُوْعًا ط پر (۵) سورۃ مریم میں بُکِیًّا پر (۶) سورۃ حج میں تُفْلِحُوْنَ پر (۷) پھر سورۃ حج میں نُفُوْرًا ط پر (۸) سورۃ فرقان میں نُفُوْرًا پر (۹) سورۃ نمل میں رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ط پر (۱۰) سورۃ صٓ میں اَنَابَ پر (۱۱) سورۃ انشقاق میں لَا یَسْجُدُوْنَ پر۔

ان تمام آیتوں کا ترجمہ پڑھنے یا سننے سے یا ان کو لکھنے سے یا دیکھنے سے یا ان کا خیال دل میں لانے سے سجدہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور سجدہ فوراً کرنا چاہیئے۔ آیت کے پڑھنے والے یا کان لگاکر سننے والے پر بے اشکال سجدہ واجب ہے۔ اور عام سننے والے پر احوط ہے بلکہ اس کا وجوب قوت سے خالی نہیں ہے۔ اگر قصداً یا سہواً سجدہ نہ کرے پھر بعد کو یاد آئے تو فوراً سجدہ کرلے۔ طہارت یا رُوبقبلہ ہونے کی بھی ضرورت نہیں۔ اور جس طرح نماز میں سات اعضاء پر سجدہ واجب ہوتا ہے۔ اسی طرح بجالائے۔ اس سجدہ کے لئے نہ تکبیر نہ تشہد نہ سلام ہے۔ البتہ جب سجدہ سے اُٹھے تو اللہ اکبر کہنا مستحب ہے۔ سجدہ میں اس دعا کا پڑھنا مستحب ہے۔ لَا اِلٰہَ

اِلَّا اللّٰہُ حَقًّا حَقًّا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اِیْمَانًا وَّتَصْدِیْقًا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عُبُوْدِیَّۃً وَّرِقًّا سَجَدْتُّ لَکَ یَا رَبِّ تَعَبُّدًا وَّ رِقًّا لَّا مُسْتَکْبِرًا عَنْ عِبَادَتِکَ وَلَا مُسْتَنْکِفًا وَّ لَا مُتَعَظِّمًا بَلْ اَنَا عَبْدٌ ذَلِیْلٌ خَائِفٌ بِکَ مُسْتَجِیْرٌ۔ سجدہ والی آیتوں میں ادا و قضا نہیں ہے۔ بلکہ فوراً اگر نہ ہو سکے تو اس کے بعد فوراً بجالائے۔

بیانِ استخارہ

استخارہ (یعنی طلبِ خیر) کے بارے میں یہ جاننا ضروری ہے کہ جو کام واجب یا حرام ہو۔ اس کے واسطے استخارہ نہیں ہو سکتا بلکہ جب کسی مباح کام کے کرنے یا نہ کرنے میں تردد ہو۔ اور اس کا نتیجہ سمجھ میں نہ آئے۔ تب استخارہ کرنا چاہیئے۔ اور جو کچھ حکم استخارہ کا نکلے اُس پر مطمئن ہو جائے۔ اور یقین رکھے کہ اس میں میرے واسطے بھلائی ہے۔ اور جب کسی کام کے لئے مطلقاً استخارہ ہو جائے تو پھر دوسری مرتبہ، تیسری مرتبہ استخارہ بے موقع ہے۔ دیوانِ حافظ یا اشعار باطلہ سے فال لینا یا نجومیوں کی باتوں پر اعتماد کرنا یہ سب اُمور لغو ہیں۔ ان سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ یہاں پر استخارہ کے چند طریقے بیان کئے جاتے ہیں۔

پہلا طریقہ:۔ قرآن مجید سے استخارہ ہے۔ جس کو سید ابن طاؤس علیہ الرحمۃ نے اس طرح لکھا ہے کہ جس وقت کوئی شخص چاہے کہ کتاب خدا سے تفاول کرے تو تین مرتبہ سورۃ قل ھو اللہ احد پڑھے، اور تین مرتبہ درود پڑھ کر یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ تَفَاءَلْتُ بِکِتَابِکَ وَتَوَکَّلْتُ عَلَیْکَ فَاَرِنِیْ مَا ھُوَ الْمَکْتُوْمُ مِنْ سِرِّکَ الْمَکْنُوْنِ فِیْ غَیْبِکَ بعد اس کے قرآن مجید کھولے۔ جو مضمون داہنی طرف کے صفحہ کی پہلی سطر میں نکلے اُس پر عمل کرے، اگر آیت رحمت ہے۔ امر خیر ہے تو وہ کام بہتر ہے۔ اور اگر آیت غضب ہے یا کوئی ممانعت ہے تو وہ کام کرنا اچھا نہیں ہے۔

دوسرا طریقہ:۔ یہ وہ استخارہ ہے جو ذات الرقاع کے نام سے مشہور ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جب کسی کام کا ارادہ ہو۔ اور اس میں تردّد ہو تو چھ پرچے کاغذ کے لے اور تین میں لکھے۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۝ خِیَرَۃٌ مِّنَ اللّٰہِ الۡعَزِیۡزِ الۡحَکِیۡمِ لِفُلَانِ بۡنِ فُلَانَۃَ اِفۡعَلۡہُ اور تین رقعوں میں لکھے۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ خِیَرَۃٌ مِّنَ اللّٰہِ الۡعَزِیۡزِ الۡحَکِیۡمِ لِفُلَانِ بۡنِ فُلَانَۃَ لَا تَفۡعَلۡہُ۔ اور فلاں ابن فلانہ کی جگہ اپنا اور اپنی ماں کا نام لکھے پس ان سب پرچوں کو جاء نماز کے نیچے رکھ کر دو رکعت نماز پڑھے۔ جب نماز سے فارغ ہو تو سجدہ میں جائے اور سو مرتبہ اَسۡتَخِیۡرُ اللّٰہَ بِرَحۡمَتِہٖ خِیَرَۃً فِیۡ عَافِیَۃٍ کہے۔ پھر اُٹھ کر بیٹھے۔ اور یہ دُعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ خِرۡلِیۡ وَاخۡتَرۡلِیۡ فِیۡ جَمِیۡعِ اُمُوۡرِیۡ فِیۡ یُسۡرٍ مِّنۡکَ وَعَافِیَۃٍ اور ان رقعوں کو آپس میں ملا دے۔ اور ایک ایک نکالتا جائے۔ پس اگر پے درپے تینوں پرچے اِفۡعَلۡہُ کے نکلیں تو اس کام کو کرے۔ اور اگر پے درپے تینوں پرچے لَا تَفۡعَلۡہُ کے نکلیں تو وہ کام نہ کرے۔ اور اگر کوئی پرچہ اِفۡعَلۡہُ کا اور کوئی پرچہ لَا تَفۡعَلۡہُ کا نکلے تو پانچ پرچوں تک نکالے۔ اگر اِفۡعَلۡہُ والے پرچے زیادہ ہوں تو کام کرے۔ اور اگر لَا تَفۡعَلۡہُ کے پرچے زیادہ ہوں تو کام نہ کرے۔

تیسرا طریقہ۔ یہ وہ استخارہ ہے جس کے متعلّق حضرات ائمہ علیہم السّلام نے اپنے بعض اصحاب کو ہدایت فرمائی کہ اپنے کام میں خداوند عالم سے اس طرح مشورہ کرو کہ دل میں اس کام کا قصد کرکے کاغذ کے ایک پرچہ پر لفظ لَا اور دوسرے پرچہ پر لفظ نَعَمۡ لکھو۔ اور ہر ہر پرچہ کو مٹی کی ایک ایک گولی میں رکھ دو۔ پھر دو رکعت نماز پڑھ کر دونوں گولیوں کو اپنے دامن کے نیچے رکھو اور کہو۔ یَا اَللّٰہُ اِنِّیۡ اُشَاوِرُکَ فِیۡ اَمۡرِیۡ ھٰذَا وَاَنۡتَ خَیۡرُ مُسۡتَشَارٍ وَّمُشِیۡرٍ فَاَشِرۡ عَلَیَّ بِمَا فِیۡہِ صَلَاحٌ وَّحُسۡنُ عَاقِبَۃٍ۔

پھر دامن کے نیچے ہاتھ ڈال کر ایک گولی کو نکالو۔ اور کھول کر دیکھو۔ اگر اس پرچہ میں نَعَمۡ ہو تو وہ کام کرو۔ اور اگر لَا ہو تو نہ کرو۔

چوتھا طریقہ ۔ استخارہ سجادیہ جو کتاب کے اُوپر موجود ہے۔ مختصر طریقہ یہ ہے کہ بعد نیّت کتاب کو داہنے ہاتھ میں لے کر تین مرتبہ درُود پڑھے۔ اس کے بعد تین مرتبہ اَسْتَخِیْرُ اللّٰہَ بِرَحْمَتِہٖ خِیَرَۃً فِیْ عَافِیَۃٍ کو پڑھے پھر تین مرتبہ درُود پڑھے۔ اَب کتاب کو کھول کر دیکھے جو حکم نکلے اس کو عمل واجب اور خلاف کو گناہ سمجھے۔

پانچواں طریقہ ۔ جو سب میں مختصر ہے۔ حضرت صاحب الامر علیہ السّلام سے منقول ہے کہ تین مرتبہ درود پڑھ کر تسبیح کے دانوں پر ہاتھ ڈالے۔ پھر دو دو کر کے گنے۔ اگر ایک دانہ باقی رہے تو وہ کام خوب ہے ورنہ بد۔

وَظائفِ مقبُول

عکسی رنگین مترجم

مولانا سیّد مقبُول احمد صاحب اعلی اللہ مقامہٗ

ناشر

افتخار بکڈپو رجسٹرڈ، اسلام پورہ، لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورہ ہائے مبارکہ قرآن کریم

جو

مومنین کرام عموماً تلاوت کرتے ہیں

(۱) سورۂ مبارکہ یٰسٓ

(۲) سورۂ مبارکہ الفتح

(۳) سورۂ مبارکہ الرحمٰن

(۴) سورۂ مبارکہ الواقعۃ

(۵) سورۂ مبارکہ الملک

(۶) سورۂ مبارکہ المزمل

(۷) سورۂ مبارکہ الدھر

(۸) سورۂ مبارکہ النبا

(۹) سورۂ مبارکہ الجمعہ

(۱۰) سورۂ مبارکہ المنافقون

(۱۱) آیۃ الکرسی

١- سُوْرَةُ يٰسٓ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰسٓ ﴿١﴾ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ﴿٢﴾ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٣﴾ عَلٰى صِرَاطٍ
مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٤﴾ تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ﴿٥﴾ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ
اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ﴿٦﴾ لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا
يُؤْمِنُوْنَ ﴿٧﴾ اِنَّا جَعَلْنَا فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِيَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ
مُّقْمَحُوْنَ ﴿٨﴾ وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا
فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿٩﴾ وَسَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ
تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٠﴾ اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمٰنَ
بِالْغَيْبِ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّاَجْرٍ كَرِيْمٍ ﴿١١﴾ اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى وَنَكْتُبُ
مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ ﴿١٢﴾
وقف لازم وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ اِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿١٣﴾
اِذْ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوْهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوْٓا اِنَّآ اِلَيْكُمْ
مُّرْسَلُوْنَ ﴿١٤﴾ قَالُوْا مَآ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَمَآ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ
مِنْ شَيْءٍ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَكْذِبُوْنَ ﴿١٥﴾ قَالُوْا رَبُّنَا يَعْلَمُ اِنَّآ اِلَيْكُمْ
لَمُرْسَلُوْنَ ﴿١٦﴾ وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿١٧﴾ قَالُوْٓا اِنَّا تَطَيَّرْنَا
بِكُمْ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ
﴿١٨﴾ قَالُوْا طَآئِرُكُمْ مَّعَكُمْ اَئِنْ ذُكِّرْتُمْ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ
مُّسْرِفُوْنَ ﴿١٩﴾ وَجَآءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ يَّسْعٰى قَالَ يٰقَوْمِ
اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٢٠﴾ اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا يَسْـَٔلُكُمْ اَجْرًا وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ
﴿٢١﴾ وَمَالِيَ لَآ اَعْبُدُ الَّذِيْ فَطَرَنِيْ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٢٢﴾ ءَاَتَّخِذُ
مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً اِنْ يُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّيْ

شَفَاعَتُهُمْ شَيْـًٔا وَّلَا يُنْقِذُوْنِ ﴿٢٣﴾ اِنِّيْٓ اِذًا لَّفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٢٤﴾ اِنِّيْٓ
اٰمَنْتُ بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُوْنِ ﴿٢٥﴾ قِيْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ ؕ قَالَ يٰلَيْتَ
قَوْمِيْ يَعْلَمُوْنَ ﴿٢٦﴾ بِمَا غَفَرَ لِيْ رَبِّيْ وَجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُكْرَمِيْنَ ﴿٢٧﴾
وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰى قَوْمِهٖ مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ جُنْدٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَمَا كُنَّا
مُنْزِلِيْنَ ﴿٢٨﴾ اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ خٰمِدُوْنَ ﴿٢٩﴾
يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ ۚ مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٣٠﴾
اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ اَنَّهُمْ اِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُوْنَ
﴿٣١﴾ وَاِنْ كُلٌّ لَّمَّا جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ﴿٣٢﴾ وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ
الْمَيْتَةُ ۚ اَحْيَيْنٰهَا وَاَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَاْكُلُوْنَ ﴿٣٣﴾ وَجَعَلْنَا
فِيْهَا جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ وَّفَجَّرْنَا فِيْهَا مِنَ الْعُيُوْنِ ﴿٣٤﴾
لِيَاْكُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖ ۙ وَمَا عَمِلَتْهُ اَيْدِيْهِمْ ؕ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ﴿٣٥﴾
سُبْحٰنَ الَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ
وَمِمَّا لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٣٦﴾ وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الَّيْلُ ۚۖ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَاِذَا هُمْ
مُّظْلِمُوْنَ ﴿٣٧﴾ وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ
الْعَلِيْمِ ﴿٣٨﴾ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ
الْقَدِيْمِ ﴿٣٩﴾ لَا الشَّمْسُ يَنْۢبَغِيْ لَهَآ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا الَّيْلُ
سَابِقُ النَّهَارِ ؕ وَكُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ﴿٤٠﴾ وَاٰيَةٌ لَّهُمْ اَنَّا حَمَلْنَا
ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿٤١﴾ وَخَلَقْنَا لَهُمْ مِّنْ مِّثْلِهٖ مَا يَرْكَبُوْنَ
﴿٤٢﴾ وَاِنْ نَّشَاْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيْخَ لَهُمْ وَلَا هُمْ يُنْقَذُوْنَ ﴿٤٣﴾ اِلَّا
رَحْمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ﴿٤٤﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّقُوْا مَا بَيْنَ
اَيْدِيْكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿٤٥﴾ وَمَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ
مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ﴿٤٦﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اَنْفِقُوْا
مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ۙ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ

يَشَآءُ اللّٰهُ اَطْعَمَهٗٓ ۖ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٤٧﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى
هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٤٨﴾ مَا يَنْظُرُوْنَ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً
تَاْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُوْنَ ﴿٤٩﴾ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ تَوْصِيَةً وَّلَآ اِلٰٓى
اَهْلِهِمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿٥٠﴾ وَنُفِخَ فِى الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰى رَبِّهِمْ
يَنْسِلُوْنَ ﴿٥١﴾ قَالُوْا يٰوَيْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا ۜ هٰذَا مَا وَعَدَ
الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿٥٢﴾ اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ
جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ﴿٥٣﴾ فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا وَّلَا تُجْزَوْنَ
اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٥٤﴾ اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِىْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ ﴿٥٥﴾
هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ فِىْ ظِلٰلٍ عَلَى الْاَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔوْنَ ﴿٥٦﴾ لَهُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ
وَّلَهُمْ مَّا يَدَّعُوْنَ ﴿٥٧﴾ سَلٰمٌ ۣ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ﴿٥٨﴾ وَ
امْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٥٩﴾ اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِىْٓ اٰدَمَ
اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿٦٠﴾ وَّاَنِ اعْبُدُوْنِىْ
هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿٦١﴾ وَلَقَدْ اَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيْرًا ۭ اَفَلَمْ
تَكُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٢﴾ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِىْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿٦٣﴾ اِصْلَوْهَا
الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿٦٤﴾ اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ
اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿٦٥﴾ وَلَوْ نَشَآءُ
لَطَمَسْنَا عَلٰٓى اَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰى يُبْصِرُوْنَ ﴿٦٦﴾ وَلَوْ
نَشَآءُ لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مُضِيًّا وَّلَا يَرْجِعُوْنَ ﴿٦٧﴾
وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِى الْخَلْقِ ۭ اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ ﴿٦٨﴾ وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ
وَمَا يَنْۢبَغِىْ لَهٗ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ ﴿٦٩﴾ لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ
حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿٧٠﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا
عَمِلَتْ اَيْدِيْنَآ اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ ﴿٧١﴾ وَذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا
رَكُوْبُهُمْ وَمِنْهَا يَاْكُلُوْنَ ﴿٧٢﴾ وَلَهُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ ۭ وقف لازم

اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ﴿٧٣﴾ وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿٧٤﴾
لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَهُمْ ۙ وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ ﴿٧٥﴾ فَلَا يَحْزُنْكَ
قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ﴿٧٦﴾ اَوَلَمْ يَرَ الْاِنْسَانُ
اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ﴿٧٧﴾ وَضَرَبَ لَنَا
مَثَلًا وَّنَسِيَ خَلْقَهٗ ۭ قَالَ مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيْمٌ ﴿٧٨﴾ قُلْ
يُحْيِيْهَا الَّذِيْٓ اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۭ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْمُۨ ﴿٧٩﴾ الَّذِيْ
جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا فَاِذَآ اَنْتُمْ مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ ﴿٨٠﴾
اَوَلَيْسَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓي اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ ڲ
بَلٰى ۤ وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ﴿٨١﴾ اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْـًٔا اَنْ يَّقُوْلَ
لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿٨٢﴾ فَسُبْحٰنَ الَّذِيْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّاِلَيْهِ
تُرْجَعُوْنَ ﴿٨٣﴾ ع

٢ - سُوْرَةُ فَتْح مَدَنِيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ﴿١﴾ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ
ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا
﴿٢﴾ وَّيَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيْزًا ﴿٣﴾ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ
فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ ۭ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿٤﴾ لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ
وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَيُكَفِّرَ
عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِيْمًا ﴿٥﴾ وَّيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ
وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ الظَّاۗنِّيْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ ۭ عَلَيْهِمْ
دَاۗىِٕرَةُ السَّوْءِ ۚ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ ۭ

وَسَآءَتْ مَصِيرًا ﴿٦﴾ وَلِلّٰهِ جُنُودُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيزًا
حَكِيمًا ﴿٧﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيرًا ﴿٨﴾ لِّتُؤْمِنُوا بِاللّٰهِ
وَرَسُولِهٖ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ ۭ وَتُسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَّاَصِيلًا ﴿٩﴾ اِنَّ
الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللّٰهَ ۭ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيهِمْ ۚ
فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ
اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيهِ اَجْرًا عَظِيمًا ﴿١٠﴾ سَيَقُولُ لَكَ الْمُخَلَّفُونَ مِنَ الْاَعْرَابِ
شَغَلَتْنَآ اَمْوَالُنَا وَاَهْلُونَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا ۚ يَقُولُونَ بِاَلْسِنَتِهِمْ مَّا لَيْسَ
فِي قُلُوبِهِمْ ۭ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا
اَوْ اَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا ۭ بَلْ كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ﴿١١﴾ بَلْ ظَنَنْتُمْ
اَنْ لَّنْ يَّنْقَلِبَ الرَّسُولُ وَالْمُؤْمِنُونَ اِلٰٓى اَهْلِيهِمْ اَبَدًا وَّزُيِّنَ ذٰلِكَ
فِي قُلُوبِكُمْ وَظَنَنْتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ ښ وَكُنْتُمْ قَوْمًا بُورًا ﴿١٢﴾ وَمَنْ
لَّمْ يُؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَرَسُولِهٖ فَاِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِينَ سَعِيرًا ﴿١٣﴾ وَلِلّٰهِ
مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَكَانَ
اللّٰهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿١٤﴾ سَيَقُولُ الْمُخَلَّفُونَ اِذَا انْطَلَقْتُمْ اِلٰى مَغَانِمَ
لِتَاْخُذُوهَا ذَرُونَا نَتَّبِعْكُمْ ۚ يُرِيدُونَ اَنْ يُّبَدِّلُوا كَلٰمَ اللّٰهِ ۭ
قُلْ لَّنْ تَتَّبِعُونَا كَذٰلِكُمْ قَالَ اللّٰهُ مِنْ قَبْلُ ۚ فَسَيَقُولُونَ بَلْ تَحْسُدُونَنَا ۭ
بَلْ كَانُوا لَا يَفْقَهُونَ اِلَّا قَلِيلًا ﴿١٥﴾ قُلْ لِّلْمُخَلَّفِينَ مِنَ الْاَعْرَابِ
سَتُدْعَوْنَ اِلٰى قَوْمٍ اُولِي بَاْسٍ شَدِيدٍ تُقَاتِلُونَهُمْ اَوْ يُسْلِمُونَ ۚ
فَاِنْ تُطِيعُوا يُؤْتِكُمُ اللّٰهُ اَجْرًا حَسَنًا ۭ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ
مِنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيمًا ﴿١٦﴾ لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى
الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيضِ حَرَجٌ ۭ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ
يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ
عَذَابًا اَلِيمًا ﴿١٧﴾ لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ اِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ

الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنْزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَابَهُمْ فَتْحًا
قَرِيبًا ﴿١٨﴾ وَمَغَانِمَ كَثِيرَةً يَأْخُذُونَهَا ؕ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ﴿١٩﴾
وَعَدَكُمُ اللَّهُ مَغَانِمَ كَثِيرَةً تَأْخُذُونَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هَٰذِهِ
وَكَفَّ أَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ ۚ وَلِتَكُونَ آيَةً لِلْمُؤْمِنِينَ وَيَهْدِيَكُمْ
صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا ﴿٢٠﴾ وَأُخْرَىٰ لَمْ تَقْدِرُوا عَلَيْهَا قَدْ أَحَاطَ اللَّهُ بِهَا ؕ
وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرًا ﴿٢١﴾ وَلَوْ قَاتَلَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوَلَّوُا
الْأَدْبَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُونَ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ﴿٢٢﴾ سُنَّةَ اللَّهِ الَّتِي قَدْ خَلَتْ
مِنْ قَبْلُ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللَّهِ تَبْدِيلًا ﴿٢٣﴾ وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ
وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ؕ وَكَانَ اللَّهُ بِمَا
تَعْمَلُونَ بَصِيرًا ﴿٢٤﴾ هُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ
الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوفًا أَنْ يَبْلُغَ مَحِلَّهُ ؕ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُؤْمِنُونَ
وَنِسَاءٌ مُؤْمِنَاتٌ لَمْ تَعْلَمُوهُمْ أَنْ تَطَئُوهُمْ فَتُصِيبَكُمْ مِنْهُمْ
مَعَرَّةٌ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ لِيُدْخِلَ اللَّهُ فِي رَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ ۚ لَوْ تَزَيَّلُوا
لَعَذَّبْنَا الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿٢٥﴾ إِذْ جَعَلَ الَّذِينَ
كَفَرُوا فِي قُلُوبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ
عَلَىٰ رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَأَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوَىٰ وَكَانُوا
أَحَقَّ بِهَا وَأَهْلَهَا ؕ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ﴿٢٦﴾ لَقَدْ صَدَقَ
اللَّهُ رَسُولَهُ الرُّؤْيَا بِالْحَقِّ ۚ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ
آمِنِينَ مُحَلِّقِينَ رُءُوسَكُمْ وَمُقَصِّرِينَ لَا تَخَافُونَ ۚ فَعَلِمَ مَا لَمْ
تَعْلَمُوا فَجَعَلَ مِنْ دُونِ ذَٰلِكَ فَتْحًا قَرِيبًا ﴿٢٧﴾ هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ
رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ ؕ وَكَفَىٰ
بِاللَّهِ شَهِيدًا ﴿٢٨﴾ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ؕ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى
الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ ۖ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا

مِّنَ اللّٰهِ وَرِضۡوَانًا سِيۡمَاهُمۡ فِىۡ وُجُوۡهِهِمۡ مِّنۡ اَثَرِ السُّجُوۡدِ ؕ ذٰلِكَ
مَثَلُهُمۡ فِى التَّوۡرٰٮةِ ۛۚ وَمَثَلُهُمۡ فِى الۡاِنۡجِيۡلِ ۛۚ كَزَرۡعٍ اَخۡرَجَ شَطۡـَٔهٗ
فَاٰزَرَهٗ فَاسۡتَغۡلَظَ فَاسۡتَوٰى عَلٰى سُوۡقِهٖ يُعۡجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَـغِيۡظَ بِهِمُ الۡكُفَّارَ ؕ
وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنۡهُمۡ مَّغۡفِرَةً وَّاَجۡرًا عَظِيۡمًا ﴿۲۹﴾

۳۔ سورۂ رحمٰن مدنیہ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَلرَّحۡمٰنُ ۙ ﴿۱﴾ عَلَّمَ الۡقُرۡاٰنَ ؕ ﴿۲﴾ خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ ۙ ﴿۳﴾ عَلَّمَهُ
الۡبَيَانَ ﴿۴﴾ اَلشَّمۡسُ وَالۡقَمَرُ بِحُسۡبَانٍ ۙ ﴿۵﴾ وَّالنَّجۡمُ وَالشَّجَرُ
يَسۡجُدٰنِ ﴿۶﴾ وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الۡمِيۡزَانَ ۙ ﴿۷﴾ اَلَّا تَطۡغَوۡا
فِى الۡمِيۡزَانِ ﴿۸﴾ وَاَقِيۡمُوا الۡوَزۡنَ بِالۡقِسۡطِ وَلَا تُخۡسِرُوا الۡمِيۡزَانَ ﴿۹﴾
وَالۡاَرۡضَ وَضَعَهَا لِلۡاَنَامِ ۙ ﴿۱۰﴾ فِيۡهَا فَاكِهَةٌ ۙ وَّالنَّخۡلُ ذَاتُ الۡاَكۡمَامِ
﴿۱۱﴾ وَالۡحَبُّ ذُو الۡعَصۡفِ وَالرَّيۡحَانُ ۚ ﴿۱۲﴾ فَبِاَىِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ
﴿۱۳﴾ خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ مِنۡ صَلۡصَالٍ كَالۡفَخَّارِ ۙ ﴿۱۴﴾ وَخَلَقَ الۡجَآنَّ مِنۡ
مَّارِجٍ مِّنۡ نَّارٍ ۚ ﴿۱۵﴾ فَبِاَىِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۱۶﴾ رَبُّ الۡمَشۡرِقَيۡنِ
وَرَبُّ الۡمَغۡرِبَيۡنِ ۚ ﴿۱۷﴾ فَبِاَىِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۱۸﴾ مَرَجَ الۡبَحۡرَيۡنِ
يَلۡتَقِيٰنِ ۙ ﴿۱۹﴾ بَيۡنَهُمَا بَرۡزَخٌ لَّا يَبۡغِيٰنِ ۚ ﴿۲۰﴾ فَبِاَىِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۱﴾
يَخۡرُجُ مِنۡهُمَا اللُّؤۡلُؤُ وَالۡمَرۡجَانُ ۚ ﴿۲۲﴾ فَبِاَىِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۳﴾ وَلَهُ
الۡجَوَارِ الۡمُنۡشَـٰٔتُ فِى الۡبَحۡرِ كَالۡاَعۡلَامِ ۚ ﴿۲۴﴾ فَبِاَىِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۵﴾
كُلُّ مَنۡ عَلَيۡهَا فَانٍ ۖ ﴿۲۶﴾ وَّيَبۡقٰى وَجۡهُ رَبِّكَ ذُو الۡجَلٰلِ وَالۡاِكۡرَامِ ﴿۲۷﴾
فَبِاَىِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۸﴾ يَسۡـَٔلُهٗ مَنۡ فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ كُلَّ
يَوۡمٍ هُوَ فِىۡ شَاۡنٍ ۚ ﴿۲۹﴾ فَبِاَىِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۰﴾ سَنَفۡرُغُ لَكُمۡ

اَيُّهَ الثَّقَلٰنِ ﴿٣١﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٢﴾ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ
اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا
لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ﴿٣٣﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٤﴾ يُرْسَلُ
عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ﴿٣٥﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٦﴾ فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ﴿٣٧﴾ فَبِاَيِّ
اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٨﴾ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُسْئَلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖۤ اِنْسٌ وَّلَا جَآنٌّ ﴿٣٩﴾
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٠﴾ يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِيْمٰهُمْ فَيُؤْخَذُ
بِالنَّوَاصِيْ وَالْاَقْدَامِ ﴿٤١﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٢﴾ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ
الَّتِيْ يُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٤٣﴾ يَطُوْفُوْنَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيْمٍ اٰنٍ ﴿٤٤﴾
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٥﴾ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ﴿٤٦﴾ فَبِاَيِّ
اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٧﴾ ذَوَاتَآ اَفْنَانٍ ﴿٤٨﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٩﴾
فِيْهِمَا عَيْنٰنِ تَجْرِيٰنِ ﴿٥٠﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٥١﴾ فِيْهِمَا مِنْ كُلِّ
فَاكِهَةٍ زَوْجٰنِ ﴿٥٢﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٥٣﴾ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى فُرُشٍۢ
بَطَآئِنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ وَجَنَا الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ ﴿٥٤﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ
﴿٥٥﴾ فِيْهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ﴿٥٦﴾ فَبِاَيِّ
اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٥٧﴾ كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ ﴿٥٨﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ
رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٥٩﴾ هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ﴿٦٠﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبٰنِ ﴿٦١﴾ وَمِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتٰنِ ﴿٦٢﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٣﴾ مُدْهَآمَّتٰنِ
﴿٦٤﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٥﴾ فِيْهِمَا عَيْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ ﴿٦٦﴾ فَبِاَيِّ
اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٧﴾ فِيْهِمَا فَاكِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ ﴿٦٨﴾ فَبِاَيِّ
اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٩﴾ فِيْهِنَّ خَيْرٰتٌ حِسَانٌ ﴿٧٠﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبٰنِ ﴿٧١﴾ حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِي الْخِيَامِ ﴿٧٢﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٣﴾
لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ﴿٧٤﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٥﴾

مُتَّكِـِٔينَ عَلَىٰ رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ ﴿٧٦﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبَانِ ﴿٧٧﴾ تَبَارَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ﴿٧٨﴾

(٥٦) سُورۃ واقعہ مدنیّۃ (٣)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

إِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ﴿١﴾ لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ﴿٢﴾ خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ ﴿٣﴾
إِذَا رُجَّتِ الْأَرْضُ رَجًّا ﴿٤﴾ وَبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ﴿٥﴾ فَكَانَتْ هَبَاءً
مُّنْبَثًّا ﴿٦﴾ وَكُنْتُمْ أَزْوَاجًا ثَلَاثَةً ﴿٧﴾ فَأَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ مَا أَصْحَابُ
الْمَيْمَنَةِ ﴿٨﴾ وَأَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ مَا أَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ ﴿٩﴾ وَالسَّابِقُونَ
السَّابِقُونَ ﴿١٠﴾ أُولَٰئِكَ الْمُقَرَّبُونَ ﴿١١﴾ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ ﴿١٢﴾ ثُلَّةٌ مِّنَ
الْأَوَّلِينَ ﴿١٣﴾ وَقَلِيلٌ مِّنَ الْآخِرِينَ ﴿١٤﴾ عَلَىٰ سُرُرٍ مَّوْضُونَةٍ ﴿١٥﴾ مُّتَّكِئِينَ عَلَيْهَا
مُتَقَابِلِينَ ﴿١٦﴾ يَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ ﴿١٧﴾ بِأَكْوَابٍ وَأَبَارِيقَ
وَكَأْسٍ مِّن مَّعِينٍ ﴿١٨﴾ لَّا يُصَدَّعُونَ عَنْهَا وَلَا يُنزِفُونَ ﴿١٩﴾ وَفَاكِهَةٍ
مِّمَّا يَتَخَيَّرُونَ ﴿٢٠﴾ وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُونَ ﴿٢١﴾ وَحُورٌ عِينٌ ﴿٢٢﴾
كَأَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُونِ ﴿٢٣﴾ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٢٤﴾ لَا يَسْمَعُونَ
فِيهَا لَغْوًا وَلَا تَأْثِيمًا ﴿٢٥﴾ إِلَّا قِيلًا سَلَامًا سَلَامًا ﴿٢٦﴾ وَأَصْحَابُ الْيَمِينِ
مَا أَصْحَابُ الْيَمِينِ ﴿٢٧﴾ فِي سِدْرٍ مَّخْضُودٍ ﴿٢٨﴾ وَطَلْحٍ مَّنضُودٍ ﴿٢٩﴾ وَظِلٍّ
مَّمْدُودٍ ﴿٣٠﴾ وَمَاءٍ مَّسْكُوبٍ ﴿٣١﴾ وَفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ ﴿٣٢﴾ لَّا مَقْطُوعَةٍ
وَلَا مَمْنُوعَةٍ ﴿٣٣﴾ وَفُرُشٍ مَّرْفُوعَةٍ ﴿٣٤﴾ إِنَّا أَنشَأْنَاهُنَّ إِنشَاءً ﴿٣٥﴾
فَجَعَلْنَاهُنَّ أَبْكَارًا ﴿٣٦﴾ عُرُبًا أَتْرَابًا ﴿٣٧﴾ لِّأَصْحَابِ الْيَمِينِ ﴿٣٨﴾ ثُلَّةٌ مِّنَ
الْأَوَّلِينَ ﴿٣٩﴾ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْآخِرِينَ ﴿٤٠﴾ وَأَصْحَابُ الشِّمَالِ مَا أَصْحَابُ
الشِّمَالِ ﴿٤١﴾ فِي سَمُومٍ وَحَمِيمٍ ﴿٤٢﴾ وَظِلٍّ مِّن يَحْمُومٍ ﴿٤٣﴾ لَّا بَارِدٍ

وَّلَا كَرِيْمٍ ﴿٤٤﴾ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُتْرَفِيْنَ ﴿٤٥﴾ وَكَانُوْا يُصِرُّوْنَ
عَلَى الْحِنْثِ الْعَظِيْمِ ﴿٤٦﴾ وَكَانُوْا يَقُوْلُوْنَ ۙ اَئِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّ
عِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿٤٧﴾ اَوَاٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ﴿٤٨﴾ قُلْ اِنَّ الْاَوَّلِيْنَ
وَالْاٰخِرِيْنَ ﴿٤٩﴾ لَمَجْمُوْعُوْنَ ۙ اِلٰى مِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿٥٠﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ
اَيُّهَا الضَّآلُّوْنَ الْمُكَذِّبُوْنَ ﴿٥١﴾ لَاٰكِلُوْنَ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ ﴿٥٢﴾
فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ﴿٥٣﴾ فَشٰرِبُوْنَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيْمِ ﴿٥٤﴾ فَشٰرِبُوْنَ
شُرْبَ الْهِيْمِ ﴿٥٥﴾ هٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿٥٦﴾ نَحْنُ خَلَقْنٰكُمْ فَلَوْلَا
تُصَدِّقُوْنَ ﴿٥٧﴾ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ ﴿٥٨﴾ ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ
الْخٰلِقُوْنَ ﴿٥٩﴾ نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ﴿٦٠﴾
عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ اَمْثَالَكُمْ وَنُنْشِئَكُمْ فِيْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٦١﴾ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ
النَّشْاَةَ الْاُوْلٰى فَلَوْلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٦٢﴾ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ﴿٦٣﴾
ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ ﴿٦٤﴾ لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنٰهُ حُطَامًا
فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ ﴿٦٥﴾ اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ ﴿٦٦﴾ بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ﴿٦٧﴾
اَفَرَءَيْتُمُ الْمَآءَ الَّذِيْ تَشْرَبُوْنَ ﴿٦٨﴾ ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ
نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ ﴿٦٩﴾ لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنٰهُ اُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُوْنَ ﴿٧٠﴾
اَفَرَءَيْتُمُ النَّارَ الَّتِيْ تُوْرُوْنَ ﴿٧١﴾ ءَاَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَآ
اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِئُوْنَ ﴿٧٢﴾ نَحْنُ جَعَلْنٰهَا تَذْكِرَةً وَّمَتَاعًا لِّلْمُقْوِيْنَ ﴿٧٣﴾
فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿٧٤﴾ فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ ﴿٧٥﴾ وَاِنَّهٗ
لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ ﴿٧٦﴾ اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ ﴿٧٧﴾ فِيْ كِتٰبٍ
مَّكْنُوْنٍ ﴿٧٨﴾ لَّا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ﴿٧٩﴾ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٨٠﴾
اَفَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ ﴿٨١﴾ وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ
تُكَذِّبُوْنَ ﴿٨٢﴾ فَلَوْلَآ اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ ﴿٨٣﴾ وَاَنْتُمْ حِيْنَئِذٍ تَنْظُرُوْنَ
﴿٨٤﴾ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ ﴿٨٥﴾ فَلَوْلَآ اِنْ

كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِيْنِيْنَ ﴿٨٦﴾ تَرْجِعُوْنَهَآ إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٨٧﴾
فَأَمَّآ إِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿٨٨﴾ فَرَوْحٌ وَّرَيْحَانٌ ۙ وَّجَنَّتُ نَعِيْمٍ ﴿٨٩﴾
وَأَمَّآ إِنْ كَانَ مِنْ أَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿٩٠﴾ فَسَلٰمٌ لَّكَ مِنْ أَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ
﴿٩١﴾ وَأَمَّآ إِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِيْنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿٩٢﴾ فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيْمٍ ﴿٩٣﴾
وَّتَصْلِيَةُ جَحِيْمٍ ﴿٩٤﴾ إِنَّ هٰذَا لَهُوَ حَقُّ الْيَقِيْنِ ﴿٩٥﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ
رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿٩٦﴾

(۵) سُوْرَۃ مُلک مکیۃ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿١﴾ الَّذِيْ
خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ
الْغَفُوْرُ ﴿٢﴾ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ۚ مَا تَرٰى فِيْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ
مِنْ تَفٰوُتٍ ۚ فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۙ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ﴿٣﴾ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ
كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ إِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ ﴿٤﴾ وَلَقَدْ زَيَّنَّا
السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ وَجَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ وَأَعْتَدْنَا
لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيْرِ ﴿٥﴾ وَلِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ ۖ
وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿٦﴾ إِذَآ أُلْقُوْا فِيْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِيْقًا وَّهِيَ تَفُوْرُ ﴿٧﴾
تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ ۖ كُلَّمَآ أُلْقِيَ فِيْهَا فَوْجٌ سَأَلَهُمْ خَزَنَتُهَآ
أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَذِيْرٌ ﴿٨﴾ قَالُوْا بَلٰى قَدْ جَآءَنَا نَذِيْرٌ ۙ فَكَذَّبْنَا وَ
قُلْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ ۖ إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ كَبِيْرٍ ﴿٩﴾ وَ
قَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْٓ أَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ﴿١٠﴾
فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْ ۚ فَسُحْقًا لِّأَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ﴿١١﴾ إِنَّ الَّذِيْنَ

يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ كَبِيْرٌ ﴿١٢﴾ وَاَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ
اَوِاجْهَرُوْا بِهٖ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿١٣﴾ اَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ؕ وَ
هُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ﴿١٤﴾ هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا فَامْشُوْا
فِيْ مَنَاكِبِهَا وَكُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ ؕ وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ ﴿١٥﴾ ءَاَمِنْتُمْ مَّنْ فِي
السَّمَآءِ اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمُ الْاَرْضَ فَاِذَا هِيَ تَمُوْرُ ﴿١٦﴾ اَمْ اَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَآءِ
اَنْ يُّرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ؕ فَسَتَعْلَمُوْنَ كَيْفَ نَذِيْرِ ﴿١٧﴾ وَلَقَدْ كَذَّبَ
الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿١٨﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ
صٰٓفّٰتٍ وَّيَقْبِضْنَ ۚ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُ ؕ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍۢ بَصِيْرٌ
﴿١٩﴾ اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ جُنْدٌ لَّكُمْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ ؕ اِنِ
الْكٰفِرُوْنَ اِلَّا فِيْ غُرُوْرٍ ﴿٢٠﴾ اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ يَرْزُقُكُمْ اِنْ اَمْسَكَ
رِزْقَهٗ ۚ بَلْ لَّجُّوْا فِيْ عُتُوٍّ وَّنُفُوْرٍ ﴿٢١﴾ اَفَمَنْ يَّمْشِيْ مُكِبًّا عَلٰى وَجْهِهٖٓ
اَهْدٰٓى اَمَّنْ يَّمْشِيْ سَوِيًّا عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٢٢﴾ قُلْ هُوَ الَّذِيْٓ
اَنْشَاَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ؕ قَلِيْلًا مَّا
تَشْكُرُوْنَ ﴿٢٣﴾ قُلْ هُوَ الَّذِيْ ذَرَاَكُمْ فِي الْاَرْضِ وَاِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿٢٤﴾
وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٢٥﴾ قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ
عِنْدَ اللّٰهِ ۪ وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٢٦﴾ فَلَمَّا رَاَوْهُ زُلْفَةً سِيْٓـَٔتْ
وُجُوْهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقِيْلَ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ ﴿٢٧﴾ قُلْ
اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَهْلَكَنِيَ اللّٰهُ وَمَنْ مَّعِيَ اَوْ رَحِمَنَا ۙ فَمَنْ يُّجِيْرُ الْكٰفِرِيْنَ
مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٢٨﴾ قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ
مَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٢٩﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا
فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ ﴿٣٠﴾

سورۂ مزمّل مکیّۃ (۶)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۙ﴿۱﴾ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ۙ﴿۲﴾ نِّصْفَهٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا ۙ﴿۳﴾
اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ؕ﴿۴﴾ اِنَّا سَنُلْقِيْ عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًا ﴿۵﴾ اِنَّ
نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْاً وَّاَقْوَمُ قِيْلًا ؕ﴿۶﴾ اِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيْلًا
﴿۷﴾ ؕ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا ﴿۸﴾ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا ﴿۹﴾ وَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَاهْجُرْهُمْ
هَجْرًا جَمِيْلًا ﴿۱۰﴾ وَذَرْنِيْ وَالْمُكَذِّبِيْنَ اُولِي النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيْلًا ﴿۱۱﴾
اِنَّ لَدَيْنَآ اَنْكَالًا وَّجَحِيْمًا ۙ﴿۱۲﴾ وَّطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّعَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۳﴾ يَوْمَ
تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيْبًا مَّهِيْلًا ﴿۱۴﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنَآ
اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا ۥ شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ؕ﴿۱۵﴾
فَعَصٰى فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ فَاَخَذْنٰهُ اَخْذًا وَّبِيْلًا ﴿۱۶﴾ فَكَيْفَ تَتَّقُوْنَ
اِنْ كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبًا ۖ﴿۱۷﴾ السَّمَآءُ مُنْفَطِرٌۢ بِهٖ ؕ كَانَ
وَعْدُهٗ مَفْعُوْلًا ﴿۱۸﴾ اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا
﴿۱۹﴾ اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ وَنِصْفَهٗ وَثُلُثَهٗ وَ
طَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ ؕ وَاللّٰهُ يُقَدِّرُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ؕ عَلِمَ اَنْ لَّنْ
تُحْصُوْهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ؕ عَلِمَ اَنْ
سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى ۙ وَاٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ فِي الْاَرْضِ يَبْتَغُوْنَ مِنْ
فَضْلِ اللّٰهِ ۙ وَاٰخَرُوْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۖ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ
مِنْهُ ۙ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ؕ
وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّاَعْظَمَ

أَجْرًا ۚ وَاسْتَغْفِرُوا اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿۲۰﴾

سُورۂ دھر مدنیۃ (۷)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

هَلْ أَتَىٰ عَلَى الْإِنسَانِ حِينٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُن شَيْئًا مَّذْكُورًا ﴿۱﴾
إِنَّا خَلَقْنَا الْإِنسَانَ مِن نُّطْفَةٍ أَمْشَاجٍ نَّبْتَلِيهِ فَجَعَلْنَاهُ سَمِيعًا بَصِيرًا ﴿۲﴾
إِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيلَ إِمَّا شَاكِرًا وَإِمَّا كَفُورًا ﴿۳﴾ إِنَّا أَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ
سَلَاسِلَا وَأَغْلَالًا وَسَعِيرًا ﴿۴﴾ إِنَّ الْأَبْرَارَ يَشْرَبُونَ مِن كَأْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا
كَافُورًا ﴿۵﴾ عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللَّهِ يُفَجِّرُونَهَا تَفْجِيرًا ﴿۶﴾
يُوفُونَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيرًا ﴿۷﴾ وَيُطْعِمُونَ
الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا ﴿۸﴾ إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللَّهِ
لَا نُرِيدُ مِنكُمْ جَزَاءً وَلَا شُكُورًا ﴿۹﴾ إِنَّا نَخَافُ مِن رَّبِّنَا يَوْمًا
عَبُوسًا قَمْطَرِيرًا ﴿۱۰﴾ فَوَقَاهُمُ اللَّهُ شَرَّ ذَٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقَّاهُمْ نَضْرَةً
وَسُرُورًا ﴿۱۱﴾ وَجَزَاهُم بِمَا صَبَرُوا جَنَّةً وَحَرِيرًا ﴿۱۲﴾ مُّتَّكِئِينَ فِيهَا
عَلَى الْأَرَائِكِ ۖ لَا يَرَوْنَ فِيهَا شَمْسًا وَلَا زَمْهَرِيرًا ﴿۱۳﴾ وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ
ظِلَالُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوفُهَا تَذْلِيلًا ﴿۱۴﴾ وَيُطَافُ عَلَيْهِم بِآنِيَةٍ مِّن
فِضَّةٍ وَأَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيرَا ﴿۱۵﴾ قَوَارِيرَ مِن فِضَّةٍ قَدَّرُوهَا
تَقْدِيرًا ﴿۱۶﴾ وَيُسْقَوْنَ فِيهَا كَأْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنجَبِيلًا ﴿۱۷﴾ عَيْنًا
فِيهَا تُسَمَّىٰ سَلْسَبِيلًا ﴿۱۸﴾ وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ إِذَا رَأَيْتَهُمْ
حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنثُورًا ﴿۱۹﴾ وَإِذَا رَأَيْتَ ثَمَّ رَأَيْتَ نَعِيمًا وَمُلْكًا كَبِيرًا ﴿۲۰﴾
عَالِيَهُمْ ثِيَابُ سُندُسٍ خُضْرٌ وَإِسْتَبْرَقٌ ۖ وَحُلُّوا أَسَاوِرَ مِن فِضَّةٍ
وَسَقَاهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُورًا ﴿۲۱﴾ إِنَّ هَٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَاءً وَكَانَ
سَعْيُكُم مَّشْكُورًا ﴿۲۲﴾ إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ تَنزِيلًا ﴿۲۳﴾ فَاصْبِرْ

لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ اٰثِمًا اَوْ كَفُوْرًا ﴿۲۴﴾ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ
بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿۲۵﴾ وَمِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًا ﴿۲۶﴾
اِنَّ هٰؤُلَآءِ يُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ وَيَذَرُوْنَ وَرَآءَهُمْ يَوْمًا ثَقِيْلًا ﴿۲۷﴾
نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ وَشَدَدْنَآ اَسْرَهُمْ ۚ وَاِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَآ اَمْثَالَهُمْ
تَبْدِيْلًا ﴿۲۸﴾ اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿۲۹﴾
وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۳۰﴾ يُّدْخِلُ
مَنْ يَّشَآءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ؕ وَالظّٰلِمِيْنَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۳۱﴾

(۸) سورۂ نبا مکیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۱﴾ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ ﴿۲﴾ الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ مُخْتَلِفُوْنَ ﴿۳﴾
كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ﴿۴﴾ ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ﴿۵﴾ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا ﴿۶﴾ وَّالْجِبَالَ
اَوْتَادًا ﴿۷﴾ وَّخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ﴿۸﴾ وَّجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ﴿۹﴾ وَّجَعَلْنَا
الَّيْلَ لِبَاسًا ﴿۱۰﴾ وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ﴿۱۱﴾ وَّبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا
شِدَادًا ﴿۱۲﴾ وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ﴿۱۳﴾ وَّاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ
مَآءً ثَجَّاجًا ﴿۱۴﴾ لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّنَبَاتًا ﴿۱۵﴾ وَّجَنّٰتٍ اَلْفَافًا ﴿۱۶﴾ اِنَّ يَوْمَ
الْفَصْلِ كَانَ مِيْقَاتًا ﴿۱۷﴾ يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا ﴿۱۸﴾ وَّفُتِحَتِ
السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا ﴿۱۹﴾ وَّسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ﴿۲۰﴾ اِنَّ
جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ﴿۲۱﴾ لِّلطّٰغِيْنَ مَاٰبًا ﴿۲۲﴾ لّٰبِثِيْنَ فِيْهَآ اَحْقَابًا ﴿۲۳﴾
لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا ﴿۲۴﴾ اِلَّا حَمِيْمًا وَّغَسَّاقًا ﴿۲۵﴾ جَزَآءً
وِّفَاقًا ﴿۲۶﴾ اِنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ حِسَابًا ﴿۲۷﴾ وَّكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا
كِذَّابًا ﴿۲۸﴾ وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ كِتٰبًا ﴿۲۹﴾ فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ
اِلَّا عَذَابًا ﴿۳۰﴾ اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا ﴿۳۱﴾ حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا ﴿۳۲﴾ وَّكَوَاعِبَ

اَتْرَابًا ۳۳ وَّكَاْسًا دِهَاقًا ۳۴ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا كِذّٰبًا ۳۵
جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ۳۶ رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا
الرَّحْمٰنِ لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا ۳۷ يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ
صَفًّا لَا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ۳۸
ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا ۳۹ اِنَّآ اَنْذَرْنٰكُمْ
عَذَابًا قَرِيْبًا يَّوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ
يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا ۴۰

(۹) سورۂ جمعہ مدنیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ
الْحَكِيْمِ ۱ هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِى الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ
اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ
لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۲ وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِيْزُ
الْحَكِيْمُ ۳ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ
الْعَظِيْمِ ۴ مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ
الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ
وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۵ قُلْ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ هَادُوْٓا
اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِيَآءُ لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ
كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۶ وَلَا يَتَمَنَّوْنَهٗٓ اَبَدًا بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ
وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِالظّٰلِمِيْنَ ۷ قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِيْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ
فَاِنَّهٗ مُلٰقِيْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ
بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۸ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ

مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ط ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ
اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٩﴾ فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِى الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا
مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿١٠﴾ وَاِذَا رَاَوْا
تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا ِۨانْفَضُّوْٓا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَآئِمًا ط قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ
خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ ط وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿١١﴾ ع ع ٢ ١٢

(١٠) سُوْرَةُ مُنٰفِقُوْن مدنية

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ م وَاللّٰهُ يَعْلَمُ
اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ ط وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ ﴿١﴾ ع اِتَّخَذُوْٓا
اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ط اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا
يَعْمَلُوْنَ ﴿٢﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ
فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ﴿٣﴾ وَاِذَا رَاَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ ط وَاِنْ يَّقُوْلُوْا
تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ ط كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ ط يَحْسَبُوْنَ كُلَّ صَيْحَةٍ
عَلَيْهِمْ ط هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ط قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ز اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿٤﴾
وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ
وَرَاَيْتَهُمْ يَصُدُّوْنَ وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ﴿٥﴾ سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ
لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ط لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى
الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿٦﴾ هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ
رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا ط وَلِلّٰهِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنَّ
الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَفْقَهُوْنَ ﴿٧﴾ يَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ
الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ ط وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ
الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٨﴾ ع يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ

وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ
الْخٰسِرُوْنَ ﴿٩﴾ وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ
الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَآ اَخَّرْتَنِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ فَاَصَّدَّقَ
وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿١٠﴾ وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا ۭ
وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿١١﴾

(۱۱) آیۃ الکرسی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۭ
لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا
بِاِذْنِهٖ ۭ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ
مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَاۗءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا
يَـــُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝ لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ڐ قَدْ
تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ
فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۤ لَا انْفِصَامَ لَهَا ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ
۝ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۙ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۝
وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰۗــــُٔــهُمُ الطَّاغُوْتُ ۙ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ
اِلَى الظُّلُمٰتِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ
النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

ادعیہ ماثورہ مشہورہ

۱۔ دُعائے جوشن کبیر

جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بعض لڑائیوں میں زرہ پہنتے تھے اور اُس کی گرانی سے آپ کے جسم مبارک کو اذیت ہوتی تھی۔ جبرئیل امین نازل ہوئے اور بعد تحفۂ درود و سلام عرض کیا۔ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) خداوند عالم ارشاد فرماتا ہے کہ یہ زرہ اُتار دو۔ اور اِس دُعاء جوشن کبیر کو پڑھو کہ یہ آپؐ اور آپؐ کی اُمّت کے لئے امن و امان کا باعث ہے۔ پس جو شخص اس دُعا کو اپنے گھر سے نکلتے وقت پڑھے یا اپنے پاس رکھے تو خداوند عالم اُس کی حفاظت فرمائے گا۔ جس گھر میں یہ دعا ہو گی وہ گھر چوری اور آتش زدگی سے محفوظ رہے گی اور جو کوئی خالص نیّت سے مریض پر پڑھے گا تو وہ بحکم خدا شفا پائیگا اس دُعائے مبارک کے ماہِ رمضان المبارک کی راتوں میں پڑھنے کا بے حد اجر و ثواب ہے اور وہ دُعا یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(۱) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ يَا كَرِيْمُ يَا مُقِيْمُ يَا عَظِيْمُ يَا قَدِيْمُ يَا عَلِيْمُ يَا حَلِيْمُ يَا حَكِيْمُ سُبْحَانَكَ يَا لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۲) يَا سَيِّدَ السَّادَاتِ يَا مُجِيْبَ الدَّعَوَاتِ يَا رَافِعَ الدَّرَجَاتِ يَا وَلِيَّ الْحَسَنَاتِ يَا غَافِرَ الْخَطِيْٓئَاتِ يَا مُعْطِيَ الْمَسْئَلَاتِ يَا قَابِلَ التَّوْبَاتِ يَا سَامِعَ الْاَصْوَاتِ يَا عَالِمَ الْخَفِيَّاتِ يَا دَافِعَ الْبَلِيَّاتِ سُبْحَانَكَ

یا لا الٰہ الا انت الغوث الغوث خلصنا من النار یا رب (۳) یا خیر
الغافرین یا خیر الفاتحین یا خیر الناصرین یا خیر الحاکمین
یا خیر الرازقین یا خیر الوارثین یا خیر الحامدین یا خیر الذاکرین
یا خیر المنزلین یا خیر المحسنین سبحانک یا لا الٰہ الا انت الغوث
الغوث خلصنا من النار یا رب (۴) یا من لہ العزۃ والجمال
یا من لہ القدرۃ والکمال یا من لہ الملک والجلال یا من ھو
الکبیر المتعال یا منشئ السحاب الثقال یا من ھو شدید المحال
یا من ھو سریع الحساب یا من ھو شدید العقاب یا من ھو
عندہ حسن الثواب یا من ھو عندہ ام الکتاب سبحانک یا
لا الٰہ الا انت الغوث الغوث خلصنا من النار یا رب (۵) اللھم
انی اسئلک باسمک یا حنان یا منان یا دیان یا برھان یا سلطان
یا رضوان یا غفران یا سبحان یا مستعان یا ذا المن والبیان
سبحانک یا لا الٰہ الا انت الغوث الغوث خلصنا من النار یا رب
(۶) یا من تواضع کل شیء لعظمتہ یا من استسلم کل شیء لقدرتہ
یا من ذل کل شیء لعزتہ یا من خضع کل شیء لھیبتہ یا من
انقاد کل شیء من خشیتہ یا من تشققت الجبال من مخافتہ
یا من قامت السموات بامرہ یا من استقرت الارضون باذنہ
یا من یسبح الرعد بحمدہ یا من لا یعتدی علی اھل مملکتہ سبحانک
یا لا الٰہ الا انت الغوث الغوث خلصنا من النار یا رب (۷)
یا غافر الخطایا یا کاشف البلایا یا منتھی الرجایا یا مجزل
العطایا یا واھب الھدایا یا رازق البرایا یا قاضی المنایا یا
سامع الشکایا یا باعث البرایا یا مطلق الاساری سبحانک یا لا
الٰہ الا انت الغوث الغوث خلصنا من النار یا رب (۸) یا ذا الحمد

وَالثَّنَاءِ يَا ذَا الْفَخْرِ وَالْبَهَاءِ يَا ذَا الْمَجْدِ وَالسَّنَاءِ يَا ذَا الْعَهْدِ وَالْوَفَاءِ
يَا ذَا الْعَفْوِ وَالرِّضَاءِ يَا ذَا الْمَنِّ وَالْعَطَاءِ يَا ذَا الْفَضْلِ وَالْقَضَاءِ يَا ذَا الْعِزِّ
وَالْبَقَاءِ يَا ذَا الْجُودِ وَالسَّخَاءِ يَا ذَا الْآلَاءِ وَالنَّعْمَاءِ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلٰهَ
إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٩) اَللّٰهُمَّ إِنِّي
أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ يَا مَانِعُ يَا دَافِعُ يَا رَافِعُ يَا صَانِعُ يَا نَافِعُ يَا سَامِعُ
يَا جَامِعُ يَا شَافِعُ يَا وَاسِعُ يَا مُوَسِّعُ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثَ
الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (١٠) يَا صَانِعَ كُلِّ مَصْنُوعٍ يَا خَالِقَ
كُلِّ مَخْلُوقٍ يَا رَازِقَ كُلِّ مَرْزُوقٍ يَا مَالِكَ كُلِّ مَمْلُوكٍ يَا كَاشِفَ
كُلِّ مَكْرُوبٍ يَا فَارِجَ كُلِّ مَهْمُومٍ يَا رَاحِمَ كُلِّ مَرْحُومٍ يَا نَاصِرَ كُلِّ
مَخْذُولٍ يَا سَاتِرَ كُلِّ مَعْيُوبٍ يَا مَلْجَأَ كُلِّ مَطْرُودٍ سُبْحَانَكَ يَا
لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (١١) يَا عُدَّتِي
عِنْدَ شِدَّتِي يَا رَجَائِي عِنْدَ مُصِيبَتِي يَا مُونِسِي عِنْدَ وَحْشَتِي يَا صَاحِبِي
عِنْدَ غُرْبَتِي يَا وَلِيِّي عِنْدَ نِعْمَتِي يَا غِيَاثِي عِنْدَ كُرْبَتِي يَا دَلِيلِي عِنْدَ
حَيْرَتِي يَا غَنَائِي عِنْدَ افْتِقَارِي يَا مَلْجَائِي عِنْدَ اضْطِرَارِي يَا مُغِيثِي
عِنْدَ مَفْزَعِي سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ
النَّارِ يَا رَبِّ (١٢) يَا عَلَّامَ الْغُيُوبِ يَا غَفَّارَ الذُّنُوبِ يَا سَتَّارَ الْعُيُوبِ
يَا كَاشِفَ الْكُرُوبِ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ يَا طَبِيبَ الْقُلُوبِ يَا مُنَوِّرَ
الْقُلُوبِ يَا أَنِيسَ الْقُلُوبِ يَا مُفَرِّجَ الْهُمُومِ يَا مُنَفِّسَ الْغُمُومِ سُبْحَانَكَ
يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (١٣) اَللّٰهُمَّ
إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ يَا جَلِيلُ يَا جَمِيلُ يَا وَكِيلُ يَا كَفِيلُ يَا دَلِيلُ يَا قَبِيلُ
يَا مُدِيلُ يَا مُنِيلُ يَا مُقِيلُ يَا مُحِيلُ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثَ
الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (١٤) يَا دَلِيلَ الْمُتَحَيِّرِينَ يَا غِيَاثَ
الْمُسْتَغِيثِينَ يَا صَرِيخَ الْمُسْتَصْرِخِينَ يَا جَارَ الْمُسْتَجِيرِينَ يَا أَمَانَ الْخَائِفِينَ

اما بعد۔ یہ استخارہ سجادیہ ہے جس کے ایک صفحہ پر عربی اور اس کے سامنے ترجمہ دیا گیا ہے۔

يَا عَوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ يَا رَاحِمَ الْمَسَاكِيْنَ يَا مَلْجَأَ الْعَاصِيْنَ يَا غَافِرَ
الْمُذْنِبِيْنَ يَا مُجِيْبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّيْنَ سُبْحَانَكَ يَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ
الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۱۵) يَا ذَا الْجُوْدِ وَالْاِحْسَانِ
يَا ذَا الْفَضْلِ وَالْاِمْتِنَانِ يَا ذَا الْاَمْنِ وَالْاَمَانِ يَا ذَا الْقُدْسِ وَالسُّبْحَانِ
يَا ذَا الْحِكْمَةِ وَالْبَيَانِ يَا ذَا الرَّحْمَةِ وَالرِّضْوَانِ يَا ذَا الْحُجَّةِ وَالْبُرْهَانِ
يَا ذَا الْعَظَمَةِ وَالسُّلْطَانِ يَا ذَا الرَّاْفَةِ وَالْمُسْتَعَانِ يَا ذَا الْعَفْوِ وَالْغُفْرَانِ
سُبْحَانَكَ يَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ
(۱۶) يَا مَنْ هُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ يَا مَنْ هُوَ اِلٰهُ كُلِّ شَيْءٍ يَا مَنْ هُوَ خَالِقُ كُلِّ
شَيْءٍ يَا مَنْ هُوَ صَانِعُ كُلِّ شَيْءٍ يَا مَنْ هُوَ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ يَا مَنْ هُوَ بَعْدَ
كُلِّ شَيْءٍ يَا مَنْ هُوَ فَوْقَ كُلِّ شَيْءٍ يَا مَنْ هُوَ عَالِمٌ بِكُلِّ شَيْءٍ يَا مَنْ
هُوَ قَادِرٌ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ يَا مَنْ هُوَ يَبْقٰى وَيَفْنٰى كُلُّ شَيْءٍ سُبْحَانَكَ يَا لَا
اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۱۷) اَللّٰهُمَّ
اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ يَا مُؤْمِنُ يَا مُهَيْمِنُ يَا مُكَوِّنُ يَا مُلَقِّنُ يَا مُبَيِّنُ
يَا مُهَوِّنُ يَا مُمَكِّنُ يَا مُزَيِّنُ يَا مُعْلِنُ يَا مُقَسِّمُ سُبْحَانَكَ يَا لَا اِلٰهَ
اِلَّا اَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۱۸) يَا مَنْ هُوَ فِيْ
مُلْكِهٖ مُقِيْمٌ يَا مَنْ هُوَ فِيْ سُلْطَانِهٖ قَدِيْمٌ يَا مَنْ هُوَ فِيْ جَلَالِهٖ عَظِيْمٌ
يَا مَنْ هُوَ عَلٰى عِبَادِهٖ رَحِيْمٌ يَا مَنْ هُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ يَا مَنْ هُوَ بِمَنْ
عَصَاهُ حَلِيْمٌ يَا مَنْ هُوَ بِمَنْ رَجَاهُ كَرِيْمٌ يَا مَنْ هُوَ فِيْ صُنْعِهٖ
حَكِيْمٌ يَا مَنْ هُوَ فِيْ حِكْمَتِهٖ لَطِيْفٌ يَا مَنْ هُوَ فِيْ لُطْفِهٖ قَدِيْمٌ سُبْحَانَكَ
يَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۱۹) يَا مَنْ
لَا يُرْجٰى اِلَّا فَضْلُهٗ يَا مَنْ لَا يُسْئَلُ اِلَّا عَفْوُهٗ يَا مَنْ لَا يُنْظَرُ اِلَّا بِرُّهٗ
يَا مَنْ لَا يُخَافُ اِلَّا عَدْلُهٗ يَا مَنْ لَا يَدُوْمُ اِلَّا مُلْكُهٗ يَا مَنْ لَا سُلْطَانَ
اِلَّا سُلْطَانُهٗ يَا مَنْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ رَحْمَتُهٗ يَا مَنْ سَبَقَتْ رَحْمَتُهٗ

طریقہ یہ ہے کہ باوضو ہو کر اپنے مقصد کو دل میں رکھ کر صدق دل سے تین مرتبہ درود شریف پڑھیں

غَضَبَهُ يَا مَنْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمُهُ يَا مَنْ لَيْسَ اَحَدٌ مِثْلَهُ سُبْحَانَكَ
يَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۲۰) يَا فَارِجَ
الْهَمِّ وَيَا كَاشِفَ الْغَمِّ يَا غَافِرَ الذَّنْبِ يَا قَابِلَ التَّوْبِ يَا خَالِقَ
الْخَلْقِ يَا صَادِقَ الْوَعْدِ يَا مُوْفِيَ الْعَهْدِ يَا عَالِمَ السِّرِّ يَا فَالِقَ الْحَبِّ
يَا رَازِقَ الْاَنَامِ سُبْحَانَكَ يَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا
مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۲۱) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ يَا عَلِيُّ يَا وَفِيُّ يَا
غَنِيُّ يَا مَلِيُّ يَا خَفِيُّ يَا رَضِيُّ يَا زَكِيُّ يَا بَدِيُّ يَا قَوِيُّ يَا وَلِيُّ سُبْحَانَكَ
يَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۲۲) يَا مَنْ
اَظْهَرَ الْجَمِيْلَ يَا مَنْ سَتَرَ الْقَبِيْحَ يَا مَنْ لَمْ يُؤَاخِذْ بِالْجَرِيْرَةِ يَا مَنْ لَمْ
يَهْتِكِ السِّتْرَ يَا عَظِيْمَ الْعَفْوِ يَا حَسَنَ التَّجَاوُزِ يَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ
يَا بَاسِطَ الْيَدَيْنِ بِالرَّحْمَةِ يَا صَاحِبَ كُلِّ نَجْوٰى يَا مُنْتَهٰى كُلِّ شَكْوٰى
سُبْحَانَكَ يَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ
(۲۳) يَا ذَا النِّعْمَةِ السَّابِغَةِ يَا ذَا الرَّحْمَةِ الْوَاسِعَةِ يَا ذَا الْمِنَّةِ
السَّابِقَةِ يَا ذَا الْحِكْمَةِ الْبَالِغَةِ يَا ذَا الْقُدْرَةِ الْكَامِلَةِ يَا ذَا الْحُجَّةِ
الْقَاطِعَةِ يَا ذَا الْكَرَامَةِ الظَّاهِرَةِ يَا ذَا الْعِزَّةِ الدَّائِمَةِ يَا ذَا الْقُوَّةِ
الْمَتِيْنَةِ يَا ذَا الْعَظَمَةِ الْمَنِيْعَةِ سُبْحَانَكَ يَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ
خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۲۴) يَا بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ يَا جَاعِلَ الظُّلُمَاتِ
يَا رَاحِمَ الْعَبَرَاتِ يَا مُقِيْلَ الْعَثَرَاتِ يَا سَاتِرَ الْعَوْرَاتِ يَا مُحْيِيَ
الْاَمْوَاتِ يَا مُنْزِلَ الْاٰيَاتِ يَا مُضَعِّفَ الْحَسَنَاتِ يَا مَاحِيَ السَّيِّئَاتِ
يَا شَدِيْدَ النَّقِمَاتِ سُبْحَانَكَ يَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا
مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۲۵) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ يَا مُصَوِّرُ يَا مُقَدِّرُ
يَا مُدَبِّرُ يَا مُطَهِّرُ يَا مُنَوِّرُ يَا مُيَسِّرُ يَا مُبَشِّرُ يَا مُنْذِرُ يَا مُقَدِّمُ
يَا مُؤَخِّرُ سُبْحَانَكَ يَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ

یَا رَبِّ (۲۶) یَا رَبَّ الْبَیْتِ الْحَرَامِ یَا رَبَّ الشَّھْرِ الْحَرَامِ یَا رَبَّ الْبَلَدِ
الْحَرَامِ یَا رَبَّ الرُّکْنِ وَالْمَقَامِ یَا رَبَّ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ یَا رَبَّ الْمَسْجِدِ
الْحَرَامِ یَا رَبَّ الْحِلِّ وَالْحَرَامِ یَا رَبَّ النُّوْرِ وَالظَّلَامِ یَا رَبَّ التَّحِیَّۃِ
وَالسَّلَامِ یَا رَبَّ الْقُدْرَۃِ فِی الْاَنَامِ سُبْحَانَکَ یَا لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ الْغَوْثَ
الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ یَا رَبِّ (۲۷) یَا اَحْکَمَ الْحَاکِمِیْنَ یَا اَعْدَلَ
الْعَادِلِیْنَ یَا اَصْدَقَ الصَّادِقِیْنَ یَا اَطْھَرَ الطَّاھِرِیْنَ یَا اَحْسَنَ الْخَالِقِیْنَ
یَا اَسْرَعَ الْحَاسِبِیْنَ یَا اَسْمَعَ السَّامِعِیْنَ یَا اَبْصَرَ النَّاظِرِیْنَ یَا اَشْفَعَ
الشَّافِعِیْنَ یَا اَکْرَمَ الْاَکْرَمِیْنَ سُبْحَانَکَ یَا لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ الْغَوْثَ
الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ یَا رَبِّ (۲۸) یَا عِمَادَ مَنْ لَّا عِمَادَ لَہٗ یَا سَنَدَ
مَنْ لَّا سَنَدَ لَہٗ یَا ذُخْرَ مَنْ لَّا ذُخْرَ لَہٗ یَا حِرْزَ مَنْ لَّا حِرْزَ لَہٗ یَا غِیَاثَ
مَنْ لَّا غِیَاثَ لَہٗ یَا فَخْرَ مَنْ لَّا فَخْرَ لَہٗ یَا عِزَّ مَنْ لَّا عِزَّ لَہٗ یَا مُعِیْنَ مَنْ
لَّا مُعِیْنَ لَہٗ یَا اَنِیْسَ مَنْ لَّا اَنِیْسَ لَہٗ یَا اَمَانَ مَنْ لَّا اَمَانَ لَہٗ سُبْحَانَکَ
یَا لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ یَا رَبِّ (۲۹) اَللّٰھُمَّ
اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ یَا عَاصِمُ یَا قَائِمُ یَا دَائِمُ یَا رَاحِمُ یَا سَالِمُ
یَا حَاکِمُ یَا عَالِمُ یَا قَاسِمُ یَا قَابِضُ یَا بَاسِطُ سُبْحَانَکَ یَا لَا اِلٰہَ اِلَّا
اَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ یَا رَبِّ (۳۰) یَا عَاصِمَ مَنِ اسْتَعْصَمَہٗ
یَا رَاحِمَ مَنِ اسْتَرْحَمَہٗ یَا غَافِرَ مَنِ اسْتَغْفَرَہٗ یَا نَاصِرَ مَنِ اسْتَنْصَرَہٗ
یَا حَافِظَ مَنِ اسْتَحْفَظَہٗ یَا مُکْرِمَ مَنِ اسْتَکْرَمَہٗ یَا مُرْشِدَ مَنِ اسْتَرْشَدَہٗ
یَا صَرِیْخَ مَنِ اسْتَصْرَخَہٗ یَا مُعِیْنَ مَنِ اسْتَعَانَہٗ یَا مُغِیْثَ مَنِ اسْتَغَاثَہٗ
سُبْحَانَکَ یَا لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ یَا رَبِّ
(۳۱) یَا عَزِیْزًا لَّا یُضَامُ یَا لَطِیْفًا لَّا یُرَامُ یَا قَیُّوْمًا لَّا یَنَامُ یَا دَائِمًا
لَّا یَفُوْتُ یَا حَیًّا لَّا یَمُوْتُ یَا مَلِکًا لَّا یَزُوْلُ یَا بَاقِیًا لَّا یَفْنٰی یَا عَالِمًا
لَّا یَجْھَلُ یَا صَمَدًا لَّا یُطْعَمُ یَا قَوِیًّا لَّا یَضْعُفُ سُبْحَانَکَ یَا لَا اِلٰہَ

اِلَّا اَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ یَا رَبِّ (۳۲) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ
اَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ یَا اَحَدُ یَا وَاحِدُ یَا شَاھِدُ یَا مَاجِدُ یَا حَامِدُ یَا رَاشِدُ
یَا بَاعِثُ یَا وَارِثُ یَا ضَآرُّ یَا نَافِعُ سُبْحَانَکَ یَا لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ الْغَوْثَ
الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ یَا رَبِّ (۳۳) یَآ اَعْظَمَ مِنْ کُلِّ عَظِیْمٍ یَّآ اَکْرَمَ
مِنْ کُلِّ کَرِیْمٍ یَّآ اَرْحَمَ مِنْ کُلِّ رَحِیْمٍ یَّآ اَعْلَمَ مِنْ کُلِّ عَلِیْمٍ یَّآ
اَحْکَمَ مِنْ کُلِّ حَکِیْمٍ یَّآ اَقْدَمَ مِنْ کُلِّ قَدِیْمٍ یَّآ اَکْبَرَ مِنْ کُلِّ کَبِیْرٍ
یَّآ اَلْطَفَ مِنْ کُلِّ لَطِیْفٍ یَّآ اَجَلَّ مِنْ کُلِّ جَلِیْلٍ یَّآ اَعَزَّ مِنْ کُلِّ عَزِیْزٍ
سُبْحَانَکَ یَا لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ یَا رَبِّ
(۳۴) یَا کَرِیْمَ الصَّفْحِ یَا عَظِیْمَ الْمَنِّ یَا کَثِیْرَ الْخَیْرِ یَا قَدِیْمَ
الْفَضْلِ یَا دَآئِمَ اللُّطْفِ یَا لَطِیْفَ الصُّنْعِ یَا مُنَفِّسَ الْکَرْبِ یَا کَاشِفَ
الضُّرِّ یَا مَالِکَ الْمُلْکِ یَا قَاضِیَ الْحَقِّ سُبْحَانَکَ یَا لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ
الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ یَا رَبِّ (۳۵) یَا مَنْ ھُوَ فِیْ عَھْدِہٖ
وَفِیٌّ یَّا مَنْ ھُوَ فِیْ وَفَآئِہٖ قَوِیٌّ یَّا مَنْ ھُوَ فِیْ قُوَّتِہٖ عَلِیٌّ یَّا مَنْ ھُوَ فِیْ
عُلُوِّہٖ قَرِیْبٌ یَّا مَنْ ھُوَ فِیْ قُرْبِہٖ لَطِیْفٌ یَّا مَنْ ھُوَ فِیْ لُطْفِہٖ شَرِیْفٌ
یَّا مَنْ ھُوَ فِیْ شَرَفِہٖ عَزِیْزٌ یَّا مَنْ ھُوَ فِیْ عِزِّہٖ عَظِیْمٌ یَّا مَنْ ھُوَ فِیْ
عَظَمَتِہٖ مَجِیْدٌ یَّا مَنْ ھُوَ فِیْ مَجْدِہٖ حَمِیْدٌ سُبْحَانَکَ یَا لَآ اِلٰہَ اِلَّآ
اَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ یَا رَبِّ (۳۶) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ
بِاسْمِکَ یَا کَافِیْ یَا شَافِیْ یَا وَافِیْ یَا مُعَافِیْ یَا ھَادِیْ یَا دَاعِیْ یَا قَاضِیْ
یَا رَاضِیْ یَا عَالِیْ یَا بَاقِیْ سُبْحَانَکَ یَا لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ
خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ یَا رَبِّ (۳۷) یَا مَنْ کُلُّ شَیْءٍ خَاضِعٌ لَّہٗ یَا مَنْ کُلُّ
شَیْءٍ خَاشِعٌ لَّہٗ یَا مَنْ کُلُّ شَیْءٍ کَآئِنٌ لَّہٗ یَا مَنْ کُلُّ شَیْءٍ مَّوْجُوْدٌ بِہٖ
یَا مَنْ کُلُّ شَیْءٍ مُّنِیْبٌ اِلَیْہِ یَا مَنْ کُلُّ شَیْءٍ خَآئِفٌ مِّنْہُ یَا مَنْ
کُلُّ شَیْءٍ قَآئِمٌ بِہٖ یَا مَنْ کُلُّ شَیْءٍ صَآئِرٌ اِلَیْہِ یَا مَنْ کُلُّ شَیْءٍ یُسَبِّحُ

لَا تَحْمِلْ فِيمَا عَزَمْتَ اللّٰهُ مَعَكَ۔

بِحَمْدِهٖ يَا مَنْ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ سُبْحَانَكَ يَا لَا اِلٰهَ اِلَّا
اَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۳۸) يَا مَنْ لَا مَفَرَّ
اِلَّا اِلَيْهِ يَا مَنْ لَا مَفْزَعَ اِلَّا اِلَيْهِ يَا مَنْ لَا مَقْصَدَ اِلَّا اِلَيْهِ يَا مَنْ
لَا مَنْجٰى مِنْهُ اِلَّا اِلَيْهِ يَا مَنْ لَا يُرْغَبُ اِلَّا اِلَيْهِ يَا مَنْ لَا حَوْلَ وَلَا
قُوَّةَ اِلَّا بِهٖ يَا مَنْ لَا يُسْتَعَانُ اِلَّا بِهٖ يَا مَنْ لَا يُتَوَكَّلُ اِلَّا عَلَيْهِ يَا مَنْ
لَا يُرْجٰى اِلَّا هُوَ يَا مَنْ لَا يُعْبَدُ اِلَّا اِيَّاهُ سُبْحَانَكَ يَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ
الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۳۹) يَا خَيْرَ الْمَرْهُوبِيْنَ
يَا خَيْرَ الْمَرْغُوبِيْنَ يَا خَيْرَ الْمَطْلُوبِيْنَ يَا خَيْرَ الْمَسْئُوْلِيْنَ يَا خَيْرَ
الْمَقْصُوْدِيْنَ يَا خَيْرَ الْمَذْكُوْرِيْنَ يَا خَيْرَ الْمَشْكُوْرِيْنَ يَا خَيْرَ
الْمَحْبُوْبِيْنَ يَا خَيْرَ الْمَدْعُوِّيْنَ يَا خَيْرَ الْمُسْتَاْنِسِيْنَ سُبْحَانَكَ يَا لَا
اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۴۰) اَللّٰهُمَّ
اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ يَا غَافِرُ يَا سَاتِرُ يَا قَادِرُ يَا قَاهِرُ يَا فَاطِرُ
يَا كَاسِرُ يَا جَابِرُ يَا ذَاكِرُ يَا نَاظِرُ يَا نَاصِرُ سُبْحَانَكَ يَا لَا اِلٰهَ اِلَّا
اَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۴۱) يَا مَنْ خَلَقَ
فَسَوّٰى يَا مَنْ قَدَّرَ فَهَدٰى يَا مَنْ يَكْشِفُ الْبَلْوٰى يَا مَنْ يَسْمَعُ
النَّجْوٰى يَا مَنْ يُنْقِذُ الْغَرْقٰى يَا مَنْ يُنْجِي الْهَلْكٰى يَا مَنْ يَشْفِي الْمَرْضٰى
يَا مَنْ اَضْحَكَ وَاَبْكٰى يَا مَنْ اَمَاتَ وَاَحْيٰى يَا مَنْ خَلَقَ الزَّوْجَيْنِ
الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى سُبْحَانَكَ يَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ
خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۴۲) يَا مَنْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ سَبِيْلُهٗ يَا مَنْ
فِي الْاٰفَاقِ اٰيَاتُهٗ يَا مَنْ فِي الْاٰيَاتِ بُرْهَانُهٗ يَا مَنْ فِي الْمَمَاتِ
قُدْرَتُهٗ يَا مَنْ فِي الْقُبُوْرِ عِبْرَتُهٗ يَا مَنْ فِي الْقِيَامَةِ مُلْكُهٗ يَا مَنْ
فِي الْحِسَابِ هَيْبَتُهٗ يَا مَنْ فِي الْمِيْزَانِ قَضَاۤؤُهٗ يَا مَنْ فِي الْجَنَّةِ ثَوَابُهٗ
يَا مَنْ فِي النَّارِ عِقَابُهٗ سُبْحَانَكَ يَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ

خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۴۳) يَا مَنْ اِلَيْهِ يَهْرُبُ الْخَائِفُوْنَ
يَا مَنْ اِلَيْهِ يَفْزَعُ الْمُذْنِبُوْنَ يَا مَنْ اِلَيْهِ يَقْصِدُ الْمُنِيْبُوْنَ يَا
مَنْ اِلَيْهِ يَرْغَبُ الزَّاهِدُوْنَ يَا مَنْ اِلَيْهِ يَلْجَأُ الْمُتَحَيِّرُوْنَ
يَا مَنْ بِهٖ يَسْتَانِسُ الْمُرِيْدُوْنَ يَا مَنْ بِهٖ يَفْتَخِرُ الْمُحِبُّوْنَ يَا مَنْ
فِيْ عَفْوِهٖ يَطْمَعُ الْخَاطِئُوْنَ يَا مَنْ اِلَيْهِ يَسْكُنُ الْمُوْقِنُوْنَ يَا مَنْ عَلَيْهِ
يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ سُبْحَانَكَ يَا لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ
خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۴۴) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْۤ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ يَا حَبِيْبُ
يَا طَبِيْبُ يَا قَرِيْبُ يَا رَقِيْبُ يَا حَسِيْبُ يَا مُهِيْبُ يَا مُثِيْبُ يَا مُجِيْبُ
يَا خَبِيْرُ يَا بَصِيْرُ سُبْحَانَكَ يَا لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا
مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۴۵) يَآ اَقْرَبَ مِنْ كُلِّ قَرِيْبٍ يَّآ اَحَبَّ مِنْ كُلِّ
حَبِيْبٍ يَّآ اَبْصَرَ مِنْ كُلِّ بَصِيْرٍ يَّآ اَخْبَرَ مِنْ كُلِّ خَبِيْرٍ يَّآ اَشْرَفَ
مِنْ كُلِّ شَرِيْفٍ يَّآ اَرْفَعَ مِنْ كُلِّ رَفِيْعٍ يَّآ اَقْوٰى مِنْ كُلِّ قَوِيٍّ يَّآ اَغْنٰى
مِنْ كُلِّ غَنِيٍّ يَّآ اَجْوَدَ مِنْ كُلِّ جَوَادٍ يَّآ اَرْاَفَ مِنْ كُلِّ رَءُوْفٍ سُبْحَانَكَ
يَا لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۴۶) يَا غَالِبًا
غَيْرَ مَغْلُوْبٍ يَّا صَانِعًا غَيْرَ مَصْنُوْعٍ يَّا خَالِقًا غَيْرَ مَخْلُوْقٍ يَّا مَالِكًا
غَيْرَ مَمْلُوْكٍ يَّا قَاهِرًا غَيْرَ مَقْهُوْرٍ يَّا رَافِعًا غَيْرَ مَرْفُوْعٍ يَّا حَافِظًا
غَيْرَ مَحْفُوْظٍ يَّا نَاصِرًا غَيْرَ مَنْصُوْرٍ يَّا شَاهِدًا غَيْرَ غَائِبٍ يَّا قَرِيْبًا
غَيْرَ بَعِيْدٍ سُبْحَانَكَ يَا لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا
مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۴۷) يَا نُوْرَ النُّوْرِ يَا مُنَوِّرَ النُّوْرِ يَا خَالِقَ النُّوْرِ يَا
مُدَبِّرَ النُّوْرِ يَا مُقَدِّرَ النُّوْرِ يَا نُوْرَ كُلِّ نُوْرٍ يَّا نُوْرًا قَبْلَ كُلِّ نُوْرٍ يَّا
نُوْرًا بَعْدَ كُلِّ نُوْرٍ يَّا نُوْرًا فَوْقَ كُلِّ نُوْرٍ يَّا نُوْرًا لَّيْسَ كَمِثْلِهٖ نُوْرٌ
سُبْحَانَكَ يَا لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ
يَا رَبِّ (۴۸) يَا مَنْ عَطَآؤُهٗ شَرِيْفٌ يَّا مَنْ فِعْلُهٗ لَطِيْفٌ يَّا مَنْ لُّطْفُهٗ

مُقِيمٌ يَّا مَنْ اِحْسَانُهٗ قَدِيمٌ يَّا مَنْ قَوْلُهٗ حَقٌّ يَّا مَنْ وَعْدُهٗ صِدْقٌ
يَّا مَنْ عَفْوُهٗ فَضْلٌ يَّا مَنْ عَذَابُهٗ عَدْلٌ يَّا مَنْ ذِكْرُهٗ حُلْوٌ يَّا مَنْ
فَضْلُهٗ عَمِيمٌ سُبْحَانَكَ يَا لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا
مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۴۹) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ يَا مُسَهِّلُ يَا مُفَصِّلُ
يَا مُبَدِّلُ يَا مُذَلِّلُ يَا مُنَزِّلُ يَا مُنَوِّلُ يَا مُفَضِّلُ يَا مُجْزِلُ يَا مُمْهِلُ
يَا مُجْمِلُ سُبْحَانَكَ يَا لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ
النَّارِ يَا رَبِّ (۵۰) يَا مَنْ يَّرٰى وَلَا يُرٰى يَا مَنْ يَّخْلُقُ وَلَا يُخْلَقُ يَا
مَنْ يَّهْدِيْ وَلَا يُهْدٰى يَا مَنْ يُّحْيِيْ وَلَا يُحْيٰى يَا مَنْ يَّسْئَلُ وَلَا يُسْئَلُ
يَا مَنْ يُّطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ يَا مَنْ يُّجِيْرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ يَا مَنْ يَّقْضِيْ وَ
لَا يُقْضٰى عَلَيْهِ يَا مَنْ يَّحْكُمُ وَلَا يُحْكَمُ عَلَيْهِ يَا مَنْ لَّمْ يَلِدْ وَلَمْ
يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ سُبْحَانَكَ يَا لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْغَوْثَ
الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۵۱) يَا نِعْمَ الْحَسِيْبُ يَا نِعْمَ الطَّبِيْبُ
يَا نِعْمَ الرَّقِيْبُ يَا نِعْمَ الْقَرِيْبُ يَا نِعْمَ الْمُجِيْبُ يَا نِعْمَ الْحَبِيْبُ
يَا نِعْمَ الْكَفِيْلُ يَا نِعْمَ الْوَكِيْلُ يَا نِعْمَ الْمَوْلٰى يَا نِعْمَ النَّصِيْرُ سُبْحَانَكَ
يَا لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۵۲) يَا سُرُوْرَ
الْعَارِفِيْنَ يَا مُنَى الْمُحِبِّيْنَ يَا اَنِيْسَ الْمُرِيْدِيْنَ يَا حَبِيْبَ التَّوَّابِيْنَ
يَا رَازِقَ الْمُقِلِّيْنَ يَا رَجَآءَ الْمُذْنِبِيْنَ يَا قُرَّةَ عَيْنِ الْعَابِدِيْنَ يَا مُنَفِّسُ
عَنِ الْمَكْرُوْبِيْنَ يَا مُفَرِّجُ عَنِ الْمَغْمُوْمِيْنَ يَا اِلٰهَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ
سُبْحَانَكَ يَا لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ
(۵۳) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ يَا رَبَّنَا يَا اِلٰهَنَا يَا سَيِّدَنَا يَا مَوْلٰنَا
يَا نَاصِرَنَا يَا حَافِظَنَا يَا دَلِيْلَنَا يَا مُعِيْنَنَا يَا حَبِيْبَنَا يَا طَبِيْبَنَا سُبْحَانَكَ
يَا لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۵۴) يَا
رَبَّ النَّبِيِّيْنَ وَالْاَبْرَارِ يَا رَبَّ الصِّدِّيْقِيْنَ وَالْاَخْيَارِ يَا رَبَّ الْجَنَّةِ

جو تو نے ارادہ کیا ہے اُس میں جلدی نہ کر کیونکہ صبر ہی میں راحت ہے ۔

وَالنَّارِ يَا رَبَّ الصِّغَارِ وَالْكِبَارِ يَا رَبَّ الْحُبُوْبِ وَالثِّمَارِ يَا رَبَّ الْاَنْهَارِ
وَالْاَشْجَارِ يَا رَبَّ الصَّحَارِيْ وَالْقِفَارِ يَا رَبَّ الْبَرَارِيْ وَالْبِحَارِ يَا رَبَّ
اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ يَا رَبَّ الْاِعْلَانِ وَالْاِسْرَارِ سُبْحَانَكَ يَا لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ
الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٥٥) يَا مَنْ نَفَذَ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ
اَمْرُهٗ يَا مَنْ لَحِقَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمُهٗ يَا مَنْ بَلَغَتْ اِلٰى كُلِّ شَيْءٍ قُدْرَتُهٗ
يَا مَنْ لَا تُحْصِي الْعِبَادُ نِعَمَهٗ يَا مَنْ لَا تَبْلُغُ الْخَلَآئِقُ شُكْرَهٗ يَا مَنْ لَا
تُدْرِكُ الْاَفْهَامُ جَلَالَهٗ يَا مَنْ لَا تَنَالُ الْاَوْهَامُ كُنْهَهٗ يَا مَنِ الْعَظَمَةُ
وَالْكِبْرِيَآءُ رِدَآءُهٗ يَا مَنْ لَا تَرُدُّ الْعِبَادُ قَضَآءَهٗ يَا مَنْ لَا مُلْكَ اِلَّا مُلْكُهٗ
يَا مَنْ لَا عَطَآءَ اِلَّا عَطَآءُهٗ سُبْحَانَكَ يَا لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ
خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٥٦) يَا مَنْ لَهُ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى يَا مَنْ لَهُ
الصِّفَاتُ الْعُلْيَا يَا مَنْ لَهُ الْاٰخِرَةُ وَالْاُوْلٰى يَا مَنْ لَهُ الْجَنَّةُ الْمَاْوٰى
يَا مَنْ لَهُ الْاٰيَاتُ الْكُبْرٰى يَا مَنْ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى يَا مَنْ لَهُ الْحُكْمُ
وَالْقَضَآءُ يَا مَنْ لَهُ الْهَوَآءُ وَالْفَضَآءُ يَا مَنْ لَهُ الْعَرْشُ وَالثَّرٰى يَا مَنْ
لَهُ السَّمٰوٰتُ الْعُلٰى سُبْحَانَكَ يَا لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا
مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٥٧) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ يَا عَفُوُّ يَا غَفُوْرُ
يَا صَبُوْرُ يَا شَكُوْرُ يَا رَءُوْفُ يَا عَطُوْفُ يَا مَسْئُوْلُ يَا وَدُوْدُ يَا سُبُّوْحُ
يَا قُدُّوْسُ سُبْحَانَكَ يَا لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ
النَّارِ يَا رَبِّ (٥٨) يَا مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ عَظَمَتُهٗ يَا مَنْ فِي الْاَرْضِ اٰيَاتُهٗ
يَا مَنْ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ دَلَآئِلُهٗ يَا مَنْ فِي الْبِحَارِ عَجَآئِبُهٗ يَا مَنْ فِي الْجِبَالِ
خَزَآئِنُهٗ يَا مَنْ يَبْدَءُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ يَا مَنْ اِلَيْهِ يَرْجِعُ الْاَمْرُ
كُلُّهٗ يَا مَنْ اَظْهَرَ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ لُطْفَهٗ يَا مَنْ اَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهٗ
يَا مَنْ تَصَرَّفَ فِي الْخَلَآئِقِ قُدْرَتُهٗ سُبْحَانَكَ يَا لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ
الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٥٩) يَا حَبِيْبَ مَنْ لَا

حَبِیْبَ لَہٗ یَا طَبِیْبَ مَنْ لَّا طَبِیْبَ لَہٗ یَا مُجِیْبَ مَنْ لَّا مُجِیْبَ لَہٗ
یَا شَفِیْقَ مَنْ لَّا شَفِیْقَ لَہٗ یَا رَفِیْقَ مَنْ لَّا رَفِیْقَ لَہٗ یَا مُغِیْثَ مَنْ لَّا
مُغِیْثَ لَہٗ یَا دَلِیْلَ مَنْ لَّا دَلِیْلَ لَہٗ یَا اَنِیْسَ مَنْ لَّا اَنِیْسَ لَہٗ یَا رَاحِمَ
مَنْ لَّا رَاحِمَ لَہٗ یَا صَاحِبَ مَنْ لَّا صَاحِبَ لَہٗ سُبْحَانَکَ یَا لَا اِلٰہَ
اِلَّا اَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ یَا رَبِّ (۶۰) یَا کَافِیَ مَنِ
اسْتَکْفَاہُ یَا ہَادِیَ مَنِ اسْتَہْدَاہُ یَا کَالِیَ مَنِ اسْتَکْلَاہُ یَا رَاعِیَ مَنِ
اسْتَرْعَاہُ یَا شَافِیَ مَنِ اسْتَشْفَاہُ یَا قَاضِیَ مَنِ اسْتَقْضَاہُ یَا مُغْنِیَ
مَنِ اسْتَغْنَاہُ یَا مُوْفِیَ مَنِ اسْتَوْفَاہُ یَا مُقَوِّیَ مَنِ اسْتَقْوَاہُ یَا وَلِیَّ مَنِ
اسْتَوْلَاہُ سُبْحَانَکَ یَا لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ
یَا رَبِّ (۶۱) اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ یَا خَالِقُ یَا رَازِقُ یَا نَاطِقُ یَا
صَادِقُ یَا فَالِقُ یَا فَارِقُ یَا فَاتِقُ یَا رَاتِقُ یَا سَابِقُ یَا سَامِقُ سُبْحَانَکَ
یَا لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ یَا رَبِّ (۶۲) یَا
مَنْ یُّقَلِّبُ اللَّیْلَ وَالنَّہَارَ یَا مَنْ جَعَلَ الظُّلُمَاتِ وَالْاَنْوَارَ یَا مَنْ
خَلَقَ الظِّلَّ وَالْحَرُوْرَ یَا مَنْ سَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ یَا مَنْ قَدَّرَ الْخَیْرَ
وَالشَّرَّ یَا مَنْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوۃَ یَا مَنْ لَّہُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ یَا مَنْ
لَّمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَۃً وَّلَا وَلَدًا یَا مَنْ لَّیْسَ لَہٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ یَا مَنْ
لَّمْ یَکُنْ لَّہٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ سُبْحَانَکَ یَا لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ
خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ یَا رَبِّ (۶۳) یَا مَنْ یَّعْلَمُ مُرَادَ الْمُرِیْدِیْنَ یَا مَنْ
یَّعْلَمُ ضَمِیْرَ الصَّامِتِیْنَ یَا مَنْ یَّسْمَعُ اَنِیْنَ الْوَاہِنِیْنَ یَا مَنْ یَّرٰی
بُکَاءَ الْخَائِفِیْنَ یَا مَنْ یَّمْلِکُ حَوَائِجَ السَّائِلِیْنَ یَا مَنْ یَّقْبَلُ عُذْرَ
التَّائِبِیْنَ یَا مَنْ لَّا یُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِیْنَ یَا مَنْ لَّا یُضِیْعُ اَجْرَ
الْمُحْسِنِیْنَ یَا مَنْ لَّا یَبْعُدُ عَنْ قُلُوْبِ الْعَارِفِیْنَ یَا اَجْوَدَ الْاَجْوَدِیْنَ
سُبْحَانَکَ یَا لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ یَا رَبِّ

(۶۴) یَا دَآئِمَ الْبَقَآءِ یَا سَامِعَ الدُّعَآءِ یَا وَاسِعَ الْعَطَآءِ یَا غَافِرَ الْخَطَآءِ
یَا بَدِیْعَ السَّمَآءِ یَا حَسَنَ الْبَلَآءِ یَا جَمِیْلَ الثَّنَآءِ یَا قَدِیْمَ السَّنَآءِ یَا
کَثِیْرَ الْوَفَآءِ یَا شَرِیْفَ الْجَزَآءِ سُبْحَانَکَ یَا لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْغَوْثَ
الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ یَا رَبِّ (۶۵) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ
یَا سَتَّارُ یَا غَفَّارُ یَا قَهَّارُ یَا جَبَّارُ یَا صَبَّارُ یَا بَآرُّ یَا مُخْتَارُ یَا فَتَّاحُ
یَا نَفَّاحُ یَا مُرْتَاحُ سُبْحَانَکَ یَا لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ
خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ یَا رَبِّ (۶۶) یَا مَنْ خَلَقَنِیْ وَسَوَّانِیْ یَا مَنْ رَزَقَنِیْ
وَرَبَّانِیْ یَا مَنْ اَطْعَمَنِیْ وَسَقَانِیْ یَا مَنْ قَرَّبَنِیْ وَاَدْنَانِیْ یَا مَنْ
عَصَمَنِیْ وَکَفَانِیْ یَا مَنْ حَفِظَنِیْ وَکَلَانِیْ یَا مَنْ اَعَزَّنِیْ وَاَغْنَانِیْ یَا مَنْ
وَفَّقَنِیْ وَهَدَانِیْ یَا مَنْ اٰنَسَنِیْ وَاٰوَانِیْ یَا مَنْ اَمَاتَنِیْ وَاَحْیَانِیْ
سُبْحَانَکَ یَا لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ یَا رَبِّ
(۶۷) یَا مَنْ یُّحِقُّ الْحَقَّ بِکَلِمَاتِهٖ یَا مَنْ یَّقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ
یَا مَنْ یَّحُوْلُ بَیْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ یَا مَنْ لَّا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ اِلَّا بِاِذْنِهٖ
یَا مَنْ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِیْلِهٖ یَا مَنْ لَّا مُعَقِّبَ لِحُکْمِهٖ یَا
مَنْ لَّا رَآدَّ لِقَضَآئِهٖ یَا مَنِ انْقَادَ کُلُّ شَیْءٍ لِّاَمْرِهٖ یَا مَنِ السَّمٰوٰتُ
مَطْوِیَّاتٌ بِیَمِیْنِهٖ یَا مَنْ یُّرْسِلُ الرِّیَاحَ بُشْرًا بَیْنَ یَدَیْ رَحْمَتِهٖ
سُبْحَانَکَ یَا لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ یَا رَبِّ
(۶۸) یَا مَنْ جَعَلَ الْاَرْضَ مِهَادًا یَّا مَنْ جَعَلَ الْجِبَالَ اَوْتَادًا یَّا مَنْ
جَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا یَّا مَنْ جَعَلَ الْقَمَرَ نُوْرًا یَّا مَنْ جَعَلَ الَّیْلَ
لِبَاسًا یَّا مَنْ جَعَلَ النَّهَارَ مَعَاشًا یَّا مَنْ جَعَلَ النَّوْمَ سُبَاتًا یَّا مَنْ
جَعَلَ السَّمَآءَ بِنَآءً یَّا مَنْ جَعَلَ الْاَشْیَآءَ اَزْوَاجًا یَّا مَنْ جَعَلَ النَّارَ
مِرْصَادًا سُبْحَانَکَ یَا لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ
النَّارِ یَا رَبِّ (۶۹) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ یَا سَمِیْعُ یَا شَفِیْعُ

لَا تُحَاذِرْ مِنْ نُوْبِ نَصِيْبِكَ عِنْدَ اللّٰهِ لَا يُخَيِّبُكَ بِمَا نَوَيْتَ لَا تَحْزَنْ ـ

يَا رَفِيْعُ يَا مَنِيْعُ يَا سَرِيْعُ يَا بَدِيْعُ يَا كَبِيْرُ يَا قَدِيْرُ يَا خَبِيْرُ يَا مُجِيْرُ
سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ
(۷۰) يَا حَيًّا قَبْلَ كُلِّ حَيٍّ يَا حَيًّا بَعْدَ كُلِّ حَيٍّ يَا حَيُّ الَّذِيْ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ
حَيٌّ يَا حَيُّ الَّذِيْ لَيْسَ يُشَارِكُهٗ حَيٌّ يَا حَيُّ الَّذِيْ لَا يَحْتَاجُ إِلٰى حَيٍّ
يَا حَيُّ الَّذِيْ يُمِيْتُ كُلَّ حَيٍّ يَا حَيُّ الَّذِيْ يَرْزُقُ كُلَّ حَيٍّ يَا حَيًّا لَّمْ
يَرِثِ الْحَيٰوةَ مِنْ حَيٍّ يَا حَيُّ الَّذِيْ يُحْيِي الْمَوْتٰى يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ لَا تَأْخُذُهٗ
سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ
النَّارِ يَا رَبِّ (۷۱) يَا مَنْ لَّهٗ ذِكْرٌ لَّا يُنْسٰى يَا مَنْ لَّهٗ نُوْرٌ لَّا يُطْفٰى يَا
مَنْ لَّهٗ نِعَمٌ لَّا تُعَدُّ يَا مَنْ لَّهٗ مُلْكٌ لَّا يَزُوْلُ يَا مَنْ لَّهٗ ثَنَاءٌ لَّا يُحْصٰى
يَا مَنْ لَّهٗ جَلَالٌ لَّا يُكَيَّفُ يَا مَنْ لَّهٗ كَمَالٌ لَّا يُدْرَكُ يَا مَنْ لَّهٗ قَضَاءٌ
لَّا يُرَدُّ يَا مَنْ لَّهٗ صِفَاتٌ لَّا تُبَدَّلُ يَا مَنْ لَّهٗ نُعُوْتٌ لَّا تُغَيَّرُ سُبْحَانَكَ
يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۷۲) يَا
رَبَّ الْعَالَمِيْنَ يَا مَالِكَ يَوْمِ الدِّيْنِ يَا غَايَةَ الطَّالِبِيْنَ يَا ظَهْرَ اللَّاجِيْنَ
يَا مُدْرِكَ الْهَارِبِيْنَ يَا مَنْ يُحِبُّ الصَّابِرِيْنَ يَا مَنْ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ يَا
مَنْ يُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ يَا مَنْ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ يَا مَنْ هُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ
سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ
(۷۳) اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ يَا شَفِيْقُ يَا رَفِيْقُ يَا حَفِيْظُ يَا مُحِيْطُ
يَا مُقِيْتُ يَا مُغِيْثُ يَا مُعِزُّ يَا مُذِلُّ يَا مُبْدِئُ يَا مُعِيْدُ سُبْحَانَكَ يَا لَا
إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۷۴) يَا مَنْ هُوَ
أَحَدٌ بِلَا ضِدٍّ يَا مَنْ هُوَ فَرْدٌ بِلَا نِدٍّ يَا مَنْ هُوَ صَمَدٌ بِلَا عَيْبٍ يَا مَنْ
هُوَ وِتْرٌ بِلَا كَيْفٍ يَا مَنْ هُوَ قَاضٍ بِلَا حَيْفٍ يَا مَنْ هُوَ رَبٌّ بِلَا وَزِيْرٍ
يَا مَنْ هُوَ عَزِيْزٌ بِلَا ذُلٍّ يَا مَنْ هُوَ غَنِيٌّ بِلَا فَقْرٍ يَا مَنْ هُوَ مَلِكٌ بِلَا عَزْلٍ
يَا مَنْ هُوَ مَوْصُوْفٌ بِلَا شَبِيْهٍ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثَ

اپنے حصہ کے ضائع ہونے سے نڈر رہو اللہ کے پاس جمع ہے اس میں خیانت نہ ہوگی جو کچھ نیت کی ہے اسکے متعلق غم نہ کر

الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٧٥) يَا مَنْ ذِكْرُهُ شَرَفٌ لِّلذَّاكِرِيْنَ
يَا مَنْ شُكْرُهُ فَوْزٌ لِّلشَّاكِرِيْنَ يَا مَنْ حَمْدُهُ عِزٌّ لِّلْحَامِدِيْنَ يَا مَنْ
طَاعَتُهُ نَجَاةٌ لِّلْمُطِيْعِيْنَ يَا مَنْ بَابُهُ مَفْتُوْحٌ لِّلطَّالِبِيْنَ يَا مَنْ سَبِيْلُهُ
وَاضِحٌ لِّلْمُنِيْبِيْنَ يَا مَنْ اٰيَاتُهُ بُرْهَانٌ لِّلنَّاظِرِيْنَ يَا مَنْ كِتَابُهُ تَذْكِرَةٌ
لِّلْمُتَّقِيْنَ يَا مَنْ رِزْقُهُ عُمُوْمٌ لِّلطَّائِعِيْنَ وَالْعَاصِيْنَ يَا مَنْ رَحْمَتُهُ
قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ سُبْحَانَكَ يَا لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ
خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٧٦) يَا مَنْ تَبَارَكَ اسْمُهُ يَا مَنْ تَعَالٰى جَدُّهُ
يَا مَنْ لَآ اِلٰهَ غَيْرُهُ يَا مَنْ جَلَّ ثَنَآؤُهُ يَا مَنْ تَقَدَّسَتْ اَسْمَآؤُهُ يَا مَنْ
يَدُوْمُ بَقَآؤُهُ يَا مَنِ الْعَظَمَةُ بَهَآؤُهُ يَا مَنِ الْكِبْرِيَآءُ رِدَآؤُهُ يَا مَنْ
لَا تُحْصٰى اٰلَآؤُهُ يَا مَنْ لَّا تُعَدُّ نَعْمَآؤُهُ سُبْحَانَكَ يَا لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ
الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٧٧) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ
بِاسْمِكَ يَا مُعِيْنُ يَا اَمِيْنُ يَا مُبِيْنُ يَا مَتِيْنُ يَا مَكِيْنُ يَا رَشِيْدُ يَا
حَمِيْدُ يَا مَجِيْدُ يَا شَدِيْدُ يَا شَهِيْدُ سُبْحَانَكَ يَا لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْغَوْثَ
الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٧٨) يَا ذَا الْعَرْشِ الْمَجِيْدِ يَا ذَا الْقَوْلِ
السَّدِيْدِ يَا ذَا الْفِعْلِ الرَّشِيْدِ يَا ذَا الْبَطْشِ الشَّدِيْدِ يَا ذَا الْوَعْدِ وَالْوَعِيْدِ
يَا مَنْ هُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ يَا مَنْ هُوَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ يَا مَنْ هُوَ
قَرِيْبٌ غَيْرُ بَعِيْدٍ يَا مَنْ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ يَا مَنْ هُوَ لَيْسَ
بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ سُبْحَانَكَ يَا لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا
مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٧٩) يَا مَنْ لَّا شَرِيْكَ لَهُ وَلَا وَزِيْرَ يَا مَنْ لَّا شَبِيْهَ
لَهُ وَلَا نَظِيْرَ يَا خَالِقَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ الْمُنِيْرِ يَا مُغْنِيَ الْبَائِسِ
الْفَقِيْرِ يَا رَازِقَ الطِّفْلِ الصَّغِيْرِ يَا رَاحِمَ الشَّيْخِ الْكَبِيْرِ يَا جَابِرَ
الْعَظْمِ الْكَسِيْرِ يَا عِصْمَةَ الْخَائِفِ الْمُسْتَجِيْرِ يَا مَنْ هُوَ بِعِبَادِهٖ
خَبِيْرٌ بَصِيْرٌ يَا مَنْ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ سُبْحَانَكَ يَا لَآ اِلٰهَ

اِلَّا اَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۸۰) يَا ذَا الْجُوْدِ وَالنِّعَمِ
يَا ذَا الْفَضْلِ وَالْكَرَمِ يَا خَالِقَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ يَا بَارِئَ الذَّرِّ وَالنَّسَمِ
يَا ذَا الْبَأْسِ وَالنِّقَمِ يَا مُلْهِمَ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ يَا كَاشِفَ الضُّرِّ وَالْاَلَمِ
يَا عَالِمَ السِّرِّ وَالْهِمَمِ يَا رَبَّ الْبَيْتِ وَالْحَرَمِ يَا مَنْ خَلَقَ الْاَشْيَآءَ
مِنَ الْعَدَمِ سُبْحَانَكَ يَا لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ
النَّارِ يَا رَبِّ (۸۱) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ يَا فَاعِلُ يَا جَاعِلُ يَا قَابِلُ
يَا كَامِلُ يَا فَاصِلُ يَا وَاصِلُ يَا عَادِلُ يَا غَالِبُ يَا طَالِبُ يَا وَاهِبُ
سُبْحَانَكَ يَا لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ
يَا رَبِّ (۸۲) يَا مَنْ اَنْعَمَ بِطَوْلِهٖ يَا مَنْ اَكْرَمَ بِجُوْدِهٖ يَا مَنْ جَادَ
بِلُطْفِهٖ يَا مَنْ تَعَزَّزَ بِقُدْرَتِهٖ يَا مَنْ قَدَّرَ بِحِكْمَتِهٖ يَا مَنْ حَكَمَ
بِتَدْبِيْرِهٖ يَا مَنْ دَبَّرَ بِعِلْمِهٖ يَا مَنْ تَجَاوَزَ بِحِلْمِهٖ يَا مَنْ دَنٰی فِیْ
عُلُوِّهٖ يَا مَنْ عَلَا فِیْ دُنُوِّهٖ سُبْحَانَكَ يَا لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ
خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۸۳) يَا مَنْ يَّخْلُقُ مَا يَشَآءُ يَا مَنْ يَّفْعَلُ مَا
يَشَآءُ يَا مَنْ يَّهْدِیْ مَنْ يَّشَآءُ يَا مَنْ يُّضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ يَا مَنْ يُّعَذِّبُ
مَنْ يَّشَآءُ يَا مَنْ يَّغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ يَا مَنْ يُّعِزُّ مَنْ يَّشَآءُ يَا مَنْ يُّذِلُّ
مَنْ يَّشَآءُ يَا مَنْ يُّصَوِّرُ فِی الْاَرْحَامِ مَا يَشَآءُ يَا مَنْ يَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ
مَنْ يَّشَآءُ سُبْحَانَكَ يَا لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ
يَا رَبِّ (۸۴) يَا مَنْ لَّمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا يَا مَنْ جَعَلَ لِكُلِّ
شَیْءٍ قَدْرًا يَا مَنْ لَّا يُشْرِكُ فِیْ حُكْمِهٖٓ اَحَدًا يَا مَنْ جَعَلَ الْمَلٰٓئِكَةَ
رُسُلًا يَا مَنْ جَعَلَ فِی السَّمَآءِ بُرُوْجًا يَا مَنْ جَعَلَ الْاَرْضَ قَرَارًا يَا مَنْ
خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا يَا مَنْ جَعَلَ لِكُلِّ شَیْءٍ اَمَدًا يَا مَنْ اَحَاطَ
بِكُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا يَا مَنْ اَحْصٰی كُلَّ شَیْءٍ عَدَدًا سُبْحَانَكَ يَا لَآ اِلٰهَ اِلَّآ
اَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۸۵) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ

اَسْئَلُکَ بِاِسْمِکَ یَا اَوَّلُ یَا اٰخِرُ یَا بَاطِنُ یَا ظَاهِرُ یَا بَرُّ یَا حَقُّ یَا فَرْدُ
یَا وِتْرُ یَا صَمَدُ یَا سَرْمَدُ سُبْحَانَکَ یَا لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْغَوْثُ الْغَوْثُ
خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ یَا رَبِّ (۸۶) یَا خَیْرَ مَعْرُوْفٍ عُرِفَ یَآ اَفْضَلَ مَعْبُوْدٍ
عُبِدَ یَآ اَجَلَّ مَشْکُوْرٍ شُکِرَ یَآ اَعَزَّ مَذْکُوْرٍ ذُکِرَ یَآ اَعْلٰی مَحْمُوْدٍ
حُمِدَ یَآ اَقْدَمَ مَوْجُوْدٍ طُلِبَ یَآ اَرْفَعَ مَوْصُوْفٍ وُصِفَ یَآ اَکْبَرَ
مَقْصُوْدٍ قُصِدَ یَآ اَکْرَمَ مَسْئُوْلٍ سُئِلَ یَآ اَشْرَفَ مَحْبُوْبٍ عُلِمَ
سُبْحَانَکَ یَا لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْغَوْثُ الْغَوْثُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ
یَا رَبِّ (۸۷) یَا حَبِیْبَ الْبَاکِیْنَ یَا سَیِّدَ الْمُتَوَکِّلِیْنَ یَا هَادِیَ
الْمُضِلِّیْنَ یَا وَلِیَّ الْمُؤْمِنِیْنَ یَآ اَنِیْسَ الذَّاکِرِیْنَ یَا مَفْزَعَ الْمَلْهُوْفِیْنَ
یَا مُنْجِیَ الصَّادِقِیْنَ یَآ اَقْدَرَ الْقَادِرِیْنَ یَآ اَعْلَمَ الْعَالِمِیْنَ یَآ اِلٰهَ
الْخَلْقِ اَجْمَعِیْنَ سُبْحَانَکَ یَا لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْغَوْثُ الْغَوْثُ خَلِّصْنَا
مِنَ النَّارِ یَا رَبِّ (۸۸) یَا مَنْ عَلَا فَقَهَرَ یَا مَنْ مَلَکَ فَقَدَرَ یَا مَنْ
بَطَنَ فَخَبَرَ یَا مَنْ عُبِدَ فَشَکَرَ یَا مَنْ عُصِیَ فَغَفَرَ یَا مَنْ لَّا تَحْوِیْهِ
الْفِکَرُ یَا مَنْ لَّا یُدْرِکُهٗ بَصَرٌ یَا مَنْ لَّا یَخْفٰی عَلَیْهِ اَثَرٌ یَا رَازِقَ
الْبَشَرِ یَا مُقَدِّرَ کُلِّ قَدَرٍ سُبْحَانَکَ یَا لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْغَوْثُ
الْغَوْثُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ یَا رَبِّ (۸۹) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ
یَا حَافِظُ یَا بَارِئُ یَا ذَارِئُ یَا بَاذِخُ یَا فَارِجُ یَا فَاتِحُ یَا کَاشِفُ یَا ضَامِنُ
یَآ اٰمِرُ یَا نَاهِیْ سُبْحَانَکَ یَا لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْغَوْثُ الْغَوْثُ خَلِّصْنَا
مِنَ النَّارِ یَا رَبِّ (۹۰) یَا مَنْ لَّا یَعْلَمُ الْغَیْبَ اِلَّا هُوَ یَا مَنْ لَّا یَصْرِفُ
السُّوْٓءَ اِلَّا هُوَ یَا مَنْ لَّا یَخْلُقُ الْخَلْقَ اِلَّا هُوَ یَا مَنْ لَّا یَغْفِرُ الذَّنْبَ
اِلَّا هُوَ یَا مَنْ لَّا یُتِمُّ النِّعْمَةَ اِلَّا هُوَ یَا مَنْ لَّا یُقَلِّبُ الْقُلُوْبَ اِلَّا
هُوَ یَا مَنْ لَّا یُدَبِّرُ الْاَمْرَ اِلَّا هُوَ یَا مَنْ لَّا یُنَزِّلُ الْغَیْثَ اِلَّا هُوَ
یَا مَنْ لَّا یَبْسُطُ الرِّزْقَ اِلَّا هُوَ یَا مَنْ لَّا یُحْیِی الْمَوْتٰی اِلَّا هُوَ سُبْحَانَکَ

يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٩١) يَا مُعِينَ الضُّعَفَاءِ يَا صَاحِبَ الْغُرَبَاءِ يَا نَاصِرَ الْأَوْلِيَاءِ يَا قَاهِرَ الْأَعْدَاءِ يَا رَافِعَ السَّمَاءِ يَا أَنِيسَ الْأَصْفِيَاءِ يَا حَبِيبَ الْأَتْقِيَاءِ يَا كَنْزَ الْفُقَرَاءِ يَا إِلٰهَ الْأَغْنِيَاءِ يَا أَكْرَمَ الْكُرَمَاءِ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٩٢) يَا كَافِيَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يَا قَائِمَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ يَا مَنْ لَا يُشْبِهُهُ شَيْءٌ يَا مَنْ لَا يَزِيدُ فِي مُلْكِهِ شَيْءٌ يَا مَنْ لَا يَخْفَى عَلَيْهِ شَيْءٌ يَا مَنْ لَا يَنْقُصُ مِنْ خَزَائِنِهِ شَيْءٌ يَا مَنْ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ يَا مَنْ لَا يَعْزُبُ عَنْ عِلْمِهِ شَيْءٌ يَا مَنْ هُوَ خَبِيرٌ بِكُلِّ شَيْءٍ يَا مَنْ وَسِعَتْ رَحْمَتُهُ كُلَّ شَيْءٍ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٩٣) اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ يَا مُكْرِمُ يَا مُطْعِمُ يَا مُنْعِمُ يَا مُعْطِي يَا مُغْنِي يَا مُقْنِي يَا مُفْنِي يَا مُحْيِي يَا مُرْضِي يَا مُنْجِي سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٩٤) يَا أَوَّلَ كُلِّ شَيْءٍ وَآخِرَهُ يَا إِلٰهَ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكَهُ يَا رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَصَانِعَهُ يَا بَارِئَ كُلِّ شَيْءٍ وَخَالِقَهُ يَا قَابِضَ كُلِّ شَيْءٍ وَبَاسِطَهُ يَا مُبْدِئَ كُلِّ شَيْءٍ وَمُعِيدَهُ يَا مُنْشِئَ كُلِّ شَيْءٍ وَمُقَدِّرَهُ يَا مُكَوِّنَ كُلِّ شَيْءٍ وَمُحَوِّلَهُ يَا مُحْيِيَ كُلِّ شَيْءٍ وَمُمِيتَهُ يَا خَالِقَ كُلِّ شَيْءٍ وَوَارِثَهُ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٩٥) يَا خَيْرَ ذَاكِرٍ وَّمَذْكُورٍ يَا خَيْرَ شَاكِرٍ وَّمَشْكُورٍ يَا خَيْرَ حَامِدٍ وَّمَحْمُودٍ يَا خَيْرَ شَاهِدٍ وَّمَشْهُودٍ يَا خَيْرَ دَاعٍ وَّمَدْعُوٍّ يَا خَيْرَ مُجِيبٍ وَّمُجَابٍ يَا خَيْرَ مُؤْنِسٍ وَّأَنِيسٍ يَا خَيْرَ صَاحِبٍ وَجَلِيسٍ يَا خَيْرَ مَقْصُودٍ وَّمَطْلُوبٍ يَا خَيْرَ حَبِيبٍ وَّمَحْبُوبٍ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٩٦) يَا مَنْ هُوَ لِمَنْ دَعَاهُ مُجِيبٌ يَا مَنْ هُوَ لِمَنْ أَطَاعَهُ حَبِيبٌ يَا مَنْ هُوَ إِلَى مَنْ أَحَبَّهُ قَرِيبٌ

سب نیکی کی نیت کرے تو اپنے ارادہ کو پختہ کر لے کیونکہ اللہ کریم ہے وہ اس کام میں انشاء اللہ تیری مدد کرے گا۔

يَا مَنْ هُوَ بِمَنِ اسْتَحْفَظَهٗ رَقِيْبٌ يَا مَنْ هُوَ بِمَنْ رَجَاهُ كَرِيْمٌ يَا
مَنْ هُوَ بِمَنْ عَصَاهُ حَلِيْمٌ يَا مَنْ هُوَ فِيْ عَظَمَتِهٖ رَحِيْمٌ يَا مَنْ هُوَ
فِيْ حِكْمَتِهٖ عَظِيْمٌ يَا مَنْ هُوَ فِيْ اِحْسَانِهٖ قَدِيْمٌ يَا مَنْ هُوَ بِمَنْ اَرَادَهٗ
عَلِيْمٌ سُبْحَانَكَ يَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ
يَا رَبِّ (۹۷) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ يَا مُسَبِّبُ يَا مُرَغِّبُ يَا
مُقَلِّبُ يَا مُعَقِّبُ يَا مُرَتِّبُ يَا مُخَوِّفُ يَا مُحَذِّرُ يَا مُذَكِّرُ يَا مُسَخِّرُ
يَا مُغَيِّرُ سُبْحَانَكَ يَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ
يَا رَبِّ (۹۸) يَا مَنْ عِلْمُهٗ سَابِقٌ يَا مَنْ وَعْدُهٗ صَادِقٌ يَا مَنْ لُطْفُهٗ
ظَاهِرٌ يَا مَنْ اَمْرُهٗ غَالِبٌ يَا مَنْ كِتَابُهٗ مُحْكَمٌ يَا مَنْ قَضَاۤؤُهٗ
كَاۤئِنٌ يَا مَنْ قُرْاٰنُهٗ مَجِيْدٌ يَا مَنْ مُلْكُهٗ قَدِيْمٌ يَا مَنْ فَضْلُهٗ عَمِيْمٌ
يَا مَنْ عَرْشُهٗ عَظِيْمٌ سُبْحَانَكَ يَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ
خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۹۹) يَا مَنْ لَا يَشْغَلُهٗ سَمْعٌ عَنْ سَمْعٍ يَا مَنْ
لَا يَمْنَعُهٗ فِعْلٌ عَنْ فِعْلٍ يَا مَنْ لَا يُلْهِيْهِ قَوْلٌ عَنْ قَوْلٍ يَا مَنْ
لَا يُغَلِّطُهٗ سُؤَالٌ عَنْ سُؤَالٍ يَا مَنْ لَا يَحْجُبُهٗ شَیْءٌ عَنْ شَیْءٍ يَا
مَنْ لَا يُبْرِمُهٗ اِلْحَاحُ الْمُلِحِّيْنَ يَا مَنْ هُوَ غَايَةُ مُرَادِ الْمُرِيْدِيْنَ
يَا مَنْ هُوَ مُنْتَهٰی هِمَمِ الْعَارِفِيْنَ يَا مَنْ هُوَ مُنْتَهٰی طَلَبِ الطَّالِبِيْنَ
يَا مَنْ لَا يَخْفٰی عَلَيْهِ ذَرَّةٌ فِی الْعَالَمِيْنَ سُبْحَانَكَ يَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ
الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۱۰۰) يَا حَلِيْمًا لَا يَعْجَلُ
يَا جَوَادًا لَا يَبْخَلُ يَا صَادِقًا لَا يُخْلِفُ يَا وَهَّابًا لَا يَمَلُّ يَا قَاهِرًا
لَا يُغْلَبُ يَا عَظِيْمًا لَا يُوْصَفُ يَا عَدْلًا لَا يَحِيْفُ يَا غَنِيًّا لَا يَفْتَقِرُ يَا
كَبِيْرًا لَا يَصْغُرُ يَا حَافِظًا لَا يَغْفُلُ سُبْحَانَكَ يَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ
الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ ۔

دُعائے جوشن صغیر

کفعمی علیہ الرحمۃ نے حاشیہ بلد الامین میں لکھا ہے کہ یہ دُعا رفیع الشان اور عظیم المرتبت ہے جب موسےٰ ہادی عباسی نے حضرت امام موسےٰ کاظم علیہ السّلام کے قتل کا ارادہ کیا تو آپؑ نے اس دُعا کو پڑھا اور خواب میں اپنے جدّ بزرگوار محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو دیکھا کہ آں حضرتؐ نے آپ سے فرمایا کہ خداوندعالم تمہارے دشمن کو ہلاک کر دے گا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِلٰھِیْ کَمْ مِّنْ عَدُوٍّ اِنْتَضٰی عَلَیَّ سَیْفَ عَدَاوَتِہٖ وَشَحَذَ لِیْ ظُبَۃَ مُدْیَتِہٖ وَاَرْھَفَ لِیْ شَبَا حَدِّہٖ وَدَافَ لِیْ قَوَاتِلَ سُمُوْمِہٖ وَسَدَّدَ اِلَیَّ صَوَائِبَ سِھَامِہٖ وَلَمْ تَنَمْ عَنِّیْ عَیْنُ حِرَاسَتِہٖ وَاَضْمَرَ اَنْ یَّسُوْمَنِیَ الْمَکْرُوْہَ وَیُجَرِّعَنِیْ ذُعَافَ مَرَارَتِہٖ نَظَرْتَ یَآ اِلٰھِیْ اِلٰی ضَعْفِیْ عَنِ احْتِمَالِ الْفَوَادِحِ وَعَجْزِیْ عَنْ مُّلِمَّاتِ الْحَوَآئِجِ وَقُصُوْرِیْ عَنِ الْاِنْتِصَارِ مِمَّنْ قَصَدَنِیْ بِمُحَارَبَتِہٖ وَوَحْدَتِیْ فِیْ کَثِیْرٍ مِّمَّنْ نَاوَانِیْ وَاَرْصَدَ لِیْ فِیْمَا لَمْ اُعْمِلْ فِکْرِیْ فِی الْاِرْصَادِ لَھُمْ بِمِثْلِہٖ فَاَیَّدْتَنِیْ بِقُوَّتِکَ وَشَدَدْتَ اَزْرِیْ بِنُصْرَتِکَ وَفَلَلْتَ لِیْ حَدَّہٗ وَخَذَلْتَہٗ بَعْدَ جَمْعِ عَدِیْدِہٖ وَحَشْدِہٖ وَاَعْلَیْتَ کَعْبِیْ عَلَیْہِ وَوَجَّھْتَ مَا سَدَّدَ اِلَیَّ مِنْ مَّکَآئِدِہٖ اِلَیْہِ وَرَدَدْتَّہٗ عَلَیْہِ فِیْ مَھْوٰی حُفْرَتِہٖ وَلَمْ یَشْفِ غَلِیْلَہٗ وَلَمْ تَبْرُدْ حَزَازَاتُ غَیْظِہٖ وَقَدْ عَضَّ عَلَیَّ اَنَامِلَہٗ وَاَدْبَرَ مُوَلِّیًا قَدْ اَخْفَقَتْ سَرَایَاہُ فَلَکَ الْحَمْدُ یَا رَبِّ مِنْ مُّقْتَدِرٍ لَّا یُغْلَبُ وَذِیْ اَنَاۃٍ لَّا یَعْجَلُ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاجْعَلْنِیْ لِنَعْمَآئِکَ مِنَ الشَّاکِرِیْنَ وَلِاٰلَآئِکَ مِنَ الذَّاکِرِیْنَ (۲) اِلٰھِیْ وَکَمْ مِّنْ بَاغٍ بَغَانِیْ بِمَکَآئِدِہٖ وَنَصَبَ لِیْ اَشْرَاکَ مَصَآئِدِہٖ وَوَکَّلَ بِیْ تَفَقُّدَ رِعَایَتِہٖ وَاَضْبَاَ اِلَیَّ اِضْبَآءَ السَّبُعِ لِطَرِیْدَتِہٖ اِنْتِظَارًا لِّاِنْتِھَازِ فُرْصَتِہٖ

وَهُوَ يُظْهِرُ بَشَاشَةَ الْمَلَقِ وَيَبْسُطُ وَجْهًا غَيْرَ طَلِقٍ فَلَمَّا رَأَيْتَ دَغَلَ
سَرِيْرَتِهٖ وَقُبْحَ مَا انْطَوٰى عَلَيْهِ لِشَرِيْكِهٖ فِىْ مِلَّتِهٖ وَاَصْبَحَ مُجْلِبًا اِلَىَّ
فِىْ بَغْيِهٖ اَرْكَسْتَهٗ لِاُمِّ رَاْسِهٖ وَاَتَيْتَ بُنْيَانَهٗ مِنْ اَسَاسِهٖ فَصَرَعْتَهٗ
فِىْ زُبْيَتِهٖ وَرَدَّيْتَهٗ فِىْ مَهْوٰى حُفْرَتِهٖ وَجَعَلْتَ خَدَّهٗ طَبَقًا لِتُرَابِ
رِجْلِهٖ وَشَغَلْتَهٗ فِىْ بَدَنِهٖ وَرِزْقِهٖ وَرَمَيْتَهٗ بِحَجَرِهٖ وَخَنَقْتَهٗ
بِوَتَرِهٖ وَذَكَّيْتَهٗ بِمَشَاقِصِهٖ وَكَبَبْتَهٗ لِمَنْخِرِهٖ وَرَدَدْتَ كَيْدَهٗ فِىْ
نَحْرِهٖ وَرَبَقْتَهٗ بِنَدَامَتِهٖ وَفَسَاْتَهٗ بِحَسْرَتِهٖ فَاسْتَخْذَاَ وَتَضَاءَلَ بَعْدَ
نَخْوَتِهٖ وَانْقَمَعَ بَعْدَ اسْتِطَالَتِهٖ ذَلِيْلًا مَاْسُوْرًا فِىْ رِبْقِ حِبَالَتِهِ الَّتِىْ
كَانَ يُؤَمِّلُ اَنْ يَرَانِىْ فِيْهَا يَوْمَ سَطْوَتِهٖ وَقَدْ كِدْتُّ يَا رَبِّ لَوْ لَا رَحْمَتُكَ
اَنْ يَحُلَّ بِىْ مَا حَلَّ بِسَاحَتِهٖ فَلَكَ الْحَمْدُ يَا رَبِّ مِنْ مُّقْتَدِرٍ لَّا يُغْلَبُ
وَذِىْ اَنَاةٍ لَّا يَعْجَلُ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاجْعَلْنِىْ لِنَعْمَائِكَ
مِنَ الشَّاكِرِيْنَ وَلِاٰلَائِكَ مِنَ الذَّاكِرِيْنَ (٣) اِلٰهِىْ وَكَمْ مِّنْ حَاسِدٍ
شَرِقَ بِحَسْرَتِهٖ وَعَدُوٍّ شَجِىَ بِغَيْظِهٖ وَسَلَقَنِىْ بِحَدِّ لِسَانِهٖ وَوَحَرَنِىْ
بِقَرْفِ عُيُوْبِهٖ وَجَعَلَ عِرْضِىْ غَرَضًا لِمَرَامِيْهِ وَقَلَّدَنِىْ
خِلَالًا لَّمْ تَزَلْ فِيْهِ نَادَيْتُكَ يَا رَبِّ مُسْتَجِيْرًا بِكَ وَاثِقًا بِسُرْعَةِ
اِجَابَتِكَ مُتَوَكِّلًا عَلٰى مَا لَمْ اَزَلْ اَعْرِفُهٗ مِنْ حُسْنِ دِفَاعِكَ عَالِمًا
اَنَّهٗ لَا يُضْطَهَدُ مَنْ اَوٰى اِلٰى ظِلِّ كَنَفِكَ وَلَنْ تَقْرَعَ الْحَوَادِثُ مَنْ
لَجَاَ اِلٰى مَعْقِلِ الِانْتِصَارِ بِكَ فَحَصَّنْتَنِىْ مِنْ بَاْسِهٖ بِقُدْرَتِكَ فَلَكَ
الْحَمْدُ يَا رَبِّ مِنْ مُّقْتَدِرٍ لَّا يُغْلَبُ وَذِىْ اَنَاةٍ لَّا يَعْجَلُ صَلِّ عَلٰى
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاجْعَلْنِىْ لِنَعْمَائِكَ مِنَ الشَّاكِرِيْنَ وَلِاٰلَائِكَ
مِنَ الذَّاكِرِيْنَ (٤) اِلٰهِىْ وَكَمْ مِّنْ سَحَائِبِ مَكْرُوْهٍ جَلَّيْتَهَا وَسَمَاءِ
نِعْمَةٍ مَّطَرْتَهَا وَجَدَاوِلِ كَرَامَةٍ اَجْرَيْتَهَا وَاَعْيُنِ اَحْدَاثٍ طَمَسْتَهَا
وَنَاشِئَةِ رَحْمَةٍ نَشَرْتَهَا وَجُنَّةِ عَافِيَةٍ اَلْبَسْتَهَا وَغَوَامِرِ كُرُبَاتٍ

وَتَضَرَّعَ فِي اَمْرٍ قَصَدْتَ فَاِنَّ اللّٰهَ يَقْضِيْ حَاجَتَكَ اِنْشَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى

كَشَفْتَهَا وَاُمُوْرٍ جَارِيَةٍ قَدَّرْتَهَا لَمْ تُعْجِزْكَ اِذْ طَلَبْتَهَا وَلَمْ تَمْتَنِعْ مِنْكَ
اِذْ اَرَدْتَهَا فَلَكَ الْحَمْدُ يَا رَبِّ مِنْ مُقْتَدِرٍ لَا يُغْلَبُ وَذِيْ اَنَاةٍ لَا
يَعْجَلُ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاجْعَلْنِيْ لِنَعْمَآئِكَ مِنَ الشَّاكِرِيْنَ
وَلِاٰلَآئِكَ مِنَ الذَّاكِرِيْنَ (۵) اِلٰهِيْ وَكَمْ مِنْ ظَنٍّ حَسَنٍ حَقَّقْتَ
وَمِنْ كَسْرِ اِمْلَاقٍ جَبَرْتَ وَمِنْ مَسْكَنَةٍ فَادِحَةٍ حَوَّلْتَ وَمِنْ صَرْعَةٍ
مُهْلِكَةٍ اَنْعَشْتَ وَمِنْ مَشَقَّةٍ اَرَحْتَ لَا تُسْئَلُ يَا سَيِّدِيْ عَمَّا تَفْعَلُ
وَهُمْ يُسْئَلُوْنَ وَلَا يَنْقُصُكَ مَآ اَنْفَقْتَ وَلَقَدْ سُئِلْتَ فَاَعْطَيْتَ وَ
لَمْ تُسْئَلْ فَابْتَدَأْتَ وَاسْتُمِيْحَ بَابُ فَضْلِكَ فَمَآ اَكْدَيْتَ اَبَيْتَ
اِلَّآ اِنْعَامًا وَّ اِمْتِنَانًا وَّ اِلَّا تَطَوُّلًا يَّا رَبِّ وَاِحْسَانًا وَّ اَبَيْتُ يَا
رَبِّ اِلَّآ انْتِهَاكًا لِّحُرُمَاتِكَ وَاجْتِرَآءً عَلٰى مَعَاصِيْكَ وَتَعَدِّيًا
لِّحُدُوْدِكَ وَغَفْلَةً عَنْ وَّعِيْدِكَ وَطَاعَةً لِّعَدُوِّيْ وَعَدُوِّكَ لَمْ
يَمْنَعْكَ يَآ اِلٰهِيْ وَنَاصِرِيْ اِخْلَالِيْ بِالشُّكْرِ عَنْ اِتْمَامِ اِحْسَانِكَ
وَلَا حَجَزَنِيْ ذٰلِكَ عَنِ ارْتِكَابِ مَسَاخِطِكَ اَللّٰهُمَّ وَهٰذَا مَقَامُ
عَبْدٍ ذَلِيْلٍ اِعْتَرَفَ لَكَ بِالتَّوْحِيْدِ وَاَقَرَّ عَلٰى نَفْسِهٖ بِالتَّقْصِيْرِ
فِيْ اَدَآءِ حَقِّكَ وَشَهِدَ لَكَ بِسُبُوْغِ نِعْمَتِكَ عَلَيْهِ وَجَمِيْلِ عَادَتِكَ
عِنْدَهٗ وَاِحْسَانِكَ اِلَيْهِ فَهَبْ لِيْ يَآ اِلٰهِيْ وَسَيِّدِيْ مِنْ فَضْلِكَ
مَآ اُرِيْدُهٗ سَبَبًا اِلٰى رَحْمَتِكَ وَاَتَّخِذُهٗ سُلَّمًا اَعْرُجُ فِيْهِ اِلٰى مَرْضَاتِكَ
وَاٰمَنُ بِهٖ مِنْ سَخَطِكَ بِعِزَّتِكَ وَطَوْلِكَ وَبِحَقِّ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ فَلَكَ الْحَمْدُ يَا رَبِّ مِنْ مُّقْتَدِرٍ لَّا يُغْلَبُ
وَذِيْ اَنَاةٍ لَّا يَعْجَلُ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاجْعَلْنِيْ
لِنَعْمَآئِكَ مِنَ الشَّاكِرِيْنَ وَلِاٰلَآئِكَ مِنَ الذَّاكِرِيْنَ (۶) اِلٰهِيْ وَكَمْ
عَبْدٍ اَمْسٰى وَاَصْبَحَ فِيْ كَرْبِ الْمَوْتِ وَحَشْرَجَةِ الصَّدْرِ وَالنَّظَرِ
اِلٰى مَا تَقْشَعِرُّ مِنْهُ الْجُلُوْدُ وَتَفْزَعُ لَهُ الْقُلُوْبُ وَاَنَا فِيْ عَافِيَةٍ

مِّنْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ فَلَكَ الْحَمْدُ يَا رَبِّ مِنْ مُّقْتَدِرٍ لَّا يُغْلَبُ وَذِيْ
اَنَاةٍ لَّا يَعْجَلُ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاجْعَلْنِيْ لِنَعْمَائِكَ
مِنَ الشَّاكِرِيْنَ وَلِاٰلَائِكَ مِنَ الذَّاكِرِيْنَ (٧) اِلٰهِيْ وَكَمْ مِّنْ
عَبْدٍ اَمْسٰى وَاَصْبَحَ سَقِيْمًا مُّوْجِعًا مُّدْنَفًا فِيْ اَنَّةٍ وَّعَوِيْلٍ يَّتَقَلَّبُ
فِيْ غَمِّهٖ لَا يَجِدُ مَحِيْصًا وَّلَا يُسِيْغُ طَعَامًا وَّلَا يَسْتَعْذِبُ شَرَابًا
وَّلَا يَسْتَطِيْعُ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَّهُوَ فِيْ حَسْرَةٍ وَّنَدَامَةٍ وَّاَنَا فِيْ
صِحَّةٍ مِّنَ الْبَدَنِ وَسَلَامَةٍ مِّنَ الْعَيْشِ كُلُّ ذٰلِكَ مِنْكَ بِفَضْلِكَ
فَلَكَ الْحَمْدُ يَا رَبِّ مِنْ مُّقْتَدِرٍ لَّا يُغْلَبُ وَذِيْ اَنَاةٍ لَّا يَعْجَلُ
صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاجْعَلْنِيْ لِنَعْمَائِكَ مِنَ الشَّاكِرِيْنَ
وَلِاٰلَائِكَ مِنَ الذَّاكِرِيْنَ (٨) اِلٰهِيْ وَكَمْ مِّنْ عَبْدٍ اَمْسٰى وَ
اَصْبَحَ خَائِفًا مَّرْعُوْبًا مُّسَهَّدًا مُّشْفِقًا وَّحِيْدًا وَّجِلًا هَارِبًا طَرِيْدًا
مُّحْجُوْرًا مُّنْجَحِرًا فِيْ مَضِيْقٍ اَوْ مَخْبَاةٍ مِّنَ الْمَخَابِيْ قَدْ ضَاقَتْ
عَلَيْهِ الْاَرْضُ بِرُحْبِهَا لَا يَجِدُ حِيْلَةً وَّلَا مَنْجًى وَّلَا مَاْوًى وَّلَا
مَهْرَبًا وَّاَنَا فِيْ اَمْنٍ وَّاَمَانٍ وَّطُمَانِيْنَةٍ وَّعَافِيَةٍ مِّنْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ
فَلَكَ الْحَمْدُ يَا رَبِّ مِنْ مُّقْتَدِرٍ لَّا يُغْلَبُ وَذِيْ اَنَاةٍ لَّا يَعْجَلُ
صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاجْعَلْنِيْ لِنَعْمَائِكَ مِنَ الشَّاكِرِيْنَ
وَلِاٰلَائِكَ مِنَ الذَّاكِرِيْنَ (٩) اِلٰهِيْ وَسَيِّدِيْ وَكَمْ مِّنْ عَبْدٍ اَمْسٰى
وَاَصْبَحَ مَغْلُوْلًا مُّكَبَّلًا فِي الْحَدِيْدِ بِاَيْدِي الْعُدَاةِ لَا يَرْحَمُوْنَهٗ
فَقِيْدًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَوَلَدِهٖ مُنْقَطِعًا عَنْ اِخْوَانِهٖ وَبَلَدِهٖ يَتَوَقَّعُ كُلَّ
سَاعَةٍ بِاَيِّ قِتْلَةٍ يُّقْتَلُ وَبِاَيِّ مُثْلَةٍ يُّمَثَّلُ بِهٖ وَاَنَا فِيْ عَافِيَةٍ
مِّنْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ فَلَكَ الْحَمْدُ يَا رَبِّ مِنْ مُّقْتَدِرٍ لَّا يُغْلَبُ وَذِيْ
اَنَاةٍ لَّا يَعْجَلُ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاجْعَلْنِيْ لِنَعْمَائِكَ
مِنَ الشَّاكِرِيْنَ وَلِاٰلَائِكَ مِنَ الذَّاكِرِيْنَ (١٠) اِلٰهِيْ وَكَمْ مِّنْ

عَبْدٍ اَمْسٰى وَاَصْبَحَ يُقَاسِى الْحَرْبَ وَمُبَاشَرَةَ الْقِتَالِ بِنَفْسِهٖ قَدْ
غَشِيَتْهُ الْاَعْدَآءُ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ بِالسُّيُوْفِ وَالرِّمَاحِ وَاٰلَةِ الْحَرْبِ
يَتَقَعْقَعُ فِى الْحَدِيْدِ قَدْ بَلَغَ مَجْهُوْدَهٗ لَا يَعْرِفُ حِيْلَةً وَّلَا يَهْتَدِىْ
سَبِيْلًا وَّلَا يَجِدُ مَهْرَبًا قَدْ اُدْنِفَ بِالْجِرَاحَاتِ اَوْ مُتَشَحِّطًا
بِدَمِهٖ تَحْتَ السَّنَابِكِ وَالْاَرْجُلِ يَتَمَنّٰى شَرْبَةً مِّنْ مَّآءٍ اَوْ حَبَّةً
مِّنْ مَّالِهٖ اَوْ نَظْرَةً اِلٰى اَهْلِهٖ وَوَلَدِهٖ لَا يَقْدِرُ عَلَيْهَا وَاَنَا فِىْ
عَافِيَةٍ مِّنْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ فَلَكَ الْحَمْدُ يَا رَبِّ مِنْ مُّقْتَدِرٍ لَّا يُغْلَبُ
وَذِىْ اَنَاةٍ لَّا يَعْجَلُ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاجْعَلْنِىْ
لِنَعْمَآئِكَ مِنَ الشَّاكِرِيْنَ وَلِاٰلَآئِكَ مِنَ الذَّاكِرِيْنَ (۱۱) اِلٰهِىْ وَكَمْ
مِّنْ عَبْدٍ اَمْسٰى وَاَصْبَحَ فِىْ ظُلُمَاتِ الْبِحَارِ وَعَوَاصِفِ الرِّيَاحِ
وَالْاَهْوَالِ وَالْاَمْوَاجِ يَتَوَقَّعُ الْغَرَقَ وَالْهَلَاكَ لَا يَقْدِرُ عَلٰى حِيْلَةٍ
اَوْ مُبْتَلًى بِصَاعِقَةٍ اَوْ هَدْمٍ اَوْ حَرْقٍ اَوْ شَرْقٍ اَوْ خَسْفٍ
اَوْ مَسْخٍ اَوْ قَذْفٍ وَّاَنَا فِىْ عَافِيَةٍ مِّنْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ فَلَكَ الْحَمْدُ يَا رَبِّ
مِنْ مُّقْتَدِرٍ لَّا يُغْلَبُ وَذِىْ اَنَاةٍ لَّا يَعْجَلُ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ
مُحَمَّدٍ وَّاجْعَلْنِىْ لِنَعْمَآئِكَ مِنَ الشَّاكِرِيْنَ وَلِاٰلَآئِكَ مِنَ الذَّاكِرِيْنَ
(۱۲) اِلٰهِىْ وَكَمْ مِّنْ عَبْدٍ اَمْسٰى وَاَصْبَحَ مُسَافِرًا شَاخِصًا عَنْ اَهْلِهٖ
وَوَطَنِهٖ وَوَلَدِهٖ مُتَحَيِّرًا فِى الْمَفَاوِزِ تَآئِهًا مَّعَ الْوُحُوْشِ وَالْبَهَآئِمِ
وَالْهَوَامِّ وَحِيْدًا فَرِيْدًا لَّا يَعْرِفُ حِيْلَةً وَّلَا يَهْتَدِىْ سَبِيْلًا اَوْ
مُتَاَذِّيًا بِبَرْدٍ اَوْ حَرٍّ اَوْ جُوْعٍ اَوْ عَطَشٍ اَوْ عُرْيٍ اَوْ غَيْرِهٖ مِنَ
الشَّدَآئِدِ مِمَّا اَنَا مِنْهُ خِلْوٌ فِىْ عَافِيَةٍ مِّنْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ فَلَكَ الْحَمْدُ
يَا رَبِّ مِنْ مُّقْتَدِرٍ لَّا يُغْلَبُ وَذِىْ اَنَاةٍ لَّا يَعْجَلُ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاجْعَلْنِىْ لِنَعْمَآئِكَ مِنَ الشَّاكِرِيْنَ وَلِاٰلَآئِكَ مِنَ
الذَّاكِرِيْنَ (۱۳) اِلٰهِىْ وَسَيِّدِىْ وَكَمْ مِّنْ عَبْدٍ اَمْسٰى وَاَصْبَحَ فَقِيْرًا

عَائِلًا عَارِيًا مُمْلِقًا مُخْفِقًا مَهْجُورًا جَائِعًا ظَمْآنًا يَنْتَظِرُ مَنْ يَعُودُ
عَلَيْهِ بِفَضْلٍ اَوْ عَبْدٍ وَجِيهٍ عِنْدَكَ هُوَ اَوْجَهُ مِنِّي عِنْدَكَ اَوْ
اَشَدُّ عِبَادَةً لَكَ مَغْلُولًا مَقْهُورًا قَدْ حُمِّلَ ثِقْلًا مِنْ تَعَبِ
الْعَنَاءِ وَشِدَّةِ الْعُبُودِيَّةِ وَكُلْفَةِ الرِّقِّ وَثِقْلِ الضَّرِيْبَةِ اَوْ مُبْتَلًا
بِبَلَاءٍ شَدِيْدٍ لَا قِبَلَ لَهُ اِلَّا بِمَنِّكَ عَلَيْهِ وَاَنَا الْمَخْدُومُ الْمُنَعَّمُ
الْمُعَافَى الْمُكَرَّمُ وَاَنَا فِي عَافِيَةٍ مِمَّا هُوَ فِيهِ فَلَكَ الْحَمْدُ يَا رَبِّ
مِنْ مُقْتَدِرٍ لَا يُغْلَبُ وَذِي اَنَاةٍ لَا يَعْجَلُ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ
اٰلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنِي لِنَعْمَائِكَ مِنَ الشَّاكِرِينَ وَلِاٰلَائِكَ مِنَ
الذَّاكِرِينَ (١٤) اِلٰهِي وَسَيِّدِي وَكَمْ مِنْ عَبْدٍ اَمْسٰى وَاَصْبَحَ
شَرِيْدًا طَرِيْدًا حَيْرَانًا مُتَحَيِّرًا خَائِفًا خَاسِرًا فِي الصَّحَارِي
وَالْبَرَارِي قَدْ اَحْرَقَهُ الْحَرُّ وَاَذْنَفَهُ الْبَرْدُ وَهُوَ فِي ضُرٍّ مِنَ
الْعَيْشِ وَضَنْكٍ مِنَ الْحَيٰوةِ وَذُلٍّ مِنَ الْمَقَامِ يَنْظُرُ اِلٰى نَفْسِهِ
حَسْرَةً لَا يَقْدِرُ لَهَا عَلٰى ضُرٍّ وَلَا نَفْعٍ وَاَنَا خِلْوٌ مِنْ ذٰلِكَ كُلِّهِ
بِجُودِكَ وَكَرَمِكَ فَلَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ مِنْ مُقْتَدِرٍ لَا يُغْلَبُ وَ
ذِي اَنَاةٍ لَا يَعْجَلُ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنِي لِنَعْمَائِكَ
مِنَ الشَّاكِرِينَ وَلِاٰلَائِكَ مِنَ الذَّاكِرِينَ وَارْحَمْنِي بِرَحْمَتِكَ يَا
اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ (١٥) اِلٰهِي وَمَوْلَايَ وَسَيِّدِي وَكَمْ مِنْ عَبْدٍ
اَمْسٰى وَاَصْبَحَ عَلِيْلًا مَرِيضًا سَقِيمًا مُدْنِفًا عَلٰى فُرُشِ الْعِلَّةِ وَ
فِي لِبَاسِهَا يَتَقَلَّبُ يَمِينًا وَشِمَالًا لَا يَعْرِفُ شَيْئًا مِنْ لَذَّةِ الطَّعَامِ
وَلَا مِنْ لَذَّةِ الشَّرَابِ يَنْظُرُ اِلٰى نَفْسِهِ حَسْرَةً لَا يَسْتَطِيعُ لَهَا ضَرًّا
وَلَا نَفْعًا وَاَنَا خِلْوٌ مِنْ ذٰلِكَ كُلِّهِ بِجُودِكَ وَكَرَمِكَ فَلَا اِلٰهَ اِلَّا
اَنْتَ سُبْحَانَكَ مِنْ مُقْتَدِرٍ لَا يُغْلَبُ وَذِي اَنَاةٍ لَا يَعْجَلُ صَلِّ
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنِي لَكَ مِنَ الْعَابِدِينَ وَلِنَعْمَائِكَ

مِنَ الشَّاكِرِيْنَ وَلِاٰ لَآئِكَ مِنَ الذَّاكِرِيْنَ وَارْحَمْنِيْ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ (١٦) اِلٰهِيْ وَمَوْلَايَ وَسَيِّدِيْ وَكَمْ مِّنْ عَبْدٍ اَمْسٰى وَاَصْبَحَ قَدْ دَنَا يَوْمُهٗ مِنْ حَتْفِهٖ وَاَحْدَقَ بِهٖ مَلَكُ الْمَوْتِ فِيْ اَعْوَانِهٖ يُعَالِجُ سَكَرَاتِ الْمَوْتِ وَحِيَاضَهٗ تَدُوْرُ عَيْنَاهُ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا يَنْظُرُ اِلٰى اَحِبَّآئِهٖ وَاَوِدَّآئِهٖ وَاَخِلَّآئِهٖ قَدْ مُنِعَ مِنَ الْكَلَامِ وَحُجِبَ عَنِ الْخِطَابِ يَنْظُرُ اِلٰى نَفْسِهٖ حَسْرَةً لَّا يَسْتَطِيْعُ لَهَا ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَّاَنَا خِلْوٌ مِّنْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ بِجُوْدِكَ وَكَرَمِكَ فَلَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ مِنْ مُّقْتَدِرٍ لَّا يُغْلَبُ وَذِيْ اَنَاةٍ لَّا يَعْجَلُ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاجْعَلْنِيْ لَكَ مِنَ الْعَابِدِيْنَ وَلِنَعْمَآئِكَ مِنَ الشَّاكِرِيْنَ وَلِاٰ لَآئِكَ مِنَ الذَّاكِرِيْنَ وَارْحَمْنِيْ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ (١٧) اِلٰهِيْ وَمَوْلَايَ وَسَيِّدِيْ وَكَمْ مِّنْ عَبْدٍ اَمْسٰى وَاَصْبَحَ فِيْ مَضَآئِقِ الْحُبُوْسِ وَالسُّجُوْنِ وَكُرَبِهَا وَذُلِّهَا وَحَدِيْدِهَا يَتَدَاوَلُهٗ اَعْوَانُهَا وَزَبَانِيَتُهَا فَلَا يَدْرِيْ اَيَّ حَالٍ يُّفْعَلُ بِهٖ وَاَيَّ مُثْلَةٍ يُّمَثَّلُ بِهٖ فَهُوَ فِيْ ضُرٍّ مِّنَ الْعَيْشِ وَضَنْكٍ مِّنَ الْحَيٰوةِ يَنْظُرُ اِلٰى نَفْسِهٖ حَسْرَةً لَّا يَسْتَطِيْعُ لَهَا ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَّاَنَا خِلْوٌ مِّنْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ بِجُوْدِكَ وَكَرَمِكَ فَلَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ مِنْ مُّقْتَدِرٍ لَّا يُغْلَبُ وَذِيْ اَنَاةٍ لَّا يَعْجَلُ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاجْعَلْنِيْ لَكَ مِنَ الْعَابِدِيْنَ وَلِنَعْمَآئِكَ مِنَ الشَّاكِرِيْنَ وَلِاٰ لَآئِكَ مِنَ الذَّاكِرِيْنَ وَارْحَمْنِيْ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ (١٨) اِلٰهِيْ وَمَوْلَايَ وَسَيِّدِيْ وَكَمْ مِّنْ عَبْدٍ اَمْسٰى وَاَصْبَحَ قَدِ اسْتَمَرَّ عَلَيْهِ الْقَضَآءُ وَاَحْدَقَ بِهِ الْبَلَآءُ وَفَارَقَ اَوِدَّآءَهٗ وَاَحِبَّآئَهٗ وَاَخِلَّآءَهٗ وَاَمْسٰى حَقِيْرًا اَسِيْرًا ذَلِيْلًا فِيْ اَيْدِي الْكُفَّارِ وَالْاَعْدَآءِ يَتَدَاوَلُوْنَهٗ يَمِيْنًا

جس کام کی نیّت کی ہے اُس میں جلدی نہ کر شاید کہ اللہ کی مرضی ہو اس معاوضہ کی نسبت انشاء اللہ

وَشِمَالاً قَدْ حُصِرَ فِي الْمَطَامِيرِ وَثُقِّلَ بِالْحَدِيدِ لَا يَرَىٰ شَيْئًا مِّنْ ضِيَاءِ الدُّنْيَا وَلَا مِنْ رَوْحِهَا يَنْظُرُ اِلَىٰ نَفْسِهٖ حَسْرَةً لَّا يَسْتَطِيعُ لَهَا ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَّاَنَا خِلْوٌ مِّنْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ بِجُوْدِكَ وَكَرَمِكَ فَلَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ مِنْ مُّقْتَدِرٍ لَّا يُغْلَبُ وَذِيْ اَنَاةٍ لَّا يَعْجَلُ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاجْعَلْنِيْ لَكَ مِنَ الْعَابِدِيْنَ وَلِنَعْمَائِكَ مِنَ الشَّاكِرِيْنَ وَلِاٰلَائِكَ مِنَ الذَّاكِرِيْنَ وَارْحَمْنِيْ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ (۱۹) اِلٰهِيْ وَمَوْلَايَ وَسَيِّدِيْ وَكَمْ مِّنْ عَبْدٍ اَمْسٰى وَاَصْبَحَ قَدِ اشْتَاقَ اِلَى الدُّنْيَا لِلرَّغْبَةِ فِيْهَا اِلٰٓى اَنْ خَطَرَ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ حِرْصًا مِّنْهُ عَلَيْهَا قَدْ رَكِبَ الْفُلْكَ وَكُسِرَتْ بِهٖ فَهُوَ فِيْ اٰفَاقِ الْبِحَارِ وَظُلَمِهَا يَنْظُرُ اِلٰى نَفْسِهٖ حَسْرَةً لَّا يَقْدِرُ لَهَا عَلٰى ضَرٍّ وَّلَا نَفْعٍ وَّاَنَا خِلْوٌ مِّنْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ بِجُوْدِكَ وَكَرَمِكَ فَلَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ مِنْ مُّقْتَدِرٍ لَّا يُغْلَبُ وَذِيْ اَنَاةٍ لَّا يَعْجَلُ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاجْعَلْنِيْ لَكَ مِنَ الْعَابِدِيْنَ وَلِنَعْمَائِكَ مِنَ الشَّاكِرِيْنَ وَلِاٰلَائِكَ مِنَ الذَّاكِرِيْنَ وَارْحَمْنِيْ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ (۲۰) اِلٰهِيْ وَمَوْلَايَ وَسَيِّدِيْ وَكَمْ مِّنْ عَبْدٍ اَمْسٰى وَاَصْبَحَ قَدِ اسْتَمَرَّ عَلَيْهِ الْقَضَاءُ وَاَحْدَقَ بِهِ الْبَلَاءُ وَالْكُفَّارُ وَالْاَعْدَاءُ وَاَخَذَتْهُ الرِّمَاحُ وَالسُّيُوْفُ وَالسِّهَامُ وَجُدِّلَ صَرِيْعًا وَّقَدْ شَرِبَتِ الْاَرْضُ مِنْ دَمِهٖ وَاَكَلَتِ السِّبَاعُ وَالطَّيْرُ مِنْ لَحْمِهٖ وَاَنَا خِلْوٌ مِّنْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ بِجُوْدِكَ وَكَرَمِكَ لَا بِاسْتِحْقَاقٍ مِّنِّيْ فَلَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ مِنْ مُّقْتَدِرٍ لَّا يُغْلَبُ وَذِيْ اَنَاةٍ لَّا يَعْجَلُ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاجْعَلْنِيْ لَكَ مِنَ الْعَابِدِيْنَ وَلِنَعْمَائِكَ مِنَ الشَّاكِرِيْنَ وَلِاٰلَائِكَ مِنَ الذَّاكِرِيْنَ وَارْحَمْنِيْ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

طَالِبُ الْكَثْرَةِ لَا تَشْبَعُ وَمَنْ قَنَعَ بِالْقَلِيْلِ شَبِعَ لَا تَحَرَّكْ مِنْ مَكَانِكَ۔

(۲۱) وَبِعِزَّتِكَ وَطَوْلِكَ يَا كَرِيْمُ لَاَطْلُبَنَّ مِمَّا لَدَيْكَ وَلَاُلِحَّنَّ عَلَيْكَ وَلَاَمُدَّنَّ يَدِيْ نَحْوَكَ مَعَ جُرْمِهَا اِلَيْكَ يَا رَبِّ فَبِمَنْ اَعُوْذُ يَا رَبِّ وَبِمَنْ اَلُوْذُ يَا كَرِيْمُ لَا اَحَدَ لِيْ اِلَّا اَنْتَ اَفَتَرُدُّنِيْ وَاَنْتَ مُعَوَّلِيْ وَعَلَيْكَ مُتَّكَلِيْ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِيْ وَضَعْتَهٗ عَلَى السَّمَآءِ فَاسْتَقَلَّتْ وَعَلَى الْاَرْضِ فَاسْتَقَرَّتْ وَعَلَى الْجِبَالِ فَرَسَتْ وَعَلَى اللَّيْلِ فَاَظْلَمَ وَعَلَى النَّهَارِ فَاسْتَنَارَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَقْضِيَ لِيْ جَمِيْعَ حَوَآئِجِيْ كُلَّهَا وَتَغْفِرَ لِيْ ذُنُوْبِيْ كُلَّهَا صَغِيْرَهَا وَكَبِيْرَهَا وَتُوَسِّعَ عَلَيَّ مِنَ الرِّزْقِ مَا تُبَلِّغُنِيْ بِهٖ شَرَفَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ مَوْلَايَ بِكَ اَسْتَغِيْثُ فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَغِثْنِيْ وَبِكَ اَسْتَجِيْرُ فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَجِرْنِيْ وَاَغْنِنِيْ بِطَاعَتِكَ عَنْ طَاعَةِ عِبَادِكَ وَبِمَسْئَلَتِكَ عَنْ مَسْئَلَةِ خَلْقِكَ وَانْقُلْنِيْ مِنْ ذُلِّ الْفَقْرِ اِلٰى عِزِّ الْغِنٰى وَمِنْ ذُلِّ الْمَعَاصِيْ اِلٰى عِزِّ الطَّاعَةِ فَقَدْ فَضَّلْتَنِيْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّنْ خَلْقِكَ جُوْدًا مِّنْكَ وَكَرَمًا لَّا بِاسْتِحْقَاقٍ مِّنِّيْ اِلٰهِيْ فَلَكَ الْحَمْدُ عَلٰى ذٰلِكَ كُلِّهٖ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاجْعَلْنِيْ لِنَعْمَائِكَ مِنَ الشَّاكِرِيْنَ وَلِاٰلَائِكَ مِنَ الذَّاكِرِيْنَ وَارْحَمْنِيْ بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔ پس سجدہ میں جائیں اور کہیں سَجَدَ وَجْهِيَ الذَّلِيْلُ لِوَجْهِكَ الْعَزِيْزِ الْجَلِيْلِ سَجَدَ وَجْهِيَ الْبَالِي الْفَانِيْ لِوَجْهِكَ الدَّآئِمِ الْبَاقِيْ سَجَدَ وَجْهِيَ الْفَقِيْرُ لِوَجْهِكَ الْغَنِيِّ الْكَبِيْرِ سَجَدَ وَجْهِيْ وَسَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَلَحْمِيْ وَدَمِيْ وَجِلْدِيْ وَعَظْمِيْ وَمَآ اَقَلَّتِ الْاَرْضُ مِنِّيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَللّٰهُمَّ عُدْ عَلٰى جَهْلِيْ بِحِلْمِكَ وَعَلٰى فَقْرِيْ بِغِنَاكَ وَعَلٰى ذُلِّيْ بِعِزِّكَ وَسُلْطَانِكَ وَعَلٰى ضَعْفِيْ بِقُوَّتِكَ وَعَلٰى خَوْفِيْ بِاَمْنِكَ وَعَلٰى ذُنُوْبِيْ وَخَطَايَايَ بِعَفْوِكَ وَرَحْمَتِكَ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَدْرَئُ بِكَ فِيْ نَحْرِ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ وَ

اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهٖ فَاكْفِنِيْهِ بِمَا كَفَيْتَ بِهٖ اَنْبِيَآئَكَ وَ اَوْلِيَآئَكَ مِنْ خَلْقِكَ وَصَالِحِيْ عِبَادِكَ مِنْ فَرَاعِنَةِ خَلْقِكَ وَ طُغَاةِ عُدَاتِكَ وَشَرِّ جَمِيْعِ خَلْقِكَ بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّحَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ط

۳ — دُعائے کمیل

حضرت کمیل ابن زیاد علیہ الرحمۃ جو حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے خاص صحابی تھے، ناقل ہیں کہ میں ایک روز جناب امیر علیہ السّلام کی خدمت اقدس میں مسجد بصرہ میں حاضر تھا۔ ماہِ شعبان کی پندرھویں شب کا ذکر آ گیا۔ آپ نے فرمایا کہ جو شخص اس شب بیدار رہ کر عبادتِ خدا میں بسر کرے اور جناب خضر علیہ السّلام کی دعا کو پڑھے۔ تو اس کی دعا یقیناً مستجاب ہو گی۔ اور اے کمیل اگر تم اس دُعا کو ہر شب جمعہ میں ایک بار یا ہر مہینے میں ایک دفعہ یا ہر سال میں یا تمام عمر میں ایک مرتبہ پڑھ لو گے تو تم دشمنوں کے شر سے محفوظ رہو گے۔ خدا کی امداد شامل حال ہو گی۔ روزی میں برکت ہو گی۔ گناہوں کی بخشش ہو گی اس کے بعد حضرت نے دُعا تلقین فرمائی۔ اسی وجہ سے "دعائے کمیل" کے نام سے مشہور ہے۔ دُعا یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ بِرَحْمَتِكَ الَّتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ وَّبِقُوَّتِكَ الَّتِيْ قَهَرْتَ بِهَا كُلَّ شَيْءٍ وَّخَضَعَ لَهَا كُلُّ شَيْءٍ وَّذَلَّ لَهَا كُلُّ شَيْءٍ وَّبِجَبَرُوْتِكَ الَّتِيْ غَلَبْتَ بِهَا كُلَّ شَيْءٍ وَّبِعِزَّتِكَ الَّتِيْ لَا يَقُوْمُ لَهَا شَيْءٌ وَّبِعَظَمَتِكَ الَّتِيْ مَلَأَتْ كُلَّ شَيْءٍ وَّبِسُلْطَانِكَ الَّذِيْ عَلَا كُلَّ شَيْءٍ وَّبِوَجْهِكَ الْبَاقِيْ بَعْدَ فَنَآءِ كُلِّ شَيْءٍ وَّبِاَسْمَآئِكَ الَّتِيْ مَلَأَتْ اَرْكَانَ كُلِّ شَيْءٍ وَّبِعِلْمِكَ الَّذِيْٓ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ وَّبِنُوْرِ وَجْهِكَ الَّذِيْٓ اَضَآءَ لَهٗ كُلُّ شَيْءٍ يَا نُوْرُ يَا قُدُّوْسُ يَآ اَوَّلَ الْاَوَّلِيْنَ وَيَآ اٰخِرَ الْاٰخِرِيْنَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيَ الذُّنُوْبَ الَّتِيْ تَهْتِكُ الْعِصَمَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيَ الذُّنُوْبَ الَّتِيْ تُنْزِلُ النِّقَمَ

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيَ الذُّنُوْبَ الَّتِيْ تُغَيِّرُ النِّعَمَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيَ الذُّنُوْبَ الَّتِيْ تَحْبِسُ الدُّعَآءَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيَ الذُّنُوْبَ الَّتِيْ تَقْطَعُ الرَّجَآءَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيَ الذُّنُوْبَ الَّتِيْ تُنْزِلُ الْبَلَاءَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ كُلَّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهٗ وَكُلَّ خَطِيْئَةٍ اَخْطَاْتُهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَتَقَرَّبُ اِلَيْكَ بِذِكْرِكَ وَاَسْتَشْفِعُ بِكَ اِلٰى نَفْسِكَ وَاَسْئَلُكَ بِجُوْدِكَ اَنْ تُدْنِيَنِيْ مِنْ قُرْبِكَ وَاَنْ تُوْزِعَنِيْ شُكْرَكَ وَاَنْ تُلْهِمَنِيْ ذِكْرَكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ سُؤَالَ خَاضِعٍ مُتَذَلِّلٍ خَاشِعٍ مُتَضَرِّعٍ اَنْ تُسَامِحَنِيْ وَتَرْحَمَنِيْ وَتَجْعَلَنِيْ بِقِسْمِكَ رَاضِيًا قَانِعًا وَّفِيْ جَمِيْعِ الْاَحْوَالِ مُتَوَاضِعًا اَللّٰهُمَّ وَاَسْئَلُكَ سُؤَالَ مَنِ اشْتَدَّتْ فَاقَتُهٗ وَاَنْزَلَ بِكَ عِنْدَ الشَّدَآئِدِ حَاجَتَهٗ وَعَظُمَ فِيْمَا عِنْدَكَ رَغْبَتُهٗ اَللّٰهُمَّ عَظُمَ سُلْطَانُكَ وَعَلَا مَكَانُكَ وَخَفِيَ مَكْرُكَ وَظَهَرَ اَمْرُكَ وَغَلَبَ قَهْرُكَ وَجَرَتْ قُدْرَتُكَ وَلَا يُمْكِنُ الْفِرَارُ مِنْ حُكُوْمَتِكَ اَللّٰهُمَّ لَا اَجِدُ لِذُنُوْبِيْ غَافِرًا وَّلَا لِقَبَائِحِيْ سَاتِرًا وَّلَا لِشَيْءٍ مِّنْ عَمَلِيَ الْقَبِيْحِ بِالْحَسَنِ مُبَدِّلًا غَيْرَكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَتَجَرَّأْتُ بِجَهْلِيْ وَسَكَنْتُ اِلٰى قَدِيْمِ ذِكْرِكَ لِيْ وَمَنِّكَ عَلَيَّ اَللّٰهُمَّ مَوْلَايَ كَمْ مِّنْ قَبِيْحٍ سَتَرْتَهٗ وَكَمْ مِّنْ فَادِحٍ مِّنَ الْبَلَاءِ اَقَلْتَهٗ وَكَمْ مِّنْ عِثَارٍ وَّقَيْتَهٗ وَكَمْ مِّنْ مَّكْرُوْهٍ دَفَعْتَهٗ وَكَمْ مِّنْ ثَنَاءٍ جَمِيْلٍ لَّسْتُ اَهْلًا لَّهٗ نَشَرْتَهٗ اَللّٰهُمَّ عَظُمَ بَلَآئِيْ وَاَفْرَطَ بِيْ سُوْءُ حَالِيْ وَقَصُرَتْ بِيْ اَعْمَالِيْ وَقَعَدَتْ بِيْ اَغْلَالِيْ وَحَبَسَنِيْ عَنْ نَّفْعِيْ بُعْدُ اٰمَالِيْ وَخَدَعَتْنِيَ الدُّنْيَا بِغُرُوْرِهَا وَنَفْسِيْ بِخِيَانَتِهَا وَمِطَالِيْ يَا سَيِّدِيْ فَاَسْئَلُكَ بِعِزَّتِكَ اَنْ لَّا يَحْجُبَ عَنْكَ دُعَآئِيْ سُوْءُ عَمَلِيْ وَفِعَالِيْ وَلَا تَفْضَحْنِيْ بِخَفِيِّ مَا اطَّلَعْتَ عَلَيْهِ مِنْ سِرِّيْ وَلَا تُعَاجِلْنِيْ بِالْعُقُوْبَةِ عَلٰى مَا عَمِلْتُهٗ فِيْ خَلَوَاتِيْ مِنْ سُوْءِ فِعْلِيْ وَاِسَاءَتِيْ وَدَوَامِ تَفْرِيْطِيْ وَجَهَالَتِيْ وَكَثْرَةِ شَهَوَاتِيْ وَ

غَفْلَتِي وَكُنِ اللّٰهُمَّ بِعِزَّتِكَ لِي فِي الْاَحْوَالِ كُلِّهَا رَؤُفًا وَعَلَيَّ فِي
جَمِيعِ الْاُمُورِ عَطُوفًا اِلٰهِي وَرَبِّي مَنْ لِي غَيْرُكَ اَسْئَلُهُ كَشْفَ ضُرِّي
وَالنَّظَرَ فِي اَمْرِي اِلٰهِي وَمَوْلَايَ اَجْرَيْتَ عَلَيَّ حُكْمًا اِتَّبَعْتُ فِيهِ
هَوٰى نَفْسِي وَلَمْ اَحْتَرِسْ فِيهِ مِنْ تَزْيِينِ عَدُوِّي فَغَرَّنِي بِمَا اَهْوٰى
وَاَسْعَدَهُ عَلٰى ذٰلِكَ الْقَضَاءُ فَتَجَاوَزْتُ بِمَا جَرٰى عَلَيَّ مِنْ ذٰلِكَ
بَعْضَ حُدُودِكَ وَخَالَفْتُ بَعْضَ اَوَامِرِكَ فَلَكَ الْحَمْدُ عَلَيَّ فِي جَمِيعِ
ذٰلِكَ وَلَا حُجَّةَ لِي فِيمَا جَرٰى عَلَيَّ فِيهِ قَضَاؤُكَ وَاَلْزَمَنِي حُكْمُكَ
وَبَلَاؤُكَ وَقَدْ اَتَيْتُكَ يَا اِلٰهِي بَعْدَ تَقْصِيرِي وَاِسْرَافِي عَلٰى نَفْسِي
مُعْتَذِرًا نَادِمًا مُنْكَسِرًا مُسْتَقِيلًا مُسْتَغْفِرًا مُنِيبًا مُقِرًّا مُذْعِنًا
مُعْتَرِفًا لَا اَجِدُ مَفَرًّا مِمَّا كَانَ مِنِّي وَلَا مَفْزَعًا اَتَوَجَّهُ اِلَيْهِ فِي
اَمْرِي غَيْرَ قَبُولِكَ عُذْرِي وَاِدْخَالِكَ اِيَّايَ فِي سَعَةٍ مِنْ رَحْمَتِكَ
اَللّٰهُمَّ فَاقْبَلْ عُذْرِي وَارْحَمْ شِدَّةَ ضُرِّي وَفُكَّنِي مِنْ شَدِّ وَثَاقِي
يَا رَبِّ ارْحَمْ ضَعْفَ بَدَنِي وَرِقَّةَ جِلْدِي وَدِقَّةَ عَظْمِي يَا مَنْ بَدَاَ
خَلْقِي وَذِكْرِي وَتَرْبِيَتِي وَبِرِّي وَتَغْذِيَتِي هَبْنِي لِابْتِدَاءِ كَرَمِكَ وَ
سَالِفِ بِرِّكَ بِي يَا اِلٰهِي وَسَيِّدِي وَرَبِّي اَتُرَاكَ مُعَذِّبِي بِنَارِكَ بَعْدَ
تَوْحِيدِكَ وَبَعْدَ مَا انْطَوٰى عَلَيْهِ قَلْبِي مِنْ مَعْرِفَتِكَ وَلَهِجَ بِهِ لِسَانِي
مِنْ ذِكْرِكَ وَاعْتَقَدَهُ ضَمِيرِي مِنْ حُبِّكَ وَبَعْدَ صِدْقِ اعْتِرَافِي
وَدُعَائِي خَاضِعًا لِرُبُوبِيَّتِكَ هَيْهَاتَ اَنْتَ اَكْرَمُ مِنْ اَنْ تُضَيِّعَ مَنْ
رَبَّيْتَهُ اَوْ تُبَعِّدَ مَنْ اَدْنَيْتَهُ اَوْ تُشَرِّدَ مَنْ اٰوَيْتَهُ اَوْ تُسَلِّمَ اِلَى الْبَلَاءِ
مَنْ كَفَيْتَهُ وَرَحِمْتَهُ وَلَيْتَ شِعْرِي يَا سَيِّدِي وَاِلٰهِي وَمَوْلَايَ
اَتُسَلِّطُ النَّارَ عَلٰى وُجُوهٍ خَرَّتْ لِعَظَمَتِكَ سَاجِدَةً وَعَلٰى اَلْسُنٍ نَطَقَتْ
بِتَوْحِيدِكَ صَادِقَةً وَبِشُكْرِكَ مَادِحَةً وَعَلٰى قُلُوبٍ اِعْتَرَفَتْ بِاِلٰهِيَّتِكَ
مُحَقِّقَةً وَعَلٰى ضَمَائِرَ حَوَتْ مِنَ الْعِلْمِ بِكَ حَتّٰى صَارَتْ خَاشِعَةً وَ

عَلٰی جَوَارِحَ سَعَتْ اِلٰی اَوْطَانِ تَعَبُّدِکَ طَآئِعَۃً وَّ اَشَارَتْ بِاسْتِغْفَارِکَ
مُذْعِنَۃً مَا ھٰکَذَا الظَّنُّ بِکَ وَلَا اُخْبِرْنَا بِفَضْلِکَ عَنْکَ یَا کَرِیْمُ یَا رَبِّ
وَاَنْتَ تَعْلَمُ ضَعْفِیْ عَنْ قَلِیْلٍ مِّنْ بَلَآءِ الدُّنْیَا وَعُقُوْبَاتِہَا وَمَا یَجْرِیْ فِیْہَا مِنَ
الْمَکَارِہِ عَلٰی اَھْلِہَا عَلٰی اَنَّ ذٰلِکَ بَلَآءٌ وَّمَکْرُوْہٌ قَلِیْلٌ مَّکْثُہٗ یَسِیْرٌ بَقَاؤُہٗ
قَصِیْرٌ مُّدَّتُہٗ فَکَیْفَ احْتِمَالِیْ لِبَلَآءِ الْاٰخِرَۃِ وَجَلِیْلِ وُقُوْعِ الْمَکَارِہِ فِیْہَا
وَھُوَ بَلَآءٌ تَطُوْلُ مُدَّتُہٗ وَیَدُوْمُ مَقَامُہٗ وَلَا یُخَفَّفُ عَنْ اَھْلِہٖ لِاَنَّہٗ
لَا یَکُوْنُ اِلَّا عَنْ غَضَبِکَ وَانْتِقَامِکَ وَسَخَطِکَ وَھٰذَا مَا لَا تَقُوْمُ لَہُ
السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ یَا سَیِّدِیْ فَکَیْفَ لِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ الضَّعِیْفُ الذَّلِیْلُ
الْحَقِیْرُ الْمِسْکِیْنُ الْمُسْتَکِیْنُ یَا اِلٰھِیْ وَرَبِّیْ وَسَیِّدِیْ وَمَوْلَایَ لِاَیِّ
الْاُمُوْرِ اِلَیْکَ اَشْکُوْ وَلِمَا مِنْہَا اَضِجُّ وَاَبْکِیْ لِاَلِیْمِ الْعَذَابِ وَشِدَّتِہٖ
اَوْ لِطُوْلِ الْبَلَآءِ وَمُدَّتِہٖ فَلَئِنْ صَیَّرْتَنِیْ فِی الْعُقُوْبَاتِ مَعَ اَعْدَآئِکَ وَ
جَمَعْتَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ اَھْلِ بَلَآئِکَ وَفَرَّقْتَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ اَحِبَّآئِکَ وَ
اَوْلِیَآئِکَ فَہَبْنِیْ یَا اِلٰھِیْ وَسَیِّدِیْ وَمَوْلَایَ وَرَبِّیْ صَبَرْتُ عَلٰی
عَذَابِکَ فَکَیْفَ اَصْبِرُ عَلٰی فِرَاقِکَ وَھَبْنِیْ صَبَرْتُ عَلٰی حَرِّ نَارِکَ فَکَیْفَ
اَصْبِرُ عَنِ النَّظَرِ اِلٰی کَرَامَتِکَ اَمْ کَیْفَ اَسْکُنُ فِی النَّارِ وَرَجَآئِیْ
عَفْوُکَ فَبِعِزَّتِکَ یَا سَیِّدِیْ وَمَوْلَایَ اُقْسِمُ صَادِقًا لَّئِنْ تَرَکْتَنِیْ
نَاطِقًا لَّاَضِجَّنَّ اِلَیْکَ بَیْنَ اَھْلِہَا ضَجِیْجَ الْاٰمِلِیْنَ وَلَاَصْرُخَنَّ اِلَیْکَ
صُرَاخَ الْمُسْتَصْرِخِیْنَ وَلَاَبْکِیَنَّ عَلَیْکَ بُکَآءَ الْفَاقِدِیْنَ وَلَاُنَادِیَنَّکَ
اَیْنَ کُنْتَ یَا وَلِیَّ الْمُؤْمِنِیْنَ یَا غَایَۃَ اٰمَالِ الْعَارِفِیْنَ یَا غِیَاثَ
الْمُسْتَغِیْثِیْنَ یَا حَبِیْبَ قُلُوْبِ الصَّادِقِیْنَ وَیَا اِلٰہَ الْعَالَمِیْنَ
اَفَتُرَاکَ سُبْحَانَکَ یَا اِلٰھِیْ وَبِحَمْدِکَ تَسْمَعُ فِیْہَا صَوْتَ عَبْدٍ مُّسْلِمٍ
سُجِنَ فِیْہَا بِمُخَالَفَتِہٖ وَذَاقَ طَعْمَ عَذَابِہَا بِمَعْصِیَتِہٖ وَحُبِسَ بَیْنَ
اَطْبَاقِہَا بِجُرْمِہٖ وَجَرِیْرَتِہٖ وَھُوَ یَضِجُّ اِلَیْکَ ضَجِیْجَ مُؤَمِّلٍ لِّرَحْمَتِکَ

وَيُنَادِيكَ بِلِسَانِ اَهْلِ تَوْحِيدِكَ وَيَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِرُبُوبِيَّتِكَ يَا مَوْلاَیَ
فَكَيْفَ يَبْقٰى فِي الْعَذَابِ وَهُوَ يَرْجُو مَا سَلَفَ مِنْ حِلْمِكَ وَرَاْفَتِكَ اَمْ كَيْفَ
تُؤْلِمُهُ النَّارُ وَهُوَ يَاْمُلُ فَضْلَكَ وَرَحْمَتَكَ اَمْ كَيْفَ يُحْرِقُهُ
لَهِيبُهَا وَاَنْتَ تَسْمَعُ صَوْتَهُ وَتَرٰى مَكَانَهُ اَمْ كَيْفَ يَشْتَمِلُ عَلَيْهِ
زَفِيرُهَا وَاَنْتَ تَعْلَمُ ضَعْفَهُ اَمْ كَيْفَ يَتَقَلْقَلُ بَيْنَ اَطْبَاقِهَا
وَاَنْتَ تَعْلَمُ صِدْقَهُ اَمْ كَيْفَ تَزْجُرُهُ زَبَانِيَتُهَا وَهُوَ يُنَادِيكَ يَا رَبَّهُ
اَمْ كَيْفَ يَرْجُو فَضْلَكَ فِي عِتْقِهِ مِنْهَا فَتَتْرُكُهُ فِيهَا هَيْهَاتَ
مَا ذٰلِكَ الظَّنُّ بِكَ وَلاَ الْمَعْرُوفُ مِنْ فَضْلِكَ وَلاَ مُشْبِهٌ لِمَا عَامَلْتَ
بِهِ الْمُوَحِّدِينَ مِنْ بِرِّكَ وَاِحْسَانِكَ فَبِالْيَقِينِ اَقْطَعُ لَوْلاَ مَا حَكَمْتَ
بِهِ مِنْ تَعْذِيبِ جَاحِدِيكَ وَقَضَيْتَ بِهِ مِنْ اِخْلاَدِ مُعَانِدِيكَ لَجَعَلْتَ
النَّارَ كُلَّهَا بَرْدًا وَسَلاَمًا وَمَا كَانَتْ لِاَحَدٍ فِيهَا مَقَرًّا وَلاَ مُقَامًا
لٰكِنَّكَ تَقَدَّسَتْ اَسْمَاؤُكَ اَقْسَمْتَ اَنْ تَمْلَاَهَا مِنَ الْكٰفِرِينَ مِنَ
الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِينَ وَاَنْ تُخَلِّدَ فِيهَا الْمُعَانِدِينَ وَاَنْتَ جَلَّ
ثَنَاؤُكَ قُلْتَ مُبْتَدِئًا وَتَطَوَّلْتَ بِالْاِنْعَامِ مُتَكَرِّمًا اَفَمَنْ كَانَ
مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا لاَ يَسْتَوُونَ اِلٰهِي وَسَيِّدِي فَاَسْئَلُكَ بِالْقُدْرَةِ
الَّتِي قَدَّرْتَهَا وَبِالْقَضِيَّةِ الَّتِي حَتَمْتَهَا وَحَكَمْتَهَا وَغَلَبْتَ مَنْ عَلَيْهِ
اَجْرَيْتَهَا اَنْ تَهَبَ لِي فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَفِي هٰذِهِ السَّاعَةِ كُلَّ
جُرْمٍ اَجْرَمْتُهُ وَكُلَّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهُ وَكُلَّ قَبِيحٍ اَسْرَرْتُهُ
وَكُلَّ جَهْلٍ عَمِلْتُهُ كَتَمْتُهُ اَوْ اَعْلَنْتُهُ اَخْفَيْتُهُ اَوْ اَظْهَرْتُهُ وَ
كُلَّ سَيِّئَةٍ اَمَرْتَ بِاِثْبَاتِهَا الْكِرَامَ الْكَاتِبِينَ الَّذِينَ وَكَّلْتَهُمْ
بِحِفْظِ مَا يَكُونُ مِنِّي وَجَعَلْتَهُمْ شُهُودًا عَلَيَّ مَعَ جَوَارِحِي وَكُنْتَ
اَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيَّ مِنْ وَرَائِهِمْ وَالشَّاهِدَ لِمَا خَفِيَ عَنْهُمْ وَبِرَحْمَتِكَ
اَخْفَيْتَهُ وَبِفَضْلِكَ سَتَرْتَهُ وَاَنْ تُوَفِّرَ حَظِّي مِنْ كُلِّ خَيْرٍ تُنْزِلُهُ

اَوْ اِحْسَانٍ تُفَضِّلُهٗ اَوْ بِرٍّ تَنْشُرُهٗ اَوْ رِزْقٍ تَبْسُطُهٗ اَوْ ذَنْبٍ تَغْفِرُهٗ اَوْ خَطَاءٍ تَسْتُرُهٗ يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا اِلٰهِيْ وَسَيِّدِيْ وَمَوْلَايَ وَمَالِكَ رِقِّيْ يَا مَنْ بِيَدِهٖ نَاصِيَتِيْ يَا عَلِيْمًا بِضُرِّيْ وَمَسْكَنَتِيْ يَا خَبِيْرًا بِفَقْرِيْ وَفَاقَتِيْ يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا رَبِّ اَسْئَلُكَ بِحَقِّكَ وَقُدْسِكَ وَاَعْظَمِ صِفَاتِكَ وَاَسْمَائِكَ اَنْ تَجْعَلَ اَوْقَاتِيْ مِنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ بِذِكْرِكَ مَعْمُوْرَةً وَّبِخِدْمَتِكَ مَوْصُوْلَةً وَّاَعْمَالِيْ عِنْدَكَ مَقْبُوْلَةً حَتّٰى تَكُوْنَ اَعْمَالِيْ وَاَوْرَادِيْ كُلُّهَا وِرْدًا وَّاحِدًا وَّحَالِيْ فِيْ خِدْمَتِكَ سَرْمَدًا يَا سَيِّدِيْ يَا مَنْ عَلَيْهِ مُعَوَّلِيْ يَا مَنْ اِلَيْهِ شَكَوْتُ اَحْوَالِيْ يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا رَبِّ قَوِّ عَلٰى خِدْمَتِكَ جَوَارِحِيْ وَاشْدُدْ عَلَى الْعَزِيْمَةِ جَوَانِحِيْ وَهَبْ لِيَ الْجِدَّ فِيْ خَشْيَتِكَ وَالدَّوَامَ فِي الْاِتِّصَالِ بِخِدْمَتِكَ حَتّٰى اَسْرَحَ اِلَيْكَ فِيْ مَيَادِيْنِ السَّابِقِيْنَ وَاُسْرِعَ اِلَيْكَ فِي الْمُبَادِرِيْنَ وَاَشْتَاقَ اِلٰى قُرْبِكَ فِي الْمُشْتَاقِيْنَ وَاَدْنُوَ مِنْكَ دُنُوَّ الْمُخْلِصِيْنَ وَاَخَافَكَ مَخَافَةَ الْمُوْقِنِيْنَ وَاَجْتَمِعَ فِيْ جِوَارِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَللّٰهُمَّ وَمَنْ اَرَادَنِيْ بِسُوْءٍ فَاَرِدْهُ وَمَنْ كَادَنِيْ فَكِدْهُ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ اَحْسَنِ عِبَادِكَ نَصِيْبًا عِنْدَكَ وَاَقْرَبِهِمْ مَنْزِلَةً مِّنْكَ وَاَخَصِّهِمْ زُلْفَةً لَّدَيْكَ فَاِنَّهٗ لَا يُنَالُ ذٰلِكَ اِلَّا بِفَضْلِكَ وَجُدْ لِيْ بِجُوْدِكَ وَاعْطِفْ عَلَيَّ بِمَجْدِكَ وَاحْفَظْنِيْ بِرَحْمَتِكَ وَاجْعَلْ لِّسَانِيْ بِذِكْرِكَ لَهِجًا وَّقَلْبِيْ بِحُبِّكَ مُتَيَّمًا وَّمُنَّ عَلَيَّ بِحُسْنِ اِجَابَتِكَ وَاَقِلْنِيْ عَثْرَتِيْ وَاغْفِرْ لِيْ زَلَّتِيْ فَاِنَّكَ قَضَيْتَ عَلٰى عِبَادِكَ بِعِبَادَتِكَ وَاَمَرْتَهُمْ بِدُعَائِكَ وَضَمِنْتَ لَهُمُ الْاِجَابَةَ فَاِلَيْكَ يَا رَبِّ نَصَبْتُ وَجْهِيْ وَاِلَيْكَ يَا رَبِّ مَدَدْتُّ يَدِيْ فَبِعِزَّتِكَ اسْتَجِبْ لِيْ دُعَائِيْ وَبَلِّغْنِيْ مُنَايَ وَلَا تَقْطَعْ مِنْ فَضْلِكَ رَجَائِيْ وَاكْفِنِيْ شَرَّ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ مِنْ اَعْدَائِيْ يَا سَرِيْعَ الرِّضَا اِغْفِرْ لِمَنْ لَّا يَمْلِكُ اِلَّا الدُّعَاءَ فَاِنَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا تَشَاءُ يَا مَنِ اسْمُهٗ

جلدی نہ کر کیونکہ جلدی کرنے والا دین و دنیا میں خجل ہوتا ہے۔

دَوَآءٌ وَذِكْرُهُ شِفَاءٌ وَّطَاعَتُهُ غِنًى اِرْحَمْ مَنْ رَأْسُ مَالِهِ الرَّجَاءُ وَسِلَاحُهُ الْبُكَاءُ يَا سَابِغَ النِّعَمِ يَا دَافِعَ النِّقَمِ يَا نُوْرَ الْمُسْتَوْحِشِيْنَ فِي الظُّلَمِ يَا عَالِمًا لَا يُعَلَّمُ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّافْعَلْ بِيْ مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَالْاَئِمَّةِ الْمَيَامِيْنَ مِنْ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا ۔

۴۔ دُعائے مشلول

جناب سیّد ابن طاؤس علیہ الرحمۃ نے کتاب مہج الدعوات میں اس دُعائے امیر المومنین کے متعلق جناب امام حسین علیہ السّلام سے روایت کی ہے۔ آپؑ ارشاد فرماتے ہیں کہ اس دُعا میں اسمِ اعظم ہے۔ اور اس کا پڑھنا اجابت دُعا کا باعث اور غم و الم دور ہونے کا موجب ہے۔ اس کی برکت سے پڑھنے والے کا قرض ادا ہو جائے گا محتاجی مالداری سے بدل جائے گی۔ گناہ بخشے جائیں گے شیطان اور سلطان کے شر سے محفوظ رہے گا۔ پھر حضرت فرماتے ہیں کہ اس دعا کو باطہارت پڑھا کرو۔ بغیر طہارت کے جرأت نہ کرو۔ چونکہ مشلول اس کو کہتے ہیں کہ جس کا بدن شل و بے حس ہو جائے اور جس شخص کو امیر المومنین علیہ السّلام نے یہ دعا مرحمت فرمائی تھی اُس کا جسم باپ کی بددُعا سے شل ہو گیا تھا لیکن اس جلیل القدر دعا کی برکت سے اُس نے شفا پائی۔ اور اُس کی توبہ قبول ہوئی۔ بدیں وجہ یہ "دعائے مشلول" کے نام سے مشہور ہے اور دُعا یہ ہے:۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْۤ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ يَا هُوَ يَا مَنْ لَّا يَعْلَمُ مَا هُوَ وَلَا كَيْفَ هُوَ وَلَا اَيْنَ هُوَ وَلَا حَيْثُ هُوَ اِلَّا هُوَ يَا ذَا الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ يَا ذَا الْعِزَّةِ وَالْجَبَرُوْتِ يَا مَلِكُ يَا قُدُّوْسُ يَا سَلَامُ يَا مُؤْمِنُ يَا مُهَيْمِنُ يَا عَزِيْزُ يَا جَبَّارُ يَا مُتَكَبِّرُ يَا خَالِقُ يَا بَارِئُ يَا مُصَوِّرُ

لَا تَحَرَّكْ لِأَجَلِ الرِّيَتِ وَلَا تَحْزَنْ بِقَوْلٍ وَلَا فِعْلٍ

يَا مُفِيدُ يَا مُدَبِّرُ يَا شَدِيدُ يَا مُبْدِئُ يَا مُعِيدُ يَا مُبِيدُ يَا وَدُودُ يَا مَحْمُودُ
يَا مَعْبُودُ يَا بَعِيدُ يَا قَرِيبُ يَا مُجِيبُ يَا رَقِيبُ يَا حَسِيبُ يَا بَدِيعُ
يَا رَفِيعُ يَا مَنِيعُ يَا سَمِيعُ يَا عَلِيمُ يَا حَلِيمُ يَا كَرِيمُ يَا حَكِيمُ يَا قَدِيمُ
يَا عَلِيُّ يَا عَالِمُ يَا عَظِيمُ يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ يَا دَيَّانُ يَا مُسْتَعَانُ يَا
جَلِيلُ يَا جَمِيلُ يَا وَكِيلُ يَا كَفِيلُ يَا مُقِيلُ يَا مُنِيلُ يَا نَبِيلُ يَا دَلِيلُ
يَا هَادِي يَا بَادِي يَا أَوَّلُ يَا آخِرُ يَا ظَاهِرُ يَا بَاطِنُ يَا قَائِمُ يَا دَائِمُ
يَا حَاكِمُ يَا عَالِمُ يَا قَاضِي يَا عَادِلُ يَا فَاصِلُ يَا وَاصِلُ يَا طَاهِرُ يَا
مُطَهِّرُ يَا قَادِرُ يَا مُقْتَدِرُ يَا كَبِيرُ يَا مُتَكَبِّرُ يَا وَاحِدُ يَا أَحَدُ يَا صَمَدُ يَا
مَنْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ وَلَمْ تَكُنْ لَهُ صَاحِبَةٌ وَلَا
وَلَدٌ وَلَا كَانَ مَعَهُ وَزِيرٌ وَلَا اتَّخَذَ مَعَهُ مُشِيرًا وَلَا احْتَاجَ إِلَى ظَهِيرٍ
وَلَا كَانَ مَعَهُ مِنْ إِلٰهٍ غَيْرُهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ فَتَعَالَيْتَ عَمَّا يَقُولُ الظَّالِمُونَ
عُلُوًّا كَبِيرًا يَا عَلِيُّ يَا شَامِخُ يَا بَاذِخُ يَا فَتَّاحُ يَا نَفَّاحُ يَا مُرْتَاحُ يَا
مُفَرِّجُ يَا نَاصِرُ يَا مُنْتَصِرُ يَا مُدْرِكُ يَا مُهْلِكُ يَا مُنْتَقِمُ يَا بَاعِثُ يَا
وَارِثُ يَا طَالِبُ يَا غَالِبُ يَا مَنْ لَا يَفُوتُهُ هَارِبٌ يَا تَوَّابُ يَا أَوَّابُ
يَا وَهَّابُ يَا مُسَبِّبَ الْأَسْبَابِ يَا مُفَتِّحَ الْأَبْوَابِ يَا مَنْ حَيْثُ مَا دُعِيَ
أَجَابَ يَا طَهُورُ يَا شَكُورُ يَا عَفُوُّ يَا غَفُورُ يَا نُورَ النُّورِ يَا مُدَبِّرَ
الْأُمُورِ يَا لَطِيفُ يَا خَبِيرُ يَا مُبِيرُ يَا مُجِيرُ يَا مُنِيرُ يَا بَصِيرُ يَا نَصِيرُ
يَا كَبِيرُ يَا وِتْرُ يَا فَرْدُ يَا أَبَدُ يَا سَنَدُ يَا صَمَدُ يَا كَافِي يَا شَافِي
يَا مُعَافِي يَا مُحْسِنُ يَا مُجْمِلُ يَا مُنْعِمُ يَا مُفْضِلُ يَا مُتَكَرِّمُ يَا مُتَفَرِّدُ
يَا مَنْ عَلَا فَقَهَرَ يَا مَنْ مَلَكَ فَقَدَرَ يَا مَنْ بَطَنَ فَخَبَرَ يَا مَنْ عُبِدَ
فَشَكَرَ يَا مَنْ عُصِيَ فَغَفَرَ يَا مَنْ لَا تَحْوِيهِ الْفِكَرُ يَا مَنْ لَا يُدْرِكُهُ بَصَرٌ
وَلَا يَخْفَى عَلَيْهِ أَثَرٌ يَا رَازِقَ الْبَشَرِ يَا مُقَدِّرَ كُلِّ قَدَرٍ يَا عَالِيَ الْمَكَانِ
يَا شَدِيدَ الْأَرْكَانِ يَا مُبَدِّلَ الزَّمَانِ يَا قَابِلَ الْقُرْبَانِ يَا ذَا الْمَنِّ وَ

الْإِحْسَانِ يَا ذَا الْعِزِّ وَالسُّلْطَانِ يَا رَحِيمُ يَا رَحْمٰنُ يَا مَنْ هُوَ كُلَّ يَوْمٍ فِي شَأْنٍ يَا مَنْ لَا يَشْغَلُهُ شَأْنٌ عَنْ شَأْنٍ يَا عَظِيمَ الشَّأْنِ يَا مَنْ هُوَ بِكُلِّ مَكَانٍ يَا سَامِعَ الْأَصْوَاتِ يَا مُجِيبَ الدَّعَوَاتِ يَا مُنْجِحَ الطَّلِبَاتِ يَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ يَا مُنْزِلَ الْبَرَكَاتِ يَا رَاحِمَ الْعَبَرَاتِ يَا مُقِيلَ الْعَثَرَاتِ يَا كَاشِفَ الْكُرُبَاتِ يَا وَلِيَّ الْحَسَنَاتِ يَا رَافِعَ الدَّرَجَاتِ يَا مُعْطِيَ السُّؤُلَاتِ يَا مُحْيِيَ الْأَمْوَاتِ يَا جَامِعَ الشَّتَاتِ يَا مُطَّلِعُ عَلَى النِّيَّاتِ يَا رَادَّ مَا قَدْ فَاتَ يَا مَنْ لَا تَشْتَبِهُ عَلَيْهِ الْأَصْوَاتُ يَا مَنْ لَا تُضْجِرُهُ الْمَسْأَلَاتُ وَلَا تَغْشَاهُ الظُّلُمَاتُ يَا نُورَ الْأَرْضِ وَالسَّمٰوٰتِ يَا سَابِغَ النِّعَمِ يَا دَافِعَ النِّقَمِ يَا بَارِئَ النَّسَمِ يَا جَامِعَ الْأُمَمِ يَا شَافِيَ السَّقَمِ يَا خَالِقَ النُّورِ وَالظُّلَمِ يَا ذَا الْجُودِ وَالْكَرَمِ يَا مَنْ لَا يَطَأُ عَرْشَهُ قَدَمٌ يَا أَجْوَدَ الْأَجْوَدِينَ يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ يَا أَسْمَعَ السَّامِعِينَ يَا أَبْصَرَ النَّاظِرِينَ يَا جَارَ الْمُسْتَجِيرِينَ يَا أَمَانَ الْخَائِفِينَ يَا ظَهْرَ اللَّاجِينَ يَا وَلِيَّ الْمُؤْمِنِينَ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيثِينَ يَا غَايَةَ الطَّالِبِينَ يَا صَاحِبَ كُلِّ غَرِيبٍ يَا مُونِسَ كُلِّ وَحِيدٍ يَا مَلْجَأَ كُلِّ طَرِيدٍ يَا مَأْوَى كُلِّ شَرِيدٍ يَا حَافِظَ كُلِّ ضَالَّةٍ يَا رَاحِمَ الشَّيْخِ الْكَبِيرِ يَا رَازِقَ الطِّفْلِ الصَّغِيرِ يَا جَابِرَ الْعَظْمِ الْكَسِيرِ يَا فَاكَّ كُلِّ أَسِيرٍ يَا مُغْنِيَ الْبَائِسِ الْفَقِيرِ يَا عِصْمَةَ الْخَائِفِ الْمُسْتَجِيرِ يَا مَنْ لَهُ التَّدْبِيرُ وَالتَّقْدِيرُ يَا مَنِ الْعَسِيرُ عَلَيْهِ سَهْلٌ يَسِيرٌ يَا مَنْ لَا يَحْتَاجُ إِلَى تَفْسِيرٍ يَا مَنْ هُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ يَا مَنْ هُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ خَبِيرٌ يَا مَنْ هُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ بَصِيرٌ يَا مُرْسِلَ الرِّيَاحِ يَا فَالِقَ الْإِصْبَاحِ يَا بَاعِثَ الْأَرْوَاحِ يَا ذَا الْجُودِ وَالسَّمَاحِ يَا مَنْ بِيَدِهِ كُلُّ مِفْتَاحٍ يَا سَامِعَ كُلِّ صَوْتٍ يَا سَابِقَ كُلِّ فَوْتٍ يَا مُحْيِيَ كُلِّ نَفْسٍ بَعْدَ الْمَوْتِ يَا عُدَّتِي فِي شِدَّتِي يَا حَافِظِي فِي غُرْبَتِي يَا مُونِسِي فِي وَحْدَتِي يَا وَلِيِّي فِي نِعْمَتِي

یَا کَفِیُّ حِیْنَ تُعْیِیْنِیَ الْمَذَاھِبُ وَتُسَلِّمُنِی الْاَقَارِبُ وَیَخْذُلُنِیْ کُلُّ صَاحِبٍ
یَا عِمَادَ مَنْ لَّا عِمَادَ لَہٗ یَا سَنَدَ مَنْ لَّا سَنَدَ لَہٗ یَا ذُخْرَ مَنْ لَّا ذُخْرَ لَہٗ
یَا حِرْزَ مَنْ لَّا حِرْزَ لَہٗ یَا کَھْفَ مَنْ لَّا کَھْفَ لَہٗ یَا کَنْزَ مَنْ لَّا کَنْزَ لَہٗ
یَا رُکْنَ مَنْ لَّا رُکْنَ لَہٗ یَا غِیَاثَ مَنْ لَّا غِیَاثَ لَہٗ یَا جَارَ مَنْ لَّا جَارَ لَہٗ
یَا جَارِیَ اللَّصِیْقِ یَا رُکْنِیَ الْوَثِیْقِ یَآ اِلٰھِیْ بِالتَّحْقِیْقِ یَا رَبَّ الْبَیْتِ الْعَتِیْقِ
یَا شَفِیْقُ یَا رَفِیْقُ فُکَّنِیْ مِنْ حَلَقِ الْمَضِیْقِ وَاصْرِفْ عَنِّیْ کُلَّ ھَمٍّ وَّغَمٍّ
وَّضِیْقٍ وَّاکْفِنِیْ شَرَّ مَا لَآ اُطِیْقُ وَاَعِنِّیْ عَلٰی مَآ اُطِیْقُ یَا رَآدَّ یُوْسُفَ
عَلٰی یَعْقُوْبَ یَا کَاشِفَ ضُرِّ اَیُّوْبَ یَا غَافِرَ ذَنْبِ دَاوٗدَ یَا رَافِعَ عِیْسَی
ابْنِ مَرْیَمَ وَمُنْجِیَہٗ مِنْ اَیْدِی الْیَھُوْدِ یَا مُجِیْبَ نِدَآءِ یُوْنُسَ فِی
الظُّلُمَاتِ یَا مُصْطَفِیَ مُوْسٰی بِالْکَلِمَاتِ یَا مَنْ غَفَرَ لِاٰدَمَ خَطِیْئَتَہٗ
وَرَفَعَ اِدْرِیْسَ مَکَانًا عَلِیًّا بِرَحْمَتِہٖ یَا مَنْ نَّجّٰی نُوْحًا مِّنَ الْغَرَقِ یَا
مَنْ اَھْلَکَ عَادَ اِۨلْاُوْلٰی وَثَمُوْدَ فَمَآ اَبْقٰی وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ اِنَّھُمْ
کَانُوْا ھُمْ اَظْلَمَ وَاَطْغٰی وَالْمُؤْتَفِکَۃَ اَھْوٰی یَا مَنْ دَمَّرَ عَلٰی قَوْمِ
لُوْطٍ وَّدَمْدَمَ عَلٰی قَوْمِ شُعَیْبٍ یَا مَنِ اتَّخَذَ اِبْرَاھِیْمَ خَلِیْلًا یَا
مَنِ اتَّخَذَ مُوْسٰی کَلِیْمًا وَّاتَّخَذَ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَعَلَیْھِمْ
اَجْمَعِیْنَ حَبِیْبًا یَا مُؤْتِیَ لُقْمَانَ الْحِکْمَۃَ وَالْوَاھِبَ لِسُلَیْمَانَ مُلْکًا
لَّا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ مِّنْ بَعْدِہٖ یَا مَنْ نَّصَرَ ذَا الْقَرْنَیْنِ عَلَی الْمُلُوْکِ
الْجَبَابِرَۃِ یَا مَنْ اَعْطَی الْخِضْرَ الْحَیٰوۃَ وَرَدَّ لِیُوْشَعَ ابْنِ نُوْنٍ نُوْرَ
الشَّمْسِ بَعْدَ غُرُوْبِھَا یَا مَنْ رَّبَطَ عَلٰی قَلْبِ اُمِّ مُوْسٰی وَاَحْصَنَ
فَرْجَ مَرْیَمَ ابْنَتِ عِمْرَانَ یَا مَنْ حَصَّنَ یَحْیَی ابْنَ زَکَرِیَّا مِنَ
الذَّنْبِ وَسَکَّنَ عَنْ مُّوْسَی الْغَضَبَ یَا مَنْ بَشَّرَ زَکَرِیَّا بِیَحْیٰی یَا مَنْ
فَدٰی اِسْمٰعِیْلَ مِنَ الذَّبْحِ بِذِبْحٍ عَظِیْمٍ یَا مَنْ قَبِلَ قُرْبَانَ ھَابِیْلَ وَ
جَعَلَ اللَّعْنَۃَ عَلٰی قَابِیْلَ یَا ھَازِمَ الْاَحْزَابِ لِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَ
مَلٰٓئِکَتِکَ الْمُقَرَّبِیْنَ وَاَھْلِ طَاعَتِکَ اَجْمَعِیْنَ وَاَسْئَلُکَ بِکُلِّ مَسْئَلَۃٍ
سَئَلَکَ بِھَآ اَحَدٌ مِّمَّنْ رَضِیْتَ عَنْہُ فَحَتَمْتَ لَہٗ عَلَی الْاِجَابَۃِ
یَا اَللّٰہُ یَآ اَللّٰہُ یَآ اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ
یَا رَحِیْمُ یَا رَحِیْمُ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ
یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ بِہٖ بِہٖ بِہٖ بِہٖ بِہٖ بِہٖ بِہٖ اَسْئَلُکَ بِکُلِّ اسْمٍ
سَمَّیْتَ بِہٖ نَفْسَکَ اَوْ اَنْزَلْتَہٗ فِیْ شَیْءٍ مِّنْ کُتُبِکَ اَوِ اسْتَاْثَرْتَ بِہٖ
فِیْ عِلْمِ الْغَیْبِ عِنْدَکَ وَبِمَعَاقِدِ الْعِزِّ مِنْ عَرْشِکَ وَبِمُنْتَھَی الرَّحْمَۃِ
مِنْ کِتَابِکَ وَبِمَا لَوْ اَنَّ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَۃٍ اَقْلَامٌ وَّ
الْبَحْرُ یَمُدُّہٗ مِنْۢ بَعْدِہٖ سَبْعَۃُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ کَلِمٰتُ اللّٰہِ
اِنَّ اللّٰہَ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ وَّاَسْئَلُکَ بِاَسْمَآئِکَ الْحُسْنَی الَّتِیْ نَعَتَّھَا فِیْ
کِتَابِکَ فَقُلْتَ وَلِلّٰہِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی فَادْعُوْہُ بِھَا وَقُلْتَ اُدْعُوْنِیْٓ
اَسْتَجِبْ لَکُمْ وَقُلْتَ وَاِذَا سَئَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ
دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّھُمْ یَرْشُدُوْنَ
وَقُلْتَ یَا عِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِھِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ
اِنَّ اللّٰہَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا ط اِنَّہٗ ھُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ۔ وَاَنَا
اَسْئَلُکَ یَآ اِلٰھِیْ وَاَدْعُوْکَ یَا رَبِّ وَاَرْجُوْکَ یَا سَیِّدِیْ وَاَطْمَعُ فِیْ
اِجَابَتِیْ یَا مَوْلَایَ کَمَا وَعَدْتَّنِیْ وَقَدْ دَعَوْتُکَ کَمَا اَمَرْتَنِیْ
فَافْعَلْ بِیْ مَآ اَنْتَ اَھْلُہٗ یَا کَرِیْمُ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ
وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖٓ اَجْمَعِیْنَ ۔

پھر اپنی حاجات خداوند عالم سے طلب
کرے انشاء اللہ بر آئیں گی۔

نُحَرِّكُ فَإِنَّ فِي الْحَرَكَةِ بَرَكَاتٌ إِذَا عَزَمْتَ فَافْعَلْ وَلَا تَخَلْ عَنْ ذٰلِكَ۔

۵۔ دُعائے جامع

جناب سیّد ابن طاؤس علیہ الرحمۃ نے مہج الدعوات میں جناب امیر علیہ السّلام سے یہ دعا روایت کی ہے اور حضرتؑ نے اس کو جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ سے سُنا ہے۔ اِس دُعا کے پڑھنے والے کے لئے بہت کچھ فضیلت و ثواب منقول ہے بالخصوص اس شخص کے لئے جو مدّت عمر میں سو مرتبہ پڑھے اور وہ دُعا یہ ہے۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فِي عِلْمِهٖ مُنْتَهٰى رِضَاهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ بَعْدَ عِلْمِهٖ مُنْتَهٰى رِضَاهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مَعَ عِلْمِهٖ مُنْتَهٰى رِضَاهُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ بَعْدَ عِلْمِهٖ مُنْتَهٰى رِضَاهُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ مَعَ عِلْمِهٖ مُنْتَهٰى رِضَاهُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ بَعْدَ عِلْمِهٖ مُنْتَهٰى رِضَاهُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مَعَ عِلْمِهٖ مُنْتَهٰى رِضَاهُ سُبْحَانَ اللّٰهِ فِي عِلْمِهٖ مُنْتَهٰى رِضَاهُ سُبْحَانَ اللّٰهِ بَعْدَ عِلْمِهٖ مُنْتَهٰى رِضَاهُ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَعَ عِلْمِهٖ مُنْتَهٰى رِضَاهُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ بِجَمِيعِ مَحَامِدِهٖ عَلٰى جَمِيعِ نِعَمِهٖ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مُنْتَهٰى رِضَاهُ فِي عِلْمِهٖ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَحَقٌّ لَهُ ذٰلِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ نُورُ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَنُورُ الْاَرَضِينَ السَّبْعِ وَنُورُ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تَهْلِيلًا لَا يُحْصِيهِ غَيْرُهٗ قَبْلَ كُلِّ اَحَدٍ وَّمَعَ كُلِّ اَحَدٍ وَّبَعْدَ كُلِّ اَحَدٍ اَللّٰهُ اَكْبَرُ تَكْبِيرًا لَا يُحْصِيهِ غَيْرُهٗ قَبْلَ كُلِّ اَحَدٍ وَّمَعَ كُلِّ اَحَدٍ وَّبَعْدَ كُلِّ اَحَدٍ سُبْحَانَ اللّٰهِ تَسْبِيحًا لَا يُحْصِيهِ غَيْرُهٗ قَبْلَ كُلِّ اَحَدٍ وَّمَعَ كُلِّ اَحَدٍ وَّبَعْدَ كُلِّ اَحَدٍ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اُشْهِدُكَ وَكَفٰى بِكَ شَهِيدًا فَاشْهَدْ لِي اَنَّ قَوْلَكَ حَقٌّ وَّفِعْلَكَ حَقٌّ وَّاَنَّ قَضَاءَكَ حَقٌّ وَّاَنَّ قَدَرَكَ حَقٌّ وَّاَنَّ رُسُلَكَ حَقٌّ وَّاَنَّ اَوْصِيَاءَكَ حَقٌّ وَّاَنَّ رَحْمَتَكَ حَقٌّ وَّاَنَّ جَنَّتَكَ حَقٌّ وَّاَنَّ نَارَكَ حَقٌّ وَّاَنَّ قِيَامَتَكَ

حَقٌّ وَّ اَنَّكَ مُمِيتُ الْاَحْيَآءِ مُحْيِي الْمَوْتٰى وَاَنَّكَ بَاعِثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ
وَاَنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ وَاَنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُشْهِدُكَ وَكَفٰى بِكَ شَهِيْدًا فَاشْهَدْ لِيْ اَنَّكَ رَبِّيْ وَاَنَّ
مُحَمَّدًا صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ رَسُوْلُكَ نَبِيِّيْ وَاَنَّ الْاَوْصِيَآءَ مِنْ بَعْدِهٖ
اَئِمَّتِيْ وَاَنَّ الدِّيْنَ الَّذِيْ شَرَعْتَ دِيْنِيْ اَنَّ الْكِتَابَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ
عَلٰى مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ نُوْرِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُشْهِدُكَ
وَكَفٰى بِكَ شَهِيْدًا فَاشْهَدْ لِيْ اَنَّكَ اَنْتَ الْمُنْعِمُ عَلَيَّ لَا غَيْرُكَ لَكَ الْحَمْدُ
وَبِنِعْمَتِكَ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَدَدَ مَا اَحْصٰى عِلْمُهٗ
وَمِثْلَ مَا اَحْصٰى عِلْمُهٗ وَمِلْأَ مَا اَحْصٰى عِلْمُهٗ وَاَضْعَافَ مَا اَحْصٰى
عِلْمُهٗ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ عَدَدَ مَا اَحْصٰى عِلْمُهٗ وَمِثْلَ مَا اَحْصٰى عِلْمُهٗ
وَمِلْأَ مَا اَحْصٰى عِلْمُهٗ وَاَضْعَافَ مَا اَحْصٰى عِلْمُهٗ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ
عَدَدَ مَا اَحْصٰى عِلْمُهٗ وَمِثْلَ مَا اَحْصٰى عِلْمُهٗ وَمِلْأَ مَا اَحْصٰى عِلْمُهٗ
وَاَضْعَافَ مَا اَحْصٰى عِلْمُهٗ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا اَحْصٰى عِلْمُهٗ وَ
مِثْلَ مَا اَحْصٰى عِلْمُهٗ وَمِلْأَ مَا اَحْصٰى عِلْمُهٗ وَاَضْعَافَ مَا اَحْصٰى
عِلْمُهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ
وَبِحَمْدِهٖ وَتَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا مَلْجَاءَ
وَلَا مَنْجٰى مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَيْهِ عَدَدَ الشَّفْعِ وَالْوَتْرِ وَعَدَدَ كَلِمَاتِ رَبِّيَ
الطَّيِّبَاتِ التَّامَّاتِ الْمُبَارَكَاتِ صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ وَصَدَقَ
الْمُرْسَلُوْنَ۔

۶۔ دُعائے معراج

کفعمی علیہ الرحمۃ مصباح میں تحریر فرماتے ہیں کہ جناب امیر علیہ السّلام نے جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے بہت کچھ فضائل کے ساتھ اس دعا کو نقل

لَا تَرْفَعْ حَاجَتَكَ اِلَّا اِلَى اللّٰهِ لَا تَبْرَحْ مِنْ مَّكَانِكَ۔

فرمایا ہے۔ جن کا خلاصہ یہ ہے کہ جو شخص اس دعا کو پڑھے۔ خداوند عالم اُس پر رحمت فرما
ہے اور اُس کے تمام گناہوں کو بخش دیتا ہے بلکہ اُس کے ماں باپ اور پڑوسیوں کی
مغفرت فرماتا ہے۔ اور اُس شخص کو ستر ہزار سال کی عبادت کا ثواب کرامت فرماتا ہے
ہر قسم کے غم دُور ہوتے ہیں۔ قرض اس کا ادا ہوتا ہے۔ جو کوئی اس دعا کو مشک و زعفرا
سے لکھ کر بیمار کو پلائے تو مریض کو شفا حاصل ہو جو کوئی اس دعا کو لکھ کر اپنے پاس ر
ہر ایک شر سے محفوظ رہے اور حاجتیں پوری ہوں۔ جو کوئی اپنے گھر میں رکھے روز
میں وسعت ہو اور گھر تمام آفتوں سے محفوظ رہے۔ غرضیکہ اس دعا کے واسطہ سے حاج
طلب کرنے میں ہر مشکل آسان ہوتی ہے۔ دعا یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ يَا مَنْ اَقَرَّ لَهٗ بِالْعُبُوْدِيَّةِ كُلُّ مَعْبُو
يَا مَنْ يَّحْمَدُهٗ كُلُّ مَحْمُوْدٍ يَا مَنْ يَفْزَعُ اِلَيْهِ كُلُّ مَجْهُوْدٍ يَ
مَنْ يُّطْلَبُ عِنْدَهٗ كُلُّ مَفْقُوْدٍ يَا مَنْ سَائِلُهٗ غَيْرُ مَرْدُوْدٍ يَا مَ
بَابُهٗ عَنْ سُؤَالِهٖ غَيْرُ مَسْدُوْدٍ يَا مَنْ هُوَ غَيْرُ مَوْصُوْفٍ وَّلَا مَحْدُوْ
يَا مَنْ عَطَاؤُهٗ غَيْرُ مَمْنُوْعٍ وَّلَا مَنْكُوْدٍ يَا مَنْ هُوَ لِمَنْ دَعَاهُ لَيْسَ
بِبَعِيْدٍ وَّهُوَ نِعْمَ الْمَقْصُوْدُ يَا مَنْ تَرَجَّا عِبَادِهٖ بِحَبْلِهٖ مَشْدُوْ
يَا مَنْ شِبْهُهٗ وَمِثْلُهٗ غَيْرُ مَوْجُوْدٍ يَا مَنْ لَّيْسَ بِوَالِدٍ وَّلَا مَوْلُوْ
يَا مَنْ كَرَمُهٗ وَفَضْلُهٗ لَيْسَ بِمَعْدُوْدٍ يَا مَنْ حَوْضُ بِرِّهٖ لِلْاَنَامِ
مَوْرُوْدٍ يَا مَنْ لَّا يُوْصَفُ بِقِيَامٍ وَّلَا قُعُوْدٍ يَا مَنْ لَّا تَجْرِیْ عَلَيْ
حَرَكَةٌ وَّلَا جُمُوْدٌ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ يَا وَدُوْدُ يَا رَاحِ
الشَّيْخِ الْكَبِيْرِ يَعْقُوْبَ يَا غَافِرَ ذَنْبِ دَاوٗدَ يَا مَنْ لَّا يُخْلِفُ الْوَعْ
وَيَعْفُوْ عَنِ الْمَوْعُوْدِ يَا مَنْ رِزْقُهٗ وَسِتْرُهٗ لِلْعَاصِيْنَ مَمْدُوْ
يَا مَنْ هُوَ مَلْجَاءُ كُلِّ مُقْصًى مَّطْرُوْدٍ يَا مَنْ دَانَ لَهٗ جَمِيْعُ خَلْقِ
بِالسُّجُوْدِ يَا مَنْ لَّيْسَ عَنْ نَيْلِهٖ وَجُوْدِهٖ اَحَدٌ مَّصْدُوْدٌ يَا مَنْ
يَحِيْفُ فِیْ حُكْمِهٖ وَيَحْلُمُ عَنِ الظَّالِمِ الْعَنُوْدِ اِرْحَمْ عَبْدًا اَخَاطَ

سوائے خدا کے کسی کے سامنے اپنی حاجت نہ لے جا اور اپنی جگہ سے نہ سرک۔

لَمْ یُوفِ بِالْعُهُوْدِ اِنَّكَ فَعَّالٌ لِمَا تُرِيْدُ يَا بَارُّ يَا وَدُوْدُ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ خَيْرِ مَبْعُوْثٍ دَعٰى اِلٰى خَيْرِ مَعْبُوْدٍ وَّعَلٰى اٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ اَهْلِ الْكَرَمِ وَالْجُوْدِ وَافْعَلْ بِنَا مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ يَا اَكْرَمَ الْاَكْرَمِيْنَ ط

دُعا پڑھنے کے بعد اپنی حاجت طلب کرے۔

۷۔ دُعائے توسّل

علامہ مجلسی علیہ الرحمۃ نے اس دُعا کو اپنی کتاب تحفۃ الزائر میں نقل کیا ہے ابن بابویہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ جس امر کے متعلق میں نے اس دُعا کو پڑھا بہت جلد کامیابی کا اثر دیکھا۔ یہ دعا حضرات آئمہ علیہم السّلام سے منقول ہے۔ اور دعا یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ يَا اَبَا الْقَاسِمِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَا اِمَامَ الرَّحْمَةِ يَا شَفِيْعَ الْاُمَّةِ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللّٰهِ وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَىْ حَاجَاتِنَا يَا وَجِيْهًا عِنْدَ اللّٰهِ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ يَا اَبَا الْحَسَنِ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ يَا عَلِيَّ ابْنَ اَبِىْ طَالِبٍ يَا اَخَ الرَّسُوْلِ يَا زَوْجَ الْبَتُوْلِ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللّٰهِ وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَىْ حَاجَاتِنَا يَا وَجِيْهًا عِنْدَ اللّٰهِ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ يَا فَاطِمَةَ الزَّهْرَاۤءِ يَا بِنْتَ مُحَمَّدٍ اَيَّتُهَا الْبَتُوْلُ يَا قُرَّةَ عَيْنِ الرَّسُوْلِ يَا سَيِّدَتَنَا وَمَوْلَاتَنَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكِ اِلَى اللّٰهِ وَقَدَّمْنَاكِ بَيْنَ يَدَىْ حَاجَاتِنَا يَا وَجِيْهَةً عِنْدَ اللّٰهِ اِشْفَعِىْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ يَا حَسَنَ ابْنَ عَلِيٍّ اَيُّهَا الْمُجْتَبٰى يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ يَا سَيِّدَنَا وَ

مَوْلَانَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللّٰهِ وَقَدَّمْنَاكَ
بَيْنَ يَدَىْ حَاجَاتِنَا يَا وَجِيْهًا عِنْدَ اللّٰهِ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ
يَا حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ اَيُّهَا الشَّهِيْدُ يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ
عَلٰى خَلْقِهٖ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا
بِكَ اِلَى اللّٰهِ وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَىْ حَاجَاتِنَا يَا وَجِيْهًا عِنْدَ اللّٰهِ
اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ يَا عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ يَا زَيْنَ الْعَابِدِيْنَ
اَيُّهَا السَّجَّادُ يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ يَا سَيِّدَنَا
وَمَوْلَانَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللّٰهِ وَقَدَّمْنَاكَ
بَيْنَ يَدَىْ حَاجَاتِنَا يَا وَجِيْهًا عِنْدَ اللّٰهِ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ يَا اَبَا
جَعْفَرٍ يَا مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ اَيُّهَا الْبَاقِرُ يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ يَا حُجَّةَ
اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَ
تَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللّٰهِ وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَىْ حَاجَاتِنَا يَا وَجِيْهًا
عِنْدَ اللّٰهِ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ يَا جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ
اَيُّهَا الصَّادِقُ يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ يَا سَيِّدَنَا
وَمَوْلَانَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللّٰهِ وَقَدَّمْنَاكَ
بَيْنَ يَدَىْ حَاجَاتِنَا يَا وَجِيْهًا عِنْدَ اللّٰهِ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ يَا اَبَا
اِبْرَاهِيْمَ يَا مُوْسٰى بْنَ جَعْفَرٍ اَيُّهَا الْكَاظِمُ يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
يَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا
وَتَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللّٰهِ وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَىْ حَاجَاتِنَا يَا وَجِيْهًا
عِنْدَ اللّٰهِ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ يَا اَبَا الْحَسَنِ يَا عَلِيَّ بْنَ مُوْسٰى اَيُّهَا
الرِّضَا يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا
اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللّٰهِ وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَىْ
حَاجَاتِنَا يَا وَجِيْهًا عِنْدَ اللّٰهِ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ يَا اَبَا جَعْفَرٍ يَا

مُحَمَّدَ بْنَ عَلِیٍّ اَیُّهَا التَّقِیُّ الْجَوَادُ یَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ یَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰی خَلْقِهٖ یَا سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللّٰهِ وَقَدَّمْنَاكَ بَیْنَ یَدَیْ حَاجَاتِنَا یَا وَجِیْهًا عِنْدَ اللّٰهِ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ یَا اَبَا الْحَسَنِ یَا عَلِیَّ بْنَ مُحَمَّدٍ اَیُّهَا الْهَادِی النَّقِیُّ یَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ یَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰی خَلْقِهٖ یَا سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللّٰهِ وَقَدَّمْنَاكَ بَیْنَ یَدَیْ حَاجَاتِنَا یَا وَجِیْهًا عِنْدَ اللّٰهِ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ یَا اَبَا مُحَمَّدٍ یَا حَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ اَیُّهَا الزَّكِیُّ الْعَسْكَرِیُّ یَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ یَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰی خَلْقِهٖ یَا سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللّٰهِ وَقَدَّمْنَاكَ بَیْنَ یَدَیْ حَاجَاتِنَا یَا وَجِیْهًا عِنْدَ اللّٰهِ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ یَا وَصِیَّ الْحَسَنِ وَالْخَلَفَ الصَّالِحَ الْحُجَّةَ اَیُّهَا الْقَائِمُ الْمُنْتَظَرُ الْمَهْدِیُّ یَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ یَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰی خَلْقِهٖ یَا سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللّٰهِ وَقَدَّمْنَاكَ بَیْنَ یَدَیْ حَاجَاتِنَا یَا وَجِیْهًا عِنْدَ اللّٰهِ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ ۞۔

۸۔ حدیث شریف کساء

حدیث کساء بڑی مشہور حدیث ہے۔ جس کو حضرات علماء نے بہت سی روایات سے نقل فرمایا ہے۔ قرآن کی یہ آیت اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا ۞ یعنی اے اہل بیت! خدا تو بس یہ چاہتا ہے کہ تم سے ہر برائی کو دور رکھے اور ایسا پاک و پاکیزہ قرار دے جیسا کہ پاک و پاکیزہ رکھنے کا حق ہے" اسی آیت کو آیت تطہیر کہتے ہیں جو حضرات اہل بیت علیہم السلام کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ حدیث کساء میں اسی کے نازل ہونے کا تذکرہ ہے۔ اس کو روزانہ یا کم از کم ہفتہ میں ایک مرتبہ جمعہ کی شب میں یا دن

میں پڑھنا نہایت درجہ اجر و ثواب و برکت کا باعث اور حاجتوں کے پورا ہونے اور ہر طرح کے رنج و غم دُور ہونے کا موجب ہے۔ جیسا کہ اسی حدیث کے آخیر حصہ سے ثابت ہے۔ اور یہ حدیث اس طرح ہے بسند صحیح۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ فَاطِمَةَ اَنَّهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ اَبِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فِيْ بَعْضِ الْاَيَّامِ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا فَاطِمَةُ فَقُلْتُ عَلَيْكَ السَّلَامُ قَالَ اِنِّيْ اَجِدُ فِيْ بَدَنِيْ ضُعْفًا فَقُلْتُ لَهٗ اُعِيْذُكَ بِاللّٰهِ يَا اَبَتَاهُ مِنَ الضُّعْفِ فَقَالَ يَا فَاطِمَةُ اِيْتِيْنِيْ بِالْكِسَآءِ الْيَمَانِيْ فَغَطِّيْنِيْ بِهٖ فَاَتَيْتُهٗ بِالْكِسَآءِ الْيَمَانِيْ فَغَطَّيْتُهٗ بِهٖ وَصِرْتُ اَنْظُرُ اِلَيْهِ وَاِذَا وَجْهُهٗ يَتَلَأْلَأُ كَاَنَّهُ الْبَدْرُ فِيْ لَيْلَةِ تَمَامِهٖ وَكَمَالِهٖ فَمَا كَانَتْ اِلَّا سَاعَةً وَّاِذَا بِوَلَدِيَ الْحَسَنِ قَدْ اَقْبَلَ وَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكِ يَا اُمَّاهُ فَقُلْتُ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا قُرَّةَ عَيْنِيْ وَثَمَرَةَ فُؤَادِيْ فَقَالَ يَا اُمَّاهُ اِنِّيْ اَشُمُّ عِنْدَكِ رَائِحَةً طَيِّبَةً كَاَنَّهَا رَائِحَةُ جَدِّيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَقُلْتُ نَعَمْ اِنَّ جَدَّكَ تَحْتَ الْكِسَآءِ فَاَقْبَلَ الْحَسَنُ نَحْوَ الْكِسَآءِ وَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا جَدَّاهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَاْذَنُ لِيْ اَنْ اَدْخُلَ مَعَكَ تَحْتَ الْكِسَآءِ قَالَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا وَلَدِيْ وَيَا صَاحِبَ حَوْضِيْ قَدْ اَذِنْتُ لَكَ فَدَخَلَ مَعَهٗ تَحْتَ الْكِسَآءِ فَمَا كَانَتْ اِلَّا سَاعَةً وَّاِذَا بِوَلَدِيَ الْحُسَيْنِ قَدْ اَقْبَلَ وَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكِ يَا اُمَّاهُ فَقُلْتُ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا وَلَدِيْ وَيَا قُرَّةَ عَيْنِيْ وَثَمَرَةَ فُؤَادِيْ فَقَالَ لِيْ يَا اُمَّاهُ اِنِّيْ اَشُمُّ عِنْدَكِ رَائِحَةً طَيِّبَةً كَاَنَّهَا رَائِحَةُ جَدِّيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَقُلْتُ نَعَمْ اِنَّ جَدَّكَ وَاَخَاكَ تَحْتَ الْكِسَآءِ فَدَنَى الْحُسَيْنُ نَحْوَ الْكِسَآءِ وَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا جَدَّاهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنِ اخْتَارَهُ اللّٰهُ اَتَاْذَنُ لِيْ

طلب کرنے سے کشیدہ خاطر نہ ہو کیونکہ اللہ زیادہ مانگنے والے کو دوست رکھتا ہے جس کام کی نیت کی ہے کرنے پائیگا

اَنْ اَدْخُلَ مَعَكُمَا تَحْتَ الْكِسَاۤءِ فَقَالَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا وَلَدِيْ وَيَا
شَافِعَ اُمَّتِيْ قَدْ اَذِنْتُ لَكَ فَدَخَلَ مَعَهُمَا تَحْتَ الْكِسَاۤءِ فَاَقْبَلَ عِنْدَ
ذٰلِكَ اَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ وَّقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللهِ
فَقُلْتُ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا اَبَا الْحَسَنِ وَيَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَقَالَ يَا فَاطِمَةُ اِنِّيْ اَشُمُّ عِنْدَكِ
رَائِحَةً طَيِّبَةً كَاَنَّهَا رَائِحَةُ اَخِيْ وَابْنِ عَمِّيْ رَسُوْلِ اللهِ فَقُلْتُ نَعَمْ هَا هُوَ مَعَ وَلَدَيْكَ تَحْتَ الْكِسَاۤءِ
فَاَقْبَلَ عَلِيٌّ نَحْوَ الْكِسَاۤءِ وَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَتَاْذَنُ
لِيْ اَنْ اَكُوْنَ مَعَكُمْ تَحْتَ الْكِسَاۤءِ قَالَ لَهٗ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا اَخِيْ
يَا وَصِيِّيْ وَخَلِيْفَتِيْ وَصَاحِبَ لِوَاۤئِيْ قَدْ اَذِنْتُ لَكَ فَدَخَلَ عَلِيٌّ تَحْتَ
الْكِسَاۤءِ ثُمَّ اَتَيْتُ نَحْوَ الْكِسَاۤءِ وَقُلْتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَتَاهُ يَا
رَسُوْلَ اللهِ اَتَاْذَنُ لِيْ اَنْ اَكُوْنَ مَعَكُمْ تَحْتَ الْكِسَاۤءِ قَالَ وَعَلَيْكِ
السَّلَامُ يَا بِنْتِيْ وَيَا بَضْعَتِيْ قَدْ اَذِنْتُ لَكِ فَدَخَلْتُ تَحْتَ الْكِسَاۤءِ
فَلَمَّا اكْتَمَلْنَا جَمِيْعًا تَحْتَ الْكِسَاۤءِ اَخَذَ اَبِيْ رَسُوْلُ اللهِ بِطَرَفَيِ
الْكِسَاۤءِ وَاَوْمَاَ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى اِلَى السَّمَاۤءِ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰۤؤُلَاۤءِ
اَهْلُ بَيْتِيْ وَخَاصَّتِيْ وَحَامَّتِيْ لَحْمُهُمْ لَحْمِيْ وَدَمُهُمْ دَمِيْ يُؤْلِمُنِيْ
مَا يُؤْلِمُهُمْ وَيُحْزِنُنِيْ مَا يُحْزِنُهُمْ اَنَا حَرْبٌ لِّمَنْ حَارَبَهُمْ
وَسِلْمٌ لِّمَنْ سَالَمَهُمْ وَعَدُوٌّ لِّمَنْ عَادَاهُمْ وَمُحِبٌّ لِّمَنْ اَحَبَّهُمْ
اِنَّهُمْ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُمْ فَاجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَبَرَكَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ
وَغُفْرَانَكَ وَرِضْوَانَكَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ وَاَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ
وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيْرًا فَقَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا مَلَاۤئِكَتِيْ وَيَا سُكَّانَ
سَمٰوَاتِيْ اِنِّيْ مَا خَلَقْتُ سَمَاۤءً مَّبْنِيَّةً وَّلَا اَرْضًا مَّدْحِيَّةً وَّلَا قَمَرًا
مُّنِيْرًا وَّلَا شَمْسًا مُّضِيْۤئَةً وَّلَا فَلَكًا يَّدُوْرُ وَلَا بَحْرًا يَّجْرِيْ وَلَا
فُلْكًا تَسْرِيْ اِلَّا فِيْ مَحَبَّةِ هٰۤؤُلَاۤءِ الْخَمْسَةِ الَّذِيْنَ هُمْ تَحْتَ الْكِسَاۤءِ
فَقَالَ الْاَمِيْنُ جَبْرَاۤئِيْلُ يَا رَبِّ وَمَنْ تَحْتَ الْكِسَاۤءِ فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ

أُتْرِكُ مَا نَوَيْتَ فَإِنْ فَعَلْتَ فَتَصَدَّقْ بِمِثْقَالِ نِصْفَةٍ وَ مُدٍّ مِنْ طَعَامٍ

هُمْ أَهْلُ بَيْتِ النُّبُوَّةِ وَمَعْدِنُ الرِّسَالَةِ هُمْ فَاطِمَةُ وَأَبُوهَا وَ
بَعْلُهَا وَبَنُوهَا فَقَالَ جِبْرَائِيلُ يَا رَبِّ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أَهْبِطَ إِلَى الْأَرْضِ
لِأَكُونَ مَعَهُمْ سَادِسًا فَقَالَ اللهُ نَعَمْ قَدْ أَذِنْتُ لَكَ فَهَبَطَ الْأَمِينُ
جِبْرَائِيلُ وَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ الْعَلِيُّ الْأَعْلَى يُقْرِئُكَ
السَّلَامُ وَيَخُصُّكَ بِالتَّحِيَّةِ وَالْإِكْرَامِ وَيَقُولُ لَكَ وَعِزَّتِي وَجَلَالِي
إِنِّي مَا خَلَقْتُ سَمَاءً مَبْنِيَّةً وَّلَا أَرْضًا مَّدْحِيَّةً وَّلَا قَمَرًا مُّنِيرًا
وَّلَا شَمْسًا مُّضِيئَةً وَّلَا فَلَكًا يَّدُورُ وَلَا بَحْرًا يَّجْرِي وَلَا فُلْكًا
تَسْرِي إِلَّا لِأَجْلِكُمْ وَمَحَبَّتِكُمْ وَقَدْ أَذِنَ لِي أَنْ أَدْخُلَ مَعَكُمْ
فَهَلْ تَأْذَنُ لِي يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا أَمِينَ
وَحْيِ اللهِ إِنَّهُ نَعَمْ قَدْ أَذِنْتُ لَكَ فَدَخَلَ جِبْرَائِيلُ مَعَنَا تَحْتَ الْكِسَاءِ
فَقَالَ لِأَبِي إِنَّ اللهَ قَدْ أَوْحَى إِلَيْكُمْ يَقُولُ إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ
عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ؕ فَقَالَ عَلِيٌّ لِأَبِي
يَا رَسُولَ اللهِ أَخْبِرْنِي مَا لِجُلُوسِنَا هٰذَا تَحْتَ الْكِسَاءِ مِنَ الْفَضْلِ
عِنْدَ اللهِ فَقَالَ النَّبِيُّ وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ نَبِيًّا وَّاصْطَفَانِي
بِالرِّسَالَةِ نَجِيًّا مَّا ذُكِرَ خَبَرُنَا هٰذَا فِي مَحْفِلٍ مِّنْ مَّحَافِلِ أَهْلِ
الْأَرْضِ وَفِيهِ جَمْعٌ مِّنْ شِيعَتِنَا وَمُحِبِّينَا إِلَّا وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ
الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْ بِهِمُ الْمَلَائِكَةُ وَاسْتَغْفَرَتْ لَهُمْ إِلَى أَنْ يَّتَفَرَّقُوا
فَقَالَ عَلِيٌّ إِذًا وَّاللهِ فُزْنَا وَفَازَ شِيعَتُنَا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ فَقَالَ
النَّبِيُّ ثَانِيًا يَا عَلِيُّ وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ نَبِيًّا وَّاصْطَفَانِي
بِالرِّسَالَةِ نَجِيًّا مَّا ذُكِرَ خَبَرُنَا هٰذَا فِي مَحْفِلٍ مِّنْ مَّحَافِلِ أَهْلِ الْأَرْضِ وَفِيهِ
جَمْعٌ مِّنْ شِيعَتِنَا وَمُحِبِّينَا وَفِيهِمْ مَهْمُومٌ إِلَّا وَفَرَّجَ اللهُ هَمَّهُ
وَلَا مَغْمُومٌ إِلَّا وَكَشَفَ اللهُ غَمَّهُ وَلَا طَالِبُ حَاجَةٍ إِلَّا وَ
قَضَى اللهُ حَاجَتَهُ فَقَالَ عَلِيٌّ إِذًا وَّاللهِ فُزْنَا وَسُعِدْنَا وَكَذٰلِكَ

شِيْعَتُنَا نَارُوْا وَسُعِدُوْا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ٥

٩- دُعائے مجیر

یہ عظیم المرتبت دُعا ہے۔ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے مروی ہے کہ آں حضرتؐ ایک مرتبہ مقام ابراہیمؑ میں نماز میں مشغول تھے کہ جبرئیلؑ امین نازل ہوئے اور کہا یا رسولؐ اللہ جو شخص اِس دُعا کو ماہ رمضان المبارک کی تیرھویں۔ چودھویں اور پندرھویں تاریخ پڑھے تو اس کے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ اگرچہ تعداد میں بارش کے قطروں، درختوں کے پتّوں اور ذرات ریگِ صحرا کے برابر ہوں۔ جو شخص اس دُعا کو پڑھتا رہے، ہر آفت وبلا سے محفوظ رہے گا۔ اور جو شخص تین روزے رکھے اور اس دُعا کو سات مرتبہ پڑھے اور سیدھا لیٹ کر سوئے تو خواب میں آں حضرتؐ کی زیارت سے مشرّف ہوگا۔ اس دُعا کی برکت سے مریض شفا پاتا ہے۔ قرضدار کا قرض ادا ہوتا ہے تنگدستی فراخی میں بدل جاتی ہے۔ مصائب کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ بادشاہ کے ظلم وجور اور شیطان کے مکر وفریب سے محفوظ رہتا ہے۔ اگر کسی شخص کی کوئی چیز گم ہو جائے تو وہ چار رکعت نماز پڑھے اور ہر ایک رکعت میں ایک مرتبہ سورہ الحمد اور گیارہ مرتبہ سورۂ توحید پڑھے اور نماز سے فارغ ہو کر یہ دُعا پڑھے اور اپنے سر کے نیچے لکھ کر رکھے تو وہ چیز مل جائے گی۔ اور جو شخص اس دُعا کو دس مرتبہ پڑھے جہنّم کی آگ اُس پر حرام ہو جائے گی۔ پھر جبرائیلؑ نے عرض کی کہ یا حضرت اس دُعا میں اسم اعظم ہے۔ سوائے متقی وپرہیزگار شخص کے کسی کو تعلیم نہ کیجئے۔ دُعا یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

سُبْحَانَكَ يَا اللّٰهُ تَعَالَيْتَ يَا رَحْمٰنُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيْرُ

سُبْحَانَكَ يَا رَحِيْمُ تَعَالَيْتَ يَا كَرِيْمُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيْرُ

سُبْحَانَكَ يَا مَلِكُ تَعَالَيْتَ يَا مَالِكُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيْرُ

سُبْحَانَكَ يَا قُدُّوْسُ تَعَالَيْتَ يَا سَلَامُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيْرُ

سُبْحَانَکَ یَا مُؤْمِنُ تَعَالَیْتَ یَا مُهَیْمِنُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ یَا مُجِیْرُ
سُبْحَانَکَ یَا عَزِیْزُ تَعَالَیْتَ یَا جَبَّارُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ یَا مُجِیْرُ
سُبْحَانَکَ یَا مُتَکَبِّرُ تَعَالَیْتَ یَا مُتَجَبِّرُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ یَا مُجِیْرُ
سُبْحَانَکَ یَا خَالِقُ تَعَالَیْتَ یَا بَارِئُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ یَا مُجِیْرُ
سُبْحَانَکَ یَا مُصَوِّرُ تَعَالَیْتَ یَا مُقَدِّرُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ یَا مُجِیْرُ
سُبْحَانَکَ یَا هَادِیْ تَعَالَیْتَ یَا بَاقِیْ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ یَا مُجِیْرُ
سُبْحَانَکَ یَا وَهَّابُ تَعَالَیْتَ یَا تَوَّابُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ یَا مُجِیْرُ
سُبْحَانَکَ یَا فَتَّاحُ تَعَالَیْتَ یَا مُرْتَاحُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ یَا مُجِیْرُ
سُبْحَانَکَ یَا سَیِّدِیْ تَعَالَیْتَ یَا مَوْلَایَ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ یَا مُجِیْرُ
سُبْحَانَکَ یَا قَرِیْبُ تَعَالَیْتَ یَا رَقِیْبُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ یَا مُجِیْرُ
سُبْحَانَکَ یَا مُبْدِئُ تَعَالَیْتَ یَا مُعِیْدُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ یَا مُجِیْرُ
سُبْحَانَکَ یَا حَمِیْدُ تَعَالَیْتَ یَا مَجِیْدُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ یَا مُجِیْرُ
سُبْحَانَکَ یَا قَدِیْمُ تَعَالَیْتَ یَا عَظِیْمُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ یَا مُجِیْرُ
سُبْحَانَکَ یَا غَفُوْرُ تَعَالَیْتَ یَا شَکُوْرُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ یَا مُجِیْرُ
سُبْحَانَکَ یَا شَاهِدُ تَعَالَیْتَ یَا شَهِیْدُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ یَا مُجِیْرُ
سُبْحَانَکَ یَا حَنَّانُ تَعَالَیْتَ یَا مَنَّانُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ یَا مُجِیْرُ
سُبْحَانَکَ یَا بَاعِثُ تَعَالَیْتَ یَا وَارِثُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ یَا مُجِیْرُ
سُبْحَانَکَ یَا مُحْیِیْ تَعَالَیْتَ یَا مُمِیْتُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ یَا مُجِیْرُ
سُبْحَانَکَ یَا شَفِیْقُ تَعَالَیْتَ یَا رَفِیْقُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ یَا مُجِیْرُ
سُبْحَانَکَ یَا اَنِیْسُ تَعَالَیْتَ یَا مُوْنِسُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ یَا مُجِیْرُ
سُبْحَانَکَ یَا جَلِیْلُ تَعَالَیْتَ یَا جَمِیْلُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ یَا مُجِیْرُ
سُبْحَانَکَ یَا خَبِیْرُ تَعَالَیْتَ یَا بَصِیْرُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ یَا مُجِیْرُ
سُبْحَانَکَ یَا حَفِیُّ تَعَالَیْتَ یَا مَلِیُّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ یَا مُجِیْرُ

سُبْحَانَكَ يَا مَعْبُودُ تَعَالَيْتَ يَا مَوْجُودُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيْرُ
سُبْحَانَكَ يَا غَفَّارُ تَعَالَيْتَ يَا قَهَّارُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيْرُ
سُبْحَانَكَ يَا مَذْكُوْرُ تَعَالَيْتَ يَا مَشْكُوْرُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيْرُ
سُبْحَانَكَ يَا جَوَادُ تَعَالَيْتَ يَا مَعَاذُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيْرُ
سُبْحَانَكَ يَا جَمَالُ تَعَالَيْتَ يَا جَلَالُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيْرُ
سُبْحَانَكَ يَا سَابِقُ تَعَالَيْتَ يَا رَازِقُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيْرُ
سُبْحَانَكَ يَا صَادِقُ تَعَالَيْتَ يَا فَالِقُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيْرُ
سُبْحَانَكَ يَا سَمِيْعُ تَعَالَيْتَ يَا سَرِيْعُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيْرُ
سُبْحَانَكَ يَا رَفِيْعُ تَعَالَيْتَ يَا بَدِيْعُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيْرُ
سُبْحَانَكَ يَا فَعَّالُ تَعَالَيْتَ يَا مُتَعَالُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيْرُ
سُبْحَانَكَ يَا قَاضِيْ تَعَالَيْتَ يَا رَاضِيْ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيْرُ
سُبْحَانَكَ يَا قَاهِرُ تَعَالَيْتَ يَا طَاهِرُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيْرُ
سُبْحَانَكَ يَا عَالِمُ تَعَالَيْتَ يَا حَاكِمُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيْرُ
سُبْحَانَكَ يَا دَآئِمُ تَعَالَيْتَ يَا قَآئِمُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيْرُ
سُبْحَانَكَ يَا عَاصِمُ تَعَالَيْتَ يَا قَاسِمُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيْرُ
سُبْحَانَكَ يَا غَنِيُّ تَعَالَيْتَ يَا مُغْنِيْ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيْرُ
سُبْحَانَكَ يَا وَفِيُّ تَعَالَيْتَ يَا قَوِيُّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيْرُ
سُبْحَانَكَ يَا كَافِيْ تَعَالَيْتَ يَا شَافِيْ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيْرُ
سُبْحَانَكَ يَا مُقَدِّمُ تَعَالَيْتَ يَا مُؤَخِّرُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيْرُ
سُبْحَانَكَ يَا اَوَّلُ تَعَالَيْتَ يَا اٰخِرُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيْرُ
سُبْحَانَكَ يَا ظَاهِرُ تَعَالَيْتَ يَا بَاطِنُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيْرُ
سُبْحَانَكَ يَا رِجَآءُ تَعَالَيْتَ يَا مُرْتَجٰى اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيْرُ
سُبْحَانَكَ يَا ذَا الْمَنِّ تَعَالَيْتَ يَا ذَا الطَّوْلِ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيْرُ

سِرْ فِيمَا تَوَجَّهْتَ وَلَا تَفْزَعْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى

سُبْحَانَكَ يَا حَيُّ تَعَالَيْتَ يَا قَيُّوْمُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيْرُ
سُبْحَانَكَ يَا وَاحِدُ تَعَالَيْتَ يَا اَحَدُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيْرُ
سُبْحَانَكَ يَا سَيِّدُ تَعَالَيْتَ يَا صَمَدُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيْرُ
سُبْحَانَكَ يَا قَدِيْرُ تَعَالَيْتَ يَا كَبِيْرُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيْرُ
سُبْحَانَكَ يَا وَالِيُ تَعَالَيْتَ يَا مُتَعَالِيُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيْرُ
سُبْحَانَكَ يَا عَلِيُّ تَعَالَيْتَ يَا اَعْلٰى اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيْرُ
سُبْحَانَكَ يَا وَلِيُّ تَعَالَيْتَ يَا مَوْلٰى اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيْرُ
سُبْحَانَكَ يَا ذَارِئُ تَعَالَيْتَ يَا بَارِئُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيْرُ
سُبْحَانَكَ يَا خَافِضُ تَعَالَيْتَ يَا رَافِعُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيْرُ
سُبْحَانَكَ يَا مُقْسِطُ تَعَالَيْتَ يَا جَامِعُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيْرُ
سُبْحَانَكَ يَا مُعِزُّ تَعَالَيْتَ يَا مُذِلُّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيْرُ
سُبْحَانَكَ يَا حَافِظُ تَعَالَيْتَ يَا حَفِيْظُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيْرُ
سُبْحَانَكَ يَا قَادِرُ تَعَالَيْتَ يَا مُقْتَدِرُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيْرُ
سُبْحَانَكَ يَا عَلِيْمُ تَعَالَيْتَ يَا حَلِيْمُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيْرُ
سُبْحَانَكَ يَا حَكَمُ تَعَالَيْتَ يَا حَكِيْمُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيْرُ
سُبْحَانَكَ يَا مُعْطِيْ تَعَالَيْتَ يَا مَانِعُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيْرُ
سُبْحَانَكَ يَا ضَارُّ تَعَالَيْتَ يَا نَافِعُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيْرُ
سُبْحَانَكَ يَا مُجِيْبُ تَعَالَيْتَ يَا حَسِيْبُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيْرُ
سُبْحَانَكَ يَا عَادِلُ تَعَالَيْتَ يَا فَاصِلُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيْرُ
سُبْحَانَكَ يَا لَطِيْفُ تَعَالَيْتَ يَا شَرِيْفُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيْرُ
سُبْحَانَكَ يَا رَبُّ تَعَالَيْتَ يَا حَقُّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيْرُ
سُبْحَانَكَ يَا مَاجِدُ تَعَالَيْتَ يَا وَاجِدُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيْرُ
سُبْحَانَكَ يَا عَفُوُّ تَعَالَيْتَ يَا مُنْتَقِمُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيْرُ

سُبْحَانَكَ يَا وَاسِعُ تَعَالَيْتَ يَا مُوَسِّعُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيْرُ
سُبْحَانَكَ يَا رَءُوْفُ تَعَالَيْتَ يَا عَطُوْفُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيْرُ
سُبْحَانَكَ يَا فَرْدُ تَعَالَيْتَ يَا وِتْرُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيْرُ
سُبْحَانَكَ يَا مُقِيْتُ تَعَالَيْتَ يَا مُحِيْطُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيْرُ
سُبْحَانَكَ يَا وَكِيْلُ تَعَالَيْتَ يَا عَدْلُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيْرُ
سُبْحَانَكَ يَا مُبِيْنُ تَعَالَيْتَ يَا مَتِيْنُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيْرُ
سُبْحَانَكَ يَا بَرُّ تَعَالَيْتَ يَا وَدُوْدُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيْرُ
سُبْحَانَكَ يَا رَشِيْدُ تَعَالَيْتَ يَا مُرْشِدُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيْرُ
سُبْحَانَكَ يَا نُوْرُ تَعَالَيْتَ يَا مُنَوِّرُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيْرُ
سُبْحَانَكَ يَا نَصِيْرُ تَعَالَيْتَ يَا نَاصِرُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيْرُ
سُبْحَانَكَ يَا صَبُوْرُ تَعَالَيْتَ يَا صَابِرُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيْرُ
سُبْحَانَكَ يَا مُحْصِيْ تَعَالَيْتَ يَا مُنْشِئُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيْرُ
سُبْحَانَكَ يَا سُبْحَانُ تَعَالَيْتَ يَا دَيَّانُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيْرُ
سُبْحَانَكَ يَا مُغِيْثُ تَعَالَيْتَ يَا غِيَاثُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيْرُ
سُبْحَانَكَ يَا فَاطِرُ تَعَالَيْتَ يَا حَاضِرُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيْرُ
سُبْحَانَكَ يَا ذَا الْعِزِّ وَالْجَمَالِ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَبَرُوْتِ وَالْجَلَالِ
سُبْحَانَكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ
فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ
وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ
رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَحَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا
قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ۝

۱۰- دُعائے صد سبحان

اسے "دُعائے صحیفہ" بھی کہتے ہیں۔ اس دُعا کے پڑھنے والے کے گناہ بخشے جاتے

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ اِذَا نَوَيْتَ خَيْرًا فَافْعَلْ۔

ہیں۔ عمر اور رزق میں ترقی و وسعت ہوتی ہے۔ قوّتِ حافظہ بڑھتی ہے۔ جو شخص اس دُعا کو بالالتزام پڑھے گا۔ خداوند عالم ستّر بلائیں دنیا کی اور سات سو بلائیں آخرت کی دفع فرمائے گا۔ اگر کسی شخص کو کوئی غم یا بیماری یا کسی طرح کی بے چینی ہو تو تین مرتبہ اس دُعا کو پڑھے۔ خداوند عالم اُسے غم و ہم سے نجات دے گا۔ اور اُس کی حاجت بر لائیگا دُعا یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَ بِحَمْدِهٖ سُبْحَانَهٗ مِنْ اِلٰهٍ مَّا اَقْدَرَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ قَدِيْرٍ مَّا اَعْظَمَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ عَظِيْمٍ مَّا اَجَلَّهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ جَلِيْلٍ مَّا اَمْجَدَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ مَّاجِدٍ مَّا اَرْءَفَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ رَّءُوْفٍ مَّا اَعَزَّهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ عَزِيْزٍ مَّا اَكْبَرَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ كَبِيْرٍ مَّا اَقْدَمَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ قَدِيْمٍ مَّا اَعْلَاهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ عَلِيٍّ مَّا اَسْنَاهٗ وَ سُبْحَانَهٗ مِنْ سَنِيٍّ مَّا اَبْهَاهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ بَهِيٍّ مَّا اَنْوَرَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ مُّنِيْرٍ مَّا اَظْهَرَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ ظَاهِرٍ مَّا اَخْفَاهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ خَفِيٍّ مَّا اَعْلَمَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ عَلِيْمٍ مَّا اَخْبَرَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ خَبِيْرٍ مَّا اَكْرَمَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ كَرِيْمٍ مَّا اَلْطَفَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ لَّطِيْفٍ مَّا اَبْصَرَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ بَصِيْرٍ مَّا اَسْمَعَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ سَمِيْعٍ مَّا اَحْفَظَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ حَفِيْظٍ مَّا اَمْلَاهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ مَّلِيٍّ مَّا اَوْفَاهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ وَّفِيٍّ مَّا اَغْنَاهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ غَنِيٍّ مَّا اَعْطَاهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ مُّعْطٍ مَّا اَوْسَعَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ وَّاسِعٍ مَّا اَجْوَدَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ جَوَادٍ مَّا اَفْضَلَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ مُفْضِلٍ مَّا اَنْعَمَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ مُّنْعِمٍ مَّا اَسْيَدَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ سَيِّدٍ مَّا اَرْحَمَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ رَّحِيْمٍ مَّا اَشَدَّهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ شَدِيْدٍ مَّا اَقْوَاهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ قَوِيٍّ مَّا اَحْمَدَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ حَمِيْدٍ مَّا اَحْكَمَهٗ

وَسُبْحَانَهٗ مِنْ حَكِيْمٍ مَّآ اَبْطَشَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ بَاطِشٍ مَّآ اَقْوَمَهٗ وَ
سُبْحَانَهٗ مِنْ قَيُّوْمٍ مَّآ اَدْوَمَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ دَآئِمٍ مَّآ اَبْقَاهُ وَسُبْحَانَهٗ
مِنْ بَاقٍ مَّآ اَفْرَدَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ فَرْدٍ مَّآ اَوْحَدَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ
وَّاحِدٍ مَّآ اَصْمَدَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ صَمَدٍ مَّآ اَمْلَكَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ مَّالِكٍ مَّآ
اَوْلَاهُ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ وَّلِيٍّ مَّآ اَعْظَمَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ عَظِيْمٍ مَّآ اَكْمَلَهٗ وَ
سُبْحَانَهٗ مِنْ كَامِلٍ مَّآ اَتَمَّهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ تَآمٍّ مَّآ اَعْجَبَهٗ وَسُبْحَانَهٗ
مِنْ عَجِيْبٍ مَّآ اَفْخَرَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ فَاخِرٍ مَّآ اَبْعَدَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ
بَعِيْدٍ مَّآ اَقْرَبَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ قَرِيْبٍ مَّآ اَمْنَعَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ مَّانِعٍ
مَّآ اَغْلَبَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ غَالِبٍ مَّآ اَعْفَاهُ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ عَفُوٍّ مَّآ اَحْسَنَهٗ
وَسُبْحَانَهٗ مِنْ مُّحْسِنٍ مَّآ اَجْمَلَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ جَمِيْلٍ مَّآ اَقْبَلَهٗ وَسُبْحَانَهٗ
مِنْ قَابِلٍ مَّآ اَشْكَرَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ شَكُوْرٍ مَّآ اَغْفَرَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ
غَافِرٍ مَّآ اَصْبَرَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ صَبُوْرٍ مَّآ اَجْبَرَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ
جَبَّارٍ مَّآ اَدْيَنَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ دَيَّانٍ مَّآ اَقْضَاهُ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ
قَاضٍ مَّآ اَمْضَاهُ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ مَّاضٍ مَّآ اَنْفَذَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ نَّافِذٍ
مَّآ اَحْلَمَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ حَلِيْمٍ مَّآ اَخْلَقَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ خَالِقٍ
مَّآ اَرْزَقَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ رَّازِقٍ مَّآ اَقْهَرَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ قَاهِرٍ مَّآ
اَنْشَاهُ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ مُّنْشِئٍ مَّآ اَمْلَكَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ مَّالِكٍ مَّآ اَوْلَاهُ
وَسُبْحَانَهٗ مِنْ وَّالٍ مَّآ اَرْفَعَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ رَّفِيْعٍ مَّآ اَشْرَفَهٗ وَسُبْحَانَهٗ
مِنْ شَرِيْفٍ مَّآ اَبْسَطَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ بَاسِطٍ مَّآ اَقْبَضَهٗ وَسُبْحَانَهٗ
مِنْ قَابِضٍ مَّآ اَبْدَاهُ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ بَادٍ مَّآ اَقْدَسَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ
قُدُّوْسٍ مَّآ اَطْهَرَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ طَاهِرٍ مَّآ اَزْكَاهُ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ
زَكِيٍّ مَّآ اَهْدَاهُ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ هَادٍ مَّآ اَصْدَقَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ
صَادِقٍ مَّآ اَعْوَدَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ عَوَّادٍ مَّآ اَفْطَرَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ فَاطِرٍ مَّآ

أَرْجُوْ لَكَ فِيْ هٰذَا الْأَمْرِ خَيْرًا

اَرْعَاهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ رَّاعٍ مَّآ اَدْعَاهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ مُّعِيْنٍ مَّآ اَوْهَبَهُ وَسُبْحَانَهُ
مِنْ وَّهَّابٍ مَّآ اَتْوَبَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ تَوَّابٍ مَّآ اَسْخَاهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ سَخِيٍّ مَّآ اَنْصَرَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ
نَّصِيْرٍ مَّآ اَسْلَمَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ سَلَامٍ مَّآ اَشْفَاهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ
شَافٍ مَّآ اَنْجَاهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ مُّنْجٍ مَّآ اَبَرَّهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ بَآرٍّ
مَّآ اَطْلَبَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ طَالِبٍ مَّآ اَدْرَكَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ مُّدْرِكٍ
مَّآ اَرْشَدَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ رَّشِيْدٍ مَّآ اَعْطَفَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ مُّتَعَطِّفٍ
مَّآ اَعْدَلَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ عَدْلٍ مَّآ اَتْقَنَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ مُّتْقِنٍ
مَّآ اَحْكَمَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ حَكِيْمٍ مَّآ اَكْفَلَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ
كَفِيْلٍ مَّآ اَشْهَدَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ شَهِيْدٍ مَّآ اَحْمَدَهُ وَسُبْحَانَهُ
هُوَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ وَبِحَمْدِهٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ دَافِعِ كُلِّ بَلِيَّةٍ وَّهُوَ
حَسْبِيْ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ط

۱۱۔ دُعائے سمات

یہ جلیل القدر دعا ادعیۂ مشہورہ میں سے ہے۔ اور اکثر علمائے سلف اس دعا کو بالالتزام پڑھا کرتے تھے مستحب ہے کہ اس دعا کو بروز جمعۃ المبارک آخر ساعت میں تلاوت کی جائے۔ المختصر اس دعا کا پڑھنا موجب آمرزش گناہ اور باعث ازدیاد روحانیت و رفع غم و ہم ہے۔ دعا یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الْعَظِيْمِ الْاَعْظَمِ الْاَعَزِّ الْاَجَلِّ الْاَكْرَمِ الَّذِيْٓ اِذَا دُعِيْتَ بِهٖ عَلٰى مَغَالِقِ اَبْوَابِ السَّمَآءِ لِلْفَتْحِ بِالرَّحْمَةِ انْفَتَحَتْ وَاِذَا دُعِيْتَ بِهٖ عَلٰى مَضَآئِقِ اَبْوَابِ الْاَرْضِ لِلْفَرَجِ انْفَرَجَتْ وَاِذَا دُعِيْتَ بِهٖ عَلَى الْعُسْرِ لِلْيُسْرِ تَيَسَّرَتْ وَاِذَا

اس کام میں اپنے لئے بہتری کی امید رکھے۔

دُعِيتَ بِهٖ عَلَى الْاَمْوَاتِ لِلنُّشُوْرِ انْتَشَرَتْ وَ اِذَا دُعِيتَ بِهٖ عَلٰى
كَشْفِ الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ انْكَشَفَتْ وَبِجَلَالِ وَجْهِكَ الْكَرِيْمِ اَكْرَمِ
الْوُجُوْهِ فَاَعَزِّ الْوُجُوْهِ الَّذِيْ عَنَتْ لَهُ الْوُجُوْهُ وَخَضَعَتْ لَهُ الرِّقَابُ
وَخَشَعَتْ لَهُ الْاَصْوَاتُ وَ وَجِلَتْ لَهُ الْقُلُوْبُ مِنْ مَّخَافَتِكَ وَبِقُوَّتِكَ
الَّتِيْ بِهَا تُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِكَ وَتُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا وَبِمَشِيَّتِكَ الَّتِيْ دَانَ لَهَا الْعَالَمُوْنَ وَبِكَلِمَتِكَ
الَّتِيْ خَلَقْتَ بِهَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِحِكْمَتِكَ الَّتِيْ صَنَعْتَ بِهَا
الْعَجَآئِبَ وَخَلَقْتَ بِهَا الظُّلْمَةَ وَجَعَلْتَهَا لَيْلًا وَّجَعَلْتَ اللَّيْلَ
سَكَنًا وَّخَلَقْتَ بِهَا النُّوْرَ وَجَعَلْتَهُ نَهَارًا وَّجَعَلْتَ النَّهَارَ نُشُوْرًا مُّبْصِرًا
وَّخَلَقْتَ بِهَا الشَّمْسَ وَجَعَلْتَ الشَّمْسَ ضِيَآءً وَّخَلَقْتَ بِهَا الْقَمَرَ
وَجَعَلْتَ الْقَمَرَ نُوْرًا وَّخَلَقْتَ بِهَا الْكَوَاكِبَ وَجَعَلْتَهَا نُجُوْمًا وَّ
بُرُوْجًا وَّمَصَابِيْحَ وَزِيْنَةً وَّرُجُوْمًا وَّجَعَلْتَ لَهَا مَشَارِقَ وَمَغَارِبَ
وَجَعَلْتَ لَهَا مَطَالِعَ وَمَجَارِيَ وَجَعَلْتَ لَهَا فَلَكًا وَّمَسَابِحَ وَقَدَّرْتَهَا
فِي السَّمَآءِ مَنَازِلَ فَاَحْسَنْتَ تَقْدِيْرَهَا وَصَوَّرْتَهَا فَاَحْسَنْتَ تَصْوِيْرَهَا
وَاَحْصَيْتَهَا بِاَسْمَآئِكَ اِحْصَآءً وَّ دَبَّرْتَهَا بِحِكْمَتِكَ تَدْبِيْرًا وَّاَحْسَنْتَ
تَدْبِيْرَهَا وَسَخَّرْتَهَا بِسُلْطَانِ اللَّيْلِ وَسُلْطَانِ النَّهَارِ وَالسَّاعَاتِ
وَعَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابِ وَجَعَلْتَ رُؤْيَتَهَا لِجَمِيْعِ النَّاسِ مَرْاًى وَّاحِدًا
وَّاَسْاَلُكَ اللّٰهُمَّ بِمَجْدِكَ الَّذِيْ كَلَّمْتَ بِهٖ عَبْدَكَ وَرَسُوْلَكَ مُوْسٰى
بْنَ عِمْرَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الْمُقَدَّسِيْنَ فَوْقَ اِحْسَاسِ الْكَرُوْبِيِّيْنَ
فَوْقَ غَمَآئِمِ النُّوْرِ فَوْقَ تَابُوْتِ الشَّهَادَةِ فِيْ عَمُوْدِ النَّارِ وَفِيْ
طُوْرِ سَيْنَآءَ وَفِيْ جَبَلِ حُوْرِيْثَ فِي الْوَادِ الْمُقَدَّسِ فِي الْبُقْعَةِ الْمُبَارَكَةِ
مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْاَيْمَنِ مِنَ الشَّجَرَةِ وَفِيْ اَرْضِ مِصْرَ بِتِسْعِ اٰيَاتٍ
بَيِّنَاتٍ وَّيَوْمَ فَرَقْتَ لِبَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ الْبَحْرَ فِي الْمُنْبَجِسَاتِ الَّتِيْ

صَنَعْتَ بِهَا الْعَجَائِبَ فِىْ بَحْرِ سُوْفَ وَعَقَدْتَّ مَاءَ الْبَحْرِ فِىْ قَلْبِ
الْغَمْرِ كَالْحِجَارَةِ وَجَاوَزْتَ بِبَنِىٓ اِسْرَائِيْلَ الْبَحْرَ وَتَمَّتْ كَلِمَتُكَ
الْحُسْنٰى عَلَيْهِمْ بِمَا صَبَرُوْا وَاَوْرَثْتَهُمْ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا
الَّتِىْ بَارَكْتَ فِيْهَا لِلْعَالَمِيْنَ وَاَغْرَقْتَ فِرْعَوْنَ وَجُنُوْدَهٗ وَمَرَاكِبَهٗ
فِى الْيَمِّ وَبِاسْمِكَ الْعَظِيْمِ الْاَعْظَمِ الْاَعَزِّ الْاَجَلِّ الْاَكْرَمِ وَبِمَجْدِكَ
الَّذِىْ تَجَلَّيْتَ بِهٖ لِمُوْسٰى كَلِيْمِكَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِىْ طُوْرِسِيْنَاءَ وَلِاِبْرَاهِيْمَ
عَلَيْهِ السَّلَامُ خَلِيْلِكَ مِنْ قَبْلُ فِىْ مَسْجِدِ الْخَيْفِ وَلِاِسْحٰقَ صَفِيِّكَ عَلَيْهِ
السَّلَامُ فِىْ بِئْرِ شِيَعٍ وَّلِيَعْقُوْبَ نَبِيِّكَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِىْ بَيْتِ اِيْلٍ
وَّاَوْفَيْتَ لِاِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِمِيْثَاقِكَ وَلِاِسْحٰقَ بِحَلْفِكَ وَ
لِيَعْقُوْبَ بِشَهَادَتِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ بِوَعْدِكَ وَلِلدَّاعِيْنَ بِاَسْمَائِكَ
فَاَجَبْتَ وَبِمَجْدِكَ الَّذِىْ ظَهَرَ لِمُوْسَى بْنِ عِمْرَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
عَلٰى قُبَّةِ الرُّمَّانِ وَبِاٰيَاتِكَ الَّتِىْ وَقَعَتْ عَلٰٓى اَرْضِ مِصْرَ بِمَجْدِ الْعِزَّةِ
وَالْغَلَبَةِ بِاٰيَاتٍ عَزِيْزَةٍ وَّبِسُلْطَانِ الْقُوَّةِ وَبِعِزَّةِ الْقُدْرَةِ وَبِشَاْنِ
الْكَلِمَةِ التَّامَّةِ وَبِكَلِمَاتِكَ الَّتِىْ تَفَضَّلْتَ بِهَا عَلٰٓى اَهْلِ السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضِ وَاَهْلِ الدُّنْيَا وَاَهْلِ الْاٰخِرَةِ وَبِرَحْمَتِكَ الَّتِىْ مَنَنْتَ بِهَا
عَلٰى جَمِيْعِ خَلْقِكَ وَبِاسْتِطَاعَتِكَ الَّتِىْ اَقَمْتَ بِهَا عَلَى الْعَالَمِيْنَ وَ
بِنُوْرِكَ الَّذِىْ قَدْ خَرَّ مِنْ فَزَعِهٖ طُوْرُسِيْنَاءَ وَبِعِلْمِكَ وَجَلَالِكَ
وَكِبْرِيَائِكَ وَعِزَّتِكَ وَجَبَرُوْتِكَ الَّتِىْ لَمْ تَسْتَقِلَّهَا الْاَرْضُ وَ
انْخَفَضَتْ لَهَا السَّمٰوٰتُ وَانْزَجَرَ لَهَا الْعُمْقُ الْاَكْبَرُ وَرَكَدَتْ
لَهَا الْبِحَارُ وَالْاَنْهَارُ وَخَضَعَتْ لَهَا الْجِبَالُ وَسَكَنَتْ لَهَا الْاَرْضُ
بِمَنَاكِبِهَا وَاسْتَسْلَمَتْ لَهَا الْخَلَائِقُ كُلُّهَا وَخَفَقَتْ لَهَا الرِّيَاحُ
فِىْ جَرَيَانِهَا وَخَمَدَتْ لَهَا النِّيْرَانُ فِىْٓ اَوْطَانِهَا وَبِسُلْطَانِكَ الَّذِىْ
عُرِفَتْ لَكَ بِهِ الْغَلَبَةُ دَهْرَ الدُّهُوْرِ وَحُمِدْتَ بِهٖ فِى السَّمٰوٰتِ

وَالْاَرْضِيْنَ وَبِكَلِمَاتِكَ كَلِمَةِ الصِّدْقِ الَّتِىْ سَبَقَتْ لِاَبِيْنَا اٰدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَذُرِّيَّتِهٖ بِالرَّحْمَةِ وَاَسْئَلُكَ بِكَلِمَتِكَ الَّتِىْ غَلَبَتْ كُلَّ شَيْءٍ وَبِنُوْرِ وَجْهِكَ الَّذِىْ تَجَلَّيْتَ بِهٖ لِلْجَبَلِ فَجَعَلْتَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا وَّبِمَجْدِكَ الَّذِىْ ظَهَرَ عَلٰى طُوْرِ سَيْنَاءَ فَكَلَّمْتَ بِهٖ عَبْدَكَ وَرَسُوْلَكَ مُوْسَى بْنَ عِمْرَانَ وَبِطَلْعَتِكَ فِىْ سَاعِيْرَ وَظُهُوْرِكَ فِىْ جَبَلِ فَارَانَ بِرَبَوَاتِ الْمُقَدَّسِيْنَ وَجُنُوْدِ الْمَلٰٓئِكَةِ الصَّآفِّيْنَ وَخُشُوْعِ الْمَلٰٓئِكَةِ الْمُسَبِّحِيْنَ وَبِبَرَكَاتِكَ الَّتِىْ بَارَكْتَ فِيْهَا عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِكَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِىْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَبَارَكْتَ لِاِسْحٰقَ صَفِيِّكَ فِىْ اُمَّةِ عِيْسٰى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَبَارَكْتَ لِيَعْقُوْبَ اِسْرَآئِيْلِكَ فِىْ اُمَّةِ مُوْسٰى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَبَارَكْتَ لِحَبِيْبِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِىْ عِتْرَتِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاُمَّتِهٖ اَللّٰهُمَّ وَكَمَا غِبْنَا عَنْ ذٰلِكَ وَلَمْ نَشْهَدْهُ وَاٰمَنَّا بِهٖ وَلَمْ نَرَهُ صِدْقًا وَّعَدْلًا اَنْ تُصَلِّىَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تُبَارِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّتَرَحَّمَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَاَفْضَلِ مَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ فَعَّالٌ لِّمَا تُرِيْدُ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ پس اپنی حاجت بیان کرے اور یہ کہے۔ اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ هٰذَا الدُّعَاءِ وَبِحَقِّ هٰذِهِ الْاَسْمَاءِ الَّتِىْ لَا يَعْلَمُ تَفْسِيْرَهَا وَلَا يَعْلَمُ بَاطِنَهَا غَيْرُكَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّافْعَلْ بِىْ مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ وَلَا تَفْعَلْ بِىْ مَا اَنَا اَهْلُهٗ وَاغْفِرْلِىْ مِنْ ذُنُوْبِىْ مَا تَقَدَّمَ مِنْهَا وَمَا تَاَخَّرَ وَوَسِّعْ عَلَىَّ مِنْ حَلَالِ رِزْقِكَ وَاكْفِنِىْ مُؤْنَةَ اِنْسَانِ سَوْءٍ وَّجَارِ سَوْءٍ وَّقَرِيْنِ سَوْءٍ وَّسُلْطَانِ سَوْءٍ اِنَّكَ عَلٰى مَا تَشَآءُ قَدِيْرٌ وَّبِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ اٰمِيْنَ رَبَّ الْعَالَمِيْنَ۔ بعض نسخوں کے مطابق وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

اِمْشِ عَلٰی حَاجَتِکَ عَلٰی بَرَکَۃِ اللّٰہِ اِذَا فْتَحِ عَلَیْکَ شَیْءٌ لَا یَسُدُّ اَحَدٌ لَا تَخَفْ غَیْرَ اللّٰہِ

کے بعد حاجت طلب کیجئے اور اس طرح کہیے۔ یَا اَللّٰہُ یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ یَا بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۝ اور دُعائے سمات کے بعد یہ دُعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ بِحَقِّ ھٰذَا الدُّعَاءِ وَبِحَقِّ ھٰذِہِ الْاَسْمَاءِ الَّتِیْ لَا یَعْلَمُ تَفْسِیْرَھَا وَلَا تَاْوِیْلَھَا وَلَا بَاطِنَھَا وَلَا ظَاھِرَھَا غَیْرُکَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَرْزُقَنِیْ خَیْرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ۔ پس اپنی حاجات طلب کرے اور کہے۔ وَافْعَلْ بِیْ مَا اَنْتَ اَھْلُہٗ وَلَا تَفْعَلْ بِیْ مَا اَنَا اَھْلُہٗ وَانْتَقِمْ لِیْ مِنْ (دشمن کا نام لے) وَاغْفِرْ لِیْ مِنْ ذُنُوْبِیْ مَا تَقَدَّمَ مِنْھَا وَمَا تَاَخَّرَ وَلِوَالِدَیَّ وَلِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَوَسِّعْ عَلَیَّ مِنْ حَلَالِ رِزْقِکَ وَاکْفِنِیْ مُؤْنَۃَ اِنْسَانِ سَوْءٍ وَّجَارِ سَوْءٍ وَّسُلْطَانِ سَوْءٍ وَّقَرِیْنِ سَوْءٍ وَّیَوْمِ سَوْءٍ وَّسَاعَۃِ سَوْءٍ وَّانْتَقِمْ لِیْ مِمَّنْ یَّکِیْدُنِیْ وَمِمَّنْ یَّبْغِیْ عَلَیَّ وَیُرِیْدُ بِیْ وَبِاَھْلِیْ وَاَوْلَادِیْ وَاِخْوَانِیْ وَجِیْرَانِیْ وَقَرَابَاتِیْ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ظُلْمًا اِنَّکَ عَلٰی مَا تَشَآءُ قَدِیْرٌ وَّبِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ اٰمِیْنَ رَبَّ الْعَالَمِیْنَ پھر کہے اَللّٰھُمَّ بِحَقِّ ھٰذَا الدُّعَاءِ تَفَضَّلْ عَلٰی فُقَرَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِالْغِنٰی وَالثَّرْوَۃِ وَعَلٰی مَرْضَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِالشِّفَآءِ وَالصِّحَّۃِ وَعَلٰی اَحْیَاءِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِاللُّطْفِ وَالْکَرَامَۃِ وَعَلٰی اَمْوَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِالْمَغْفِرَۃِ وَالرَّحْمَۃِ وَعَلٰی مُسَافِرِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِالرَّدِّ اِلٰی اَوْطَانِھِمْ سَالِمِیْنَ غَانِمِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَعِتْرَتِہِ الطَّاھِرِیْنَ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا ۝

۱۲۔ دُعائے حجب

مہج الدعوات میں سید ابن طاؤس علیہ الرحمہ نے اس دُعا کے بہت کچھ فضائل نقل کیے ہیں۔ مختصراً یہ ہیں کہ جو شخص اس دُعا کو پڑھے تو خداوند عالم اس کی دُعا کو قبول فرماتا ہے اگر اس دُعا کو دیوانہ پر پڑھے تو وہ ہوش میں آجائے اور اگر اس دُعا کو اس عورت پر پڑھے کہ جس

وضع حمل دشوار ہو تو خداوند عالم یہ مرحلہ آسان کر دے گا۔ اگر کوئی شخص چالیس شب جمعہ یہ دعا پڑھے تو خداوند عالم اُس کے تمام گناہ بخش دیتا ہے اور کشائش رزق فرماتا ہے۔ دُعا یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ یَا مَنِ احْتَجَبَ بِشُعَاعِ نُوْرِہٖ عَنْ نَوَاظِرِ خَلْقِہٖ یَا
مَنْ تَسَرْبَلَ بِالْجَلَالِ وَالْعَظَمَۃِ وَاشْتَھَرَ بِالتَّجَبُّرِ فِیْ قُدْسِہٖ یَا مَنْ
تَعَالٰی بِالْجَلَالِ وَالْکِبْرِیَاۤءِ فِیْ تَفَرُّدِ مَجْدِہٖ یَا مَنِ انْقَادَتِ الْاُمُوْرُ
بِاَزِمَّتِھَا طَوْعًا لِاَمْرِہٖ یَا مَنْ قَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرَضُوْنَ مُجِیْبَاتٍ
لِدَعْوَتِہٖ یَا مَنْ زَیَّنَ السَّمَاۤءَ بِالنُّجُوْمِ الطَّالِعَۃِ وَجَعَلَھَا ھَادِیَۃً
لِخَلْقِہٖ یَا مَنْ اَنَارَ الْقَمَرَ الْمُنِیْرَ فِیْ سَوَادِ اللَّیْلِ الْمُظْلِمِ بِلُطْفِہٖ یَا
مَنْ اَنَارَ الشَّمْسَ الْمُنِیْرَۃَ وَجَعَلَھَا مَعَاشًا لِخَلْقِہٖ وَجَعَلَھَا مُفَرِّقَۃً
بَیْنَ اللَّیْلِ وَالنَّھَارِ بِعَظَمَتِہٖ یَا مَنِ اسْتَوْجَبَ الشُّکْرَ بِنَشْرِ سَحَاۤئِبِ
نِعَمِہٖ اَسْئَلُکَ بِمُعَاقِدِ الْعِزِّ مِنْ عَرْشِکَ وَمُنْتَھَی الرَّحْمَۃِ مِنْ
کِتَابِکَ وَبِکُلِّ اسْمٍ ھُوَ لَکَ سَمَّیْتَ بِہٖ نَفْسَکَ اَوِ اسْتَاْثَرْتَ بِہٖ
فِیْ عِلْمِ الْغَیْبِ عِنْدَکَ وَبِکُلِّ اِسْمٍ ھُوَ لَکَ اَنْزَلْتَہٗ فِیْ کِتَابِکَ اَوْ
اَثْبَتَّہٗ فِیْ قُلُوْبِ الصَّاۤفِّیْنَ الْحَاۤفِّیْنَ حَوْلَ عَرْشِکَ فَتَرَاجَعَتِ
الْقُلُوْبُ اِلَی الصُّدُوْرِ عَنِ الْبَیَانِ بِاِخْلَاصِ الْوَحْدَانِیَّۃِ وَ
تَحْقِیْقِ الْفَرْدَانِیَّۃِ مُقِرَّۃً لَّکَ بِالْعُبُوْدِیَّۃِ وَ اَنَّکَ اَنْتَ اللّٰہُ اَنْتَ
اللّٰہُ اَنْتَ اللّٰہُ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّاۤ اَنْتَ وَ اَسْئَلُکَ بِالْاَسْمَاۤءِ الَّتِیْ تَجَلَّیْتَ بِھَا
لِلْکَلِیْمِ عَلَی الْجَبَلِ الْعَظِیْمِ فَلَمَّا بَدَاۤ شُعَاعُ نُوْرِ الْحُجُبِ مِنْ
بَھَاۤءِ الْعَظَمَۃِ خَرَّتِ الْجِبَالُ مُتَدَکْدِکَۃً بِعَظَمَتِکَ وَجَلَالِکَ
وَھَیْبَتِکَ وَخَوْفًا مِّنْ سَطْوَتِکَ رَاھِبَۃً مِّنْکَ فَلَاۤ اِلٰہَ اِلَّاۤ اَنْتَ فَلَاۤ
اِلٰہَ اِلَّاۤ اَنْتَ فَلَاۤ اِلٰہَ اِلَّاۤ اَنْتَ وَاَسْئَلُکَ بِالْاِسْمِ الَّذِیْ فَتَقْتَ بِہٖ
رَتْقَ عَظِیْمِ جُفُوْنِ عُیُوْنِ النَّاظِرِیْنَ الَّذِیْ بِہٖ تَدَبُّرُ حِکْمَتِکَ

وَشَوَاهِدُ حُجَجِ اَنْبِيَآئِكَ يَعْرِفُوْنَكَ بِفِطَنِ الْقُلُوْبِ وَاَنْتَ فِيْ غَوَامِضِ مُسَرَّاتِ سَرِيْرَاتِ الْغُيُوْبِ اَسْئَلُكَ بِعِزَّةِ ذٰلِكَ الْاِسْمِ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَصْرِفَ عَنِّيْ وَعَنْ اَهْلِ حُزَانَتِيْ وَ جَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَمِيْعَ الْاٰفَاتِ وَالْعَاهَاتِ وَالْاَعْرَاضِ وَالْاَمْرَاضِ وَالْخَطَايَا وَالذُّنُوْبِ وَالشَّكِّ وَالشِّرْكِ وَالْكُفْرِ وَالشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَالضَّلَالَةِ وَالْمَقْتِ وَالْجَهْلِ وَالْغَضَبِ وَالْعُسْرِ وَالضِّيْقِ وَفَسَادِ الضَّمِيْرِ وَحُلُوْلِ النِّقْمَةِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَآءِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ لَطِيْفٌ لِّمَا تَشَآءُ۔

۱۳۔ دُعائے عدیلہ

اِس دُعا میں اعتقاداتِ حقّہ کا تذکرہ ہے۔ ہر بندہ مومن کو چاہیے کہ اس دُعا کو پڑھتا رہے تاکہ شیطان نزدیک نہ آنے پائے۔ اور اجر و ثواب کا مستحق ہو بلکہ جان کنی کے وقت میت کو اعتقاداتِ حقّہ کی تلقین کرنے کے سلسلے میں اس دُعا کا پڑھنا مستحب ہے۔

دُعا یہ ہے:۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ وَاَنَا الْعَبْدُ الضَّعِيْفُ الْمُذْنِبُ الْعَاصِي الْمُحْتَاجُ الْفَقِيْرُ الْحَقِيْرُ اَشْهَدُ لِمُنْعِمِيْ وَخَالِقِيْ وَرَازِقِيْ وَمُكْرِمِيْ كَمَا شَهِدَ لِذَاتِهٖ وَ شَهِدَتْ لَهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ مِنْ عِبَادِهٖ بِاَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ذُوالنِّعَمِ وَالْاِحْسَانِ وَالْكَرَمِ وَالْاِمْتِنَانِ قَادِرٌ اَزَلِيٌّ عَالِمٌ اَبَدِيٌّ حَيٌّ اَحَدِيٌّ مَوْجُوْدٌ سَرْمَدِيٌّ سَمِيْعٌ بَصِيْرٌ مُرِيْدٌ كَارِهٌ مُدْرِكٌ صَمَدِيٌّ يَّسْتَحِقُّ هٰذِهِ الصِّفَاتِ وَهُوَ عَلٰى مَا هُوَ عَلَيْهِ فِيْ عِزِّ صِفَاتِهٖ كَانَ قَوِيًّا قَبْلَ وُجُوْدِ الْقُدْرَةِ وَالْقُوَّةِ وَكَانَ عَلِيْمًا قَبْلَ

إيجَادِ الْعِلْمِ وَالْعِلَّةِ لَمْ يَزَلْ سُلْطَانًا اِذْ لَا مَمْلَكَةَ وَّلَا مَالَ وَلَمْ
يَزَلْ سُبْحَانًا عَلٰى جَمِيْعِ الْاَحْوَالِ وُجُوْدُهٗ قَبْلَ الْقَبْلِ فِيْ اَزَلِ الْاٰزَالِ
وَبَقَآؤُهٗ بَعْدَ الْبَعْدِ مِنْ غَيْرِ اِنْتِقَالٍ وَّلَا زَوَالٍ غَنِيٌّ فِي الْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ
مُسْتَغْنٍ فِي الْبَاطِنِ وَالظَّاهِرِ لَا جَوْرَ فِيْ قَضِيَّتِهٖ وَلَا مَيْلَ فِيْ مَشِيَّتِهٖ
وَلَا ظُلْمَ فِيْ تَقْدِيْرِهٖ وَلَا مَهْرَبَ مِنْ حُكُوْمَتِهٖ وَلَا مَلْجَاَ مِنْ سَطَوَاتِهٖ
وَلَا مَنْجَا مِنْ نَّقِمَاتِهٖ سَبَقَتْ رَحْمَتُهٗ غَضَبَهٗ وَلَا يَفُوْتُهٗ اَحَدٌ اِذَا
طَلَبَهٗ اَزَاحَ الْعِلَلَ فِي التَّكْلِيْفِ وَسَوَّى التَّوْفِيْقَ بَيْنَ الضَّعِيْفِ وَالشَّرِيْفِ
مَكَّنَ اَدَآءَ الْمَامُوْرِ وَسَهَّلَ سَبِيْلَ اجْتِنَابِ الْمَحْظُوْرِ لَمْ يُكَلِّفِ الطَّاعَةَ
اِلَّا دُوْنَ الْوُسْعِ وَالطَّاقَةِ سُبْحَانَهٗ مَا اَبْيَنَ كَرَمَهٗ وَاَعْلٰى شَانَهٗ
سُبْحَانَهٗ مَا اَجَلَّ نَيْلَهٗ وَاَعْظَمَ اِحْسَانَهٗ بَعَثَ الْاَنْبِيَآءَ لِيُبَيِّنَ عَدْلَهٗ
وَنَصَبَ الْاَوْصِيَآءَ لِيُظْهِرَ طَوْلَهٗ وَفَضْلَهٗ وَجَعَلَنَا مِنْ اُمَّةِ سَيِّدِ الْاَنْبِيَآءِ
وَخَيْرِ الْاَوْلِيَآءِ وَاَفْضَلِ الْاَصْفِيَآءِ وَاَعْلَى الْاَزْكِيَآءِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اٰمَنَّا بِهٖ وَبِمَا دَعَانَا اِلَيْهِ وَبِالْقُرْاٰنِ الَّذِيْ
اَنْزَلَهٗ عَلَيْهِ وَبِوَصِيِّهِ الَّذِيْ نَصَبَهٗ يَوْمَ الْغَدِيْرِ وَاَشَارَ بِقَوْلِهٖ
هٰذَا عَلِيٌّ اِلَيْهِ وَاَشْهَدُ اَنَّ الْاَئِمَّةَ الْاَبْرَارَ وَالْخُلَفَآءَ الْاَخْيَارَ
بَعْدَ الرَّسُوْلِ الْمُخْتَارِ عَلِيٌّ قَامِعُ الْكُفَّارِ وَمِنْ بَعْدِهٖ سَيِّدُ اَوْلَادِهٖ
الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ثُمَّ اَخُوْهُ السِّبْطُ التَّابِعُ لِمَرْضَاتِ اللّٰهِ الْحُسَيْنُ ثُمَّ
الْعَابِدُ عَلِيٌّ ثُمَّ الْبَاقِرُ مُحَمَّدٌ ثُمَّ الصَّادِقُ جَعْفَرٌ ثُمَّ الْكَاظِمُ
مُوْسٰى ثُمَّ الرِّضَا عَلِيٌّ ثُمَّ التَّقِيُّ مُحَمَّدٌ ثُمَّ النَّقِيُّ عَلِيٌّ ثُمَّ الزَّكِيُّ الْعَسْكَرِيُّ الْحَسَنُ
ثُمَّ الْحُجَّةُ الْخَلَفُ الْقَآئِمُ الْمُنْتَظَرُ الْمَهْدِيُّ الْمُرْجَى الَّذِيْ
بِبَقَآئِهٖ بَقِيَتِ الدُّنْيَا وَبِيُمْنِهٖ رُزِقَ الْوَرٰى وَبِوُجُوْدِهٖ ثَبَتَتِ
الْاَرْضُ وَالسَّمَآءُ وَبِهٖ يَمْلَاُ اللّٰهُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَّعَدْلًا بَعْدَ مَا مُلِئَتْ
ظُلْمًا وَّجَوْرًا وَّاَشْهَدُ اَنَّ اَقْوَالَهُمْ حُجَّةٌ وَّامْتِثَالَهُمْ فَرِيْضَةٌ

وَطَاعَتُهُمْ مَفْرُوضَةٌ وَمَوَدَّتُهُمْ لَازِمَةٌ مُقْتَضِيَةٌ وَالْاِقْتِدَآءُ بِهِمْ مُنْجِيَةٌ وَمُخَالَفَتُهُمْ مُرْدِيَةٌ وَهُمْ سَادَاتُ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَجْمَعِيْنَ وَ شُفَعَآءُ يَوْمِ الدِّيْنِ وَاَئِمَّةُ اَهْلِ الْاَرْضِ عَلَى الْيَقِيْنِ وَاَفْضَلُ الْاَوْصِيَآءِ الْمَرْضِيِّيْنَ وَاَشْهَدُ اَنَّ الْمَوْتَ حَقٌّ وَمُسَاَلَةَ مُنْكَرٍ وَّنَكِيْرٍ فِي الْقَبْرِ حَقٌّ وَّالْبَعْثَ حَقٌّ وَّالنُّشُوْرَ حَقٌّ وَّالصِّرَاطَ حَقٌّ وَّالْمِيْزَانَ حَقٌّ وَّالْحِسَابَ حَقٌّ وَّالْكِتَابَ حَقٌّ وَّالْجَنَّةَ حَقٌّ وَّالنَّارَ حَقٌّ وَّاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ اَللّٰهُمَّ فَضْلُكَ رَجَائِيْ وَكَرَمُكَ وَ رَحْمَتُكَ اَمَلِيْ لَا عَمَلَ لِيْ اَسْتَحِقُّ بِهِ الْجَنَّةَ وَلَا طَاعَةَ لِيْ اَسْتَوْجِبُ بِهَا الرِّضْوَانَ اِلَّا اَنِّيْ اِعْتَقَدْتُ بِتَوْحِيْدِكَ وَعَدْلِكَ وَارْتَجَيْتُ اِحْسَانَكَ وَفَضْلَكَ وَتَشَفَّعْتُ اِلَيْكَ بِالنَّبِيِّ وَاٰلِهٖ مِنْ اَحِبَّتِكَ وَاَنْتَ اَكْرَمُ الْاَكْرَمِيْنَ وَاَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اِنِّيْ اَوْدَعْتُكَ يَقِيْنِيْ هٰذَا وَثَبَاتَ دِيْنِيْ وَاَنْتَ خَيْرُ مُسْتَوْدَعٍ وَّقَدْ اَمَرْتَنَا بِحِفْظِ الْوَدَآئِعِ فَرُدَّهٗ عَلَيَّ وَقْتَ حُضُوْرِ مَوْتِيْ وَعِنْدَ مَسْئَلَةِ مُنْكَرٍ وَّنَكِيْرٍ بِمُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۝

۱۴۔ درود طوسی علیہ الرحمۃ

اسناد درود طوسی علیہ الرحمۃ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۝

ہر چند کہ درود طوسی بعض کتب میں مذکور ہے لیکن اصل اس درود کی دعائے توسل ہے۔ اور بروایت ابن بابویہ قمی یہ دعاء آئمہ معصومین سلام اللہ علیہم اجمعین سے

اپنے ارادہ میں خائف نہ ہو انشاء اللہ اس میں بہتری ہے کیونکہ خدا اپنے بندوں پر مہربان ہے

منسوب اور منقول ہے۔ اسی باعث سے اس درود کا اعتبار ہو سکتا ہے۔ اور فائدہ اور طریقہ اس درود کا یہ لکھا ہے کہ جب کوئی حصولِ مطالب کے واسطے اس دعا کو شروع کرے تو ایک دوشنبہ سے شروع کرے، اور دوسرے دوشنبہ کو تمام کرے۔ مگر شروع کرنے سے قبل غسل کرے اور لباس پاکیزہ پہنے اور عطر لگائے اور پڑھنے کے وقت خوشبو اپنے پاس رکھے کہ خدائے تعالیٰ ان کی برکت سے دعا جلد مقبول کرتا ہے اور ہر روز گیارہ بار پڑھے اور سو بار شروع کرتے وقت اور سو بار تمام کرتے وقت یہ درود مختصر پڑھے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اور دوسرا طریقہ اس کا یہ ہے کہ شب جمعہ اول ماہ مابین مغرب وعشاء غسل کرے۔ دو رکعت نماز بہ نیت حاجت ادا کرے اور بتوجہ قلب رو بقبلہ بیٹھ کر آیہ کریمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ موافق اپنے نام کے اعداد کے پڑھے اور چالیس مرتبہ درود پڑھ کر سجدہ میں جائے اور سو بار سَھِّلْ لَنَا بِفَضْلِكَ یَا عَزِیْزُ پڑھے۔ پھر درست بیٹھ کر بتوجہ تمام اس درود معظم کی تلاوت کرے۔ اس کے بعد ہر روز بعد نمازِ صبح ایک مرتبہ پڑھا کرے۔ خدائے تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے دعا اس کی قبول فرمائے اور تمام گناہ اس کے معاف کرے اور ترقی رزق و نعمت و فراوانی مال و دولت عطا کرے۔ اور دشمن اس کے مقہور اور جملہ آفات سے امان الٰہی میں رہے اور روشنیٔ دل حاصل ہو۔ اور بروزِ قیامت بشفاعتِ حضرات چہاردہ معصومین بہشتِ بریں میں مکانِ بلند میں جاگزیں ہو۔ اور عذابِ قبر اور ہولِ قیامت سے امن میں رہے۔ اور آتش دوزخ اس پر حرام ہو۔ اور جملہ بیماریوں اور تکالیف دنیوی سے حفظِ حافظِ حقیقی میں رہے۔

دعائے اعتصام درود طوسیؒ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَیْسَ قَبْلَكَ شَیْءٌ وَّ اَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَیْسَ بَعْدَكَ شَیْءٌ وَّ اَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَیْسَ فَوْقَكَ شَیْءٌ وَّ اَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَیْسَ دُوْنَكَ

شَیْءٍ وَّاَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ یَا کَائِنًا قَبْلَ کُلِّ شَیْءٍ وَّیَا بَاقِیًا بَعْدَ فَنَاءِ کُلِّ شَیْءٍ یَّامَنْ ھُوَ اَقْرَبُ اِلَیَّ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ یَا مَنْ ھُوَ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ یَا مَنْ یَّحُوْلُ بَیْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِہٖ یَا مَنْ ھُوَ بِالْمَنْظَرِ الْاَعْلٰی وَبِالْاُفُقِ الْمُبِیْنِ یَا مَنْ لَّیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ وَّھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ یَا مَنْ ھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اِقْضِ حَاجَاتِیْ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْنَ ۔

درودِ طوسی علیہ الرحمۃ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ وَبَارِکْ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْعَرَبِیِّ الْقُرَشِیِّ الْمَکِّیِّ الْمَدَنِیِّ الْاَبْطَحِیِّ التِّھَامِیِّ السَّیِّدِ الْبَھِیِّ السِّرَاجِ الْمُضِیِّ الْکَوْکَبِ الدُّرِّیِّ صَاحِبِ الْوَقَارِ وَالسَّکِیْنَۃِ الْمَدْفُوْنِ بِاَرْضِ الْمَدِیْنَۃِ الْعَبْدِ الْمُؤَیَّدِ وَالرَّسُوْلِ الْمُسَدَّدِ الْمُصْطَفَی الْاَمْجَدِ الْمَحْمُوْدِ الْاَحْمَدِ حَبِیْبِ اِلٰہِ الْعَالَمِیْنَ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَسَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَشَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ وَرَحْمَۃٍ لِّلْعَالَمِیْنَ اَبِی الْقَاسِمِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ وَعَلٰی اٰلِکَ یَا اَبَا الْقَاسِمِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ یَا اِمَامَ الرَّحْمَۃِ یَا شَفِیْعَ الْاُمَّۃِ یَا کَاشِفَ الْغُمَّۃِ یَا حُجَّۃَ اللّٰہِ عَلٰی خَلْقِہٖ یَا سَیِّدَنَا وَمَوْلٰنَا اِنَّا تَوَجَّھْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِکَ اِلَی اللّٰہِ وَقَدَّمْنَاکَ بَیْنَ یَدَیْ حَاجَاتِنَا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ یَا وَجِیْھًا عِنْدَ اللّٰہِ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ وَبَارِکْ عَلَی السَّیِّدِ الْمُطَھَّرِ وَالْاِمَامِ الْمُظَفَّرِ وَالشُّجَاعِ الْغَضَنْفَرِ اَبِیْ شَبِّیْرٍ وَّشَبَّرَ قَاسِمِ طُوْبٰی وَسَقَرَ الْاَنْزَعِ الْبَطِیْنِ الْاَشْرَفِ الْمَکِیْنِ الْاَشْجَعِ الْمَتِیْنِ الْعَارِفِ الْمُبِیْنِ النَّاصِرِ الْمُعِیْنِ وَلِیِّ الدِّیْنِ الْوَالِیِّ

الْوَلِيِّ السَّيِّدِ الرَّضِيِّ الْإِمَامِ الْوَصِيِّ الْحَاكِمِ بِالنَّصِّ الْجَلِيِّ الْمُخْلِصِ الصَّفِيِّ الْمَدْفُونِ بِالْغَرِيِّ لَيْثِ بَنِي غَالِبٍ مَظْهَرِ الْعَجَائِبِ وَمَظْهَرِ الْغَرَائِبِ وَمُفَرِّقِ الْكَتَائِبِ وَالشِّهَابِ الثَّاقِبِ وَالْهِزَبْرِ السَّالِبِ وَنُقْطَةِ دَائِرَةِ الْمَطَالِبِ اَسَدِ اللّٰهِ الْغَالِبِ غَالِبِ كُلِّ غَالِبٍ وَمَطْلُوبِ كُلِّ طَالِبٍ صَاحِبِ الْمَفَاخِرِ وَالْمَنَاقِبِ اِمَامِ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ الَّذِي حُبُّهٗ فَرْضٌ عَلَى الْحَاضِرِ وَالْغَائِبِ مَوْلَيْنَا وَمَوْلَى الثَّقَلَيْنِ الْإِمَامِ بِالْحَقِّ وَالْاَمِيْرِ الْمُطْلَقِ اَبِي الْحَسَنَيْنِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ صَلَوٰةُ اللّٰهِ وَسَلَامُهٗ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اٰلِكَ يَا اَبَا الْحَسَنَيْنِ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ يَا عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ يَا اَخَ الرَّسُوْلِ يَا زَوْجَ الْبَتُوْلِ يَا اَبَا السِّبْطَيْنِ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللّٰهِ وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَيْ حَاجَاتِنَا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ يَا وَجِيْهًا عِنْدَ اللّٰهِ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ وَبَارِكْ عَلَى السَّيِّدَةِ الْجَلِيْلَةِ الْجَمِيْلَةِ الْمَعْصُوْمَةِ الْمَظْلُوْمَةِ الْكَرِيْمَةِ النَّبِيْلَةِ الْمَكْرُوْبَةِ الْعَلِيْلَةِ ذَاتِ الْاَحْزَانِ الطَّوِيْلَةِ فِي الْمُدَّةِ الْقَلِيْلَةِ الرَّضِيَّةِ الْحَلِيْمَةِ الْعَفِيْفَةِ السَّلِيْمَةِ الْمَجْهُوْلَةِ قَدْرًا وَالْمَخْفِيَّةِ قَبْرًا الْمَدْفُوْنَةِ سِرًّا وَالْمَغْصُوْبَةِ جَهْرًا سَيِّدَةِ نِسَاءِ الْاِنْسِيَّةِ الْحَوْرَاءِ اُمِّ الْاَئِمَّةِ النُّقَبَاءِ النُّجَبَاءِ بِنْتِ خَيْرِ الْاَنْبِيَاءِ الطَّاهِرَةِ الْمُطَهَّرَةِ الْبَتُوْلِ الْعَذْرَاءِ فَاطِمَةَ التَّقِيَّةِ النَّقِيَّةِ الزَّهْرَاءِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهٗ عَلَيْهَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكِ وَعَلٰى ذُرِّيَّتِكِ يَا فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ يَا بِنْتَ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ اَيَّتُهَا الْبَتُوْلُ يَا قُرَّةَ عَيْنِ الرَّسُوْلِ يَا بَضْعَةَ النَّبِيِّ يَا اُمَّ السِّبْطَيْنِ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ يَا سَيِّدَتَنَا وَمَوْلَاتَنَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكِ اِلَى اللّٰهِ وَقَدَّمْنَاكِ بَيْنَ يَدَيْ حَاجَاتِنَا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ يَا وَجِيْهَةً

عِنْدَ اللّٰهِ اشْفَعِیْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ بِحَقِّكِ وَبِحَقِّ بَعْلِكِ وَبِحَقِّ ذُرِّيَّتِكِ الطَّاهِرِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ وَبَارِكْ عَلَى السَّيِّدِ الْمُجْتَبٰى وَالْاِمَامِ الْمُرْتَجٰى سِبْطِ الْمُصْطَفٰى وَابْنِ الْمُرْتَضٰى عَلَمِ الْهُدٰى الْعَالِمِ الرَّفِيْعِ ذِى الْحَسَبِ الْمَنِيْعِ وَالْفَضْلِ الْجَمِيْعِ الشَّفِيْعِ ابْنِ الشَّفِيْعِ الْمَقْتُوْلِ بِالسَّمِّ النَّقِيْعِ الْمَدْفُوْنِ بِاَرْضِ الْبَقِيْعِ الْعَالِمِ بِالْفَرَآئِضِ وَالسُّنَنِ صَاحِبِ الْجُوْدِ وَالْمِنَنِ كَاشِفِ الضُّرِّ وَالْبَلْوٰى وَالْمِحَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ الَّذِىْ عَجَزَ عَنْ عَدِّ مَدَآئِحِهٖ لِسَانُ اللَّسِنِ الْاِمَامِ الْمُؤْتَمَنِ وَالْمَسْمُوْمِ الْمُمْتَحَنِ الْاِمَامِ بِالْحَقِّ اَبِىْ مُحَمَّدِ نِ الْحَسَنِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهٗ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ يَا حَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ اَيُّهَا الْمُجْتَبٰى يَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ يَا بْنَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ يَا بْنَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ يَا سَيِّدِىْ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللّٰهِ وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَىْ حَاجَاتِنَا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ يَا وَجِيْهًا عِنْدَ اللّٰهِ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ وَبَارِكْ عَلَى السَّيِّدِ الزَّاهِدِ وَالْاِمَامِ الْعَابِدِ الرَّاكِعِ السَّاجِدِ وَلِىِّ الْمَلِكِ الْمَاجِدِ وَقَتِيْلِ الْكَافِرِ الْجَاحِدِ زَيْنِ الْمَنَابِرِ وَالْمَسَاجِدِ صَاحِبِ الْمِحْنَةِ وَالْكَرْبِ وَالْبَلَاءِ الْمَدْفُوْنِ بِاَرْضِ كَرْبَلَاءِ سِبْطِ رَسُوْلِ الثَّقَلَيْنِ وَنُوْرِ الْعَيْنَيْنِ مَوْلٰنَا وَمَوْلَى الْكَوْنَيْنِ الْاِمَامِ بِالْحَقِّ اَبِىْ عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهٗ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنِ يَا حُسَيْنَ ابْنَ عَلِيٍّ اَيُّهَا الشَّهِيْدُ الْمَظْلُوْمُ يَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ يَا بْنَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ يَا بْنَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ يَا سَيِّدِىْ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللّٰهِ وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَىْ حَاجَاتِنَا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ يَا وَجِيْهًا

عِنْدَ اللّٰهِ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ وَبَارِكْ عَلَىٰ اَبِي
الْاَئِمَّةِ وَسِرَاجِ الْاُمَّةِ وَكَاشِفِ الْغُمَّةِ وَمُحْيِي السُّنَّةِ وَسَنِيِّ
الْهِمَّةِ وَرَفِيعِ الرُّتْبَةِ وَاَنِيسِ الْكُرْبَةِ وَصَاحِبِ النُّدْبَةِ الْمَدْفُوْنِ
بِاَرْضِ طَيْبَةَ الْمُبَرَّءِ مِنْ كُلِّ شَرٍّ وَشَيْنٍ وَاَفْضَلِ الْمُجَاهِدِيْنَ
وَاَكْمَلِ الشَّاكِرِيْنَ وَالْحَامِدِيْنَ شَمْسِ نَهَارِ الْمُسْتَغْفِرِيْنَ وَقَمَرِ
لَيْلَةِ الْمُتَهَجِّدِيْنَ الْاِمَامِ بِالْحَقِّ زَيْنِ الْعَابِدِيْنَ اَبِي مُحَمَّدٍ عَلِيِّ بْنِ
الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِمَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا
مُحَمَّدٍ يَا عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ يَا زَيْنَ الْعَابِدِيْنَ اَيُّهَا السَّجَّادُ يَا ابْنَ رَسُوْلِ
اللّٰهِ يَا ابْنَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا
اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللّٰهِ وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَيْ
حَاجَاتِنَا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ يَا وَجِيْهًا عِنْدَ اللّٰهِ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ
بِحَقِّكَ وَبِحَقِّ جَدِّكَ وَبِحَقِّ اٰبَائِكَ الطَّاهِرِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ
وَبَارِكْ عَلٰى قَمَرِ الْاَقْمَارِ وَنُوْرِ الْاَنْوَارِ وَقَائِدِ الْاَخْيَارِ وَسَيِّدِ الْاَبْرَارِ
الطُّهْرِ الطَّاهِرِ وَالنَّجْمِ الزَّاهِرِ وَالْبَدْرِ الْبَاهِرِ وَالْبَحْرِ الزَّاخِرِ
وَالدُّرِّ الْفَاخِرِ الْمُلَقَّبِ بِالْبَاقِرِ السَّيِّدِ الْوَجِيْهِ الْاِمَامِ النَّبِيْهِ الْمَدْفُوْنِ
عِنْدَ جَدِّهٖ وَاَبِيْهِ الْحَبْرِ الْمَلِيِّ عِنْدَ الْعَدُوِّ وَالْوَلِيِّ الْاِمَامِ بِالْحَقِّ
الْاَزَلِيِّ اَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِمَا الصَّلٰوةُ
وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا جَعْفَرٍ يَا مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ اَيُّهَا الْبَاقِرُ يَا ابْنَ
رَسُوْلِ اللّٰهِ يَا ابْنَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ يَا سَيِّدَنَا
وَمَوْلٰنَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللّٰهِ وَقَدَّمْنَاكَ
بَيْنَ يَدَيْ حَاجَاتِنَا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ يَا وَجِيْهًا عِنْدَ اللّٰهِ اِشْفَعْ
لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ بِحَقِّكَ وَبِحَقِّ جَدِّكَ وَبِحَقِّ اٰبَائِكَ الطَّاهِرِيْنَ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ وَبَارِكْ عَلَى السَّيِّدِ الصَّادِقِ الصِّدِّيْقِ الْعَالِمِ

لاتغیّر حالک من مکانک تجد الخیر ان شاء الله تعالی۔

الوثیق الحلیم الشفیق الهادی الی الطریق الساقی شیعته من الرحیق ومبلغ اعدائه الی الحریق صاحب الشرف الرفیع ذی الحسب المنیع والفضل الجمیع الشفیع ابن الشفیع المدفون بارض البقیع المهذب المؤید الممجد الامجد الامام بالحق ابی عبدالله جعفر بن محمد صلوات الله وسلامه علیهما الصلوٰة والسلام علیک یا ابا عبدالله یا جعفر بن محمد ایها الصادق یابن رسول الله یابن امیرالمؤمنین یا حجة الله علی خلقه یا سیدنا ومولانا انا توجهنا واستشفعنا وتوسلنا بک الی الله وقدمناک بین یدی حاجاتنا فی الدنیا والاخرة یا وجیها عندالله اشفع لنا عندالله بحقک وبحق جدک وبحق ابائک الطاهرین اللهم صل وسلم وزد وبارک علی السید الکریم والامام الحلیم وسمی الکلیم الصابر الکظیم صاحب العسکر والجیش المدفون بمقابر قریش صاحب الشرف الانور والمجد الاظهر والجبین الازهر والنور الابهر الامام بالحق ابی ابراهیم موسی بن جعفر صلوات الله وسلامه علیه الصلوٰة والسلام علیک یا ابا ابراهیم یا موسی ابن جعفر ایها الکاظم ایها العبد الصالح یابن رسول الله یابن امیرالمؤمنین یا حجة الله علی خلقه یا سیدنا ومولنا انا توجهنا واستشفعنا وتوسلنا بک الی الله وقدمناک بین یدی حاجاتنا فی الدنیا والاخرة یا وجیها عندالله اشفع لنا عندالله بحقک وبحق جدک وابائک الطاهرین اللهم صل وسلم وزد وبارک علی السید المعصوم والامام المظلوم الشهید المسموم والغریب المغموم والقتیل المحروم العالم بالعلم المکتوم البدر فی النجوم الشمس الشموس وانیس النفوس المدفون بارض طوس الرضی المرتضی المجتبی المقتدی الراضی

بِالْقَدَرِ وَالْقَضَاءِ الْاِمَامِ بِالْحَقِّ اَبِی الْحَسَنِ عَلِیِّ بْنِ مُوْسَی الرِّضَا صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهٗ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا الْحَسَنِ يَا عَلِیَّ بْنَ مُوْسٰی اَيُّهَا الرِّضَا يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ يَا ابْنَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰی خَلْقِهٖ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا بِكَ اِلَی اللّٰهِ وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَیْ حَاجَاتِنَا فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ يَا وَجِيْهًا عِنْدَ اللّٰهِ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ بِحَقِّكَ وَبِحَقِّ جَدِّكَ وَبِحَقِّ اٰبَائِكَ الطَّاهِرِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ وَبَارِكْ عَلَی السَّيِّدِ الْعَادِلِ الْعَالِمِ الْعَابِدِ الْفَاضِلِ الْكَامِلِ الْبَاذِلِ الْاَجْوَدِ الْجَوَادِ الْعَارِفِ بِاَسْرَارِ الْمَبْدَءِ وَالْمَعَادِ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ مَّنَاصِ الْمُحِبِّيْنَ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ الْمَذْكُوْرِ فِی الْهِدَايَةِ وَالْاِرْشَادِ الْمَدْفُوْنِ بِاَرْضِ بَغْدَادَ السَّيِّدِ الْعَرَبِیِّ وَالْاِمَامِ الْوَحْمَدِیِّ وَالنُّوْرِ الْمُحَمَّدِیِّ الْمُلَقَّبِ بِالتَّقِیِّ الْاِمَامِ بِالْحَقِّ اَبِیْ جَعْفَرٍ مُّحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهٗ عَلَيْهِمَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا جَعْفَرٍ يَّا مُحَمَّدَ بْنَ عَلِیٍّ اَيُّهَا التَّقِیُّ الْجَوَادُ يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ يَا ابْنَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰی خَلْقِهٖ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلٰنَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَی اللّٰهِ وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَیْ حَاجَاتِنَا فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ يَا وَجِيْهًا عِنْدَ اللّٰهِ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ بِحَقِّكَ وَبِحَقِّ جَدِّكَ وَبِحَقِّ اٰبَائِكَ الطَّاهِرِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ وَبَارِكْ عَلَی الْاِمَامَيْنِ الْهُمَامَيْنِ التَّمَامَيْنِ السَّيِّدَيْنِ السَّنَدَيْنِ الْفَاضِلَيْنِ الْكَامِلَيْنِ الْبَاذِلَيْنِ الْعَادِلَيْنِ الْعَالِمَيْنِ الْعَامِلَيْنِ الْاَوْرَعَيْنِ الْاَطْهَرَيْنِ الشَّمْسَيْنِ الْقَمَرَيْنِ الْكَوْكَبَيْنِ النُّوْرَيْنِ النَّيِّرَيْنِ الْاَسْعَدَيْنِ وَارِثَیِ الْمَشْعَرَيْنِ وَاَهْلَیِ الْحَرَمَيْنِ كَهْفَیِ التُّقٰی غَوْثَیِ الْوَرٰی بَدْرَیِ الدُّجٰی طَوْدَیِ النُّهٰی عَلَمَیِ الْهُدٰی الْمَدْفُوْنَيْنِ بِسُرَّ مَنْ رَّاٰی كَاشِفَیِ الْبَلْوٰی وَالْمِحَنِ صَاحِبَیِ الْجُوْدِ

وَالْمَنِّ الْاِمَامَيْنِ بِالْحَقِّ اَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ النَّقِيِّ وَاَبِي مُحَمَّدٍ
الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْعَسْكَرِيِّ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِمَا اَلصَّلٰوةُ
وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا اَبَا الْحَسَنِ وَيَا اَبَا مُحَمَّدٍ وَيَا عَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ وَ
يَا حَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ اَيُّهَا النَّقِيُّ الْهَادِيُّ وَاَيُّهَا الزَّكِيُّ الْعَسْكَرِيُّ يَا بُنَيَّ
رَسُوْلِ اللّٰهِ يَا بُنَيَّ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ يَا حُجَّتَيِ اللّٰهِ عَلَى الْخَلْقِ اَجْمَعِيْنَ
يَا سَيِّدَيْنَا وَمَوْلَيَيْنَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكُمَا اِلَى اللّٰهِ
وَقَدَّمْنَاكُمَا بَيْنَ يَدَيْ حَاجَاتِنَا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ يَا وَجِيْهَيْنِ
عِنْدَ اللّٰهِ اشْفَعَا لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ بِحَقِّكُمَا وَبِحَقِّ جَدِّكُمَا وَبِحَقِّ اٰبَائِكُمَا
الطَّاهِرِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ وَبَارِكْ عَلٰى صَاحِبِ الدَّعْوَةِ
النَّبَوِيَّةِ وَالصَّوْلَةِ الْحَيْدَرِيَّةِ وَالْعِصْمَةِ الْفَاطِمِيَّةِ وَالْحِلْمِ الْحَسَنِيَّةِ
وَالشُّجَاعَةِ الْحُسَيْنِيَّةِ وَالْعِبَادَةِ السَّجَّادِيَّةِ وَالْمَاٰثِرِ الْبَاقِرِيَّةِ وَ
الْاٰثَارِ الْجَعْفَرِيَّةِ وَالْعُلُوْمِ الْكَاظِمِيَّةِ وَالْحُجَجِ الرَّضَوِيَّةِ وَالْجُوْدِ
التَّقَوِيَّةِ وَالنَّقَاوَةِ النَّقَوِيَّةِ وَالْهَيْبَةِ الْعَسْكَرِيَّةِ وَالْغَيْبَةِ الْاِلٰهِيَّةِ
الْقَائِمِ بِالْحَقِّ وَالدَّاعِيْ اِلَى الصِّدْقِ الْمُطْلَقِ كَلِمَةِ اللّٰهِ وَاَمَانِ اللّٰهِ
وَحُجَّةِ اللّٰهِ الْقَائِمِ بِاَمْرِ اللّٰهِ الْمُقْسِطِ لِدِيْنِ اللّٰهِ الْغَالِبِ بِاَمْرِ اللّٰهِ
وَالذَّابِّ عَنْ حَرَمِ اللّٰهِ اِمَامِ السِّرِّ وَالْعَلَنِ دَافِعِ الْكَرْبِ وَالْمِحَنِ
صَاحِبِ الْجُوْدِ وَالْمَنِّ الْاِمَامِ بِالْحَقِّ اَبِي الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ
صَاحِبِ الْعَصْرِ وَالزَّمَانِ وَخَلِيْفَةِ الرَّحْمٰنِ وَمُظْهِرِ الْاِيْمَانِ وَقَاطِعِ
الْبُرْهَانِ وَشَرِيْكِ الْقُرْاٰنِ وَسَيِّدِ الْاِنْسِ وَالْجَانِّ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ
عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَصِيَّ الْحَسَنِ وَ
الْخَلَفَ الصَّالِحَ يَا اِمَامَ زَمَانِنَا اَيُّهَا الْقَائِمُ الْمُنْتَظَرُ الْمَهْدِيُّ
يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ يَا ابْنَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ يَا اِمَامَ الْمُسْلِمِيْنَ يَا حُجَّةَ
اللّٰهِ عَلَى الْخَلَائِقِ اَجْمَعِيْنَ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا

نیت ڈالراں ڈول نہ کر کیونکہ اللہ اس بندہ کی مدد کرتا ہے جو اپنے بھائی کی مدد کرتا ہے۔

وَتَوَسَّلْنَا بِكَ إِلَى اللّٰهِ وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَيْ حَاجَاتِنَا فِي الدُّنْيَا وَ
الْاٰخِرَةِ يَا وَجِيْهًا عِنْدَ اللّٰهِ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بِحَقِّكَ وَبِحَقِّ
جَدِّكَ وَبِحَقِّ اٰبَائِكَ الطَّاهِرِيْنَ ۔ پس اپنی حاجت بیان کرے اور ہاتھوں کو اٹھا
کر کہے۔ يَا سَادَاتِيْ وَيَا مَوَالِيَّ إِنِّيْ تَوَجَّهْتُ بِكُمْ أَنْتُمْ أَئِمَّتِيْ وَعُدَّتِيْ
لِيَوْمِ فَقْرِيْ وَفَاقَتِيْ وَحَاجَتِيْ إِلَى اللّٰهِ وَتَوَسَّلْتُ بِكُمْ إِلَى اللّٰهِ
وَاسْتَشْفَعْتُ بِكُمْ إِلَى اللّٰهِ وَبِحُبِّكُمْ وَبِقُرْبِكُمْ أَرْجُو النَّجٰوةَ مِنَ اللّٰهِ
فَكُوْنُوْا عِنْدَ اللّٰهِ رَجَائِيْ يَا سَادَاتِيْ يَا أَوْلِيَاءَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكُمْ أَجْمَعِيْنَ
اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ بِحَقِّ هٰؤُلَاءِ الْأَئِمَّةِ الْمَعْصُوْمِيْنَ الْمَظْلُوْمِيْنَ الْهَادِيْنَ
الْمَهْدِيِّيْنَ الْمُطَهَّرِيْنَ أَسْئَلُكَ أَنْ تَغْفِرَ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَتُوْصِلَنِيْ إِلٰى
مُرَادِيْ وَمَطْلُوْبِيْ وَادْفَعْ عَنِّيْ شَرَّ جَمِيْعِ خَلْقِكَ بِرَحْمَتِكَ وَكَرَمِكَ
وَعَفْوِكَ وَإِحْسَانِكَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ
اَللّٰهُمَّ إِنَّ هٰؤُلَاءِ أَئِمَّتُنَا وَسَادَتُنَا وَقَادَتُنَا وَكُبَرَاؤُنَا وَشُفَعَاؤُنَا بِهِمْ
أَتَوَلّٰى وَمِنْ أَعْدَائِهِمْ أَتَبَرَّءُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُمْ
وَعَادِ مَنْ عَادَاهُمْ وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَهُمْ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَهُمْ وَانْصُرْ
شِيْعَتَهُمْ وَالْعَنْ عَلٰى مَنْ ظَلَمَهُمْ وَاغْضَبْ عَلٰى مَنْ جَحَدَهُمْ وَعَجِّلْ
فَرَجَهُمْ وَأَهْلِكْ عَدُوَّهُمْ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ مِنَ الْأَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ
إِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ اٰمِيْنَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ ۔ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا فِي الدُّنْيَا
زِيَارَتَهُمْ وَفِي الْاٰخِرَةِ شَفَاعَتَهُمْ وَزِدْنَا مَحَبَّتَهُمْ وَاحْشُرْنَا مَعَهُمْ
وَفِيْ زُمْرَتِهِمْ وَتَحْتَ لِوَائِهِمْ وَلَا تُفَرِّقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
وَاغْفِرْ وَارْحَمْ بِمَنِّكَ وَكَرَمِكَ يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِيْنَ وَيَا أَرْحَمَ
الرَّاحِمِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّفَرِّجْ عَنَّا بِهِمْ كُلَّ غَمٍّ وَّاكْشِفْ عَنَّا بِهِمْ كُلَّ هَمٍّ
وَّاقْضِ لَنَا بِهِمْ كُلَّ حَاجَةٍ مِّنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ

عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ اَعِذْنَا بِهِمْ مِّنْ شَرِّ مَا خَلَقْتَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ احْفَظْ بِهِمْ عِتْرَتَنَا وَاسْتُرْ بِهِمْ عَوْرَتَنَا وَاكْفِنَا بِهِمْ بَغْيَ مَنْ بَغٰی عَلَيْنَا وَانْصُرْنَا بِهِمْ عَلٰی مَنْ عَادٰنَا وَ اَعِذْنَا بِهِمْ مِّنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ وَمِنْ جَوْرِ السُّلْطَانِ الْعَنِيْدِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ اجْعَلْنَا بِهِمْ فِيْ سِتْرِكَ وَ فِيْ حِفْظِكَ وَ فِيْ كَنَفِكَ وَ فِيْ حِرْزِكَ وَ فِيْ اَمَانِكَ عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَآؤُكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ تَوَكَّلْتُ عَلَی الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا وَّ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَحْدَهٗ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَعِتْرَتِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۔

۱۵۔ دُعائے سباسب

یہ جلیل القدر دُعا جناب حجۃ اللہ الرحمان صاحب العصر والزمان عجل اللہ فرجہ سے منسوب ہے۔ یہ دُعا دشمنوں کے شر سے بچنے کے لئے سحر کو باطل کرنے اور دینی و دنیوی مقاصد کے پورا ہونے کے لیئے مجرّب اور بارہا دفعہ کی آزمودہ ہے۔ اِس دُعائے مبارکہ کو نصف شب گذرنے کے بعد پڑھنا مناسب ہے اور یہی وقت قبولیتِ دُعا کے لئے مخصوص ہے۔ اگرچہ بوقتِ ضرورت ہر وقت پڑھ سکتے ہیں جتنی بار چاہیں پڑھیں۔ تعداد معین نہیں ہے۔ چونکہ یہ دُعا ایسے امام سے تعلیم کی ہوئی ہے جو اب تک بحکمِ خداوندِ عالم زندہ وحیات ہیں۔ اگرچہ نظروں سے پوشیدہ ہیں۔ لہٰذا اِس دعا کے سریع الاثر ہونے میں کوئی کلام نہیں۔ اور وہ دُعا یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

فَاَوْجَسَ فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً مُّوْسٰی قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰی

وَاَلْقِ مَا فِیْ یَمِیْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا اِنَّمَا صَنَعُوْا كَیْدُ سٰحِرٍ ط وَلَا
یُفْلِحُ السّٰحِرُ حَیْثُ اَتٰی ہ فَاُلْقِیَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ
هٰرُوْنَ وَمُوْسٰی ہ فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوْا صٰغِرِیْنَ ہ فَوَقَعَ الْحَقُّ
وَبَطَلَ مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ہ فَاَوْحَیْنَآ اِلٰی مُوْسٰٓی اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ
الْبَحْرَ فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِیْمِ ہ عُذْتُ بِاللّٰهِ رَبِّیْ وَ
رَبِّ كُلِّ شَیْءٍ مِّنْ سِحْرِ كُلِّ سَاحِرٍ وَّغَدْرِ كُلِّ غَادِرٍ وَّمَكْرِ كُلِّ مَاكِرٍ وَّ
مِنْ شَرِّ كُلِّ سَآمَّةٍ وَّهَامَّةٍ وَّلَامَّةٍ وَّمِنْ شَرِّ كُلِّ ذِیْ شَرٍّ وَّاسْتِلَابِ
كُلِّ ذِیْ صَوْلَةٍ وَّغَلَبَةِ كُلِّ عَدُوٍّ وَّشَمَاتَةِ كُلِّ كَاشِحٍ اَدْرَءُ بِاللّٰهِ
فِیْ نُحُوْرِهِمْ وَاَسْتَعِیْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِهِمْ وَاَسْتَعِیْنُ بِاللّٰهِ عَلَیْهِمْ
تَدَرَّعْتُ بِحَوْلِ اللّٰهِ مِنْ نَّقْلَتِهِمْ وَتَحَصَّنْتُ بِقُوَّةِ اللّٰهِ مِنْ جُنُوْدِهِمْ
وَدَفَعْتُهُمْ عَنِّیْ بِدِفَاعِ اللّٰهِ الْقَاهِرِ وَسُلْطَانِهِ الْبَاهِرِ وَرَمَیْتُهُمْ
بِسَهْمِ اللّٰهِ الْقَاتِلِ وَسَیْفِهِ الْقَاطِعِ اَخَذْتُهُمْ بِبَطْشِ اللّٰهِ وَطَرَدْتُّهُمْ
بِاِذْنِ اللّٰهِ وَفَرَّقْتُهُمْ تَفْرِیْقًا بِحَوْلِ اللّٰهِ مَزَّقْتُهُمْ تَمْزِیْقًا بِقُوَّةِ
اللّٰهِ شَتَّتُّهُمْ تَشْتِیْتًا بِمَنَعَةِ اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَظِیْمِ ہ
غَلَبْتُ مَنْ نَّاوَانِیْ بِجُنْدِ اللّٰهِ الْاَغْلَبِ وَقَهَرْتُ مَنْ عَادَانِیْ بِسُلْطَانِ
اللّٰهِ الْاَكْبَرِ وَدَمَّرْتُ مَنْ قَصَدَنِیْ بِحَوْلِ اللّٰهِ الْاَعْظَمِ وَتَبَرَّاْتُ
مَنْ اٰذَانِیْ بِاَخْذِ اللّٰهِ الْاَسْرَعِ وَدَفَعْتُ مَنِ اعْتَدٰی عَلَیَّ بِجَلَالِ اللّٰهِ
الْاَمْنَعِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ وَلَا مَنَعَةَ وَلَا عَوْنَ وَلَا نَصْرَ وَلَا
اَیْدَ وَلَا عِزَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ہ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی سَیِّدِنَا
وَنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّاهِرِیْنَ ہ هَزَمْتُ الْاَحْزَابَ بِسَطْوَةِ
اللّٰهِ قَذَفْتُ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ بِاِذْنِ اللّٰهِ سَلَّطْتُّ عَلٰٓی اَفْئِدَتِهِمُ
الرَّوْعَ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَفَرَّقْتُهُمْ تَفْرِیْقًا بِسُلْطَانِ اللّٰهِ مَزَّقْتُهُمْ
تَمْزِیْقًا بِقُوَّةِ اللّٰهِ دَمَّرْتُهُمْ تَدْمِیْرًا بِقُدْرَةِ اللّٰهِ اَخَذْتُ

لا تعجل في هذا الامر فان الامور مرهونة باوقاتها والله رحيم بالعباد

أسماءهم وأبصارهم وجوارحهم وأدركاهم ببطش الله القوي
الشديد وشدته ودفعتهم عنا بحول الله العلي العظيم وقوته
وهزمتهم وجنودهم وأبطالهم وشجعانهم وأنصارهم و
أعوانهم بأيد الله المتين ونصر الله المبين مهزومين مرعوبين
خائفين خائبين محسورين مغلوبين مكسورين مأسورين
مبهورين مكهورين مقهورين اللهم ادفعهم عنا بحولك وقوتك وبطشك
وسطوتك مفرقين ممزقين مبهورين مكهورين مقهورين
مدحورين مذعورين صاغرين خاسرين مخذولين مغلوبين
مبهوتين مشموتين متبدلين تائهين في ذهابهم عامهين
في إيابهم حائرين في مآبهم صائرين في تبابهم مشغولين
بأجسادهم مكلومين في أبدانهم مجروحين في آرائهم مضروبين
برقابهم ممنوعين عن سهامهم مردوعين عن مرامهم
مجبوهين في كرتهم مصروعين عن وجهتهم شتاتا من
متوجههم شتاتا عن مجتمعهم مطبوعا على قلوبهم مختوما
على أفئدتهم مغشيا على أبصارهم معقودا على ألسنتهم مربوطا
على أحلامهم وأفهامهم مشدودا على أيديهم وأرجلهم
مدروءا بك اللهم في نحورهم مستعاذا بك من شرورهم
مستغاثا بك عليهم اللهم فخذهم أخذك السريع وسلط
عليهم بأسك الفجيع مدفوعين مصروعين منزوعين
في أنفسهم مسحورين في أبشارهم مكبوبين على وجوههم
ومناخرهم مخنوقين بحبائلهم وأوتارهم مقيدين بالسلاسل
مكبلين بالأغلال مقرنين في الأصفاد مطروقين بمطارق
البلايا مصعوقين بصواعق المنايا مقطوعا دابرهم مفجوعا

غَابِرُهُمْ مَسْلُوبًا سَالِبُهُمْ مَغْلُوبًا غَالِبُهُمْ يَا مَوْجُودًا عِنْدَ الشَّدَائِدِ
اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ
اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغَالِبُوْنَ اِنَّ وَلِيِّيَ اللّٰهُ
الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتَابَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِيْنَ اِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِيْنَ
فَاَيَّدْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلٰى عَدُوِّهِمْ فَاَصْبَحُوْا ظَاهِرِيْنَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا
اللّٰهُ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَاَعَزَّ جُنْدَهٗ وَهَزَمَ
الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ فَلَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ه اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ
الْعٰلَمِيْنَ اَصْبَحْتُ فِيْ حِمَى اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يُسْتَبَاحُ وَفِيْ ذِمَّتِهِ الَّتِيْ
لَا تُخْفَرُ وَفِيْ جِوَارِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يُمْنَعُ وَفِيْ عِزَّةِ اللّٰهِ الَّتِيْ لَا تُسْتَذَلُّ
وَلَا تُقْهَرُ وَفِيْ حِزْبِهِ الَّذِيْ لَا يُهْزَمُ وَفِيْ جُنْدِهِ الَّذِيْ لَا
يُغْلَبُ وَفِيْ حَرِيْمِهِ الَّذِيْ لَا يُسْتَبَاحُ بِاللّٰهِ اسْتَفْتَحْتُ وَبِاللّٰهِ اسْتَنْجَحْتُ
وَتَعَزَّزْتُ وَتَعَوَّذْتُ وَانْتَصَرْتُ وَبِعِزَّةِ اللّٰهِ تَقَوَّيْتُ عَلٰى اَعْدَائِيْ بِجَلَالِ
اللّٰهِ وَكِبْرِيَائِهِ ظَهَرْتُ عَلَيْهِمْ وَقَهَرْتُهُمْ بِحَوْلِ اللّٰهِ وَقُوَّتِهِ وَ
تَقَوَّيْتُ وَاحْتَرَسْتُ وَاسْتَعَنْتُ عَلَيْهِمْ بِاللّٰهِ وَفَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَى اللّٰهِ
حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ وَتَرٰهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ
وَصُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ اَتٰى اَمْرُ اللّٰهِ عَلَتْ كَلِمَةُ اللّٰهِ
وَلَاحَتْ حُجَّةُ اللّٰهِ عَلٰى اَعْدَاءِ اللّٰهِ الْفَاسِقِيْنَ وَجُنُوْدِ اِبْلِيْسَ اَجْمَعِيْنَ
لَنْ يَّضُرُّوْكُمْ اِلَّا اَذًى وَّاِنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ يُوَلُّوْكُمُ الْاَدْبَارَ ثُمَّ
لَا يُنْصَرُوْنَ ه ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ ط اَيْنَمَا ثُقِفُوْا
اُخِذُوْا وَقُتِّلُوْا تَقْتِيْلًا ه لَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ جَمِيْعًا اِلَّا فِيْ قُرًى مُّحَصَّنَةٍ
اَوْ مِنْ وَّرَاءِ جُدُرٍ ط بَاْسُهُمْ بَيْنَهُمْ شَدِيْدٌ تَحْسَبُهُمْ جَمِيْعًا وَّقُلُوْبُهُمْ
شَتّٰى ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ تَحَصَّنْتُ مِنْهُمْ بِاَحْصَنِ الْحُصُوْنِ
فَمَا اسْطَاعُوْا اَنْ يَّظْهَرُوْهُ وَمَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا وَّاَوَيْتُ اِلٰى رُكْنٍ

تعوذك عمّا نويت خيرٌ لك اصبر تظفر بالسعادة اِنشاء الله تعالیٰ

شَدِيدٍ وَّالتجأتُ إلىٰ كَهفٍ مَّنِيعٍ وَّتَمَسَّكتُ بِالحَبلِ المَتِينِ ۝ وتَدَرَّعتُ بِدِرعِ اللهِ الحَصِينَةِ وَتَدَرَّقتُ بِدَرقَةِ اَمِيرِ المُؤمِنِينَ عَلَيهِ السَّلَامُ وَتَعَوَّذتُ بِعُوذَتِهٖ وَتَخَتَّمتُ بِخَاتَمِ سُلَيمَانَ ابنِ دَاوٗدَ عَلَيهِمَا السَّلَامُ ۝ فَاَنَا حَيثُمَا سَلَكتُ اٰمِنٌ مُّطمَئِنٌّ وَّعَدُوِّی فِی الاَهوَالِ حَيرَانٌ قَد حُفَّ بِالمَهَانَةِ وَاُلبِسَ بِالذُّلِّ وَالصِّغَارِ وَقُمِعَ بِالصِّفَادِ وَضَرَبتُ عَلیٰ نَفسِی سُرَادِقَ الحِيَاطَةِ وَاَدخَلتُ عَلَىَّ هَيَاكِلَ الهَيبَةِ وَتَتَوَّجتُ بِتَاجِ الكَرَامَةِ وَتَقَلَّدتُ بِسَيفِ العِزِّ الَّذِی لَا يُفَلُّ وَ خَفِيتُ عَنِ العُيُونِ وَتَوَارَيتُ عَنِ الظُّنُونِ وَاَمِنتُ عَلیٰ رُوحِی وَسَلِمتُ عَن اَعدَآئِی فَهُم لِی خَاضِعُونَ وَعَنِّی خَآئِفُونَ مِنِّی نَافِرُونَ كَاَنَّهُم حُمُرٌ مُّستَنفِرَةٌ فَرَّت مِن قَسوَرَةٍ قَصُرَت اَيدِيهِم عَن بُلُوغِ مَا يُؤَمِّلُونَهٗ فِیَّ وَصُمَّت اٰذَانُهُم عَن سَمَاعِ كَلَامٍ يُؤذِينِی وَعَمِيَت اَبصَارُهُم عَنِّی وَخَرِسَت اَلسِنَتُهُم عَن ذِكرِی وَذَهَلَت عُقُولُهُم عَن مَّعرِفَتِی وَتَخَوَّفَت وَخَفَقَت قُلُوبُهُم مِنِّی وَارتَعَدَت فَرَآئِصُهُم مِّن مَّخَافَتِی وَانفَلَّ حَدُّهُم وَانكَسَرَت شَوكَتُهُم وَانحَلَّ عَزمُهُم وَتَشَتَّتَ جَمعُهُم وَافتَرَقَت اُمُورُهُم وَاختَلَفَت كَلِمَاتُهُم وَضَعُفَ جُندُهُم وَانهَزَمَ جَيشُهُم فَوَلَّوا مُدبِرِينَ سَيُهزَمُ الجَمعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ بَلِ السَّاعَةُ مَوعِدُهُم وَالسَّاعَةُ اَدهٰی وَاَمَرُّ عَلَوتُ عَلَيهِم بِعُلُوِّ اللهِ الَّذِی كَانَ يَعلُوا بِهٖ عَلِیٌّ عَلَيهِ السَّلَامُ صَاحِبُ الحُرُوبِ وَمُنَكِّسُ الرَّايَاتِ وَمُفَرِّقُ الاَقرَانِ وَتَعَوَّذتُ مِنهُم بِالاَسمَاءِ الحُسنیٰ وَكَلِمَاتِهِ العُليَا وَظَهَرتُ عَلیٰ اَعدَآئِی بِبَاسٍ شَدِيدٍ وَّاَمرٍ عَتِيدٍ وَّاَذلَلتُهُم وَتَمَعَّنتُ رُءُوسَهُم وَوَطِئتُ رِقَابَهُم وَظَلَّت اَعنَاقُهُم لِی خَاضِعِينَ تَدخَابَ مَن نَّاوَانِی وَهَلَكَ مَن عَادَانِی فَاَنَا المُؤَيَّدُ المَحبُورُ

الْمُظَفَّرُ الْمَنْصُوْرُ قَدْ لَزِمَتْنِيْ كَلِمَةُ التَّقْوٰى وَاسْتَمْسَكْتُ بِالْعُرْوَةِ
الْوُثْقٰى وَاعْتَصَمْتُ بِالْحَبْلِ الْمَتِيْنِ فَلَنْ يَّضُرَّنِيْ بَغْيُ الْبَاغِيْنَ وَلَا
كَيْدُ الْكَائِدِيْنَ وَلَا حَسَدُ الْحَاسِدِيْنَ اَبَدَ الْاٰبِدِيْنَ وَدَهْرَ الدَّاهِرِيْنَ ۝
فَلَنْ يَّرَانِيْ اَحَدٌ وَّلَنْ تَجِدَنِيْ اَحَدٌ وَّلَنْ يَّقْدِرَ عَلَيَّ اَحَدٌ قُلْ اِنَّمَا
اَدْعُوْا رَبِّيْ لَا اُشْرِكُ بِهٖ اَحَدًا يَا مُتَفَضِّلُ تَفَضَّلْ عَلَيَّ بِالْاَمْنِ عَلٰى
رُوْحِيْ وَالسَّلَامَةِ مِنْ اَعْدَآئِيْ وَحُلْ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ بِالْمَلٰٓئِكَةِ الْغِلَاظِ
الشِّدَادِ وَاَيِّدْنِيْ بِالْجُنُوْدِ الْكَثِيْرَةِ وَالْاَرْوَاحِ الْمُطِيْعَةِ فَيَحْصِبُوْنَهُمْ
بِالْحُجَّةِ الْبَالِغَةِ وَيَقْذِفُوْنَهُمْ بِالْاَحْجَارِ الدَّامِغَةِ وَيَضْرِبُوْنَهُمْ
بِالسَّيْفِ الْقَاطِعِ وَيَرْمُوْنَهُمْ بِالشِّهَابِ الثَّاقِبِ وَالْحَرِيْقِ اللَّاهِبِ
وَالشُّوَاظِ الْمُحْرِقِ وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ دُحُوْرًا وَّلَهُمْ
عَذَابٌ وَّاصِبٌ اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ اِنِّيْ قَذَفْتُهُمْ وَرَجَزْتُهُمْ
وَدَهَرْتُهُمْ وَغَلَبْتُهُمْ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَطٰهٰ وَيٰسٓ
وَالذّٰرِيٰتِ وَالطَّوَاسِيْنِ وَالتَّنْزِيْلِ وَالْحَوَامِيْمِ وَكٓهٰيٰعٓصٓ وَحٰمٓ عٓسٓقٓ
وَقٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ ط وَنٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ وَبِمَوَاقِعِ النُّجُوْمِ
وَالطُّوْرِ وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ فِيْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ وَّالْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ وَالسَّقْفِ
الْمَرْفُوْعِ وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ مَّا لَهٗ مِنْ دَافِعٍ
فَوَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ وَعَلٰى اَعْقَابِهِمْ نَاكِصِيْنَ وَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ
جٰثِمِيْنَ فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ
وَانْقَلَبُوْا صٰغِرِيْنَ وَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ۝ فَوَقٰهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ
مَا مَكَرُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ وَحَاقَ بِاٰلِ
فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِ وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ ط وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ط
اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ
فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ

مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ وَّاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ ط وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ
عَظِيْمٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ وَاَدْرَءُ بِكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ
وَاَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا عِنْدَكَ يَا اَللّٰهُ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ
الْعَلِيْمُ ہ جِبْرَآئِيْلُ عَنْ يَمِيْنِيْ وَمِيْكَآئِيْلُ عَنْ يَّسَارِيْ وَمُحَمَّدٌ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ اَمَامِيْ وَاَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَآئِيْ وَاللّٰهُ
تَعَالٰى مُطِلٌّ عَلَيَّ يَا مَنْ جَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا اُحْجُبْ بَيْنِيْ
وَبَيْنَ اَعْدَآئِيْ فَلَنْ يَّصِلُوْٓا اِلَيَّ اَبَدًا بِشَيْءٍ يَّسُوْٓءُنِيْ وَبَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ
سِتْرُ اللّٰهِ اِنَّ سِتْرَ اللّٰهِ كَانَ مَحْفُوْظًا حَسْبِيَ اللّٰهُ الَّذِيْ يَكْفِيْ مَا لَا
يَكْفِيْ اَحَدٌ سِوَاهُ ہ وَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ
لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا وَّجَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً
اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا وَّاِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِي الْقُرْاٰنِ
وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا اِنَّا جَعَلْنَا فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا
فَهِيَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ
سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ہ اَللّٰهُمَّ
اضْرِبْ عَلَيَّ سُرَادِقَ حِفْظِكَ الَّذِيْ لَا تَهْتِكُهُ الرِّيَاحُ وَلَا تَخْرِقُهُ
الرِّمَاحُ وَقِ رُوْحِيْ بِرُوْحِ قُدْسِكَ الَّذِيْ مَنْ اَلْقَيْتَهٗ عَلَيْهِ اَصْبَحَ مُعَظَّمًا
فِيْ عُيُوْنِ النَّاظِرِيْنَ وَكَبِيْرًا فِيْ صُدُوْرِ الْخَلْقِ اَجْمَعِيْنَ ہ وَوَفِّقْ لِيْ
بِاَسْمَآئِكَ الْحُسْنٰى وَاَمْثَالِكَ الْعُلْيَا وَاجْعَلْ صَلَاحِيْ فِيْ جَمِيْعِ مَا
اُؤَمِّلُهٗ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاصْرِفْ عَنِّيْ اَبْصَارَ النَّاظِرِيْنَ
وَاصْرِفْ قُلُوْبَهُمْ مِنْ شَرِّ مَا يُضْمِرُوْنَ اِلٰى خَيْرِ مَا لَا يَمْلِكُهٗ اَحَدُهٗ
اَللّٰهُمَّ اَنْتَ مَلَاذِيْ فَبِكَ اَلُوْذُ وَاَنْتَ عِيَاذِيْ فَبِكَ اَعُوْذُ يَا مَنْ
ذَلَّتْ لَهٗ رِقَابُ الْجَبَابِرَةِ وَخَضَعَتْ لَهٗ اَعْنَاقُ الْفَرَاعِنَةِ اَجِرْنِيْ
مِنْ خِزْيِكَ وَمِنْ كَشْفِ سِتْرِكَ وَمِنْ نِّسْيَانِ ذِكْرِكَ وَالْاِنْصِرَافِ

اس کام کے لئے جانا نہایت خوب اور بہتر ہے۔

عَنْ شُکْرِكَ اَنَا فِیْ كَنَفِكَ فِیْ لَيْلِیْ وَنَهَارِیْ وَ وَطَنِیْ وَ اَسْفَارِیْ ذِکْرُكَ شِعَارِیْ وَالثَّنَآءُ عَلَيْكَ دِثَارِیْ اَللّٰهُمَّ اِنَّ خَوْفِیْ اَصْبَحَ وَ اَمْسٰی مُسْتَجِيْرًا بِاَمَانِكَ فَاَجِرْنِیْ مِنْ خِزْيِكَ وَ مِنْ شَرِّ عِبَادِكَ وَاضْرِبْ عَلَیَّ سُرَادِقَ حِفْظِكَ وَ اَدْخِلْنِیْ فِیْ حِفْظِ عِنَايَتِكَ وَ جُدْ عَلَیَّ بِخَيْرٍ مِّنْكَ وَ اكْفِنِیْ مِنْ مَّؤُوْنَةِ اِنْسَانٍ سَوْءٍ وَّ اَعُوْذُبِكَ مِنْ قَرِيْنِ سَوْءٍ وَّ سَاعَةِ سَوْءٍ وَّ شَمَاتَةِ الْاَعْدَآءِ وَجَهْدِ الْبَلَآءِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ طَوَارِقِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ اِلَّا طَارِقًا يَّطْرُقُ بِخَيْرٍ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ہ وَالضُّحٰی ہ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰی ہ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَ مَا قَلٰی ہ وَ لَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰی ہ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰی ہ اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰی ہ وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰی ہ وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰی ہ فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ ہ وَ اَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ہ وَ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ہ

اسناد

دعائے نورِ صغیر

سیّد ابن طاؤس علیہ الرحمہ نے سلمان فارسی رضوان اللہ علیہ سے روایت کی ہے کہ حضرت فاطمۃ الزہرا نے مجھ کو رطب عنایت فرمایا جس میں گٹھلی نہ تھی اور فرمایا یہ اس درخت کا ہے جو خداوند عالم نے میرے لیے بہشت میں لگایا ہے۔ بسبب چند کلمات کے جو میرے پدر بزرگوار نے مجھے تعلیم فرمائے اور جنہیں میں ہر صبح و شام پڑھتی ہوں اگر چاہتے ہو کہ جب تک زندہ ہو تپ میں ہرگز مبتلا نہ ہو تو یہ دعا پڑھا کرو۔ سلمان کہتے ہیں کہ میں نے اہل مکہ و مدینہ سے ہزار نفر کو یہ دعا تعلیم کی ان سب کو خدا نے شفا دی۔ (اس دعا کو صاحب تپ پڑھے مفید و مجرب ہے۔

دعائے نور صغیر (مترجم)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ جو بخشش کرنیوالا مہربان ہے

بِسۡمِ اللّٰہِ النُّوۡرِ بِسۡمِ اللّٰہِ نُوۡرِ النُّوۡرِ بِسۡمِ اللّٰہِ نُوۡرٌ عَلٰی نُوۡرٍ

اس اللہ کے نام سے جو ہر شے کو روشن کرنیوالا ہے اور اس اللہ کے نام سے جو نور کا روشن کرنیوالا ہے اور اس اللہ کے نام سے جس کی

بِسۡمِ اللّٰہِ الَّذِیۡ ھُوَ مُدَبِّرُ الۡاُمُوۡرِ بِسۡمِ اللّٰہِ الَّذِیۡ خَلَقَ

روشنی ہر روشنی پر فائق ہے اور ہم اس اللہ کے نام سے شروع کرتے ہوئے اپنے بگڑے کاموں کے بننے کی تمنا کرتے ہیں جو

النُّوۡرَ مِنَ النُّوۡرِ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ خَلَقَ النُّوۡرَ مِنَ النُّوۡرِ

تمام کام درست کرنے والا ہے۔ اس اللہ کے نام سے جس نے پیدا کیا نور سے نور کو تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے نور

وَ اَنۡزَلَ النُّوۡرَ عَلَی الطُّوۡرِ وَ الۡبَیۡتِ الۡمَعۡمُوۡرِ وَ السَّقۡفِ

کو نور سے پیدا کیا۔ اور نازل کیا نور کو طور پر اور اس گھر پر جو ہجوم ملائکہ سے آباد ہے۔ اور اس بام فلک پر جو بہت

الۡمَرۡفُوۡعِ فِیۡ کِتٰبٍ مَّسۡطُوۡرٍ فِیۡ رَقٍّ مَّنۡشُوۡرٍ بِقَدَرٍ مَّقۡدُوۡرٍ

بلند ہے جو کتاب کے کشادہ اوراق میں مذکور مزلور ہے جو کتاب علم و حکمت والے نبی پر

عَلٰی نَبِیٍّ مَّحۡبُوۡرٍ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ ھُوَ بِالۡعِزِّ مَذۡکُوۡرٌ وَّ بِالۡفَخۡرِ

اتری تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو عزت اور بزرگی میں زبان زد ہے ہم میں

مَشۡھُوۡرٌ وَّ عَلَی السَّرَّآءِ وَ الضَّرَّآءِ مَشۡکُوۡرٌ وَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی

مشہور زمانہ ہے اور تمام بندوں پر ہر خوشی اور غم کے نازل ہونے پر قابل شکریہ ہے۔ خدایا!

سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہِ الطَّیِّبِیۡنَ الطَّاھِرِیۡنَ ○

محمد اور اُن کی پاک و پاکیزہ اولاد پر صلواۃ بھیج۔

نادِ علیؑ کبیر

جس شخص کو کوئی مہم درپیش ہو سات بار پڑھے اور اگر حاکم کے پاس جائے تو تین بار اس دعا کو اپنے اوپر دم کرے اور واسطے طلب فرزند کے روزانہ دس بار پڑھے اور طلب مال کے لیے روزانہ اکیس بار پڑھے۔ اور ادائے قرض کے لیے روزانہ پندرہ بار پڑھے۔ اگر عورت کے درد زہ ہو تو پانچ بار پانی پر دم کرکے پلائیں۔ دشمن کے لیے بھی تیر بہدف ہے۔ بازو پر باندھنے سے تمام آفات دنیاوی سے نجات ہو۔

نادِ علیؑ کبیر (مترجم)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

شروع کرتا ہوں اس اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور رحیم ہے۔

اپنی خواہش کو روک کیونکہ مخالفت نفس میں دونوں جہان کی راحت و سعادت ہے۔

نَادِ عَلِیًّا مَظْهَرَ الْعَجَائِبِ تَجِدْهُ عَوْنًا لَّكَ فِی النَّوَائِبِ كُلُّ

(اے رسولؐ) آپ علیؑ کو پکاریئے جو عجائبات عالم کے مظہر ہیں آپ ان کو ہر مصیبت میں ناصر و مددگار پائیں گے اسی

هَمٍّ وَّغَمٍّ اِلَى اللّٰهِ حَاجَتِیْ وَعَلَيْهِ مُعَوَّلِیْ كُلَّمَا رَمَيْتُ

کہ ہر غم و الم میں اور میری حاجت کا پورا کرنیوالا اللہ ہی ہے اور اسی پر میرا بھروسہ ہے اے محبوب خدا اور

مُنْقَاضِيًا فِی اللّٰهِ وَيَدُ اللّٰهِ لِیْ وَلِیُّ اللّٰهِ لِیْ اَدْعُوْكَ كُلَّ هَمٍّ

اے ولی خدا جب کبھی آپ نے کسی کام کو کیا تو امر الٰہی کے مطابق کیا اللہ کا ہاتھ یعنی آپ میرے لیے ہیں اور

وَّغَمٍّ سَيَنْجَلِیْ بِعَظَمَتِكَ يَا اَللّٰهُ وَبِنُبُوَّتِكَ يَا مُحَمَّدُ صَلَّى اللّٰهُ

میں نے آپ کو ہر رنج و مصیبت میں پکارا ہے اور عنقریب میرا رنج و غم اے اللہ تیری عظمت کے واسطے اور اے محمد

عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَبِوَلَايَتِكَ يَا عَلِیُّ يَا عَلِیُّ اَدْرِكْنِیْ بِحَقِّ لُطْفِكَ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کی نبوت کے صدقہ میں اور اے علیؑ آپ کی ولایت کے طفیل میں دور ہو جائیگا۔ اے علیؑ

الْخَفِیِّ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَنَا مِنْ شَرِّ اَعْدَائِكَ بَرِیٌّ بَرِیٌّ

اے علیؑ آپ ان الطاف کریمانہ مخفی تصدیق ہیں جو آپ مجھ پر فرماتے ہیں اللہ بزرگ و برتر ہے اللہ بزرگ و برتر ہے

بَرِیٌّ اَللّٰهُ صَمَدِیْ بِحَقِّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ يَا اَبَا

(اے علیؑ) میں آپ کے دشمنوں کے شر سے بری ہوں اور نہ مجھے ان کا خوف و خطر ہے نہ ان سے خائف ہوں اللہ میرا محافظ ہے۔

الْغَيْثِ اَغِثْنِیْ يَا عَلِیُّ اَدْرِكْنِیْ يَا قَاهِرَ الْعَدُوِّ وَيَا وَالِیَ الْوَلِیِّ

اے سب سے زیادہ فریاد کو پہنچنے والے آپ میری مدد کو پہنچئے اور میری مدد فرمایئے اس کے صدقہ میں اللہ ہی کی عبادت کرتا ہوں اور اسی سے

يَا مَظْهَرَ الْعَجَائِبِ يَا مُرْتَضٰى عَلِیُّ يَا قَهَّارُ تَقَهَّرْتَ بِالْقَهْرِ

مدد چاہتا ہوں اے دشمنوں پر قہر کرنیوالے اے ولیوں کے ولی (علیؑ) اے عجائبات کو ظاہر کرنیوالے تو اپنے قہر و جبروت کی بنا پر

وَالْقَهْرُ فِیْ قَهْرِ قَهْرِكَ يَا قَهَّارُ يَا ذَا الْبَطْشِ الشَّدِيْدِ اَنْتَ

قادر ہے اور غضب حقیقی تیرے ہی سے سزاوار ہے اے قہر کرنیوالے۔ اے صاحب حملہ شدید تو ہی قاہر ہے تو ہی غضب کرنیوالا

الْقَاهِرُ الْجَبَّارُ الْمُهْلِكُ الْمُنْتَقِمُ الْقَوِیُّ الَّذِیْ لَا يُطَاقُ انْتِقَامُهٗ

ہے اور تو ہی ہلاک کرنیوالا تو ہی حقیقی انتقام و بدلہ لینے والا ہے کیونکہ تجھ سے انتقام لینے کی کسی کو طاقت نہیں اور میں اپنے

وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ

تمام امور اللہ کے سپرد کرتا ہوں وہ اللہ جو یقیناً بندوں کے حالات سے بخوبی واقف ہے اور تمہارا اللہ ایک ہے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ حَسْبِیَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ

اس کے سوا کوئی خدا نہیں وہ رحمٰن و رحیم ہے۔ اللہ ہی میرے لیے کافی ہے اور وہی میرا بہترین وکیل ہے وہی بہترین مولا

نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ اَغِثْنِیْ

اور نصرت کرنے والا ہے۔ اے فریاد کرنیوالوں کی فریاد کو پہنچنے والے میری فریاد کو پہنچئے اور اے مساکین پر رحم کرنیوالے

يَا اَرْحَمَ الْمَسَاكِيْنِ اِرْحَمْنِیْ يَا عَلِیُّ اَدْرِكْنِیْ يَا عَلِیُّ اَدْرِكْنِیْ

میرے اوپر بھی رحم فرمایئے اے علیؑ میری مدد کیجئے اور اے خدا میں جو علیؑ سے اپنی حاجت مانگ رہا ہوں وہ تیری رحمت

بِرَحْمَتِكَ وَمَنِّكَ وَجُوْدِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ۝

تیرا احسان تیری جود و سخا کے صدقہ میں مانگ رہا ہوں۔ اے رحم کرنیوالوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

۱۷۔ دُعائے یستشیر

یہ جلیل القدر دُعا کتاب مہج الدعوات میں بسندِ معتبر جناب امیر المومنین علی علیہ السلام سے روایت کی گئی ہے۔ اور اس دُعا کے فضائل بہت ہیں۔ مختصراً یہ ہیں کہ جس وقت کوئی شخص اس دعا کے پڑھنے میں مشغول ہوتا ہے تو خدا آسمان سے نیکی و رحمت اُس پر نازل فرماتا ہے۔ اور خدا اس کو نظرِ رحمت سے دیکھتا ہے۔ اور جو شخص تین مرتبہ اس دعا کو پڑھے تو جو حاجت دنیا و آخرت کی خدا سے طلب کرے گا قبول ہوگی۔ اور عذابِ قبر سے نجات پائے گا اور سینہ کی تنگی دُور ہوگی۔ دُعا یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ الدَّآئِمُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ الْمُدَبِّرُ بِلَا وَزِيْرٍ وَّلَا خَلْقٍ مِّنْ عِبَادِهٖ يَسْتَشِيْرُ الْاَوَّلُ غَيْرُ مَوْصُوْفٍ وَّالْبَاقِيْ بَعْدَ فَنَآءِ الْخَلْقِ الْعَظِيْمُ الرُّبُوْبِيَّةِ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرَضِيْنَ وَفَاطِرُهُمَا وَمُبْتَدِعُهُمَا بِغَيْرِ عَمَدٍ خَلَقَهُمَا وَفَتَقَهُمَا فَتْقًا فَقَامَتِ السَّمٰوٰتُ طَآئِعَاتٍ بِاَمْرِهٖ وَاسْتَقَرَّتِ الْاَرَضُوْنَ بِاَوْتَادِهَا فَوْقَ الْمَآءِ ثُمَّ عَلَا رَبُّنَا فِي السَّمٰوٰتِ الْعُلٰى اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى فَاَنَا اَشْهَدُ بِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا رَافِعَ لِمَا وَضَعْتَ وَلَا وَاضِعَ لِمَا رَفَعْتَ وَلَا مُعِزَّ لِمَنْ اَذْلَلْتَ وَلَا مُذِلَّ لِمَنْ اَعْزَزْتَ وَلَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَاَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ كُنْتَ اِذْ لَمْ تَكُنْ سَمَآءٌ مَّبْنِيَّةٌ وَّلَا اَرْضٌ مَّدْحِيَّةٌ وَّلَا شَمْسٌ مُّضِيْئَةٌ وَّلَا لَيْلٌ مُّظْلِمٌ وَّلَا نَهَارٌ مُّضِيْءٌ وَّلَا بَحْرٌ لُّجِّيٌّ وَّلَا جَبَلٌ رَّاسٍ وَّلَا نَجْمٌ سَارٍ وَّلَا قَمَرٌ مُّنِيْرٌ وَّلَا رِيْحٌ تَهُبُّ وَّلَا سَحَابٌ يَّسْكُبُ وَلَا بَرْقٌ يَّلْمَعُ وَلَا رَعْدٌ يُّسَبِّحُ وَلَا رُوْحٌ تَنَفَّسُ وَلَا طَآئِرٌ يَّطِيْرُ وَّلَا نَارٌ تَتَوَقَّدُ

وَلَا مَاءٌ يَطَّرِدُ كُنْتَ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَّ كَوَّنْتَ كُلَّ شَيْءٍ وَّقَدَرْتَ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّابْتَدَعْتَ كُلَّ شَيْءٍ وَّاَغْنَيْتَ وَاَفْقَرْتَ وَاَمَتَّ وَ
اَحْيَيْتَ وَاَضْحَكْتَ وَاَبْكَيْتَ وَعَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَيْتَ فَتَبَارَكْتَ يَا اللّٰهُ
وَتَعَالَيْتَ اَنْتَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْخَلَّاقُ الْعَلِيْمُ اَمْرُكَ
غَالِبٌ وَّعِلْمُكَ نَافِذٌ وَّكَيْدُكَ غَرِيْبٌ وَّوَعْدُكَ صَادِقٌ وَّقَوْلُكَ
حَقٌّ وَّحُكْمُكَ عَدْلٌ وَّكَلَامُكَ هُدًى وَّوَحْيُكَ نُوْرٌ وَّرَحْمَتُكَ
وَاسِعَةٌ وَّعَفْوُكَ عَظِيْمٌ وَّفَضْلُكَ كَثِيْرٌ وَّعَطَاؤُكَ جَزِيْلٌ وَّحَبْلُكَ
مَتِيْنٌ وَّاِمْكَانُكَ عَتِيْدٌ وَّجَارُكَ عَزِيْزٌ وَّبَاْسُكَ شَدِيْدٌ وَّمَكْرُكَ
مَكِيْدٌ اَنْتَ يَارَبِّ مَوْضِعُ كُلِّ شَكْوٰى وَحَاضِرُ كُلِّ مَلَاءٍ وَّشَاهِدُ
كُلِّ نَجْوٰى وَمُنْتَهٰى كُلِّ حَاجَةٍ وَّمُفَرِّجُ كُلِّ حَزِيْنٍ وَّغِنٰى كُلِّ
فَقِيْرٍ مِّسْكِيْنٍ وَّحِصْنُ كُلِّ هَارِبٍ وَّاَمَانُ كُلِّ خَآئِفٍ حِرْزُ
الضُّعَفَآءِ كَنْزُ الْفُقَرَآءِ مُفَرِّجُ الْغَمَّآءِ مُعِيْنُ الصَّالِحِيْنَ ذٰلِكَ
اللّٰهُ رَبُّنَا لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ تَكْفِيْ مِنْ عِبَادِكَ مَنْ تَوَكَّلَ عَلَيْكَ وَاَنْتَ
جَارُ مَنْ لَاذَ بِكَ وَتَضَرَّعَ اِلَيْكَ عِصْمَةُ مَنِ اعْتَصَمَ بِكَ مِنْ عِبَادِكَ
نَاصِرُ مَنِ انْتَصَرَ بِكَ تَغْفِرُ الذُّنُوْبَ لِمَنِ اسْتَغْفَرَكَ جَبَّارُ الْجَبَابِرَةِ
عَظِيْمُ الْعُظَمَآءِ كَبِيْرُ الْكُبَرَآءِ سَيِّدُ السَّادَاتِ مَوْلَى الْمَوَالِيْ
صَرِيْخُ الْمُسْتَصْرِخِيْنَ مُنَفِّسٌ عَنِ الْمَكْرُوْبِيْنَ مُجِيْبُ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّيْنَ
اَسْمَعُ السَّامِعِيْنَ اَبْصَرُ النَّاظِرِيْنَ اَحْكَمُ الْحَاكِمِيْنَ اَسْرَعُ الْحَاسِبِيْنَ
اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ خَيْرُ الْغَافِرِيْنَ قَاضِيْ حَوَآئِجِ الْمُؤْمِنِيْنَ مُغِيْثُ
الصَّالِحِيْنَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ اَنْتَ الْخَالِقُ وَ
اَنَا الْمَخْلُوْقُ وَاَنْتَ الْمَالِكُ وَاَنَا الْمَمْلُوْكُ وَاَنْتَ الرَّبُّ وَاَنَا الْعَبْدُ
وَاَنْتَ الرَّازِقُ وَاَنَا الْمَرْزُوْقُ وَاَنْتَ الْمُعْطِيْ وَاَنَا السَّآئِلُ وَاَنْتَ
الْجَوَادُ وَاَنَا الْبَخِيْلُ وَاَنْتَ الْقَوِيُّ وَاَنَا الضَّعِيْفُ وَاَنْتَ الْعَزِيْزُ

كَادَ الْحَلِيْمُ يَكُوْنَ نَبِيًّا عَلَيْكَ بِالْحَلِيْمِ وَالصَّبْرُ تَنَالُ مِنَ اللهِ كَرَامَةً۔

وَاَنَا الذَّلِيْلُ وَاَنْتَ الْغَنِيُّ وَاَنَا الْفَقِيْرُ وَاَنْتَ السَّيِّدُ وَاَنَا الْعَبْدُ وَاَنْتَ الْغَافِرُ وَاَنَا الْمُسِيْئُ وَاَنْتَ الْعَالِمُ وَاَنَا الْجَاهِلُ وَاَنْتَ الْحَلِيْمُ وَاَنَا الْعَجُوْلُ وَاَنْتَ الرَّحْمٰنُ وَاَنَا الْمَرْحُوْمُ وَاَنْتَ الْمُعَافِيْ وَاَنَا الْمُبْتَلٰى وَاَنْتَ الْمُجِيْبُ وَاَنَا الْمُضْطَرُّ وَاَنَا اَشْهَدُ بِاَنَّكَ اَنْتَ اللهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْمُعْطِيْ عِبَادَكَ بِلَا سُؤَالٍ وَّاَشْهَدُ بِاَنَّكَ اَنْتَ اللهُ الْوَاحِدُ الْاَحَدُ الْمُنْفَرِدُ الصَّمَدُ الْفَرْدُ وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ وَصَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَهْلِ بَيْتِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ وَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَاسْتُرْ عَلَيَّ عُيُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّرِزْقًا وَّاسِعًا يَّا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَ حَسْبُنَا اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ؕ

چھبیسواں باب

حالات و اعمالِ ایام

حالاتِ ایامِ ہفتہ

جمعۃ المبارک

جمعہ کا روز بے حد مبارک روز ہے۔ اس روز غسل کرنا، حجامت بنوانا، ناخن ترشنا۔ خوشبو لگانا، نیا کپڑا پہننا سنّت ہے۔ نکاح کا یہ خاص دن ہے۔ سب کاموں کے لئے مبارک و سعید ہے۔ نماز جمعہ کی وجہ سے صبح کے بعد سفر کرنا مکروہ اور زوال کے وقت ناجائز ہے۔ اور اس کے بعد سفر میں مضائقہ نہیں۔ استخارہ کا بہتر وقت طلوعِ صبح سے طلوعِ آفتاب تک اور اس کے بعد زوال سے عصر تک ہے حضرت امام محمدؑ باقر علیہ السّلام ارشاد فرماتے ہیں کہ جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو ملائکہ مقربین نازل ہوتے ہیں۔ اور چاندی کی تختیاں، سونے کے قلم لے کر مسجد کے دروازہ پر نور کی کرسیاں بچھا کر بیٹھتے ہیں۔ اور ترتیب وار اُن لوگوں کے نام جو مسجد میں آتے ہیں لکھتے جاتے ہیں کہ پہلے کون آیا اور آخر میں کون آیا۔ یہاں تک کہ امام جماعت مسجد سے نکلے جب امام باہر آتا ہے تو وہ اپنے دفتر لپیٹتے ہیں۔ اور یہ فرشتے سوائے جمعہ کے کسی روز زمین پر نہیں آتے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ دو ساعتیں جمعہ کے روز ایسی ہیں جن میں دعا قبول ہوتی ہے۔ ایک تو خطبہ سے فارغ ہونے کے بعد جس وقت تک نماز کے لئے صفیں اُٹھیں۔ اور دوسری ساعت جمعہ کے آخری روز غروبِ آفتاب تک۔ روزِ جمعہ کی طرح شبِ جمعہ کے بھی بہت فضائل مرقوم ہیں اس میں بھی ملائکہ نازل ہوتے ہیں۔ ایک فرشتہ کو خداوندِ عالم حکم فرماتا ہے کہ آواز دے کہ کوئی سوال کرنے والا ہے تاکہ میں اس کے سوال کو پورا کروں۔ کوئی توبہ کرنے والا ہے

اِنْ کَانَ تَصَدُّقَ الدُّنْیَا نَالتَّرْکُ اُوْلٰی وَاِنْ کَانَ دِیْنًا فَالسُّرْعَۃُ خَیْرٌ

تاکہ میں اس کی توبہ قبول کروں اور کوئی استغفار کرنے والا ہے تاکہ میں اس کو بخشوں۔

اعمالِ شبِ جمعہ

اس رات بہترین اعمال محمد و آلِ محمد علیہم السّلام پر صلوات بھیجنا اور خدا کی راہ میں صدقہ دینا ہے۔ چنانچہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ شب جمعہ و روز جمعہ صدقہ دینا ہزار صدقہ کے برابر ہے۔ اور محمدؐ و آلِ محمدؐ پر صلوات بھیجنا ہزار ثواب کے برابر ہے۔ اس رات سورۂ بنی اسرائیل (پارہ ۱۵) سورہ کہف (پارہ ۱۵) سورہ نمل (پارہ ۱۹) سورہ الم سجدہ (پارہ ۲۱) سورہ یٰسین (پارہ ۲۲) سورہ صٓ (پارہ ۲۳) سورہ دخان (پارہ ۲۵) سورہ واقعہ (پارہ ۲۷) کا پڑھنا مستحب ہے اور موجب ثواب عظیم ہے۔

اس شب کی دعائیں بہت ہیں۔ بہترین دعاء دعائے کمیل اور دعائے حبیب ہے جن کا ذکر ادعیہ مشہورہ میں ہو چکا ہے۔ منقول ہے کہ جو شخص شب جمعہ یا شب عید میں اس دعا کو دس مرتبہ پڑھے گا تو ثواب میں اس کے دس لاکھ حسنات لکھے جائیں گے ہزار گناہ محو ہوں گے اور ہزار درجے بلند ہوں گے۔ وہ دعا یہ ہے۔

یَا دَآئِمَ الْفَضْلِ عَلَى الْبَرِيَّةِ يَا ذَا الْمَوَاهِبِ السَّنِيَّةِ يَا بَاسِطَ الْيَدَيْنِ بِالْعَطِيَّةِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ خَيْرِ الْوَرٰى سَجِيَّةً فَاغْفِرْ لَنَا يَا ذَا الْعُلٰى فِيْ هٰذِهِ الْعَشِيَّةِ وَنَجِّنَا مِنْ كُلِّ هَمٍّ وَّغَمٍّ وَّاٰفَةٍ وَّبَلِيَّةٍ ۔ اور شب جمعہ کی مخصوص دعاؤں میں سے ایک یہ دعائے جلیل القدر ہے کہ اس کو ہر شب جمعہ پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ اَخْشَاكَ حَتّٰى كَاَنِّيْ اَرَاكَ وَاَسْعِدْنِيْ بِتَقْوَاكَ وَلَا تُشْقِنِيْ بِمَعَاصِيْكَ وَخِرْلِيْ فِيْ قَضَآئِكَ وَبَارِكْ لِيْ فِيْ قَدَرِكَ حَتّٰى لَا اُحِبَّ تَعْجِيْلَ مَا اَخَّرْتَ وَلَا تَاْخِيْرَ مَا عَجَّلْتَ وَاجْعَلْ غِنَايَ فِيْ نَفْسِيْ وَمَتِّعْنِيْ بِسَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَاجْعَلْهُمَا الْوَارِثَيْنِ مِنِّيْ وَانْصُرْنِيْ عَلٰى مَنْ ظَلَمَنِيْ وَاَرِنِيْ فِيْهِ قُدْرَتَكَ يَا رَبِّ وَاَقِرَّ بِذٰلِكَ عَيْنِيْ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى هَوْلِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

اگر اس کام میں خواہش دنیا ہے تو ترک بہتر ہے اور اگر دین کی غرض سے ہے تو جلدی کرنی بہتر ہے۔

وَاَخْرِجْنِیْ مِنَ الدُّنْیَا سَالِمًا وَّاَدْخِلْنِی الْجَنَّةَ اٰمِنًا وَّزَوِّجْنِیْ مِنَ الْحُوْرِ الْعِیْنِ وَاکْفِنِیْ مُؤْنَتِیْ وَمُؤْنَةَ عِیَالِیْ وَمُؤْنَةَ النَّاسِ وَاَدْخِلْنِیْ بِرَحْمَتِكَ فِیْ عِبَادِكَ الصَّالِحِیْنَ اَللّٰھُمَّ اِنْ تُعَذِّبْنِیْ فَاَھْلُ لِذٰلِكَ اَنَا وَاِنْ تَغْفِرْلِیْ فَاَھْلُ لِّذٰلِكَ اَنْتَ وَکَیْفَ تُعَذِّبُنِیْ یَا سَیِّدِیْ وَحُبُّكَ فِیْ قَلْبِیْ اَمَا وَعِزَّتِكَ لَئِنْ فَعَلْتَ ذٰلِكَ بِیْ لَتَجْمَعَنَّ بَیْنِیْ وَبَیْنَ قَوْمٍ طَالَ مَا عَادَیْتُھُمْ فِیْكَ اَللّٰھُمَّ بِحَقِّ اَوْلِیَآئِكَ الطَّاھِرِیْنَ عَلَیْھِمُ السَّلَامُ ارْزُقْنَا صِدْقَ الْحَدِیْثِ وَاَدَآءَ الْاَمَانَةِ وَالْمُحَافَظَةَ عَلَی الصَّلَوٰتِ اَللّٰھُمَّ اِنَّا اَحَقُّ خَلْقِكَ اَنْ تَفْعَلَ ذٰلِكَ بِنَا اَللّٰھُمَّ افْعَلْهُ بِنَا بِرَحْمَتِكَ اَللّٰھُمَّ ارْفَعْ ظَنِّیْ اِلَیْكَ صَاعِدًا وَّلَا تُطْمِعَنَّ فِیَّ عَدُوًّا وَّلَا حَاسِدًا وَّاحْفَظْنِیْ قَآئِمًا وَّقَاعِدًا وَّیَقْظَانَ وَرَاقِدًا اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ سَبِیْلَكَ الْاَقْوَمَ وَقِنِیْ حَرَّ جَھَنَّمَ وَحَرِیْقَ الْمُضْرَمِ وَاحْطُطْ عَنِّی الْمَغْرَمَ وَالْمَاْثَمَ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ خِیَارِ الْعَالَمِ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ مِمَّا لَا طَاقَةَ لِیْ بِهٖ وَلَا صَبْرَلِیْ عَلَیْهِ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ط اور امام حسین علیہ السّلام کی زیارت پڑھنے کا بھی بعید ثواب ہے۔

اعمال روز جمعہ

جمعہ کے روز غسل سُنّت موکّدہ ہے۔ بنا بر احوط حتی الامکان اسے ترک نہ کرنا چاہیئے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام فرماتے ہیں کہ روز جمعہ کا غسل پاکیزہ کرنے والا ہے۔ اور ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک گناہوں کا کفّارہ ہوجاتا ہے۔ غسل کرتے وقت یہ دُعا پڑھے۔ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ ۔ اور بہترین اعمال محمدؐ و آل محمدؐ پر صلوات بھیجنا ہے۔ اور افضل یہ ہے کہ اس طرح کہے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّعَجِّلْ فَرَجَهُمْ۔ بعد نماز عصر یہ دعا سات مرتبہ پڑھنا باعث مغفرت ہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ الْاَوْصِيَاءِ الْمَرْضِيِّيْنَ بِاَفْضَلِ صَلَوَاتِكَ وَبَارِكْ عَلَيْهِمْ بِاَفْضَلِ بَرَكَاتِكَ وَالسَّلَامُ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَعَلٰى اَرْوَاحِهِمْ وَعَلٰى اَجْسَادِهِمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔ اور آخر روز جب کہ نصف آفتاب غروب ہو چکا ہو جو دعا کے قبول ہونے کا وقت ہے یہ کلمات زبان پر جاری کرے۔ سُبْحَانَكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ يَا بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔

اور بروز جمعہ سورہ کہف (پارہ ۱۵) سورہ اعراف (پارہ ۸) سورۃ ہود (پارہ ۱۱) سورۃ مومنون (پارہ ۱۸) سورۃ صافات (پارہ ۲۳) سورۃ احقاف (پارہ ۲۶) اور سورہ رحمٰن (پارہ ۲۷) کا پڑھنا مستحب ہے۔ اس روز صبح کے وقت نماز جعفر طیار پڑھنے کا بہت اجر و ثواب ہے۔ اس روز کی دعائیں بہت ہیں جہاں تک ممکن ہو تلاوت قرآن کرے اور ادعیہ ماثورہ پڑھے۔

شنبہ (ہفتہ)

شنبہ کا روز مبارک ہے۔ اور سب کاموں کے لئے بہتر ہے خصوصاً سفر کرنا۔ چنانچہ حدیث میں ہے کہ اگر ایک پتھر اپنے مقام سے شنبہ کے دن جدا ہوتا ہے خداوند عالم اس کو اپنی جگہ پر پھیر لاتا ہے۔ لیکن اس روز کپڑوں کا قطع کرنا نحس ہے۔ اس روز استخارہ کا بہتر وقت طلوع صبح سے دن چڑھے تک پھر زوال آفتاب سے عصر تک ہے۔ اس کی شب میں غذا ترک نہ کرنی چاہیئے۔ جناب صادق آل محمد علیہ السّلام سے روایت ہے کہ جو شخص شنبہ اور یک شنبہ کی شب میں بہم غذا کو ترک کرے۔ تو اس سے ایک ایسی قوت زائل ہو جاتی ہے جو چالیس روز تک واپس نہیں آتی۔

یک شنبہ (اتوار)

اتوار کا دن اکثر کاموں کے لئے میانہ ہے۔ اور مکان بنانے، درخت لگانے اور شادی کرنے کے لئے خوب ہے نیا کپڑا قطع کرنا نحس ہے وہ لباس مبارک نہیں ہوتا اس روز استخارہ کا بہتر وقت طلوع صبح سے ظہر تک اور پھر عصر سے شام تک ہے۔

دوشنبہ (پیر)

پیر کا روز بے حد منحوس ہے۔ اسی روز جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رحلت فرمائی۔ اور یہ روز بنی امیہ کی طرف منسوب ہے کیونکہ بسبب شہادت امام حسین علیہ السلام کے اس روز کو عید قرار دیا۔ اور جس طرح ایام سال میں روز عاشورہ سب سے زیادہ نحس ہے۔ اسی طرح ہفتہ میں دوشنبہ کا دن نحس ہے۔ کسی کام کے لئے مبارک نہیں۔ البتہ لباس قطع کرنے کے لئے بہتر ہے۔ اس روز استخارہ کا بہتر وقت طلوع صبح سے طلوع آفتاب تک اور دن چڑھے سے ظہر تک پھر عصر سے عشاء تک ہے جو شخص نماز صبح کی رکعت اوّل میں سورۃ ھل اتیٰ پڑھے گا تو وہ اس روز کی نحوست و شر سے محفوظ رہے گا۔

سہ شنبہ (منگل)

منگل کا دن اکثر کاموں کے لئے میانہ ہے۔ سفر اور طلب حاجت کے واسطے بہتر ہے۔ خداوند عالم نے اس روز حضرت داؤد علیہ السلام کے واسطے لوہے کو نرم کر دیا۔ اس روز لباس قطع نہ کرنا چاہیئے۔ ایسے کپڑے چوری ہو جاتے ہیں یا وہ شخص ڈوب جاتا ہے یا جل جاتا ہے۔ اس روز استخارہ کا بہتر وقت دن چڑھے سے ظہر تک اور عصر سے عشاء تک ہے۔

چہار شنبہ (بدھ)

بدھ کا روز اکثر کاموں کے لئے نحس ہے۔ نیا لباس قطع کرنے اور کام کی ابتداء کے لئے بہتر ہے اور وہ کام تکمیل کو پہنچتا ہے۔ شاخ لگانا، مسہل لینا اور حمام جانا خوب ہے۔ اس روز استخارہ کا بہتر وقت صبح سے ظہر تک اور عصر سے عشاء تک ہے۔

پنجشنبہ (جمعرات)

جمعرات کا دن مبارک روز اور سب کاموں کے لئے بہتر و خوب ہے۔ منقول ہے

گر جو شخص اس روز لباس قطع کرے تو ان کپڑوں میں علم عطا کیا جاتا ہے اور وہ شخص لوگوں کی نگاہوں میں مکرم ہوتا ہے۔ اس روز سر تراشی کرنا اور ناخن لینا خوب ہے۔ مگر چاہیئے کہ ایک ناخن برائے جمعہ رہنے دے کہ اُس روز وہ ناخن تراشے ایک روایت میں اس روز دوا کی ممانعت وارد ہے۔ اس روز استخارہ کا بہتر وقت صبح سے طلوعِ آفتاب تک اور ظہر سے عشاء تک ہے۔ اس روز قبور مومنین کی زیارت کے واسطے جانا مستحب ہے۔ مثل شب جمعہ و روز جمعہ کے جناب رسُولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے جمعرات کے دن و رات کے لئے چار رکعت نماز منقول ہے ہر رکعت میں سُورہ الحمد سات مرتبہ اور سُورہ انّا انزلناہ ایک مرتبہ پڑھے اور بعد فراغت سو مرتبہ درُود پڑھے۔ اور سو مرتبہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی جِبْرَائِيْلَ کہے۔ حق تعالےٰ اس کو جنّت میں قصر عطا فرمائے گا۔

ادعیہ ایّام ہفتہ

یہ مخصوص دُعائیں حضرت امام زین العابدین علیہ السّلام کی فرمودہ ہیں صحیفۂ کاملہ سے نقل کی جاتی ہیں۔ جو شخص باوضو ہر روز کی دُعائے مخصوص بوقت صبح پڑھ لیا کرے تو وہ تمام دن اُس روز کے شر سے حفظ و امانِ خدا میں رہے گا۔ اور انشاء اللہ اُسے کوئی امر مکروہ پیش نہ آئے گا اور وہ اپنے دشمنوں پر غالب رہے گا۔

دُعائے روز یکشنبہ (اتوار)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَآ اَرْجُوْٓا اِلَّا فَضْلَهٗ وَلَآ اَخْشٰىٓ اِلَّا عَدْلَهٗ وَلَآ اَعْتَمِدُ اِلَّا قَوْلَهٗ وَلَآ اُمْسِكُ اِلَّا بِحَبْلِهٖ بِكَ اَسْتَجِيْرُ يَا ذَا الْعَفْوِ وَالرِّضْوَانِ مِنَ الظُّلْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمِنْ غِيَرِ الزَّمَانِ وَتَوَاتُرِ الْاَحْزَانِ وَمِنَ انْقِضَآءِ الْمُدَّةِ قَبْلَ التَّاَهُّبِ وَالْعُدَّةِ وَاِيَّاكَ اَسْتَرْشِدُ لِمَا فِيْهِ الصَّلَاحُ وَالْاِصْلَاحُ وَبِكَ اَسْتَعِيْنُ فِيْمَا يَقْتَرِنُ بِهِ النَّجَاحُ وَالْاِنْجَاحُ وَاِيَّاكَ اَرْغَبُ فِيْ لِبَاسِ الْعَافِيَةِ

صبر کر اور تیرا صبر خدا کے لئے ہونا چاہیئے کیونکہ صبر میں نیکی اور خوشی ہے۔

وَتَمَامِهَا وَشُمُولِ السَّلَامَةِ وَدَوَامِهَا وَاَعُوذُ بِكَ يَا رَبِّ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَاَحْتَرِزُ بِسُلْطَانِكَ مِنْ جَوْرِ السَّلَاطِينِ فَتَقَبَّلْ مَا كَانَ مِنْ صَلَاتِي وَصَوْمِي وَاجْعَلْ غَدِي وَمَا بَعْدَهُ اَفْضَلَ مِنْ سَاعَتِي وَيَوْمِي وَاَعِزَّنِي فِي عَشِيرَتِي وَقَوْمِي وَاحْفَظْنِي فِي يَقْظَتِي وَنَوْمِي فَاَنْتَ اللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَّاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَبْرَءُ اِلَيْكَ فِي يَوْمِي هٰذَا وَمَا بَعْدَهُ مِنَ الْاٰحَادِ مِنَ الشِّرْكِ وَالْاِلْحَادِ وَاُخْلِصُ لَكَ دُعَائِي تَعَرُّضًا لِلْاِجَابَةِ وَاُقِيمُ نَفْسِي عَلٰى طَاعَتِكَ رَجَاءً لِلْاِثَابَةِ فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ خَيْرِ خَلْقِكَ الدَّاعِي اِلٰى حَقِّكَ وَاَعِزَّنِي بِعِزِّكَ الَّذِي لَا يُضَامُ وَاحْفَظْنِي بِعَيْنِكَ الَّتِي لَا تَنَامُ وَاخْتِمْ بِالْاِنْقِطَاعِ اِلَيْكَ اَمْرِي وَبِالْمَغْفِرَةِ عُمْرِي اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ۔

دُعائے روزِ دوشنبہ (پیر)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَمْ يُشْهِدْ اَحَدًا حِينَ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا اتَّخَذَ مُعِينًا حِينَ بَرَءَ النَّسَمَاتِ لَمْ يُشَارَكْ فِي الْاِلٰهِيَّةِ وَلَمْ يُظَاهَرْ فِي الْوَحْدَانِيَّةِ كَلَّتِ الْاَلْسُنُ عَنْ غَايَةِ صِفَتِهِ وَالْعُقُولُ عَنْ كُنْهِ مَعْرِفَتِهِ وَتَوَاضَعَتِ الْجَبَابِرَةُ لِهَيْبَتِهِ وَعَنَتِ الْوُجُوهُ لِخَشْيَتِهِ وَانْقَادَ كُلُّ عَظِيمٍ لِعَظَمَتِهِ فَلَكَ الْحَمْدُ مُتَوَاتِرًا مُّتَّسِقًا وَّمُتَوَالِيًا مُّسْتَوْسِقًا وَّصَلَوٰتُهُ عَلٰى رَسُولِهِ اَبَدًا وَّسَلَامُهُ دَائِمًا سَرْمَدًا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَوَّلَ يَوْمِي هٰذَا صَلَاحًا وَّاَوْسَطَهُ فَلَاحًا وَّاٰخِرَهُ نَجَاحًا وَّاَعُوذُ بِكَ مِنْ يَوْمٍ اَوَّلُهُ فَزَعٌ وَّاَوْسَطُهُ جَزَعٌ وَّاٰخِرُهُ وَجَعٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ نَذْرٍ نَذَرْتُهُ وَكُلِّ وَعْدٍ وَّعَدْتُهُ وَكُلِّ عَهْدٍ عَاهَدْتُّهُ ثُمَّ لَمْ اَفِ بِهِ وَاَسْئَلُكَ فِي مَظَالِمِ عِبَادِكَ عِنْدِي فَاَيُّمَا عَبْدٍ مِّنْ عَبِيدِكَ اَوْ اَمَةٍ

مِنْ اِمَائِكَ كَانَتْ لَهٗ قِبَلِیْ مَظْلِمَةٌ ظَلَمْتُهَا اِيَّاهُ فِیْ نَفْسِهٖ اَوْ فِیْ عِرْضِهٖ اَوْ فِیْ مَالِهٖ اَوْ فِیْ اَهْلِهٖ وَوَلَدِهٖ اَوْ غِيْبَةٍ اِغْتَبْتُهٗ بِهَا اَوْ تَحَامُلٌ عَلَيْهِ بِمَيْلٍ اَوْ هَوًى اَوْ اَنَفَةٍ اَوْ حَمِيَّةٍ اَوْ رِيَاءٍ اَوْ عَصَبِيَّةٍ غَائِبًا كَانَ اَوْ شَاهِدًا وَّحَيًّا كَانَ اَوْ مَيِّتًا فَقَصُرَتْ يَدِیْ وَضَاقَ وُسْعِیْ عَنْ رَدِّهَا اِلَيْهِ وَالتَّحَلُّلِ مِنْهُ فَاَسْئَلُكَ يَا مَنْ تَمْلِكُ الْحَاجَاتِ وَهِیَ مُسْتَجِيْبَةٌ لِّمَشِيَّتِهٖ وَمُسْرِعَةٌ اِلٰی اِرَادَتِهٖ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تُرْضِيَهٗ عَنِّیْ بِمَا شِئْتَ وَتَهَبَ لِیْ مِنْ عِنْدِكَ رَحْمَةً اِنَّهٗ لَا تَنْقُصُكَ الْمَغْفِرَةُ وَلَا تَضُرُّكَ الْمَوْهِبَةُ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔ اَللّٰهُمَّ اَوْلِنِیْ فِیْ كُلِّ يَوْمٍ اِثْنَيْنِ نِعْمَتَيْنِ مِنْكَ ثِنْتَيْنِ سَعَادَةً فِیْ اَوَّلِهٖ لِطَاعَتِكَ وَنِعْمَةً فِیْ اٰخِرِهٖ بِمَغْفِرَتِكَ يَا مَنْ هُوَ الْاِلٰهُ وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ سِوَاهُ؀

دُعائے روز سہ شنبہ (منگل)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ حَقُّهٗ كَمَا يَسْتَحِقُّهٗ حَمْدًا كَثِيْرًا وَّاَعُوْذُ بِهٖ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیْ وَاَعُوْذُ بِهٖ مِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ الَّذِیْ يَزِيْدُنِیْ ذَنْبًا اِلٰی ذَنْبِیْ وَاَحْتَرِزُ بِهٖ مِنْ كُلِّ جَبَّارٍ فَاجِرٍ وَّسُلْطَانٍ جَائِرٍ وَّعَدُوٍّ قَاهِرٍ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنْ جُنْدِكَ فَاِنَّ جُنْدَكَ هُمُ الْغَالِبُوْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ حِزْبِكَ فَاِنَّ حِزْبَكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ اَوْلِيَائِكَ فَاِنَّ اَوْلِيَائَكَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ۔ اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِيْنِیْ فَاِنَّهٗ عِصْمَةُ اَمْرِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ اٰخِرَتِیْ فَاِنَّهَا دَارُ مَقَرِّیْ وَاِلَيْهَا مِنْ مُّجَاوَرَةِ اللِّئَامِ مَفَرِّیْ وَاجْعَلِ الْحَيٰوةَ زِيَادَةً لِّیْ فِیْ كُلِّ خَيْرٍ وَّالْوَفَاةَ رَاحَةً

لِی مِن کُلِّ شَرٍّ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَتَمَامِ عِدَّةِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِهِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاهِرِیْنَ وَاَصْحَابِهِ الْمُنْتَجَبِیْنَ وَهَبْ لِی فِی الثُّلَثَاۤءِ ثَلٰثًا لَا تَدَعْ لِی ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا غَمًّا اِلَّا اَذْهَبْتَهُ وَلَا عَدُوًّا اِلَّا دَفَعْتَهُ بِبِسْمِ اللّٰهِ خَیْرِ الْاَسْمَاۤءِ بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْاَرْضِ وَالسَّمَاۤءِ اَسْتَدْفِعُ کُلَّ مَکْرُوْهٍ اَوَّلُهُ سَخَطُهُ وَاَسْتَجْلِبُ کُلَّ مَحْبُوْبٍ اَوَّلُهُ رِضَاهُ فَاخْتِمْ لِی مِنْکَ بِالْغُفْرَانِ یَا وَلِیَّ الْاِحْسَانِ ؁

دُعائے روز چہار شنبہ (بدھ)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ اللَّیْلَ لِبَاسًا وَّالنَّوْمَ سُبَاتًا وَّجَعَلَ النَّهَارَ نُشُوْرًا لَکَ الْحَمْدُ اَنْ بَعَثْتَنِیْ مِنْ مَّرْقَدِیْ وَلَوْ شِئْتَ جَعَلْتَهُ سَرْمَدًا حَمْدًا دَاۤئِمًا لَّا یَنْقَطِعُ اَبَدًا وَّلَا یُحْصِیْ لَهُ الْخَلَاۤئِقُ عَدَدًا اَللّٰهُمَّ لَکَ الْحَمْدُ اَنْ خَلَقْتَ فَسَوَّیْتَ وَقَدَّرْتَ وَقَضَیْتَ وَاَمَتَّ وَاَحْیَیْتَ وَاَمْرَضْتَ وَشَفَیْتَ وَعَافَیْتَ وَاَبْلَیْتَ وَعَلَی الْعَرْشِ اسْتَوَیْتَ وَعَلَی الْمُلْکِ احْتَوَیْتَ اَدْعُوْکَ دُعَاۤءَ مَنْ ضَعُفَتْ وَسِیْلَتُهُ وَانْقَطَعَتْ حِیْلَتُهُ وَاقْتَرَبَ اَجَلُهُ وَتَدَانٰی فِی الدُّنْیَا اَمَلُهُ وَاشْتَدَّتْ اِلٰی رَحْمَتِکَ فَاقَتُهُ وَعَظُمَتْ لِتَفْرِیْطِهِ حَسْرَتُهُ وَکَثُرَتْ زَلَّتُهُ وَعَثْرَتُهُ وَخَلَصَتْ لِوَجْهِکَ تَوْبَتُهُ فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَعَلٰی اَهْلِ بَیْتِهِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاهِرِیْنَ وَارْزُقْنِیْ شَفَاعَةَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهِ وَلَا تَحْرِمْنِیْ صُحْبَتَهُ اِنَّکَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ اَللّٰهُمَّ اقْضِ لِی فِی الْاَرْبِعَاۤءِ اَرْبَعًا اجْعَلْ قُوَّتِیْ فِیْ طَاعَتِکَ وَنَشَاطِیْ فِیْ عِبَادَتِکَ وَرَغْبَتِیْ

فِي ثَوَابِكَ وَزُهْدِي فِيمَا يُوجِبُ لِيَ أَلِيمَ عِقَابِكَ إِنَّكَ لَطِيفٌ لِمَا تَشَاءُ ۝

دعائے روز پنجشنبہ (جمعرات)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَذْهَبَ اللَّيْلَ مُظْلِمًا بِقُدْرَتِهِ وَجَاءَ بِالنَّهَارِ مُبْصِرًا بِرَحْمَتِهِ وَكَسَانِي ضِيَاءَهُ وَأَنَا فِي نِعْمَتِهِ اَللّٰهُمَّ فَكَمَا أَبْقَيْتَنِي لَهُ فَأَبْقِنِي لِأَمْثَالِهِ وَصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَلَا تَفْجَعْنِي فِيهِ وَفِي غَيْرِهِ مِنَ اللَّيَالِي وَالْأَيَّامِ بِارْتِكَابِ الْمَحَارِمِ وَاكْتِسَابِ الْمَآثِمِ وَارْزُقْنِي خَيْرَهُ وَخَيْرَ مَا فِيهِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهُ وَاصْرِفْ عَنِّي شَرَّهُ وَشَرَّ مَا فِيهِ وَشَرَّ مَا بَعْدَهُ اَللّٰهُمَّ إِنِّي بِذِمَّةِ الْإِسْلَامِ أَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ وَبِحُرْمَةِ الْقُرْآنِ أَعْتَمِدُ عَلَيْكَ وَبِمُحَمَّدٍ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ أَسْتَشْفِعُ لَدَيْكَ فَاعْرِفِ اللّٰهُمَّ ذِمَّتِيَ الَّتِي رَجَوْتُ بِهَا قَضَاءَ حَاجَتِي يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ۔ اَللّٰهُمَّ اقْضِ لِي فِي الْخَمِيسِ خَمْسًا لَا يَتَّسِعُ لَهَا إِلَّا كَرَمُكَ وَلَا يُطِيقُهَا إِلَّا نِعَمُكَ سَلَامَةً أَقْوَى بِهَا عَلَى طَاعَتِكَ وَعِبَادَةً أَسْتَحِقُّ بِهَا جَزِيلَ مَثُوبَتِكَ وَسَعَةً فِي الْحَالِ مِنَ الرِّزْقِ الْحَلَالِ وَأَنْ تُؤْمِنَنِي فِي مَوَاقِفِ الْخَوْفِ بِأَمْنِكَ وَتَجْعَلَنِي مِنْ طَوَارِقِ الْهُمُومِ وَالْغُمُومِ فِي حِصْنِكَ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْ تَوَسُّلِي بِهِ شَافِعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَافِعًا إِنَّكَ أَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ۔

دعائے روز جمعہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْأَوَّلِ قَبْلَ الْإِنْشَاءِ

وَالْاِحْيَاءِ وَالْاٰخِرِ بَعْدَ فَنَاءِ الْاَشْيَاءِ الْعَلِيْمِ الَّذِيْ لَا يَنْسٰى مَنْ
ذَكَرَهٗ وَلَا يَنْقُصُ مَنْ شَكَرَهٗ وَلَا يَخِيْبُ مَنْ دَعَاهُ وَلَا يَقْطَعُ
رَجَاءَ مَنْ رَجَاهُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُشْهِدُكَ وَكَفٰى بِكَ شَهِيْدًا وَّاُشْهِدُ
جَمِيْعَ مَلٰٓئِكَتِكَ وَسُكَّانَ سَمٰوَاتِكَ وَحَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَنْ بَعَثْتَ
مِنْ اَنْبِيَآئِكَ وَرُسُلِكَ وَاَنْشَاْتَ مِنْ اَصْنَافِ خَلْقِكَ اَنِّيْ اَشْهَدُ
اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَلَا عَدِيْلَ
وَلَا خُلْفَ لِقَوْلِكَ وَلَا تَبْدِيْلَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ عَبْدُكَ
وَرَسُوْلُكَ اَدّٰى مَا حَمَّلْتَهٗ اِلَى الْعِبَادِ وَجَاهَدَ فِي اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ
حَقَّ الْجِهَادِ وَاَنَّهٗ بَشَّرَ بِمَا هُوَ حَقٌّ مِّنَ الثَّوَابِ وَاَنْذَرَ بِمَا هُوَ
صِدْقٌ مِّنَ الْعِقَابِ اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْنِيْ عَلٰى دِيْنِكَ مَآ اَحْيَيْتَنِيْ وَلَا
تُزِغْ قَلْبِيْ بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنِيْ وَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ
اَنْتَ الْوَهَّابُ. صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاجْعَلْنَا مِنْ
اَتْبَاعِهٖ وَشِيْعَتِهٖ وَاحْشُرْنِيْ فِيْ زُمْرَتِهٖ وَوَفِّقْنِيْ لِاَدَآءِ فَرْضِ
الْجُمُعَاتِ وَمَآ اَوْجَبْتَ عَلَيَّ فِيْهَا مِنَ الطَّاعَاتِ وَقَسَمْتَ لِاَهْلِهَا
مِنَ الْعَطَآءِ فِيْ يَوْمِ الْجَزَآءِ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۔

دُعائے روز شنبہ (ہفتہ)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ كَلِمَةِ الْمُعْتَصِمِيْنَ
وَمَقَالَةِ الْمُتَحَرِّزِيْنَ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ تَعَالٰى مِنْ جَوْرِ الْجَآئِرِيْنَ وَ
كَيْدِ الْحَاسِدِيْنَ وَبَغْيِ الظَّالِمِيْنَ وَاَحْمَدُهٗ فَوْقَ حَمْدِ الْحَامِدِيْنَ
اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْوَاحِدُ بِلَا شَرِيْكٍ وَالْمَلِكُ بِلَا تَمْلِيْكٍ لَا تُضَآدُّ
فِيْ حُكْمِكَ وَلَا تُنَازَعُ فِيْ مُلْكِكَ اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ
عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَاَنْ تُوْزِعَنِيْ مِنْ شُكْرِ نُعْمَاكَ مَا تَبْلُغُ بِيْ

غَايَةَ رِضَاكَ وَاَنْ تُعِيْنَنِيْ عَلٰى طَاعَتِكَ وَلُزُوْمِ عِبَادَتِكَ وَ اسْتِحْقَاقِ مَثُوْبَتِكَ بِلُطْفِ عِنَايَتِكَ وَتَرْحَمَنِيْ بِصَدِّيْ عَنْ مَّعَاصِيْكَ مَآ اَحْيَيْتَنِيْ وَتُوَفِّقَنِيْ لِمَا يَنْفَعُنِيْ مَآ اَبْقَيْتَنِيْ وَاَنْ تَشْرَحَ بِكِتَابِكَ صَدْرِيْ وَتَحُطَّ بِتِلَاوَتِهٖ وِزْرِيْ وَتَمْنَحَنِيَ السَّلَامَةَ فِيْ دِيْنِيْ وَنَفْسِيْ وَلَا تُوْحِشَ بِيْٓ اَهْلَ اُنْسِيْ وَتُتِمَّ اِحْسَانَكَ فِيْمَا بَقِيَ مِنْ عُمْرِيْ كَمَآ اَحْسَنْتَ فِيْمَا مَضٰى مِنْهُ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ؛

دُعائے عافیت

جو شخص بوقت صبح اس دُعا کو ایک مرتبہ بشرطِ اعتقاد پڑھے اُس دن کے تمام مکروہات اور شرِّ جنّ و انس اور دشمنوں سے امانِ خدا میں رہے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَلْبِسْنِيْ عَافِيَتَكَ وَجَلِّلْنِيْ عَافِيَتَكَ وَحَصِّنِّيْ بِعَافِيَتِكَ وَاَكْرِمْنِيْ بِعَافِيَتِكَ وَاَغْنِنِيْ بِعَافِيَتِكَ وَتَصَدَّقْ عَلَيَّ بِعَافِيَتِكَ وَهَبْ لِيْ عَافِيَتَكَ وَاَفْرِشْنِيْ عَافِيَتَكَ وَاَصْلِحْ لِيْ عَافِيَتَكَ وَلَا تُفَرِّقْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَافِيَتِكَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّعَافِنِيْ عَافِيَةً كَافِيَةً شَافِيَةً عَالِيَةً نَامِيَةً عَافِيَةً تُوَلِّدُ فِيْ بَدَنِي الْعَافِيَةَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَامْنُنْ عَلَيَّ بِالصِّحَّةِ وَالْاَمْنِ وَالسَّلَامَةِ فِيْ دِيْنِيْ وَبَدَنِيْ وَالْبَصِيْرَةِ فِيْ قَلْبِيْ وَالنَّفَاذِ فِيْٓ اُمُوْرِيْ وَالْخَشْيَةِ لَكَ وَالْخَوْفِ مِنْكَ وَالْقُوَّةِ عَلٰى مَآ اَمَرْتَنِيْ بِهٖ مِنْ طَاعَتِكَ وَالْاِجْتِنَابِ لِمَا نَهَيْتَنِيْ عَنْهُ مِنْ مَّعْصِيَتِكَ اَللّٰهُمَّ وَامْنُنْ عَلَيَّ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ وَزِيَارَةِ قَبْرِ رَسُوْلِكَ صَلَوٰتُكَ عَلَيْهِ وَ

رَحْمَتُكَ وَبَرَكَاتُكَ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَآلِ رَسُوْلِكَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اَبَدًا
مَّا اَبْقَيْتَنِيْ فِيْ عَامِيْ هٰذَا وَفِيْ كُلِّ عَامٍ وَّاجْعَلْ ذٰلِكَ مَقْبُوْلًا مَّشْكُوْرًا
مَذْكُوْرًا لَّدَيْكَ مَذْخُوْرًا عِنْدَكَ وَاَنْطِقْ بِحَمْدِكَ وَشُكْرِكَ
وَذِكْرِكَ وَحُسْنِ الثَّنَاۤءِ عَلَيْكَ لِسَانِيْ وَاشْرَحْ لِمَرَاشِدِ دِيْنِكَ
قَلْبِيْ وَاَعِذْنِيْ وَذُرِّيَّتِيْ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ وَمِنْ شَرِّ السَّامَّةِ
وَالْهَامَّةِ وَالْعَامَّةِ وَاللَّامَّةِ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ مَّرِيْدٍ
وَّمِنْ شَرِّ كُلِّ سُلْطَانٍ عَنِيْدٍ وَّمِنْ شَرِّ كُلِّ مُتْرَفٍ حَفِيْدٍ وَّمِنْ
شَرِّ كُلِّ ضَعِيْفٍ وَّشَدِيْدٍ وَّمِنْ شَرِّ كُلِّ شَرِيْفٍ وَّوَضِيْعٍ وَّمِنْ
شَرِّ كُلِّ صَغِيْرٍ وَّكَبِيْرٍ وَّمِنْ شَرِّ كُلِّ قَرِيْبٍ وَّبَعِيْدٍ وَّمِنْ
شَرِّ كُلِّ مَنْ نَّصَبَ لِرَسُوْلِكَ وَلِاَهْلِ بَيْتِهٖ حَرْبًا مِّنَ الْجِنِّ
وَالْاِنْسِ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَآبَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا اِنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ
مُّسْتَقِيْمٍ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَمَنْ اَرَادَنِيْ بِسُوْۤءٍ
فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَادْحَرْ عَنِّيْ مَكْرَهٗ وَادْرَاْ عَنِّيْ شَرَّهٗ وَرُدَّ كَيْدَهٗ
فِيْ نَحْرِهٖ وَاجْعَلْ بَيْنَ يَدَيْهِ سُدًّا حَتّٰى تُعْمِيَ عَنِّيْ بَصَرَهٗ وَتُصِمَّ
عَنْ ذِكْرِيْ سَمْعَهٗ وَتُقْفِلَ دُوْنَ اِخْطَارِيْ قَلْبَهٗ وَتُخْرِسَ عَنِّيْ
لِسَانَهٗ وَتَقْمَعَ رَاْسَهٗ وَتُذِلَّ عِزَّهٗ وَتَكْسِرَ جَبَرُوْتَهٗ وَتُذِلَّ
رَقَبَتَهٗ وَتَفْسَخَ كِبْرَهٗ وَتُؤْمِنَنِيْ مِنْ جَمِيْعِ ضَرِّهٖ وَشَرِّهٖ وَ
غَمْزِهٖ وَهَمْزِهٖ وَلَمْزِهٖ وَحَسَدِهٖ وَعَدَاوَتِهٖ وَعُدْوَانِهٖ وَحَبَآئِلِهٖ وَمَصَائِدِهٖ وَرَجِلِهٖ
وَخَيْلِهٖ اِنَّكَ عَزِيْزٌ قَدِيْرٌ۔

دُعائے ہلال

چاند دیکھنے کے وقت دعائے ہلال پڑھنا ہر مہینے سنّت ہے خاص کر ماہِ رمضان میں اور جس مقام سے چاند دیکھے اُسی مقام پر دعا پڑھنی چاہیئے بہتر یہ ہے کہ

لا تکن فی امرک مهموماً فانّ الله ربّ بمصالح العباد فامض الی ما نویت یکن خیراً

شب اوّل میں دعائے ہلال پڑھے اور اگر اتفاق نہ ہو تو دوسری شب بلکہ تیسری شب بھی پڑھ سکتا ہے۔ اور بہتر ہے کہ دعا پڑھتے وقت رو بقبلہ ہو۔ چاند کی طرف اشارہ کی ضرورت نہیں۔ جناب رسالت مآب صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم جس وقت چاند دیکھتے تھے تو تین مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور تین مرتبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ فرماتے تھے اور پھر پڑھتے تھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ بِشَھْرِ کَذَا وَجَآءَ بِشَھْرِ کَذَا۔ پہلے "کذا" کی جگہ گذشتہ مہینہ کا نام اور دوسرے "کذا" کی جگہ اُس مہینہ کا نام لے کہ جس کا چاند دیکھا ہے۔ نیز چاند دیکھتے وقت سات مرتبہ سورۂ الحمد پڑھنا مستحب ہے حضرت امام زین العابدین علیہ السّلام چاند دیکھتے وقت یہ دعا پڑھتے تھے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَیُّھَا الْخَلْقُ الْمُطِیْعُ الدَّآئِبُ السَّرِیْعُ الْمُتَرَدِّدُ فِیْ مَنَازِلِ التَّقْدِیْرِ الْمُتَصَرِّفُ فِیْ فَلَکِ التَّدْبِیْرِ اٰمَنْتُ بِمَنْ نَوَّرَ بِکَ الظُّلَمَ وَاَوْضَحَ بِکَ الْبُھَمَ وَجَعَلَکَ اٰیَۃً مِّنْ اٰیَاتِ مُلْکِہٖ وَعَلَامَۃً مِّنْ عَلَامَاتِ سُلْطَانِہٖ وَامْتَھَنَکَ بِالزِّیَادَۃِ وَالنُّقْصَانِ وَالطُّلُوْعِ وَالْاُفُوْلِ وَالْاِنَارَۃِ وَالْکُسُوْفِ فِیْ کُلِّ ذٰلِکَ اَنْتَ لَہٗ مُطِیْعٌ وَّاِلٰی اِرَادَتِہٖ سَرِیْعٌ سُبْحَانَہٗ مَآ اَعْجَبَ مَا دَبَّرَ فِیْ اَمْرِکَ وَاَلْطَفَ مَا صَنَعَ فِیْ شَاْنِکَ جَعَلَکَ مِفْتَاحَ شَھْرٍ حَادِثٍ لِّاَمْرٍ حَادِثٍ فَاَسْئَلُ اللّٰہَ رَبِّیْ وَرَبَّکَ وَخَالِقِیْ وَخَالِقَکَ وَمُقَدِّرِیْ وَمُقَدِّرَکَ وَمُصَوِّرِیْ وَمُصَوِّرَکَ اَنْ یُّصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَنْ یَّجْعَلَکَ ھِلَالَ بَرَکَۃٍ لَّا تَمْحَقُھَا الْاَیَّامُ وَطَھَارَۃٍ لَّا تُدَنِّسُھَا الْاٰثَامُ ھِلَالَ اَمْنٍ مِّنَ الْاٰفَاتِ وَسَلَامَۃٍ مِّنَ السَّیِّئَاتِ ھِلَالَ سَعْدٍ لَّا نَحْسَ فِیْہِ وَیُمْنٍ لَّا نَکَدَ مَعَہٗ وَیُسْرٍ لَّا یُمَازِجُہٗ عُسْرٌ وَّخَیْرٍ لَّا یَشُوْبُہٗ شَرٌّ ھِلَالَ اَمْنٍ وَّاِیْمَانٍ وَّنِعْمَۃٍ وَّاِحْسَانٍ وَّسَلَامَۃٍ وَّاِسْلَامٍ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاجْعَلْنَا مِنْ اَرْضٰی مَنْ طَلَعَ

اپنے کام میں مغموم نہ ہو کیونکہ اللہ بندوں کی مصلحتوں پر مہربان ہے جس کام کی نیت کی ہے جا بہتر ہو گا۔

عَلَيْهِ وَاَزْكٰى مَنْ نَظَرَ اِلَيْهِ وَاَسْعَدَ مَنْ تَعَبَّدَ لَكَ فِيْهِ وَوَفِّقْنَا فِيْهِ
لِلتَّوْبَةِ وَاعْصِمْنَا فِيْهِ مِنَ الْحَوْبَةِ وَاحْفَظْنَا فِيْهِ مِنْ مُبَاشَرَةِ
مَعْصِيَتِكَ وَاَوْزِعْنَا فِيْهِ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَاَلْبِسْنَا فِيْهِ جُنَنَ الْعَافِيَةِ
وَاَتْمِمْ عَلَيْنَا بِاسْتِكْمَالِ طَاعَتِكَ فِيْهِ الْمِنَّةَ اِنَّكَ الْمَنَّانُ الْحَمِيْدُ
وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ ۵

چاند دیکھنے کے نقش : اور ہر مہینہ کا چاند دیکھ کر یہ نقش دیکھنا مشہور ہے

لا اله الا الله	لا اله الا الله
موسیٰ کلیم الله	ابراهیم خلیل الله
لا اله الا الله	لا اله الا الله
عیسیٰ روح الله	محمد رسول الله

یا الله	یا رحمن	یا رحیم	یا کریم
یا قادر	۹۵۱۳	یا الله	عـ ۹۰ مـ
یا حی	لکہ و ک	۹۸۵ ۹۲ محمد	ھ ھ ۵۵
یا قیوم	۸۷۱۴ ۱۱۲۱۴	۱۹۱۴ ۱۲۱۴	۷ ۸۰۳۲

۱۲۳ للسبوح ۱۲۳ ۱۲۳ ۱۲۳ [illegible]

لا اله الا الله محمد رسول الله
صلی الله علیه وآله الطاهرین
علی ولی الله وصی رسول الله
صلی الله علیه حقا حقا حقا

لا اله الا الله ابراهیم خلیل الله

[illegible]

ھھھھ ... ۶۶۶۶۶۶ فاھی ص و

بسم الله الرحمن الرحیم ۱۱۱ مـه

ھلیج	ھلیج	ھلیج
ھلیج	ھلیج	ھلیج
ھلیج	ھلیج	ھلیج
XX	ھلیج	ھ ھلیج ۱۱ ھمہ

مدسرہ ۱۱۳ مہمہ مہمہ

۹ علیج و علیج کلیج ملیحا

[illegible]

جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ جب چاند دیکھو اپنے مقام سے نہ ہٹو جب تک یہ دعا نہ پڑھ لو۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۵ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ
هٰذَا الشَّهْرِ وَفَتْحَهٗ وَنُوْرَهٗ وَنَصْرَهٗ وَبَرَكَتَهٗ وَطُهُوْرَهٗ وَرِزْقَهٗ

اِنَّمَا یُوَفَّی الصَّابِرُوْنَ اَجْرَھُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ اِجْمَعْ قَلْبَکَ تَجِدْ خَیْرًا کَثِیْرًا اِنْشَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی

وَاَسْئَلُکَ خَیْرَ مَا بَعْدَہٗ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا فِیْہِ وَشَرِّ مَا بَعْدَہٗ اَللّٰھُمَّ اَدْخِلْہُ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ وَالْبَرَکَۃِ وَالتَّقْوٰی وَالتَّوْفِیْقِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ ؕ

دعاء ونماز روز اوّل ہر ماہ

روایت ہے کہ پہلی تاریخ ہر ماہ کی دو رکعت نماز پڑھے رکعت اول میں بعد الحمد کے تیس بار قل ہو اللہ اور دوسری رکعت میں بعد الحمد تیس بار سورۃ انّا انزلناہ پڑھے بعدہٗ کچھ صدقہ دے انشاء اللہ اس ماہ میں سلامتی رہے گی اور کہ جمیع آفات سے محفوظ رہیگا بعد نماز یہ دعا پڑھنا مستحب ہے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط وَمَا مِنْ دَآبَّۃٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ رِزْقُھَا وَیَعْلَمُ مُسْتَقَرَّھَا وَمُسْتَوْدَعَھَا کُلٌّ فِیْ کِتَابٍ مُّبِیْنٍ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَاِنْ یَّمْسَسْکَ اللّٰہُ بِضُرٍّ فَلَا کَاشِفَ لَہٗ اِلَّا ھُوَ وَاِنْ یُّرِدْکَ بِخَیْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِہٖ یُصِیْبُ بِہٖ مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِہٖ وَھُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ سَیَجْعَلُ اللّٰہُ بَعْدَ عُسْرٍ یُّسْرًا مَاشَآءَ اللّٰہُ لَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ رَبِّ اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ ٥

علیحدہ علیحدہ چاندوں کے لئے حسب ذیل چیزیں مخصوص ہیں جو چاند دیکھ کر دیکھی جائیں۔

ماہ محرم سورۃ کہف (پارہ ۱۵) یا سبزہ یا سونا یا چاندی	ماہ صفر سورۃ حٰمٓ عٓسٓقٓ (پارہ ۲۵) یا آئینہ یا پانی یا انگوٹھی	ماہ ربیع الاوّل سورۃ مجادلہ (پارہ ۲۸) یا آئینہ یا جاری پانی یا اچھی صورت
ماہ ربیع الثانی سورۃ ملک (پارہ ۲۹) یا جواہر یا گھوڑا یا گوسفند	ماہ جمادی الاوّل سورۃ مزمّل (پارہ ۲۹) روئے پسر یا روپیہ یا چاندی	ماہ جمادی الثانی سورۃ مدثر (پارہ ۲۹) یا روئے فرزند یا بوڑھا آدمی
ماہ رجب سورۃ یٰسٓ (پارہ ۲۲) یا پھول یا ہتھیلی یا قرآن مجید	ماہ شعبان سورۃ جن (پارہ ۲۹) یا سبزہ یا رنگین کپڑا یا روئے پرہیزگار	ماہ رمضان سورۃ محمدؐ (پارہ ۲۶) یا تلوار یا اہل وعیال یا بوڑھا آدمی
ماہ شوال سورۃ فتح (پارہ ۲۶) یا ہتھیلی یا پانی یا فیروزہ یا سبزہ	ماہ ذیقعد سورۃ نساء (پارہ ۴) یا خوبصورت چہرہ یا آئینہ یا جنگل یا پہاڑ	ماہ ذی الحجہ سورۃ حجر (پارہ ۱۳) یا اچھی صورت یا آب رواں

تحقیق صابروں کو بے تعداد جزا ملتی ہے اطمینانِ قلب حاصل کر انشاء اللہ بہت بھلا ہوگا

بارہ مہینوں کی تاریخہائے سعد و نحس

تاریخ	ماہ محرم ع۔ یہ مہینہ تمام غم و الم کا ہے	تاریخ	ماہ صفر اس مہینہ کی بھی بیس تاریخ تک خوشی کی کوئی تقریب نہیں کرنی چاہیئے
۱	نیک	۱	نحس اکبر
۲	نیک	۲	نیک
۳	نحس	۳	نحس
۴	نیک مگر سفر کے لئے بد	۴	نیک مگر سفر کے لئے بد
۵	نحس	۵	نحس
۶	نیک	۶	نیک
۷	نیک	۷	نیک۔ ولادت حضرت امام موسیٰ کاظم ع
۸	نیک۔ مگر سفر کے لئے بد	۸	نیک۔ مگر بد ہے سفر کو
۹	نیک	۹	نیک
۱۰	شہادت امام حسین علیہ السلام۔ روز عاشورا	۱۰	نحس اکبر
۱۱	نحس اکبر	۱۱	نیک
۱۲	نیک	۱۲	نیک
۱۳	نحس	۱۳	نحس شہادت بی بی سکینہ سلام اللہ علیہا
۱۴	نحس اکبر	۱۴	نیک
۱۵	نیک مگر قرض لینے دینے کو بد	۱۵	نیک۔ مگر قرض لینے دینے کو بد
۱۶	نحس	۱۶	نحس
۱۷	میانہ۔ قرض لینے دینے کو بد	۱۷	نحس۔ شہادت امام رضا علیہ السلام
۱۸	نیک	۱۸	نیک
۱۹	نیک	۱۹	نیک
۲۰	میانہ	۲۰	نحس اکبر۔ روز اربعین امام حسین ع
۲۱	نحس	۲۱	نحس
۲۲	نحس اکبر	۲۲	نیک
۲۳	نیک	۲۳	نیک
۲۴	نحس	۲۴	نحس
۲۵	نحس۔ شہادت حضرتِ امام زین العابدین ع	۲۵	نحس
۲۶	نیک مگر نکاح و سفر کو بد	۲۶	نیک۔ مگر نکاح و سفر کو بد
۲۷	نیک	۲۷	نیک
۲۸	نیک مگر نکاح کے لئے بد	۲۸	نحس۔ وفات جناب رسولِ خدا و شہادت امام حسن ع
۲۹	نیک مگر نکاح کے لئے بد	۲۹	نیک مگر نکاح کے لئے بد
۳۰	نیک مگر نکاح کے لئے بد	۳۰	نیک مگر نکاح کے لئے بد

ع اس کل مہینہ میں خوشی کی کوئی تقریب نہ کرنی چاہیئے۔

وَمَنْ هَاجَرَ إِلَى اللّٰهِ فَأَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ كَانَ اللّٰهُ وَلِيُّهُ وَنَاصِرُهُ وَحَافِظُهُ۔

تاریخ	ماہ ربیع الاوّل	تاریخ	ماہ ربیع الآخر
۱	نیک	۱	نحس اکبر
۲	نحس۔ بقولِ وفاتِ رسولِ خدا ہے	۲	نیک۔ تعمیرِ مکان کے لئے نیک
۳	نحس	۳	نحس
۴	نحس اکبر۔ مگر تعمیرِ مکان کے لئے نیک	۴	نیک مگر سفر کے لئے بد۔ تعمیرِ مکان کو نیک
۵	نحس	۵	نحس
۶	نیک	۶	نیک
۷	نیک۔ تعمیرِ مکان کو نیک	۷	نیک۔ تعمیرِ مکان کو نیک
۸	نحس شہادت امام حسن عسکریؑ	۸	نیک۔ مگر سفر کے لئے بد
۹	نیک۔ عید شجاع	۹	نیک
۱۰	نحس اکبر	۱۰	نیک۔ ولادت حضرت امام حسن عسکریؑ
۱۱	نیک	۱۱	نحس اکبر
۱۲	نیک	۱۲	نیک
۱۳	نحس	۱۳	نحس
۱۴	نیک۔ روزِ مرگِ یزید لعنہ	۱۴	نیک
۱۵	نیک مگر قرض لینے دینے کو بد	۱۵	نیک۔ مگر قرض لینے کے لئے بد
۱۶	نحس۔ مگر تعمیرِ مکان کو نیک	۱۶	نحس۔ مگر تعمیرِ مکان کو نیک
۱۷	نیک روزِ ولادت جنابِ رسولِ خدا و امام جعفر صادقؑ	۱۷	میانہ۔ مگر قرض لینے دینے کو بد
۱۸	نیک	۱۸	نیک
۱۹	نیک	۱۹	نیک
۲۰	نحس اکبر مگر تعمیرِ مکان کو نیک	۲۰	میانہ مگر تعمیرِ مکان کو نیک
۲۱	نحس	۲۱	نحس
۲۲	نیک	۲۲	نیک
۲۳	نیک	۲۳	نیک
۲۴	نحس	۲۴	نحس
۲۵	نحس	۲۵	نحس
۲۶	روزِ وفات حضرت ابوطالبؑ۔ نکاح و سفر کے لئے بد	۲۶	نیک مگر نکاح و سفر کے لئے بد
۲۷	نیک	۲۷	نیک
۲۸	نیک مگر نکاح کے لئے بد	۲۸	نحس اکبر
۲۹	نیک مگر نکاح کے لئے بد	۲۹	نیک مگر نکاح کے لئے بد
۳۰	نیک مگر نکاح کے لئے بد	۳۰	نیک مگر نکاح کے لئے بد

نوٹ۔ اس مہینہ کی بھی آٹھ تاریخ تک کوئی خوشی کی تقریب کرنے سے پرہیز کیا جائے اور ۹ تاریخ کو سوگ کھول دیا جائے (الاحقر قمر

ف۔ یہ قول اقویٰ ہے (سید العلماء مدظلہٗ)

جو اللہ کی طرف ہجرت کرتا ہے اس کا اجر اللہ پر ہے اور اللہ اس کا ولی اور ناصر اور محافظ ہے ۔

تاریخ	ماہ جمادی الاولیٰ	تاریخ	ماہ جمادی الاخریٰ
۱	نیک ۔ ہلاکت ہارون رشید	۱	نحس
۲	نیک ۔ تعمیر مکان کو نیک	۲	نیک ۔ تعمیر مکان کو نیک
۳	نحس	۳	نحس ۔ وفات جناب سیدہ
۴	نیک مگر سفر کے لئے بد تعمیر مکان کو نیک	۴	نیک مگر بد ہے سفر کو ۔ تعمیر مکان کو نیک
۵	نحس	۵	نحس
۶	نیک	۶	نیک
۷	نیک ۔ تعمیر مکان کو نیک	۷	نیک تعمیر مکان کو نیک
۸	نیک ۔ مگر سفر کے لئے بد	۸	نیک مگر بد ہے سفر کو
۹	نیک	۹	نیک
۱۰	نحس اکبر	۱۰	نیک ۔ فتح جنگ جمل
۱۱	نحس اکبر	۱۱	نحس اکبر
۱۲	نیک	۱۲	نحس اکبر
۱۳	نحس	۱۳	نحس
۱۴	نیک	۱۴	نیک
۱۵	نیک بقولے ولادت امام زین العابدینؑ وفتح بصرہ	۱۵	نیک بقولے ولادت امام زین العابدینؑ
۱۶	نحس مگر تعمیر مکان کے لئے نیک	۱۶	نحس تعمیر مکان کو نیک
۱۷	میانہ مگر قرض لینے دینے کو بد	۱۷	میانہ ۔ مگر قرض لینے دینے کو بد
۱۸	نیک مگر بد ہے سفر کو	۱۸	نیک
۱۹	نیک	۱۹	نیک
۲۰	میانہ مگر تعمیر مکان کے لئے نیک	۲۰	نیک ۔ ولادت جناب سیدہؑ
۲۱	نحس	۲۱	نحس
۲۲	نیک	۲۲	نیک
۲۳	نیک	۲۳	نیک
۲۴	نحس	۲۴	نحس
۲۵	نحس	۲۵	نحس
۲۶	نیک ۔ مگر نکاح و سفر کے لئے بد	۲۶	نیک مگر نکاح و سفر کے لئے بد
۲۷	نیک	۲۷	نیک
۲۸	نحس اکبر	۲۸	نیک مگر نکاح کے لئے بد
۲۹	نیک مگر نکاح کے لئے بد	۲۹	نیک مگر نکاح کے لئے بد
۳۰	نیک مگر نکاح کے لئے بد	۳۰	نیک مگر نکاح کے لئے بد

؎ یہ قول معتبر ہے (سید العلماء مدظلہ)

تاریخ	ماہ رجب	تاریخ	ماہ شعبان
۱	نیک ۔ ولادت امام محمد باقر علیہ السلام	۱	نیک ولادت بی بی زینب سلام اللہ علیہا
۲	نیک ۔ تعمیر مکان کو نیک	۲	نیک تعمیر مکان کو نیک
۳	نحس ۔ شہادت امام علی نقی ع	۳	نیک ولادت امام حسین علیہ السلام
۴	نیک ۔ مگر بد ہے سفر کو۔ تعمیر مکان کو نیک	۴	نیک مگر بد ہے سفر کو۔ ولادت حضرت عباسؑ علمدار
۵	نیک ۔ ولادت حضرت امام علی نقی علیہ السلام	۵	نحس
۶	نیک	۶	نیک
۷	نیک تعمیر مکان کو نیک	۷	نیک ۔ تعمیر مکان کو نیک
۸	نیک مگر بد ہے سفر کو	۸	نیک ۔ مگر بد ہے سفر کو
۹	نیک	۹	نیک ولادت حضرت علی اصغر علیہ السلام
۱۰	نیک ولادت امام محمد تقی ع	۱۰	نیک
۱۱	نحس اکبر	۱۱	نیک
۱۲	نحس اکبر	۱۲	نیک
۱۳	نیک ولادت جناب امیر علیہ السلام	۱۳	نحس
۱۴	نیک	۱۴	نحس اکبر
۱۵	عمل ام داؤد شہادت امام جعفر صادق ع	۱۵	نیک ولادت حضرت صاحب الامر ع
۱۶	نحس ۔ مگر تعمیر مکان کو نیک	۱۶	نحس مگر تعمیر مکان کو نیک
۱۷	میانہ مگر قرض لینے دینے کو بد	۱۷	میانہ مگر قرض لینے دینے کو بد
۱۸	نیک	۱۸	نیک
۱۹	نیک	۱۹	نیک
۲۰	میانہ تعمیر مکان کو نیک	۲۰	نحس اکبر مگر تعمیر مکان کو نیک
۲۱	نحس	۲۱	نحس
۲۲	نیک روز مرگ معاویہ لعین	۲۲	نیک
۲۳	روز غم کہ امام حسنؑ زخمی ہوئے	۲۳	نیک
۲۴	نیک ۔ روز فتح خیبر	۲۴	نحس
۲۵	نحس ۔ شہادت امام موسیٰ کاظم ع	۲۵	نحس
۲۶	نیک ۔ مگر نکاح و سفر کے لئے بد	۲۶	نحس اکبر
۲۷	نیک ۔ عید بعثت و شب معراج	۲۷	نیک
۲۸	نحس ۔ حضرت امام حسینؑ کی مدینہ سے روانگی	۲۸	نیک مگر نکاح کے لئے بد
۲۹	نیک ۔ مگر نکاح کے لئے بد	۲۹	نیک مگر نکاح کے لئے بد
۳۰	نیک ۔ مگر نکاح کے لئے بد	۳۰	نیک مگر نکاح کے لئے بد

اس کام میں جلدی نہ کر کیونکہ اللہ حاجت کا بر لانیوالا ہے بتری حاجت بھی بغیر تکلیف کے روا کرے گا۔

تاریخ	ماہ رمضان	تاریخ	ماہ شوال
۱	نیک	۱	نیک
۲	نیک۔ تعمیر مکان کے لئے نیک	۲	نحس اکبر۔ تعمیر مکان کے لئے نیک
۳	نحس اکبر	۳	نحس
۴	نیک۔ مگر بد ہے سفر کو۔ تعمیر مکان کو نیک	۴	نیک۔ مگر بد ہے سفر کو۔ تعمیر مکان کو نیک
۵	نحس	۵	نحس
۶	نیک	۶	نحس اکبر
۷	نیک۔ تعمیر مکان کے لئے نیک	۷	نیک۔ تعمیر مکان کے لئے نیک
۸	نیک۔ مگر سفر کے لئے بد	۸	نحس اکبر۔ یوم غم۔ جنت البقیع
۹	نیک	۹	نیک
۱۰	نحس رحلت بی بی خدیجۃ الکبریٰ سلام اللہ علیہا	۱۰	نیک
۱۱	نیک	۱۱	نیک
۱۲	نیک	۱۲	نیک
۱۳	نحس	۱۳	نحس
۱۴	نیک	۱۴	نیک
۱۵	نیک۔ ولادت امام حسن علیہ السلام	۱۵	بقول[1] شہادت امام جعفر صادقؑ
۱۶	نحس۔ مگر تعمیر مکان کے لئے نیک	۱۶	نحس۔ مگر تعمیر مکان کے لئے نیک
۱۷	میانہ۔ مگر قرض لینے دینے کو بد	۱۷	میانہ مگر قرض لینے دینے کو بد
۱۸	نیک	۱۸	نیک
۱۹	روز غم کہ جناب امیر علیہ السلام زخمی ہوئے شب قدر	۱۹	نیک
۲۰	نحس اکبر مگر تعمیر مکان کے لئے نیک	۲۰	میانہ مگر تعمیر مکان کے لئے نیک
۲۱	روز شہادت جناب امیرؑ روز غم و شب قدر	۲۱	نحس
۲۲	نیک	۲۲	نیک
۲۳	نیک۔ شب قدر	۲۳	نیک
۲۴	نحس اکبر	۲۴	نحس
۲۵	نحس	۲۵	نحس
۲۶	نیک مگر سفر کے لئے بد	۲۶	نیک۔ مگر نکاح و سفر کو بد
۲۷	نیک	۲۷	نیک
۲۸	نیک، مگر نکاح کے لئے بد	۲۸	نیک۔ مگر نکاح کے لئے بد
۲۹	نیک مگر نکاح کے لئے بد	۲۹	نیک۔ مگر نکاح کے لئے بد
۳۰	نیک مگر نکاح کے لئے بد	۳۰	نیک۔ مگر نکاح کے لئے بد

[1] یہ قول قوی ہے (سید العلماء مدظلہ)

فی هٰذه الامور خیرٌ و برکةٌ ولکن لا بدّ لک من صدقةٍ قبل توجّهک الیه

تاریخ	ماہ ذی قعدہ	تاریخ	ماہ ذی الحجہ
۱	نیک	۱	نیک
۲	نیک۔ تعمیر مکان کو نیک	۲	نیک۔ تعمیر مکان کو نیک
۳	نحس	۳	نحس
۴	نیک۔ مگر سفر کو بد۔ تعمیر مکان کو نیک	۴	نیک۔ مگر سفر کے لئے بد۔ تعمیر مکان کو نیک
۵	نحس	۵	نحس
۶	نحس اکبر	۶	نیک
۷	نیک۔ تعمیر مکان کو نیک	۷	نحس شہادت امام محمد باقرؑ۔ تعمیر مکان کو نیک
۸	نیک۔ مگر سفر کے لئے بد	۸	نحس اکبر
۹	نیک	۹	نحس۔ شہادت حضرت مسلمؑ۔ روز عرفہ
۱۰	نحس اکبر	۱۰	نیک۔ یوم عید الاضحیٰ
۱۱	نیک ولادت حضرت امام علی رضاؑ	۱۱	نیک
۱۲	نیک	۱۲	نیک
۱۳	نحس	۱۳	نحس
۱۴	نیک	۱۴	نیک
۱۵	نیک۔ مگر قرض لینے دینے کو بد	۱۵	نیک۔ ولادت امام علی نقیؑ
۱۶	نحس۔ مگر تعمیر مکان کے لئے نیک	۱۶	نحس۔ مگر تعمیر مکان کے لئے نیک
۱۷	میانہ۔ مگر قرض لینے دینے کو بد	۱۷	میانہ۔ مگر قرض لینے دینے کو بد
۱۸	نیک	۱۸	نیک۔ عید غدیر
۱۹	نیک	۱۹	نیک
۲۰	میانہ۔ مگر تعمیر مکان کے لئے نیک	۲۰	نحس اکبر۔ مگر تعمیر مکان کو نیک
۲۱	نحس	۲۱	نحس
۲۲	نیک	۲۲	نیک
۲۳	بد۔ شہادت امام رضاؑ	۲۳	نیک
۲۴	نحس	۲۴	نیک۔ عید مباہلہ
۲۵	عید دحو الارض۔ ولادت حضرت ابراہیمؑ و عیسیٰؑ	۲۵	نحس
۲۶	نیک مگر نکاح و سفر کے لئے بد	۲۶	نیک۔ مگر نکاح و سفر کے لئے بد
۲۷	نیک	۲۷	نیک
۲۸	نحس اکبر	۲۸	نحس اکبر
۲۹	نیک۔ مگر نکاح کے لئے بد	۲۹	نیک۔ مگر نکاح کے لئے بد
۳۰	نحس۔ شہادت امام محمد تقیؑ	۳۰	نیک۔ مگر نکاح کے لئے بد

ان کاموں میں خیر و برکت ہے لیکن اس طرف متوجہ ہونے سے پہلے تھے صدقہ دینا چاہیئے۔

ہر مہینہ کی سعد و نحس تاریخیں

جناب علی ابن طاؤس علیہ الرحمۃ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ پہلی تاریخ سعد ہے۔ اس روز خداوند عالم نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا۔ یہ تاریخ طلب حاجات، قرب حاکم حاصل کرنے، طلب علم، خواستگاری عورت، سفر اور خرید و فروخت کے لئے مبارک ہے۔ اور اگر کوئی بندہ یا حیوان گم ہو جائے تو آٹھ روز میں واپس آجائیگا اور بیمار شفا پائے گا۔ اور اگر اس روز لڑکا تولد ہو تو وہ بابرکت ہوگا۔ روزی میں وسعت ہوگی۔ اور پہلی شب کا خواب صحیح نہیں ہے۔

دوسری تاریخ نیک ہے۔ اس تاریخ حضرت حوّا پیدا ہوئیں۔ بہتر و مناسب ہے کہ اس روز عورت کی خواستگاری کرے، گھر کی بنیاد رکھے۔ تمسک و قبالہ وغیرہ تحریر کرے۔ طلب حاجت کرے اور کاروبار اختیار کرے۔ جو شخص اس روز اوّل وقت میں بیمار ہو جائے تو اس کی بیماری خفیف ہوگی لیکن آخر روز کی بیماری شدید ہوگی۔ اس روز جو فرزند پیدا ہوگا نیک و صالح ہوگا۔ اور دوسری شب کا خواب صحیح نہیں ہے۔

تیسری تاریخ نحس ہے۔ حضرت آدمؑ و حوّاؑ بہشت سے زمین پر اتارے گئے حتی الامکان ہر کام سے پرہیز کرے۔ اس دن بھاگا ہوا واپس آجائے گا جو بیمار ہوگا اس کی بیماری تکلیف دہ ہوگی، البتہ اگر اس روز فرزند پیدا ہو تو اس کی عمر دراز ہوکر روزی فراخ ہوگی۔ اس شب کے خواب کی تعبیر برعکس ہوگی۔

چوتھی تاریخ نیک ہے۔ حضرت ہابیل پیدا ہوئے، کھیتی باڑی کرنے، عمارت بنانے

ح واضح ہو کہ تاریخوں کی سعادت و نحوست اس تفصیل کے ساتھ جو مشہور ہے معتبر احادیث سے ثابت نہیں ہے۔ بے شک دنوں کے متعلق مثلاً دوشنبہ و چہارشنبہ (پیر و بدھ) کی نحوست اور شنبہ و پنجشنبہ (ہفتہ و جمعرات) کی سعادت معتبر روایات میں وارد ہیں بہرحال نیک و بد تاریخوں کی اہمیت اس درجہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ ضروریات دینی و دنیوی کو اس کی وجہ سے معطل کر دیا جائے۔ (سید العلماء مدظلہ)

شکار کرنے اور جانور خریدنے کے لئے خوب ہے۔ البتہ سفر کرنا مکروہ ہے۔ خطرہ ہے کہ قتل ہو جائے یا اُس کا مال چوری یا کوئی بلا نازل ہو جائے۔ اس روز کا پیدا شدہ فرزند شائستہ و مُبارک ہو گا۔ بھاگے ہُوئے کی واپسی دشوار ہو گی اور اس شب کا خواب صحیح ہے۔

پانچویں تاریخ نحس ہے۔ اس روز قابیل پیدا ہُوا۔ اور اس تاریخ قابیل نے اپنے بھائی ہابیل کو قتل کیا۔ اس روز نہ کوئی کام کرے اور نہ گھر سے باہر نکلے۔ جھوٹی قسم کھانے والا سزا پائے گا۔ اس روز کے مولود کا حال نیک ہو گا۔ اور اس شب کا خواب صحیح ہے مگر تعبیر دیر سے ظاہر ہو گی۔

چھٹی تاریخ حاجات کے برآنے کے لئے شائستہ ہے اور خواستگاریٔ عورت اور سفر کرنا خواہ برّی ہو یا بحری۔ خُوب ہے۔ اور جانور خریدنے کے لئے بھی یہ تاریخ نیک ہے۔ اس روز پیدا ہونے والا بچہ نیک نصیب اور آفات سے محفوظ ہو گا۔ شکار کرنے اور طلب معاش وغیرہ کے لئے بھی خوب ہے۔ اس شب کا خواب سچّا ہوتا ہے مگر اس کا اثر ایک دو روز کے بعد ظاہر ہو گا۔

ساتویں تاریخ سب کاموں کے لئے اچھی ہے۔ اس روز مشق کتابت شروع کرنیوالا بدرجۂ کمال فائز ہو گا۔ عمارت بنانا اور عروسی کرنا خوب ہے جو لڑکا اس تاریخ پیدا ہو گا نیک نصیب ہو گا۔ اور اس کی روزی فراخ ہو گی۔ شکار اور طلب رزق کرنا بھی وارد ہے۔ اس شب کا خواب صحیح ہے۔

آٹھویں تاریخ طلب حاجات اور خرید و فروخت کے لئے شائستہ ہے اگر بادشاہ کے پاس حاجت لے کر جائے تو پوری ہو گی۔ اور اس روز برّی و بحری سفر کرنا اور لڑائی پر جانا مکروہ ہے۔ جو لڑکا پیدا ہو گا نیک اطوار ہو گا۔ بھاگا ہوا بصد مشکل و دقّت ہاتھ لگے گا۔ اس روز جو بیمار ہو گا سختی اٹھائے گا اور اس شب کا خواب سچا ہے۔

نویں تاریخ ہر کام کے لئے نیک ہے۔ اس روز کسی کام کی ابتدا کرنا قرض لینا۔ زراعت کرنا اور درخت لگانا خوب ہے اگر دشمن سے لڑائی ہو تو اس پر غالب آئیگا۔ سفر وسیلۂ ظفر و راست ہو گا۔ چوری شدہ مال جلدی ہاتھ لگے گا۔ اور اس تاریخ کا مولود نیک نصیب ہو گا۔ البتہ

اس کام میں تاخیر خیر و برکت کا ذریعہ ہے۔

جو اس تاریخ بیمار ہوگا۔ اس کی بیماری سنگین صورت اختیار کرے گی۔ اس شب کے خواب کی تعبیر برعکس ہوگی۔ اور بنا بر دیگر روایت تعبیر اسی روز ظاہر ہوگی۔

دسویں تاریخ خرید و فروخت اور سفر کرنے کے لئے خوب ہے۔ اس تاریخ حضرت نوح علیہ السلام متولد ہوئے۔ اس روز کا مولود معمر اور آسودہ حال ہوگا۔ گم شدہ ملے گا۔ بھاگا ہوا واپس آئے گا۔ اس روز بیمار ہونے والے شخص کے لئے سزاوار ہے کہ وصیت کرے۔ زراعت کرنا، خریدنا اور کاشت کرنا خوب ہے۔ اس شب کا خواب جھوٹا ہوتا ہے۔ اور دیگر روایت کی بنا پر خواب کی تعبیر بیس روز میں ظاہر ہوگی۔

گیارہویں تاریخ ہر کام کے لئے شائستہ ہے اس تاریخ کو حضرت شیث علیہ السلام پیدا ہوئے تھے۔ خرید و فروخت کرنا بہتر ہے مگر بادشاہ کے پاس جانے سے پرہیز کرے بھاگا ہوا شخص جلدی واپس آجائے گا۔ بیمار شخص جلد شفایاب ہوگا۔ اس روز کا مولود نیک و صالح ہوگا۔ اس شب کا خواب صحیح ہے۔ اگرچہ اس کی تعبیر دیر میں ظاہر ہو، بروایتے دیگر تین روز میں تعبیر نکلے۔

بارھویں تاریخ نیک ہے۔ خواستگاری عورت کے لئے جانا۔ دکان کھولنا اور بحری سفر کرنا خوب ہے۔ بیمار کے شفایاب ہو جانے کی امید ہے جو لڑکا پیدا ہو وہ نیک تربیت یافتہ ہوگا۔ بڑی عمر پائے گا۔ بھاگا ہوا ہاتھ آئے گا۔ اس شب کا خواب صحیح ہے مگر تعبیر دیر میں ظاہر ہوگی۔

تیرھویں تاریخ نحس ہے۔ لڑائی جھگڑا کرنے۔ بادشاہ کے پاس جانے، سر تراشی اور سر میں تیل ملنے سے پرہیز کیا جائے۔ بھاگا ہوا شخص کے واپس آنے کی امید کم ہے۔ بیمار کی بیماری شدید صورت اختیار کرے گی۔ اس روز کا مولود زندگانی نہ پائے گا۔ اس شب کا خواب جھوٹا ہوتا ہے اور بروایتے دیگر جو خواب دیکھے اس کا اثر نو روز میں ظاہر ہوگا۔

چودھویں تاریخ ہر کام کے لئے نیک ہے نہ اس روز جو فرزند پیدا ہوگا۔ ظالم ہوگا۔ اس تاریخ طلبِ علم، خرید و فروخت اور سفر کرنا اور کشتی پر سوار ہونا خوب ہے۔ بیمار صحت پائیگا بھاگا ہوا ہاتھ آئے گا۔ اس رات جو خواب دیکھے اس کا اثر ۳۶ یا ۴۰ روز کے بعد ظاہر ہوگا اور بنا بر روایت

دیگر اس شب کا خواب جھوٹا ہوتا ہے۔

پندرھویں تاریخ ہر کام کے لئے نیک ہے مگر قرض لینا یا دینا بد ہے۔ بیمار کو جلد صحت ہوگی۔ بھاگا ہوا جلد ہاتھ آئے گا۔ جو فرزند اس تاریخ پیدا ہوگا وہ یا گونگا ہوگا یا اُس کی زبان میں کوئی عیب ہوگا۔ اس شب کے خواب کی تعبیر تین روز کے بعد ظاہر ہوگی۔

سولھویں تاریخ نحس ہے۔ کسی کام کے لئے اچھی نہیں مگر تعمیر مکان کے لئے خوب ہے۔ اس روز سفر کرنا موجب ہلاکت ہوگا۔ بھاگا ہوا جلد واپس آئے گا۔ بیمار شفایاب ہوگا۔ پیش از زوال پیدا شدہ فرزند دیوانہ ہوگا مگر بعد از زوال پیدا ہونے والے فرزند کا انجام بخیر ہوگا۔ اس شب کے خواب کا اثر دو روز کے بعد یا بروایتے دیر میں ظاہر ہوگا۔

سترھویں تاریخ میانہ ہے۔ لڑائی جھگڑا کرنے اور قرض لینے دینے سے پرہیز کرے۔ اس روز کے مولود کا حال نیک ہوگا۔ طلب حاجت نہ کی جائے۔ کیونکہ یہ روز بھاری ہے۔ بروایتے اس تاریخ کو شاخ لگانا خوب ہے۔ اس شب کا خواب سچا ہے۔ مگر تعبیر دیر میں ظاہر ہوگی۔

اٹھارویں تاریخ ہر کام کے لئے مبارک ہے۔ خرید و فروخت، زراعت و سفر کرنا بہتر ہے۔ اگر قرض دے گا وصول ہوگا۔ بیمار شفا پائے گا۔ اس تاریخ کو جو فرزند پیدا ہوگا سعید ہوگا۔ اس شب کے خواب کی تعبیر برعکس ہے۔

انیسویں تاریخ سعد ہے۔ حضرت اسحٰقؑ پیدا ہوئے۔ سفر و طلب روزی اور حصولِ علم کے لئے بہتر ہے۔ بھاگا ہوا اور گم شدہ ۱۵ روز کے بعد واپس آجائے گا جو فرزند پیدا ہوگا۔ توفیقِ خیر پائے گا۔ اور اس شب کے خواب کی تعبیر برعکس ہوگی۔

بیسویں تاریخ میانہ ہے۔ سفر کرنے اور حاجات کے برآنے کے لئے خوب ہے۔ بھاگے ہوئے شخص کا ہاتھ آنا مشکل ہے جو راہ بھول جائے معرضِ ہلاکت میں پڑے گا۔ بیمار کی بیماری شدت اختیار کرے گی۔ اس تاریخ کا مولود سختی و مشقت میں بسر کرے گا۔ اس شب کا خواب صحیح و مؤثر ہے۔

اکیسویں تاریخ نحس اکبر ہے لہذا اس روز نہ طلبِ حاجت کرے نہ بادشاہ کے پاس جائے

جس کام کا قصد کیا ہے اُسے کر اور غم نہ اُٹھا انشاء اللہ تیرے لئے بہتری ہوگی۔

اور نہ سفر کرے کیونکہ اس میں ہلاکت کا اندیشہ ہے۔ جو فرزند پیدا ہوگا وہ پریشانی و فقر میں مبتلا ہوگا۔ البتہ ذبح حیوانات خوب ہے۔ اس شب کا خواب جھوٹا ہے۔

بائیسویں تاریخ حاجات کے بر آنے اور خرید و فروخت کرنے کے لئے خوب ہے۔ بیمار جلد شفایاب ہوگا۔ اور مسافر بخیریت واپس آئے گا۔ اس شب کا خواب سچا ہے اور اس کی تعبیر بہت نیک ظاہر ہوگی۔

تیئیسویں تاریخ سعد ہے۔ اس روز حضرت یوسفؑ پیدا ہوئے۔ طلبِ حاجات، خواستگاریٔ عورت اور تجارت کرنا خوب ہے۔ سفر وسیلۂ ظفر ثابت ہوگا جو فرزند پیدا ہوگا نیکوکار ہوگا۔ اور اس شب کے خواب کی تعبیر برعکس ہے۔

چوبیسویں تاریخ نحس اکبر ہے۔ اس تاریخ فرعون پیدا ہوا۔ پس کسی کام کے کرنے کا قصد نہ کرے۔ اس روز کا مولود سختی میں بسر کریگا۔ اور اُسے توفیقِ خیر نصیب نہ ہوگی۔ آخر عمر میں مرگِ مفاجات کا شکار ہوگا۔ اور اس شب کے خواب کی تعبیر برعکس ہے۔

پچیسویں تاریخ نحس ہے۔ بیمار کی بیماری طول پکڑے گی۔ البتہ جو فرزند پیدا ہوگا آخر میں فراخ روزی والا ہوگا۔ لیکن بلائے سخت میں گرفتار ہوگا۔ آخر میں چھٹکارا ہوگا۔ اس روز کے شر سے بچنے کے لئے نماز و دعا و تصدق کرے۔ اور اس شب کا خواب جھوٹا ہے۔

چھبیسویں تاریخ برائے سفر شائستہ ہے لیکن بعض روایات کی بنا پر سفر کی خوبی ظاہر نہیں ہوتی۔ پس اس تاریخ ترکِ سفر مناسب ہے۔ خواستگاریٔ عورت نہ کرے۔ اس روز جو ازدواج ہوگا وہ زن و شوہر میں جدائی پر منتج ہوگا۔ بیمار کا حال بد ہوگا۔ اس روز کا مولود لمبی عمر پائیگا اور اس شب کے خواب کی تعبیر برعکس ہے۔

ستائیسویں تاریخ ہر کام کے لئے خوب ہے جو فرزند اس روز پیدا ہوگا صاحب نیک نصیب ہوگا۔ اور عمر طبعی کو پہنچے گا۔ اور عوام میں ہر دلعزیز ہوگا۔ اس تاریخ سفر کرنا خوب ہے اور اس شب کے خواب کی تعبیر برعکس ہوگی۔

اٹھائیسویں تاریخ سفر کو نیک ہے لیکن بعض روایات کی بنا پر سفر کرنا ۲۸، ۲۹ بلکہ ۳۰ تاریخ کو بھی مکروہ ہے۔ جب کہ چاند شعاعِ آفتاب میں ہو۔ لہٰذا ترکِ سفر کرنا مناسب ہے۔ اس

روز حضرت یعقوب علیہ السلام پیدا ہوئے۔ لہٰذا جو فرزند پیدا ہوگا مبتلائے غم والم ہوگا۔ اس رات کے خواب کا اثر اس روز ظاہر ہو۔ بنا بر روایتے دیگر تعبیر برعکس ظاہر ہوگی۔

اُنتیسویں تاریخ خوب ہے جو فرزند پیدا ہو بُردبار ہوگا۔ سفر وسیلۂ ظفر ہوگا۔ اس روز نہ وصیّت نامہ لکھے اور نہ دوستوں کی ملاقات کو جائے اس شب کا خواب جھوٹا ہے۔

تیسویں تاریخ نیک ہے۔ خرید و فروخت اور نکاح کرنا خوب ہے۔ اس روز کا مولود بُردبار اور صاحب اقبال ہوگا۔ بھاگا ہوا واپس آئے گا۔ گم شدہ چیز ہاتھ آئے گی جو قرض دیگا جلد وصول ہوگا اور اس شب کا خواب صحیح اور مؤثر ہے۔

نوٹ:۔ اگر کسی کام کی بہت ضرورت ہو اور مہینہ کی تاریخ بد ہو مگر ایام ہفتہ کا وہ دن نیک ہو تو اس کام کو کرلے۔

تنالیسواں باب

حالات و اعمال ہر ماہ

ماہ محرّم

خداوند عالم نے قرآن مجید میں چار مہینوں کو حرمت والا قرار دیا ہے۔ اور وہ یہ ہیں۔ ایک محرم، دوسرا رجب، تیسرا ذی قعدہ، چوتھا ذی الحجہ۔ ان مہینوں میں کفّار سے بھی لڑائی کا آغاز نہ کیا جاتا تھا۔ اور ماہِ محرّم کے تو نام سے ہی اس کا احترام ظاہر ہے حضرت امام رضا علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جناب رسُول خدا صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم محرم کی پہلی تاریخ کو دو رکعت نماز پڑھتے تھے اور جب نماز سے فارغ ہوتے تو ہاتھ دُعا کے لئے اُٹھاتے اور یہ دعا تین مرتبہ پڑھتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْاِلٰہُ الْقَدِیْمُ وَھٰذِہٖ سَنَۃٌ جَدِیْدَۃٌ فَاَسْئَلُکَ فِیْھَا الْعِصْمَۃَ مِنَ الشَّیْطٰنِ وَالْقُوَّۃَ عَلٰی ھٰذِہِ النَّفْسِ الْاَمَّارَۃِ بِالسُّوْٓءِ وَالْاِشْتِغَالَ

صبر اور قناعت کی چادر پر بیٹھ کیونکہ رزق مقسوم ہو چکا ہے اور ہوگا وہی جو مقدر میں لکھا ہے۔

بِمَا يُقَرِّبُنِي إِلَيْكَ يَا كَرِيمُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ يَا عِمَادَ مَنْ لَا عِمَادَ لَهُ يَا ذُخْرَ مَنْ لَا ذُخْرَ لَهُ يَا حِرْزَ مَنْ لَا حِرْزَ لَهُ يَا غِيَاثَ مَنْ لَا غِيَاثَ لَهُ يَا سَنَدَ مَنْ لَا سَنَدَ لَهُ يَا كَنْزَ مَنْ لَا كَنْزَ لَهُ يَا حَسَنَ الْبَلَاءِ يَا عَظِيمَ الرَّجَاءِ يَا عِزَّ الضُّعَفَاءِ يَا مُنْقِذَ الْغَرْقَى يَا مُنْجِيَ الْهَلْكَى يَا مُنْعِمُ يَا مُجْمِلُ يَا مُفْضِلُ يَا مُحْسِنُ أَنْتَ الَّذِي سَجَدَ لَكَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَنُورُ النَّهَارِ وَضَوْءُ الْقَمَرِ وَشُعَاعُ الشَّمْسِ وَدَوِيُّ الْمَاءِ وَحَفِيفُ الشَّجَرِ يَا اللّٰهُ لَا شَرِيكَ لَكَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا خَيْرًا مِمَّا يَظُنُّونَ وَاغْفِرْ لَنَا مَا لَا يَعْلَمُونَ وَلَا تُؤَاخِذْنَا بِمَا يَقُولُونَ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ آمَنَّا بِهِ كُلٌّ مِنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُوا الْأَلْبَابِ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ ٥

ماہ محرم کی دسویں تاریخ کو روز عاشورہ کہتے ہیں۔ اس روز سید الشہداء خامس آل عباء گلگوں قبا حضرت امام حسین علیہ السّلام بمعہ اپنے اعزا و اصحاب کے کربلا میں بے جرم و خطا بھوکے پیاسے شہید ہوئے اور یہ دس روز امام مظلوم کو نہایت حزن و غم میں گزرے۔ لہذا مومنین کو چاہیئے کہ یہ دس روز عزاداری میں بسر کریں اور گریہ و نوحہ و ماتم میں مشغول رہیں۔

حضرت امام رضا علیہ السّلام سے منقول ہے کہ ماہ محرم وہ مہینہ تھا کہ کافر تک اس میں لڑائی کو حرام جانتے تھے۔ لیکن اس اُمّت کے منافقوں نے ماہ محرّم میں ہمارا خون حلال سمجھا۔ ہماری عورتوں بچّوں کو قیدی بنایا۔ خیموں میں آگ لگائی۔ ہمارا مال و اسباب لوٹا۔ اور ہمارے بارے میں حُرمتِ رسول کی رعایت نہ کی۔ اس مصیبت نے ہماری آنکھوں کو زخمی کر دیا۔ پس لازم ہے کہ رونے والے اس مصیبت پر روئیں۔ کیونکہ حضرت امام حسین علیہ السلام پر رونا گناہانِ کبیرہ کو محو کرتا ہے۔ دوسری حدیث میں فرماتا ہے۔ کہ جب میرے جدّ امجد حضرت امام حسین علیہ السلام شہید ہوئے تو آسمان نے خون اور سرخ خاک برسائی اگر ان

مظلوم کے لئے تراس قدر گریہ وزاری کرے کہ آنسو تیرے چہرہ پر جاری ہوں تو خداوند عالم تمام چھوٹے اور بڑے گناہوں کو بخش دے گا۔ پھر فرمایا کہ اگر تو چاہے کہ جس وقت اس دُنیا سے انتقال کرے تو کوئی گناہ تجھ پر باقی نہ ہو پس امام حسین علیہ السّلام کی زیارت کر۔ آپ کے قاتلوں پر لعنت کر۔ اور جس وقت تجھ کو امام حسین علیہ السّلام کی مصیبت یاد آئے تو کہہ یَالَیْتَنِیْ کُنْتُ مَعَھُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِیْمًا۔ (کاش میں بھی شہدائے کربلا کے ساتھ ہوتا۔ پس درجۂ عظیم پر فائز ہوتا)۔

اعمالِ شب عاشورا

شب دہم وہ شب ہے کہ جس میں جناب سیّد الشہداء مع اعزہ واصحاب واحباب کے عبادتِ الٰہی میں مشغول رہے۔ شہادت کی تیاریاں ہوتی رہیں۔ ساری رات جاگ کر بسر کی۔ لہٰذا محبّانِ امام حسین علیہ السّلام کا ایمانی فریضہ ہے کہ وہ بھی شب بیداری کریں۔ اور انکی مصیبتیں یاد کرکے روئیں۔ اور نوحہ وماتم کی مجلسیں برپا کریں۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو شخص شب عاشورا حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت بجالائے۔ گریہ وزاری کے ساتھ شب بیداری کرے اور عبادتِ الٰہی میں مشغول رہے۔ تو وہ بروزِ قیامت شہدائے کربلا کی طرح اپنے خون میں آلودہ محشور ہوگا۔ اور جو شخص شب و روز عاشورا زیارت بجالائے تو ایسا ہے کہ گویا وہ حضرت کی نصرت میں آپ کے سامنے شہید ہوا۔ اس شب چار رکعت نماز بیادو سلام بجالائے۔ اور ہر رکعت میں سورہ الحمد ایک مرتبہ کے بعد سورہ قل ھو اللّٰہ پچاس دفعہ پڑھے۔ بروایت دیگر چار رکعت نماز دو دو کرکے اس طریق سے بجالائے کہ پہلی رکعت میں سورہ الحمد کے بعد دس مرتبہ آیۃ الکرسی، دوسری رکعت میں دس مرتبہ سورہ قل ہو اللّٰہ، تیسری رکعت میں دس مرتبہ سورہ قل اعوذ برب الفلق اور چوتھی رکعت میں دس مرتبہ قل اعوذ برب النّاس پڑھے اور فارغ ہونے کے بعد سو مرتبہ سورۃ قل ہو اللّٰہ پڑھے۔ تو خداوند عالم اس کو ثواب عظیم عطا فرمائے گا۔

اعمالِ روزِ عاشورا

روزِ عاشورا بغیر روزہ کی نیّت کے فاقہ کریں۔ کھانا پینا موقوف کریں۔ حقّہ بھی نہ پئیں

اللہ کے واسطے اپنی نیت کو خالص کر اور لوگوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کر اگر عزت و آبرو چاہتا ہے۔

مجالسِ عزائے سیّد الشہداء برپا کریں۔ خوب گریہ و بکا کریں۔ اپنے گھر والوں کو حکم دیں کہ اس طرح گریہ و زاری کریں اور صفِ ماتم بچھائیں جس طرح کہ اپنی سب سے پیاری اولاد کے مرنے پر روتے ہیں۔ اور آخر روز بعد عصر دو گھنٹہ دن رہے فاقہ شکنی کریں۔ اس روز دنیا کے کسی کام میں مشغول نہ ہوں۔ اور اپنے گھر کے لئے اس دن غلّہ وغیرہ کسی چیز کا ذخیرہ نہ کریں۔ حضرت امام رضا علیہ السّلام فرماتے ہیں کہ جو شخص روز عاشورا کو مصیبت و غم کا دن قرار دے گا تو خداوند عالم بروز قیامت اُس کے لئے خوشی کا دن قرار دے گا۔ اور جو کوئی روز عاشورا کو برکت کا دن سمجھے اور اپنے گھر کے لئے ذخیرہ کرے۔ تو خداوند عالم اس ذخیرہ کو مبارک نہ کرے گا۔ اور قیامت کے دن یزید وغیرہ کے ساتھ اُس کا حشر ہوگا۔ حضرت امام باقر علیہ السّلام فرماتے ہیں کہ جو اشخاص حضرت امام حسین علیہ السّلام کی زیارت بجا لائیں۔ حضرت کی مصیبت پر خوب روئیں۔ اپنے گھر والوں اور جملہ متعلّقین کو بھی رونے کا حکم دیں اور سامانِ عزا اپنے گھر میں برپا کریں۔ اور آپس میں ایک دوسرے سے رو کر ملاقات کریں اور ایک دوسرے کو حضرت کی مصیبت کا پرسا دیں تو خداوند عالم اجرِ عظیم کرامت فرمائے گا۔ ایک دوسرے کو پُرسا ان الفاظ میں دیں۔

عَظَّمَ اللّٰہُ اُجُوْرَنَا بِمُصَابِنَا بِالْحُسَیْنِ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَجَعَلَنَا وَ اِیَّاکُمْ مِنَ الطَّالِبِیْنَ بِثَارِہٖ مَعَ وَلِیِّہِ الْاِمَامِ الْمَھْدِیِّ مِنْ اٰلِ مُحَمَّدٍ عَلَیْھِمُ السَّلَامُ۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جو شخص روزِ عاشورا ہزار مرتبہ سورۂ قل ہو اللہ پڑھے۔ خداوند عالم اس کی طرف نظرِ رحمت فرماتا ہے اور حضرت کے قاتلوں پر ہزار مرتبہ اس طرح لعنت کرنے کا بڑا ثواب ہے۔ اَللّٰھُمَّ الْعَنْ قَتَلَۃَ الْحُسَیْنِ وَ اَصْحَابِہٖ۔ عملِ عاشورا کے دو طریقے ہیں جو ذیل میں بیان کئے جاتے ہیں۔

پہلا طریقہ عملِ عاشورا

یہ وہ عملِ روزِ عاشورا ہے جو حضرت محمد باقر علیہ السلام نے علقمہ بن محمد کو تعلیم کیا جب کہ

اس نے حضرت کی خدمت میں عرض کیا تھا کہ مجھے وہ تعلیم فرمائیے کہ روز عاشورا اگر میں حضرت امام حسین علیہ السلام کی قبر کے نزدیک ہوں تو اس زیارت کو پڑھوں، اور جب باہر کسی اور شہر میں ہوں تب بھی اس کو اشارہ کر کے پڑھوں۔ اس پر حضرتؑ نے یہ عمل فرمانے کے بعد ارشاد فرمایا کہ اگر تم ایسا کرو گے تو خداوند عالم تم کو اجر عظیم اور ثواب کثیر عطا فرمائے گا۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے بھی بہت کچھ فضائل اس عمل کے منقول ہیں منجملہ ان کے حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی مشکل پیش آئے تو اس زیارت کو پڑھو، اور خداوند عالم سے دعا کرو۔ اس زیارت اور دعا کی برکت سے وہ حاجت روا ہو گی۔ لہٰذا روز عاشورا کے علاوہ اور دنوں میں بھی پڑھ سکتے ہیں صورت عمل یہ ہے کہ اپنے بند جامہ کھول دے اور آستین کو کہنی تک مصیبت زدہ کی طرح الٹ دے اور صحرا یا چھت پر جا کر رجوع قلب و با چشم گریاں اول روز قبل دوپہر روضہ مقدس سید الشہداء حضرت امام حسینؑ کی طرف انگلی سے اشارہ کر کے پہلے یہ مختصر زیارت پڑھے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَآ اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔ پھر دو رکعت نماز زیارت پڑھے۔ اس کے بعد نیت کرے کہ زیارت پڑھتا ہوں حضرت امام حسین علیہ السلام کی روز عاشورا سنت قربۃً الی اللہ۔ یہ زیارت شروع کرے۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَآ اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابْنَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَابْنَ سَيِّدِ الْوَصِيِّيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابْنَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ سَيِّدَةِ نِسَآءِ الْعَالَمِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خِيَرَةَ اللّٰهِ وَابْنَ خِيَرَتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ثَارَ اللّٰهِ وَابْنَ ثَارِهٖ وَالْوِتْرَ الْمَوْتُوْرَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى الْاَرْوَاحِ الَّتِيْ حَلَّتْ بِفِنَآئِكَ وَاَنَاخَتْ بِرَحْلِكَ عَلَيْكُمْ مِنِّيْ جَمِيْعًا سَلَامُ اللّٰهِ اَبَدًا مَا بَقِيْتُ وَمَا بَقِيَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ يَآ اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهٗ عَلَيْكَ لَقَدْ عَظُمَتِ الرَّزِيَّةُ وَجَلَّتْ وَعَظُمَتِ الْمُصِيْبَةُ بِكَ عَلَيْنَا وَعَلٰى جَمِيْعِ اَهْلِ الْاِسْلَامِ وَجَلَّتْ وَعَظُمَتْ مُصِيْبَتُكَ فِي السَّمٰوٰتِ عَلٰى جَمِيْعِ اَهْلِ السَّمٰوٰتِ فَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً اَسَّسَتْ اَسَاسَ الظُّلْمِ وَالْجَوْرِ

عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ وَلَعَنَ اللّٰهُ أُمَّةً دَفَعَتْكُمْ عَنْ مَقَامِكُمْ وَأَزَالَتْكُمْ
عَنْ مَرَاتِبِكُمُ الَّتِي رَتَّبَكُمُ اللّٰهُ فِيهَا وَلَعَنَ اللّٰهُ أُمَّةً قَتَلَتْكُمْ وَلَعَنَ
اللّٰهُ الْمُمَهِّدِينَ لَهُمْ بِالتَّمْكِينِ مِنْ قِتَالِكُمْ وَبَرِئْتُ إِلَى اللّٰهِ وَإِلَيْكُمْ
مِنْهُمْ وَمِنْ أَشْيَاعِهِمْ وَأَتْبَاعِهِمْ وَأَوْلِيَائِهِمْ يَا أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ صَلَوَاتُ
اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْكَ إِنِّي سِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَكُمْ وَحَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَكُمْ
إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَلَعَنَ اللّٰهُ آلَ زِيَادٍ وَآلَ مَرْوَانَ وَلَعَنَ اللّٰهُ بَنِي أُمَيَّةَ
قَاطِبَةً وَلَعَنَ اللّٰهُ ابْنَ مَرْجَانَةَ وَلَعَنَ اللّٰهُ عُمَرَ ابْنَ سَعْدٍ وَلَعَنَ اللّٰهُ
شِمْرًا وَلَعَنَ اللّٰهُ أُمَّةً أَسْرَجَتْ وَأَلْجَمَتْ وَتَنَقَّبَتْ وَتَهَيَّأَتْ
لِقِتَالِكَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْكَ لَقَدْ عَظُمَ مُصَابِي
بِكَ فَأَسْئَلُ اللّٰهَ الَّذِي أَكْرَمَ مَقَامَكَ وَأَكْرَمَنِي بِكَ أَنْ يَرْزُقَنِي
طَلَبَ ثَارِكَ مَعَ إِمَامٍ مَنْصُورٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَآلِهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي عِنْدَكَ وَجِيهًا بِالْحُسَيْنِ فِي الدُّنْيَا وَ
الْآخِرَةِ يَا أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْكَ إِنِّي أَتَقَرَّبُ
إِلَى اللّٰهِ وَإِلَى رَسُولِهِ وَإِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَإِلَى فَاطِمَةَ وَإِلَى الْحَسَنِ
وَإِلَيْكَ بِمُوَالَاتِكَ وَبِالْبَرَاءَةِ مِمَّنْ قَاتَلَكَ وَنَصَبَ لَكَ الْحَرْبَ وَ
بِالْبَرَاءَةِ مِمَّنْ أَسَّسَ أَسَاسَ الظُّلْمِ وَالْجَوْرِ عَلَيْكُمْ وَأَبْرَءُ إِلَى اللّٰهِ
وَإِلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ أَسَّسَ أَسَاسَ ذٰلِكَ
وَبَنَى عَلَيْهِ بُنْيَانَهُ وَجَرَى فِي ظُلْمِهِ وَجَوْرِهِ عَلَيْكُمْ وَعَلَى
أَشْيَاعِكُمْ بَرِئْتُ إِلَى اللّٰهِ وَإِلَيْكُمْ مِنْهُمْ وَأَتَقَرَّبُ إِلَى اللّٰهِ ثُمَّ
إِلَيْكُمْ بِمُوَالَاتِكُمْ وَمُوَالَاةِ وَلِيِّكُمْ وَبِالْبَرَاءَةِ مِنْ أَعْدَائِكُمْ
وَالنَّاصِبِينَ لَكُمُ الْحَرْبَ وَبِالْبَرَاءَةِ مِنْ أَشْيَاعِهِمْ وَأَتْبَاعِهِمْ
وَأَوْلِيَائِهِمْ يَا أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ إِنِّي سِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَكُمْ وَحَرْبٌ
لِمَنْ حَارَبَكُمْ وَوَلِيٌّ لِمَنْ وَالَاكُمْ وَعَدُوٌّ لِمَنْ عَادَاكُمْ فَأَسْئَلُ

اللّٰهَ الَّذِيْ اَكْرَمَنِيْ بِمَعْرِفَتِكُمْ وَمَعْرِفَةِ اَوْلِيَائِكُمْ وَرَزَقَنِي الْبَرَاءَةَ مِنْ اَعْدَائِكُمْ وَاَنْ يَّجْعَلَنِيْ مَعَكُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَنْ يُّثَبِّتَ لِيْ عِنْدَكُمْ قَدَمَ صِدْقٍ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَسْئَلُهٗ اَنْ يُّبَلِّغَنِيَ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِيْ لَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ وَاَنْ يَّرْزُقَنِيْ طَلَبَ ثَارِيْ مَعَ اِمَامٍ مَّهْدِيٍّ ظَاهِرٍ نَّاطِقٍ بِالْحَقِّ مِنْكُمْ وَاَسْئَلُ اللّٰهَ بِحَقِّكُمْ وَبِالشَّاْنِ الَّذِيْ لَكُمْ عِنْدَهٗ اَنْ يُّعْطِيَنِيْ بِمُصَابِيْ بِكُمْ اَفْضَلَ مَا يُعْطِيْ مُصَابًا بِمُصِيْبَتِهٖ يَا لَهَا مُصِيْبَةً مَّا اَعْظَمَهَا وَاَعْظَمَ رَزِيَّتَهَا فِي الْاِسْلَامِ وَفِيْ جَمِيْعِ اَهْلِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا مِمَّنْ تَنَالُهٗ مِنْكَ صَلَوَاتٌ وَّرَحْمَةٌ وَّمَغْفِرَةٌ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ مَحْيَايَ مَحْيَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّمَمَاتِيْ مَمَاتَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُكَ وَسَلَامُكَ عَلَيْهِمْ اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا يَوْمٌ تَبَرَّكَتْ بِهٖ بَنُوْ اُمَيَّةَ وَابْنُ اٰكِلَةِ الْاَكْبَادِ اللَّعِيْنُ ابْنُ اللَّعِيْنِ عَلٰى لِسَانِكَ وَلِسَانِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كُلِّ مَوْطِنٍ وَّمَوْقِفٍ وَّقَفَ فِيْهِ نَبِيُّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ اَبَا سُفْيَانَ وَمُعٰوِيَةَ ابْنَ اَبِيْ سُفْيَانَ وَيَزِيْدَ ابْنَ مُعَاوِيَةَ وَاٰلَ مَرْوَانَ عَلَيْهِمْ مِنْكَ اللَّعْنَةُ اَبَدَ الْاٰبِدِيْنَ وَهٰذَا يَوْمٌ فَرِحَتْ بِهٖ اٰلُ زِيَادٍ وَّاٰلُ مَرْوَانَ عَلَيْهِمُ اللَّعْنَةُ بِقَتْلِهِمُ الْحُسَيْنَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ فَضَاعِفْ عَلَيْهِمُ اللَّعْنَ مِنْكَ وَالْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَتَقَرَّبُ اِلَيْكَ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَفِيْ مَوْقِفِيْ هٰذَا وَاَيَّامِ حَيٰوتِيْ بِالْبَرَاءَةِ مِنْهُمْ وَاللَّعْنَةِ عَلَيْهِمْ وَبِالْمُوَالَاةِ لِنَبِيِّكَ وَاٰلِ نَبِيِّكَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ ۔ پس دو رکعت نماز پڑھے ۔ پھر سو مرتبہ اس طرح لعن کہے اَللّٰهُمَّ الْعَنْ اَوَّلَ ظَالِمٍ ظَلَمَ حَقَّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاٰخِرَ تَابِعٍ لَهٗ عَلٰى ذٰلِكَ اَللّٰهُمَّ الْعَنِ الْعِصَابَةَ الَّتِيْ جَاهَدَتِ الْحُسَيْنَ

صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَشَايَعَتْ وَبَايَعَتْ وَتَابَعَتْ عَلٰى قَتْلِهِ اَللّٰهُمَّ الْعَنْهُمْ جَمِيْعًا پھر سو مرتبہ اس طریق سے سلام کہے۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ وَعَلَى الْاَرْوَاحِ الَّتِيْ حَلَّتْ بِفِنَائِكَ وَاَنَاخَتْ بِرَحْلِكَ عَلَيْكَ مِنِّيْ سَلَامُ اللّٰهِ اَبَدًا مَّا بَقِيْتُ وَبَقِيَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَلَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنِّيْ لِزِيَارَتِكَ اَلسَّلَامُ عَلَى الْحُسَيْنِ وَعَلٰى عَلِيِّ ابْنِ الْحُسَيْنِ وَعَلٰى اَوْلَادِ الْحُسَيْنِ وَعَلٰى اَصْحَابِ الْحُسَيْنِ پھر ایک مرتبہ اس طرح لعن کرے۔ اَللّٰهُمَّ خُصَّ اَنْتَ اَوَّلَ ظَالِمٍ بِاللَّعْنِ مِنِّيْ وَابْدَاْ بِهٖ اَوَّلًا ثُمَّ الثَّانِيْ ثُمَّ الثَّالِثَ ثُمَّ الرَّابِعَ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ يَزِيْدَ بْنَ مُعَاوِيَةَ خَامِسًا وَّالْعَنْ عُبَيْدَ اللّٰهِ ابْنَ زِيَادٍ وَّابْنَ مَرْجَانَةَ وَعُمَرَ ابْنَ سَعْدٍ وَّشِمْرًا وَّاٰلَ اَبِيْ سُفْيَانَ وَاٰلَ زِيَادٍ وَّاٰلَ مَرْوَانَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ پھر سجدے میں جائے اور کہے اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدَ الشَّاكِرِيْنَ لَكَ عَلٰى مُصَابِهِمْ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى عَظِيْمِ رَزِيَّتِيْ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ شَفَاعَةَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَوْمَ الْوُرُوْدِ وَثَبِّتْ لِيْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَكَ مَعَ الْحُسَيْنِ وَاَوْلَادِ الْحُسَيْنِ وَاَصْحَابِ الْحُسَيْنِ الَّذِيْنَ بَذَلُوْا مُهَجَهُمْ دُوْنَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔ پھر دو رکعت نماز پڑھے۔ اس کے بعد دعائے علقمہ پڑھے وہ یہ ہے۔ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا مُجِيْبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّيْنَ يَا كَاشِفَ كَرْبِ الْمَكْرُوْبِيْنَ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ وَيَا صَرِيْخَ الْمُسْتَصْرِخِيْنَ وَيَا مَنْ هُوَ اَقْرَبُ اِلَيَّ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ وَيَا مَنْ يَّحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ وَيَا مَنْ هُوَ بِالْمَنْظَرِ الْاَعْلٰى وَبِالْاُفُقِ الْمُبِيْنِ وَيَا مَنْ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى وَيَا مَنْ يَّعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ وَيَا مَنْ لَّا يَخْفٰى عَلَيْهِ خَافِيَةٌ وَّيَا مَنْ لَّا تَشْتَبِهُ عَلَيْهِ الْاَصْوَاتُ وَيَا مَنْ لَّا تُغَلِّطُهُ الْحَاجَاتُ وَيَا مَنْ لَّا يُبْرِمُهٗ اِلْحَاحُ الْمُلِحِّيْنَ

اِنْ قَصَدْتَ اللّٰهَ فِیْ هٰذَا الْاَمْرِ فَلَا تَخَفْ غَیْرَهٗ ۔

وَیَا مُدْرِكَ كُلِّ فَوْتٍ وَّیَا جَامِعَ كُلِّ شَمْلٍ وَّیَا بَارِئَ النُّفُوْسِ بَعْدَ
الْمَوْتِ یَا مَنْ هُوَ كُلَّ یَوْمٍ فِیْ شَاْنٍ وَّیَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ یَا مُنَفِّسَ
الْكُرُبَاتِ یَا مُعْطِیَ السُّؤْلَاتِ یَا وَلِیَّ الرَّغَبَاتِ یَا كَافِیَ الْمُهِمَّاتِ
یَا مَنْ یَّكْفِیْ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ وَّلَا یَكْفِیْ مِنْهُ شَیْءٌ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
اَسْئَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّعَلِیٍّ وَّبِحَقِّ فَاطِمَةَ بِنْتِ نَبِیِّكَ وَبِحَقِّ الْحَسَنِ
وَالْحُسَیْنِ وَبِحَقِّ التِّسْعَةِ مِنْ وُّلْدِ الْحُسَیْنِ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ فَاِنِّیْ بِهِمْ
اَتَوَجَّهُ اِلَیْكَ فِیْ مَقَامِیْ هٰذَا وَبِهِمْ اَتَوَسَّلُ وَبِهِمْ اَتَشَفَّعُ اِلَیْكَ
وَبِحَقِّهِمْ اَسْئَلُكَ وَاُقْسِمُ وَاَعْزِمُ عَلَیْكَ وَبِالشَّاْنِ الَّذِیْ لَهُمْ
عِنْدَكَ وَبِالْقَدْرِ الَّذِیْ لَهُمْ عِنْدَكَ وَبِالَّذِیْ فَضَّلْتَهُمْ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ وَبِاسْمِكَ الَّذِیْ جَعَلْتَهٗ
عِنْدَهُمْ وَبِهٖ خَصَصْتَهُمْ دُوْنَ الْعٰلَمِیْنَ وَبِهٖ اَبَنْتَهُمْ وَاَبَنْتَ فَضْلَهُمْ مِنْ فَضْلِ الْعٰلَمِیْنَ حَتّٰی
فَاقَ فَضْلُهُمْ فَضْلَ الْعَالَمِیْنَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ
وَّاَنْ تَكْشِفَ عَنِّیْ غَمِّیْ وَهَمِّیْ وَكَرْبِیْ وَتَكْفِیَنِیَ الْمُهِمَّ مِنْ
اُمُوْرِیْ وَتَقْضِیَ عَنِّیْ دَیْنِیْ وَتُجِیْرَنِیْ مِنَ الْفَقْرِ وَتُجِیْرَنِیْ مِنَ
الْفَاقَةِ وَتُغْنِیَنِیْ عَنِ الْمَسْئَلَةِ اِلَی الْمَخْلُوْقِیْنَ وَتَكْفِیَنِیْ هَمَّ مَنْ
اَخَافُ هَمَّهٗ وَعُسْرَ مَنْ اَخَافُ عُسْرَهٗ وَحُزُوْنَةَ مَنْ اَخَافُ
حُزُوْنَتَهٗ وَشَرَّ مَنْ اَخَافُ شَرَّهٗ وَمَكْرَ مَنْ اَخَافُ مَكْرَهٗ وَبَغْیَ
مَنْ اَخَافُ بَغْیَهٗ وَجَوْرَ مَنْ اَخَافُ جَوْرَهٗ وَسُلْطَانَ مَنْ اَخَافُ
سُلْطَانَهٗ وَكَیْدَ مَنْ اَخَافُ كَیْدَهٗ وَمَقْدُرَةَ مَنْ اَخَافُ بَلَاءَ
مَقْدُرَتِهٖ عَلَیَّ وَتَرُدَّ عَنِّیْ كَیْدَ الْكَیَدَةِ وَمَكْرَ الْمَكَرَةِ اَللّٰهُمَّ
مَنْ اَرَادَنِیْ بِسُوْٓءٍ فَاَرِدْهُ وَمَنْ كَادَنِیْ فَكِدْهُ وَاصْرِفْ عَنِّیْ كَیْدَهٗ وَ
مَكْرَهٗ وَبَاْسَهٗ وَاَمَانِیَّهٗ وَامْنَعْهُ عَنِّیْ كَیْفَ شِئْتَ وَاَنّٰی شِئْتَ
اَللّٰهُمَّ اشْغَلْهُ عَنِّیْ بِفَقْرٍ لَّا تَجْبُرُهٗ وَبِبَلَاءٍ لَّا تَسْتُرُهٗ وَبِفَاقَةٍ
لَا تَسُدُّهَا وَبِسُقْمٍ لَّا تُعَافِیْهِ وَذُلٍّ لَّا تُعِزُّهٗ وَبِمَسْكَنَةٍ لَّا

تَجْبُرُهَا اَللّٰهُمَّ اضْرِبْ بِالذُّلِّ نَصْبَ عَيْنَيْهِ وَاَدْخِلْ عَلَيْهِ الْفَقْرَ فِيْ مَنْزِلِهِ وَالْعِلَّةَ وَالسُّقْمَ فِيْ بَدَنِهِ حَتّٰى تَشْغَلَهُ عَنِّيْ بِشُغْلٍ شَاغِلٍ لَا فَرَاغَ لَهُ وَاَنْسِهِ ذِكْرِيْ كَمَا اَنْسَيْتَهُ ذِكْرَكَ وَخُذْ عَنِّيْ بِسَمْعِهِ وَبَصَرِهِ وَلِسَانِهِ وَيَدِهِ وَرِجْلِهِ وَقَلْبِهِ وَجَمِيْعِ جَوَارِحِهِ وَاَدْخِلْ عَلَيْهِ فِيْ جَمِيْعِ ذٰلِكَ السُّقْمَ وَلَا تَشْفِهِ حَتّٰى تَجْعَلَ ذٰلِكَ لَهُ شُغْلًا شَاغِلًا بِهِ عَنِّيْ وَعَنْ ذِكْرِيْ وَاكْفِنِيْ يَا كَافِيْ مَا لَا يَكْفِيْ سِوَاكَ فَاِنَّكَ الْكَافِيْ لَا كَافِيْ سِوَاكَ وَمُفَرِّجٌ لَا مُفَرِّجَ سِوَاكَ وَمُغِيْثٌ لَا مُغِيْثَ سِوَاكَ وَجَارٌ لَا جَارَ سِوَاكَ خَابَ مَنْ كَانَ جَارُهُ سِوَاكَ وَمُغِيْثُهُ سِوَاكَ وَمَفْزَعُهُ اِلٰى سِوَاكَ وَمَهْرَبُهُ وَمَلْجَاُهُ اِلٰى غَيْرِكَ وَمَنْجَاهُ مِنْ مَخْلُوْقٍ غَيْرِكَ فَاَنْتَ ثِقَتِيْ وَرَجَائِيْ وَمَفْزَعِيْ وَمَهْرَبِيْ وَمَلْجَائِيْ وَمَنْجَايَ فَبِكَ اَسْتَفْتِحُ وَبِكَ اَسْتَنْجِحُ وَبِمُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ وَاَتَوَسَّلُ وَاَتَشَفَّعُ فَاَسْئَلُكَ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ وَاِلَيْكَ الْمُشْتَكٰى وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ فَاَسْئَلُكَ يَا اَللّٰهُ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَكْشِفَ عَنِّيْ غَمِّيْ وَهَمِّيْ وَكَرْبِيْ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا كَمَا كَشَفْتَ عَنْ نَبِيِّكَ هَمَّهُ وَغَمَّهُ وَكَرْبَهُ وَكَفَيْتَهُ هَوْلَ عَدُوِّهِ فَاكْشِفْ عَنِّيْ كَمَا كَشَفْتَ عَنْهُ وَفَرِّجْ عَنِّيْ كَمَا فَرَّجْتَ عَنْهُ وَاكْفِنِيْ كَمَا كَفَيْتَهُ وَاصْرِفْ عَنِّيْ هَوْلَ مَا اَخَافُ هَوْلَهُ وَمَؤُوْنَةَ مَا اَخَافُ مَؤُوْنَتَهُ وَهَمَّ مَا اَخَافُ هَمَّهُ بِلَا مَؤُوْنَةٍ عَلٰى نَفْسِيْ مِنْ ذٰلِكَ وَاصْرِفْ بِقَضَاءِ حَوَائِجِيْ وَكِفَايَةِ مَا اَهَمَّنِيْ هَمُّهُ مِنْ اَمْرِ اٰخِرَتِيْ وَدُنْيَايَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَيَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْكُمَا مِنِّيْ سَلَامُ اللّٰهِ اَبَدًا مَّا بَقِيْتُ وَبَقِيَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَلَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنْ زِيَارَتِكُمَا وَلَا فَرَّقَ اللّٰهُ

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ۔

بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمَا اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ حَيٰوةَ مُحَمَّدٍ وَّذُرِّيَّتِهٖ وَاَمِتْنِيْ مَمَاتَهُمْ وَتَوَفَّنِيْ عَلٰى مِلَّتِهِمْ وَاحْشُرْنِيْ فِيْ زُمْرَتِهِمْ وَلَا تُفَرِّقْ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ طَرْفَةَ عَيْنٍ اَبَدًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَيَآ اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْكُمَا وَاَتَيْتُكُمَا زَآئِرًا وَّمُتَوَسِّلًا اِلَى اللّٰهِ رَبِّيْ وَرَبِّكُمَا وَمُتَوَجِّهًا اِلَيْهِ بِكُمَا وَمُسْتَشْفِعًا بِكُمَآ اِلَى اللّٰهِ فِيْ حَاجَتِيْ هٰذِهٖ فَاشْفَعَا لِيْ فَاِنَّ لَكُمَا عِنْدَ اللّٰهِ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ وَالْجَاهَ الْوَجِيْهَ وَالْمَنْزِلَ الرَّفِيْعَ وَالْوَسِيْلَةَ اِنِّيْ اَنْقَلِبُ عَنْكُمَا مُنْتَظِرًا لِّتَنَجُّزِ الْحَاجَةِ وَقَضَآئِهَا وَنَجَاحِهَا مِنَ اللّٰهِ بِشَفَاعَتِكُمَا لِيْ اِلَى اللّٰهِ فِيْ ذٰلِكَ فَلَآ اَخِيْبُ وَلَا يَكُوْنُ مُنْقَلَبِيْ مُنْقَلَبًا خَآئِبًا خَاسِرًا بَلْ يَكُوْنُ مُنْقَلَبِيْ مُنْقَلَبًا رَّاجِحًا مُّفْلِحًا مُّنْجِحًا مُّسْتَجَابًا لِّيْ بِقَضَآءِ جَمِيْعِ حَوَآئِجِيْ وَتَشَفَّعَا لِيْ اِلَى اللّٰهِ اَنْقَلِبُ عَلٰى مَاشَآءَ اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مُفَوِّضًا اَمْرِيْٓ اِلَى اللّٰهِ مُلْجِأً ظَهْرِيْ اِلَى اللّٰهِ وَمُتَوَكِّلًا عَلَى اللّٰهِ وَاَقُوْلُ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَكَفٰى سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ دَعَا لَيْسَ لِيْ وَرَآءَ اللّٰهِ وَوَرَآءَكُمْ يَا سَادَتِيْ مُنْتَهٰى مَاشَآءَ رَبِّيْ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اَسْتَوْدِعُكُمَا اللّٰهَ وَلَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنِّيْٓ اِلَيْكُمَا انْصَرَفْتُ يَا سَيِّدِيْ يَآ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ يَا مَوْلَايَ وَاَنْتَ يَآ اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ يَا سَيِّدِيْ وَسَلَامِيْ عَلَيْكُمَا مُتَّصِلٌ مَّا اتَّصَلَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَاصِلٌ ذٰلِكَ اِلَيْكُمَا غَيْرُ مَحْجُوْبٍ عَنْكُمَا سَلَامِيْ اِنْشَآءَ اللّٰهُ وَاَسْئَلُهٗ بِحَقِّكُمَآ اَنْ يَّشَآءَ ذٰلِكَ وَيَفْعَلَ فَاِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اِنْقَلَبْتُ يَا سَيِّدَيَّ عَنْكُمَا تَآئِبًا حَامِدًا لِّلّٰهِ شَاكِرًا رَّاجِيًا لِّلْاِجَابَةِ غَيْرَ اٰئِسٍ وَّلَا قَانِطٍ اٰئِبًا عَآئِدًا رَّاجِعًا اِلٰى زِيَارَتِكُمَا غَيْرَ رَاغِبٍ عَنْكُمَا وَلَا عَنْ زِيَارَتِكُمَا بَلْ رَّاجِعٌ عَآئِدٌ اِنْشَآءَ اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ يَا سَادَتِيْ رَغِبْتُ

ہمارے لئے اللہ کافی ہے اور وہی بہتر حامی ہے کیا اچھا آقا اور کیا اچھا مددگار ہے۔

اِلَيْكُمَا وَاِلٰى زِيَارَتِكُمَا بَعْدَ اَنْ نَّزْهَدَ فِيْكُمَا وَفِيْ زِيَارَتِكُمَا اَهْلَ الدُّنْيَا فَلَا خَيَّبَنِيَ اللّٰهُ مِمَّا رَجَوْتُ وَمَا اَمَّلْتُ فِيْ زِيَارَتِكُمَا اِنَّهٗ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ ۞

دوسرا طریقہ عمل عاشورا

یہ وہ عمل عاشورا ہے جو حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام نے عبداللہ بن سنان کو تعلیم فرمایا۔ عبداللہ کہتے ہیں کہ میں روز عاشورا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت کے چہرہ مبارک کا رنگ بدلا ہوا اور غمگین پایا۔ آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ میں نے عرض کیا یا مولا رونے کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا تمہیں معلوم نہیں کہ یہی تاریخ تھی۔ جب میرے جدّ امجد سیّد الشہداء امام حسین علیہ السّلام شہید ہوئے۔ میں نے عرض کیا۔ آپ آج کے روزے کے بارہ میں کیا ارشاد فرماتے ہیں۔ فرمایا کہ بغیر روزہ کی نیّت کے فاقہ رکھو۔ اور بعد عصر ایک ساعت گزر جانے پر پانی سے افطار کرو کیونکہ آلِ رسوؐل سے اسی وقت لڑائی موقوف ہوئی تھی۔ پھر فرمایا کہ پاک کپڑے پہنو اور بند قبا کھول دو۔ اور اہلِ مصیبت کی طرح آستینوں کو کہنیوں تک چڑھاؤ اور دن چڑھے جنگل یا چھت پر جا کر خضوع و خشوع سے دو دو رکعت چار رکعت نماز اس طور سے پڑھو کہ پہلی رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد سورۃ قل یا ایہا الکفرون اور دوسری رکعت میں بعد الحمد کے سورۃ قل ہو اللہ اور تیسری رکعت میں بعد الحمد کے سورۃ احزاب (پارہ ۲۱) اور چوتھی رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد سورۃ منافقون (پارہ ۲۸) پڑھو۔ اور اگر یہ سورتیں یاد نہ ہوں تو جو یاد ہوں پڑھو۔ پھر نماز سے فارغ ہو کر اپنا منہ روضۂ مقدسہ حضرت امام حسین علیہ السّلام کی طرف کرو۔ اور آپؑ کی اور آپؑ کے اعزّہ و اصحاب کی شہادت کا خیال دل میں لا کر سلام کرو۔ اور صلوات بھیجو۔ اور ان کے قاتلوں پر لعنت کرو۔ بروایت دیگر ہزار مرتبہ اس طرح لعنت کرو۔ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ قَتَلَةَ الْحُسَيْنِ وَاَصْحَابِهٖ۔ پھر جس جگہ کھڑے ہو وہاں سے چند قدم آگے بڑھاؤ اور کہو۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ رِضًا بِقَضَآئِهٖ

وَتَسْلِيمًا لِأَمْرِهِ اگر سات مرتبہ یہ عمل کیا جائے تو بہتر ہے۔ اس کے بعد حضرت نے فرمایا کہ اس حالت میں گریہ کرو۔ اور اپنی جگہ پر واپس ہو کر پڑھو۔ اَللّٰهُمَّ عَذِّبِ الْفَجَرَةَ الَّذِينَ شَاقُّوا رَسُولَكَ وَحَارَبُوا أَوْلِيَائَكَ وَعَبَدُوا غَيْرَكَ وَاسْتَحَلُّوا مَحَارِمَكَ وَالْعَنِ الْقَادَةَ وَالْأَتْبَاعَ وَمَنْ كَانَ مِنْهُمْ فَخَبَّ وَأَوْضَعَ مَعَهُمْ أَوْ رَضِيَ بِفِعْلِهِمْ لَعْنًا كَثِيرًا اَللّٰهُمَّ وَعَجِّلْ فَرَجَ آلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْ صَلَوَاتِكَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَاسْتَنْقِذْهُمْ مِنْ أَيْدِي الْمُنَافِقِينَ الْمُضِلِّينَ وَالْكَفَرَةِ الْجَاحِدِينَ وَافْتَحْ لَهُمْ فَتْحًا يَسِيرًا وَأَتِحْ لَهُمْ رَوْحًا وَفَرَجًا قَرِيبًا وَاجْعَلْ لَهُمْ مِنْ لَدُنْكَ عَلَى عَدُوِّكَ وَعَدُوِّهِمْ سُلْطَانًا نَصِيرًا۔ پھر دعا کے لئے ہاتھ اٹھا کر آل محمد علیہم السّلام کے دشمنوں کا قصد کرو اور کہو اَللّٰهُمَّ إِنَّ كَثِيرًا مِنَ الْأُمَّةِ نَاصَبَتِ الْمُسْتَحْفَظِينَ مِنَ الْأَئِمَّةِ وَكَفَرَتْ بِالْكَلِمَةِ وَعَكَفَتْ عَلَى الْقَادَةِ الظَّلَمَةِ وَهَجَرَتِ الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ وَعَدَلَتْ عَنِ الْحَبْلَيْنِ الَّذَيْنِ أَمَرْتَ بِطَاعَتِهِمَا وَالتَّمَسُّكِ بِهِمَا فَأَمَاتَتِ الْحَقَّ وَحَادَتْ عَنِ الْقَصْدِ وَمَالَأَتِ الْأَحْزَابَ وَحَرَّفَتِ الْكِتَابَ وَكَفَرَتْ بِالْحَقِّ لَمَّا جَاءَهَا وَتَمَسَّكَتْ بِالْبَاطِلِ لَمَّا اعْتَرَضَهَا وَضَيَّعَتْ حَقَّكَ وَأَضَلَّتْ خَلْقَكَ وَقَتَلَتْ أَوْلَادَ نَبِيِّكَ وَخِيَرَةَ عِبَادِكَ وَحَمَلَةَ عِلْمِكَ وَوَرَثَةَ حِكْمَتِكَ وَوَحْيِكَ اَللّٰهُمَّ فَزَلْزِلْ أَقْدَامَ أَعْدَائِكَ وَأَعْدَاءِ رَسُولِكَ وَأَهْلِ بَيْتِ رَسُولِكَ اَللّٰهُمَّ وَأَخْرِبْ دِيَارَهُمْ وَافْلُلْ سِلَاحَهُمْ وَخَالِفْ بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ وَفُتَّ فِي أَعْضَادِهِمْ وَأَوْهِنْ كَيْدَهُمْ وَاضْرِبْهُمْ بِسَيْفِكَ الْقَاطِعِ وَارْمِهِمْ بِحَجَرِكَ الدَّامِغِ وَطُمَّهُمْ بِالْبَلَاءِ طَمًّا وَقُمَّهُمْ بِالْعَذَابِ قَمًّا وَعَذِّبْهُمْ عَذَابًا نُكْرًا وَخُذْهُمْ بِالسِّنِينَ وَالْمَثُلَاتِ الَّتِي أَهْلَكْتَ بِهَا أَعْدَائَكَ إِنَّكَ ذُو نِقْمَةٍ مِنَ الْمُجْرِمِينَ اَللّٰهُمَّ إِنَّ سُنَّتَكَ ضَائِعَةٌ وَأَحْكَامَكَ

مُعَطَّلَةٌ وَّعِتْرَةَ نَبِيِّكَ فِي الْاَرْضِ هَائِمَةٌ اَللّٰهُمَّ فَاَعِنِ الْحَقَّ وَ
اَهْلَهٗ وَاَقْمِعِ الْبَاطِلَ وَاَهْلَهٗ وَمُنَّ عَلَيْنَا بِالنَّجَاةِ وَاهْدِنَا اِلَى
الْاِيْمَانِ وَعَجِّلْ فَرَجَنَا وَانْظِمْهُ بِفَرَجِ اَوْلِيَائِكَ وَاجْعَلْهُمْ لَنَا
وُدًّا وَّاجْعَلْنَا لَهُمْ وَفْدًا اَللّٰهُمَّ وَاَهْلِكْ مَنْ جَعَلَ يَوْمَ قَتْلِ ابْنِ
نَبِيِّكَ وَخِيَرَتِكَ عِيْدًا وَّاسْتَهَلَّ بِهٖ فَرَحًا وَّمَرَحًا وَّخُذْ اٰخِرَهُمْ
كَمَا اَخَذْتَ اَوَّلَهُمْ وَضَاعِفِ اللّٰهُمَّ الْعَذَابَ وَالتَّنْكِيْلَ عَلٰى
ظَالِمِيْ اَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّكَ وَاَهْلِكْ اَشْيَاعَهُمْ وَقَادَتَهُمْ وَاَبِرْ حُمَاتَهُمْ
وَجَمَاعَتَهُمْ اَللّٰهُمَّ وَضَاعِفْ صَلَوَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى
عِتْرَةِ نَبِيِّكَ الْعِتْرَةِ الضَّائِعَةِ الْخَائِفَةِ الْمُسْتَذَلَّةِ بَقِيَّةٍ مِّنَ الشَّجَرَةِ
الطَّيِّبَةِ الزَّاكِيَةِ الْمُبَارَكَةِ وَاَعْلِ اللّٰهُمَّ كَلِمَتَهُمْ وَاَفْلِجْ حُجَّتَهُمْ
وَاكْشِفِ الْبَلَاۤءَ وَاللَّاْوَاۤءَ وَحَنَادِسَ الْاَبَاطِيْلِ وَالْعَمٰى عَنْهُمْ وَثَبِّتْ
قُلُوْبَ شِيْعَتِهِمْ وَحِزْبِكَ عَلٰى طَاعَتِكَ وَوِلَايَتِهِمْ وَنُصْرَتِهِمْ وَ
مُوَالَاتِهِمْ وَاَعِنْهُمْ وَامْنَحْهُمُ الصَّبْرَ عَلَى الْاَذٰى فِيْكَ وَاجْعَلْ لَهُمْ
اَيَّامًا مَّشْهُوْدَةً وَّاَوْقَاتًا مَّحْمُوْدَةً مَّسْعُوْدَةً تُوْشِكُ فِيْهَا
فَرَجَهُمْ وَتُوْجِبُ فِيْهَا تَمْكِيْنَهُمْ وَنَصْرَهُمْ كَمَا ضَمِنْتَ لِاَوْلِيَائِكَ
فِيْ كِتَابِكَ الْمُنْزَلِ فَاِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا
اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى
لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ
بِيْ شَيْئًا اَللّٰهُمَّ فَاكْشِفْ غُمَّتَهُمْ يَا مَنْ لَّا يَمْلِكُ كَشْفَ الضُّرِّ
اِلَّا هُوَ يَا وَاحِدُ يَا اَحَدُ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ وَاَنَا يَا اِلٰهِيْ عَبْدُكَ
الْخَائِفُ مِنْكَ وَالرَّاجِعُ اِلَيْكَ السَّائِلُ لَكَ الْمُقْبِلُ عَلَيْكَ اللَّاجِئُ
اِلٰى فِنَائِكَ الْعَالِمُ بِاَنَّهٗ لَا مَلْجَاَ مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ اَللّٰهُمَّ فَتَقَبَّلْ

إِيَّاكَ وَالْحِرْصَ فِي الْأُمُورِ فَإِنَّهُ مَذْمُومٌ وَصَاحِبُهُ مَذْمُومٌ۔

دُعَائِي وَاسْمَعْ يَا إِلٰهِي عَلَانِيَتِي وَنَجْوَايَ وَاجْعَلْنِي مِمَّنْ رَضِيتَ
عَمَلَهُ وَقَبِلْتَ نُسُكَهُ وَنَجَّيْتَهُ بِرَحْمَتِكَ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْكَرِيمُ
اَللّٰهُمَّ وَصَلِّ أَوَّلًا وَّآخِرًا عَلَى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ عَلَى
مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَّارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّآلَ مُحَمَّدٍ بِأَكْمَلِ وَ
أَفْضَلِ مَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلَى أَنْبِيَائِكَ وَرُسُلِكَ وَ
مَلَائِكَتِكَ وَحَمَلَةِ عَرْشِكَ بِلَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ اَللّٰهُمَّ لَا تُفَرِّقْ
بَيْنِي وَبَيْنَ مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَاجْعَلْنِي
يَا مَوْلَايَ مِنْ شِيعَةِ مُحَمَّدٍ وَّعَلِيٍّ وَّفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ
وَذُرِّيَّتِهِمِ الطَّاهِرَةِ الْمُنْتَجَبَةِ وَهَبْ لِيَ التَّمَسُّكَ بِحَبْلِهِمْ
وَالرِّضَا بِسَبِيلِهِمْ وَالْأَخْذَ بِطَرِيقَتِهِمْ إِنَّكَ جَوَادٌ كَرِيمٌ پھر سجدے
میں جاؤ اور رخسارہ اپنا خاک پر رکھو اور کہو۔ يَا مَنْ يَّحْكُمُ مَا يَشَاءُ وَيَفْعَلُ مَا
يُرِيدُ أَنْتَ حَكَمْتَ فَلَكَ الْحَمْدُ مَحْمُودًا مَّشْكُورًا فَعَجِّلْ يَا
مَوْلَايَ فَرَجَهُمْ وَفَرَجَنَا بِهِمْ فَإِنَّكَ ضَمِنْتَ إِعْزَازَهُمْ بَعْدَ
الذِّلَّةِ وَتَكْثِيرَهُمْ بَعْدَ الْقِلَّةِ وَإِظْهَارَهُمْ بَعْدَ الْخُمُولِ يَا
أَصْدَقَ الصَّادِقِينَ وَيَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ فَأَسْأَلُكَ يَا إِلٰهِي وَ
سَيِّدِي مُتَضَرِّعًا إِلَيْكَ بِجُودِكَ وَكَرَمِكَ بَسْطَ أَمَلِي وَالتَّجَاوُزَ
عَنِّي وَقَبُولَ قَلِيلِ عَمَلِي وَكَثِيرِهِ وَالزِّيَادَةَ فِي أَيَّامِي وَتَبْلِيغِي
ذٰلِكَ الْمَشْهَدَ وَأَنْ تَجْعَلَنِي مِمَّنْ يُّدْعٰى فَيُجِيبُ إِلَى طَاعَتِهِمْ
وَمُوَالَاتِهِمْ وَنَصْرِهِمْ وَتُرِيَنِي ذٰلِكَ قَرِيبًا سَرِيعًا فِي عَافِيَةٍ
إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ پھر آسمان کی طرف سر بلند کرو اور کہو۔ أَعُوذُ بِكَ
أَنْ أَكُونَ مِنَ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ أَيَّامَكَ فَأَعِذْنِي يَا إِلٰهِي بِرَحْمَتِكَ
مِنْ ذٰلِكَ۔

اپنے کاموں میں حرص سے پناہ مانگ کیونکہ طمع اور طامع دونوں کی مذمت کی گئی ہے۔

اس کے بعد حضرتؑ نے عبداللہ بن سنان سے ارشاد فرمایا کہ اگر تو ایسا کرے گا تو بہت سے حج اور بہت سے عمروں سے یہ عمل بہتر ہوگا۔ اور جو کوئی اس نماز کو اس روز بجالائے اور یہ دعا پڑھے اور رجوعِ قلب سے اس عمل کو بجالائے تو خداوندِ عالم اس کو مرگِ مفاجات یعنی ڈوبنے، جلنے اور مکان کے نیچے دب کر مرنے سے محفوظ رکھے گا۔ اور کوئی دشمن اس پر مسلط نہ ہوگا۔

زیارت آخر روز عاشورا

آخر روز عاشورا یہ زیارت پڑھیں جس میں شہداء کربلا کی زیارت اور جناب رسول خدا اور حضرات آئمہ ھدیٰ علیہم السلام سے تعزیت ادا کی گئی ہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا وَارِثَ اٰدَمَ صِفْوَةِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا وَارِثَ نُوْحٍ نَبِیِّ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا وَارِثَ اِبْرَاھِیْمَ خَلِیْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا وَارِثَ مُوْسٰی كَلِیْمِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا وَارِثَ عِیْسٰی رُوْحِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا وَارِثَ مُحَمَّدٍ حَبِیْبِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا وَارِثَ عَلِیٍّ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا وَارِثَ الْحَسَنِ الشَّھِیْدِ سِبْطِ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا ابْنَ الْبَشِیْرِ النَّذِیْرِ وَابْنَ سَیِّدِ الْوَصِیِّیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا ابْنَ فَاطِمَةَ الزَّھْرَآءِ سَیِّدَةِ نِسَآءِ الْعَالَمِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا خِیَرَةَ اللّٰہِ وَابْنَ خِیَرَتِہٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا ثَارَ اللّٰہِ وَابْنَ ثَارِہٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا الْوِتْرُ الْمَوْتُوْرُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا الْاِمَامُ الْھَادِیُ الزَّكِیُّ وَعَلٰی اَرْوَاحٍ حَلَّتْ بِفِنَآئِكَ وَاَقَامَتْ فِیْ جِوَارِكَ وَفَدَتْ مَعَ زُوَّارِكَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ مِنِّیْ مَا بَقِیْتُ وَبَقِیَ اللَّیْلُ وَالنَّھَارُ فَلَقَدْ عَظُمَتْ بِكَ الرَّزِیَّةُ وَجَلَّ الْمُصَابُ فِی الْمُؤْمِنِیْنَ وَفِی الْمُسْلِمِیْنَ وَفِیْ اَھْلِ السَّمٰوٰتِ اَجْمَعِیْنَ وَفِیْ

إِنْ كَانَ الضَّرُّ وَالنَّفْعُ مِنَ اللهِ كُنْ مُتَوَكِّلًا عَلَيْهِ

سُكَّانِ الْاَرَضِيْنَ فَاِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ وَصَلَوَاتُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ وَتَحِيَّاتُهٗ عَلَيْكَ وَعَلٰى اٰبَائِكَ الطَّيِّبِيْنَ الْمُنْتَجَبِيْنَ وَعَلٰى ذَرَارِيْهِمِ الْهُدَاةِ الْمَهْدِيِّيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَایَ وَعَلَيْهِمْ وَعَلٰى رُوْحِكَ وَعَلٰى اَرْوَاحِهِمْ وَعَلٰى تُرْبَتِكَ وَعَلٰى تُرْبَتِهِمْ اَللّٰهُمَّ لَقِّهِمْ رَحْمَةً وَّرِضْوَانًا وَّرَوْحًا وَّرَيْحَانًا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَایَ يَا اَبَا عَبْدِ اللهِ يَا ابْنَ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَابْنَ سَيِّدِ الْوَصِيِّيْنَ وَيَا ابْنَ سَيِّدَةِ نِسَآءِ الْعَالَمِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهِيْدُ يَا ابْنَ الشَّهِيْدِ يَا اَخَا الشَّهِيْدِ يَا اَبَا الشُّهَدَآءِ اَللّٰهُمَّ بَلِّغْهُ عَنِّيْ فِيْ هٰذِهِ السَّاعَةِ وَفِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَفِيْ هٰذَا الْوَقْتِ وَفِيْ كُلِّ وَقْتٍ تَحِيَّةً كَثِيْرَةً وَّسَلَامًا سَلَامُ اللهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ يَا ابْنَ سَيِّدِ الْعَالَمِيْنَ وَعَلَى الْمُسْتَشْهَدِيْنَ مَعَكَ سَلَامًا مُّتَّصِلًا مَّا اتَّصَلَ اللَّيْلُ وَ النَّهَارُ اَلسَّلَامُ عَلَى الْحُسَيْنِ ابْنِ عَلِيٍّ نِ الشَّهِيْدِ اَلسَّلَامُ عَلٰى عَلِيِّ ابْنِ الْحُسَيْنِ الشَّهِيْدِ اَلسَّلَامُ عَلٰى عَبَّاسِ ابْنِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ الشَّهِيْدِ اَلسَّلَامُ عَلَى الشُّهَدَآءِ مِنْ وُّلْدِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَى الشُّهَدَآءِ مِنْ وُّلْدِ الْحَسَنِ اَلسَّلَامُ عَلَى الشُّهَدَآءِ مِنْ وُّلْدِ الْحُسَيْنِ اَلسَّلَامُ عَلَى الشُّهَدَآءِ مِنْ وُّلْدِ جَعْفَرٍ وَّعَقِيْلِ اَلسَّلَامُ عَلٰى كُلِّ مُسْتَشْهَدٍ مَّعَهُمْ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَلِّغْهُمْ عَنِّيْ تَحِيَّةً كَثِيْرَةً وَّسَلَامًا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَحْسَنَ اللهُ لَكَ الْعَزَآءَ فِيْ وَلَدِكَ الْحُسَيْنِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا فَاطِمَةُ اَحْسَنَ اللهُ لَكِ الْعَزَآءَ فِيْ وَلَدِكِ الْحُسَيْنِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَحْسَنَ اللهُ لَكَ الْعَزَآءَ فِيْ وَلَدِكَ الْحُسَيْنِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا مُحَمَّدِ نِ الْحَسَنِ اَحْسَنَ اللهُ لَكَ الْعَزَآءَ فِيْ اَخِيْكَ الْحُسَيْنِ يَا مَوْلَایَ يَا اَبَا عَبْدِ اللهِ اَنَا

جب تو یہ جانتا ہے کہ نفع اور ضرر خدا کی طرف سے ہے تو اس پر بھروسہ کر۔

ضَيْفُ اللّٰهِ وَضَيْفُكَ وَجَارُ اللّٰهِ وَجَارُكَ وَلِكُلِّ ضَيْفٍ وَّجَارٍ قِرًى وَّ قِرَائِيْ فِيْ هٰذَا الْوَقْتِ اَنْ تَسْئَلَ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى اَنْ يَّرْزُقَنِيْ فَكَاكَ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ اِنَّهٗ سَمِيْعُ الدُّعَاءِ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ۔

ماہِ صفر

چونکہ ماہِ صفر کی بیسویں تاریخ روز چہلم جناب سید الشہداء ہے۔ اور حضرت امام حسن عسکری علیہ السّلام سے منقول ہے کہ مومن کی علامت پانچ چیزیں ہیں۔ اکیاون رکعت روز و شب فریضہ و نافلہ نماز ادا کرنا، زیارت اربعین پڑھنا داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہننا اور سجدۂ شکر میں پیشانی خاک پر رکھنا اور نماز میں بسم اللّٰہ پکار کر کہنا۔ لہٰذا ہر مومن کو زیارتِ اربعین پڑھنی چاہیئے۔

زیارتِ اربعین ۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جب تھوڑا سا دن چڑھ جائے تو اس طرح زیارت بجا لاؤ۔

اَلسَّلَامُ عَلٰى وَلِيِّ اللّٰهِ وَحَبِيْبِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰى خَلِيْلِ اللّٰهِ وَنَجِيْبِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰى صَفِيِّ اللّٰهِ وَابْنِ صَفِيِّهٖ اَلسَّلَامُ عَلَى الْحُسَيْنِ الْمَظْلُوْمِ الشَّهِيْدِ اَلسَّلَامُ عَلٰى اَسِيْرِ الْكُرُبَاتِ وَقَتِيْلِ الْعَبَرَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَشْهَدُ اَنَّهٗ وَلِيُّكَ وَابْنُ وَلِيِّكَ وَصَفِيُّكَ وَابْنُ صَفِيِّكَ الْفَائِزُ بِكَرَامَتِكَ اَكْرَمْتَهٗ بِالشَّهَادَةِ وَحَبَوْتَهٗ بِالسَّعَادَةِ وَاجْتَبَيْتَهٗ بِطِيْبِ الْوِلَادَةِ وَجَعَلْتَهٗ سَيِّدًا مِّنَ السَّادَةِ وَقَائِدًا مِّنَ الْقَادَةِ وَ ذَائِدًا مِّنَ الذَّادَةِ وَاَعْطَيْتَهٗ مَوَارِيْثَ الْاَنْبِيَاءِ وَجَعَلْتَهٗ حُجَّةً عَلٰى خَلْقِكَ مِنَ الْاَوْصِيَاءِ فَاَعْذَرَ فِي الدُّعَاءِ وَمَنَحَ النُّصْحَ لِلْعِبَادِ وَبَذَلَ مُهْجَتَهٗ فِيْكَ لِيَسْتَنْقِذَ عِبَادَكَ مِنَ الْجَهَالَةِ وَحَيْرَةِ الضَّلَالَةِ وَقَدْ تَوَازَرَ عَلَيْهِ مَنْ غَرَّتْهُ الدُّنْيَا وَبَاعَ حَظَّهٗ بِالْاَرْذَلِ الْاَدْنٰى وَشَرٰى اٰخِرَتَهٗ بِالثَّمَنِ الْاَوْكَسِ وَتَغَطْرَسَ وَتَرَدّٰى فِيْ هَوَاهُ وَ

اسخطک و اسخط نبیک و اطاع من عبادک اهل الشقاق والنفاق وحملة
الاوزار المستوجبین النار فجاهدهم فیک صابرا محتسبا
حتی سفک فی طاعتک دمه واستبیح حریمه اللهم فالعنهم
لعنا وبیلا وعذبهم عذابا الیما السلام علیک یابن رسول
الله السلام علیک یابن سید الاوصیاء اشهد انک امین الله
وابن امینه عشت سعیدا ومضیت حمیدا ومت فقیدا
مظلوما شهیدا واشهد ان الله منجز لک ما وعدک ومهلک
من خذلک ومعذب من قتلک واشهد انک وفیت بعهد الله
وجاهدت فی سبیل الله حتی اتاک الیقین فلعن الله من
قتلک ولعن الله من ظلمک ولعن الله امة سمعت بذلک
فرضیت به اللهم انی اشهدک انی ولی لمن والاه وعدو
لمن عاداه بابی انت وامی یابن رسول الله اشهد انک کنت
نورا فی الاصلاب الشامخة والارحام المطهرة لم تنجسک
الجاهلیة بانجاسها ولم تلبسک المدلهمات من ثیابها
واشهد انک من دعائم الدین وارکان المسلمین ومعقل
المؤمنین واشهد انک الامام البر التقی الرضی الزکی
الهادی المهدی واشهد ان الائمة من ولدک کلمة التقوی
واعلام الهدی والعروة الوثقی والحجة علی اهل الدنیا و
اشهد انی بکم مؤمن وبایابکم موقن بشرائع دینی و
خواتیم عملی وقلبی لقلبکم سلم وامری لامرکم متبع
ونصرتی لکم معدة حتی یاذن الله لکم فمعکم معکم لا مع
عدوکم صلوات الله علیکم وعلی ارواحکم واجسادکم واجسامکم و
شاهدکم وغائبکم وظاهرکم وباطنکم امین یارب العالمین

اپنا کام خدا کے سپرد کر دے کیونکہ وہ کاموں کا سدھارنے والا ہے جو قصد کیا ہے اس کی بھی تدبیر کر دے گا۔

اس کے بعد دو رکعت نماز زیارت پڑھو۔ اور جو چاہو دعا مانگو۔ حق تعالےٰ بر لائیگا۔ اور مناسب ہے کہ زیارت آخر روز عاشورا چہلم کے روز پڑھے۔ اس مہینہ کی ساتویں تاریخ ولادت حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام اور سترھویں تاریخ شہادت حضرت امام علی رضا علیہ السلام ہے۔ اور بنا بر مشہور اٹھائیسویں تاریخ کو وفات جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اور شہادت حضرت امام حسن علیہ السلام ہے۔ لہٰذا ان تاریخوں میں زیارت جامعہ پڑھنی چاہیئے جو زیارات کے باب میں مذکور ہے۔

ماہ ربیع الاوّل

اس مہینہ کی پہلی رات شب ہجرت رسولِ خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ہے کہ آنحضرتؐ نے مکہ معظّمہ سے مدینہ منوّرہ کا ارادہ فرمایا اور امیر المؤمنین علیہ السلام آں حضرتؐ پر اپنی جان فدا کرنے کے لئے تیار ہوئے۔ اور آپؐ کے بستر پر کفّار کی تلواروں کے سایہ میں سوئے خداوند عالم نے فرشتوں کے ساتھ اس واقعہ جاں نثاری پر فخر و مباہات کا اظہار فرمایا۔ لہٰذا اس نعمتِ عظمےٰ کے شکر کے لئے اس روز روزہ رکھنا مستحب ہے۔ اور حضرت رسولِ خدا اور امیر المؤمنین کی زیارت پڑھیں جو زیارات کے باب میں بیان کی گئی ہے۔

اس ماہ کی آٹھویں تاریخ کو حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی شہادت واقع ہوئی اور حضور صاحب الامر صلوات اللہ علیہ امامت کے منصب جلیل پر فائز ہوئے۔ لہٰذا ان دونوں حضرات کی زیارت پڑھنی چاہیئے۔

اس مہینہ کی نویں تاریخ کو عید کا دن ہے۔ جو "عید شجاع" کے نام سے مشہور ہے بنا بر قول بعض علماء اس تاریخ کو عمر بن سعد قاتلِ سیّد الشہداء جہنّم واصل ہوا لہٰذا دوستانِ آلِ محمد علیہم السلام کو چاہیئے کہ اس روز خوشی کریں۔ عمدہ و فاخرہ لباس پہنیں خوشبو لگائیں۔ عید منائیں۔ جو شخص اس روز کو عید قرار دے گا۔ خداوند عالم اس کو ثواب عظیم عطا فرمائے گا اور اس مہینہ کی سترھویں تاریخ بروز جمعۃ المبارک بوقت طلوع صبح ولادت باسعادت جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ہے سُنّت ہے کہ اس روز غسل کریں۔ خدا کی راہ میں صدقہ دیں۔ مسرّت کا اظہار کریں۔ اور مشاہد مقدسہ خصوصاً روضۂ مبارکہ جناب رسولِ خدا و

حضرت امیر المومنینؑ کی زیارت سے مشرّف ہوں۔ اگر وہاں نہ پہنچ سکیں تو دور کے شہر دل میں زیارت رسولِ خدا پڑھیں۔ اور اس تاریخ کو حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام کی بھی ولادت ہے۔ زیارت جامعہ پڑھنی چاہیئے۔

ماہ ربیع الثانی

اِس مہینہ کی دسویں تاریخ کو حضرت امام حسن عسکری علیہ السّلام کی ولادت باسعادت ہے۔ اور بہت مُبارک دن ہے۔ لہٰذا مستحب ہے کہ مومنین روزہ رکھیں۔ اعمالِ خیر بجا لائیں۔ اور آپ کی زیارت کے سلسلہ میں زیارت جامعہ پڑھیں۔

ماہ جمادی الاوّل

اس مہینہ کی تیسری تاریخ ولادت حضرت امام زین العابدین علیہ السّلام ہے۔ یہ دن نہایت مُبارک ہے۔ مستحب ہے کہ مومنین اس دن روزہ رکھیں، صدقہ دیں۔ عبادات اور اعمالِ خیر بجالائیں۔ اور آپؑ کی زیارت کے لئے زیارت جامعہ پڑھیں اور اسی روز حضرت امیر المومنین علیہ السّلام نے بصرہ فتح کیا۔ لہٰذا ان کی زیارت بھی اس روز پڑھنا مناسب ہے۔

ماہ جمادی الاخریٰ

اِس مہینہ کی تیسری تاریخ سیّدۂ عالم جناب فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا کی وفات حسرت آیات اور اسی مہینہ کی بیسویں تاریخ آں معصومہ سلام اللہ علیہا کی ولادت باسعادت ہے۔ لہٰذا مومنین کا ایمانی فریضہ ہے کہ تیسری تاریخ کو اُن معصومہ کے مراسم تعزیت بجا لائیں۔ اور آپؑ کے مصائب ذکر کر کے اظہارِ غم کریں۔ اور آپؑ کے دشمنوں پر لعنت کریں اور بیسویں تاریخ کو خوشی کریں۔ اس نعمت کے شکریہ میں روزہ رکھیں، صدقہ دیں۔ اعمالِ خیر بجا لائیں۔ اور ان دونوں تاریخوں میں آں معصومہ کی زیارت پڑھیں۔ یہ زیارت مختصر اور معتبر ہے۔ اور ہر وقت پڑھی جا سکتی ہے۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا وَالِدَةَ الْحُجَجِ عَلَى النَّاسِ اَجْمَعِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْمَظْلُوْمَةُ الْمَمْنُوْعَةُ حَقَّهَا پھر کہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اَمَتِكَ

وَابْنَةِ نَبِیِّكَ وَزَوْجَةِ وَصِیِّ نَبِیِّكَ صَلٰوۃً تُزْلِفُهَا فَوْقَ زُلْفٰی عِبَادِكَ الْمُكْرَمِیْنَ مِنْ اَهْلِ السَّمٰوٰتِ وَاَهْلِ الْاَرَضِیْنَ۔

اس کے بعد نماز زیارت پڑھیں۔ اور خداوند عالم سے مغفرت طلب کریں وہ گناہ معاف فرمائے گا اور داخلِ جنّت کرے گا۔ اور اگر ممکن ہو تو نماز جناب سیّدہ صلوات اللّٰہ علیہا بھی پڑھیں جو سُنّتی نمازوں میں بیان ہو چکی ہے۔

ماہ رجب

رجب کا مہینہ اُن چار مہینوں میں سے ہے جن کے احترام کے لحاظ سے کافروں سے لڑائی حرام ہے۔ جناب رسالت مآب صلّے اللّٰہ علیہ وآلہ وسلّم فرماتے ہیں کہ رجب خدا کا مہینہ ہے۔ شعبان میرا مہینہ ہے۔ اور ماہِ رمضان میری اُمّت کے لئے استغفار کا مہینہ ہے۔ جو شخص ماہِ رجب میں ایک روزہ بھی رکھے گا تو وہ خدا کی خوشنودی کا مستحق ہوگا حضرت امیر المومنین علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جو شخص اوّل رجب یا وسط رجب یا آخر رجب میں ایک روزہ رکھے اُس کے گذشتہ گناہ بخشے جائیں گے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جناب رسولِ خدا نے فرمایا کہ جو شخص تین روز رجب میں روزے رکھے۔ خداوند عالم اُس کو ہر روزہ کے عوض میں سال بھر کے روزوں کا ثواب عطا فرمائے گا اور جو آٹھ روزے رکھے تو خداوند عالم اُس کا حساب آسان فرمائے گا اور جو رجب کے پورے مہینہ میں روزے رکھے تو خداوند عالم اپنی خوشنودی و رضامندی اس کے واسطے لکھ دیگا جناب رسالت مآب صلّے اللّٰہ علیہ وآلہ وسلّم فرماتے ہیں کہ اگر روزہ رکھنے پر قادر نہ ہو تو ہر روز ان تسبیحات کو سو مرتبہ پڑھے۔ سُبْحَانَ الْاِلٰهِ الْجَلِیْلِ سُبْحَانَ مَنْ لَّا یَنْبَغِی التَّسْبِیْحُ اِلَّا لَهٗ سُبْحَانَ الْاَعَزِّ الْاَكْرَمِ سُبْحَانَ مَنْ لَبِسَ الْعِزَّ وَهُوَ لَهٗ اَهْلٌ۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ ماہِ رجب میں ہر روز صبح و شام اور ہر نماز کے بعد اس دعا کو پڑھا کرو۔ یَا مَنْ اَرْجُوْهُ لِكُلِّ خَیْرٍ وَّاٰمَنُ سَخَطَهٗ عِنْدَ كُلِّ شَرٍّ یَا مَنْ یُّعْطِی الْكَثِیْرَ بِالْقَلِیْلِ یَا مَنْ یُّعْطِیْ مَنْ سَئَلَهٗ یَا مَنْ

لَا تَكُنْ فِیْ اَمْرِكَ مُتَرَدِّدًا اَنَلْ مُرَادَكَ اِنْشَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی۔

یُعْطِیْ مَنْ لَّمْ یَسْئَلْهُ وَمَنْ لَّمْ یَعْرِفْهُ تَحَنُّنًا مِنْهُ وَرَحْمَةً اَعْطِنِیْ بِمَسْئَلَتِیْ اِیَّاكَ جَمِیْعَ خَیْرِ الدُّنْیَا وَجَمِیْعَ خَیْرِ الْاٰخِرَةِ وَاصْرِفْ عَنِّیْ بِمَسْئَلَتِیْ اِیَّاكَ جَمِیْعَ شَرِّ الدُّنْیَا وَشَرِّ الْاٰخِرَةِ فَاِنَّهُ غَیْرُ مَنْقُوْصٍ مَا اَعْطَیْتَ وَزِدْنِیْ مِنْ فَضْلِكَ یَا كَرِیْمُ۔ پس حضرت بائیں ہاتھ میں اپنی ریش مبارک لے کر اپنے داہنے ہاتھ کی انگشت سبابہ کو داہنی جانب اور بائیں جانب حرکت دیتے تھے۔ اور یہ دعا پڑھتے تھے یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ یَا ذَا النَّعْمَآءِ وَالْجُوْدِ یَا ذَا الْمَنِّ وَالطَّوْلِ حَرِّمْ شَیْبَتِیْ عَلَی النَّارِ۔ اور ہاتھ اس وقت تک نہ روکتے تھے جب تک کہ ریش مبارک آنسوؤں سے تر نہ ہو جاتی تھی۔

اس مہینہ کی پہلی شب کو غسل سنّت ہے۔ اور منقول ہے کہ اس مہینہ کی پہلی اور پندرہویں اور آخری شب میں غسل کرنے کا بہت زیادہ ثواب ہے۔ منقول ہے کہ جب ماہِ رجب کا چاند دیکھے تو یہ پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهُ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّیْ وَرَبُّكَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ۔

اور شب اوّل اور روز اوّل اور پندرھویں شب کو زیارت حضرت امام حسین علیہ السّلام پڑھنے کا بہت ثواب ہے۔ اس مہینہ کے پہلے جمعہ کو سو مرتبہ سورۃ قل ہو اللہ پڑھنے کا بہت ثواب ہے اور اس مہینہ میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نماز پڑھنے کی بہت فضیلت وارد ہے۔ اس نماز کی ترکیب سُنّتی نمازوں میں تفصیل سے بیان ہو چکی ہے۔ اور اس ماہ میں کثرت سے طلب مغفرت کریں اور کہیں اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَ اَسْئَلُهُ التَّوْبَةَ وارد ہے کہ اس شب بیس رکعت نماز پڑھے، ہر دو رکعت بیک سلام اور ہر رکعت میں بعد الحمد کے سورۃ قل ہو اللہ پڑھے کہ دنیا و آخرت کی بلاؤں سے بے خوف ہو گا۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السّلام سے منقول ہے کہ ماہِ رجب کی شب اوّل کو بعد نماز عشاء یہ دعا پڑھو۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّكَ مَلِیْكٌ وَاَنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ مُّقْتَدِرٌ وَاَنَّكَ مَا تَشَآءُ مِنْ اَمْرٍ یَّكُنْ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَتَوَجَّهُ اِلَیْكَ بِنَبِیِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِیِّ الرَّحْمَةِ صَلَوَاتُكَ عَلَیْهِ

اپنے کام میں متفکر نہ ہو انشاء اللہ اپنی مراد پائے گا۔

وَآلِہٖ یَا مُحَمَّدُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اَتَوَجَّہُ اِلَی اللّٰہِ رَبِّیْ وَرَبِّکَ لِیُنْجِحَ بِکَ طَلِبَتِیْ اَللّٰھُمَّ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ وَّبِالْاَئِمَّۃِ مِنْ اَھْلِ بَیْتِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمْ اَنْجِحْ طَلِبَتِیْ۔ پس اپنی حاجت خدا سے طلب کرے اور ہر شب اس مہینے میں ہزار مرتبہ کہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور منقول ہے کہ جو کوئی تمام ماہ رجب میں ہزار بار کہے تو سو ہزار حسنہ اُس کے واسطے لکھے جائیں گے اور خدا بہشت میں اُس کے لیے ایک گھر بنوائے گا۔ اور تمام ماہ میں ہزار بار سورۂ قل ہو اللہ احد پڑھے۔ اور وارد ہوا ہے کہ تمام ماہ اس استغفار کو چار سو بار پڑھنے کی بہت فضیلت ہے۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ اور صبح و شام اس ماہ میں بلکہ تمام سال ستر مرتبہ کہے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اور سنّت ہے کہ ہر روز ماہِ رجب میں یہ دعا پڑھے۔ اور بروایت سیّد ابن طاؤس رحمۃ اللہ علیہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ دعا جامع ترین دعا ہے اور ہر وقت پڑھ سکتا ہے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْۤ اَسْئَلُکَ صَبْرَ الشّٰاکِرِیْنَ لَکَ وَعَمَلَ الْخَآئِفِیْنَ مِنْکَ وَیَقِیْنَ الْعَابِدِیْنَ لَکَ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ وَاَنَا عَبْدُکَ الْبَآئِسُ الْفَقِیْرُ وَاَنْتَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ وَاَنَا الْعَبْدُ الذَّلِیْلُ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَامْنُنْ بِغِنَاکَ عَلٰی فَقْرِیْ وَبِحِلْمِکَ عَلٰی جَھْلِیْ وَبِقُوَّتِکَ عَلٰی ضَعْفِیْ یَا قَوِیُّ یَا عَزِیْزُ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہِ الْاَوْصِیَآءِ الْمَرْضِیِّیْنَ وَاکْفِنِیْ مَآ اَھَمَّنِیْ مِنْ اَمْرِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ یَآ اَرْحَمَ الرّٰاحِمِیْنَ وارد ہے کہ ہر روز ماہ رجب میں یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْۤ اَسْئَلُکَ بِالْمَوْلُوْدَیْنِ فِیْ رَجَبٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیِّ ِۨالثَّانِیْ وَابْنِہٖ عَلِیِّ بْنِ مُحَمَّدِ ِۨالْمُنْتَجَبِ وَاَتَقَرَّبُ بِھِمَآ اِلَیْکَ خَیْرَ الْقُرَبِ یَا مَنْ اِلَیْہِ الْمَعْرُوْفُ طُلِبَ وَفِیْمَا لَدَیْہِ رُغِبَ اَسْئَلُکَ سُؤَالَ مُقْتَرِفٍ مُّذْنِبٍ قَدْ اَوْبَقَتْہُ ذُنُوْبُہٗ وَاَوْثَقَتْہُ عُیُوْبُہٗ فَطَالَ عَلَی الْخَطَایَا دُؤُبُہٗ وَمِنَ الرَّزَایَا خُطُوْبُہٗ یَسْئَلُکَ التَّوْبَۃَ وَحُسْنَ الْاَوْبَۃِ وَالنُّزُوْعَ

عَنِ الْحَوْبَةِ وَمِنَ النَّارِ فَكَاكَ رَقَبَتِهٖ وَالْعَفْوَ عَمَّا فِيْ رِبْقَتِهٖ فَاَنْتَ يَامَوْلَايَ اَعْظَمُ اَمَلِهٖ وَثِقَتِهٖ اَللّٰهُمَّ وَاَسْئَلُكَ بِمَسَائِلِكَ الشَّرِيْفَةِ وَوَسَائِلِكَ الْمُنِيْفَةِ اَنْ تَتَغَمَّدَنِيْ فِيْ هٰذَا الشَّهْرِ بِرَحْمَةٍ مِّنْكَ وَاسِعَةٍ وَّنِعْمَةٍ وَّازِعَةٍ وَّنَفْسٍ بِمَا رَزَقْتَهَا قَانِعَةٍ اِلٰى نُزُوْلِ الْحَافِرَةِ وَمَحَلِّ الْاٰخِرَةِ وَمَاهِيَ اِلَيْهِ صَائِرَةٌ۔ اگر ماہِ رجب کے روزے رکھنا دشوار ہوں یا عاجز ہو تو بدل روزہ مستحب ہے کہ ایک درم تصدّق کرے یا ایک مُد (احتیاطاً تین پاؤ) گندم یا جَو دے۔ حضرت امیر المومنین علیہ السّلام سے منقول ہے کہ حضرت رسُولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ جو شخص ہر شب یا ہر روز ماہِ رجب و ماہِ شعبان و ماہِ رمضان میں تین تین مرتبہ الحمد اور آیۃ الکرسی اور سورۃ قل ھو اللہ اور سُورۃ قل یا ایہا الکفرون اور سُورۃ قل اعوذ برب الفلق اور سورۃ قل اعوذ برب الناس پڑھے اور کہے:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ اور تین مرتبہ کہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اور تین مرتبہ کہے۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ اور چار سو مرتبہ کہے۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ تو خداوند عالم اُس کے گناہ بخش دے گا۔ اگرچہ شمار میں قطرات باران و برگِ درختاں وکفِ دریا کے برابر ہوں۔ پھر حضرت نے فرمایا کہ اگر تمام عمر میں ایک دفعہ اس عمل کو بجا لائے تو خداوند عالم ہر حرف کے عوض میں ستّر ہزار نیکیاں اُس کو عطا فرمائے گا۔ اور خداوند عالم اُس کو وہ نعمتیں عطا فرمائیگا کہ کسی آنکھ نے نہ دیکھی ہوں اور نہ کسی کان نے سُنی ہوں۔

روایت میں وارد ہے کہ پندرھویں رجب کی شب کو بارہ رکعت نماز دو دو کرکے پڑھے اور ہر رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد جو سورۃ چاہے پڑھے اور فارغ ہونے کے بعد سُورۃ حمد اور سورۃ قل اعوذ برب الفلق اور سورۃ قل اعوذ برب الناس اور سورۃ قل ھو اللہ اور آیۃ الکرسی کو چار چار مرتبہ پڑھے۔ پھر چار مرتبہ کہے۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ط اس کے بعد کہے اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَبِّيْ لَا اُشْرِكُ

جس نے قناعت کی عزّت پائی اور جس نے طمع کی ذلیل ہوا لالچ کو چھوڑ دے۔

بِهٖ شَيْئًا وَمَا شَآءَ اللّٰهُ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

اِس مہینہ کی پہلی تاریخ حضرت امام محمد باقر علیہ السّلام کی ولادت، تیسری تاریخ حضرت امام علی نقی علیہ السّلام کی شہادت اور بنا بر اقوٰی پانچویں تاریخ آپ کی ولادت دسویں تاریخ حضرت امام محمد تقی علیہ السّلام کی ولادت اور تیرھویں تاریخ مولائے کائنات ابوالائمہ حضرت امیرالمومنین علی علیہ السّلام کی ولادت ہے۔ پندرھویں تاریخ شہادتِ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام اور پچیسویں تاریخ شہادت حضرت امام موسٰی کاظم علیہ السّلام ہے۔ ان تاریخوں میں زیارتِ جامعہ پڑھنی چاہیئے۔ اور اس مہینہ کی چوبیس تاریخ کو فتح خیبر ہے۔ لہٰذا اس نعمت کے شکر میں اس روز روزہ رکھیں اور ستائیسویں تاریخ جناب رسالت مآب صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم مبعوث برسالت ہوئے۔ لہٰذا اس تاریخ روزہ رکھیں اور حضرت کی زیارت پڑھیں۔

ماہ رجب کی پہلی اور پندرھویں اور آخری شب میں جاگنا اور عبادت میں مشغول رہنا ثواب عظیم کا باعث ہے۔ اور غسل کرنا ایسا ہے کہ جیسے ماں کے پیٹ سے پاک اور بیگناہ پیدا ہوا۔ بہترین اعمال نصف ماہِ رجب دُعائے اُمّ داؤد ہے جو حاجات بر آنے، اور تکالیف دُور کرنے اور ظالموں کے مظالم رفع کرنے میں بیحد مجرّب ہے۔

عَمَلِ اُمِّ دَاوٗد

دُعائے اُمّ داؤد کے بارہ میں روایتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ فاطمہ مادر داؤد ابن الحسن پسر زادہ حسن مجتبٰی علیہ السّلام جناب صادق آل محمدؑ کی دایہ تھیں اور آپ کو دودھ پلایا تھا جب محمد بن عبداللہ بن الحسن نے مدینہ میں خروج کیا۔ اور منصور دوانقی کے لشکر نے آکر اُن کو قتل کیا۔ اور ان کے بھائی محمد کو بھی شہید کیا۔ اور عبداللہ بن الحسن کو اور حسنی سادات کی ایک جماعت کو طوق و زنجیر میں قید کر کے مدینہ سے عراق لے گئے۔ داؤد بھی اُن میں تھے فاطمہ مادرِ داؤد کہتی ہیں کہ ایک مدّت تک داؤد کی کوئی خبر مجھ کو نہ ملی۔ ہمیشہ الحاح و زاری کے ساتھ دُعائیں کرتی رہی۔ اور میری التجا پر برادرانِ مومن اور دیگر بزرگ و صلحا بھی دعائیں کرتے رہے

اِذْهَبْ فِيْمَا نَوَيْتَ تَجِدْ خَيْرًا كَثِيْرًا۔

لیکن قبولیت دُعا کا کوئی اثر مجھے محسوس نہیں ہوتا تھا۔ میرا رنج و ملال بڑھتا گیا۔ یہاں تک کہ غم سے میں لاغر و نحیف ہوگئی۔ اور داؤد کی ملاقات سے بالکل مایوس ہوگئی۔ اسی اثنا میں میں نے سُنا کہ حضرت صادق علیہ السّلام کا مزاج ناساز ہے۔ میں آپ کی عیادت کو گئی حضرت نے داؤد کا حال دریافت فرمایا۔ اُس کا نام سُن کر میں روئی اور کہا آپؑ پر فدا ہوں۔ داؤد تو عراق میں قید ہے۔ اور میں اُس کی ملاقات سے مایوس ہو چکی ہوں۔ آپ سے التماس ہے کہ آپ اُس کے لئے دُعا کیجئے۔ کیونکہ وہ آپ کا رضاعی بھائی ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ آپ اُس دُعا سے کیوں غافل ہیں جو دعائے استفتاح اور دُعائے اجابت و نجاح ہے اور وہ دعا ہے کہ اُس کے لئے آسمانوں کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ اور اس کے پڑھنے والے کے استقبال کے لئے فرشتے آتے ہیں۔ اور اُس کو قبولیت دعا کی خوش خبری دیتے ہیں۔ پس حضرت نے اُس عمل کی ترکیب تعلیم فرمائی۔ اور فرمایا کہ اس دعا کی حفاظت کرو۔ اور نااہل کو تعلیم نہ کرو۔ کیونکہ دعا نہایت جلیل القدر ہے اور اس میں اسم اعظم ہے۔

اُم داؤد کہتی ہیں کہ اس دعا کو حضرت نے لکھ کر مجھے دیا۔ اور میں نے ماہِ رجب میں جیسا کہ حضرت نے فرمایا تھا۔ عمل کیا۔ اور سولھویں شب ماہ رجب بعد افطار روزہ و نماز عشاء تھوڑی دیر عبادت کر کے میں سوئی۔ خواب میں دیکھا کہ جناب رسولِ خدا مجھ کو فرماتے ہیں کہ اے مادرِ داؤد بشارت ہو تجھ کو کہ جمیع ملائکہ اور مُرسلین اور شہداء تیرے مددگار اور شفیع ہیں اور خوش ہو کہ حق تعالیٰ تیرے فرزند کا محافظ ہے۔ اور بہت جلد انشاء اللہ وہ تیرے پاس آتا ہے۔ میں خواب سے بیدار ہوئی۔ اور اتنے عرصہ میں کہ ایک بہت تیز سوار عراق سے مدینہ میں آسکتا ہے۔ داؤد میرے پاس آگیا۔ اُس نے کہا کہ اے اماں میں قید خانہ میں نہایت سختی سے طوق و زنجیر میں گرفتار تھا۔ اور رہائی سے نا اُمیدی تھی۔ جب ماہِ رجب کی پندرھویں تاریخ آئی تو میں نے خواب میں دیکھا کہ تم جائے نماز پر بیٹھی ہو۔ اور تمہارے گرد کچھ بزرگ ہیں جو تسبیحِ خدا میں مشغول ہیں۔ ان میں سے ایک بزرگوار نے جن کے متعلق مجھے گمان ہوا کہ وہ میرے جدِ امجد جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ مجھ سے ارشاد فرمایا تجھ کو بشارت ہو کہ تیری ماں کی دعا تیرے حق میں قبول ہوئی۔ جب میں خواب سے بیدار ہوا۔ تو

منصور دوانقی کے ہرکارے قید خانہ پر پہنچے۔ اور مجھ کو طلب کیا۔ اور رات ہی میں مجھ کو منصور کے پاس لے گئے۔ منصور نے حکم دیا کہ میری زنجیریں کاٹی جائیں۔ اور دس ہزار درہم دئے۔ اور ایک تیز رفتار اونٹ پر مجھ کو سوار کر کے جلدی سے مدینہ بھجوا دیا۔

اس عمل کا طریقہ جو حضرتؑ نے تعلیم فرمایا یہ ہے کہ ماہ رجب کی تیرھویں اور چودھویں اور پندرھویں کو روزہ رکھے۔ اور پندرھویں تاریخ زوال کے وقت یا قریب زوال غسل کرے اور جب زوال ہو جائے تو پاکیزہ کپڑے پہن کر تنہائی کے مقام پر جائے کہ جہاں کوئی شخص پاس نہ آئے۔ اور دو دو رکعت کر کے آٹھ رکعتیں نافلۂ ظہر کی پڑھے۔ پھر آداب و شرائط کے ساتھ فریضۂ ظہر بجالائے۔ اور نماز ظہر کے بعد مزید دو رکعت جس سورۃ کے ساتھ چاہے پڑھے اور اس کے بعد سو مرتبہ کہے یَا قَاضِیَ حَوَائِجِ الطَّالِبِیْنَ ط پھر آٹھ رکعت نافلۂ عصر پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد کے بعد تین مرتبہ سورۃ قل ھو اللہ اور ایک مرتبہ سورۃ اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ پڑھے۔ پھر فریضۂ عصر خضوع و خشوع کے ساتھ بجالائے۔ نمازوں سے فارغ ہونے کے بعد پاکیزہ فرش پر بیٹھے۔ اور سو مرتبہ سورۃ حمد اور سو مرتبہ سورۃ قل ھو اللہ اور دس مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھے۔ پھر ایک ایک مرتبہ یہ سورتیں پڑھے۔ سورۃ انعام (پارہ ۷) سورۃ بنی اسرائیل (پارہ ۱۵) سورۃ کہف (پارہ ۱۵) سورۃ لقمان (پارہ ۲۱) سورۃ یٰسین (پارہ ۲۲) سورۃ والصافات (پارہ ۲۳) سورۃ حٰم سجدہ (پارہ ۲۴) سورۃ شوریٰ (پارہ ۲۵) سورۃ دخان (پارہ ۲۵) سورۃ فتح (پارہ ۲۶) سورۃ واقعہ (پارہ ۲۷) سورۃ ملک (پارہ ۲۹) سورۃ قلم (پارہ ۲۹) اور سورۃ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ (پارہ ۳۰) سے لے کر آخر قرآن تک اگر یہ سب سورتیں نہ پڑھ سکے تو ان کے بدلے ہزار مرتبہ سورۃ قل ھو اللہ اور احتیاطاً اول سو مرتبہ سورۃ حمد اور دس مرتبہ آیۃ الکرسی بھی پڑھے۔ ایک روایت کے بموجب سورۃ حمد سے قبل سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ کہے۔ اور آیۃ الکرسی کے بعد سو مرتبہ درود پڑھے اور پھر یہ دعا پڑھے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط صَدَقَ اللّٰهُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ الَّذِیْ لَیْسَ کَمِثْلِهٖ

شَيْءٌ وَّهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ الْعَلِيْمُ الْخَبِيْرُ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا
هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا ۢ بِالْقِسْطِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ
الْحَكِيْمُ اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ وَبَلَّغَتْ رُسُلُهُ الْكِرَامُ وَاَنَا
عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الْمَجْدُ وَلَكَ
الْعِزُّ وَلَكَ الْفَخْرُ وَلَكَ الْقَهْرُ وَلَكَ النِّعْمَةُ وَلَكَ الْعَظَمَةُ وَ
لَكَ الرَّحْمَةُ وَلَكَ الْمَهَابَةُ وَلَكَ السُّلْطَانُ وَلَكَ الْبَهَاءُ وَلَكَ
الْاِمْتِنَانُ وَلَكَ التَّسْبِيْحُ وَلَكَ التَّقْدِيْسُ وَلَكَ التَّهْلِيْلُ وَلَكَ التَّكْبِيْرُ
وَلَكَ مَا يُرٰى وَلَكَ مَا لَا يُرٰى وَلَكَ مَا فَوْقَ السَّمٰوٰتِ الْعُلٰى وَلَكَ مَا
تَحْتَ الثَّرٰى وَلَكَ الْاَرَضُوْنَ السُّفْلٰى وَلَكَ الْاٰخِرَةُ وَالْاُوْلٰى وَلَكَ مَا
تُحِبُّ وَتَرْضٰى بِهٖ مِنَ الثَّنَآءِ وَالْحَمْدِ وَالشُّكْرِ وَالنَّعْمَآءِ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَاَمِيْنِكَ وَحَبِيْبِكَ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى جِبْرَآئِيْلَ اَمِيْنِكَ عَلٰى وَحْيِكَ وَالْقَوِيِّ عَلٰى اَمْرِكَ
وَالْمُطَاعِ فِيْ سَمٰوٰتِكَ وَمَحَالِّ كَرَامَاتِكَ الْمُتَحَمِّلِ لِكَلِمَاتِكَ
النَّاصِرِ لِاَنْبِيَآئِكَ الْمُدَمِّرِ لِاَعْدَآئِكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مِيْكَآئِيْلَ
مَلَكِ رَحْمَتِكَ وَالْمَخْلُوْقِ لِرَاْفَتِكَ وَالْمُسْتَغْفِرِ الْمُعِيْنِ لِاَهْلِ
طَاعَتِكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اِسْرَافِيْلَ حَامِلِ عَرْشِكَ وَصَاحِبِ
الصُّوْرِ الْمُنْتَظِرِ لِاَمْرِكَ وَالْوَجِلِ الْمُشْفِقِ مِنْ خِيْفَتِكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلٰى عَزْرَآئِيْلَ قَابِضِ اَرْوَاحِ جَمِيْعِ خَلْقِكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى حَمَلَةِ
الْعَرْشِ الطَّاهِرِيْنَ وَعَلٰى مَلٰٓئِكَةِ الذِّكْرِ اَهْلِ التَّامِيْنِ عَلٰى دُعَآءِ
الْمُؤْمِنِيْنَ وَعَلَى السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ الطَّيِّبِيْنَ وَعَلٰى مَلٰٓئِكَتِكَ
الْكِرَامِ الْكَاتِبِيْنَ وَعَلٰى مَلٰٓئِكَةِ الْجِنَانِ وَخَزَنَةِ النِّيْرَانِ وَمَلَكِ
الْمَوْتِ وَالْاَعْوَانِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اَبِيْنَا
اٰدَمَ بَدِيْعِ فِطْرَتِكَ الَّذِيْ اَكْرَمْتَهٗ بِسُجُوْدِ مَلٰٓئِكَتِكَ اَبَحْتَهٗ

جَنَّتَكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اُمِّنَا حَوَّاءَ الْمُطَهَّرَةِ مِنَ الرِّجْسِ الْمُصَفَّاةِ مِنَ الدَّنَسِ الْمُفَضَّلَةِ مِنَ الْاِنْسِ الْمُتَرَدِّدَةِ بَيْنَ مَحَالِّ الْقُدْسِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى هَابِيْلَ وَشِيْثٍ وَّاِدْرِيْسَ وَنُوْحٍ وَّهُوْدٍ وَّصَالِحٍ وَّاِبْرَاهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَيُوْسُفَ وَالْاَسْبَاطِ وَلُوْطٍ وَّشُعَيْبٍ وَّاَيُّوْبَ وَمُوْسٰى وَهَارُوْنَ وَيُوْشَعَ وَمِيْشَاقَ وَالْخِضْرِ ذِى الْقَرْنَيْنِ وَيُوْنُسَ وَاِلْيَاسَ وَالْيَسَعَ وَذِى الْكِفْلِ وَطَالُوْتَ وَدَاوٗدَ وَسُلَيْمَانَ وَزَكَرِيَّا وَشَعْيَا وَيَحْيٰى وَتُوْرَخَ وَمَتّٰى وَاِرْمِيَا وَحَيْقُوْقَ وَدَانْيَالَ وَعُزَيْرٍ وَّعِيْسٰى وَشَمْعُوْنَ وَجِرْجِيْسَ وَالْحَوَارِيِّيْنَ وَالْاَتْبَاعِ وَخَالِدٍ وَّحَنْظَلَةَ وَلُقْمَانَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَرَحِمْتَ وَبَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى الْاَوْصِيَاءِ وَالسُّعَدَاءِ وَالشُّهَدَاءِ وَاَئِمَّةِ الْهُدٰى اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى الْاَبْدَالِ وَالْاَوْتَادِ وَالسُّيَّاحِ وَالْعُبَّادِ وَالْمُخْلِصِيْنَ وَالزُّهَّادِ وَاَهْلِ الْجِدِّ وَالْاِجْتِهَادِ وَاخْصُصْ مُحَمَّدًا وَّاَهْلَ بَيْتِهٖ بِاَفْضَلِ صَلَوَاتِكَ وَاَجْزَلِ كَرَامَاتِكَ وَبَلِّغْ رُوْحَهٗ وَجَسَدَهٗ مِنِّىْ تَحِيَّةً وَّسَلَامًا وَّزِدْهُ فَضْلًا وَّشَرَفًا وَّكَرَمًا حَتّٰى تُبَلِّغَهٗ اَعْلٰى دَرَجَاتِ اَهْلِ الشَّرَفِ مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَالْاَفَاضِلِ الْمُقَرَّبِيْنَ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مَنْ سَمَّيْتُ وَمَنْ لَّمْ اُسَمِّ مِنْ مَّلٰٓئِكَتِكَ وَاَنْبِيَآئِكَ وَرُسُلِكَ وَاَهْلِ طَاعَتِكَ وَاَوْصِلْ صَلَوٰتِىْ اِلَيْهِمْ وَاِلٰى اَرْوَاحِهِمْ وَاجْعَلْهُمْ اِخْوَانِىْ فِيْكَ وَاَعْوَانِىْ عَلٰى دُعَآئِكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْتَشْفِعُ بِكَ اِلَيْكَ وَبِكَرَمِكَ اِلٰى كَرَمِكَ وَبِجُوْدِكَ اِلٰى جُوْدِكَ وَبِرَحْمَتِكَ اِلٰى رَحْمَتِكَ وَبِاَهْلِ طَاعَتِكَ اِلَيْكَ وَاَسْئَلُكَ اَللّٰهُمَّ بِكُلِّ مَا سَاَلَكَ بِهٖ

أحدٌ منهم من مسئلة شريفة غير مردودة وربما دعوك به
من دعوة مجابة غير مخيبة يا الله يا رحمٰن يا رحيم يا حليم
يا كريم يا عظيم يا جليل يا منيل يا جميل يا كفيل يا وكيل
يا مقيل يا مجير يا خبير يا منير يا منيع يا مديل يا محيل يا
كبير يا قدير يا بصير يا شكور يا غفور يا برّ يا طهر يا طاهر
يا قاهر يا ظاهر يا باطن يا ساتر يا محيط يا مقتدر يا حفيظ يا
متجبّر يا قريب يا ودود يا حميد يا مجيد يا مبدئ يا معيد
يا شهيد يا محسن يا مجمل يا منعم يا مفضل يا قابض يا باسط
يا هادي يا مرسل يا مرشد يا مسدّد يا معطي يا مانع يا
دافع يا رافع يا باقي يا واقي يا خلّاق يا رزّاق يا وهّاب يا توّاب
يا فتّاح يا نفّاح يا مرتاح يا من بيده كلّ مفتاح يا نفّاع
يا رءوف يا عطوف يا كافي يا شافي يا معافي يا مكافي يا وفيّ
يا مهيمن يا عزيز يا جبّار يا متكبّر يا سلام يا مؤمن يا
أحد يا صمد يا نور يا مدبّر يا فرد يا وتر يا قدّوس يا
ناصر يا مونس يا باعث يا وارث يا عالم يا حاكم يا بادئ
يا متعالي يا مصوّر يا مسلّم يا متحبّب يا قائم يا دائم يا عليم
يا حكيم يا جواد يا بارئ يا بارّ يا سارّ يا عدل يا فاصل يا
ديّان يا حنّان يا منّان يا سميع يا بصير يا بديع يا خفير
يا معين يا ناشر يا غافر يا قديم يا كريم يا مسهّل
يا ميسّر يا مميت يا محيي يا نافع يا رازق يا مقتدر يا مسبّب
يا مغيث يا مغني يا مقني يا خالق يا راصد يا واحد يا حاضر
يا جابر يا حافظ يا شديد يا غياث يا عائد يا قابض يا
منيب يا مبين يا ظاهر يا مجيب يا متفضّل يا مستجيب

خواہشاتِ نفسانی کی طلب میں برائی ہے۔

يَا عَادِلُ يَا بَصِيْرُ يَا مُؤَمَّلُ يَا مُبْدِئُ يَا اَوَّابُ يَا وَافِيْ يَا رَاشِدُ
يَا مَلِكُ يَا رَبُّ يَا مُذِلُّ يَا مُعِزُّ يَا مَاجِدُ يَا رَازِقُ يَا وَلِيُّ يَا فَاضِلُ
يَا سُبْحَانُ يَا بَاسِطُ يَا مَنْ عَلَا فَاسْتَعْلٰى فَكَانَ بِالْمَنْظَرِ الْاَعْلٰى يَا مَنْ
قَرُبَ فَدَنٰى وَبَعُدَ فَنَاٰى وَعَلِمَ السِّرَّ وَاَخْفٰى يَا مَنْ اِلَيْهِ التَّدْبِيْرُ وَ
لَهُ الْمَقَادِيْرُ يَا مَنِ الْعَسِيْرُ عَلَيْهِ سَهْلٌ يَّسِيْرٌ يَا مَنْ هُوَ عَلٰى مَا
يَشَاءُ قَدِيْرٌ يَا مُرْسِلَ الرِّيَاحِ يَا فَالِقَ الْاِصْبَاحِ يَا بَاعِثَ الْاَرْوَاحِ
يَا ذَا الْجُوْدِ وَالسَّمَاحِ يَا رَادَّ مَا قَدْ فَاتَ يَا نَاشِرَ الْاَمْوَاتِ يَا
جَامِعَ الشَّتَاتِ يَا رَازِقَ مَنْ يَّشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ يَا فَاعِلَ مَا يَشَاءُ
كَيْفَ يَشَاءُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا حَيُّ حِيْنَ لَا
حَيَّ يَا حَيُّ يَا مُحْيِيَ الْمَوْتٰى يَا حَيُّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضِ يَا اِلٰهِيْ وَسَيِّدِيْ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّارْحَمْ
مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
وَبَارَكْتَ وَرَحِمْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَّارْحَمْ ذُلِّيْ وَفَقْرِيْ وَفَاقَتِيْ وَانْفِرَادِيْ
وَوَحْدَتِيْ وَخُضُوْعِيْ بَيْنَ يَدَيْكَ وَاعْتِمَادِيْ عَلَيْكَ وَتَضَرُّعِيْ اِلَيْكَ
اَدْعُوْكَ دُعَاءَ الْخَاضِعِ الذَّلِيْلِ الْخَاشِعِ الْخَائِفِ الْمُشْفِقِ الْبَائِسِ
الْمَهِيْنِ الْحَقِيْرِ الْجَائِعِ الْفَقِيْرِ الْعَائِذِ الْمُسْتَجِيْرِ الْمُقِرِّ بِذَنْبِهٖ
الْمُسْتَغْفِرِ مِنْهُ الْمُسْتَكِيْنِ لِرَبِّهٖ دُعَاءَ مَنْ اَسْلَمَتْهُ ثِقَتُهٗ وَ
رَفَضَتْهُ اَحِبَّتُهٗ وَعَظُمَتْ فَجِيْعَتُهٗ دُعَاءَ حَرِقٍ حَزِيْنٍ
ضَعِيْفٍ مَّهِيْنٍ بَائِسٍ مُّسْتَكِيْنٍ بِكَ مُسْتَجِيْرٍ اَللّٰهُمَّ وَاَسْئَلُكَ
بِاَنَّكَ مَلِيْكٌ وَّاَنَّكَ مَا تَشَاءُ مِنْ اَمْرٍ يَّكُوْنُ وَاَنَّكَ عَلٰى مَا
تَشَاءُ قَدِيْرٌ وَّاَسْئَلُكَ بِحُرْمَةِ هٰذَا الشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْبَيْتِ الْحَرَامِ
وَالْبَلَدِ الْحَرَامِ وَالرُّكْنِ وَالْمَقَامِ وَالْمَشَاعِرِ الْعِظَامِ وَبِحَقِّ

نَبِیِّكَ مُحَمَّدٍ عَلَیْهِ وَاٰلِهِ السَّلَامُ یَا مَنْ وَّهَبَ لِاٰدَمَ شِیْثًا وَّلِاِبْرَاهِیْمَ اِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ وَیَا مَنْ رَدَّ یُوْسُفَ عَلٰی یَعْقُوْبَ وَیَا مَنْ كَشَفَ بَعْدَ الْبَلَاۤءِ ضُرَّ اَیُّوْبَ یَا رَآدَّ مُوْسٰی عَلٰی اُمِّهٖ وَیَا زَآئِدَ الْخِضْرَ فِیْ عِلْمِهٖ وَیَا مَنْ وَّهَبَ لِدَاوُدَ سُلَیْمَانَ وَلِزَكَرِیَّا یَحْیٰی وَلِمَرْیَمَ عِیْسٰی یَا حَافِظَ بِنْتِ شُعَیْبٍ وَّیَا كَافِلَ وَلَدِ اُمِّ مُوْسٰی اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَغْفِرَ لِیْ ذُنُوْبِیْ كُلَّهَا وَتُعْطِیَنِیْ سُؤْلِیْ كُلَّهٗ وَتُجِیْرَنِیْ مِنْ عَذَابِكَ وَتُوْجِبَ لِیْ رِضْوَانَكَ وَاَمَانَكَ وَاِحْسَانَكَ وَغُفْرَانَكَ وَجِنَانَكَ وَاَسْئَلُكَ اَنْ تَفُكَّ عَنِّیْ كُلَّ حَلْقَةٍ ضِیْقٍ بَیْنِیْ وَبَیْنَ مَنْ یُّؤْذِیْنِیْ وَتَفْتَحَ لِیْ كُلَّ بَابٍ وَّتُلَیِّنَ لِیْ كُلَّ صَعْبٍ وَّتُسَهِّلَ لِیْ كُلَّ عَسِیْرٍ وَّتُخْرِسَ عَنِّیْ كُلَّ نَاطِقٍ بِشَرٍّ وَّتَكُفَّ عَنِّیْ كُلَّ بَاغٍ وَّتَكْبِتَ لِیْ كُلَّ عَدُوٍّ لِّیْ وَحَاسِدٍ وَّتَمْنَعَ مِنِّیْ كُلَّ ظَالِمٍ وَّتَكْفِیَنِیْ كُلَّ عَآئِقٍ یَحُوْلُ بَیْنِیْ وَبَیْنَ حَاجَتِیْ وَیُحَاوِلُ اَنْ یُّفَرِّقَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ طَاعَتِكَ وَیُثَبِّطَنِیْ عَنْ عِبَادَتِكَ یَا مَنْ اَلْجَمَ الْجِنَّ الْمُتَمَرِّدِیْنَ وَقَهَرَ عُتَاةَ الشَّیٰطِیْنِ وَاَذَلَّ رِقَابَ الْمُتَجَبِّرِیْنَ وَرَدَّ كَیْدَ الْمُتَسَلِّطِیْنَ عَنِ الْمُسْتَضْعَفِیْنَ اَسْئَلُكَ بِقُدْرَتِكَ عَلٰی مَا تَشَآءُ وَتَسْهِیْلِكَ لِمَا تَشَآءُ كَیْفَ تَشَآءُ اَنْ تَجْعَلَ قَضَآءَ حَاجَتِیْ فِیْمَا تَشَآءُ۔ پس سجدے میں جائے دونوں رخساروں کو خاک پر رکھے اور کہے:۔

اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُّ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْكَ تَوَكَّلْتُ فَارْحَمْ ذُلِّیْ وَفَاقَتِیْ وَاجْتِهَادِیْ وَتَضَرُّعِیْ وَمَسْكَنَتِیْ وَفَقْرِیْ اِلَیْكَ یَا رَبِّ۔

پس حضرت نے فرمایا کہ سعی[1] کرکہ آنسو آنکھ سے باہر آئے۔ اگرچہ بقدر سر مگس[2] ہو کہ وہ علامت ہے قبولیت دعا کی۔ اور ایک روایت میں ہے کہ سجدے میں ایک مرتبہ یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُّ وَبِكَ اٰمَنْتُ فَارْحَمْ ذُلِّیْ وَخُضُوْعِیْ بَیْنَ یَدَیْكَ وَفَقْرِیْ وَفَاقَتِیْ اِلَیْكَ وَارْحَمْ اِنْفِرَادِیْ وَخُشُوْعِیْ وَاجْتِهَادِیْ

۱۔ سعی = کوشش ۲۔ بقدر سر مگس = مکھی کے سر کے برابر

بَيْنَ يَدَيْكَ وَتَوَكَّلِي عَلَيْكَ اَللّٰهُمَّ بِكَ اَسْتَفْتِحُ وَبِكَ اَسْتَنْجِحُ وَبِمُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَاٰلِهٖ اَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ اَللّٰهُمَّ سَهِّلْ لِي كُلَّ حُزُوْنَةٍ وَ ذُلِّلْ لِي كُلَّ صُعُوْبَةٍ وَ اَعْطِنِي مِنَ الْخَيْرِ اَكْثَرَ مِمَّا اَرْجُوْ وَعَافِنِي مِنَ الشَّرِّ وَاصْرِفْ عَنِّي السُّوْٓءَ اور دوسری روایت میں ہے کہ سجدہ میں سو مرتبہ کہے۔ يَا قَاضِيَ حَوَائِجِ الطَّالِبِيْنَ اِقْضِ حَاجَتِي بِلُطْفِكَ يَا خَفِيَّ الْاَلْطَافِ۔ اور اس عمل کے بارہ میں احادیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ علاوہ ماہ رجب کے ہر مہینہ کی تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں کو روزہ رکھ کر یہ عمل ہو سکتا ہے بلکہ جمعہ کے دن یا ماہ ذی الحجہ کی نویں تاریخ جو روز عرفہ ہے یا اور متبرک دنوں میں بغیر روزہ کے بھی یہ عمل کر سکتے ہیں لیکن اگر سوائے ماہ رجب اور ذی قعد اور ذی الحجہ اور محرم کے یہ دعا پڑھی جائے تو بجائے بِحُرْمَةِ هٰذَا الشَّهْرِ الْحَرَامِ کے صرف بِحُرْمَةِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ کہے۔

اعمال شب و روز مبعث:۔ وارد ہے کہ پچیسویں ماہ رجب کو روزہ رکھے اور چھبیسویں کو روزہ رکھے۔ اور اس سے زیادہ ستائیں رجب کے روزہ کا ثواب ہے اور اسی روز حضرت رسالت مآبؐ مبعوث ہوئے۔ روزہ اس روز کا برابر ہے۔ روزہ ستّر برس کے بروایتے ساٹھ برس کے۔ پس روزہ رکھے اور غسل سنّت ہے۔ صلوات بھیجے۔ اور آں حضرتؐ اور حضرت امیر المومنینؑ کی شب و روز زیارت بجا لائے اور تمام رات عبادت میں بسر کرے۔ خدا ثواب عظیم عطا فرمائے گا۔ بعد نماز عشا سو رہے آخر شب اُٹھے یا پیش از نصف شب بارہ رکعت نماز دو دو رکعت کر کے پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد الحمد کے ایک چھوٹا سورۃ اور دوسرا یاسین پڑھے۔ اگر مشکل ہو تو ان رکعتوں کو بیٹھے بیٹھے پڑھے اور سورۃ لیٰسین کو قرآن سے دیکھ کر پڑھے۔ جب فارغ ہو تو جس طرح نماز ختم کی ہے اسی طرح بیٹھا رہے یعنی وضع نشست نہ بدلے اور پھر سورۃ الحمد اور چاروں قل اور انّا انزلنا اور آیۃ الکرسی ہر ایک سات سات مرتبہ پڑھے۔ پھر یہ دُعا پڑھے۔

قَصَدَ الْخَيْرَ خَيْرُ اللّٰهِ عَاجِلَةً۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ لَّهٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَکَبِّرْهُ تَکْبِیْرًا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِمَعَاقِدِ عِزِّکَ عَلٰی اَرْکَانِ عَرْشِکَ وَمُنْتَهَی الرَّحْمَةِ مِنْ کِتَابِکَ وَبِاِسْمِکَ الْاَعْظَمِ الْاَعْظَمِ الْاَعْظَمِ وَذِکْرِکَ الْاَعْلٰی الْاَعْلٰی الْاَعْلٰی وَبِکَلِمٰتِکَ التَّامَّاتِ کُلِّهَا اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَفْعَلَ بِیْ مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ۔

پس جو حاجت چاہے طلب کرے۔ انشاء اللہ مستجاب ہوگی۔ اور بسندِ معتبر منقول ہے کہ اس روز بارہ رکعت نماز بجالائے۔ ہر دو رکعت میں سلام اور ہر رکعت میں بعد الحمد کے جو سورۃ کہ ممکن ہو پڑھے۔ جب فارغ ہو تو سورۃ الحمد اور چاروں قل ہر ایک چار چار مرتبہ پڑھے اور پھر چار مرتبہ کہے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔ پس چار مرتبہ کہے۔ اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَبِّیْ لَآ اُشْرِکُ بِهٖ شَیْئًا۔ اور چار مرتبہ کہے۔ لَآ اُشْرِکُ بِرَبِّیْٓ اَحَدًا۔

اور بسندِ معتبر منقول ہے کہ اٹھائیسویں ماہ رجب کو روزہ رکھے اور اُنتیسویں اور تیسویں کا روزہ بھی فضیلت رکھتا ہے۔

ماہ شعبان

ماہِ شعبان کی فضیلت و عظمت ماہِ رجب سے زیادہ ہے اور یہ مہینہ سیّد الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے منسوب ہے۔ اس ماہ میں شروع سے آخر تک برابر روزے رکھنے کا بڑا اجر و ثواب ہے۔ اور استغفار و صلوات بھی اس مہینہ میں کثرت سے پڑھنا چاہیئے تاکہ جو بداعمالیاں گذشتہ مہینوں میں ازراہِ عصیاں و جہالت ہوئی ہیں اُن کا کفّارہ ہو جائے۔ جناب صادقِ آلِ محمد علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جناب رسولِ خدا نے فرمایا کہ ماہ شعبان میرا مہینہ اور ماہِ رمضان خدا کا مہینہ ہے پس جو شخص ایک روز میرے مہینہ میں روزہ رکھے بروزِ قیامت میں اُس کی شفاعت

نیک ارادہ اچھا ہے اللہ اس تک جلد پہنچاتا ہے۔

کردں گا اور جو دو روزے رکھے گا اُس کے گذشتہ گناہ بخشے جائیں گے۔ اور جو تین روزے رکھے گا اُس کو ندا کی جائے گی کہ اپنے عمل کو از سرِ نو بجالا، کیونکہ اب تیرا کوئی گناہ باقی نہیں رہا۔ حضرت امام رضا علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جو شخص ماہِ شعبان میں کچھ صدقہ دے۔ اگرچہ آدھا خرما ہی ہو تو خداوند عالم اُس کے جسم کو آتشِ جہنّم پر حرام فرمائے گا۔ اور جو شخص تین روز ماہ شعبان کے آخر میں روزہ رکھے۔ اور ماہِ رمضان کے روزوں سے ملا دے تو خداوند عالم دو مہینوں کے پے در پے روزوں کا ثواب اُس کو عطا فرمائے گا

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام فرماتے ہیں کہ بہترین دُعا ماہ شعبان میں استغفار ہے جو شخص اس ماہ میں ہر روز ستّر مرتبہ کرے گا ایسا ہے کہ دوسرے مہینوں میں اُس نے ہزار مرتبہ استغفار کیا ہے۔ ایک شخص نے پوچھا کہ یا حضرت استغفار کس طرح کرنا چاہیئے فرمایا کہ کہو اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَسْئَلُهُ التَّوْبَةَ اور بسند معتبر منقول ہے کہ ہر روز اس طرح ستّر مرتبہ استغفار پڑھنے کا بہت زیادہ ثواب ہے۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ ط

جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے منقول ہے کہ جو شخص ماہِ شعبان میں ہزار مرتبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّآ اِیَّاهُ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ وَلَوْ کَرِهَ الْمُشْرِکُوْنَ کہے تو خداوند عالم اُس کو ثواب عظیم عطا فرمائے گا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ ماہ شعبان کے روزہ سے غافل نہ ہونا۔ کیونکہ اس ماہ کے روزہ کا بہت ثواب ہے۔ اور اس ماہ میں بہترین اعمال تصدّق کرنا ہے اور بسندِ معتبر منقول ہے کہ جناب امام زین العابدین علیہ السّلام ہر روز ماہِ شعبان میں بوقت زوال اور شب پانزدہم اس صلوٰۃ کو پڑھتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ شَجَرَةِ النُّبُوَّةِ وَمَوْضِعِ الرِّسَالَةِ وَمُخْتَلَفِ الْمَلٰٓئِکَةِ وَمَعْدِنِ الْعِلْمِ وَاَهْلِ بَیْتِ الْوَحْیِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ الْفُلْکِ الْجَارِیَةِ فِی

كَثْرَةُ التَّفَرُّقِ فِي الدُّنْيَا مُصِيبَةٌ فِي الدِّيْنِ وَالْبَدَنِ

اللُّجَجِ الْغَامِرَةِ يَأْمَنُ مَنْ رَكِبَهَا وَيَغْرَقُ مَنْ تَرَكَهَا الْمُتَقَدِّمُ
لَهُمْ مَارِقٌ وَّالْمُتَأَخِّرُ عَنْهُمْ زَاهِقٌ وَّاللَّازِمُ لَهُمْ لَاحِقٌ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ نِ الْكَهْفِ الْحَصِيْنِ وَغِيَاثِ الْمُضْطَرِّ الْمُسْتَكِيْنِ وَمَلْجَاِ
الْهَارِبِيْنَ وَمَنْجَا الْخَائِفِيْنَ وَعِصْمَةِ الْمُعْتَصِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ صَلٰوةً كَثِيْرَةً طَيِّبَةً تَكُوْنُ لَهُمْ رِضًى وَّ
بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اَدَاءً وَّقَضَاءً بِحَوْلٍ مِّنْكَ وَقُوَّةٍ يَا رَبَّ
الْعٰلَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ نِ الطَّيِّبِيْنَ الْاَبْرَارِ
الْاَخْيَارِ الَّذِيْنَ اَوْجَبْتَ لَهُمْ حُقُوْقَهُمْ وَفَرَضْتَ طَاعَتَهُمْ
وَوِلَايَتَهُمْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاعْمُرْ قَلْبِيْ
بِطَاعَتِكَ وَلَا تُخْزِنِيْ بِمَعْصِيَتِكَ وَارْزُقْنِيْ مُوَاسَاةَ مَنْ قَتَّرْتَ
عَلَيْهِ مِنْ رِّزْقِكَ بِمَا وَسَّعْتَ عَلَيَّ مِنْ فَضْلِكَ وَنَشَرْتَ عَلَيَّ مِنْ
عَدْلِكَ وَاَحْيَيْتَنِيْ تَحْتَ ظِلِّكَ وَهٰذَا شَهْرُ نَبِيِّكَ سَيِّدِ
رُسُلِكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ شَعْبَانُ الَّذِيْ حَفَفْتَهٗ مِنْكَ بِالرَّحْمَةِ
وَالرِّضْوَانِ الَّذِيْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
يَدْاَبُ فِيْ صِيَامِهٖ وَقِيَامِهٖ فِيْ لَيَالِيْهِ وَاَيَّامِهٖ بُخُوْعًا لَّكَ
فِيْ اِكْرَامِهٖ وَاِعْظَامِهٖ اِلٰى مَحَلِّ حِمَامِهٖ اَللّٰهُمَّ فَاَعِنَّا عَلَى
الْاِسْتِنَانِ بِسُنَّتِهٖ فِيْهِ وَنَيْلِ الشَّفَاعَةِ لَدَيْهِ اَللّٰهُمَّ فَاجْعَلْهُ
لِيْ شَفِيْعًا مُّشَفَّعًا وَّطَرِيْقًا اِلَيْكَ مَهِيْعًا وَّاجْعَلْنِيْ لَهٗ مُتَّبِعًا
حَتّٰى اَلْقَاكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَنِّيْ رَاضِيًا وَّعَنْ ذُنُوْبِيْ غَاضِيًا
قَدْ اَوْجَبْتَ لِيْ مِنْكَ الرَّحْمَةَ وَالرِّضْوَانَ وَاَنْزَلْتَنِيْ دَارَ الْقَرَارِ
وَمَحَلَّ الْاَخْيَارِ ۔ اس ماہ کی تیسری تاریخ بہت مبارک ہے اس میں حضرت
سیّد الشہداء امام حسینؑ کی ولادت باسعادت ہوئی ہے پس بطور شکر یہ روزہ رکھو۔ اور
اس دعا کو پڑھو۔ دعا یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ الْمَوْلُوْدِ فِیْ هٰذَا الْیَوْمِ الْمَوْعُوْدِ بِشَهَادَتِهٖ قَبْلَ اسْتِهْلَالِهٖ وَوِلَادَتِهٖ بَكَتْهُ السَّمَآءُ وَمَنْ فِیْهَا وَالْاَرْضُ وَمَنْ عَلَیْهَا وَلَمَّا یَطَأْ لَابَتَیْهَا قَتِیْلِ الْعَبْرَةِ وَسَیِّدِ الْاُسْرَةِ الْمَمْدُوْدِ بِالنُّصْرَةِ یَوْمَ الْكَرَّةِ الْمُعَوَّضِ مِنْ قَتْلِهٖ اَنَّ الْاَئِمَّةَ مِنْ نَسْلِهٖ وَالشِّفَآءَ فِیْ تُرْبَتِهٖ وَالْفَوْزَ مَعَهٗ فِیْ اَوْبَتِهٖ وَالْاَوْصِیَآءَ مِنْ عِتْرَتِهٖ بَعْدَ قَآئِمِهِمْ وَغَیْبَتِهٖ حَتّٰی یُدْرِكُوا الْاَوْتَارَ وَیَثْاَرُوا الثَّارَ وَیُرْضُوا الْجَبَّارَ وَیَكُوْنُوْا خَیْرَ اَنْصَارٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مَعَ اخْتِلَافِ اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ اَللّٰهُمَّ فَبِحَقِّهِمْ اِلَیْكَ اَتَوَسَّلُ وَاَسْئَلُ سُؤَالَ مُقْتَرِفٍ وَّمُعْتَرِفٍ مُّسِیْءٍ اِلٰی نَفْسِهٖ مِمَّا فَرَّطَ فِیْ یَوْمِهٖ وَاَمْسِهٖ یَسْئَلُكَ الْعِصْمَةَ اِلٰی مَحَلِّ رَمْسِهٖ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعِتْرَتِهٖ وَاحْشُرْنَا فِیْ زُمْرَتِهٖ وَبَوِّئْنَا مَعَهٗ دَارَ الْكَرَامَةِ وَمَحَلَّ الْاِقَامَةِ اَللّٰهُمَّ وَكَمَا اَكْرَمْتَنَا بِمَعْرِفَتِهٖ فَاَكْرِمْنَا بِزُلْفَتِهٖ وَارْزُقْنَا مُرَافَقَتَهٗ وَسَابِقَتَهٗ وَاجْعَلْنَا مِمَّنْ یُّسَلِّمُ لِاَمْرِهٖ وَیُكْثِرُ الصَّلٰوةَ عَلَیْهِ عِنْدَ ذِكْرِهٖ وَعَلٰی جَمِیْعِ اَوْصِیَآئِهٖ وَاَهْلِ اَصْطِفَآئِهِ الْمَمْدُوْدِیْنَ مِنْكَ بِالْعَدَدِ الْاِثْنٰی عَشَرَ النُّجُوْمِ الزُّهَرِ وَالْحُجَجِ عَلٰی جَمِیْعِ الْبَشَرِ اَللّٰهُمَّ وَهَبْ لَنَا فِیْ هٰذَا الْیَوْمِ خَیْرَ مَوْهِبَةٍ وَّاَنْجِحْ لَنَا فِیْهِ كُلَّ طَلِبَةٍ كَمَا وَهَبْتَ الْحُسَیْنَ لِمُحَمَّدٍ جَدِّهٖ وَعَاذَ فُطْرُسُ بِمَهْدِهٖ فَنَحْنُ عَآئِذُوْنَ بِقَبْرِهٖ مِنْ بَعْدِهٖ نَشْهَدُ تُرْبَتَهٗ وَنَنْتَظِرُ اَوْبَتَهٗ اٰمِیْنَ رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ۔

اور حضرت امام حسین علیہ السّلام کی زیارت اور غسل زیارت اس روز مستحب ہے اور تیرھویں شب دو رکعت نماز اور چودھویں شب چار رکعت نماز اور پندرھویں شب چھ رکعت نماز پڑھنا سُنّت ہے اور ہر رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد سورۃ لیٰسین، سورۃ

اَلْقَنَاعَةُ بِالْقَلِيْلِ عِزَّةٌ فِي الْقِيَامَةِ رَاحَةٌ فِي الْبَدَنِ۔

ملک، سورۂ قل ہو اللہ پڑھے۔ اگر یہ سورتیں یاد نہ ہوں تو قرآن میں دیکھ کر پڑھ سکتا ہے۔ اور ان تینوں دنوں میں روزہ رکھنا مستحب ہے۔

نیمۂ شعبان

شب نیمۂ شعبان اور روز نیمۂ شعبان دونوں بے حد مبارک ہیں۔ پندرھویں شب جو "شب برات" کے نام سے موسوم و مشہور ہے۔ بڑی مبارک رات ہے حضرت امیر المومنین علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جناب رسالت مآب صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ شعبان کی پندرھویں رات کو عبادت میں بسر کرو۔ اور دن کو روزہ رکھو۔ یقیناً اوّل شب سے آخر شب تک خدا کی جانب سے یہ ندا کی جاتی ہے کہ آیا کوئی استغفار کرنے والا ہے کہ اپنے گناہوں کی بخشش طلب کرے تاکہ میں اس کے گناہوں کو بخشوں۔ آیا کوئی ایسا ہے کہ روزی طلب کرے اور میں اس کی روزی زیادہ کروں۔ حضرت امام زین العابدین علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جو شخص چاہے کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں کی روحیں اس سے مصافحہ کریں تو وہ شعبان کی پندرھویں شب کو حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرے لہٰذا ہر مومن کو چاہیئے کہ حضرت امام حسین علیہ السّلام کی زیارت پڑھے (جو زیارات کے باب میں مذکور ہے) اور چونکہ اس شب کی بڑی فضیلت و عظمت یہ ہے کہ حضور امام آخر الزمان صاحب الامر علیہ السّلام کی ولادت باسعادت اس شب کی صبح کو واقع ہوئی اس لئے سُنّت ہے کہ اس شب میں یہ دُعا پڑھی جائے جو بمنزلہ حضرت کی زیارت کے ہے۔

اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ لَيْلَتِنَا هٰذِهٖ وَمَوْلُوْدِهَا وَحُجَّتِكَ وَمَوْعُوْدِهَا الَّتِيْ قَرَنْتَ اِلٰى فَضْلِهَا فَضْلًا فَتَمَّتْ كَلِمَتُكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِكَ وَلَا مُعَقِّبَ لِاٰيَاتِكَ نُوْرُكَ الْمُتَاَلِّقُ وَضِيَاۤؤُكَ الْمُشْرِقُ وَالْعَلَمُ النُّوْرُ فِيْ طَخْيَاۤءِ الدَّيْجُوْرِ الْغَاۤئِبُ الْمَسْتُوْرُ جَلَّ مَوْلِدُهٗ وَكَرُمَ مَحْتِدُهٗ وَالْمَلٰۤئِكَةُ شُهَّدُهٗ وَاللّٰهُ نَاصِرُهٗ وَمُؤَيِّدُهٗ اِذَا اٰنَ مِيْعَادُهٗ وَالْمَلٰۤئِكَةُ اَمْدَادُهٗ سَيْفُ اللّٰهِ الَّذِيْ

تھوڑے پر قناعت قیامت کے دن عزت ہے اور بدن کے لئے راحت ہے۔

لَا يَنْبُوْ وَنُوْرُهُ الَّذِيْ لَا يَخْبُوْ وَذُو الْحِلْمِ الَّذِيْ لَا يَصْبُوْ مَدَارُ الدَّهْرِ وَنَوَامِيْسُ الْعَصْرِ وَوُلَاةُ الْاَمْرِ وَالْمُنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الذِّكْرُ وَمَا يَنْزِلُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَاَصْحٰبُ الْحَشْرِ وَالنَّشْرِ تَرَاجِمَةُ وَحْيِهٖ وَوُلَاةُ اَمْرِهٖ وَنَهْيِهٖ اَللّٰهُمَّ فَصَلِّ عَلٰى خَاتِمِهِمْ وَقَائِمِهِمُ الْمَسْتُوْرِ عَنْ عَوَالِمِهِمْ اَللّٰهُمَّ وَ اَدْرِكْ بِنَا اَيَّامَهٗ وَظُهُوْرَهٗ وَقِيَامَهٗ وَاجْعَلْنَا مِنْ اَنْصَارِهٖ وَاقْرِنْ ثَارَنَا بِثَارِهٖ وَاكْتُبْنَا فِيْ اَعْوَانِهٖ وَخُلَصَآئِهٖ وَاَحْيِنَا فِيْ دَوْلَتِهٖ نَاعِمِيْنَ وَبِصُحْبَتِهٖ غَانِمِيْنَ وَبِحَقِّهٖ قَآئِمِيْنَ وَمِنَ السُّوْٓءِ سَالِمِيْنَ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى اَهْلِ بَيْتِهِ الصَّادِقِيْنَ وَعِتْرَتِهِ النَّاطِقِيْنَ وَالْعَنْ جَمِيْعَ الظَّالِمِيْنَ وَاحْكُمْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ يَا اَحْكَمَ الْحَاكِمِيْنَ۔

وارد ہے کہ اس شب کو چار رکعت نماز پڑھے دو سلام سے اور ہر رکعت میں بعد الحمد سو مرتبہ قل ہو اللہ احد پڑھے۔ اور بعد نماز یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اِلَيْكَ فَقِيْرٌ وَّمِنْ عَذَابِكَ خَآئِفٌ وَّبِكَ مُسْتَجِيْرٌ رَبِّ لَا تُبَدِّلْ اِسْمِيْ وَلَا تُغَيِّرْ جِسْمِيْ رَبِّ لَا تَجْهَدْ بَلَآئِيْ رَبِّ لَا تُشْمِتْ بِيْ اَعْدَآئِيْ اَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ وَاَعُوْذُ بِرَحْمَتِكَ مِنْ عَذَابِكَ وَاَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ جَلَّ ثَنَآؤُكَ اَنْتَ كَمَآ اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ وَفَوْقَ مَا يَقُوْلُ الْقَآئِلُوْنَ فِيْكَ ۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السّلام نے فرمایا کہ جو شخص اس شب میں سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ اور سو مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور سو مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اور سو مرتبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے تو خداوند عالم اُس کے گذشتہ گناہ بخش دے گا اور دنیا و آخرت کی حاجتیں بر لائے گا۔

اِفْلَاسُ الْقَلْبِ مِنْ طَلَبِ كَثْرَةِ الدُّنْيَا۔

وارد ہے کہ شب نیمۂ شعبان میں دس رکعت نماز دو دو کر کے پڑھیں اور ہر رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد دس مرتبہ سورۃ قل ھو اللہ پڑھیں۔ پھر سجدہ کریں اور یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدَ سَوَادِيْ وَخَيَالِيْ وَبَيَاضِيْ يَا عَظِيْمَ كُلِّ عَظِيْمٍ اِغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيَ الْعَظِيْمَ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُهٗ غَيْرُكَ يَا عَظِيْمُ۔

بہترین دعا اس شب میں بلکہ ہر شب جمعہ میں دعائے کمیل ہے جو ادعیۂ ماثورہ کے باب میں درج ہے۔ غرضیکہ اس شب مبارکہ میں جاگنا اور تلاوت قرآن اور دعا و نماز میں بسر کرنا آتش جہنم سے آزادی اور دعا قبول ہونے کا باعث ہے پھر علی الصباح اس عریضہ کا پیش کرنا معمول مومنین ہے جو حضور صاحب الامر علیہ السلام کی خدمت اقدس میں استغاثہ ہے جو حسب ذیل ہے۔

عَرِيْضَۂ حَاجَت

بحضور پرنور شہنشاہ دوران حضرت صاحب العصر والزمان عجل اللہ فرجہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط كَتَبْتُ اِلَيْكَ يَا مَوْلَايَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْكَ مُسْتَغِيْثًا بِكَ وَشَكَوْتُ مَا نَزَلَ بِيْ مُسْتَجِيْرًا بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ بِكَ مِنْ اَمْرٍ قَدْ اَهَمَّنِيْ وَاَشْغَلَ قَلْبِيْ وَاَطَالَ فِكْرِيْ وَسَلَبَنِيْ بَعْضَ لُبِّيْ وَغَيَّرَ خَطِيْرَ نِعْمَةِ اللّٰهِ عِنْدِيْ وَاَسْلَمَنِيْ عِنْدَ تَخَيُّلِ وُرُوْدِهِ الْخَلِيْلُ وَتَبَرَّاَ مِنِّيْ عِنْدَ تَرَائِيْ اِقْبَالِهٖ اِلَيَّ الْحَمِيْمُ وَعَجَزَتْ عَنْ دِفَاعِهٖ حِيْلَتِيْ وَخَانَنِيْ فِيْ تَحَمُّلِهٖ صَبْرِيْ وَقُوَّتِيْ فَلَجَأْتُ فِيْهِ اِلَيْكَ وَتَوَكَّلْتُ وَتَوَسَّلْتُ فِي الْمَسْئَلَةِ اللّٰهِ جَلَّ ثَنَاۤؤُهٗ عَلَيْهِ وَعَلَيْكَ فِيْ دِفَاعِهٖ عَنِّيْ عِلْمًا بِمَكَانِكَ مِنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَلِيِّ التَّدْبِيْرِ وَمَالِكِ الْاُمُوْرِ وَاثِقًا بِكَ فِي الْمُسَارَعَةِ فِي الشَّفَاعَةِ اِلَيْهِ جَلَّ ثَنَاۤؤُهٗ فِيْ اَمْرِيْ مُتَيَقِّنًا لِاِجَابَتِهٖ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِيَّاكَ بِاِعْطَاۤءِ سُؤْلِيْ وَاَنْتَ

زیادہ دنیا طلب کرنے سے دل تنگ ہوتا ہے۔

يَا مَوْلَايَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْكَ جَدِيرٌ بِتَحْقِيقِ ظَنِّي وَتَصْدِيقِ أَمَلِي فِيكَ فِي أَمْرِ۔

یہاں اپنی حاجات و پریشانیاں لکھیں .. ..

فِيمَا لَا طَاقَةَ لِي بِحَمْلِهِ وَلَا صَبْرَ لِي عَلَيْهِ وَإِنْ كُنْتُ مُسْتَحِقًّا لَهُ وَلِأَضْعَافِهِ بِقَبِيحِ أَفْعَالِي وَتَفْرِيطِي فِي الْوَاجِبَاتِ الَّتِي لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَأَغِثْنِي يَا مَوْلَايَ صَلَوَاتُ اللهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْكَ عِنْدَ اللَّهْفِ وَقَدِّمِ الْمَسْأَلَةَ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي أَمْرِي قَبْلَ حُلُولِ التَّلَفِ وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ فَبِكَ بُسِطَتِ النِّعْمَةُ عَلَيَّ وَاسْأَلِ اللهَ جَلَّ جَلَالُهُ لِي نَصْرًا عَزِيزًا وَفَتْحًا قَرِيبًا فِيهِ بُلُوغُ الْآمَالِ وَخَيْرُ الْمَبَادِي وَخَوَاتِيمُ الْأَعْمَالِ وَالْأَمْنُ مِنَ الْمَخَاوِفِ كُلِّهَا فِي كُلِّ حَالٍ إِنَّهُ جَلَّ ثَنَاؤُهُ لِمَا يَشَاءُ فَعَّالٌ لِمَا يُرِيدُ وَهُوَ حَسْبِي وَنِعْمَ الْوَكِيلُ فِي الْمَبْدَأِ وَالْمَآلِ مَا شَاءَ اللهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ:

یہاں اپنا نام لکھیں ۔ : ... ..

ھدایات :۔ زعفران سے عریضہ کے درمیان میں اپنی حاجات لکھ کر نیچے اپنا نام لکھے۔ اور خوشبو یعنی عطر لگا کر آٹے یا پاک مٹی میں رکھ کر دریا یا نہر یا گہرے کنویں میں علی الصبح ڈالے۔ جس وقت عریضہ دریا میں ڈالنے کا ارادہ کرے تو بہ توجہ تمام پکارے۔ یا حسین بن روح! اور یہ دعا پڑھ کر عریضہ ڈال دے۔

يَا حُسَيْنَ بْنَ رَوْحٍ سَلَامٌ عَلَيْكَ أَشْهَدُ أَنَّ وَفَاتَكَ فِي سَبِيلِ اللهِ وَأَنَّكَ حَيٌّ عِنْدَ اللهِ مَرْزُوقٌ وَقَدْ خَاطَبْتُكَ فِي حَيَوتِكَ الَّتِي لَكَ عِنْدَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَهٰذِهِ رُقْعَتِي وَحَاجَتِي إِلَى مَوْلَانَا صَاحِبِ الْأَمْرِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَلِّمْهَا إِلَيْهِ فَأَنْتَ الثِّقَةُ الْأَمِينُ:

ماہ رمضان

ماہِ رمضان المبارک ماہِ خداوندِ عالم ہے۔ اور شریف ترین مہینہ ہے۔ یہ وہ مہینہ ہے کہ جس میں رحمت و بہشت کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ اور جہنم کے دروازے بند ہو جاتے ہیں۔ حضرت امام رضا علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جنابِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ماہِ شعبان کے آخر میں ایک خطبہ ارشاد فرمایا۔ جس کا ملخص یہ ہے کہ اے لوگو! آگاہ ہو جاؤ کہ خدا کا مہینہ برکت و رحمت و مغفرت لے کر تمہارے پاس آیا ہے۔ یہ وہ مہینہ ہے کہ خدا کے نزدیک سب مہینوں سے بہتر ہے۔ اس کے دن تمام دنوں سے اور اس کی راتیں تمام راتوں سے بہتر ہیں۔ اس مہینہ میں تمہارا سانس لینا تسبیح کا ثواب رکھتا ہے۔ تمہارا سونا بمنزلۂ عبادت ہے۔ تمہارے عمل مقبول ہیں۔ اور تمہاری دعائیں مستجاب ہیں۔ پس تم صدقِ نیّت سے خداوندِ عالم سے سوال کرو کہ وہ اس مبارک مہینہ میں روزہ رکھنے اور قرآن پڑھنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ اے لوگو جو تم میں سے کسی مومن کا اس مہینہ میں روزہ کھلوائے گا۔ اس کو خدائے بزرگ و برتر ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب عطا فرمائے گا۔ اور اس کے گذشتہ گناہ بخشے جائیں گے یہ سن کر کچھ لوگوں نے عرض کیا یا رسولؐ اللہ ہم سب روزہ افطار کرانے کی قدرت نہیں رکھتے۔ حضرت نے فرمایا کہ آتشِ جہنّم سے پرہیز کرو۔ اور روزہ داروں کا روزہ افطار کراؤ۔ اگرچہ آدھے خرمے سے ہو یا ایک گھونٹ پانی ہو۔ پھر فرمایا کہ جو اس مہینہ میں مجھ پر اور میری اولاد پر کثرت سے صلوٰت بھیجے گا۔ خداوندِ عالم اُس کے اعمال کی ترازو بروزِ قیامت بھاری فرمائے گا۔ اور جو شخص اس مہینہ میں قرآن کی ایک آیت پڑھے گا تو اس کو اس قدر ثواب مرحمت فرمائے گا جتنا کہ اور مہینوں میں ختمِ قرآن کا ہوتا ہے۔ اے لوگو! اس مہینہ میں بہشت کے دروازے کھلے ہوئے ہوتے ہیں۔ لہٰذا خدا سے دعا کرو کہ تمہارے لئے اُن کو بند نہ کر دے۔ اور اس مہینہ میں جہنّم کے دروازے بند ہوتے ہیں۔ لہٰذا خدا سے سوال کرو کہ تمہارے لئے اُن کو نہ کھولے۔ اور اس مہینہ میں شیطان مقید ہوتے

دینداروں سے مشورہ کر اگر تو ان کی مخالفت نہ کرے گا تو کبھی شرمندہ نہ ہوگا۔

ہیں۔ پس تم خدا سے دعا کرو کہ تم پر شیطان کو مسلط نہ کرے۔

اس مہینہ کی پندرھویں تاریخ کو سبطِ اکبر حضرت امام حسن مجتبٰے علیہ السّلام کی ولادت باسعادت ہے۔ لہٰذا زیارتِ جامعہ اس روز پڑھنی چاہیئے۔ اور اکیسویں تاریخ حضرت ابوالائمہ امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السّلام کی شہادت ہے۔ پس حضرت کی زیارت پڑھنی چاہیئے۔

آدابِ دخول ماہِ رمضان

ہلالِ ماہِ رمضان کا طلب کرنا سنّت ہے۔ اور بعض علماء اسے واجب جانتے ہیں۔ پس چاند دیکھے تو رُو بقبلہ ہو کر ہاتھ آسمان کی طرف بلند کرے۔ اور ہلال کو خطاب کر کے یہ کہے۔ رَبِّیْ وَ رَبُّکَ اللّٰہُ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ۔ اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ وَالْمُسَارَعَۃِ اِلٰی مَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ شَھْرِنَا ھٰذَا وَارْزُقْنَا خَیْرَہٗ وَعَوْنَہٗ وَاصْرِفْ عَنَّا ضُرَّہٗ وَشَرَّہٗ وَبَلَآءَہٗ وَفِتْنَتَہٗ۔ اور بہترین دُعا، دعائے صحیفۂ کاملہ ہے۔ جو دُعائے ہلال کے بیان میں مذکور ہے۔ روایت میں ہے کہ جنابِ رسالت مآب صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم رُویت ہلال ماہ رمضان کے وقت قبلہ رُو ہو کر یہ فرماتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ وَالْعَافِیَۃِ الْمُجَلِّلَۃِ وَ دِفَاعِ الْاَسْقَامِ وَالْعَوْنِ عَلَی الصَّلٰوۃِ وَالصِّیَامِ وَالْقِیَامِ وَتِلَاوَۃِ الْقُرْاٰنِ اَللّٰھُمَّ سَلِّمْنَا لِشَھْرِ رَمَضَانَ وَتَسَلَّمْہُ مِنَّا وَسَلِّمْنَا فِیْہِ حَتّٰی یَنْقَضِیَ عَنَّا شَھْرُ رَمَضَانَ وَقَدْ عَفَوْتَ عَنَّا وَغَفَرْتَ لَنَا وَرَحِمْتَنَا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جب ہلال ماہِ رمضان کی طرف نظر کرے تو یہ کہے۔ اَللّٰھُمَّ قَدْ حَضَرَ شَھْرُ رَمَضَانَ وَقَدِ افْتَرَضْتَ عَلَیْنَا صِیَامَہٗ وَاَنْزَلْتَ فِیْہِ الْقُرْاٰنَ ھُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنَاتٍ مِّنَ

فِي هٰذَا الْاَمْرِ خَيْرٌ وَّسَعَادَةٌ وَّلَا تَحْزَنْ وَلَا تَقْعُدْ۔

الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ اَللّٰهُمَّ اَعِنَّا عَلٰى صِيَامِهٖ وَتَقَبَّلْهُ مِنَّا وَسَلِّمْنَا فِيْهِ وَسَلِّمْنَا مِنْهُ وَسَلِّمْهُ لَنَا فِيْ يُسْرٍ مِّنْكَ وَعَافِيَةٍ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ۔

شبِ اوّل میں مجامعت[1] سنّت ہے۔ اور یہ اسی مہینہ کی خصوصیت ہے۔ بخلاف اس کے دوسرے مہینوں کی شب اول میں جماع مکروہ ہے۔ اور شب اوّل میں غسل سنّت ہے کہ غسل کرنے والے کو اُس سال خارش بدن نہ ہوگی۔ نہر جاری میں غسل کرے۔ اور تیس چلو پانی سر پر ڈالے کہ آئندہ ماہ رمضان تک طہارت معنوی ہو جائے گی اور شب اوّل میں زیارت امام حسین علیہ السّلام نزدیک و دور سے سُنّت ہے جو موجب ثواب عظیم ہے۔ شب اوّل ماہ رمضان کے روزوں کی نیت کرے اور پھر ہر شب[2] نیّت کرے کہ میں ماہ رمضان کا روزہ رکھتا ہوں یا رکھتی ہوں ادا واجب قربۃً الی اللّٰہ۔ الفاظ کا زبان پر لانا معتبر نہیں ہے بلکہ قصد و ارادہ کا دل میں پیدا کرنا لازم ہے۔ منقول ہے کہ جو شخص شب اوّل یا روز اوّل دو رکعت نماز اس طرح پڑھے کہ پہلی رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد سورۃ انّا فتحنا پڑھے اور دوسری رکعت میں بعد سورۃ حمد جو سورۃ چاہے پڑھے تو خداوند عالم اس سال کی جمیع آفات و بلیات سے محفوظ رکھے گا۔ روزِ اوّل غسل کرنا آبِ جاری میں سُنّت ہے۔ اور وارد ہے کہ جو روزِ اوّل ایک چلّو گلاب منہ میں ڈالے تو وہ خواری و پریشانی سے نجات پائے گا۔ اور اگر ہر روز اسی طرح کرے تو اُس روز بلاؤں سے امین میں ہوگا اور اُس سال مرضِ سرسام سے بے خطر رہے گا۔

بہترین اعمال تلاوت قرآن مجید ہے۔ اور ہر چیز کی ایک بہار ہے اور قرآن پڑھنے کی بہار ماہِ رمضان المبارک ہے۔ کثرت سے صلوٰۃ پڑھنا اور استغفار کا ورد کرنا بہتر اور موجب کفارۂ گناہانِ گذشتہ ہے۔ شب و روز کے نوافل حتی الامکان ترک نہ کرے اور طاق راتوں میں خصوصاً آخری دس تاریخوں میں ہر شب غسل سنّت ہے۔

---

[2] احوط یہ ہے کہ شب اول میں پورے مہینے کے روزوں کی نیت کرے اور ہر شب علیحدہ بھی نیت کرتا رہے ۱۲۔

[1] ہمبستری

اعمال شب و روز

حضرت آئمہ علیہم السّلام سے منقول ہے کہ ہر نماز کے بعد ماہِ رمضان میں یہ دُعا پڑھے۔ يَا عَلِيُّ يَا عَظِيمُ يَا غَفُورُ يَا رَحِيمُ أَنْتَ الرَّبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمُ الَّذِي لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ وَهٰذَا شَهْرٌ عَظَّمْتَهُ وَكَرَّمْتَهُ وَشَرَّفْتَهُ وَفَضَّلْتَهُ عَلَى الشُّهُورِ وَهُوَ الشَّهْرُ الَّذِي فَرَضْتَ صِيَامَهُ عَلَيَّ وَهُوَ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أَنْزَلْتَ فِيهِ الْقُرْآنَ هُدًى لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ وَجَعَلْتَ فِيهِ لَيْلَةَ الْقَدْرِ وَجَعَلْتَهَا خَيْرًا مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ فَيَا ذَا الْمَنِّ وَلَا يُمَنُّ عَلَيْكَ مُنَّ عَلَيَّ بِفَكَاكِ رَقَبَتِي مِنَ النَّارِ فِيمَنْ تَمُنُّ عَلَيْهِ وَأَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ۔

منقول ہے کہ جو شخص ہر شب اس ماہ میں یہ دُعا پڑھے مستحق اجرِ عظیم ہوگا دُعا یہ ہے
اللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذَا الشَّهْرِ رَمَضَانَ الَّذِي أَنْزَلْتَ فِيهِ الْقُرْآنَ وَافْتَرَضْتَ عَلَى عِبَادِكَ فِيهِ الصِّيَامَ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَارْزُقْنِي حَجَّ بَيْتِكَ الْحَرَامِ فِي عَامِي هٰذَا وَفِي كُلِّ عَامٍ وَاغْفِرْ لِي تِلْكَ الذُّنُوبَ الْعِظَامَ فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُهَا غَيْرُكَ يَا رَحْمٰنُ يَا عَلَّامُ

جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ ہر شب اس ماہِ مبارک میں یہ دعا پڑھے۔ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنْ تَجْعَلَ فِيمَا تَقْضِي وَتُقَدِّرُ مِنَ الْأَمْرِ الْمَحْتُومِ فِي الْأَمْرِ الْحَكِيمِ مِنَ الْقَضَاءِ الَّذِي لَا يُرَدُّ وَلَا يُبَدَّلُ أَنْ تَكْتُبَنِي مِنْ حُجَّاجِ بَيْتِكَ الْحَرَامِ الْمَبْرُورِ حَجُّهُمُ الْمَشْكُورِ سَعْيُهُمُ الْمَغْفُورِ ذُنُوبُهُمُ الْمُكَفَّرِ عَنْ سَيِّئَاتِهِمْ وَأَنْ تَجْعَلَ فِيمَا تَقْضِي وَتُقَدِّرُ أَنْ تُطِيلَ عُمْرِي فِي خَيْرٍ وَعَافِيَةٍ وَتُوَسِّعَ فِي رِزْقِي وَتَجْعَلَنِي مِمَّنْ تَنْتَصِرُ بِهِ لِدِينِكَ وَلَا تَسْتَبْدِلْ بِي

اُرْجُوْا فِیْ هٰذَا الْاَمْرِ خَیْرَكَ وَتَیْسِیْرَكَ فِیْمَا قَصَدْتَ۔

غیبتی اور یہ دُعا بھی ہر شب پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ بِرَحْمَتِكَ فِی الصَّالِحِیْنَ فَاَدْخِلْنَا وَفِیْ عِلِّیِّیْنَ فَارْفَعْنَا وَ بِكَاْسٍ مِّنْ مَّعِیْنٍ مِّنْ عَیْنٍ سَلْسَبِیْلٍ فَاسْقِنَا وَمِنَ الْحُوْرِ الْعِیْنِ بِرَحْمَتِكَ فَزَوِّجْنَا وَمِنَ الْوِلْدَانِ الْمُخَلَّدِیْنَ كَاَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ فَاَخْدِمْنَا وَمِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ وَ لُحُوْمِ الطَّیْرِ فَاَطْعِمْنَا وَمِنْ ثِیَابِ السُّنْدُسِ وَالْحَرِیْرِ وَالْاِسْتَبْرَقِ فَاَلْبِسْنَا وَلَیْلَةَ الْقَدْرِ وَحَجَّ بَیْتِكَ الْحَرَامِ وَقَتْلاً فِیْ سَبِیْلِكَ فَوَفِّقْ لَنَا وَصَالِحَ الدُّعَآءِ وَالْمَسْئَلَةِ فَاسْتَجِبْ لَنَا وَاِذَا جَمَعْتَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَارْحَمْنَا وَبَرَآءَةً مِّنَ النَّارِ فَاكْتُبْ لَنَا وَفِیْ جَهَنَّمَ فَلَا تَغُلَّنَا وَفِیْ عَذَابِكَ وَهَوَانِكَ فَلَا تَبْتَلِنَا وَمِنَ الزَّقُّوْمِ وَالضَّرِیْعِ فَلَا تُطْعِمْنَا وَمَعَ الشَّیَاطِیْنِ فَلَا تَجْعَلْنَا وَفِی النَّارِ عَلٰی وُجُوْهِنَا فَلَا تَكْبُبْنَا وَمِنْ ثِیَابِ النَّارِ وَسَرَابِیْلِ الْقَطِرَانِ فَلَا تُلْبِسْنَا وَمِنْ كُلِّ سُوْٓءٍ یَا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ بِحَقِّ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ فَنَجِّنَا۔

اور بسند معتبر منقول ہے کہ حضرت صاحب الامر علیہ السلام نے اپنے شیعوں کو لکھا کہ ہر شب اس ماہ میں یہ دعا پڑھا کرو کہ اس مہینے کی دعاء کو ملائکہ سنتے ہیں۔ اور اس کے صاحب کے لئے استغفار کرتے ہیں۔ اور وہ جلیل القدر دُعا یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَفْتَتِحُ الثَّنَآءَ بِحَمْدِكَ وَاَنْتَ مُسَدِّدٌ لِّلصَّوَابِ بِمَنِّكَ وَاَیْقَنْتُ اَنَّكَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ فِیْ مَوْضِعِ الْعَفْوِ وَالرَّحْمَةِ وَاَشَدُّ الْمُعَاقِبِیْنَ فِیْ مَوْضِعِ النَّكَالِ وَالنَّقِمَةِ وَاَعْظَمُ الْمُتَجَبِّرِیْنَ فِیْ مَوْضِعِ الْكِبْرِیَآءِ وَالْعَظَمَةِ اَللّٰھُمَّ اَذِنْتَ لِیْ فِیْ دُعَآئِكَ وَمَسْاَلَتِكَ فَاسْمَعْ یَا سَمِیْعُ مِدْحَتِیْ وَاَجِبْ یَا رَحِیْمُ دَعْوَتِیْ وَاَقِلْ یَا غَفُوْرُ عَثْرَتِیْ فَكَمْ یَا اِلٰهِیْ مِنْ كُرْبَةٍ قَدْ فَرَّجْتَهَا وَهُمُوْمٍ قَدْ كَشَفْتَهَا وَعَثْرَةٍ قَدْ اَقَلْتَهَا وَرَحْمَةٍ قَدْ نَشَرْتَهَا وَحَلْقَةِ بَلَآءٍ قَدْ فَكَكْتَهَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

اس کام میں جس کا تو نے قصد کیا ہے بہتری اور آسانی کی اُمید رکھ۔

الذی لم یتخذ صاحبة ولا ولدا ولم یکن له شریک فی الملک
ولم یکن له ولی من الذل وکبره تکبیرا الحمد لله بجمیع
محامده کلها علی جمیع نعمه کلها الحمد لله الذی لا
مضاد له فی ملکه ولا منازع له فی امره الحمد لله الذی لا شریک
له فی خلقه ولا شبیه له فی عظمته الحمد لله الفاشی فی
الخلق امره وحمده الظاهر بالکرم مجده الباسط بالجود
یده الذی لا تنقص خزائنه ولا تزیده کثرة العطاء الا
جودا وکرما انه هو العزیز الوهاب اللهم انی اسئلک قلیلا
من کثیر مع حاجة بی الیه عظیمة وغناک عنه قدیم وهو
عندی کثیر وهو علیک سهل یسیر اللهم ان عفوک عن
ذنبی وتجاوزک عن خطیئتی وصفحک عن ظلمی وسترک
علی قبیح عملی وحلمک عن کثیر جرمی عند ما کان من
خطائی وعمدی اطمعنی فی ان اسئلک ما لا استوجبه منک
الذی رزقتنی من رحمتک واریتنی من قدرتک وعرفتنی
من اجابتک فصرت ادعوک امنا واسئلک مستانسا لا خائفا
ولا وجلا مدلا علیک فیما قصدت فیه الیک فان ابطا عنی
عتبت بجهلی علیک ولعل الذی ابطا عنی هو خیر لی لعلمک
بعاقبة الامور فلم ار مولی کریما اصبر علی عبد لئیم منک
علی یا رب انک تدعونی فاولی عنک وتتحبب الی فاتبغض
الیک وتتودد الی فلا اقبل منک کان لی التطول علیک فلم
یمنعک ذلک من الرحمة لی والاحسان الی والتفضل علی بجودک
وکرمک فارحم عبدک الجاهل وجد علیه بفضل احسانک
انک جواد کریم الحمد لله مالک الملک مجری الفلک

اَلصَّبْرُ عَلٰی هٰذَا الْاَمْرِ خَیْرٌ لَّكَ وَفَرَجٌ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ۔

مُسَخِّرِ الرِّيَاحِ فَالِقِ الْاِصْبَاحِ دَيَّانِ الدِّيْنِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی حِلْمِهٖ بَعْدَ عِلْمِهٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی عَفْوِهٖ بَعْدَ قُدْرَتِهٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی طُوْلِ اَنَاتِهٖ فِيْ غَضَبِهٖ وَهُوَ قَادِرٌ عَلٰی مَا يُرِيْدُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ خَالِقِ الْخَلْقِ بَاسِطِ الرِّزْقِ فَالِقِ الْاِصْبَاحِ ذِی الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَالْفَضْلِ وَالْاِنْعَامِ الَّذِیْ بَعُدَ فَلَا يُرٰی وَقَرُبَ فَشَهِدَ النَّجْوٰی تَبَارَكَ وَتَعَالٰی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَيْسَ لَهٗ مُنَازِعٌ يُّعَادِلُهٗ وَلَا شَبِيْهٌ يُّشَاكِلُهٗ وَلَا ظَهِيْرٌ يُّعَاضِدُهٗ قَهَرَ بِعِزَّتِهِ الْاَعِزَّآءَ وَتَوَاضَعَ لِعَظَمَتِهِ الْعُظَمَآءُ فَبَلَغَ بِقُدْرَتِهٖ مَا يَشَآءُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ يُجِيْبُنِیْ حِيْنَ اُنَادِيْهِ وَيَسْتُرُ عَلَیَّ كُلَّ عَوْرَةٍ وَّاَنَا اَعْصِيْهِ وَيُعَظِّمُ النِّعْمَةَ عَلَیَّ فَلَا اُجَازِيْهِ فَكَمْ مِّنْ مَّوْهِبَةٍ هَنِيْئَةٍ قَدْ اَعْطَانِیْ وَعَظِيْمَةٍ مَّخُوْفَةٍ قَدْ كَفَانِیْ وَبَهْجَةٍ مُّوْنِقَةٍ قَدْ اَرَانِیْ وَبَلِيَّةٍ مُّوْبِقَةٍ قَدْ دَرَاَ عَنِّیْ فَاُثْنِیْ عَلَيْهِ حَامِدًا وَّاَذْكُرُهٗ مُسَبِّحًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَا يُهْتَكُ حِجَابُهٗ وَلَا يُغْلَقُ بَابُهٗ وَلَا يُرَدُّ سَآئِلُهٗ وَلَا يُخَيَّبُ اٰمِلُهٗ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ يُؤْمِنُ الْخَآئِفِيْنَ وَيُنَجِّی الصَّالِحِيْنَ وَيَرْفَعُ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ وَيَضَعُ الْمُسْتَكْبِرِيْنَ وَيُهْلِكُ مُلُوْكًا وَّيَسْتَخْلِفُ اٰخَرِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ قَاصِمِ الْجَبَّارِيْنَ مُبِيْرِ الظَّالِمِيْنَ مُدْرِكِ الْهَارِبِيْنَ نَكَالِ الظَّالِمِيْنَ صَرِيْخِ الْمُسْتَصْرِخِيْنَ مَوْضِعِ حَاجَاتِ الطَّالِبِيْنَ مُعْتَمَدِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ مِنْ خَشْيَتِهٖ تَرْعَدُ السَّمَآءُ وَسُكَّانُهَا وَتَرْجُفُ الْاَرْضُ وَعُمَّارُهَا وَتَمُوْجُ الْبِحَارُ وَمَنْ يَّسْبَحُ فِیْ غَمَرَاتِهَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدَانَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْلَا اَنْ هَدَانَا اللّٰهُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ يَخْلُقُ وَلَمْ يُخْلَقْ وَيَرْزُقُ وَلَا يُرْزَقُ وَيُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ وَيُمِيْتُ الْاَحْيَآءَ وَيُحْيِی الْمَوْتٰی

وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَاَمِينِكَ وَصَفِيِّكَ وَحَبِيبِكَ وَخِيَرَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ وَحَافِظِ سِرِّكَ وَمُبَلِّغِ رِسَالَاتِكَ اَفْضَلَ وَ اَحْسَنَ وَاَجْمَلَ وَاَكْمَلَ وَاَزْكٰى وَاَنْمٰى وَاَطْيَبَ وَاَطْهَرَ وَاَسْنٰى وَاَكْثَرَ مَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ وَتَحَنَّنْتَ وَ سَلَّمْتَ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْ عِبَادِكَ وَاَنْبِيَائِكَ وَرُسُلِكَ وَصَفْوَتِكَ وَاَهْلِ الْكَرَامَةِ عَلَيْكَ مِنْ خَلْقِكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى عَلِيٍّ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَوَصِيِّ رَسُولِ رَبِّ الْعَالَمِينَ عَبْدِكَ وَوَلِيِّكَ وَاَخِي رَسُولِكَ وَحُجَّتِكَ عَلٰى خَلْقِكَ وَاٰيَتِكَ الْكُبْرٰى وَالنَّبَاِ الْعَظِيمِ وَصَلِّ عَلَى الصِّدِّيقَةِ الطَّاهِرَةِ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ سَيِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ وَصَلِّ عَلٰى سِبْطَيِ الرَّحْمَةِ وَاِمَامَيِ الْهُدٰى الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ سَيِّدَيْ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَصَلِّ عَلٰى اَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَّجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَّمُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ وَّعَلِيِّ بْنِ مُوسٰى وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَّعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ وَّالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَّالْخَلَفِ الْهَادِي الْمَهْدِيِّ حُجَجِكَ عَلٰى عِبَادِكَ وَاُمَنَائِكَ فِي بِلَادِكَ صَلٰوةً كَثِيرَةً دَائِمَةً اَللّٰهُمَّ وَصَلِّ عَلٰى وَلِيِّ اَمْرِكَ الْقَائِمِ الْمُؤَمَّلِ وَالْعَدْلِ الْمُنْتَظَرِ وَحُفَّهُ بِمَلَائِكَتِكَ الْمُقَرَّبِينَ وَاَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ الدَّاعِيَ اِلٰى كِتَابِكَ وَالْقَائِمَ بِدِينِكَ اِسْتَخْلِفْهُ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفْتَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِ مَكِّنْ لَهُ دِينَهُ الَّذِي ارْتَضَيْتَهُ لَهُ اَبْدِلْهُ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِ اَمْنًا يَّعْبُدُكَ لَا يُشْرِكُ بِكَ شَيْئًا اَللّٰهُمَّ اَعِزَّهُ وَاَعْزِزْ بِهِ وَانْصُرْهُ وَانْتَصِرْ بِهِ وَانْصُرْهُ نَصْرًا عَزِيزًا وَّافْتَحْ لَهُ فَتْحًا يَّسِيرًا وَّاجْعَلْ لَهُ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطَانًا نَّصِيرًا اَللّٰهُمَّ اَظْهِرْ بِهِ

اِذْهَبْ فِیْ ضَمَانِ اللّٰهِ وَخَیْرِهٖ وَحِفْظِهٖ وَاَنْتَ مَنْصُوْرٌ وَعَدُوُّكَ مَقْهُوْرٌ ۔

دِیْنَكَ وَسُنَّةَ نَبِیِّكَ حَتّٰی لَا یَسْتَخْفِیَ بِشَیْءٍ مِّنَ الْحَقِّ مَخَافَةَ اَحَدٍ
مِّنَ الْخَلْقِ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَرْغَبُ اِلَیْكَ فِیْ دَوْلَةٍ كَرِیْمَةٍ تُعِزُّ بِهَا
الْاِسْلَامَ وَاَهْلَهٗ وَتُذِلُّ بِهَا النِّفَاقَ وَاَهْلَهٗ وَتَجْعَلُنَا فِیْهَا مِنَ
الدُّعَاةِ اِلٰی طَاعَتِكَ وَالْقَادَةِ اِلٰی سَبِیْلِكَ وَتَرْزُقُنَا بِهَا كَرَامَةَ الدُّنْیَا
وَالْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ مَا عَرَّفْتَنَا مِنَ الْحَقِّ فَحَمِّلْنَاهُ وَمَا قَصُرْنَا عَنْهُ
فَبَلِّغْنَاهُ اَللّٰهُمَّ الْمُمْ بِهٖ شَعَثَنَا وَاشْعَبْ بِهٖ صَدْعَنَا وَارْتُقْ بِهٖ
فَتْقَنَا وَكَثِّرْ بِهٖ قِلَّتَنَا وَاَعْزِزْ بِهٖ ذِلَّتَنَا وَاَغْنِ بِهٖ عَائِلَنَا
وَاقْضِ بِهٖ عَنْ مَّغْرَمِنَا وَاجْبُرْ بِهٖ فَقْرَنَا وَسُدَّ بِهٖ خَلَّتَنَا وَ
وَیَسِّرْ بِهٖ عُسْرَنَا وَبَیِّضْ بِهٖ وُجُوْهَنَا وَفُكَّ بِهٖ اَسْرَنَا وَاَنْجِحْ
بِهٖ طَلِبَتَنَا وَاَنْجِزْ بِهٖ مَوَاعِیْدَنَا وَاسْتَجِبْ بِهٖ دَعْوَتَنَا وَاَعْطِنَا
بِهٖ سُؤْلَنَا وَبَلِّغْنَا بِهٖ مِنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ اٰمَالَنَا وَاَعْطِنَا بِهٖ
فَوْقَ رَغْبَتِنَا یَا خَیْرَ الْمَسْئُوْلِیْنَ وَاَوْسَعَ الْمُعْطِیْنَ اشْفِ بِهٖ
صُدُوْرَنَا وَاَذْهِبْ بِهٖ غَیْظَ قُلُوْبِنَا وَاهْدِنَا بِهٖ لِمَا اخْتُلِفَ فِیْهِ
مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِكَ اِنَّكَ تَهْدِیْ مَنْ تَشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ
وَّانْصُرْنَا بِهٖ عَلٰی عَدُوِّكَ وَعَدُوِّنَا اِلٰهَ الْحَقِّ اٰمِیْنَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا
نَشْكُوْٓا اِلَیْكَ فَقْدَ نَبِیِّنَا صَلَوَاتُكَ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَغَیْبَةَ وَلِیِّنَا وَ
كَثْرَةَ عَدُوِّنَا وَقِلَّةَ عَدَدِنَا وَشِدَّةَ الْفِتَنِ بِنَا وَتَظَاهُرَ الزَّمَانِ
عَلَیْنَا فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَعِنَّا عَلٰی ذٰلِكَ بِفَتْحٍ مِّنْكَ تُعَجِّلُهٗ
وَبِضُرٍّ تَكْشِفُهٗ وَنَصْرٍ تُعِزُّهٗ وَسُلْطَانِ حَقٍّ تُظْهِرُهٗ وَرَحْمَةٍ
مِّنْكَ تُجَلِّلُنَاهَا وَعَافِیَةٍ مِّنْكَ تُلْبِسُنَاهَا بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۔

جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص اس
دعا کو ماہ رمضان میں ہر نماز واجب کے بعد پڑھے تو اس کے گناہ بخشے جائیں گے
دعا یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْ عَلٰی اَهْلِ الْقُبُوْرِ السُّرُوْرَ اَللّٰهُمَّ اَغْنِ

كُلَّ فَقِيرٍ اَللّٰهُمَّ اَشْبِعْ كُلَّ جَائِعٍ اَللّٰهُمَّ اكْسُ كُلَّ عُرْيَانٍ اَللّٰهُمَّ اقْضِ دَيْنَ كُلِّ مَدْيُونٍ اَللّٰهُمَّ فَرِّجْ عَنْ كُلِّ مَكْرُوبٍ اَللّٰهُمَّ رُدَّ كُلَّ غَرِيبٍ اَللّٰهُمَّ فُكَّ كُلَّ اَسِيرٍ اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ كُلَّ فَاسِدٍ مِنْ اُمُورِ الْمُسْلِمِينَ اَللّٰهُمَّ اشْفِ كُلَّ مَرِيضٍ اَللّٰهُمَّ سُدَّ فَقْرَنَا بِغِنَاكَ اَللّٰهُمَّ غَيِّرْ سُوْءَ حَالِنَا بِحُسْنِ حَالِكَ اَللّٰهُمَّ اقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَاَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ؕ

اعمالِ سحر

سحر کھانا سنت مؤکدہ ہے۔ حضرت امیر المؤمنین علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جناب رسولِ خدا نے ارشاد فرمایا کہ خدا اور فرشتے ان لوگوں پر صلوٰت بھیجتے ہیں جو سحر کے وقت استغفار کرتے ہیں۔ اور سحری کھاتے ہیں۔ پس تم سحری کھاؤ۔ اگرچہ ایک گھونٹ پانی ہو۔ اور میری اُمت کو چاہیئے کہ سحر کا کھانا ترک نہ کرے اگرچہ خرمے کا ایک دانہ ہو سحر و افطار کے وقت سورۃ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ کا پڑھنا بے حد ثواب کا باعث ہے۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السّلام یہ دُعا بوقتِ سحر پڑھا کرتے تھے۔ یہ جلیل القدر دُعا ہے اس میں اسمِ اعظم ہے جو کوئی اس کو خضوع و خشوع اور رجوعِ قلب سے پڑھے۔ تو اس کے ذریعہ سے دُعا بہت جلد قبول ہوتی ہے۔ دُعا یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ مِنْ بَهَائِكَ بِاَبْهَاهُ وَكُلُّ بَهَائِكَ بَهِيٌّ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ بِبَهَائِكَ كُلِّهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ مِنْ جَمَالِكَ بِاَجْمَلِهِ وَكُلُّ جَمَالِكَ جَمِيلٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ بِجَمَالِكَ كُلِّهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ مِنْ جَلَالِكَ بِاَجَلِّهِ وَكُلُّ جَلَالِكَ جَلِيلٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ بِجَلَالِكَ كُلِّهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ مِنْ عَظَمَتِكَ بِاَعْظَمِهَا وَكُلُّ عَظَمَتِكَ عَظِيمَةٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ بِعَظَمَتِكَ كُلِّهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ مِنْ نُورِكَ بِاَنْوَرِهِ وَكُلُّ نُورِكَ نَيِّرٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ بِنُورِكَ كُلِّهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ مِنْ رَحْمَتِكَ بِاَوْسَعِهَا

كُلُّ الْاُمُوْرِ لِلّٰهِ فَاِنَّهُ مُسَبِّبُ الْاَسْبَابِ وَعَلَيْكَ بِالسُّكُوْنِ وَالسُّكُوْتِ.

وَكُلُّ رَحْمَتِكَ وَاسِعَةٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِرَحْمَتِكَ كُلِّهَا اَللّٰهُمَّ
اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ كَلِمَاتِكَ بِاَتَمِّهَا وَكُلُّ كَلِمَاتِكَ تَآمَّةٌ اَللّٰهُمَّ
اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِكَلِمَاتِكَ كُلِّهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ كَمَالِكَ
بِاَكْمَلِهٖ وَكُلُّ كَمَالِكَ كَامِلٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِكَمَالِكَ كُلِّهٖ
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ اَسْمَآئِكَ بِاَكْبَرِهَا وَكُلُّ اَسْمَآئِكَ كَبِيْرَةٌ
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاَسْمَآئِكَ كُلِّهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ عِزَّتِكَ
بِاَعَزِّهَا وَكُلُّ عِزَّتِكَ عَزِيْزَةٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِعِزَّتِكَ كُلِّهَا
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ مَشِيَّتِكَ بِاَمْضَاهَا وَكُلُّ مَشِيَّتِكَ مَاضِيَةٌ
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِمَشِيَّتِكَ كُلِّهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ قُدْرَتِكَ
بِالْقُدْرَةِ الَّتِي اسْتَطَلْتَ بِهَا عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكُلُّ قُدْرَتِكَ مُسْتَطِيْلَةٌ
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِقُدْرَتِكَ كُلِّهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ عِلْمِكَ
بِاَنْفَذِهٖ وَكُلُّ عِلْمِكَ نَافِذٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِعِلْمِكَ كُلِّهٖ
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ قَوْلِكَ بِاَرْضَاهُ وَكُلُّ قَوْلِكَ رَضِيٌّ
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِقَوْلِكَ كُلِّهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ مَسَآئِلِكَ
بِاَحَبِّهَا اِلَيْكَ وَكُلُّ مَسَآئِلِكَ اِلَيْكَ حَبِيْبَةٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ
بِمَسَآئِلِكَ كُلِّهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ شَرَفِكَ بِاَشْرَفِهٖ وَكُلُّ
شَرَفِكَ شَرِيْفٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِشَرَفِكَ كُلِّهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ
اَسْئَلُكَ مِنْ سُلْطَانِكَ بِاَدْوَمِهٖ وَكُلُّ سُلْطَانِكَ دَآئِمٌ اَللّٰهُمَّ
اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِسُلْطَانِكَ كُلِّهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ مُلْكِكَ بِاَفْخَرِهٖ
وَكُلُّ مُلْكِكَ فَاخِرٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِمُلْكِكَ كُلِّهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ
اَسْئَلُكَ مِنْ عُلُوِّكَ بِاَعْلَاهُ وَكُلُّ عُلُوِّكَ عَالٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِعُلُوِّكَ كُلِّهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ
اَسْئَلُكَ مِنْ مَنِّكَ بِاَقْدَمِهٖ وَكُلُّ مَنِّكَ قَدِيْمٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِمَنِّكَ كُلِّهٖ اَللّٰهُمَّ
اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ اٰيَاتِكَ بِاَكْرَمِهَا وَكُلُّ اٰيَاتِكَ كَرِيْمَةٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ

اَسْئَلُكَ بِاٰيَاتِكَ كُلِّهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِمَا اَنْتَ فِيْهِ مِنَ الشَّانِ وَالْجَبَرُوْتِ وَاَسْئَلُكَ بِكُلِّ شَاْنٍ وَّحْدَهٗ وَجَبَرُوْتٍ وَّحْدَهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِمَا تُجِيْبُنِیْ حِيْنَ اَسْئَلُكَ فَاَجِبْنِیْ يَا اَللّٰهُ۔ پس حاجت طلب کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ بر آئے گی۔

یہ دُعا مختصر ترین دُعائے سحر ہے۔ يَا مَفْزَعِیْ عِنْدَ كُرْبَتِیْ وَيَا غَوْثِیْ عِنْدَ شِدَّتِیْ اِلَيْكَ فَزِعْتُ وَبِكَ اسْتَغَثْتُ وَبِكَ لُذْتُ لَا اَلُوْذُ بِسِوَاكَ وَلَا اَطْلُبُ الْفَرَجَ اِلَّا مِنْكَ فَاَغِثْنِیْ وَفَرِّجْ عَنِّیْ يَا مَنْ يَقْبَلُ الْيَسِيْرَ وَيَعْفُوْ عَنِ الْكَثِيْرِ اِقْبَلْ مِنِّی الْيَسِيْرَ وَاعْفُ عَنِّی الْكَثِيْرَ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اِيْمَانًا تُبَاشِرُ بِهٖ قَلْبِیْ وَيَقِيْنًا صَادِقًا حَتّٰی اَعْلَمَ اَنَّهٗ لَنْ يُّصِيْبَنِیْ اِلَّا مَا كَتَبْتَ لِیْ وَرَضِّنِیْ مِنَ الْعَيْشِ بِمَا قَسَمْتَ لِیْ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ يَا عُدَّتِیْ فِیْ كُرْبَتِیْ وَيَا صَاحِبِیْ فِیْ شِدَّتِیْ وَيَا وَلِيِّیْ فِیْ نِعْمَتِیْ وَيَا غَايَتِیْ فِیْ رَغْبَتِیْ اَنْتَ السَّاتِرُ عَوْرَتِیْ وَالْاٰمِنُ رَوْعَتِیْ وَالْمُقِيْلُ عَثْرَتِیْ فَاغْفِرْ لِیْ خَطِيْئَتِیْ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

اعمالِ افطار

شرعی غروب آفتاب کے وقت روزہ افطار کرنا چاہیئے۔ سنّت ہے کہ نماز مغرب پڑھ کر روزہ افطار کیا جائے۔ لیکن اگر بھوک پیاس زیادہ ہو جس کی وجہ سے نماز میں اچھی طرح توجہ نہ ہو سکے یا کچھ اور لوگ اس کے ساتھ افطار کے انتظار میں ہوں تو بہتر ہے کہ نماز مغرب سے قبل افطار کرے۔ نیم گرم پانی سے روزہ افطار کرنا معدہ کو صاف کرتا ہے۔ بینائی کو قوت دیتا ہے۔ روشنی کو زیادہ کرتا ہے بلغم کو قطع اور دردِ سر کو دور کرتا ہے۔ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص حلال خرمے سے افطار کرے اُس کی نماز اجر و ثواب میں چار سو نمازوں کی

نفتح اللّٰہُ علیکَ بالخیرات فیما توجھت وتنال مَا لک النّساء اللّٰہ تعالیٰ

برابر ہوتی ہے۔ اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام فرماتے ہیں کہ پانی سے افطار کرنا قلب کے گناہوں کو دھوتا ہے۔ اور حضرت امام رضا علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جو شخص بوقتِ افطار کسی مسکین کو ایک روٹی دے تو اُس کے گناہ بخش دئے جائیں گے۔ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام فرماتے ہیں کہ افطار کے وقت یہ کہے۔ اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ۔ وقت افطار اور بعد سحر کھانے کے سورہ انا انزلناہ پڑھے۔ اور بوقتِ افطار یہ کہے۔ یَا عَظِیْمُ یَا عَظِیْمُ اَنْتَ اِلٰھِیْ لَآ اِلٰہَ لِیْ غَیْرُکَ اِغْفِرْ لِیَ الذَّنْبَ الْعَظِیْمَ اِنَّہٗ لَایَغْفِرُ الذَّنْبَ الْعَظِیْمَ اِلَّا الْعَظِیْمُ اور جب لقمہ اوّل اٹھائے تو یہ کہے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَۃِ اِغْفِرْ لِیْ۔

تاریخ وار ادعیہ (دعائیں)

پہلی تاریخ۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صِیَامِیْ فِیْہِ صِیَامَ الصَّآئِمِیْنَ وَقِیَامِیْ فِیْہِ قِیَامَ الْقَآئِمِیْنَ وَنَبِّھْنِیْ فِیْہِ عَنْ نَوْمَۃِ الْغَافِلِیْنَ وَھَبْ لِیْ جُرْمِیْ فِیْہِ یَا اِلٰہَ الْعَالَمِیْنَ وَاعْفُ عَنِّیْ یَا عَافِیًا عَنِ الْمُجْرِمِیْنَ دوسری تاریخ اَللّٰھُمَّ قَرِّبْنِیْ فِیْہِ اِلٰی مَرْضَاتِکَ وَجَنِّبْنِیْ فِیْہِ مِنْ سَخَطِکَ وَنَقِمَاتِکَ وَوَفِّقْنِیْ فِیْہِ لِقِرَاۃِ اٰیَاتِکَ بِرَحْمَتِکَ یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔ تیسری تاریخ۔ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ فِیْہِ الذِّھْنَ وَالتَّنْبِیْہَ وَبَاعِدْنِیْ فِیْہِ مِنَ السَّفَاھَۃِ وَالتَّمْوِیْہِ وَاجْعَلْ لِّیْ نَصِیْبًا مِّنْ کُلِّ خَیْرٍ تُنَزِّلُ فِیْہِ بِجُوْدِکَ یَآ اَجْوَدَ الْاَجْوَدِیْنَ چوتھی تاریخ اَللّٰھُمَّ قَوِّنِیْ فِیْہِ عَلٰٓی اِقَامَۃِ اَمْرِکَ وَاَذِقْنِیْ فِیْہِ حَلَاوَۃَ ذِکْرِکَ وَاَوْزِعْنِیْ فِیْہِ لِاَدَآءِ شُکْرِکَ بِکَرَمِکَ وَاحْفَظْنِیْ بِحِفْظِکَ وَسِتْرِکَ یَآ اَبْصَرَ النَّاظِرِیْنَ پانچویں تاریخ۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ فِیْہِ مِنَ الْمُسْتَغْفِرِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ فِیْہِ مِنْ عِبَادِکَ الصَّالِحِیْنَ الْقَانِتِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ فِیْہِ مِنْ

اَوْلِیَآئِکَ الْمُقَرَّبِیْنَ بِرَأْفَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۔ چھٹی تاریخ ۔
اَللّٰھُمَّ لَا تَخْذُلْنِیْ فِیْهِ لِتَعَرُّضِ مَعْصِیَتِکَ وَلَا تَضْرِبْنِیْ بِسِیَاطِ
نَقِمَتِکَ وَزَحْزِحْنِیْ فِیْهِ مِنْ مُوْجِبَاتِ سَخَطِکَ بِمَنِّکَ وَاَیَادِیْکَ
یَا مُنْتَھٰی رَغْبَةِ الرَّاغِبِیْنَ ۔ ساتویں تاریخ ۔ اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی صِیَامِهٖ
وَقِیَامِهٖ وَجَنِّبْنِیْ فِیْهِ مِنْ ھَفَوَاتِهٖ وَاٰثَامِهٖ وَارْزُقْنِیْ فِیْهِ
ذِکْرَکَ بِدَوَامِهٖ بِتَوْفِیْقِکَ یَا هَادِیَ الْمُضِلِّیْنَ ۔ آٹھویں تاریخ
اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ فِیْهِ رَحْمَةَ الْاَیْتَامِ وَاِطْعَامَ الطَّعَامِ وَاِفْشَآءَ
السَّلَامِ وَمُجَانَبَةَ اللِّئَامِ وَصُحْبَةَ الْکِرَامِ بِطَوْلِکَ یَا مَلْجَأَ الْاٰمِلِیْنَ
نویں تاریخ ۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِیْ فِیْهِ نَصِیْبًا مِّنْ رَحْمَتِکَ الْوَاسِعَةِ
وَاھْدِنِیْ فِیْهِ لِبَرَاھِیْنِکَ السَّاطِعَةِ وَخُذْ بِنَاصِیَتِیْ اِلٰی مَرْضَاتِکَ
الْجَامِعَةِ بِمَحَبَّتِکَ یَا اَمَلَ الْمُشْتَاقِیْنَ دسویں تاریخ ۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ
فِیْهِ مِنَ الْمُتَوَکِّلِیْنَ عَلَیْکَ وَاجْعَلْنِیْ فِیْهِ مِنَ الْفَآئِزِیْنَ لَدَیْکَ وَاجْعَلْنِیْ
فِیْهِ مِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ اِلَیْکَ بِاِحْسَانِکَ یَا غَایَةَ الطَّالِبِیْنَ گیارہویں تاریخ
اَللّٰھُمَّ حَبِّبْ اِلَیَّ فِیْهِ الْاِحْسَانَ وَکَرِّهْ اِلَیَّ فِیْهِ الْفُسُوْقَ وَالْعِصْیَانَ
وَحَرِّمْ عَلَیَّ فِیْهِ السَّخَطَ وَالنِّیْرَانَ بِعَوْنِکَ یَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ
بارھویں تاریخ ۔ اَللّٰھُمَّ زَیِّنِّیْ فِیْهِ بِالسِّتْرِ وَالْعَفَافِ وَاسْتُرْنِیْ فِیْهِ
بِلِبَاسِ الْقُنُوْعِ وَالْکَفَافِ وَاحْمِلْنِیْ فِیْهِ عَلَی الْعَدْلِ وَالْاِنْصَافِ
وَاٰمِنِّیْ فِیْهِ مِنْ کُلِّ مَآ اَحْذَرُ وَاَخَافُ بِعِصْمَتِکَ یَا عِصْمَةَ
الْخَآئِفِیْنَ ۔ تیرھویں تاریخ ۔ اَللّٰھُمَّ طَهِّرْنِیْ فِیْهِ مِنَ الدَّنَسِ وَالْاَقْذَارِ
وَصَبِّرْنِیْ فِیْهِ عَلٰی کَآئِنَاتِ الْاَقْدَارِ وَوَفِّقْنِیْ فِیْهِ لِلتُّقٰی وَصُحْبَةِ
الْاَبْرَارِ بِعَوْنِکَ یَا قُرَّةَ عَیْنِ الْمَسَاکِیْنِ ۔ چودھویں تاریخ ۔ اَللّٰھُمَّ
لَا تُؤَاخِذْنِیْ فِیْهِ بِالْعَثَرَاتِ وَاَقِلْنِیْ فِیْهِ مِنَ الْخَطَایَا وَالْھَفَوَاتِ
وَلَا تَجْعَلْنِیْ فِیْهِ غَرَضًا لِّلْبَلَایَا وَالْاٰفَاتِ بِعِزَّتِکَ یَا عِزَّ الْمُسْلِمِیْنَ ۔

اُتْرُكِ الْوَسْوَاسَ عَنْ خَاطِرِكَ وَالْمَقْصُوْدُ حَاصِلٌ ۔ اِنْشَآءَ اللہ۔

پندرہویں تاریخ۔ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ فِیْہِ طَاعَۃَ الْخَاشِعِیْنَ وَاشْرَحْ فِیْہِ صَدْرِیْ بِاِنَابَۃِ الْمُخْبِتِیْنَ بِاَمَانِکَ یَآ اَمَانَ الْخَآئِفِیْنَ سولھویں تاریخ۔ اَللّٰھُمَّ وَفِّقْنِیْ فِیْہِ لِمُرَافَقَۃِ الْاَبْرَارِ وَجَنِّبْنِیْ فِیْہِ مُرَافَقَۃَ الْاَشْرَارِ وَاٰوِنِیْ فِیْہِ بِرَحْمَتِکَ اِلٰی دَارِ الْقَرَارِ بِاِلٰھِیَّتِکَ یَآ اِلٰہَ الْعَالَمِیْنَ ۔ سترھویں تاریخ۔ اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ فِیْہِ لِصَالِحِ الْاَعْمَالِ وَاقْضِ لِیْ فِیْہِ الْحَوَآئِجَ وَالْاٰمَالَ یَا مَنْ لَّا یَحْتَاجُ اِلَی التَّفْسِیْرِ وَالسُّؤَالِ یَا عَالِمًا بِمَا فِیْ صُدُوْرِ الْعَالَمِیْنَ ۔ اٹھارویں تاریخ۔ اَللّٰھُمَّ نَبِّھْنِیْ فِیْہِ لِبَرَکَاتِ اَسْحَارِہٖ وَنَوِّرْ فِیْہِ قَلْبِیْ بِضِیَآءِ اَنْوَارِہٖ وَخُذْ بِکُلِّ اَعْضَآئِیْ اِلَی اتِّبَاعِ اٰثَارِہٖ بِنُوْرِکَ یَا مُنَوِّرَ قُلُوْبِ الْعَارِفِیْنَ ۔ اُنیسویں تاریخ۔ اَللّٰھُمَّ وَفِّرْ فِیْہِ حَظِّیْ مِنْ بَرَکَاتِہٖ وَسَھِّلْ سَبِیْلِیْ اِلٰی خَیْرَاتِہٖ وَلَا تَحْرِمْنِیْ قَبُوْلَ حَسَنَاتِہٖ یَا ھَادِیًا اِلَی الْحَقِّ الْمُبِیْنِ ۔ بیسویں تاریخ۔ اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ فِیْہِ اَبْوَابَ الْجِنَانِ وَاَغْلِقْ عَنِّیْ فِیْہِ اَبْوَابَ النِّیْرَانِ وَ وَفِّقْنِیْ فِیْہِ لِتِلَاوَۃِ الْقُرْاٰنِ یَا مُنْزِلَ السَّکِیْنَۃِ فِیْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِیْنَ ۔ اکیسویں تاریخ۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِّیْ فِیْہِ اِلٰی مَرْضَاتِکَ دَلِیْلًا وَّلَا تَجْعَلْ لِلشَّیْطَانِ فِیْہِ عَلَیَّ سَبِیْلًا وَّاجْعَلِ الْجَنَّۃَ لِیْ مَنْزِلًا وَّمَقِیْلًا یَّا قَاضِیَ حَوَآئِجِ الطَّالِبِیْنَ بائیسویں تاریخ۔ اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ فِیْہِ اَبْوَابَ فَضْلِکَ وَاَنْزِلْ عَلَیَّ فِیْہِ بَرَکَاتِکَ وَ وَفِّقْنِیْ فِیْہِ لِمُوْجِبَاتِ مَرْضَاتِکَ وَاَسْکِنِّیْ فِیْہِ بُحْبُوْحَاتِ جَنَّاتِکَ یَا مُجِیْبَ دَعْوَۃِ الْمُضْطَرِّیْنَ ۔ تیئسویں تاریخ۔ اَللّٰھُمَّ اغْسِلْنِیْ فِیْہِ مِنَ الذُّنُوْبِ وَطَھِّرْنِیْ فِیْہِ مِنَ الْعُیُوْبِ وَامْتَحِنْ قَلْبِیْ فِیْہِ بِتَقْوَی الْقُلُوْبِ یَا مُقِیْلَ عَثَرَاتِ الْمُذْنِبِیْنَ ۔ چوبیسویں تاریخ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ فِیْہِ مَا یُرْضِیْکَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِمَّا یُؤْذِیْکَ وَاَسْئَلُکَ التَّوْفِیْقَ فِیْہِ لِاَنْ اُطِیْعَکَ وَلَا اَعْصِیَکَ یَا جَوَادَ السَّآئِلِیْنَ ۔ پچیسویں تاریخ

دل سے دشمن کو نکال ڈال تیرا مقصود حاصل ہوگا۔ انشاء اللہ۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ فِیْهِ مُحِبًّا لِاَوْلِیَآئِكَ وَمُعَادِیًا لِاَعْدَآئِكَ مُسْتَنًّا بِسُنَّةِ خَاتَمِ اَنْبِیَآئِكَ یَا عَاصِمَ قُلُوْبِ النَّبِیِّیْنَ۔

چھبیسویں تاریخ۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ سَعْیِیْ فِیْهِ مَشْكُوْرًا وَّذَنْبِیْ فِیْهِ مَغْفُوْرًا وَّعَمَلِیْ فِیْهِ مَقْبُوْلًا وَّعَیْبِیْ فِیْهِ مَسْتُوْرًا یَا اَسْمَعَ السَّامِعِیْنَ۔

ستائیسویں تاریخ۔ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیْ فِیْهِ فَضْلَ لَیْلَةِ الْقَدْرِ وَصَیِّرْ اُمُوْرِیْ فِیْهِ مِنَ الْعُسْرِ اِلَی الْیُسْرِ وَاقْبَلْ مَعَاذِیْرِیْ وَحُطَّ عَنِّیَ الْوِزْرَ یَا رَءُوْفًا بِعِبَادِهِ الصَّالِحِیْنَ۔

اٹھائیسویں تاریخ۔ اَللّٰهُمَّ وَفِّرْ حَظِّیْ فِیْهِ مِنَ النَّوَافِلِ وَاَكْرِمْنِیْ فِیْهِ بِاِحْضَارِ الْمَسَآئِلِ وَقَرِّبْ فِیْهِ وَسِیْلَتِیْ اِلَیْكَ مِنْ بَیْنِ الْوَسَآئِلِ یَا مَنْ لَّا یَشْغَلُهٗ اِلْحَاحُ الْمُلِحِّیْنَ۔

انتیسویں تاریخ۔ اَللّٰهُمَّ غَشِّنِیْ فِیْهِ بِالرَّحْمَةِ وَارْزُقْنِیْ فِیْهِ التَّوْفِیْقَ وَالْعِصْمَةَ وَطَهِّرْ قَلْبِیْ مِنْ غَیَاهِبِ التُّهْمَةِ یَا رَحِیْمًا بِعِبَادِهِ الْمُؤْمِنِیْنَ۔

تیسویں تاریخ۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صِیَامِیْ فِیْهِ بِالشُّكْرِ وَالْقَبُوْلِ عَلٰی مَا تَرْضَاهُ وَیَرْضَاهُ الرَّسُوْلُ مُحْكَمَةً فُرُوْعُهٗ بِالْاُصُوْلِ بِحَقِّ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّاهِرِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

اعمال شب قدر

شب قدر بڑی مبارک رات ہے۔ اور اس کی بہت کچھ فضیلت ہے۔ اس شب کی عبادت ہزار مہینوں کی عبادت سے بہتر ہے۔ یہ وہ رات ہے کہ جس میں شب کے لئے تمام امور مال و اولاد تندرستی و بیماری، عزت و ذلت وغیرہ مقدر ہوتے ہیں۔ اور رات بھر ملائکہ حضور صاحب الامر علیہ السّلام کے پاس آتے ہیں۔ لہٰذا ہر مومن کو چاہیئے کہ شب بیداری کرے۔ اور عبادت و تلاوت قرآن اور دعاؤں میں مشغول رہے۔ چونکہ شب قدر ماہ رمضان کی انیسویں رات اور اکیسویں

رات اور تیئسویں رات سے باہر نہیں ہے۔ لہٰذا ان تینوں راتوں میں اعمال بجا لائے۔ علی الخصوص تیئسویں شب میں زیادہ اہتمام کرے۔ ان تینوں راتوں میں غسل سنّت مؤکدہ ہے۔ بہتر ہے کہ غروبِ آفتاب کے قریب غسل کیا جائے تاکہ نماز مغرب وعشاء غسل کے ساتھ پڑھے۔ جنابِ رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے منقول ہے کہ جو شخص شب قدر کو دو رکعت نماز بجا لائے۔ اور ہر رکعت میں الحمد کے بعد سات مرتبہ سورۂ قل ہو اللہ پڑھے۔ اور نماز سے فارغ ہو کر ستّر مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ کہے تو اپنی جگہ سے نہ اٹھے گا کہ خداوند عالم اُس کو اور اُس کے ماں باپ کو بخش دے گا اور ثوابِ کثیر عطا فرمائے گا۔ اور حضرت امام محمّد باقر علیہ السّلام فرماتے ہیں کہ ان شبوں میں قرآن مجید ہاتھ میں لے اور کھولے اور اپنے منہ کے سامنے رکھے اور یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِکِتَابِكَ الْمُنْزَلِ وَمَا فِیْہِ وَفِیْہِ اسْمُكَ الْاَکْبَرُ وَاَسْمَآءُكَ الْحُسْنٰی وَمَا یُخَافُ وَیُرْجٰی اَنْ تَجْعَلَنِیْ مِنْ عُتَقَآئِكَ مِنَ النَّارِ وَتَقْضِیَ حَوَآئِجِیْ لِلدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ۔ پھر اپنی حاجت خداوند عالم سے طلب کرے۔ انشاء اللہ وہ حاجت پوری ہوگی اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ قرآن مجید سر پر رکھے اور کہے۔ اَللّٰھُمَّ بِحَقِّ ھٰذَا الْقُرْاٰنِ وَبِحَقِّ مَنْ اَرْسَلْتَہٗ بِہٖ وَبِحَقِّ کُلِّ مُؤْمِنٍ مَدَحْتَہٗ فِیْہِ وَبِحَقِّكَ عَلَیْھِمْ فَلَا اَحَدَ اَعْرَفُ بِحَقِّكَ مِنْكَ۔ پس دس مرتبہ کہے بِكَ یَا اَللّٰہُ اور دس مرتبہ بِمُحَمَّدٍ اور دس مرتبہ بِعَلِیٍّ اور دس مرتبہ بِفَاطِمَۃَ اور دس مرتبہ بِالْحَسَنِ؏ اور دس مرتبہ بِالْحُسَیْنِ؏ اور دس مرتبہ بِعَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ اور دس مرتبہ بِمُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ اور دس مرتبہ بِجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ اور دس مرتبہ بِمُوْسَی بْنِ جَعْفَرٍ اور دس مرتبہ بِعَلِیِّ بْنِ مُوْسٰی اور دس مرتبہ بِمُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ اور دس مرتبہ بِعَلِیِّ بْنِ مُحَمَّدٍ اور دس مرتبہ بِالْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ اور دس مرتبہ بِالْحُجَّۃِ الْقَآئِمِ؏ عَلَیْھِمُ السَّلَامُ۔

پس جو حاجت رکھتا ہو۔ خدا سے طلب کرے اور زیارت امام حسین علیہ السّلام کی

ان تینوں شبوں میں سنّت مؤکدہ ہے جو باب زیارت میں مذکور ہے۔ اور سو رکعت نماز تینوں شب پڑھنا سنّت ہے خصوصاً تئیسویں شب کو بجالائے کہ بڑی فضیلت ہے اور بہت تاکید ہے۔ اگر طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر پڑھے۔ اور اگر اس شخص کے ذمّہ قضا نمازیں ہوں تو ان سو رکعتوں کے بدلے اپنی قضا نمازیں پڑھے۔ اور جوشن کبیر اور صلوٰۃ و ذکر الٰہی جو ہو سکے بجالائے۔ اور گناہوں کی مغفرت طلب کرے۔ اور مطالب دنیا و آخرت کا خدا سے سوال کرے۔ اور ماں باپ عزیز و اقارب و برادر مومن زندہ و مُردہ کے لئے دعا کرے۔ اکیسویں شب کے اعمال مخصوص یہ ہیں کہ علاوہ عمل مذکور کے سو مرتبہ أَسْتَغْفِرُ اللهَ رَبِّيْ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ کہے اور سو مرتبہ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ قَتَلَةَ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ کہے اور یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْمَا تَقْضِيْ وَتُقَدِّرُ مِنَ الْأَمْرِ الْمَحْتُوْمِ وَفِيْمَا تَفْرُقُ مِنَ الْأَمْرِ الْحَكِيْمِ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ مِنَ الْقَضَاءِ الَّذِيْ لَا يُرَدُّ وَلَا يُبَدَّلُ أَنْ تَكْتُبَنِيْ مِنْ حُجَّاجِ بَيْتِكَ الْحَرَامِ الْمَبْرُوْرِ حَجُّهُمُ الْمَشْكُوْرِ سَعْيُهُمُ الْمَغْفُوْرِ ذُنُوْبُهُمُ الْمُكَفَّرِ عَنْهُمْ سَيِّئَاتُهُمْ وَاجْعَلْ فِيْمَا تَقْضِيْ وَتُقَدِّرُ أَنْ تُطِيْلَ عُمْرِيْ وَتُوَسِّعَ عَلَيَّ فِيْ رِزْقِيْ وَتُقَدِّرَ لِيْ فِيْ جَمِيْعِ أُمُوْرِيْ مَا هُوَ خَيْرٌ لِيْ فِيْ دُنْيَايَ وَآخِرَتِيْ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ط

پس اپنی حاجت خدا سے طلب کرے۔

اکیسویں شب کو بھی غسل و اعمال و زیارت بجالائے۔ جس طور پر مذکور ہوا۔ اور اس شب کی فضیلت شب سابق سے زیادہ ہے۔ اور دہۂ آخر کی دعاؤں میں سے جو دعا اس شب کی ہے پڑھے۔ اور وہ آگے مذکور ہیں۔ اور :۔

تئیسویں شب کے اعمال بھی یہی ہیں۔ بدستور بجالائے اور شب بیداری کرے۔ اور تلاوتِ قرآن اور دعاؤں میں مشغول رہے اور توبہ کرے کہ اس شب میں حکمتِ الٰہی کے ماتحت مرگ و بلا اور روزی و قضا مقدّر ہوتی ہے۔ اور جو کچھ کہ اس سال تا شبِ قدر آئندہ واقع ہونے والا ہوتا ہے۔ پس خوشا حال اس کا جو عبادت میں شب

اَلصَّبْرُ سَعَادَةٌ وَالسُّرْعَةُ نَدَامَةٌ۔

بسر کرے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو سورۃ عنکبوت و سورۃ روم اس شب پڑھے وہ اہلِ بہشت سے ہے۔ اور سورۃ حٰمٓ دخان اور ہزار بار سورۃ انا انزلناہ کا پڑھنا بھی وارد ہے۔ اور زیارت امام حسین علیہ السّلام بجا لائے اور دعا اس شب کی ادعیہ دہۂ آخر میں سے پڑھے جو آگے مذکور ہے۔ اور جو شخص اس شب کو بیداری کرے۔ اور سو رکعت نماز پڑھے۔ حق تعالےٰ اس کی روزی کشادہ کرے گا اور دشمنوں کے شر سے بچائے گا۔ ڈوبنے اور گھر کے نیچے دبنے اور لقمہ گلے میں پھنسنے اور جانوروں کے پھاڑ کھانے سے محفوظ رکھے گا۔ اور دعائے جوشن کبیر و صغیر کے اس شب میں پڑھنے کی بڑی فضیلت وارد ہے۔ اور اس شب یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ امْدُدْ لِيْ فِيْ عُمْرِيْ وَاَوْسِعْ لِيْ فِيْ رِزْقِيْ وَاَصِحَّ لِيْ جِسْمِيْ وَبَلِّغْنِيْ اَمَلِيْ وَاِنْ كُنْتُ مِنَ الْاَشْقِيَاۤءِ فَامْحُنِيْ مِنَ الْاَشْقِيَاۤءِ وَاكْتُبْنِيْ مِنَ السُّعَدَاۤءِ فَاِنَّكَ قُلْتَ فِيْ كِتَابِكَ الْمُنْزَلِ عَلٰى نَبِيِّكَ الْمُرْسَلِ صَلَوٰتُكَ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَاۤءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهٗۤ اُمُّ الْكِتَابِ۔ اور یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنْ اَوْفَرِ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مِّنْ كُلِّ خَيْرٍ اَنْزَلْتَهٗ فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَاَنْتَ مُنْزِلُهٗ مِنْ نُّوْرٍ تَهْدِيْ بِهٖۤ اَوْ رَحْمَةٍ تَنْشُرُهَاۤ اَوْ رِزْقٍ تَقْسِمُهٗۤ اَوْ بَلَاۤءٍ تَدْفَعُهٗۤ اَوْ ضُرٍّ تَكْشِفُهٗ وَاكْتُبْ لِيْ مَا كَتَبْتَ لِاَوْلِيَاۤئِكَ الصَّالِحِيْنَ الَّذِيْنَ اسْتَوْجَبُوْا مِنْكَ الثَّوَابَ وَاٰمَنُوْا بِرِضَاكَ عَنْهُمْ مِّنْكَ الْعِقَابَ يَا كَرِيْمُ يَا كَرِيْمُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَافْعَلْ بِيْ ذٰلِكَ بِرَحْمَتِكَ يَاۤ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ط اور صحیفۂ کاملہ میں سے دعائے مکارم الاخلاق اور دعائے توبہ کو ضرور پڑھے اور ان کا ثواب بہت ہے۔ اور وہ یہ ہیں۔

دعائے مکارم الاخلاق

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَبَلِّغْ بِاِيْمَانِيْ اَكْمَلَ الْاِيْمَانِ وَاجْعَلْ يَقِيْنِيْۤ اَفْضَلَ الْيَقِيْنِ وَانْتَهِ بِنِيَّتِيْۤ اِلٰۤى اَحْسَنِ النِّيَّاتِ وَ

بِعَمَلِیْ اِلٰی اَحْسَنِ الْاَعْمَالِ اَللّٰهُمَّ وَفِّرْ بِلُطْفِكَ نِيَّتِيْ وَصَحِّحْ بِمَا
عِنْدَكَ يَقِيْنِيْ وَاسْتَصْلِحْ بِقُدْرَتِكَ مَا فَسَدَ مِنِّيْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاكْفِنِيْ مَا يَشْغَلُنِي الْاِهْتِمَامُ بِهٖ وَاسْتَعْمِلْنِيْ بِمَا
تَسْئَلُنِيْ غَدًا عَنْهُ وَاسْتَفْرِغْ اَيَّامِيْ فِيْمَا خَلَقْتَنِيْ لَهٗ وَاَغْنِنِيْ وَ
اَوْسِعْ عَلَيَّ فِيْ رِزْقِكَ وَلَا تَفْتِنِّيْ بِالنَّظَرِ وَاَعِزَّنِيْ وَلَا تَبْتَلِيَنِّيْ
بِالْكِبْرِ وَعَبِّدْنِيْ لَكَ وَلَا تُفْسِدْ عِبَادَتِيْ بِالْعُجْبِ وَاَجْرِ لِلنَّاسِ
عَلٰى يَدَيَّ الْخَيْرَ وَلَا تَمْحَقْهُ بِالْمَنِّ وَهَبْ لِيْ مَعَالِيَ الْاَخْلَاقِ
وَاعْصِمْنِيْ مِنَ الْفَخْرِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّلَا
تَرْفَعْنِيْ فِي النَّاسِ دَرَجَةً اِلَّا حَطَطْتَنِيْ عِنْدَ نَفْسِيْ مِثْلَهَا وَلَا تُحْدِثْ
لِيْ عِزًّا ظَاهِرًا اِلَّا اَحْدَثْتَ لِيْ ذِلَّةً بَاطِنَةً عِنْدَ نَفْسِيْ بِقَدَرِهَا
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّمَتِّعْنِيْ بِهُدًى صَالِحٍ لَّا
اَسْتَبْدِلُ بِهٖ وَطَرِيْقَةِ حَقٍّ لَّا اَزِيْغُ عَنْهَا وَنِيَّةِ رُشْدٍ لَّا اَشُكُّ
فِيْهَا وَعَمِّرْنِيْ مَا كَانَ عُمْرِيْ بِذْلَةً فِيْ طَاعَتِكَ فَاِذَا كَانَ عُمْرِيْ
مَرْتَعًا لِلشَّيْطَانِ فَاقْبِضْنِيْ اِلَيْكَ قَبْلَ اَنْ يَّسْبِقَ مَقْتُكَ اِلَيَّ اَوْ
يَسْتَحْكِمَ غَضَبُكَ عَلَيَّ اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ خَصْلَةً تُعَابُ مِنِّيْ اِلَّا اَصْلَحْتَهَا
وَلَا عَآئِبَةً اُؤَنَّبُ بِهَا اِلَّا حَسَّنْتَهَا وَلَا اُكْرُوْمَةً فِيَّ نَاقِصَةً اِلَّا
اَتْمَمْتَهَا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَبْدِلْنِيْ مِنْ
بِغْضَةِ اَهْلِ الشَّنَاٰنِ الْمَحَبَّةَ وَمِنْ حَسَدِ اَهْلِ الْبَغْيِ الْمَوَدَّةَ وَ
مِنْ ظِنَّةِ اَهْلِ الصَّلَاحِ الثِّقَةَ وَمِنْ عَدَاوَةِ الْاَدْنَيْنَ الْوَلَايَةَ
وَمِنْ عُقُوْقِ ذَوِي الْاَرْحَامِ الْمَبَرَّةَ وَمِنْ خِذْلَانِ الْاَقْرَبِيْنَ
النُّصْرَةَ وَمِنْ حُبِّ الْمُدَارِيْنَ تَصْحِيْحَ الْمِقَةِ وَمِنْ رَدِّ الْمُلَابِسِيْنَ
كَرَمَ الْعِشْرَةِ وَمِنْ مَرَارَةِ خَوْفِ الظّٰلِمِيْنَ حَلَاوَةَ الْاَمَنَةِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاجْعَلْ لِّيْ يَدًا عَلٰى مَنْ ظَلَمَنِيْ وَ

لِسَانًا عَلَىٰ مَنْ خَاصَمَنِي وَظَفَرًا بِمَنْ عَانَدَنِي وَهَبْ لِي مَكْرًا عَلَىٰ
مَنْ كَايَدَنِي وَقُدْرَةً عَلَىٰ مَنِ اضْطَهَدَنِي وَتَكْذِيبًا لِمَنْ قَصَبَنِي
وَسَلَامَةً مِمَّنْ تَوَعَّدَنِي وَوَفِّقْنِي لِطَاعَةِ مَنْ سَدَّدَنِي وَمُتَابَعَةِ
مَنْ اَرْشَدَنِي اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَدِّدْنِي لِاَنْ
اُعَارِضَ مَنْ غَشَّنِي بِالنُّصْحِ وَاَجْزِيَ مَنْ هَجَرَنِي بِالْبِرِّ وَاُثِيبَ
مَنْ حَرَمَنِي بِالْبَذْلِ وَاُكَافِيَ مَنْ قَطَعَنِي بِالصِّلَةِ وَاُخَالِفَ
مَنِ اغْتَابَنِي اِلٰى حُسْنِ الذِّكْرِ وَاَنْ اَشْكُرَ الْحَسَنَةَ وَّاُغْضِيَ عَنِ
السَّيِّئَةِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَحَلِّنِي بِحِلْيَةِ الصَّالِحِيْنَ
وَاَلْبِسْنِي زِيْنَةَ الْمُتَّقِيْنَ فِي بَسْطِ الْعَدْلِ وَكَظْمِ الْغَيْظِ وَاِطْفَاۤءِ
النَّاۤئِرَةِ وَضَمِّ اَهْلِ الْفُرْقَةِ وَاِصْلَاحِ ذَاتِ الْبَيْنِ وَاِفْشَاۤءِ
الْعَارِفَةِ وَسَتْرِ الْعَاۤئِبَةِ وَلِيْنِ الْعَرِيْكَةِ وَخَفْضِ الْجَنَاحِ وَحُسْنِ
السِّيْرَةِ وَسُكُوْنِ الرِّيْحِ وَطِيْبِ الْمُخَالَقَةِ وَالسَّبْقِ اِلَى الْفَضِيْلَةِ
وَاِيْثَارِ التَّفَضُّلِ وَتَرْكِ التَّعْيِيْرِ وَالْاِفْضَالِ عَلٰى غَيْرِ الْمُسْتَحِقِّ وَالْقَوْلِ
بِالْحَقِّ وَاِنْ عَزَّ وَاسْتِقْلَالِ الْخَيْرِ وَاِنْ كَثُرَ مِنْ قَوْلِي وَفِعْلِي
وَاسْتِكْثَارِ الشَّرِّ وَاِنْ قَلَّ مِنْ قَوْلِي وَفِعْلِي وَاَكْمِلْ ذٰلِكَ لِي
بِدَوَامِ الطَّاعَةِ وَلُزُوْمِ الْجَمَاعَةِ وَرَفْضِ اَهْلِ الْبِدَعِ وَمُسْتَعْمِلِ
الرَّاْيِ الْمُخْتَرَعِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاجْعَلْ اَوْسَعَ
رِزْقِكَ عَلَيَّ اِذَا كَبِرْتُ وَاَقْوٰى قُوَّتِكَ فِيَّ اِذَا نَصِبْتُ وَلَا تَبْتَلِيَنِّي
بِالْكَسَلِ عَنْ عِبَادَتِكَ وَلَا الْعَمٰى عَنْ سَبِيْلِكَ وَلَا بِالتَّعَرُّضِ
لِخِلَافِ مَحَبَّتِكَ وَلَا مُجَامَعَةِ مَنْ تَفَرَّقَ عَنْكَ وَلَا مُفَارَقَةِ
مَنِ اجْتَمَعَ اِلَيْكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاجْعَلْنِي
اَصُوْلُ بِكَ عِنْدَ الضَّرُوْرَةِ وَاَسْاَلُكَ عِنْدَ الْحَاجَةِ وَاَتَضَرَّعُ
اِلَيْكَ عِنْدَ الْمَسْكَنَةِ وَلَا تَفْتِنِّي بِالْاِسْتِعَانَةِ بِغَيْرِكَ اِذَا اضْطُرِرْتُ

وَلَا بِالْخُضُوْعِ لِسُؤَالِ غَيْرِكَ إِذَا افْتَقَرْتُ وَلَا بِالتَّضَرُّعِ إِلَى مَنْ
دُوْنَكَ إِذَا رَهِبْتُ فَأَسْتَحِقَّ بِذَالِكَ خِذْلَانَكَ وَمَنْعَكَ وَإِعْرَاضَكَ
يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ مَا يُلْقِي الشَّيْطَانُ فِيْ رُوْعِيْ مِنَ
التَّمَنِّيْ وَالتَّظَنِّيْ وَالْحَسَدِ ذِكْرًا لِعَظَمَتِكَ وَتَفَكُّرًا فِيْ قُدْرَتِكَ
وَتَدْبِيْرًا عَلٰى عَدُوِّكَ وَمَا أَجْرٰى عَلٰى لِسَانِيْ مِنْ لَفْظَةِ فُحْشٍ أَوْ هُجْرٍ
أَوْ شَتْمِ عِرْضٍ أَوْ شَهَادَةِ بَاطِلٍ أَوِ اغْتِيَابِ مُؤْمِنٍ غَائِبٍ أَوْ سَبِّ
حَاضِرٍ وَّمَا أَشْبَهَ ذٰلِكَ نُطْقًا بِالْحَمْدِ لَكَ وَإِغْرَاقًا فِي الثَّنَاءِ
عَلَيْكَ وَذِهَابًا فِيْ تَمْجِيْدِكَ وَشُكْرًا لِنِعْمَتِكَ وَاعْتِرَافًا بِإِحْسَانِكَ
وَإِحْصَاءً لِمِنَنِكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَلَا أُظْلَمَنَّ وَأَنْتَ
مُطِيْقٌ لِلدَّفْعِ عَنِّيْ وَلَا أَظْلِمَنَّ وَأَنْتَ الْقَادِرُ عَلَى الْقَبْضِ مِنِّيْ وَلَا
أَضِلَّنَّ وَقَدْ أَمْكَنَتْكَ هِدَايَتِيْ وَلَا أَفْتَقِرَنَّ وَمِنْ عِنْدِكَ وُسْعِيْ
وَلَا أَطْغَيَنَّ وَمِنْ عِنْدِكَ وُجْدِيْ اَللّٰهُمَّ إِلٰى مَغْفِرَتِكَ وَفَدْتُّ
وَإِلٰى عَفْوِكَ قَصَدْتُّ وَإِلٰى تَجَاوُزِكَ اشْتَقْتُ وَبِفَضْلِكَ وَثِقْتُ وَ
لَيْسَ عِنْدِيْ مَا يُوْجِبُ لِيْ مَغْفِرَتَكَ وَلَا فِيْ عَمَلِيْ مَا أَسْتَحِقُّ بِهٖ
عَفْوَكَ وَمَا لِيْ بَعْدَ أَنْ حَكَمْتُ عَلٰى نَفْسِيْ إِلَّا فَضْلُكَ فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِهٖ وَتَفَضَّلْ عَلَيَّ اَللّٰهُمَّ وَأَنْطِقْنِيْ بِالْهُدٰى وَأَلْهِمْنِي التَّقْوٰى
وَوَفِّقْنِيْ لِلَّتِيْ هِيَ أَزْكٰى وَاسْتَعْمِلْنِيْ بِمَا هُوَ أَرْضٰى اَللّٰهُمَّ اسْلُكْ
بِيَ الطَّرِيْقَةَ الْمُثْلٰى وَاجْعَلْنِيْ عَلٰى مِلَّتِكَ أَمُوْتُ وَأَحْيٰى اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَمَتِّعْنِيْ بِالْاِقْتِصَادِ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ أَهْلِ
السَّدَادِ وَمِنْ أَدِلَّةِ الرَّشَادِ وَمِنْ صَالِحِي الْعِبَادِ وَارْزُقْنِيْ فَوْزَ الْمَعَادِ
وَسَلَامَةَ الْمِرْصَادِ اَللّٰهُمَّ خُذْ لِنَفْسِكَ مِنْ نَفْسِيْ مَا يُخَلِّصُهَا وَ
أَبْقِ لِنَفْسِيْ مِنْ نَفْسِيْ مَا يُصْلِحُهَا فَإِنَّ نَفْسِيْ هَالِكَةٌ أَوْ تَعْصِمَهَا
اَللّٰهُمَّ أَنْتَ عُدَّتِيْ إِنْ حَزِنْتُ وَأَنْتَ مُنْتَجَعِيْ إِنْ حُرِمْتُ وَبِكَ

اسْتِغَاثَتِي إِنْ كُرِثْتُ وَعِنْدَكَ مِمَّا فَاتَ خَلَفٌ وَلِمَا فَسَدَ صَلَاحٌ
وَفِيمَا أَنْكَرْتَ تَغْيِيرٌ فَامْنُنْ عَلَيَّ قَبْلَ الْبَلَاءِ بِالْعَافِيَةِ وَقَبْلَ
الطَّلَبِ بِالْجِدَةِ وَقَبْلَ الضَّلَالِ بِالرَّشَادِ وَاكْفِنِي مَؤُنَةَ مَعَرَّةِ
الْعِبَادِ وَهَبْ لِي أَمْنَ يَوْمِ الْمَعَادِ وَامْنَحْنِي حُسْنَ الْإِرْشَادِ اللَّهُمَّ
صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَادْرَأْ عَنِّي بِلُطْفِكَ وَاغْذُنِي بِنِعْمَتِكَ وَ
أَصْلِحْنِي بِكَرَمِكَ وَدَاوِنِي بِصُنْعِكَ وَأَظِلَّنِي فِي ذَرَاكَ وَجَلِّلْنِي
رِضَاكَ وَوَفِّقْنِي إِذَا اشْتَكَلَتْ عَلَيَّ الْأُمُورُ لِأَهْدَاهَا وَإِذَا تَشَابَهَتِ
الْأَعْمَالُ لِأَزْكَاهَا وَإِذَا تَنَاقَضَتِ الْمِلَلُ لِأَرْضَاهَا اللَّهُمَّ صَلِّ
عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَتَوِّجْنِي بِالْكِفَايَةِ وَسُمْنِي حُسْنَ الْوِلَايَةِ
وَهَبْ لِي صِدْقَ الْهِدَايَةِ وَلَا تَفْتِنِّي بِالسَّعَةِ وَامْنَحْنِي حُسْنَ
الدَّعَةِ وَلَا تَجْعَلْ عَيْشِي كَدًّا كَدًّا وَلَا تَرُدَّ دُعَائِي عَلَيَّ رَدًّا فَإِنِّي لَا أَجْعَلُ
لَكَ ضِدًّا وَلَا أَدْعُو مَعَكَ نِدًّا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَامْنَعْنِي
مِنَ السَّرَفِ وَحَصِّنْ رِزْقِي مِنَ التَّلَفِ وَوَفِّرْ مَلَكَتِي بِالْبَرَكَةِ فِيهِ وَ
أَصِبْ بِي سَبِيلَ الْهِدَايَةِ لِلْبِرِّ فِيمَا أُنْفِقُ مِنْهُ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ
وَآلِهِ وَاكْفِنِي مَؤُنَةَ الْاِكْتِسَابِ وَارْزُقْنِي مِنْ غَيْرِ احْتِسَابٍ فَلَا
أَشْتَغِلَ عَنْ عِبَادَتِكَ بِالطَّلَبِ وَلَا أَحْتَمِلَ إِصْرَ تَبِعَاتِ الْمَكْسَبِ
اللَّهُمَّ فَاطْلُبْنِي بِقُدْرَتِكَ مَا أَطْلُبُ وَأَجِرْنِي بِعِزَّتِكَ مِمَّا أَرْهَبُ
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصُنْ وَجْهِي بِالْيَسَارِ وَلَا تَبْتَذِلْ
جَاهِي بِالْإِقْتَارِ فَأَسْتَرْزِقَ أَهْلَ رِزْقِكَ وَأَسْتَعْطِيَ شِرَارَ خَلْقِكَ
فَأَفْتَتِنَ بِحَمْدِ مَنْ أَعْطَانِي وَأُبْتَلَى بِذَمِّ مَنْ مَنَعَنِي وَأَنْتَ مِنْ
دُونِهِمْ وَلِيُّ الْإِعْطَاءِ وَالْمَنْعِ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَارْزُقْنِي
صِحَّةً فِي عِبَادَةٍ وَفَرَاغًا فِي زَهَادَةٍ وَعِلْمًا فِي اسْتِعْمَالٍ وَوَرَعًا
فِي إِجْمَالٍ اللَّهُمَّ اخْتِمْ بِعَفْوِكَ أَجَلِي وَحَقِّقْ فِي رَجَاءِ رَحْمَتِكَ

أَمَلِي وَسَهِّلْ إِلَى بُلُوغِ رِضَاكَ سُبُلِي وَحَسِّنْ فِي جَمِيعِ أَحْوَالِي عَمَلِي
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَنَبِّهْنِي لِذِكْرِكَ فِي أَوْقَاتِ الْغَفْلَةِ
وَاسْتَعْمِلْنِي بِطَاعَتِكَ فِي أَيَّامِ الْمُهْلَةِ وَانْهَجْ لِي إِلَى مَحَبَّتِكَ سَبِيلاً
سَهْلَةً أَكْمِلْ لِي بِهَا خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ
وَّآلِهِ كَأَفْضَلِ مَا صَلَّيْتَ عَلَى أَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ قَبْلَهُ وَأَنْتَ مُصَلٍّ
عَلَى أَحَدٍ بَعْدَهُ وَآتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنِي
بِرَحْمَتِكَ عَذَابَ النَّارِ آمِينَ آمِينَ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
وَّهُوَ عَلَيْكَ يَسِيرٌ يَا أَوْسَعَ الْوَاهِبِينَ وَأَكْرَمَ الْأَجْوَدِينَ فَصَلِّ عَلَى
مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ الطَّاهِرِينَ وَعَلَى جَمِيعِ الْمُرْسَلِينَ وَعِبَادِكَ الْمُؤْمِنِينَ
إِنَّكَ ذُو رَحْمَةٍ قَرِيبَةٍ مِّنَ الْمُحْسِنِينَ۔

دُعَائے توبہ: اَللّٰهُمَّ إِنَّهُ يَحْجُبُنِي عَنْ مَسْئَلَتِكَ خِلَالٌ
ثَلٰثٌ وَّتَحْدُونِي عَلَيْهَا خَلَّةٌ وَّاحِدَةٌ يَحْجُبُنِي أَمْرٌ أَمَرْتَ بِهِ
فَأَبْطَأْتُ عَنْهُ وَنَهْيٌ نَهَيْتَنِي عَنْهُ فَأَسْرَعْتُ إِلَيْهِ وَنِعْمَةٌ
أَنْعَمْتَ بِهَا عَلَيَّ فَقَصَّرْتُ فِي شُكْرِهَا وَيَحْدُونِي عَلَى مَسْئَلَتِكَ
تَفَضُّلُكَ عَلَى مَنْ أَقْبَلَ بِوَجْهِهِ إِلَيْكَ وَوَفَدَ بِحُسْنِ ظَنِّهِ إِلَيْكَ
إِذْ جَمِيعُ إِحْسَانِكَ تَفَضُّلٌ وَّإِذَا كُلُّ نِعَمِكَ ابْتِدَاءٌ فَهَا أَنَا
ذَا يَا إِلٰهِي وَاقِفٌ بِبَابِ عِزِّكَ وُقُوفَ الْمُسْتَسْلِمِ الذَّلِيلِ وَسَائِلُكَ
عَلَى الْحَيَاءِ مِنِّي سُؤَالَ الْبَائِسِ الْمُعِيلِ مُقِرٌّ لَّكَ بِأَنِّي لَمْ أَسْتَسْلِمْ
وَقْتَ إِحْسَانِكَ إِلَّا بِالْإِقْلَاعِ عَنْ عِصْيَانِكَ وَلَمْ أَخْلُ فِي الْحَالَاتِ
كُلِّهَا مِنِ امْتِنَانِكَ فَهَلْ يَنْفَعُنِي يَا إِلٰهِي إِقْرَارِي عِنْدَكَ بِسُوءِ
مَا اكْتَسَبْتُ وَهَلْ يُنْجِينِي مِنْكَ اعْتِرَافِي لَكَ بِقَبِيحِ مَا ارْتَكَبْتُ
أَمْ أَوْجَبْتَ لِي فِي مَقَامِي هٰذَا سُخْطَكَ أَمْ لَزِمَنِي فِي وَقْتِ
دُعَائِي مَقْتُكَ سُبْحَانَكَ لَا أَيْأَسُ مِنْكَ وَقَدْ فَتَحْتَ لِي بَابَ التَّوْبَةِ

لَا تَحْمِلْ هَمًّا فَاِنَّ حَاجَتَكَ مَقْضِيَّةٌ ۔

اِلَيْكَ بَلْ اَقُوْلُ مَقَالَ الْعَبْدِ الذَّلِيْلِ الظَّالِمِ لِنَفْسِهِ الْمُسْتَخِفِّ بِحُرْمَةِ
رَبِّهِ الَّذِيْ عَظُمَتْ ذُنُوْبُهُ فَجَلَّتْ وَ اَدْبَرَتْ اَيَّامُهُ فَوَلَّتْ
حَتّٰۤى اِذَا رَاٰى مُدَّةَ الْعَمَلِ قَدِ انْقَضَتْ وَغَايَةَ الْعُمُرِ قَدِ انْتَهَتْ
وَاَيْقَنَ اَنَّهُ لَا مَحِيْصَ لَهُ مِنْكَ وَ لَا مَهْرَبَ لَهُ عَنْكَ تَلَقَّاكَ
بِالْاِنَابَةِ وَ اَخْلَصَ لَكَ التَّوْبَةَ فَقَامَ اِلَيْكَ بِقَلْبٍ طَاهِرٍ نَقِيٍّ
ثُمَّ دَعَاكَ بِصَوْتٍ حَائِلٍ خَفِيٍّ قَدْ تَطَاْطَاَ لَكَ فَانْحَنٰى وَنَكَّسَ
رَاْسَهُ فَانْثَنٰى قَدْ اَرْعَشَتْ خَشْيَتُهُ رِجْلَيْهِ وَغَرَّقَتْ دُمُوْعُهُ
خَدَّيْهِ يَدْعُوْكَ بِيَاۤ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَيَاۤ اَرْحَمَ مَنِ انْتَابَهُ
الْمُسْتَرْحِمُوْنَ وَ يَاۤ اَعْطَفَ مَنْ اَطَافَ بِهِ الْمُسْتَغْفِرُوْنَ وَ يَا مَنْ
عَفْوُهٗۤ اَكْثَرُ مِنْ نَقِمَتِهِ وَ يَا مَنْ رِضَاهُ اَوْفَرُ مِنْ سَخَطِهِ وَيَا مَنْ
تَحَمَّدَ اِلٰى خَلْقِهِ بِحُسْنِ التَّجَاوُزِ وَيَا مَنْ عَوَّدَ عِبَادَهُ قَبُوْلَ
الْاِنَابَةِ وَيَا مَنِ اسْتَصْلَحَ فَاسِدَهُمْ بِالتَّوْبَةِ وَ يَا مَنْ رَضِيَ مِنْ
فِعْلِهِمْ بِالْيَسِيْرِ وَيَا مَنْ كَافٰى قَلِيْلَهُمْ بِالْكَثِيْرِ وَ يَا مَنْ
ضَمِنَ لَهُمْ اِجَابَةَ الدُّعَاءِ وَيَا مَنْ وَّعَدَهُمْ عَلٰى نَفْسِهِ
بِتَفَضُّلِهِ حُسْنَ الْجَزَاۤءِ مَاۤ اَنَا بِاَعْصٰى مَنْ عَصَاكَ فَغَفَرْتَ لَهُ وَمَاۤ
اَنَا بِاَلْوَمِ مَنِ اعْتَذَرَ اِلَيْكَ فَقَبِلْتَ مِنْهُ وَمَاۤ اَنَا بِاَظْلَمِ مَنْ
تَابَ اِلَيْكَ فَعُدْتَ عَلَيْهِ اَتُوْبُ اِلَيْكَ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا تَوْبَةَ
نَادِمٍ عَلٰى مَا فَرَطَ مِنْهُ مُشْفِقٍ مِّمَّا اجْتَمَعَ عَلَيْهِ خَالِصِ الْحَيَاۤءِ
مِمَّا وَقَعَ فِيْهِ عَالِمٍ بِاَنَّ الْعَفْوَ عَنِ الذَّنْبِ الْعَظِيْمِ لَا يَتَعَاظَمُكَ
وَاَنَّ التَّجَاوُزَ عَنِ الْاِثْمِ الْجَلِيْلِ لَا يَسْتَصْعِبُكَ وَ اَنَّ احْتِمَالَ
الْجِنَايَاتِ الْفَاحِشَةِ لَا يَتَكَاَّدُكَ وَ اَنَّ اَحَبَّ عِبَادِكَ اِلَيْكَ مَنْ
تَرَكَ الْاِسْتِكْبَارَ عَلَيْكَ وَجَانَبَ الْاِصْرَارَ وَلَزِمَ الْاِسْتِغْفَارَ وَاَنَا
اَبْرَاُ اِلَيْكَ مِنْ اَنْ اَسْتَكْبِرَ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُصِرَّ وَاسْتَغْفِرُكَ

رنج نہ اٹھا کیونکہ تیری حاجت روا ہونے والی ہے۔

لِمَا قَصَّرْتُ فِيْهِ وَاَسْتَعِيْنُ بِكَ عَلٰى مَا عَجَزْتُ عَنْهُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَهَبْ لِيْ مَا يَجِبُ عَلَيَّ لَكَ وَعَافِنِيْ مِمَّا اَسْتَوْجِبُهٗ مِنْكَ وَاَجِرْنِيْ مِمَّا يَخَافُهٗ اَهْلُ الْاِسَاءَةِ فَاِنَّكَ مَلِيٌّ بِالْعَفْوِ مَرْجُوٌّ لِلْمَغْفِرَةِ مَعْرُوْفٌ بِالتَّجَاوُزِ لَيْسَ لِحَاجَتِيْ مَطْلَبٌ سِوَاكَ وَلَا لِذَنْبِيْ غَافِرٌ غَيْرُكَ حَاشَاكَ وَلَا اَخَافُ عَلٰى نَفْسِيْ اِلَّا اِيَّاكَ اِنَّكَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاقْضِ حَاجَتِيْ وَاَنْجِحْ طَلِبَتِيْ وَاغْفِرْ ذَنْبِيْ وَاٰمِنْ خَوْفَ نَفْسِيْ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّ ذٰلِكَ عَلَيْكَ يَسِيْرٌ اٰمِيْنَ رَبَّ الْعَالَمِيْنَ۔

جمعۃ الوداع اور اعمال دہہ آخر

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضؓ سے منقول ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں ماہ رمضان کے آخری جمعہ کے روز جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جب حضرتؐ کی نظر مجھ پر پڑی تو فرمایا اے جابر ماہِ رمضان کا یہ آخری جمعہ ہے۔ اس کو وداع کرو اور کہو۔

اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنْ صِيَامِنَا اِيَّاهُ فَاِنْ جَعَلْتَهٗ فَاجْعَلْنِيْ مَرْحُوْمًا وَّلَا تَجْعَلْنِيْ مَحْرُوْمًا۔ وارد ہے کہ آخر دس شبوں میں ہر شب یہ دعا پڑھے۔ اَعُوْذُ بِجَلَالِ وَجْهِكَ الْكَرِيْمِ اَنْ يَّنْقَضِيَ عَنِّيْ شَهْرُ رَمَضَانَ اَوْ يَطْلَعَ الْفَجْرُ مِنْ لَّيْلَتِيْ هٰذِهٖ وَلَكَ قِبَلِيْ ذَنْبٌ اَوْ تَبِعَةٌ تُعَذِّبُنِيْ عَلَيْهِ۔ اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ آں حضرتؑ آخر کی ہر شب کو یہ دعا پڑھتے تھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ فِيْ كِتَابِكَ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ فَعَظَّمْتَ حُرْمَةَ شَهْرِ رَمَضَانَ بِمَا اَنْزَلْتَ فِيْهِ مِنَ الْفُرْقَانِ وَخَصَصْتَهٗ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ وَجَعَلْتَهَا خَيْرًا مِّنْ

اِمْسَاکُکَ عَنْ هٰذَا الْاَمْرِ خَیْرٌ وَّ سُرُوْرٌ

اَلِفِ شَهْرٍ اَللّٰهُمَّ وَهٰذِهٖ اَیَّامُ شَهْرِ رَمَضَانَ قَدِ انْقَضَتْ وَ لَیَالِیْهِ قَدْ تَصَرَّمَتْ وَقَدْ صِرْتُ یَا اِلٰهِیْ مِنْهُ اِلٰی مَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ وَ اَحْصٰی لِعَدَدِهٖ مِنَ الْخَلْقِ اَجْمَعِیْنَ فَاَسْئَلُکَ بِمَا سَأَلَکَ بِهٖ مَلٰٓئِکَتُکَ الْمُقَرَّبُوْنَ وَ اَنْبِیَآؤُکَ الْمُرْسَلُوْنَ وَعِبَادُکَ الصَّالِحُوْنَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ اَنْ تَفُکَّ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ وَتُدْخِلَنِی الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِکَ وَ اَنْ تَتَفَضَّلَ عَلَیَّ بِعَفْوِکَ وَکَرَمِکَ وَتَتَقَبَّلَ تَقَرُّبِیْ وَتَسْتَجِیْبَ دُعَآئِیْ وَتَمُنَّ عَلَیَّ بِالْاَمْنِ یَوْمَ الْخَوْفِ مِنْ کُلِّ هَوْلٍ اَعْدَدْتَّهٗ لِیَوْمِ الْقِیٰمَةِ اِلٰهِیْ وَاَعُوْذُ بِوَجْهِکَ الْکَرِیْمِ وَبِجَلَالِکَ الْعَظِیْمِ اَنْ یَّنْقَضِیَ اَیَّامُ شَهْرِ رَمَضَانَ وَلَیَالِیْهِ وَلَکَ قِبَلِیْ تَبِعَةٌ اَوْ ذَنْبٌ تُؤَاخِذُنِیْ بِهٖ اَوْ خَطِیْئَةٌ تُرِیْدُ اَنْ تَقْتَصَّهَا مِنِّیْ لَمْ تَغْفِرْهَا لِیْ سَیِّدِیْ سَیِّدِیْ سَیِّدِیْ اَسْئَلُکَ یَا لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اِذْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ بِلَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اِنْ کُنْتَ رَضِیْتَ عَنِّیْ فِیْ هٰذَا الشَّهْرِ فَازْدَدْ عَنِّیْ رِضًا وَّاِنْ لَّمْ تَکُنْ رَضِیْتَ عَنِّیْ فَمِنَ الْاٰنَ فَارْضَ عَنِّیْ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یَآ اَللّٰهُ یَآ اَحَدُ یَا صَمَدُ یَا مَنْ لَّمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَ لَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ اور اس دُعا کو بہت پڑھنا چاہیئے۔ یَا مُلَیِّنَ الْحَدِیْدِ لِدَاوُدَ عَلَیْهِ السَّلَامُ یَا کَاشِفَ الضُّرِّ وَالْکُرَبِ الْعِظَامِ عَنْ اَیُّوْبَ عَلَیْهِ السَّلَامُ اَیْ مُفَرِّجَ هَمِّ یَعْقُوْبَ عَلَیْهِ السَّلَامُ اَیْ مُنَفِّسَ غَمِّ یُوْسُفَ عَلَیْهِ السَّلَامُ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَآ اَنْتَ اَهْلُهٗ اَنْ تُصَلِّیَ عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ وَافْعَلْ بِیْ مَآ اَنْتَ اَهْلُهٗ وَلَا تَفْعَلْ بِیْ مَآ اَنَا اَهْلُهٗ ۔

اور ستائیسویں شب کو بھی غسل سُنّت ہے۔ اور حضرت امام زین العابدین علیہ السّلام اس شب کو بار بار یہ دُعا پڑھتے تھے۔ اوّل شب سے تا آخر شب اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِی التَّجَافِیْ عَنْ دَارِ الْغُرُوْرِ وَالْاِنَابَةَ اِلٰی دَارِ الْخُلُوْدِ وَالْاِسْتِعْدَادَ

لِلْمَوْتِ قَبْلَ حُلُوْلِ الْفَوْتِ ۔ اور انتیسویں تاریخ اور شب آخر کو بھی غسل سُنّت ہے ۔ اور زیارت حضرت امام حسین علیہ السّلام شب آخر کو پڑھنا بہت ثواب ہے اور جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ آخر شب ماہ مبارک کو یہ دعا پڑھے ۔ اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنْ صِيَامِيْ لِشَهْرِ رَمَضَانَ وَ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ يَّطْلَعَ فَجْرُ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ اِلَّا وَقَدْ غَفَرْتَ لِيْ اور سُنّت ہے کہ یہ دُعا پڑھے ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ بِاَحَبِّ مَا دُعِيْتَ بِهٖ وَ اَرْضٰى مَا رَضِيْتَ بِهٖ عَنْ مُحَمَّدٍ وَّعَنْ اَهْلِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ وَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَ لَا تَجْعَلْ وَدَاعَ شَهْرِيْ هٰذَا وَدَاعَ خُرُوْجِيْ مِنَ الدُّنْيَا وَ لَا وَدَاعَ اٰخِرِ عِبَادَتِكَ وَ وَفِّقْنِيْ فِيْهِ لِلَيْلَةَ الْقَدْرِ وَاجْعَلْهَا لِيْ خَيْرًا مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ مَّعَ تَضَاعُفِ الْاَجْرِ وَالْاِجَابَةِ وَالْعَفْوِ عَنِ الذَّنْبِ بِرِضَى الرَّبِّ ۔ ایک روایت میں وارد ہے کہ آخر شب سورۂ انعام و سورۂ کہف و سورۂ یٰسٓ پڑھے اور سو مرتبہ کہے اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ ۔ اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے دہۂ آخر کی ہر شب کی ایک ایک دُعا مخصوص وارد ہے ۔ اور یہ دُعائیں بہت جلیل القدر ہیں ۔ اور مطالب دنیا و آخرت پر مشتمل ہیں ۔

دُعائے شب بست و یکم :- يَا مُوْلِجَ اللَّيْلِ فِي النَّهَارِ وَ يَا مُوْلِجَ النَّهَارِ فِي اللَّيْلِ وَمُخْرِجَ الْحَيِّ مِنَ الْمَيِّتِ وَمُخْرِجَ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ يَا رَازِقَ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ يَّآ اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ يَآ اَللّٰهُ يَا رَحِيْمُ يَآ اَللّٰهُ يَآ اَللّٰهُ يَآ اَللّٰهُ لَكَ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى وَالْاَمْثَالُ الْعُلْيَا وَالْكِبْرِيَآءُ وَالْاٰلَآءُ اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَجْعَلَ اِسْمِيْ فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ فِي السُّعَدَآءِ وَرُوْحِيْ مَعَ الشُّهَدَآءِ وَاِحْسَانِيْ فِيْ عِلِّيِّيْنَ وَاِسَآءَتِيْ مَغْفُوْرَةً وَّاَنْ تَهَبَ لِيْ يَقِيْنًا تُبَاشِرُ بِهٖ قَلْبِيْ وَاِيْمَانًا يُّذْهِبُ الشَّكَّ عَنِّيْ وَ

دعائک فی ما نویت سبب لزوال ہمّک و غمّک ۔

ترضینی بما قسمت لی و اٰتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الاٰخرۃ حسنۃ و قنا عذاب النار الحریق وارزقنی فیھا ذکرک و شکرک والرغبۃ الیک والانابۃ والتوبۃ والتوفیق لما وفقت لہ محمدا و اٰل محمد علیہ و علیھم السلام ۔

دعائے شب بست و دوم ۲۲: یا سالخ النھار من اللیل فاذا نحن مظلمون و مجری الشمس لمستقرھا بتقدیرک یا عزیز یا علیم و مقدر القمر منازل حتی عاد کالعرجون القدیم یا نور کل نور و منتھی کل رغبۃ و ولی کل نعمۃ یا اللہ یا رحمن یا اللہ یا قدوس یا احد یا واحد یا فرد یا اللہ یا اللہ یا اللہ لک الاسماء الحسنی والامثال العلیا والکبریاء والاٰلاء اسئلک ان تصلی علی محمد و اھل بیتہ و ان تجعل اسمی فی ھذہ اللیلۃ فی السعداء و روحی مع الشھداء و احسانی فی علیین و اسائتی مغفورۃ و ان تھب لی یقینا تباشر بہ قلبی و ایمانا یذھب الشک عنی و ترضینی بما قسمت لی و اٰتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الاٰخرۃ حسنۃ و قنا عذاب النار الحریق وارزقنی فیھا ذکرک و شکرک والرغبۃ الیک والانابۃ والتوبۃ والتوفیق لما وفقت لہ محمدا و اٰل محمد علیہ و علیھم السلام ۔

دعائے شب بست و سوم ۲۳: یا رب لیلۃ القدر و جاعلھا خیرا من الف شھر و رب اللیل والنھار والجبال والبحار والظلم والانوار والارض والسماء یا باریٔ یا مصور یا حنان یا منان یا اللہ یا رحمن یا اللہ یا قیوم یا اللہ یا بدیع یا اللہ یا اللہ یا اللہ لک الاسماء الحسنی والامثال العلیا والکبریاء والاٰلاء

جو تونے نیت کی ہے اُس کے لئے تیرا جانا رنج و غم کے زائل ہونے کا سبب ہے۔

اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَجْعَلَ اِسْمِيْ فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ فِي السُّعَدَآءِ وَرُوْحِيْ مَعَ الشُّهَدَآءِ وَاِحْسَانِيْ فِيْ عِلِّيِّيْنَ وَاِسَآءَتِيْ مَغْفُوْرَةً وَّاَنْ تَهَبَ لِيْ يَقِيْنًا تُبَاشِرُ بِهٖ قَلْبِيْ وَاِيْمَانًا يُّذْهِبُ الشَّكَّ عَنِّيْ وَتُرْضِيَنِيْ بِمَا قَسَمْتَ لِيْ وَاٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ الْحَرِيْقِ وَارْزُقْنِيْ فِيْهَا ذِكْرَكَ وَشُكْرَكَ وَالرَّغْبَةَ اِلَيْكَ وَالْاِنَابَةَ وَالتَّوْبَةَ وَالتَّوْفِيْقَ لِمَا وَفَّقْتَ لَهٗ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ۔

دُعائے شب بست وچہارم[24]:۔ يَا فَالِقَ الْاِصْبَاحِ وَجَاعِلَ اللَّيْلِ سَكَنًا وَّالشَّمْسِ وَالْقَمَرِ حُسْبَانًا يَّا عَزِيْزُ يَا عَلِيْمُ يَا ذَا الْمَنِّ وَالطَّوْلِ وَالْقُوَّةِ وَالْحَوْلِ وَالْفَضْلِ وَالْاِنْعَامِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَآ اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ يَآ اَللّٰهُ يَا فَرْدُ يَا وِتْرُ يَآ اَللّٰهُ يَا ظَاهِرُ يَا بَاطِنُ يَا حَيُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ يَآ اَللّٰهُ يَآ اَللّٰهُ لَكَ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى وَالْاَمْثَالُ الْعُلْيَا وَالْكِبْرِيَآءُ وَالْاٰلَآءُ اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَجْعَلَ اِسْمِيْ فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ فِي السُّعَدَآءِ وَرُوْحِيْ مَعَ الشُّهَدَآءِ وَاِحْسَانِيْ فِيْ عِلِّيِّيْنَ وَاِسَآءَتِيْ مَغْفُوْرَةً وَّاَنْ تَهَبَ لِيْ يَقِيْنًا تُبَاشِرُ بِهٖ قَلْبِيْ وَاِيْمَانًا يُّذْهِبُ الشَّكَّ عَنِّيْ وَرِضًا بِمَا قَسَمْتَ لِيْ وَاٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ الْحَرِيْقِ وَارْزُقْنِيْ فِيْهَا ذِكْرَكَ وَشُكْرَكَ وَالرَّغْبَةَ اِلَيْكَ وَالْاِنَابَةَ وَالتَّوْبَةَ وَالتَّوْفِيْقَ لِمَا وَفَّقْتَ لَهٗ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ۔

دُعائے شب بست وپنجم[25]:۔ يَا جَاعِلَ اللَّيْلِ لِبَاسًا وَّالنَّهَارِ مَعَاشًا وَّالْاَرْضِ مِهَادًا وَّالْجِبَالِ اَوْتَادًا يَّآ اَللّٰهُ يَا قَاهِرُ يَآ اَللّٰهُ يَا جَبَّارُ

الْقُعُوْدُ رَاحَةٌ وَّيُسْرٌ لَا تَشَوَّشُ دِقَّتَكَ بِالتَّعْجِيْلِ

يَا اَللّٰهُ يَا سَمِيْعُ يَا اَللّٰهُ يَا قَرِيْبُ يَا اَللّٰهُ يَا مُجِيْبُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ لَكَ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى وَالْاَمْثَالُ الْعُلْيَا وَالْكِبْرِيَآءُ وَالْاٰلَآءُ اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَجْعَلَ اِسْمِيْ فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ فِي السُّعَدَآءِ وَرُوْحِيْ مَعَ الشُّهَدَآءِ وَاِحْسَانِيْ فِيْ عِلِّيِّيْنَ وَاِسَاۤءَتِيْ مَغْفُوْرَةً وَّاَنْ تَهَبَ لِيْ يَقِيْنًا تُبَاشِرُ بِهٖ قَلْبِيْ وَاِيْمَانًا يُّذْهِبُ الشَّكَّ عَنِّيْ وَرِضًا بِمَا قَسَمْتَ لِيْ وَاٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ الْحَرِيْقِ وَارْزُقْنِيْ فِيْهَا ذِكْرَكَ وَشُكْرَكَ وَالرَّغْبَةَ اِلَيْكَ وَالْاِنَابَةَ وَالتَّوْبَةَ وَالتَّوْفِيْقَ لِمَا وَفَّقْتَ لَهٗ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ۔

دُعائے شب بست وششم[۲۶]۔ يَا جَاعِلَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ اٰيَتَيْنِ يَا مَنْ مَّحَا اٰيَةَ اللَّيْلِ وَجَعَلَ اٰيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً لِّتَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْهُ وَرِضْوَانًا يَّا مُفَصِّلَ كُلِّ شَيْءٍ تَفْصِيْلًا يَّا اَللّٰهُ يَا مَاجِدُ يَا وَهَّابُ يَا اَللّٰهُ يَا جَوَادُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ لَكَ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى وَالْاَمْثَالُ الْعُلْيَا وَالْكِبْرِيَآءُ وَالْاٰلَآءُ اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَجْعَلَ اِسْمِيْ فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ فِي السُّعَدَآءِ وَرُوْحِيْ مَعَ الشُّهَدَآءِ وَاِحْسَانِيْ فِيْ عِلِّيِّيْنَ وَاِسَاۤءَتِيْ مَغْفُوْرَةً وَّاَنْ تَهَبَ لِيْ يَقِيْنًا تُبَاشِرُ بِهٖ قَلْبِيْ وَاِيْمَانًا يُّذْهِبُ الشَّكَّ عَنِّيْ وَتُرْضِيَنِيْ بِمَا قَسَمْتَ لِيْ وَاٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ الْحَرِيْقِ وَارْزُقْنِيْ فِيْهَا ذِكْرَكَ وَشُكْرَكَ وَالرَّغْبَةَ اِلَيْكَ وَالْاِنَابَةَ وَالتَّوْبَةَ وَالتَّوْفِيْقَ لِمَا وَفَّقْتَ لَهٗ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ۔

دُعائے شب بست وہفتم[۲۷] - يَا مَادَّ الظِّلِّ وَلَوْ شِئْتَ لَجَعَلْتَهٗ سَاكِنًا وَّجَعَلْتَ الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيْلًا ثُمَّ قَبَضْتَهٗ اِلَيْكَ قَبْضًا يَّسِيْرًا

بیٹھے رہنے میں راحت اور آسانی سے جلدی کر کے اپنے اوقات کو تنگ نہ بنانا۔

يَا ذَا الْحَوْلِ وَالطَّوْلِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْاٰلَاءِ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ عَالِمُ
الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ يَا قُدُّوْسُ
يَا سَلَامُ يَا مُؤْمِنُ يَا مُهَيْمِنُ يَا عَزِيْزُ يَا جَبَّارُ يَا مُتَكَبِّرُ يَا اَللّٰهُ
يَا خَالِقُ يَا بَارِئُ يَا مُصَوِّرُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ لَكَ الْاَسْمَآءُ
الْحُسْنٰى وَالْاَمْثَالُ الْعُلْيَا وَالْكِبْرِيَاءُ وَالْاٰلَاءُ اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَجْعَلَ اِسْمِيْ فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ
فِي السُّعَدَآءِ وَرُوْحِيْ مَعَ الشُّهَدَآءِ وَاِحْسَانِيْ فِيْ عِلِّيِّيْنَ وَاِسَآءَتِيْ
مَغْفُوْرَةً وَّاَنْ تَهَبَ لِيْ يَقِيْنًا تُبَاشِرُ بِهٖ قَلْبِيْ وَاِيْمَانًا يُّذْهِبُ
الشَّكَّ عَنِّيْ وَتُرْضِيَنِيْ بِمَا قَسَمْتَ لِيْ وَاٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ
فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ الْحَرِيْقِ وَارْزُقْنِيْ فِيْهَا
ذِكْرَكَ وَشُكْرَكَ وَالرَّغْبَةَ اِلَيْكَ وَالْاِنَابَةَ وَالتَّوْبَةَ وَالتَّوْفِيْقَ
لِمَا وَفَّقْتَ لَهٗ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ۔

دُعائے شب بست و ششم۔ يَا خَازِنَ اللَّيْلِ فِي الْهَوَآءِ وَيَا خَازِنَ
النُّوْرِ فِي السَّمَآءِ وَمَانِعَ السَّمَآءِ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ وَ
حَابِسَهُمَآ اَنْ تَزُوْلَا يَا عَلِيْمُ يَا عَظِيْمُ يَا غَفُوْرُ يَا دَآئِمُ
يَآ اَللّٰهُ يَا وَارِثُ يَا بَاعِثَ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ يَآ اَللّٰهُ يَآ اَللّٰهُ يَآ اَللّٰهُ
لَكَ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى وَالْاَمْثَالُ الْعُلْيَا وَالْكِبْرِيَآءُ وَالْاٰلَآءُ اَسْئَلُكَ
اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَجْعَلَ اِسْمِيْ فِيْ هٰذِهِ
اللَّيْلَةِ فِي السُّعَدَآءِ وَرُوْحِيْ مَعَ الشُّهَدَآءِ وَاِحْسَانِيْ فِيْ عِلِّيِّيْنَ
وَاِسَآءَتِيْ مَغْفُوْرَةً وَّاَنْ تَهَبَ لِيْ يَقِيْنًا تُبَاشِرُ بِهٖ قَلْبِيْ وَ
اِيْمَانًا يُّذْهِبُ الشَّكَّ عَنِّيْ وَتُرْضِيَنِيْ بِمَا قَسَمْتَ لِيْ وَاٰتِنَا
فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ الْحَرِيْقِ
وَارْزُقْنِيْ فِيْهَا ذِكْرَكَ وَشُكْرَكَ وَالرَّغْبَةَ اِلَيْكَ وَالرَّهْبَةَ

مِنْكَ وَالتَّوْبَةَ وَالْاِنَابَةَ وَالتَّوْفِيْقَ لِمَا وَفَّقْتَ لَهٗ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ
مُحَمَّدٍ صَلَوٰاتُكَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ۔

دُعائے شب بست ونہم[29]۔ يَا مُكَوِّرَ اللَّيْلِ عَلَى النَّهَارِ وَمُكَوِّرَ النَّهَارِ
عَلَى اللَّيْلِ يَا عَلِيْمُ يَا حَكِيْمُ يَا رَبَّ الْاَرْبَابِ وَسَيِّدَ السَّادَاتِ لَآ
اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ يَا مَنْ هُوَ اَقْرَبُ اِلَيَّ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ يَآ اَللّٰهُ يَآ اَللّٰهُ
يَآ اَللّٰهُ لَكَ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى وَالْاَمْثَالُ الْعُلْيَا وَالْكِبْرِيَآءُ وَالْاٰلَآءُ
اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَجْعَلَ اِسْمِيْ
فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ فِي السُّعَدَآءِ وَرُوْحِيْ مَعَ الشُّهَدَآءِ وَاِحْسَانِيْ فِيْ
عِلِّيِّيْنَ وَاِسَآءَتِيْ مَغْفُوْرَةً وَّاَنْ تَهَبَ لِيْ يَقِيْنًا تُبَاشِرُ بِهٖ قَلْبِيْ وَ
اِيْمَانًا يُّذْهِبُ الشَّكَّ عَنِّيْ وَتُرْضِيَنِيْ بِمَا قَسَمْتَ لِيْ وَاٰتِنَا فِي
الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ الْحَرِيْقِ
وَارْزُقْنِيْ فِيْهَا ذِكْرَكَ وَشُكْرَكَ وَالرَّغْبَةَ اِلَيْكَ وَالتَّوْبَةَ وَالْاِنَابَةَ
وَالتَّوْفِيْقَ لِمَا وَفَّقْتَ لَهٗ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ صَلَوٰاتُكَ عَلَيْهِ
وَعَلَيْهِمْ۔

دُعائے شب سی ام[30]۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ
يَنْبَغِيْ لِكَرَمِ وَجْهِهٖ وَعِزِّ جَلَالِهٖ وَكَمَا هُوَ اَهْلُهٗ يَا قُدُّوْسُ
يَا نُوْرُ يَا نُوْرَ الْقُدْسِ يَا سُبُّوْحُ يَا مُنْتَهَى التَّسْبِيْحِ يَا رَحْمٰنُ يَا
فَاعِلَ الرَّحْمَةِ يَآ اَللّٰهُ يَا عَلِيْمُ يَا كَبِيْرُ يَآ اَللّٰهُ يَا لَطِيْفُ
يَا جَلِيْلُ يَآ اَللّٰهُ يَا سَمِيْعُ يَا بَصِيْرُ يَآ اَللّٰهُ يَآ اَللّٰهُ يَآ اَللّٰهُ لَكَ الْاَسْمَآءُ
الْحُسْنٰى وَالْاَمْثَالُ الْعُلْيَا وَالْكِبْرِيَآءُ وَالْاٰلَآءُ اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَجْعَلَ اِسْمِيْ فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ
فِي السُّعَدَآءِ وَرُوْحِيْ مَعَ الشُّهَدَآءِ وَاِحْسَانِيْ فِيْ عِلِّيِّيْنَ وَاِسَآءَتِيْ
مَغْفُوْرَةً وَّاَنْ تَهَبَ لِيْ يَقِيْنًا تُبَاشِرُ بِهٖ قَلْبِيْ وَاِيْمَانًا

جب قصد کر لیا تو بیکار نہ بیٹھ برکت ملے گی۔

يُذْهِبُ الشَّكَّ عَنِّي وَتُرْضِيَنِي بِمَا قَسَمْتَ لِي وَاٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ الْحَرِيْقِ وَارْزُقْنِي فِيْهِمَا ذِكْرَكَ وَشُكْرَكَ وَالرَّغْبَةَ اِلَيْكَ وَالتَّوْبَةَ وَالْاِنَابَةَ وَالتَّوْفِيْقَ لِمَا وَفَّقْتَ لَهٗ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ۔

ماہ شوال

شب عید بڑی بابرکت و عظمت رات ہے۔ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے منقول ہے کہ جو شخص شب عید عبادت میں بسر کرے اُس کا دل اُس روز نہ مرے گا جس دن کہ خوف کی وجہ سے لوگوں کے دل مُردہ ہوں گے۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ میرے پدر بزرگوار عید کی رات عبادت و نماز میں صبح تک بسر فرماتے تھے، اور تمام رات مسجد میں رہتے تھے۔ اور فرماتے تھے کہ اے فرزند آج کی رات شب قدر سے کم نہیں ہے۔ اس شب میں غسل سنّت ہے۔ اور حضرت امام حسین علیہ السّلام کی زیارت پڑھنی چاہیئے۔ شب کے اعمال مختصراً یہ ہیں کہ دو رکعت نماز پڑھے۔ پہلی رکعت میں الحمد کے بعد ہزار مرتبہ اور اگر دشوار ہو تو سو مرتبہ سورۃ قل ہو اللہ پڑھے۔ اور دوسری رکعت میں الحمد کے بعد ایک مرتبہ سورۃ مذکور پڑھے۔ اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد سجدہ میں جائے اور سو مرتبہ کہے۔ اَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ اور پھر کہے يَا ذَا الْمَنِّ وَالْجُوْدِ يَا ذَا الْمَنِّ وَالطَّوْلِ يَا مُصْطَفٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ۔ پس خدا سے اپنی حاجت طلب کرے جو انشاء اللہ بر آئے گی۔ حضرت امیر المومنین علیہ السّلام ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص اس نماز کو پڑھے جس حاجت کو خدا سے مانگے پوری ہوگی۔ اور اس کے گناہ اگرچہ بے حد ہوں تو بھی خدا بخش دے گا۔ اور شبِ عید میں نماز مغرب اور نماز عشاء کے بعد اور بروز عید نماز صبح اور نماز عید کے بعد ان تکبیروں کا پڑھنا سنّتِ مؤکدہ ہے۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ عَلٰى مَا هَدَانَا وَلَهُ الشُّكْرُ عَلٰى مَا اَوْلَانَا۔

لا تَعْجَلْ فِيمَا نَوَيْتَ وَطَلَبْتَ فَإِنَّهُ وَاسِعُ الْعَطَايَا۔

عید کے دن سُنّت ہے کہ اوّل روز خرمے سے افطار کرے۔ اور چھت کے نیچے غسل کرنا اور حضرت امام حسین علیہ السّلام کی زیارت پڑھنا سنّت مؤکدہ ہے۔ آج کے روز دو چیزوں کا ذکر ضروری ہے۔ ایک فطرہ، دوسری نماز عید۔

فطرہ

فطرہ واجب ہے۔ اور شریعت میں اس کی بہت تاکید ہے۔ اور شرائط کے ہوتے ہوئے اسے ترک کرنا گناہ کبیرہ ہے۔ جو شخص تشہد میں محمدؐ و آلِ محمدؐ پر صلوات نہ بھیجے تو اُس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ اسی طرح اگر عمداً فطرہ ادا نہ کیا جائے تو روزے قبول نہ ہونگے فطرہ نفس کو تمام روحانی کثافتوں سے پاک کرتا ہے۔ اور اس کے ادا کرنے والا دوسرے سال تک ہر بلا سے محفوظ رہے گا۔ فطرہ ہر ایسے شخص پر واجب ہے جو بالغ و عاقل ہو اور آزاد ہو۔ یعنی کسی کا غلام و کنیز نہ ہو۔ اور غنی ہو[1]۔ یعنی سال بھر کے کھانے کا سہارا رکھتا ہو۔ خواہ نقد اتنا روپیہ موجود ہو یا ملازمت ایسی ہو جو مستقل حیثیت رکھتی ہے۔ اور بسر اوقات کے لئے کافی ہے یا پیشہ ایسا کرتا ہے جو عموماً اس کے مصارف کو پورا کر دیتا ہے۔ اور اُس سے سال بھر بآسانی گزار لیتا ہے۔ پس اگر ایسا نہ ہو تو وہ فقیر ہے۔ اور اُس پر فطرہ دینا واجب نہیں۔ البتہ مستحب ہے۔ اور اگر ایک صاع (احتیاطاً ۳½ سیر) سے زیادہ نہ ہو۔ تو بہتر یہ ہے کہ اپنے عیال میں جو کہ فقیر ہیں۔ دست گردان کرے۔ یعنی کسی ایک کو بحیثیت فطرہ دے۔ اور وہ دوسرے کو دے اور وہ تیسرے کو، حتیٰ کہ آخری شخص[2] تک پہنچ جائے۔ پس اُس کا جی چاہے تو عیال ہی سے کسی شخص کو دے دے یا کسی اور فقیر کو دے۔ پس جب یہ شرطیں جس شخص میں پائی جائیں تو اُس کا

---

[1] غنی ہونا شرط وجوب ہے شرط صحت نہیں ہے۔ یعنی اگر غیر غنی شخص بھی ادا کرنا چاہے تو ادا کر سکتا ہے کوئی امر مانع نہیں ہے (آقائے محسن حکیم مدظلہ)

[2] بشرطیکہ سب بالغ، عاقل اور مسلمان ہوں ۱۲

اپنا فطرہ بھی واجب ہے۔ اور اُس شخص کا بھی جو عیال میں داخل ہو۔ خواہ اس کا نفقہ فطرہ دینے والے پر واجب ہو یا نہ ہو۔ اور وہ بالغ ہو یا نابالغ۔ اور آزاد ہو یا غلام و کنیز۔ اسی طرح اُس مہمان کا فطرہ بھی واجب ہے۔ جو عیال میں محسوب ہو جائے۔ اگرچہ وہ آخر ماہ رمضان میں جب کہ عید کا چاند ظاہر ہو، مہمان ہوا ہو۔ البتہ چاند ہو چکنے کے بعد مہمان ہو تو اُس کا فطرہ میزبان کے ذمّہ واجب نہیں ہے۔ اور اگر میزبان فقیر ہو۔ اور مہمان غنی ہو تو خود مہمان پر اپنا فطرہ واجب ہوگا۔

فطرہ چاند رات کو غروب آفتاب کے وقت سے واجب ہو جاتا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ رات ہی میں علیحدہ کر لے اور فطرہ نکالنے میں نماز عید کے وقت سے زیادہ تاخیر[1] جائز نہیں ہے۔ اور اگر نماز عید کے بعد تک نہ نکالا ہو تو احوط یہ ہے کہ عید کی شام تک بہ نیت[2] قربت دے اور قضا یا ادا کی تصریح[3] نہ کرے۔ اور اگر فطرہ علیحدہ کر لیا ہو تو کسی خاص مستحق کے انتظار میں تاخیر جائز ہے۔

فطرہ کی مقدار ایک صاع ہے جو ایک عربی وزن ہے جو اسی تولہ کے سیر کے حساب سے قریباً سوا تین سیر بنتا ہے۔ احتیاطاً ساڑھے تین سیر دینا بہتر ہے۔ ایک فطرہ میں اس قدر گیہوں یا جَو یا خُرما وغیرہ جو چیز کھانے میں زیادہ استعمال ہوتی ہو، مستحق کو دی جائے۔ اور اگر بجائے جنس کے اس کی وہ قیمت دی جائے جو نکالنے کے وقت ہو تو بھی کافی ہے۔

مستحقین فطرہ فقراء ہیں۔ اور بہتر یہ ہے کہ اعزّا کو غیروں پر ترجیح دے۔ اور اعزّا کے بعد ہمسایوں کو اور ان کے بعد اہلِ علم کو اَوروں پر مقدم کرے۔ اور زمانۂ غیبتِ امام میں بہتر یہ ہے کہ مجتہد جامع الشرائط کے حوالے کرے اور فطرہ لینے والے کے

---

۱ یہ حکم بر بنا احتیاط (وجوبی) ہے ۱۲ ۔ ۲ زکوٰۃ فطرہ کے ادا کرنے کا وقت روزِ عید ظہر تک ہے اور بنا بر احتیاط واجب وقتِ ظہر سے تاخیر نہ کرے (آقائے محسن حکیم) ۳ بلکہ احوط یہ ہے کہ قبل زوال فطرہ دیدے یا علیحدہ کرے اور اگر زوال سے بھی تاخیر ہو تو اسی دن دیدے یا علیحدہ کرے بلکہ اگر اُس دن بھی نہ دے تب بھی (احوط) (وجوبی) یہ ہے کہ فطرہ دے ۱۲

لئے شرط ہے کہ سیّد نہ ہو۔ لیکن اگر فطرہ دینے والا بھی سیّد ہو تو جائز ہے۔ اور یہ بھی شرط ہے کہ جو فقیر فطرہ لے اُس کا نفقہ فطرہ دینے والے پر واجب نہ ہو۔ اور اگر زوجہ اپنا فطرہ فقیر شوہر کو دے تو جائز ہے۔ ایک محتاج کو ایک فطرہ سے کم نہ دینا چاہیئے[۵] لیکن کئی فطرے ایک کو دے سکتے ہیں۔

نماز عید

عید کی نماز غیبت امام زمان علیہ السّلام کے زمانہ میں سُنّت ہے۔ اور اس کا وقت طلوعِ آفتاب سے لے کر زوالِ آفتاب تک ہے۔ تنہا بھی اور جماعت کے ساتھ بھی پڑھی جاسکتی ہے۔ اس نماز کی دو رکعت ہیں۔ یوں نیّت کرے کہ نماز عید فطر پڑھتا ہوں سُنّت قربۃً الی اللہ۔ پس تکبیرۃ الاحرام یعنی اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے۔ رکعت اوّل میں سورۃ الحمد اور یہ سورۃ پڑھے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ہ الَّذِیْ خَلَقَ فَسَوّٰى ہ وَالَّذِیْ قَدَّرَ فَهَدٰى ہ وَالَّذِیْ اَخْرَجَ الْمَرْعٰى ہ فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحْوٰى ہ سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰى ہ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ہ اِنَّهٗ یَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا یَخْفٰى ہ وَنُیَسِّرُكَ لِلْیُسْرٰى ہ فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ہ سَیَذَّكَّرُ مَنْ یَّخْشٰى ہ وَیَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى ہ الَّذِیْ یَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى ہ ثُمَّ لَا یَمُوْتُ فِیْهَا وَلَا یَحْیٰى ہ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ہ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ہ بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا ہ وَالْاٰخِرَةُ خَیْرٌ وَّاَبْقٰى ہ اِنَّ هٰذَا لَفِی الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ہ صُحُفِ اِبْرٰهِیْمَ وَمُوْسٰى ہ پھر ہاتھ اٹھا کے قنوت پڑھے۔ اور دعاء قنوت یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ اَهْلَ الْكِبْرِیَآءِ وَالْعَظَمَةِ وَاَهْلَ الْجُوْدِ وَالْجَبَرُوْتِ وَاَهْلَ الْعَفْوِ وَالرَّحْمَةِ وَاَهْلَ التَّقْوٰى وَالْمَغْفِرَةِ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ هٰذَا الْیَوْمِ الَّذِیْ جَعَلْتَهٗ لِلْمُسْلِمِیْنَ

[۵] اگر فقراء اتنے زیادہ ہوں کہ اُن کو ایک فطرہ بھی نہ دیا جاسکتا ہو تو کم دینا محلِّ اشکال ہے (آقائے محسن مدظلہ)

عِیۡدًا وَّلِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ ذُخۡرًا وَّشَرَفًا وَّ كَرَامَةً وَّ مَزِیۡدًا اَنۡ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنۡ تُدۡخِلَنِیۡ فِیۡ كُلِّ خَیۡرٍ اَدۡخَلۡتَ فِیۡهِ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ وَّاَنۡ تُخۡرِجَنِیۡ مِنۡ كُلِّ سُوۡٓءٍ اَخۡرَجۡتَ مِنۡهُ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُكَ عَلَیۡهِ وَعَلَیۡهِمۡ اَجۡمَعِیۡنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُكَ خَیۡرَ مَا سَئَلَكَ بِهٖ عِبَادُكَ الصَّالِحُوۡنَ وَ اَعُوۡذُ بِكَ مِمَّا اسۡتَعَاذَ مِنۡهُ عِبَادُكَ الۡمُخۡلَصُوۡنَ ۔

اس کے بعد تکبیر کہے۔ اور پھر ہاتھ اٹھا کر یہی دعا قنوت پڑھے۔ اسی طرح ہر مرتبہ تکبیر کہہ کے پانچ مرتبہ یہی قنوت پڑھے۔ پس رکوع و سجود بجالائے۔ اور کھڑا ہو۔ اور دوسری رکعت میں بعد الحمد کے یہ سورۃ پڑھے:۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝ وَالشَّمۡسِ وَضُحٰهَا ۝ وَالۡقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا ۝ وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰهَا ۝ وَالَّیۡلِ اِذَا یَغۡشٰهَا ۝ وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰهَا ۝ وَالۡاَرۡضِ وَمَا طَحٰهَا ۝ وَنَفۡسٍ وَّمَا سَوّٰهَا ۝ فَاَلۡهَمَهَا فُجُوۡرَهَا وَتَقۡوٰهَا ۝ قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ زَكّٰهَا ۝ وَقَدۡ خَابَ مَنۡ دَسّٰهَا ۝ كَذَّبَتۡ ثَمُوۡدُ بِطَغۡوٰهَا ۝ اِذِ انۡۢبَعَثَ اَشۡقٰهَا ۝ فَقَالَ لَهُمۡ رَسُوۡلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقۡیٰهَا ۝ فَكَذَّبُوۡهُ فَعَقَرُوۡهَا ۝ فَدَمۡدَمَ عَلَیۡهِمۡ رَبُّهُمۡ بِذَنۡۢبِهِمۡ فَسَوّٰهَا ۝ وَلَا یَخَافُ عُقۡبٰهَا ۝

اس کے بعد ہاتھ اٹھا کے پھر وہی قنوت پڑھے۔ بعدہٗ تکبیر کہے۔ اور پھر وہی قنوت پڑھے۔ اسی طرح ہر مرتبہ تکبیر کہہ کے چار مرتبہ وہی قنوت پڑھے۔ بعد ازاں رکوع و سجود و تشہد و سلام کہہ کر نماز کو تمام کرے۔ (اس کے بعد دو خطبے پڑھے جو صفحہ ۶۱۶ تا ۶۲۰ پر درج ہیں)

ماہ ذیقعدہ

ذی قعد کا مہینہ بھی حرمت والے مہینوں میں سے ہے کہ جن میں جدال و قتال حرام ہے۔ اس مہینہ کی گیارھویں تاریخ ولادت حضرت امام رضا علیہ السلام اور آخری

تاریخ شہادت حضرت امام محمد تقی علیہ السّلام ہے۔ ان تاریخوں میں زیارتِ جامعہ پڑھنی چاہیئے۔ اور اس مہینہ کی پچیسویں تاریخ دحوالارض ہے۔ یعنی اس روز کعبہ کے نیچے زمین بچھائی گئی۔ اور پہلے جس روز آسمان سے زمین پر رحمت نازل ہوئی یہی دن تھا۔ اسی روز کعبہ نصب ہوا۔ اور اسی روز کعبہ کی تعظیم کا حضرت آدم علیہ السلام کو حکم ہوا۔ بے حد مبارک تاریخ ہے۔ حضرت امیر المومنین علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جو شخص اس روز روزہ رکھے اور اس شب عبادت میں بسر کرے۔ اس کے لئے ایسے سو سال کی عبادت لکھی جائے گی جن میں دنوں کے روزے رکھے ہوں۔ اور راتوں میں عبادت کی ہو۔ اور ایک روایت میں ہے کہ اس روز دن چڑھے دو رکعت نماز پڑھنا سنّت ہے۔ ہر رکعت میں الحمد کے بعد پانچ مرتبہ سورۃ والشمس پڑھے اور نماز ختم کرنے کے بعد یہ دعا پڑھے۔

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ یَا مُقِیْلَ الْعَثَرَاتِ اَقِلْنِیْ عَثْرَتِیْ یَا مُجِیْبَ الدَّعْوَاتِ اَجِبْ دَعْوَتِیْ یَا سَمِیْعَ الدَّعْوَاتِ اِسْمَعْ صَوْتِیْ وَارْحَمْنِیْ وَتَجَاوَزْ عَنْ سَیِّئَاتِیْ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ۔

ماہِ ذی الحجّہ

ذی الحجہ کا مہینہ بے حد مبارک اور محترم ہے۔ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جو شخص پہلی تاریخ روزہ رکھے۔ خداوند عالم اُس کو ثواب کثیر عطا فرمائیگا آٹھویں تاریخ کو "یوم ترویہ" کہتے ہیں۔ بڑا بابرکت دن ہے۔ اس روز غسل کرنا سنّت ہے۔ اس دن کا روزہ ساٹھ برس کے گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے۔ پھر نویں تاریخ جسے "روز عرفہ" کہتے ہیں۔ یہ شب و روز دونوں بے حد مبارک ہیں۔ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے منقول ہے کہ شبِ عرفہ میں دعا قبول ہوتی ہے۔ یہ شب خداوند عالم سے مناجات کی رات ہے جو شخص اس شب توبہ کرے اُس کی توبہ قبول ہوگی۔ اس شب میں غسل اور حضرت امام حسین علیہ السّلام کی زیارت سُنّت مؤکدہ ہے جو شخص حج میں شریک نہ ہو سکے۔ اور نہ کربلا میں حاضر ہونے کا موقع ملے تو اُسے چاہیئے کہ

کسی بلند مقام پر یا وسیع جنگل میں حضرت امام حسین علیہ السّلام کی زیارت پڑھے پھر شام تک ذکرِ خدا میں مشغول رہے تاکہ اُن لوگوں کے ثواب میں شریک ہو جو حج میں معروف ہیں۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جب دعا میں مشغول ہو تو چاہیے کہ سو مرتبہ اللہ اکبر اور سو مرتبہ الحمدللہ اور سو مرتبہ سبحان اللہ اور سو مرتبہ لا الٰہ الّا اللہ اور سو مرتبہ قل ہو اللہ اور سو مرتبہ انّا انزلناہ اور سو مرتبہ آیۃ الکرسی اور سو مرتبہ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ اور سو مرتبہ درود پڑھے۔ پھر دُعا میں مشغول ہو۔ اور بہترین دُعا صحیفہ کاملہ کی دُعا ہے۔ اور جناب رسالت مآب صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے دُعائے روز عرفہ یہ منقول ہے۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کَالَّذِیْ تَقُوْلُ وَخَیْرًا مِّمَّا نَقُوْلُ وَفَوْقَ مَا یَقُوْلُ الْقَآئِلُوْنَ اَللّٰھُمَّ لَکَ صَلَوَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ وَلَکَ بَرَآءَتِیْ وَبِکَ حَوْلِیْ وَمِنْکَ تَوَّتِیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْفَقْرِ وَمِنْ وَسْوَاسِ الصَّدْرِ وَمِنْ شَتَاتِ الْاَمْرِ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ الرِّیَاحِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا تَجِیْءُ بِہِ الرِّیَاحُ وَاَسْئَلُکَ خَیْرَ اللَّیْلِ وَخَیْرَ النَّھَارِ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا وَّفِیْ لَحْمِیْ نُوْرًا وَّفِیْ دَمِیْ نُوْرًا وَّعِظَامِیْ وَعُرُوْقِیْ وَمَقَامِیْ وَمَقْعَدِیْ وَمَدْخَلِیْ وَمَخْرَجِیْ نُوْرًا وَّ اَعْظِمْ لِیَ النُّوْرَ یَا رَبِّ الْیَوْمَ اَلْقَاکَ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ اور حضرت امام رضا علیہ السّلام سے یہ دُعا منقول ہے۔ اَللّٰھُمَّ کَمَا سَتَرْتَ عَلَیَّ مَالَمْ اَعْلَمْ فَاغْفِرْلِیْ مَا تَعْلَمُ وَکَمَا وَسِعَنِیْ عِلْمُکَ فَلْیَسَعْنِیْ عَفْوُکَ وَکَمَا بَدَأْتَنِیْ بِالْاِحْسَانِ فَاَتِمَّ نِعْمَتَکَ بِالْغُفْرَانِ وَکَمَا اَکْرَمْتَنِیْ بِمَعْرِفَتِکَ فَاشْفَعْھَا بِمَغْفِرَتِکَ وَکَمَا عَرَّفْتَنِیْ وَحْدَانِیَّتَکَ فَاَکْرِمْنِیْ بِطَاعَتِکَ وَکَمَا عَصَمْتَنِیْ مِمَّا لَمْ اَکُنْ اَعْتَصِمُ مِنْہُ اِلَّا بِعِصْمَتِکَ

اَلسُّرعَةَ فِی هٰذَا الدَّهرِ سُرُوْرٌ وَّ بَشَارَةٌ۔

فَاغْفِرْلِی مَا لَوْشِئْتَ عَصِمْتَنِیْ مِنْهُ یَا جَوَّادُ یَا کَرِیْمُ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ۔ اور حضرت امام موسیٰ کاظمؑ سے یہ دُعا منقول ہے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ اِنْ تُعَذِّبْنِیْ فَبِاُمُوْرٍ قَدْ سَلَفَتْ مِنِّیْ وَاَنَا بَیْنَ یَدَیْكَ بِرُمَّتِیْ وَاِنْ تَعْفُ عَنِّیْ فَاَهْلُ الْعَفْوِ اَنْتَ یَا اَهْلَ الْعَفْوِ یَا اَحَقَّ مَنْ عَفَا اِغْفِرْلِیْ وَلِاِخْوَانِیْ۔

اس مہینہ کی ساتویں تاریخ حضرت امام محمد باقر علیہ السّلام کی شہادت ہے۔ لہذا زیارت جامعہ پڑھنی چاہیئے جو باب زیارات میں مذکور ہے۔

عید الاضحیٰ

دسویں تاریخ ذی الحجہ کو عید الاضحےٰ یعنی عید قربان ہے۔ یہ دن اور رات بہت مبارک ہیں۔ یہ رات اُن چار شبوں میں سے ہے۔ جن میں جاگنے اور عبادت کی بے حد تاکید ہے۔ اس شب و روز میں غسل و زیارت امام حسین علیہ السّلام سُنّتِ مؤکدہ ہے اور عید قربان کی نماز کی ترکیب بھی وہی ہے جو ماہ شوال میں عید الفطر کے متعلق بیان کی گئی ہے۔ اور مستحب ہے کہ عید قربان کے روز نماز ظہر سے بارہویں تاریخ کی نماز صبح تک ہر نماز کے بعد یہ تکبیریں پڑھے۔ اور جو لوگ مقامِ منیٰ میں ہوں وہ تیرھویں تاریخ کی نماز صبح تک تکبیریں پڑھیں۔ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ عَلٰی مَا هَدَانَا اَللّٰهُ اَکْبَرُ عَلٰی مَا رَزَقَنَا مِنْ بَهِیْمَةِ الْاَنْعَامِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی مَا اَبْلَانَا ۔

قربانی

عید قربان کو قربانی کرنا سنّتِ مؤکدہ ہے بلکہ جو شخص قدرت رکھتا ہے۔ اُس پر بعض فقہاء کے نزدیک واجب ہے۔ اور قربانی گیارہویں اور بارہویں تاریخ کو بھی ہو سکتی ہے۔ اور حج میں تیرھویں کو بھی کر سکتے ہیں۔ ایک مرتبہ حضرت اُمّ سلمہؓ اُمّ المومنین نے

اس کام میں جلدی کرنی خوشی اور مسرت کا باعث ہے۔

جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی خدمت میں عرض کیا کہ عید قربان قریب ہے میرے پاس قربانی کے جانور کی قیمت نہیں۔ آیا میں قرض لے کر قربانی کر سکتی ہوں تو حضرت نے فرمایا۔ ہاں قرض لے کر قربانی کرو۔ یقیناً وہ قرض ادا ہو جائے گا۔ قربانی کے لئے اونٹ یا گائے یا بھیڑ یا بکرا ہونا چاہیئے۔ سُنّت ہے کہ اگر اونٹ یا گائے ہو تو مادہ اور اگر بھیڑ یا بکری ہو تو نر۔ بہتر ہے کہ ذی الحجہ کے پہلے دہیہ میں جانور کو خریدے لیکن اس جانور کی قربانی کرنا مکروہ ہے جو گھر میں پلا ہو۔ اونٹ پانچ سال یا زیادہ کا ہو۔ اور گائے یا بکری دوسرے برس میں ہو بلکہ اگر پُورے دو سال کی ہو تو بہتر ہے اور بھیڑ چھ[1] مہینے کی کافی ہے اگر سات مہینے کی ہو گئی ہو تو بہتر ہے۔ اور جانور کے اعضاء میں کسی قسم کا عیب یا نقص نہ ہو۔ اندھا اور کانا اور لنگڑا، سینگ ٹوٹا، کان کٹا اور بہت دبلا نہ ہو۔ اور ضعیف، بوڑھا اور بیمار بھی نہ ہو۔ اور خصّی بھی نہ ہو۔ اگر بغیر خصی کا جانور ممکن نہ ہو تو جائز ہے۔ اور سُنّت ہے کہ خود اپنے ہاتھ سے ذبح کرے۔ اگر نہ کر سکے تو قصاب کے ہاتھ پر ہاتھ رکھے۔ اور شرائط ذبح کے مطابق ذبح کرنا چاہیئے اور سُنّت ہے کہ بوقتِ ذبح یہ دعا پڑھے۔

وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيفًا مُسْلِمًا وَمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ اِنَّ صَلوٰتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ۔ پس ذبح کرے اور کہے۔ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّيْ۔ اور اگر اس کے ساتھ مل کر کئی آدمیوں نے قربانی کی ہے تو کہے اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنَّا۔ اور کسی دوسرے ایک شخص کی طرف سے ہے تو کہے اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْهُ۔ اور اگر کئی اشخاص کی طرف سے ہے تو کہے اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْهُمْ بہتر یہ ہے کہ هُمْ یا مِنَّا کی جگہ پر اُن لوگوں کا نام لیا جائے جن کی طرف سے قربانی ہے۔ سُنّت ہے کہ قربانی کی کھال اور گلا اور پائے وغیرہ مستحق کو دے دیئے جائیں اور ان چیزوں کو قصاب کی اُجرت میں لگا دینا یا کھال یا اُس کی قیمت کو تصدّق نہ کرنا عمل صحیح نہیں ہے اور اگر قصاب مومن و پریشان حال ہو تو بطور تصدق اُسے دیدے۔ گوشت کا

[1] احوط یہ ہے کہ ایک سال پورا کر کے دوسرے سال میں داخل ہو چکی ہو (آقائے محسن الحکیم مدظلہ العالی)

لَا تَفْعَلْ مَا عَزَمْتَ اِلَّا بِمُشَاوَرَةِ مَنْ تُحِبُّهُ وَ يُحِبُّكَ فَلَا تُخَالِفْهُ۔

ایک حصّہ فقراء و مساکین میں تقسیم کرے۔ ایک حصّہ ہمسایوں کو دے۔ اور ایک حصّہ اپنے اور اپنے عیال کے تصرّف میں لائے۔ اور نماز عید پڑھنے کے بعد قربانی کے گوشت سے افطار کرے۔ اگر ایک جانور اپنے لئے اور ایک اپنے اہل و عیال کے لئے قربانی کرے تو بہتر ہے بلکہ اگر اپنے ماں باپ اور اولاد اور دوسرے عزیزوں کی طرف سے جو مر گئے ہوں، قربانیاں کرے تو بھی اچھا ہے۔ اور اگر صرف ایک ہی قربانی اپنے اور اپنے عیال کی طرف سے کرے تو بھی کافی ہے۔ بلکہ اگر ایک شخص قربانی پر قادر نہ ہو تو سات آدمی بلکہ ستر آدمیوں تک ایک قربانی میں شریک ہو سکتے ہیں۔

عید غدیر

ماہ ذی الحجہ کی اٹھارویں تاریخ عید غدیر ہے کہ اسی دن خداوند عالم نے دین کو کامل فرمایا اور جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے غدیر خم کے موقع پر حضرت امیر المومنین علیہ السّلام کو اپنا خلیفہ و جانشین مقرر فرمایا۔ یہ بے حد مبارک روز ہے حضرت امام رضا علیہ السّلام سے منقول ہے کہ بروز قیامت عرش خدا کے سامنے چار روز ایسی زیب و زینت کے حاضر کئے جائیں گے۔ جس طرح دلہن کو آراستہ کرتے ہیں ایک روز جمعۃ المبارک۔ ایک روز عید الفطر۔ ایک روز عید قربان اور ایک روز عید غدیر اور ان سب میں عید غدیر کا دن ایسا ہو گا کہ جیسے ستاروں میں چاند ہوتا ہے۔ یہ دعا کے قبول ہونے کا دن ہے۔ عمدہ لباس پہننے کا دن ہے۔ محمد و آل محمد علیہم السّلام پر صلوات بھیجنے کا دن ہے۔ گناہوں کے ترک کرنے کا دن ہے۔ خدا کی عبادت کرنے کا دن ہے اور روزہ داروں کے روزے کھلوانے کا دن ہے۔ یہ وہ دن ہے کہ جس میں ایک مومن دوسرے مومن کا چہرہ دیکھ کر تبسّم کرے اور جو ایسا کرے گا تو خداوند عالم بروز قیامت اُس پر رحمت کی نظر فرمائے گا۔ اُس کی حاجتیں بر لائے گا۔ جو مومن اس روز ایک دوسرے سے معانقہ و مصافحہ کرے تو یہ کلمات کہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَنَا مِنَ الْمُتَمَسِّكِيْنَ بِوِلَايَةِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْاَئِمَّةِ الْمَعْصُوْمِيْنَ

عَلَيْهِمُ السَّلَامُ۔ آج دن کے روزہ کا بہت بڑا ثواب ہے۔ اور آج صدقہ دینا بھی بے حد اجر کا باعث ہے۔ چنانچہ ایک درہم صدقہ کا ثواب ہزار درہم صدقہ کے ثواب کے برابر ہے سُنّت ہے کہ اس روز اوّل وقت غسل کرے۔ اور قبل زوال دو رکعت نماز پڑھے، ہر رکعت میں ایک مرتبہ الحمد کے بعد دس مرتبہ سورۃ قل ہو اللہ اور دس مرتبہ سورۃ انّا انزلناہ اور دس مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھنی چاہیئے۔ یہ نماز ثواب عظیم کا موجب ہے۔ اس کے بعد جو دعا کی جائے خداوند عالم قبول فرمائے گا۔ اور اگر کسی وجہ سے یہ نماز نہ پڑھ سکے تو دو رکعت نماز جس سورۃ کے ساتھ چاہے پڑھے۔ بہتر یہ ہے کہ زوال کے قریب پڑھے۔ کیونکہ یہی وہ وقت تھا کہ رسُولِ خدا نے امیر المومنین علیہ السّلام کو غدیر خم پر اپنا قائم مقام مقرر کیا۔ اور اگر پہلی رکعت میں ایک دفعہ اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ اور دوسری رکعت میں قل ہو اللہ پڑھے تو بہتر ہوگا پھر نماز سے فارغ ہو کر سجدہ میں جائے۔ اور سو مرتبہ شُکْرًا لِلّٰہِ کہے، پھر سجدے سے اُٹھ کر بیٹھے، اور یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡ اَسْئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَ اَنَّكَ وَاحِدٌ اَحَدٌ صَمَدٌ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَكَ كُفُوًا اَحَدٌ وَّ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَ رَسُوْلُكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ يَا مَنْ هُوَ كُلَّ يَوْمٍ فِيْ شَاْنٍ كَمَا كَانَ مِنْ شَاْنِكَ اَنْ تَفَضَّلْتَ عَلَيَّ بِاَنْ جَعَلْتَنِيْ مِنْ اَهْلِ اِجَابَتِكَ وَ اَهْلِ دِيْنِكَ وَ اَهْلِ دَعْوَتِكَ وَوَفَّقْتَنِيْ لِذٰلِكَ فِيْ مُبْتَدَءِ خَلْقِيْ تَفَضُّلًا مِّنْكَ وَكَرَمًا وَّجُوْدًا ثُمَّ اَرْدَفْتَ الْفَضْلَ فَضْلًا وَّالْجُوْدَ جُوْدًا وَّالْكَرَمَ كَرَمًا رَاْفَةً مِّنْكَ وَرَحْمَةً اِلٰى اَنْ جَدَّدْتَ ذٰلِكَ الْعَهْدَ لِيْ تَجْدِيْدًا بَعْدَ تَجْدِيْدِكَ خَلْقِيْ وَكُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا نَّاسِيًا سَاهِيًا غَافِلًا فَاَتْمَمْتَ نِعْمَتَكَ بِاَنْ ذَكَّرْتَنِيْ ذٰلِكَ وَمَنَنْتَ بِهٖ عَلَيَّ وَهَدَيْتَنِيْ لَهٗ فَلْيَكُنْ مِّنْ شَاْنِكَ يَا اِلٰهِيْ وَ سَيِّدِيْ وَمَوْلَايَ اَنْ تُتِمَّ لِيْ ذٰلِكَ وَلَا تَسْلُبْنِيْهِ حَتّٰى تَتَوَفَّانِيْ عَلٰى ذٰلِكَ وَاَنْتَ عَنِّيْ رَاضٍ فَاِنَّكَ اَحَقُّ الْمُنْعِمِيْنَ اَنْ تُتِمَّ نِعْمَتَكَ عَلَيَّ اَللّٰهُمَّ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاَجَبْنَا دَاعِيَكَ بِمَنِّكَ فَلَكَ الْحَمْدُ

غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ اٰمَنَّا بِاللهِ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ
وَبِرَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَصَدَّقْنَا وَاَجَبْنَا دَاعِيَ
اللهِ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فِيْ مُوَالَاةِ مَوْلٰينَا وَمَوْلَى الْمُؤْمِنِيْنَ
اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيِّ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ عَبْدِ اللهِ وَاَخِيْ رَسُوْلِهٖ وَالصِّدِّيْقِ
الْاَكْبَرِ وَالْحُجَّةِ عَلٰى بَرِيَّتِهِ الْمُؤَيِّدِ بِهٖ نَبِيَّهٗ وَدِيْنَهُ الْحَقَّ
الْمُبِيْنَ عَلَمًا لِدِيْنِ اللهِ وَخَازِنًا لِعِلْمِهٖ وَعَيْبَةَ غَيْبِ اللهِ وَ
مَوْضِعَ سِرِّ اللهِ وَاَمِيْنَ اللهِ عَلٰى خَلْقِهٖ وَشَاهِدَهٗ فِيْ بَرِيَّتِهٖ
اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ
فَاٰمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا
مَعَ الْاَبْرَارِ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ فَاِنَّا يَا رَبَّنَا بِمَنِّكَ وَلُطْفِكَ اَجَبْنَا
دَاعِيَكَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ وَصَدَّقْنَاهُ وَصَدَّقْنَا مَوْلَى الْمُؤْمِنِيْنَ
وَكَفَرْنَا بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ فَوَلِّنَا مَا تَوَلَّيْنَا وَاحْشُرْنَا مَعَ
اَئِمَّتِنَا فَاِنَّا بِهِمْ مُؤْمِنُوْنَ مُوْقِنُوْنَ وَلَهُمْ مُسَلِّمُوْنَ اٰمَنَّا بِسِرِّهِمْ
وَعَلَانِيَتِهِمْ وَشَاهِدِهِمْ وَغَائِبِهِمْ وَحَيِّهِمْ وَمَيِّتِهِمْ وَرَضِيْنَا
بِهِمْ اَئِمَّةً وَّقَادَةً وَّسَادَةً وَّحَسْبُنَا بِهِمْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ اللهِ دُوْنَ
خَلْقِهٖ لَا نَبْتَغِيْ بِهِمْ بَدَلًا وَّلَا نَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِهِمْ وَلِيْجَةً وَّ
بَرِئْنَا اِلَى اللهِ مِنْ كُلِّ مَنْ نَّصَبَ لَهُمْ حَرْبًا مِّنَ الْجِنِّ
وَالْاِنْسِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ وَكَفَرْنَا بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ
وَالْاَوْثَانِ الْاَرْبَعَةِ وَاَشْيَاعِهِمْ وَاَتْبَاعِهِمْ وَكُلِّ مَنْ وَّالَاهُمْ
مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ مِنْ اَوَّلِ الدَّهْرِ اِلٰى اٰخِرِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نُشْهِدُكَ
اَنَّا نَدِيْنُ بِمَا دَانَ بِهٖ مُحَمَّدٌ وَّاٰلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ
وَقَوْلُنَا مَا قَالُوْا وَدِيْنُنَا مَا دَانُوْا بِهٖ مَا قَالُوْا بِهٖ قُلْنَا مَا دَانُوْا بِهٖ

دِیْنَا وَمَا اَنْکَرُوْا اَنْکَرْنَا وَّمَنْ وَّالَوْا وَالَیْنَا وَمَنْ عَادَوْا عَادَیْنَا وَمَنْ لَّعَنُوْا لَعَنَّا وَمَنْ تَبَرَّؤُا مِنْهُ تَبَرَّاْنَا مِنْهُ وَمَنْ تَرَحَّمُوْا عَلَیْهِ تَرَحَّمْنَا عَلَیْهِ اٰمَنَّا وَسَلَّمْنَا وَرَضِیْنَا وَاتَّبَعْنَا مَوَالِیْنَا صَلَوٰاتُ اللّٰهِ عَلَیْهِمْ اَللّٰهُمَّ فَتَمِّمْ لَنَا ذٰلِكَ وَلَا تَسْلُبْنَا وَاجْعَلْهُ مُسْتَقَرًّا ثَابِتًا عِنْدَنَا وَلَا تَجْعَلْهُ مُسْتَعَارًا وَّاَحْیِنَا مَا اَحْیَیْتَنَا عَلَیْهِ وَاَمِتْنَا اِذَا اَمَتَّنَا عَلَیْهِ اٰلُ مُحَمَّدٍ اَئِمَّتُنَا فَبِهِمْ نَاْتَمُّ وَاِیَّاهُمْ نُوَالِیْ وَعَدُوَّهُمْ عَدُوَّ اللّٰهِ نُعَادِیْ فَاجْعَلْنَا مَعَهُمْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ فَاِنَّا بِذٰلِكَ رَاضُوْنَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

پھر سجدہ میں جائے اور سو مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اور سو مرتبہ شُکْرًا لِلّٰہ کہے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام فرماتے ہیں کہ جو شخص یہ عمل بجالائے گا تو ایسا ہے کہ گویا اس نے غدیر خم پر رسُول خدا کے سامنے امیر المومنینؑ کی خلافت پر بیعت کی۔ اور یہ عمل کرنے والا شخص اُن لوگوں کی مانند ہے جو حضور صاحب الامر علیہ السّلام کے ساتھ آپ کے زیر علم ہوں گے۔ شب غدیر اور روز غدیر کو زیارت جناب امیر علیہ السّلام کی پڑھنا نہایت درجہ فضیلت رکھتا ہے جو زیارات کے باب میں مذکور ہے۔ بنا بر قول مشہور یہ ہے کہ آج کے روز مومنین باہم صیغۂ اخوت پڑھتے ہیں۔ چاہیے کہ ایک مومن اپنا دایاں ہاتھ اپنے برادر مومن کے داہنے ہاتھ پر رکھے اور یہ کہے۔ اٰخَیْتُكَ فِی اللّٰهِ وَصَافَیْتُكَ فِی اللّٰهِ وَصَافَحْتُكَ فِی اللّٰهِ وَعَاهَدْتُّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ وَكُتُبَهٗ وَرُسُلَهٗ وَاَنْبِیَآءَهٗ وَالْاَئِمَّةَ الْمَعْصُوْمِیْنَ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ عَلٰٓی اَنِّیْ اِنْ كُنْتُ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَالشَّفَاعَةِ وَاُذِنَ لِیْ بِاَنْ اَدْخُلَ الْجَنَّةَ لَآ اَدْخُلُهَآ اِلَّا وَاَنْتَ مَعِیْ۔ پس وہ برادر مومن کہے۔ قَبِلْتُ بعدہ کہے۔ اَسْقَطْتُ عَنْكَ جَمِیْعَ حُقُوْقِ الْاُخُوَّةِ مَا خَلَا الدُّعَآءِ وَالزِّیَارَةِ وَالشَّفَاعَةِ۔

وَاحْذَرْ مَا تُوبِيتَ وَ اِلَّا فَلَا تَلُومَنَّ اِلَّا نَفْسَكَ ۔

عید مُباہلہ

ذی الحجہ کی چوبیسویں تاریخ کو روزِ عید مباہلہ ہے کہ جس میں آیہ مباہلہ نازل ہونے کے بعد نصاریٰ پر نفرین کرنے اور اُن پر عذاب کے نازل ہونے کی دُعا کے لئے جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حکم خداوندی کے ماتحت حضرت امیرالمومنین علی بن ابی طالب علیہ السّلام اور حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا اور امام حسن و امام حسین علیہما السّلام کو ساتھ لے کر دولت سرا سے باہر تشریف لائے۔ جب یہ پانچوں بزرگوار اُس مقام کے قریب پہنچے جو مباہلہ کے لئے مقرر تھا۔ تو نجران کے نصاریٰ ان نورانی اور پاکیزہ صورتوں کو دیکھ کر گھبرا اُٹھے۔ ان کو ایسا معلوم ہونے لگا کہ آسمان و زمین میں نزولِ عذاب کے آثار پیدا ہو رہے ہیں۔ ان میں سے جو سب سے بڑا عالم تھا وہ کہنے لگا کہ خدا کی قسم میں اس وقت ایسے چند مقدس چہرے دیکھ رہا ہوں کہ وہ اگر پہاڑ کو اپنے مقام سے ہٹ جانے کی دُعا کریں تو وہ بھی ہٹ جائے گا۔ اور اُس نے اپنی قوم سے کہا کہ ان سے ہرگز ہرگز مباہلہ نہ کرنا ورنہ سب کے سب ہلاک ہو جاؤ گے۔ چنانچہ نصاریٰ نے مباہلہ کی جرأت نہ کی اور ذلت کے ساتھ صلح کی اور جزیہ دینا قبول کیا۔ پس یہ دن دوستانِ محمدؐ و آلِ محمد علیہم السّلام کے لئے بڑی خوشی کا دن ہے کہ اس روز اسلام کو فتح عظیم حاصل ہوئی۔ اور خداوند عالم نے پنج تن پاکؑ کا خاص شرف دنیا کے سامنے ظاہر فرمایا۔ اسی روز حضرت امیرالمومنین علی علیہ السّلام نے بحالتِ رکوع سائل کو انگشتری عطا فرمائی۔ جس پر آپ کی شان میں آیۂ ولایت نازل ہوئی اس تاریخ غسل کرنا اور روزہ رکھنا سُنّت ہے۔ اور زیارت جامعہ کا پڑھنا مناسب ہے۔ فقراء و مساکین کو صدقہ دینا موجب ثواب عظیم ہے۔ اس تاریخ کی نماز بھی مثل نماز عید غدیر قبل از زوال دو رکعت ہے۔ ہر رکعت میں ایک دفعہ سورۃ الحمد کے بعد دس مرتبہ سورۃ قل ہو اللہ اور دس مرتبہ سورۃ انّا انزلناہ اور دس مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھے۔ اس کے بعد جو حاجت چاہے طلب کرے۔ انشاء اللہ العزیز قبول ہوگی۔ اور اس روز وہ دعا

جس بات کی نیت کی ہے اس سے پرہیز کرو ورنہ اپنے نفس کے علاوہ کسی کو ملامت نہ کرنا۔

پڑھنی چاہیے۔ جو جبرئیل امین رسولِ خدا کے پاس اُس دن لے کر نازل ہوئے۔ اس دعا کی بہت کچھ فضیلت و عظمت منقول ہے۔ جب کوئی اس دعا کو مانگتا ہے تو وہ مستجاب ہوتی ہے۔ وہ دعا یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ بَهَآئِكَ بِاَبْهَاهُ وَكُلُّ بَهَآئِكَ بَهِيٌّ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِبَهَآئِكَ كُلِّهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ جَلَالِكَ بِاَجَلِّهٖ وَكُلُّ جَلَالِكَ جَلِيْلٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِجَلَالِكَ كُلِّهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ جَمَالِكَ بِاَجْمَلِهٖ وَكُلُّ جَمَالِكَ جَمِيْلٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِجَمَالِكَ كُلِّهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَدْعُوْكَ كَمَآ اَمَرْتَنِيْ فَاسْتَجِبْ لِيْ كَمَا وَعَدْتَّنِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ عَظَمَتِكَ بِاَعْظَمِهَا وَكُلُّ عَظَمَتِكَ عَظِيْمَةٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِعَظَمَتِكَ كُلِّهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ نُّوْرِكَ بِاَنْوَرِهٖ وَكُلُّ نُوْرِكَ نَيِّرٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِنُوْرِكَ كُلِّهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ رَّحْمَتِكَ بِاَوْسَعِهَا وَكُلُّ رَحْمَتِكَ وَاسِعَةٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِرَحْمَتِكَ كُلِّهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَدْعُوْكَ كَمَآ اَمَرْتَنِيْ فَاسْتَجِبْ لِيْ كَمَا وَعَدْتَّنِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ كَمَالِكَ بِاَكْمَلِهٖ وَكُلُّ كَمَالِكَ كَامِلٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِكَمَالِكَ كُلِّهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ كَلِمَاتِكَ بِاَتَمِّهَا وَكُلُّ كَلِمَاتِكَ تَآمَّةٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِكَلِمَاتِكَ كُلِّهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ اَسْمَآئِكَ بِاَكْبَرِهَا وَكُلُّ اَسْمَآئِكَ كَبِيْرَةٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاَسْمَآئِكَ كُلِّهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَدْعُوْكَ كَمَآ اَمَرْتَنِيْ فَاسْتَجِبْ لِيْ كَمَا وَعَدْتَّنِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ عِزَّتِكَ بِاَعَزِّهَا وَكُلُّ عِزَّتِكَ عَزِيْزَةٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِعِزَّتِكَ كُلِّهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ مَّشِيَّتِكَ بِاَمْضَاهَا وَكُلُّ مَشِيَّتِكَ مَاضِيَةٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِمَشِيَّتِكَ كُلِّهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِقُدْرَتِكَ الَّتِيْ اسْتَطَلْتَ بِهَا عَلٰى كُلِّ

شَيْءٍ وَكُلُّ قُدْرَتِكَ مُسْتَطِيلَةٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِقُدْرَتِكَ كُلِّهَا
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَدْعُوْكَ كَمَا اَمَرْتَنِيْ فَاسْتَجِبْ لِيْ كَمَا وَعَدْتَنِيْ
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ عِلْمِكَ بِاَنْفَذِهٖ وَكُلُّ عِلْمِكَ نَافِذٌ اَللّٰهُمَّ
اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِعِلْمِكَ كُلِّهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ قَوْلِكَ بِاَرْضَاهُ
وَكُلُّ قَوْلِكَ رَضِيٌّ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِقَوْلِكَ كُلِّهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ
اَسْئَلُكَ مِنْ مَّسَآئِلِكَ بِاَحَبِّهَا وَكُلُّ مَسَآئِلِكَ اِلَيْكَ حَبِيْبَةٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ
اَسْئَلُكَ بِمَسَآئِلِكَ كُلِّهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَدْعُوْكَ كَمَا اَمَرْتَنِيْ فَاسْتَجِبْ
لِيْ كَمَا وَعَدْتَنِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ شَرَفِكَ بِاَشْرَفِهٖ وَ
كُلُّ شَرَفِكَ شَرِيْفٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِشَرَفِكَ كُلِّهٖ اَللّٰهُمَّ
اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ سُلْطَانِكَ بِاَدْوَمِهٖ وَكُلُّ سُلْطَانِكَ دَآئِمٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ
اَسْئَلُكَ بِسُلْطَانِكَ كُلِّهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ مُّلْكِكَ بِاَفْخَرِهٖ
وَكُلُّ مُلْكِكَ فَاخِرٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِمُلْكِكَ كُلِّهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ
اَدْعُوْكَ كَمَا اَمَرْتَنِيْ فَاسْتَجِبْ لِيْ كَمَا وَعَدْتَنِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ
اَسْئَلُكَ مِنْ عَلَآئِكَ بِاَعْلَاهُ وَكُلُّ عَلَآئِكَ عَالٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ
بِعَلَآئِكَ كُلِّهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ اٰيَاتِكَ بِاَعْجَبِهَا وَكُلُّ اٰيَاتِكَ
عَجِيْبَةٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاٰيَاتِكَ كُلِّهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ
مِنْ مَّنِّكَ بِاَقْدَمِهٖ وَكُلُّ مَنِّكَ قَدِيْمٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِمَنِّكَ
كُلِّهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَدْعُوْكَ كَمَا اَمَرْتَنِيْ فَاسْتَجِبْ لِيْ كَمَا وَعَدْتَنِيْ
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِمَا اَنْتَ فِيْهِ مِنَ الشُّئُوْنِ وَالْجَبَرُوْتِ
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِكُلِّ شَاْنٍ وَّكُلِّ جَبَرُوْتٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِمَا تُجِيْبُنِيْ
بِهٖ حِيْنَ اَسْئَلُكَ يَا اَللّٰهُ يَا لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْئَلُكَ بِبَهَآءِ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ يَا لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ
اَسْئَلُكَ بِجَلَالِ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ يَا لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْئَلُكَ بِلَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ
اَدْعُوْكَ كَمَا اَمَرْتَنِيْ فَاسْتَجِبْ لِيْ كَمَا وَعَدْتَنِيْ اَللّٰهُمَّ

اِنّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ رِزْقِکَ بِاَعَمِّهٖ وَکُلُّ رِزْقِکَ عَامٌّ اَللّٰهُمَّ اِنّیْ اَسْئَلُکَ
بِرِزْقِکَ کُلِّهٖ اَللّٰهُمَّ اِنّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ عَطَآئِکَ بِاَهْنَاۤئِهٖ وَکُلُّ عَطَآئِکَ
هَنِیْۤئٌ اَللّٰهُمَّ اِنّیْ اَسْئَلُکَ بِعَطَآئِکَ کُلِّهٖ اَللّٰهُمَّ اِنّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِکَ
بِاَعْجَلِهٖ وَکُلُّ خَیْرِکَ عَاجِلٌ اَللّٰهُمَّ اِنّیْ اَسْئَلُکَ بِخَیْرِکَ کُلِّهٖ
اَللّٰهُمَّ اِنّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ بِاَفْضَلِهٖ وَکُلُّ
فَضْلِکَ فَاضِلٌ اَللّٰهُمَّ اِنّیْ اَسْئَلُکَ بِفَضْلِکَ کُلِّهٖ
اَللّٰهُمَّ اِنّیْ اَدْعُوْکَ کَمَآ اَمَرْتَنِیْ فَاسْتَجِبْ لِیْ کَمَا وَعَدْتَنِیْ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّابْعَثْنِیْ عَلَی الْاِیْمَانِ بِکَ
وَالتَّصْدِیْقِ بِرَسُوْلِکَ عَلَیْهِ وَاٰلِهِ السَّلَامُ وَالْوِلَایَةِ لِعَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ
وَالْبَرَآئَةِ مِنْ عَدُوِّهٖ وَالْاِئْتِمَامِ بِالْاَئِمَّةِ مِنْ اٰلِ مُحَمَّدٍ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ
فَاِنّیْ قَدْ رَضِیْتُ بِذٰلِکَ یَا رَبِّ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَ
رَسُوْلِکَ فِی الْاَوَّلِیْنَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
فِی الْمَلَاِ الْاَعْلٰی وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِی الْمُرْسَلِیْنَ اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُحَمَّدَنِ
الْوَسِیْلَةَ وَالشَّرَفَ وَالْفَضِیْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الْکَبِیْرَةَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّقَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْمَآ اٰتَیْتَنِیْ
وَاحْفَظْنِیْ فِیْ غَیْبَتِیْ وَفِیْ کُلِّ غَآئِبٍ هُوَ لِیْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّابْعَثْنِیْ عَلَی الْاِیْمَانِ بِکَ وَالتَّصْدِیْقِ بِرَسُوْلِکَ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَسْئَلُکَ خَیْرَ الْخَیْرِ رِضْوَانَکَ وَالْجَنَّةَ
وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ الشَّرِّ سَخَطِکَ وَالنَّارِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاحْفَظْنِیْ مِنْ کُلِّ مُصِیْبَةٍ وَّمِنْ کُلِّ بَلِیَّةٍ وَّمِنْ کُلِّ
عُقُوْبَةٍ وَّمِنْ کُلِّ فِتْنَةٍ وَّمِنْ کُلِّ بَلَاۤءٍ وَّمِنْ کُلِّ شَرٍّ وَّمِنْ کُلِّ مَکْرُوْهٍ
وَّمِنْ کُلِّ مُصِیْبَةٍ وَّمِنْ کُلِّ اٰفَةٍ نَزَلَتْ اَوْ تَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ اِلَی
الْاَرْضِ فِیْ هٰذِهِ السَّاعَةِ وَفِیْ هٰذِهِ اللَّیْلَةِ وَفِیْ هٰذَا الْیَوْمِ وَ

اَلْمُتَوَكِّلُ عَلَى اللّٰهِ مَحْفُوْظٌ۔

فِيْ هٰذَا الشَّهْرِ وَفِيْ هٰذِهِ السَّنَةِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاقْسِمْ لِيْ مِنْ كُلِّ سُرُوْرٍ وَّمِنْ كُلِّ بَهْجَةٍ وَّمِنْ كُلِّ اسْتِقَامَةٍ وَّمِنْ كُلِّ فَرَجٍ وَّمِنْ كُلِّ عَافِيَةٍ وَّمِنْ كُلِّ سَلَامَةٍ وَّمِنْ كُلِّ كَرَامَةٍ وَّمِنْ كُلِّ رِزْقٍ وَّاسِعٍ حَلَالٍ طَيِّبٍ وَّمِنْ كُلِّ نِعْمَةٍ وَّمِنْ كُلِّ سَعَةٍ نَزَلَتْ اَوْ تَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ فِيْ هٰذِهِ السَّاعَةِ وَفِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَفِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَفِيْ هٰذَا الشَّهْرِ وَفِيْ هٰذِهِ السَّنَةِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَتْ ذُنُوْبِيْ قَدْ اَخْلَقَتْ وَجْهِيْ عِنْدَكَ وَحَالَتْ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ وَغَيَّرَتْ حَالِيْ عِنْدَكَ فَاِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِنُوْرِ وَجْهِكَ الَّذِيْ لَا يُطْفَاُ وَبِوَجْهِ مُحَمَّدٍ حَبِيْبِكَ الْمُصْطَفٰى وَبِوَجْهِ وَلِيِّكَ عَلِيِّ الْمُرْتَضٰى وَبِحَقِّ اَوْلِيَآئِكَ الَّذِيْنَ انْتَجَبْتَهُمْ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَغْفِرَ لِيْ مَا مَضٰى مِنْ ذُنُوْبِيْ وَاَنْ تَعْصِمَنِيْ فِيْمَا بَقِيَ مِنْ عُمْرِيْ وَاَعُوْذُبِكَ اَللّٰهُمَّ اَنْ اَعُوْدَ فِيْ شَيْءٍ مِّنْ مَّعَاصِيْكَ اَبَدًا مَّا اَبْقَيْتَنِيْ حَتّٰى تَتَوَفَّانِيْ وَاَنَا لَكَ مُطِيْعٌ وَّاَنْتَ عَنِّيْ رَاضٍ وَّاَنْ تَخْتِمَ لِيْ عَمَلِيْ بِاَحْسَنِهٖ وَتَجْعَلَ لِيْ ثَوَابَهُ الْجَنَّةَ وَاَنْ تَفْعَلَ بِيْ مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ يَا اَهْلَ التَّقْوٰى وَيَا اَهْلَ الْمَغْفِرَةِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّارْحَمْنِيْ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

عید نوروز

نوروز وہ دن ہے کہ جس روز آفتاب برج حمل میں داخل ہوتا ہے جس کی تاریخ بحساب شمسی اکیس مارچ ہوتی ہے۔ اس دن کے بہت فضائل ہیں۔ حضرت معلّٰی بن خنیسؒ سے جو حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام کے خاص صحابی تھے، منقول ہے وہ کہتے ہیں میں نوروز کے دن حضرت کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ حضرت نے فرمایا کہ یہ وہ دن ہے کہ خداوند عالم نے اس روز بندوں کی روحوں سے اقرار لیا کہ اس کو وحدہٗ لا شریک

اللہ پر بھروسہ کرنے والا اس کی حفاظت میں ہے۔

سمجھیں اور کسی کو اُس کی عبادت میں شریک قرار نہ دیں۔ یہی پہلا وہ دن ہے کہ جس میں آفتاب نے اپنی پہلی کرن زمین پر ڈالی۔ اس دن حضرت نوح علیہ السّلام کی کشتی نے طوفان کے بعد کوہِ جودی پر قرار پکڑا۔ اس روز خداوند عالم نے اُن چند ہزار آدمیوں کو زندہ فرمایا جو طاعون کے خوف سے بھاگ گئے تھے اور دفعتہً خدا نے اُن سب کو موت دیدی۔ ایک مدّت کے بعد جب اُن کی ہڈیاں رہ گئیں تو ایک پیغمبر کا وہاں گزر ہوا۔ اس نے خداوند عالم سے سوال کیا کہ پالنے والے مجھے دکھا دے کہ تو کس طرح بوسیدہ ہڈیوں کو زندہ کرتا ہے خداوند عالم کی طرف سے وحی ہوئی کہ تم ان ہڈیوں پر پانی چھڑکو۔ چنانچہ اُس نبی نے اُن پر پانی چھڑکا۔ وہ سب بقدرتِ خدا زندہ ہو گئے۔ اسی وجہ سے سُنّت ہے کہ مومنین اُس روز ایک دوسرے پر پانی چھڑکیں یا خود اپنے اُوپر پانی ڈالیں اور غسل کریں۔ جو لوگ زندہ ہوئے وہ تیس ہزار تھے اور وہ پیغمبر حضرت خرقیل تھے۔ اسی روز امیر المومنین نے دوشِ مبارک رسولؐ پر چڑھ کر خانہ کعبہ میں بت شکنی کی۔ عید غدیر کا یہی روز تھا۔ اور اسی روز بعد قتلِ عثمان حضرت امیر المومنینؑ کو خلافتِ ظاہری بھی حاصل ہوئی۔ اسی روز امیر المومنینؑ نے خارجیوں سے جنگ نہروان میں فتح پائی۔ اور اسی روز حضور صاحب العصر عجل اللہ فرجہ کا ظہور ہوگا۔ اور اسی روز باقی امام بھی دُنیا کی طرف رجعت کریں گے۔ پھر صادق آل محمّد علیہ السّلام نے معلّیٰ سے فرمایا کہ یہ روز ہمارا اور ہمارے شیعوں کا ہے۔ اس روز غسل کرو پاک و پاکیزہ کپڑے پہنو۔ خوشبو لگاؤ۔ روزہ رکھو۔ اور نماز ظہرین اور نوافل سے فارغ ہو کر چار رکعت دو دو کر کے اس طرح بجا لاؤ کہ پہلی رکعت میں الحمد کے بعد دس مرتبہ سورۃ انا انزلناہ اور دوسری رکعت میں الحمد کے بعد دس مرتبہ سورۃ قل یا ایہا الکافرون اور تیسری رکعت میں الحمد کے بعد دس مرتبہ سورۃ قل ہو اللہ اور چوتھی رکعت میں الحمد کے بعد دس دس مرتبہ سورۃ قل اعوذ برب الفلق اور سورۃ قل اعوذ برب الناس پڑھو۔ اور نماز کے بعد سجدۂ شکر میں جا کر یہ دعا پڑھو۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ الْاَوْصِیَاۤءِ الْمَرْضِیِّیْنَ وَجَمِیْعِ اَنْبِیَاۤئِكَ وَرُسُلِكَ بِاَفْضَلِ صَلَوَاتِكَ وَبَارِكْ عَلَیْهِمْ بِاَفْضَلِ بَرَكَاتِكَ وَصَلِّ عَلٰی اَرْوَاحِهِمْ وَاَجْسَادِهِمْ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی

مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ لَنَا فِیْ یَوْمِنَا هٰذَا الَّذِیْ فَضَّلْتَهٗ وَكَرَّمْتَهٗ وَشَرَّفْتَهٗ وَعَظَّمْتَ خَطَرَهٗ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْمَا اَنْعَمْتَ بِهٖ عَلَیَّ حَتّٰی لَا اَشْكُرَ اَحَدًا غَیْرَكَ وَوَسِّعْ عَلَیَّ فِیْ رِزْقِیْ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اَللّٰهُمَّ مَا غَابَ عَنِّیْ فَلَا یَغِیْبَنَّ عَنِّیْ عَوْنُكَ وَحِفْظُكَ وَمَا فَقَدْتُّ مِنْ شَیْءٍ فَلَا تُفْقِدْنِیْ عَوْنَكَ عَلَیْهِ حَتّٰی لَا اَتَكَلَّفَ مَا لَا اَحْتَاجُ اِلَیْهِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔

حضرت فرماتے ہیں کہ جب تم ایسا کرو گے تو تمہارے پچاس سال کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ اور یا ذاالجلال والاکرام بہت کہتے رہو۔ اور بعض روایات میں ہے کہ تحویل کے وقت یہ دعا پڑھے بلکہ لکھا ہے کہ تین سو چھیاسٹھ مرتبہ پڑھے۔ یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ وَالْاَبْصَارِ یَا مُدَبِّرَ اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ یَا مُحَوِّلَ الْحَوْلِ وَالْاَحْوَالِ حَوِّلْ حَالَنَا اِلٰی اَحْسَنِ الْحَالِ، اور مشہور ہے کہ جو شخص یہ سات سلام نوروز کے دن مشک و زعفران سے چینی کے برتن میں لکھ کر گلاب سے دھو کر پیئے۔ تو وہ سال بھر تک درد و رنج اور جانوروں کے زہر سے محفوظ رہے گا۔ سَلَامٌ عَلٰی نُوْحٍ فِی الْعَالَمِیْنَ سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ سَلَامٌ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ سَلَامٌ عَلٰی مُوْسٰی وَهَارُوْنَ سَلَامٌ عَلٰی اِلْیَاسِیْنَ سَلَامٌ عَلَیْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خَالِدِیْنَ سَلَامٌ هِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ۔ اور مرقوم ہے کہ تحویل کے وقت مشک و زعفران سے یہ نقش لکھ کر اپنے پاس رکھے یا پیئے الا ۹ ااا ۹ اااآ ااا ھ یحطے۔ اور منقول ہے کہ جو شخص سورۃ بنی اسرائیل (پ۱۵) سورۃ نور (پ۱۸) سورۃ حدید (پ۲۷) سورۃ حشر (پ۲۸) سورۃ صف (پ۲۸) سورۃ معارج (پ۲۹) اور سورۃ اعلیٰ (پ۳۰) کی تلاوت نوروز کے دن کرے گا وہ تمام سال ہر قسم کی بلاؤں سے محفوظ رہے گا۔ اور اسی دن یہ دعا سال بھر تمام بلاؤں سے محفوظ رہنے کے لئے پانی پر پڑھ کر مکان کے چاروں گوشوں میں چھڑکتے اور پیتے ہیں۔ اَللّٰهُ رَبِّیْ رَبِّیَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ رَبِّیَ اللّٰهُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ حَسْبُنَا اللّٰهُ رَبِّیْ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا مِنَ الْقَحْطِ وَالطَّاعُوْنِ وَالْغَرَقِ

خوف نہ کر کیونکہ اللہ کے پاس بہت سی مہربانیاں ہیں۔

وَالْحَرْقِ وَالْمَوْتِ وَسُوْءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ وَشَرِّ كِتَابٍ سَبَقَ رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ پھر سات مرتبہ پڑھے اِنَّا مُوْقِنُوْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَمُظْهِرِ لُطْفِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ:

آبِ نیساں

نوروز سے تئیس دن کے بعد نیساں کا مہینہ شروع ہو جاتا ہے جو تیس روز کا ہے اس مہینے میں جو پانی برستا ہے، اُسے آبِ نیساں کہتے ہیں۔ جو شخص اُس پانی کو جمع کر کے اور اس پر سورۃ الحمد اور آیۃ الکرسی اور چاروں قل: قل یا ایھا الکافرون: قل ھواللہ، قل اعوذ برب الفلق، قل اعوذ برب الناس اور سورۃ انا انزلناہ کو ستر ستر دفعہ پڑھے۔ اور پھر ستر مرتبہ اللہ اکبر اور ستر مرتبہ " لا الہ الا اللہ " اور ستر مرتبہ درود شریف پڑھے۔ اور پھر اُسے پیئے تو خداوند عالم اُس کے دل کو نور و روشنی اور فہم و فراست و بینائی سے بھر دے گا۔ اور اُس کی زبان پر کلماتِ حکمت جاری کرے گا۔ اور اُس کے دل سے خیانت و غیبت اور بخل و حسد اور غرور و تکبّر و حرص کو دُور کرے گا۔ اور اُسے تمام آفات و بلیّات سے محفوظ رکھے گا۔ اور جو کوئی شخص سات روز تک صبح و شام اس پانی (آبِ نیساں) کو پیئے گا۔ تو اُس کے جسم اور ہڈیوں اور رگوں سے ہر قسم کے درد اور بیماریاں اور روگ دُور ہو جائیں گے۔ اور جس عورت کے لڑکا نہ ہوتا ہو۔ اور وہ اس نیّت سے اس پانی کو پیئے تو خداوند عالم اُس کو فرزند عطا فرمائے گا۔ اور جو عورت بانجھ ہو تو وہ بفضلِ خدا حاملہ ہو جائے گی۔

.....☆.....

کتاب الحاجات و التعویذات

اس میں حاجتوں یعنی ادائے قرض، وسعت رزق
ازالۂ مصیبت و دفع خوف و نظر بد اور علاج امراض،
اور تعویذات و نقش اور اعمالِ سفر درج ہیں۔

تیرے لئے ٹھہرنا ہی بہتر ہے۔

اٹھائیسواں باب

بیان اعمال حاجات و وسعت رزق و ادائے قرض وغیرہ

آلام و مشکلات اور مصائب و شدائد کے دفعیہ و ازالہ کے لئے اور حاجات و مطالب میں کامیابی و کامرانی کے واسطے حضرت آئمہ معصومین علیہم السّلام سے بہت سی نمازیں اور دعائیں اور اوراد منقول ہیں جو مومن یا مومنہ صدق دل سے رجوعِ قلب اور الحاح و زاری کے ساتھ ان اعمال کو بجالائے تو انشاء اللہ العزیز اُسے کامیابی حاصل ہوگی۔ چند اعمال و ادعیہ کا ذکر کیا جاتا ہے۔

نمازِ حاجت

پہلی نماز۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جب کوئی شخص کسی غم میں مبتلا ہو تو دو رکعت نماز پڑھے۔ پہلی رکعت میں الحمد کے بعد ایک ہزار مرتبہ سُورۃ توحید اور دوسری رکعت میں الحمد کے بعد ایک دفعہ سورۃ توحید پڑھے۔ اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد خداوند عالم سے طلب حاجت کرے۔

دوسری نماز۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت ہے کہ جب کسی کو کوئی حاجت پیش آئے تو غسل کرے اور پاکیزہ کپڑے پہن کر مکان کی چھت پر دو رکعت نماز بجالائے۔ اور بعد ختم نماز سجدہ میں سو مرتبہ کہے یَا جِبْرَئِیْلُ یَا مُحَمَّدُ اَنْتُمَا کَافِیَانِ فَاکْفِیَانِیْ وَاَنْتُمَا حَافِظَانِ فَاحْفِظَانِیْ وَاَنْتُمَا کَالِیَانِ فَاکْلِیَانِیْ۔ حضرت فرماتے ہیں کہ جو شخص اس عمل کو بجالائے۔ خداوند عالم اس کی حاجات برلائے گا۔

تیسری نماز۔ انہی حضرت سے منقول ہے کہ جو شخص کوئی حاجت رکھتا ہو۔ آدھی رات کو غسل کرے۔ پاکیزہ لباس پہنے۔ اور ایک کورے گھڑے یا لوٹے کو پانی سے بھر کر اس پر دس مرتبہ سورۃ انا انزلناہ پڑھے۔ اور پانی کو اپنی جا نماز کے گرد اور مقام سجدہ پر چھڑکے۔ پھر دو رکعت نماز پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد ایک مرتبہ سورۃ انا انزلناہ پڑھے۔ بعد ختم نماز دعا مانگے جو انشاء اللہ قبول ہوگی۔

چوتھی نماز۔ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ بروز جمعہ قبل نماز فریضہ چار رکعت نماز دو دو کرکے پڑھے۔ پہلی رکعت میں الحمد کے بعد ایک مرتبہ سورۃ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى اور پندرہ مرتبہ سورۃ توحید (سورۃ قل ھو اللہ) اور دوسری رکعت میں الحمد کے بعد سورۃ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ ایک مرتبہ اور سورۃ توحید پندرہ مرتبہ اور تیسری رکعت میں الحمد کے بعد سورۃ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ایک مرتبہ اور سورۃ توحید پندرہ مرتبہ اور چوتھی رکعت میں الحمد کے بعد سورۃ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ ایک مرتبہ اور سورۃ توحید پندرہ مرتبہ پڑھے۔ اور نماز کے بعد ہاتھوں کو بلند کرکے اپنی حاجت طلب کرے۔ انشاء اللہ اس کی حاجت روا ہوگی۔

پانچویں نماز۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب کسی شخص کو کوئی حاجت درپیش ہو تو وضو کرے۔ اور دو رکعت نماز مثل نماز صبح بجا لائے اور سلام کے بعد یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّكَ مَلِكٌ وَّاَنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ مُّقْتَدِرٌ وَّبِاَنَّكَ مَا تَشَآءُ مِنْ اَمْرٍ يَّكُوْنُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَّبِيِّ الرَّحْمَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ يَا مُحَمَّدُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَتَوَجَّهُ بِكَ اِلَى اللّٰهِ رَبِّكَ وَرَبِّيْ لِيُنْجِحَ لِيْ بِكَ طَلِبَتِيْ اَللّٰهُمَّ بِنَبِيِّكَ اَنْجِحْ لِيْ طَلِبَتِيْ بِمُحَمَّدٍ۔ پھر اپنی حاجت طلب کرے جو انشاء اللہ پوری ہوگی۔

اعمال وسعت رزق

حسب ذیل امور موجب سعادت و برکت اور وسعت رزق کا باعث ہیں۔

جس کام کا قصد کیا ہے اس میں استخارہ کرے اور اپنے سچے دوستوں سے مشورہ کرلے۔

تعقیبات نماز صبح و عصر کا پڑھنا بعد نماز صبح طلوع آفتاب تک جانماز پر بیٹھے رہنا مؤذن کی اذان سن کر اس کے الفاظ خود بھی دہرانا۔ صدقہ دینا۔ خویش و اقربا سے نیکی کرنا۔ خیانت نہ کرنا محسن کا شکریہ ادا کرنا۔ حرص و طمع ترک کرنا۔ جھوٹی قسم سے پرہیز کرنا۔ کھانے سے پہلے اور بعد ہاتھ دھونا۔ جو چیز دسترخوان پر گرے اس کا کھا لینا۔ گھر کے صحن میں جھاڑو دینا۔ پاخانہ میں کلام نہ کرنا۔ صبح کو طلب رزق میں جانا۔ استغفار کرنا۔ غروب آفتاب کے وقت چراغ روشن کرنا۔ یاقوت و فیروزہ وغیرہ کی انگوٹھی پہننا۔ برادر مومن کے لئے غائبانہ دعا کرنا۔ نماز پنج گانہ نہایت رجوع قلب سے پڑھنا اور رات کو باوضو سونا۔

حسب ذیل امور نحوست اور فقیری و تنگدستی کا باعث ہیں۔ گھر میں کوڑا کرکٹ رکھنا۔ رات کو جھاڑو دینا۔ مکڑی کا جالا گھر میں رکھنا۔ حمام میں پیشاب کرنا۔ بحالت جنابت کچھ کھانا۔ کھڑے ہو کر کنگھی کرنا۔ مغرب و عشا کے درمیان سونا۔ نماز صبح کے بعد طلوع آفتاب سے پہلے سو جانا۔ جو فقیر رات کو سوال کرے اسے کچھ نہ دینا۔ زنا کرنا۔ جھوٹ بولنا۔ گانا سننا۔ اظہار حرص کرنا۔ عزیزوں سے بدی کرنا۔ کھڑے ہو کر پیشاب کرنا۔ جلدی جلدی نماز پڑھنا۔ منہ سے چراغ بجھانا۔ لہسن، پیاز کے چھلکے جلانا۔ پیشاب کرنے کی جگہ پر وضو کرنا۔ قبر پر بیٹھنا۔ چوکھٹ پر بیٹھنا۔ بکریوں کے درمیان سے گزرنا۔ دانتوں سے ناخن کاٹنا اور پانی رات کو کھلا رکھنا۔

نماز وسعت رزق۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے منقول ہے۔ کہ مع مستحبات کے وضو کامل کرے۔ اور دو رکعت نماز بجا لائے۔ اور رکوع و سجود میں مستحبات ادا کرے۔ پھر نماز کے بعد یہ دعا پڑھے۔ یَامَاجِدُ یَا وَاحِدُ یَا کَرِیْمُ اَتَوَجَّهُ اِلَیْكَ بِمُحَمَّدٍ نَبِیِّكَ نَبِیِّ الرَّحْمَةِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَا مُحَمَّدُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اَتَوَجَّهُ بِكَ اِلَی اللّٰهِ رَبِّكَ وَرَبِّیْ وَرَبِّ كُلِّ شَیْءٍ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَهْلِ بَیْتِهٖ وَاَسْئَلُكَ نَفْحَةً کَرِیْمَةً مِّنْ نَفَحَاتِكَ وَفَتْحًا یَّسِیْرًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا

اَلَمَّ بِہٖ شَعْثِیْ وَ اَتَّقِیْ بِہٖ دِیْنِیْ وَ اَسْتَعِیْنُ بِہٖ عَلٰی عِیَالِیْ۔

دیگر نماز برائے زیادتی رزق۔ منقول ہے کہ ایک سائل نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میں مال دار تھا۔ سب مال تلف ہو گیا۔ اب تنگدستی وعسرت میں مبتلا ہوں۔ حضرت نے فرمایا کہ جب تُو گھر سے بازار جانے کا ارادہ کرے تو مسجد میں جا کر دو رکعت یا چار رکعت نماز پڑھے اور پھر کہے۔

غَدَوْتُ بِحَوْلِ اللّٰہِ وَقُوَّتِہٖ وَغَدَوْتُ بِلَا حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ وَّلٰکِنْ بِحَوْلِکَ وَقُوَّتِکَ یَا رَبِّ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ عَبْدُکَ اَلْتَمِسُ مِنْ فَضْلِکَ کَمَآ اَمَرْتَنِیْ فَیَسِّرْ لِیْ ذٰلِکَ وَ اَنَا خَافِضٌ فِیْ عَافِیَتِکَ۔

وُسعتِ رزق کی دُعائیں

(۱) حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے وسعتِ رزق کے لئے یہ دُعا منقول ہے۔ یَا رَازِقَ الْمُقِلِّیْنَ یَا رَاحِمَ الْمَسَاکِیْنَ یَا وَلِیَّ الْمُؤْمِنِیْنَ یَا ذَا الْقُوَّۃِ الْمَتِیْنِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَھْلِ بَیْتِہٖ وَارْزُقْنِیْ وَعَافِنِیْ وَاکْفِنِیْ مَآ اَھَمَّنِیْ

(۲) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ زیادتی رزق کے لئے نماز فریضہ کے درمیان سجدہ کی حالت میں یہ دعا پڑھنی چاہیئے۔ یَا خَیْرَ الْمَسْئُوْلِیْنَ وَیَا خَیْرَ الْمُعْطِیْنَ اُرْزُقْنِیْ وَارْزُقْ عِیَالِیْ مِنْ فَضْلِکَ فَاِنَّکَ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ۔

(۳) جنابِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے دفع افلاس کے لئے یہ دُعا مروی ہے۔ اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اِقْضِ عَنَّا الدَّیْنَ وَاَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ۔

(۴) آں حضرت صلعم سے بیماری و تنگ دستی دُور کرنے کے لئے یہ دُعا بھی منقول ہے۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ لَّہٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ

وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا۔

(۵) حضرت آئمہ معصومین علیہم السّلام سے منقول ہے کہ جو شخص اس دعا کو بروز جمعہ ستر مرتبہ پڑھے۔ اس پر تین جمعہ گزرنے نہیں پاتے مگر یہ کہ خدا اُس کو اپنے فضل سے غنی کر دیتا ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يَا مُفِيْدُ يَا غَفُوْرُ يَا وَدُوْدُ اَغْنِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَبِطَاعَتِكَ عَنْ مَّعْصِيَتِكَ وَبِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

(۶) ہر روز یہ دعا بھی بیس مرتبہ پڑھنا وارد ہے۔ وسعت روزی حاصل ہوگی۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ فَاِنَّهٗ لَا يَمْلِكُهَا اَحَدٌ غَيْرُكَ۔

(۷) جناب امیر علیہ السّلام سے منقول ہے کہ اگر دروازے طلب معاش کے کسی پر بند ہو جائیں تو یہ دعا پوست آہو پر لکھ کر اُس کپڑے میں رکھے جو وہ پہنتا ہو یا اپنے پاس رکھے۔ اور اپنے سے جدا نہ کرے۔ اللہ تعالےٰ اُس کا رزق وسیع کرے گا۔ اور طلب معاش کے دروازے ایسے راستے سے کھول دے گا کہ جہاں گمان بھی نہ ہو۔

اَللّٰهُمَّ لَا طَاقَةَ لِفُلَانِ ابْنِ فُلَانٍ بِالْجَهْدِ وَلَا صَبْرَ لَهٗ عَلَى الْبَلَاۤءِ وَلَا قُوَّةَ لَهٗ عَلَى الْفَقْرِ وَالْفَاقَةِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّلَا تَحْظُرْ عَلٰى فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ رِزْقَكَ وَلَا تُقَتِّرْ عَلَيْهِ سَعَةَ مَا عِنْدَكَ وَلَا تَحْرِمْهُ فَضْلَكَ وَلَا تَحْسِمْهُ مِنْ جَزِيْلِ قِسَمِكَ وَلَا تَكِلْهُ اِلٰى خَلْقِكَ وَلَا اِلٰى نَفْسِهٖ فَيَعْجِزَ عَنْهَا وَيَضْعُفَ عَنِ الْقِيَامِ فِيْمَا يُصْلِحُهٗ وَيُصْلِحُ مَا قِبَلَهٗ بَلْ تَفَرَّدْ بِلَمِّ شَعَثِهٖ وَتَوَلَّ لِيْ كِفَايَتَهٗ وَانْظُرْ اِلَيْهِ فِيْ جَمِيْعِ اُمُوْرِهٖ اِنَّكَ اِنْ وَكَلْتَهٗ اِلٰى خَلْقِكَ لَمْ يَنْفَعُوْهُ وَاِنْ اَلْجَاْتَهٗ اِلٰى اَقْرِبَاۤئِهٖ حَرَمُوْهُ وَاِنْ اَعْطَوْهُ اَعْطَوْهُ قَلِيْلًا نَّكِدًا وَّاِنْ مَنَعُوْهُ مَنَعُوْهُ كَثِيْرًا وَّاِنْ بَخِلُوْا فَهُمْ لِلْبُخْلِ اَهْلٌ اَللّٰهُمَّ اَغْنِ

اپنا اور اپنے باپ کا نام لے۔

وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ۔

(اپنا اور اپنے باپ کا نام لکھے) مِنْ فَضْلِكَ وَلَا تُخْلِهِ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُضْطَرٌّ اِلَيْكَ فَقِيْرٌ اِلٰى مَا فِيْ يَدَيْكَ وَاَنْتَ غَنِيٌّ عَنْهُ وَاَنْتَ بِهٖ خَبِيْرٌ عَلِيْمٌ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ۔

(۸) خواص قرآنی سورتوں میں ہے کہ جو کوئی سورۃ حجر (پارہ ۱۴) لکھ کر اپنی جیب میں رکھے یا اپنے بازو پر باندھے۔ خداوند عالم اُس کے رزق کو وسیع فرماتا ہے۔ سورۃ القارعہ (پارہ ۳۰) کے بارے میں یہی وارد ہے۔ سورۃ یوسف (پارہ ۱۲) کو لکھ کر اور اُس کو پانی سے دھو کر اُسے پینا بھی موجب زیادتی رزق ہے۔ اور جو کوئی سورۃ فاطر (پارہ ۲۲) کی ان آیات کو روئی کے کپڑے کے چار پارچوں پر لکھ کر مالِ تجارت میں رکھے، تو تجارت میں برکت اور منفعت میں زیادتی ہوگی۔ وہ آیات یہ ہیں۔ اِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ لِيُوَفِّيَهُمْ اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ اِنَّهٗ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ۔

ادعیۂ ادائے قرض

پہلی دعا۔ بروز جمعہ یہ دعا پڑھے اور بغیر قید جمعہ بھی وارد ہوئی ہے۔ اَللّٰهُمَّ اَغْنِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ۔

دوسری دعا۔ یہ دعا حضرت عیسیٰ علیہ السّلام نے ایک قرض دار شخص کو تعلیم فرمائی کہ اُسے پڑھے تاکہ خداوند عالم اُس کا قرض ادا کرے۔ اگرچہ کتنا ہی زیادہ ہو۔ اَللّٰهُمَّ يَا فَارِجَ الْهَمِّ وَمُنَفِّسَ الْغَمِّ وَمُذْهِبَ الْاَحْزَانِ وَمُجِيْبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّيْنَ وَرَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِيْمَهُمَا

اَنْتَ رَحْمَانِیْ وَ رَحْمَانُ کُلِّ شَیْءٍ فَارْحَمْنِیْ رَحْمَۃً تُغْنِیْنِیْ بِھَا عَنْ رَّحْمَۃِ مَنْ سِوَاكَ وَتَقْضِیْ بِھَا عَنِّی الدَّیْنَ۔

تیسری دعا۔ یہ دعا کثرت سے پڑھنا ادائے قرض کا باعث ہے یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ بِحُرْمَۃِ وَجْھِكَ الْکَرِیْمِ اقْضِ عَنِّیْ دَیْنِیْ۔

چوتھی دعا۔ قرض کی ادائیگی کے لئے یہ دعا بھی وارد ہے۔ یَا مَنْ یَّکْفِیْ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ وَّلَا یَکْفِیْ مِنْہُ شَیْءٌ یَّا اَللّٰہُ یَا رَبِّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاقْضِ عَنِّی الدَّیْنَ وَافْعَلْ بِیْ کَذَا وَ کَذَا (کذا و کذا) کی جگہ اپنی حاجات عرض کرے

پانچویں دعا۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ یا مولا میرا قرض لوگوں سے وصول نہیں ہوتا۔ حضرت نے فرمایا کہ تو یہ دعا پڑھ کہ اس سے ان لوگوں پر تیرے قرض کی ادائیگی آسان ہو جائے گی۔ اَللّٰھُمَّ ھَبْ لِیْ لَحْظَۃً مِّنْ لَّحَظَاتِكَ تُیَسِّرُ عَلٰی غُرَمَائِیْ بِھَا الْقَضَاءَ وَتُیَسِّرُ لِیْ بِھَا الْاِقْتِضَاءَ اِنَّكَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

چھٹی دعا۔ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ جو شخص معمولی طریقہ پر دو رکعت نماز پڑھ کر اس کو پڑھے تو خداوند عالم اس کے قرض کو ادا فرمائیگا اگرچہ اس قدر سونا ہو کہ جس سے روئے زمین بھر جائے۔ وہ دعا یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِیَدِكَ الْخَیْرُ اِنَّكَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ تُوْلِجُ اللَّیْلَ فِی النَّھَارِ وَتُوْلِجُ النَّھَارَ فِی اللَّیْلِ وَتُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ یَا رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَرَحِیْمَھُمَا تُعْطِیْ مِنْھُمَا مَنْ تَشَآءُ وَتَمْنَعُ مِنْھُمَا مَنْ تَشَآءُ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاقْضِ عَنِّیْ دَیْنِیْ۔

ساتویں دعا۔ جو حضرت امام زین العابدین علیہ السلام ادائے قرض کے لیے پڑھا

لَوْ دَفِيتَ فِي هٰذَا الْاَمْرِ مَعَ تَرَدُّدٍ اُتْرُكْ وَلَا تَغْتَمْ اَنْتَ بِخَيْرٍ

کرتے تھے وہ دعا یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّهَبْ لِيَ الْعَافِيَةَ مِنْ دَيْنٍ تُخْلِقُ بِهٖ وَجْهِيْ وَيَحَارُ فِيْهِ ذِهْنِيْ وَيَتَشَعَّبُ لَهٗ فِكْرِيْ وَيَطُوْلُ بِمُمَارَسَتِهٖ شُغُلِيْ وَاَعُوْذُ بِكَ يَارَبِّ مِنْ هَمِّ الدَّيْنِ وَفِكْرِهٖ وَشُغُلِ الدَّيْنِ وَسَهَرِهٖ فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَعِذْنِيْ مِنْهُ وَاَسْتَجِيْرُ بِكَ يَارَبِّ مِنْ ذِلَّتِهٖ فِي الْحَيَاةِ وَمِنْ تَبِعَتِهٖ بَعْدَ الْوَفَاةِ فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَجِرْنِيْ مِنْهُ بِوُسْعٍ فَاضِلٍ اَوْ كَفَافٍ وَّاصِلٍ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاحْجُبْنِيْ مِنَ السَّرَفِ وَالْاِزْدِيَادِ وَقَوِّمْنِيْ بِالْبَذْلِ وَالْاِقْتِصَادِ وَعَلِّمْنِيْ حُسْنَ التَّقْدِيْرِ وَاقْبِضْنِيْ بِلُطْفِكَ عَنِ التَّبْذِيْرِ وَاَجْرِ مِنْ اَسْبَابِ الْحَلَالِ اَرْزَاقِيْ وَوَجِّهْ فِيْ اَبْوَابِ الْبِرِّ اِنْفَاقِيْ وَازْوِعَنِّيْ مِنَ الْمَالِ مَا يُحْدِثُ لِيْ مَخِيْلَةً اَوْ تَاَدِّيًا اِلٰى بَغْيٍ اَوْ مَا اَتَعَقَّبُ مِنْهُ طُغْيَانًا اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيَّ صُحْبَةَ الْفُقَرَآءِ وَاَعِنِّيْ عَلٰى صُحْبَتِهِمْ بِحُسْنِ الصَّبْرِ وَمَا زَوَيْتَ عَنِّيْ مِنْ مَّتَاعِ الدُّنْيَا الْفَانِيَةِ فَاذْخَرْهُ لِيْ فِيْ خَزَآئِنِكَ الْبَاقِيَةِ وَاجْعَلْ مَا خَوَّلْتَنِيْ مِنْ حُطَامِهَا وَعَجَّلْتَ لِيْ مِنْ مَّتَاعِهَا بُلْغَةً اِلٰى جِوَارِكَ وَوُصْلَةً اِلٰى قُرْبِكَ وَذَرِيْعَةً اِلٰى جَنَّتِكَ اِنَّكَ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْمِ وَاَنْتَ الْجَوَادُ الْكَرِيْمِ

انتیسواں باب

بعض خوفناک امور کے متعلق اعمال

مُصیبت و غم و الم

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جس پر کوئی مصیبت نازل ہو تو اوّل بہ نیت طلب حاجت غسل کرے پھر دو رکعت نماز بجالائے ۔ اور بعد

فراغت نماز یہ دعا پڑھے۔ يَا فَارِجَ الْهَمِّ وَكَاشِفَ الْغَمِّ يَا رَحْمٰنَ
الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِيْمَهُمَا فَرِّجْ هَمِّيْ وَاكْشِفْ غَمِّيْ يَا اَللّٰهُ
الْوَاحِدُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ
لَهٗ كُفُوًا اَحَدٌ اِعْصِمْنِيْ وَطَهِّرْنِيْ وَاَذْهِبْ بِبَلِيَّتِيْ۔ اس کے
بعد آیۃ الکرسی اور سورۃ قل اعوذ برب الفلق اور سورۃ قل اعوذ برب الناس پڑھے۔

(۲) جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جس وقت کوئی
شخص غم میں مبتلا ہو یا کوئی تکلیف درپیش ہو تو یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُ رَبِّيْ لَا اُشْرِكُ
بِهٖ شَيْئًا تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ۔

(۳) حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کسی مہم کے درپیش ہونے یا کسی حادثہ و
اندوہ کے نازل ہونے کے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے يَا مَنْ تُحَلُّ بِهٖ عُقَدُ
الْمَكَارِهِ وَيَا مَنْ يَفْثَأُ بِهٖ حَدُّ الشَّدَائِدِ وَيَا مَنْ يُلْتَمَسُ مِنْهُ الْمَخْرَجُ
اِلٰى رَوْحِ الْفَرَجِ ذَلَّتْ لِقُدْرَتِكَ الصِّعَابُ وَتَسَبَّبَتْ بِلُطْفِكَ
الْاَسْبَابُ وَجَرٰى بِقُدْرَتِكَ الْقَضَاءُ وَمَضَتْ عَلٰى اِرَادَتِكَ الْاَشْيَاءُ
فَهِيَ بِمَشِيَّتِكَ دُوْنَ قَوْلِكَ مُؤْتَمِرَةٌ وَبِاِرَادَتِكَ دُوْنَ نَهْيِكَ مُنْزَجِرَةٌ
اَنْتَ الْمَدْعُوُّ لِلْمُهِمَّاتِ وَاَنْتَ الْمَفْزَعُ فِي الْمُلِمَّاتِ لَا يَنْدَفِعُ
مِنْهَا اِلَّا مَا دَفَعْتَ وَلَا يَنْكَشِفُ مِنْهَا اِلَّا مَا كَشَفْتَ وَقَدْ نَزَلَ بِيْ
يَا رَبِّ مَا قَدْ تَكَاَّدَنِيْ ثِقْلُهٗ وَاَلَمَّ بِيْ مَا قَدْ بَهَظَنِيْ حَمْلُهٗ وَبِقُدْرَتِكَ
اَوْرَدْتَّهٗ عَلَيَّ وَبِسُلْطَانِكَ وَجَّهْتَهٗ اِلَيَّ فَلَا مُصْدِرَ لِمَا اَوْرَدْتَّ
وَلَا صَارِفَ لِمَا وَجَّهْتَ وَلَا فَاتِحَ لِمَا اَغْلَقْتَ وَلَا مُغْلِقَ لِمَا
فَتَحْتَ وَلَا مُيَسِّرَ لِمَا عَسَّرْتَ وَلَا نَاصِرَ لِمَنْ خَذَلْتَ فَصَلِّ
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَافْتَحْ لِيْ يَا رَبِّ بَابَ الْفَرَجِ بِطَوْلِكَ وَاكْسِرْ
عَنِّيْ سُلْطَانَ الْهَمِّ بِحَوْلِكَ وَاَنِلْنِيْ حُسْنَ النَّظَرِ فِيْمَا شَكَوْتُ وَ
اَذِقْنِيْ حَلَاوَةَ الصُّنْعِ فِيْمَا سَاَلْتُ وَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّ

إِذَا وَجَدَتْ قَلْبُكَ نُهُوضًا فَافْعَلْ وَ إِلاَّ فَلَا ـ

فَرَجًا هَنِيئًا وَّاجْعَلْ لِّي مِنْ عِنْدِكَ مَخْرَجًا وَحِيًّا وَّلَا تَشْغَلْنِي بِالْإِهْتِمَامِ عَنْ تَعَاهُدِ فُرُوضِكَ وَاسْتِعْمَالِ سُنَّتِكَ فَقَدْ ضِقْتُ لِمَا نَزَلَ بِي يَا رَبِّ ذَرْعًا وَّامْتَلَأْتُ بِحَمْلِ مَا حَدَثَ عَلَيَّ هَمًّا وَّأَنْتَ الْقَادِرُ عَلَى كَشْفِ مَا مُنِيتُ بِهِ وَدَفْعِ مَا وَقَعْتُ فِيهِ فَافْعَلْ بِي ذٰلِكَ وَإِنْ لَّمْ أَسْتَوْجِبْهُ مِنْكَ يَا ذَا الْعَرْشِ الْعَظِيمِ وَذَا الْمَنِّ الْكَرِيمِ فَأَنْتَ قَادِرٌ يَّا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ اٰمِينَ رَبَّ الْعَالَمِينَ ٥

ادعیہ دفع خوف وغیرہ

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ محلِّ خوف میں یہ دعاء پڑھے۔ يَا كَافِيًا مِّنْ كُلِّ شَيْءٍ وَّلَا يَكْفِي مِنْكَ شَيْءٌ فِي السَّمٰوٰتِ الْأَرْضِ اِكْفِنِي مَا أَهَمَّنِي مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ

(۲) دعائے کفایۃ البلاء بڑی مشہور دعا ہے۔ جس کا پڑھنا ہر قسم کے خوف و ڈر سے امن و امان میں ہونے کا باعث ہے۔ اَللّٰهُمَّ بِكَ أُسَاوِرُ وَبِكَ أُحَاوِلُ وَبِكَ أَصُولُ وَبِكَ أَنْتَصِرُ وَبِكَ أَمُوتُ وَبِكَ أَحْيٰى أَسْلَمْتُ نَفْسِيَ إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِيَ إِلَيْكَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ خَلَقْتَنِي وَرَزَقْتَنِي وَسَرَرْتَنِي وَسَتَرْتَنِي وَبَيْنَ الْعِبَادِ بِلُطْفِكَ خَوَّلْتَنِيَ إِذَا هَوَيْتُ رَدَدْتَنِي وَإِذَا عَثَرْتُ أَقَلْتَنِي وَإِذَا مَرِضْتُ شَفَيْتَنِي وَإِذَا دَعَوْتُكَ أَجَبْتَنِي يَا سَيِّدِيَ اِرْضَ عَنِّي فَقَدْ أَرْضَيْتَنِي وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّاهِرِينَ ـ

(۳) حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام نے ارشاد فرمایا کہ جب تو کسی جابر حاکم کے پاس جائے جس سے تو خوف زدہ ہو۔ پس جس وقت تیری نظر اُس پر پڑے اس دعا کو پڑھ۔ ظالم کے ظلم سے محفوظ ہو جائے گا۔ يَا مَنْ لَّا يُظَامُ وَلَا يُرَامُ وَبِهٖ تَوَاصَلَتِ الْأَرْحَامُ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاكْفِنِي شَرَّهٗ بِحَوْلِكَ ـ

تو اپنے دل کو اگر مستعد پائے تو اس کام کو کرو ورنہ نہیں۔

(۴) انہی حضرت سے روایت ہے کہ جب کسی حاکم کے پاس جائے تو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ آخر تک پہلے اپنی داہنی طرف پڑھے۔ پھر اسی طرح بائیں جانب پڑھے۔ پھر آگے پھر پیچھے۔ پھر اُوپر پھر نیچے کی طرف پڑھے۔ اور اگر حاکم ستمگار کے پاس جانا ہو تو جب اُس کے چہرہ پر نظر پڑے۔ تو تین مرتبہ اسی کو پڑھے۔ اور پڑھتے وقت بائیں ہاتھ کی انگلیاں بند کرتا جائے اور جب تک اُس کے سامنے رہے۔ اُنگلیوں کو نہ کھولے۔

(۵) حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص کسی جابر و ظالم حاکم کے سامنے جائے اور اس سے ترساں ہو تو جس وقت اس کے مقابل ہو کہے کٓهٰيٰعٓصٓ اور ہر حرف پر داہنے ہاتھ کی ایک ایک انگلی بند کرتا جائے پھر کہے حٰمٓ عٓسٓقٓ اور اسی طرح بائیں ہاتھ کی انگلیاں بند کرے۔ اور اس کے بعد کہے۔ وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا۔ پھر اس کے سامنے اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں کھول دے شر سے محفوظ رہے گا۔

(۶) ظلمِ ظالم کے دفع کرنے کے لئے ایک مُشتِ خاک ایسی لے کہ جس پر دھوپ نہ پڑی ہو۔ یہ آیت پڑھے اور دُشمن کے منہ پر چھڑکے۔ خداوند عالم دشمن کو ذلیل و مغلوب فرمائے گا۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ طٰسٓمٓ تِلْكَ اٰيَاتُ الْكِتَابِ الْمُبِيْنِ لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۝ اِنْ نَّشَاْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ اٰيَةً فَظَلَّتْ اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خَاضِعِيْنَ ۝

(۷) جو شخص اس دعا کو ہر روز سات مرتبہ پڑھے وہ دشمنوں کے شر سے محفوظ رہے گا۔ اور وہ سب اس کے مطیع و منقاد ہو جائیں گے۔ وہ دعا یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ سَخِّرْ لِيْ اَعْدَآئِيْ كَمَا سَخَّرْتَ الرِّيْحَ لِسُلَيْمَانَ بْنَ دَاوٗدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَلَيِّنْهُمْ كَمَا لَيَّنْتَ الْحَدِيْدَ لِدَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَذَلِّلْهُمْ كَمَا ذَلَّلْتَ فِرْعَوْنَ لِمُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَهِّرْهُمْ كَمَا قَهَّرْتَ اَبَا جَهْلٍ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ كٓهٰيٰعٓصٓ حٰمٓ عٓسٓقٓ صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا

اَلْقُعُوْدُ فِیْ ھٰذَا الْاَمْرِ خَیْرٌ لَا تَعْجَلْ۔

یَرْجِعُوْنَ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَجَعَلْنَا مِنْ بَیْنِ اَیْدِیْھِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِھِمْ سَدًّا فَاَغْشَیْنٰھُمْ فَھُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ۔

رہائی قید کے لئے دعائیں

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس قید خانہ میں جبرئیل آئے۔ اور کہا کہ اے یوسفؑ ہر نماز کے بعد یہ دعا پڑھا کرو۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِّیْ فَرَجًا وَّ مَخْرَجًا وَّارْزُقْنِیْ مِنْ حَیْثُ اَحْتَسِبُ وَمِنْ حَیْثُ لَا اَحْتَسِبُ۔

(۲) وارد ہے کہ جو قیدی ان کلمات کو پڑھے۔ حق تعالےٰ اسے جلد نجات دے گا۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ۔

(۳) اگر کوئی شخص قید میں اس دعا کو ہر روز سات مرتبہ پڑھے۔ چند روز میں رہائی پائے۔ یَا مَنْ کَفَانِیْ مِنْ خَلْقِہٖ جَمِیْعًا وَّلَمْ یَکْفِنِیْ مِنْ خَلْقِہٖ اَحَدٌ سِوَاہُ یَا اَحَدُ مَنْ لَّا اَحَدَ لَہٗ اِنْقَطَعَ الرَّجَاءُ اِلَّا مِنْکَ یَا اَللّٰہُ فَاَغِثْنِیْ یَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ۔

(۴) ان کلمات کو قید میں بہت پڑھے۔ انشاءاللہ تعالےٰ جلد رہائی ہو جائے گی۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ وَالْمُعَافَاۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ۔

(۵) جو شخص قید میں سورۃ طور یا سورۃ انفطار یا سورۃ انا انزلناہ کو بہت پڑھے انشاءاللہ تعالےٰ بہت جلد قید سے رہائی پائے گا۔

گم شدہ اشیاء کے لئے دعائیں

اگر کوئی شخص غائب ہو۔ اور اس کی خبر نہ آتی ہو تو نصف شب کے بعد اٹھ کر گوشۂ خانہ میں کھڑا ہو جائے۔ اور بتوجہ ستر مرتبہ کہے۔ یَا مُعِیْدُ رُدَّ عَلَیَّ فُلَانًا[1] اسی ہفتہ

[1] فلاں کی جگہ اس کا نام لے۔

میں خدا چاہے تو خبر آئے۔

(۲) ایک کاغذ کے چاروں گوشوں پر اَلشَّہِیْدُ الْحَقُّ لکھے۔ اور نام گم شدہ کا کاغذ کے درمیان لکھے۔ اور نصف شب میں زیر آسمان کھڑے ہو کر ستّر مرتبہ یہی اسم کہے انشاء اللہ گم شدہ اور غائب کی خبر معلوم ہوگی۔

(۳) یہ دعا پڑھے۔ یَا جَامِعَ النَّاسِ لِیَوْمٍ لَّا رَیْبَ فِیْهِ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ اِجْمَعْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ...... اس چیز کا نام لے جو کھو گئی ہو۔ اللہ تعالٰی بسلامت پہنچا دے گا۔

(۴) اگر کوئی بھاگ گیا یا غائب ہو اس کے واپس لانے کے لئے اس دعا کو لکھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّ السَّمَآءَ سَمَاؤُكَ وَالْاَرْضَ اَرْضُكَ وَالْبَرَّ بَرُّكَ وَالْبَحْرَ بَحْرُكَ وَمَا بَیْنَهُمَا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ لَكَ فَاجْعَلِ الْاَرْضَ بِمَا رَحُبَتْ عَلٰی یہاں اس کا اور اس کے باپ کا نام لکھے۔ اَضْیَقَ مِنْ مَسْكِ جَمَلٍ وَّ خُذْ بِسَمْعِهٖ وَبَصَرِهٖ وَقَلْبِهٖ اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِیْ بَحْرٍ لُّجِّیٍّ یَّغْشٰهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ اِذَآ اَخْرَجَ یَدَهٗ لَمْ یَكَدْ یَرٰىهَا وَمَنْ لَّمْ یَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ اور اس دعا کے گرد آیۃ الکرسی لکھے۔ اور تین دن ہوا میں معلق لٹکائے پھر اس جگہ دفن کر دے جہاں وہ سوتا تھا۔

(۵) جب کوئی شخص بھاگ جائے تو اس دعا کو لکھے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اس کے آگے اس کا نام لکھے۔ مَغْلُوْلَةٌ اِلٰی عُنُقِهٖ اِذَآ اَخْرَجَهَا لَمْ یَكَدْ یَرٰىهَا وَمَنْ لَّمْ یَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ۔ اس کے بعد اس تعویذ کو لپیٹ کر لکڑی کی دو کھپچیوں میں رکھ کر جس گھر میں وہ سوتا تھا اس کے کسی تاریک گوشہ میں رکھ کر بھاری پتھر کے نیچے دبا دے انشاء اللہ گم شدہ کی خبر جلد ملے گی۔

(۶) سورۃ عبس وتولّٰی اور سورۃ والعادیات (پارہ ۳۰) کا پڑھنا گم شدہ کے ملنے اور غائب کی خبر آنے کا باعث ہے۔

ادعیہ دفع شیاطین و دفع سحر

جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شیاطین جنّ و انس کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے یہ دُعا منقول ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ مَا شَآءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ۝ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَآبَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَا صِيَتِهَا اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ؛

(۲) حضرت جبرئیل نے جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اُس دیو کے دفع کرنے کے لئے جو حضرتؐ کی طرف شعلۂ آتش ہاتھ میں لئے آ رہا تھا۔ یہ دعا تعلیم کی۔ جس وقت حضرتؐ نے اس دعا کو پڑھا۔ وہ دیو مُنہ کے بل گر پڑا۔ اور وہ آگ بھی خاموش ہو گئی وہ دُعا یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اَعُوْذُ بِنُوْرِ وَجْهِ اللّٰهِ وَكَلِمَاتِهِ التَّآمَّاتِ الَّتِيْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ مِنْ شَرِّ مَاذَرَءَ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمِنْ شَرِّ طَوَارِقِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ اِلَّا طَارِقًا يَّطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمٰنُ ؛

(۳) حرز ابودجانہ۔ جس کے متعلق ابودجانہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ یا حضرتؐ میں شیاطین جن سے بہت تکلیف میں ہوں۔ گھر کے صحن میں ایسی چیز دیکھتا ہوں جو گھٹتی بڑھتی ہے۔ اُس کی آواز مثل چکی اور بھڑ کی صدا کی طرح ہے۔ اُس سے آگ کے شعلے میری طرف آتے ہیں۔ جناب رسولِ اکرمؐ نے جناب امیر علیہ السّلام کو بلا کر اس حرز کے لکھنے کا حکم دیا اور مجھ کو عطا فرمایا میں نے اس کو اپنے پاس رکھا اور سوتے وقت سر کے نیچے رکھ دیا۔ جب میری آنکھ کھلی تو دیکھا کہ کوئی فریاد کر رہا ہے اور کہتا ہے کہ اے ابودجانہ تُو نے ہم کو جلا دیا۔ جب تک

جس کام کا قصد کیا ہے اس میں خوف نہ کر اور غمگین نہ ہو۔

میں زندہ ہوں کبھی بھی تمہارے گھر نہ آؤں گا۔ اور نہ وہاں جاؤں گا جہاں یہ حرز ہو۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ هٰذَا كِتَابُ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اِلٰى مَنْ طَرَقَ الدَّارَ مِنَ الْعُمَّارِ وَالزُّوَّارِ اِلَّا طَارِقًا يَّطْرُقُ بِخَيْرٍ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْحَقِّ سَعَةً فَاِنْ تَكُ عَاشِقًا مُّوْلِعًا اَوْفَاجِرًا مُّقْتَحِمًا هٰذَا كِتَابُ اللّٰهِ يَنْطِقُ عَلَيْنَا وَعَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ وَرُسُلُنَا يَكْتُبُوْنَ مَا تَمْكُرُوْنَ اُتْرُكُمَا صَاحِبَ كِتَابِيْ هٰذَا وَانْطَلِقُوْا اِلٰى عَبَدَةِ الْاَصْنَامِ وَاِلٰى مَنْ يَّزْعَمُ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ لَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ حٰمٓ لَا يُنْصَرُوْنَ حٰمٓعٓسٓقٓ تَفَرَّقَتْ اَعْدَاۗءُ اللّٰهِ وَبَلَغَتْ حُجَّةُ اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝

(۴) دفع سحر کے لئے نماز شب کے بعد بوقت سحر یہ دعا سات مرتبہ پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِاَخِيْكَ وَنَجْعَلُ لَكُمَا سُلْطَانًا فَلَا يَصِلُوْنَ اِلَيْكُمَا بِاٰيٰتِنَا اَنْتُمَا وَمَنِ اتَّبَعَكُمَا الْغَالِبُوْنَ ۝

(۵) جناب امیر المومنین علیہ السّلام سے کسی نے اپنے متعلق سحر کی شکایت کی حضرت نے فرمایا کہ ہرن کے پوست پر ان کلمات کو لکھ کر اپنے بازو وغیرہ پر باندھ لے پھر تجھ کو کوئی ضرر نہ پہنچے گا۔ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ بِسْمِ اللّٰهِ مَا شَاۗءَ اللّٰهُ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ۝ فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوْا صٰغِرِيْنَ ۔

تَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فِيمَا قَصَدْتَ فَأَرْجُو اتَوْفِيقَكَ فِي هٰذَا الْأَمْرِ اِنْشَآءَ اللّٰهُ

(۶) جناب امام زین العابدین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص یہ دُعا پڑھے اگر تمام جنّ و انس جمع ہوں گے۔ اس شخص کو ضرر نہ پہنچا سکیں گے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَمِنَ اللّٰهِ وَاِلَى اللّٰهِ وَفِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ اَسْلَمْتُ نَفْسِيْ وَاِلَيْكَ وَجَّهْتُ وَجْهِيْ وَاِلَيْكَ اَلْجَأْتُ ظَهْرِيْ وَاِلَيْكَ فَوَّضْتُ اَمْرِيْ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ بِحِفْظِ الْاِيْمَانِ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِيْ وَعَنْ يَمِيْنِيْ وَعَنْ شِمَالِيْ وَمِنْ فَوْقِيْ وَمِنْ تَحْتِيْ وَمِنْ قِبَلِيْ وَادْفَعْ عَنِّيْ بِحَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ فَاِنَّهٗ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ۔

(۷) سورۃ یٰس (پارہ ۲۲) کو لکھ کر اپنے پاس رکھنا اور سورۃ جاثیہ (پارہ ۲۵) اپنے سرہانے رکھنا جنّات کے شر سے حفاظت کا باعث ہے۔

ادعیۂ دفع نظر بد!

(۱) حضرت امام حسن علیہ السلام سے روایت ہے کہ نظر بد کی تاثیر کو روکنے کے لیئے اس آیت کو پڑھو۔ وَاِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ وَّمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ:

(۲) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب کوئی شخص ایسی زینت کرے کہ جس پر نظر بد کا خوف ہو تو گھر سے نکلتے وقت سورۃ قل اعوذ بربّ الفلق اور سورۃ قل اعوذ بربّ الناس پڑھ کر اپنے اوپر دم کرے۔

(۳) تعویذ جو جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امام حسن و امام حسین علیہما السلام کے لئے تحریر فرمایا وہ یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ يَا ذَا السُّلْطَانِ الْعَظِيْمِ وَالْمَنِّ الْقَدِيْمِ وَالْوَجْهِ الْكَرِيْمِ ذَا الْكَلِمَاتِ التَّآمَّاتِ وَالدَّعَوَاتِ الْمُسْتَجَابَاتِ عَافِ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ مِنْ اَنْفُسِ الْجِنِّ وَاَعْيُنِ الْاِنْسِ

(۴) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ اس تعویذ سے اپنی عورتوں

جب کام کا قصد کیا اس میں اللہ پر بھروسہ رکھ اس کام میں بھلائی ہے خدا چاہے تو۔

اور اولاد کو خدا کی پناہ میں دو۔ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ وَاَسْمَآئِهِ الْحُسْنٰى كُلِّهَا عَامَّةً مِّنْ شَرِّ السَّامَّةِ وَالْهَامَّةِ وَمِنْ شَرِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ۔

حفاظت جان و مال کے لئے دعائیں

(۱) جو شخص اوّل روز یا اوّل شب میں اس دعا کو پڑھے۔ وہ اس روز و شب میں سانپ اور بچھو وغیرہ اور چور کے ضرر سے محفوظ رہے گا۔ اَللّٰهُمَّ عَقَدْتُّ زُبَانِيَ الْعَقْرَبِ وَلِسَانَ الْحَيَّةِ وَيَدَ السَّارِقِ بِقَوْلِ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔

(۲) جو شخص صبح و شام اس دعا کو پڑھے۔ کسی گزند پہنچانے والے سے اُس کو ضرر نہ پہنچے گا۔ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔

(۳) اگر ڈوبنے یا جلنے کا خوف ہو تو کہے۔ اِنَّ وَلِيَّ اللّٰهُ الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ سُبْحٰنَهٗ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ۔

اگر سورۃ مائدہ (پارہ ۶) لکھ کر گھر میں یا صندوق میں رکھی جائے تو وہ گھر اور صندوق چوری سے محفوظ رہے گا۔ اور اگر سورۃ اعراف (پ ۸) گلاب و زعفران سے لکھ کر اپنے پاس رکھے تو دشمن اور سانپ اور درندہ وغیرہ کے ضرر سے اور راستہ بھول جانے سے محفوظ رہے گا اور جو شخص سورۃ توبہ (پ ۱۰) کو لکھ کر مالِ تجارت یا اپنی ٹوپی میں رکھے تو چور اور آگ سے محفوظ رہے گا۔

تیسواں باب

بیان اعمال و ادعیہ متعلّق امراض وغیرہ

ثواب بیماری و عیادت مریض و ادعیہ بیماری

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص ایک شب بیمار رہے اور جو شرط قبولیت ہے اُس کو قبول کرے اور جو تکلیف اٹھائی ہے۔ اُس سے کسی کو مطلع نہ کرے اور صبح کو شکر خدا بجا لائے تو خداوند عالم اُس کو ثواب عظیم مرحمت فرماتا ہے۔ حضرت امام رضا علیہ السّلام سے منقول ہے کہ مومن کی بیماری اُس کو گناہوں سے پاک کرنے والی اور خدا کی رحمت ہے۔ اور کافر کی بیماری اس کے لئے عذاب و لعنت ہے حدیث میں ہے کہ خداوند عالم جب کسی بندہ کو دوست رکھتا ہے تو بخار یا درد سر یا درد چشم ان تینوں میں سے ایک نہ ایک تحفہ اُس کے لئے بھیج دیتا ہے۔ روایت میں ہے کہ جب کسی مومن کو بخار ہوتا ہے تو اُس کے گناہ اس طرح جھڑتے ہیں کہ جیسے درخت سے پتے گرتے ہیں۔ جناب رسالت مآب صلّے اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے منقول ہے کہ جو شخص کسی بیمار کی حاجت میں سعی کرے خواہ کامیاب ہو یا ناکام۔ گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے احادیث میں عیادت کرنے والوں کے لئے بے انتہا مدارج ثواب وارد ہیں۔ پس مریض کو چاہیے کہ اپنی بیماری کی اطلاع برادران ایمانی کو دے تاکہ وہ اس کی عیادت کر کے ثواب حاصل کریں۔ اور مریض کو بھی ثواب ہو۔ پھر جس وقت لوگ تیمارداری کو آئیں تو اُن کو داخل ہونے کی اجازت دے شاید انہیں میں سے کسی کی دعا سے وہ شفایاب ہو جائے اس لئے کہ ہر شخص کی ایک دُعا مستجاب ہوا کرتی ہے بلکہ عیادت کرنے والوں کو بھی چاہیئے کہ مریض سے التماس دعا کریں کیونکہ بیمار کی دُعا مثل فرشتوں کی دعا کے ہے۔ حضرات آئمہ علیہم السّلام سے روایت ہے کہ جب کوئی شخص کسی بیمار کی عیادت کو جائے تو اس کے

پاس سات مرتبہ پڑھے۔ اُعِیْذُکَ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ مِنْ شَرِّ کُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَ مِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ۔

منقول ہے کہ جب کسی کا بیٹا بیمار ہو تو ماں کو چاہیئے کہ اسی گھر کی چھت پر جائے جس میں وہ لڑکا بیمار پڑا ہے اور سر برہنہ کر کے بالوں کو زیر آسمان کھولے اور سجدہ میں جاکر اس طرح دعا کرے۔ اَللّٰھُمَّ رَبِّ اَنْتَ اَعْطَیْتَہٗ وَ اَنْتَ وَھَبْتَہٗ لِیْ اَللّٰھُمَّ فَاجْعَلْ ھِبَتَکَ الْیَوْمَ جَدِیْدَۃً اِنَّکَ قَادِرٌ مُّقْتَدِرٌ۔ اس عمل سے انشاء اللہ العزیز فرزند شفایاب ہو جائے گا۔

دیگر۔ مریض کا داہنا بازو پکڑ کر ستر مرتبہ سورۃ الحمد پڑھنا موجب شفا و رحمت ہے اگر اس قدر نہ پڑھے تو چالیس مرتبہ پڑھے اور اگر اس سے کم کرے تو سات مرتبہ پڑھے۔ ورنہ کم از کم ایک مرتبہ عیادت کرنے والے کو اس کا پڑھنا مناسب ہے کیونکہ حدیث میں ہے کہ اگر ستّر مرتبہ سورۃ الحمد مردہ پر پڑھی جائے اور وہ زندہ ہو جائے تو کوئی تعجب نہیں دوسری حدیث میں ہے کہ جس شخص کے لئے سورۃ الحمد باعث شفا نہ ہو اس کو کسی چیز سے شفا نہ ہوگی۔ سورۃ تحریم (پ۲۸) کا مریض پر پڑھنا مرض کو زائل کرتا ہے۔ سورۃ والعصر اور سورۃ مجادلہ (پ۲) کا مریض پر پڑھنا بھی موجب شفا ہے۔ اور سورۃ والتین (پارہ ۳۰) کو اگر کسی کھانے کی چیز پر پڑھے اور وہ مریض کھائے تو شفا حاصل ہوگی۔ نیز حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنی اولاد میں سے کسی کو ان کی بیماری میں یہ تعلیم فرمائی۔ اَللّٰھُمَّ اشْفِنِیْ بِشِفَائِکَ وَ دَاوِنِیْ بِدَوَائِکَ وَ عَافِنِیْ مِنْ بَلَائِکَ فَاِنِّیْ عَبْدُکَ وَ ابْنُ عَبْدِکَ۔ نیز وہ دعا جو جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام کو جب کہ آپ مریض تھے تعلیم فرمائی یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ تَعْجِیْلَ عَافِیَتِکَ وَ صَبْرًا عَلٰی بَلِیَّتِکَ وَ خُرُوْجًا مِنَ الدُّنْیَا اِلٰی رَحْمَتِکَ۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ طلب شفا کے لئے یہ دعا پڑھنی چاہیئے۔ یَا مُنْزِلَ الشِّفَآءِ وَ مُذْھِبَ الدَّآءِ اَنْزِلْ عَلٰی مَابِیْ مِنْ دَآءٍ شِفَآءً۔ منقول ہے کہ ان آیات کو لکھ کر مریض اپنے پاس رکھے۔ انشاء اللہ

شفا پائے گا۔ وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا لِنَفْتِنَهُمْ فِيهِ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا نَسْأَلُكَ رِزْقًا نَّحْنُ نَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوَىٰ۔

صدقہ:۔ ہر زمانہ میں فقرا و مساکین کو خدا کی راہ میں صدقہ دینا آسمانی و زمینی بلاؤں کے رد کرنے والا اور گناہوں کے معفو ہونے کا موجب ہے۔ صدقہ سے بڑھ کر رزق و آمدنی میں ترقی کرنے والی کوئی دوسری چیز نہیں۔ صدقہ دینے سے خداوند عالم کی برکتیں اور رحمتیں ہم کنار ہوتی ہیں۔ صدقہ دینے والا مستحق ثواب عظیم ہوتا ہے۔ لہٰذا حالتِ بیماری میں خصوصاً ہر شخص کو چاہیے کہ صدقہ دے اور حسب توفیق فقراء و مومنین کے ساتھ سلوک کرے۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ صدقہ دینا طولِ عمر کا باعث اور ستر قسم کی بلاؤں کو دفع کرتا ہے۔

عمل گندم۔ داؤد بن رزنی سے منقول ہے کہ میں ایک مرتبہ مدینہ میں سخت بیمار ہوا۔ یہ خبر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو بھی پہنچی۔ حضرت نے مجھ کو لکھا کہ تمہاری بیماری کی خبر معلوم ہوئی۔ تم ایک صاع (احتیاطاً ۴/۱ ۳ سیر) گیہوں منگواؤ اور چت لیٹ کر وہ گیہوں اپنے سینہ پر ڈالو۔ اور یہ دعا پڑھو۔ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي إِذَا سَأَلَكَ بِهِ الْمُضْطَرُّ كَشَفْتَ مَا بِهِ مِنْ ضُرٍّ وَمَكَّنْتَ لَهُ فِي الْأَرْضِ وَجَعَلْتَهُ خَلِيفَتَكَ عَلَىٰ خَلْقِكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تُعَافِيَنِي مِنْ عِلَّتِي پھر اٹھ کر سیدھے بیٹھو اور اپنے گرد کے گیہوں ایک جگہ جمع کرو۔ اور یہی دعا پڑھو۔ اور اس گیہوں کے چار حصے کر کے چار مسکینوں کو اسی وقت دو اور پھر یہی دعا پڑھو۔ داؤد کہتے ہیں کہ حضرت کے حکم کے موافق میں نے عمل کیا۔ شفا یاب ہو گیا۔ اور میرے علاوہ دوسرے لوگوں نے بھی یہ عمل کیا سب نے شفا پائی۔

عمل گوسفند۔ منقول ہے کہ اگر کوئی مریض اچھا نہ ہوتا ہو تو تین یا پانچ یا سات گوسفند صحیح و بے عیب حلال قیمت سے خریدیں۔ اور ایک ایک کو بیمار کے گرد پھرائیں۔

اور یہ دُعا پڑھتے جائیں۔ اَللّٰھُمَّ یَا مُنْزِلَ الشِّفَآءِ وَمُذْھِبَ الدَّآءِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اَنْزِلْ عَلٰی ھٰذَا الْمَرِیْضِ الشِّفَآءَ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ پھر اُن کو ذبح کر کے مستحقین کو تقسیم کریں اور کھال وغیرہ بھی مستحقین کو دیدیں۔

آبِ نیساں۔ بارش کا وہ پانی جو نوروز سے تیئس دن کے بعد ماہِ نیساں شروع ہونے پر تیس دن کے اندر برسے۔ آبِ نیساں ہے۔ اس پانی پر وہ عمل کرنے کے بعد جو عید نوروز کے بیان میں ذکر کیا گیا ہے۔ اگر کوئی شخص یہ پانی سات دن تک ہر روز صبح و شام پئے۔ اس کے جسم اور رگوں اور ہڈیوں سے تمام درد اور بیماریاں دفع ہو جائیں گی۔

خاکِ شفا۔ حضرت سید الشہداء امام حسین علیہ السلام کے حرم مبارک کی خاک پاک سوائے موت کے ہر مرض کی دوا ہے۔ پس جو کوئی بقصدِ شفا خاک پاک کو کھانے کا ارادہ کرے تو وہ ایسی خاکِ شفا مہیا کرے جو کیفیت مخصوصہ کے ساتھ اپنے مقام سے اٹھائی گئی ہو۔ اس میں سے ایک چنے کے دانے سے کچھ کم مقدار داہنے ہاتھ میں لے کر بوسہ دے۔ آنکھوں سے لگائے اور یہ دُعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ التُّرْبَۃِ الْمُبَارَکَۃِ الطَّاھِرَۃِ وَرَبَّ النُّوْرِ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْہِ وَرَبَّ الْجَسَدِ الَّذِیْ سَکَنَ فِیْہِ وَرَبَّ الْمَلٰٓئِکَۃِ الْمُوَکَّلِیْنَ بِہٖ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاجْعَلْ ھٰذَا الطِّیْنَ اَمَانًا مِّنْ کُلِّ خَوْفٍ وَّشِفَآءً مِّنْ کُلِّ دَآءٍ۔ اور اپنی بیماری کا نام لے کر پھر بسم اللہ کہہ کر خاکِ شفا کھائے اور اوپر سے تھوڑا سا آبِ زمزم یا آبِ نیساں یا معمولی پانی پئے۔ پھر یہ دُعا پڑھے۔ بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ رِزْقًا وَّاسِعًا وَّعِلْمًا نَّافِعًا وَّشِفَآءً مِّنْ کُلِّ دَآءٍ وَّسُقْمٍ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ التُّرْبَۃِ الْمُبَارَکَۃِ وَرَبَّ الْوَصِیِّ الَّذِیْ وَارَتْہُ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاجْعَلْ ھٰذَا الطِّیْنَ لِیْ شِفَآءً مِّنْ کُلِّ دَآءٍ وَّاَمَانًا مِّنْ کُلِّ سُوْٓءٍ وَّخَوْفٍ وَّعِزًّا مِّنْ کُلِّ ذُلٍّ وَّعَافِیَۃً مِّنْ کُلِّ سُوْٓءٍ وَّغِنًی مِّنْ کُلِّ فَقْرٍ۔

واضح ہو کہ خاک شفا کو مقدار مذکور سے زیادہ یا بغیر ضرورت کے کھانا سخت گناہ

ہے۔ شدید ضرورت پر ایسا عمل کرے اور مقدار میں بھی نہایت احتیاط سے کام لے۔ کیونکہ حدیث میں وارد ہے کہ جو شخص بغیر قصد شفا کے خاک پاک کو کھائے یا مقدار مذکور سے زیادہ استعمال کرے تو ایسا ہے کہ اُس نے ہمارا گوشت کھایا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جس شخص کو کوئی بیماری لاحق ہو ہر روز بوقت صبح چالیس روز تک چالیس دفعہ یہ دعا پڑھے انشاء اللہ شفا ہوگی۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔

حدیث قدسی میں خداوند عالم نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ارشاد فرمایا کہ اے محمدؐ جو کوئی مریض یہ دُعا پڑھے۔ اُس کو میں شفا عطا کروں گا۔ يَا مُصَحِّحَ اَبْدَانِ مَلٰٓئِكَتِهٖ وَيَا مُفَرِّغَ تِلْكَ الْاَبْدَانِ لِطَاعَتِهٖ وَيَا خَالِقَ الْاٰدَمِيِّيْنَ صَحِيْحًا وَّمُبْتَلًى وَّيَا مُعَرِّضَ اَهْلِ السَّقَمِ وَاَهْلِ الصِّحَّةِ لِلْاَجْرِ وَالْبَلِيَّةِ وَيَا مُدَاوِيَ الْمَرْضٰى وَشَافِيَهُمْ بِطِبِّهٖ وَيَا مُفَرِّجًا عَنْ اَهْلِ الْبَلَاۗءِ بَلَايَاهُمْ بِجَلِيْلِ رَحْمَتِهٖ قَدْ نَزَلَ بِيْ مِنَ الْاَمْرِ مَا رَفَضَنِيْ فِيْهِ اَقَارِبِيْ وَاَهْلِيْ وَالصَّدِيْقُ وَالْبَعِيْدُ وَمَا شَمِتَ بِيْ فِيْهِ اَعْدَاۗئِيْ حَتّٰى صِرْتُ مَذْكُوْرًا ابْتِلَاۗئِيْ فِيْ اَفْوَاهِ الْمَخْلُوْقِيْنَ وَاَعْيَتْنِيْ اَقَاوِيْلُ اَهْلِ الْاَرْضِ بِقِلَّةِ عِلْمِهِمْ بِدَوَاۗءِ دَاۗئِيْ وَطِبِّ دَاۗئِيْ فِيْ عِلْمِكَ عِنْدَكَ مُثْبَتٌ فَانْفَعْنِيْ بِطِبِّكَ فَلَا طَبِيْبَ اَرْجٰى عِنْدِيْ مِنْكَ وَلَا رَحِيْمَ اَشَدُّ تَعَطُّفًا مِّنْكَ عَلَيَّ قَدْ غَيَّرَتْ بَلِيَّتُكَ نِعَمَكَ عَلَيَّ فَحَوِّلْ ذٰلِكَ عَنِّيْ اِلَى الْفَرَجِ وَالرَّخَاۗءِ اِنَّكَ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ لَمْ اَرْجُهٗ مِنْ غَيْرِكَ فَانْفَعْنِيْ بِطِبِّكَ وَدَاوِنِيْ بِدَوَاۗئِكَ يَا رَحِيْمُ۔

حضرت امیر المومنین علیہ السّلام سے روایت ہے کہ جو مریض اس دعا کو پڑھے انشاء اللہ وہ شفا پائے گا۔ اِلٰهِيْ كُلَّمَا اَنْعَمْتَ عَلَيَّ بِنِعْمَةٍ قَلَّ لَكَ عِنْدَهَا شُكْرِيْ وَكُلَّمَا ابْتَلَيْتَنِيْ بِبَلِيَّةٍ قَلَّ لَكَ عِنْدَهَا صَبْرِيْ فَيَا مَنْ قَلَّ شُكْرِيْ

عِنْدَ نِعْمَتِہٖ فَلَمْ يَحْرِمْنِیْ وَيَا مَنْ قَلَّ صَبْرِیْ عِنْدَ بَلَآئِہٖ فَلَمْ يَخْذُلْنِیْ وَيَا مَنْ رَاٰنِیْ عَلَى الْمَعَاصِیْ فَلَمْ يُعَاقِبْنِیْ وَيَا مَنْ رَاٰنِیْ عَلَى الْخَطَايَا فَلَمْ يَفْضَحْنِیْ عَلَيْهَا صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَاشْفِنِیْ مِنْ مَّرَضِیْ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جو شخص کسی عارضہ میں مبتلا ہو تو وہ اپنا ہاتھ اس مقام پر رکھے اور یہ آیت پڑھے شفا ہو گی۔ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا۔

دیگر۔ ہر مرض کے لئے نماز واجب کے بعد سات مرتبہ سجدہ گاہ پر ہاتھ پھیرے اور اس کے بعد ہاتھ مقام درد و مرض پر پھیرے اور ہر مرتبہ یہ دعا پڑھے۔ يَا مَنْ كَبَسَ الْاَرْضَ عَلَى الْمَآءِ وَسَدَّ الْهَوَآءَ بِالسَّمَآءِ وَاخْتَارَ لِنَفْسِہٖ اَحْسَنَ الْاَسْمَآءِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّافْعَلْ بِیْ مَا اَنْتَ اَهْلُہٗ وَارْزُقْنِیْ مِنَ الْخَيْرِ مَا اَرْجُوْ وَمَا لَا اَرْجُوْ وَعَافِنِیْ۔ نام مرض کا لے۔

دیگر۔ منہاج المومنین میں ہے کہ خداوند عالم نے حضرت موسیٰ علیہ السّلام کو وحی کی کہ جو کوئی میرا بندہ بیمار ہو۔ اور اس کے علاج معالجہ سے حکیم عاجز آ گئے ہوں تو یہ دعا پڑھے یا لکھ کر پانی سے دھوئے اور پئے انشاء اللہ شفا پائے گا۔ يَا مُصَحِّحَ اَبْدَانِ الْمَلٰٓئِكَةِ وَيَا خَالِقَ الْاٰدَمِيِّ صَحِيْحًا يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ۔

ادعیہ خاص امراض

بخار

جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دفع بخار کے لئے جناب امیر علیہ السّلام کو دعا تعلیم فرمائی جسے حضرت نے پڑھا۔ اور اسی وقت شفا حاصل ہوئی وہ دعا یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ جِلْدِیَ الرَّقِيْقَ وَعَظْمِیَ الدَّقِيْقَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فَوْرَةِ الْحَرِيْقِ يَا اُمَّ مِلْدَمٍ اِنْ كُنْتِ اٰمَنْتِ بِاللّٰهِ فَلَا تَاْكُلِی

اللَّحْمَ وَ لَا تَشْرَبِي الدَّمَ وَ لَا تَفُورِي مِنَ الْعَمِّ وَانْتَقِلِي اِلٰى مَنْ يَزْعَمُ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَاِنِّي اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ۔

دیگر۔ برائے دفع بخار۔ کاغذ کے تین ٹکڑوں کو لے کر ایک پرچہ پر لکھے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى۔

اور دوسرے پرچہ پر لکھے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لَا تَخَفْ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ اور تیسرے پرچہ پر لکھے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ تَبَارَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اس کے بعد ہر پرچۂ کاغذ پر تین مرتبہ سورۃ توحید پڑھے۔ اور بخار کے مریض کو دے کہ وہ ہر روز صبح ایک پارچۂ کاغذ کھالے۔ انشاء اللہ شفا حاصل ہوگی۔

دیگر۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت ہے کہ جو شخص بخار میں مبتلا ہو۔ اُسے چاہیئے کہ گھر میں مقامِ خلوت میں دو رکعت نماز بجالائے۔ بعد فراغت نماز اپنا منہ دائیں طرف زمین پر رکھے۔ اور دس بار یہ دعا پڑھے۔ يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ اَتَشَفَّعُ بِكِ اِلَى اللّٰهِ فِيْمَا نَزَلَ بِيْ۔ انشاء اللہ اس کا بخار اتر جائے گا۔

دیگر۔ جسے بخار آرہا ہو۔ اُسے چاہیئے کہ ہزار مرتبہ سورۃ توحید پڑھے اور اس کے بعد جناب سیّدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کا واسطہ دے کر اللہ تعالےٰ سے طلبِ شفا کرے۔ انشاء اللہ بخار سے آرام آجائے گا۔

دیگر۔ دُعائے نُور پڑھے جو جناب سیّدہ فاطمہ زہرا علیہا السلام سے منقول ہے۔ چاہیئے کہ بیمار اسے صبح و شام پڑھے یا لکھ کر اپنے پاس رکھے شفا پائے گا اور اگر تندرست آدمی اس کا ورد رکھے بخار سے محفوظ رہے گا وہ دُعا یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ النُّوْرِ بِسْمِ اللّٰهِ النُّوْرِ النُّوْرِ بِسْمِ اللّٰهِ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ هُوَ مُدَبِّرُ الْاُمُوْرِ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ النُّوْرَ مِنَ النُّوْرِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ النُّوْرَ

مِنَ النُّوْرِ وَ اَنْزَلَ النُّوْرَ عَلَی الطُّوْرِ وَالْبَیْتِ الْمَعْمُوْرِ وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ فِیْ کِتَابٍ مَّسْطُوْرٍ فِیْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ بِقَدَرٍ مَّقْدُوْرٍ عَلٰی نَبِیٍّ مَّحْبُوْرٍ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هُوَ بِالْعِزِّ مَذْکُوْرًا وَّ بِالْفَخْرِ مَشْهُوْرٌ وَّ عَلَی السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ مَشْکُوْرٌ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاهِرِیْنَ

دیگر۔ حضرت امام رضا علیہ السّلام سے مروی ہے کہ صاحب تپ یہ نقش اپنے پاس رکھے۔ انشاء اللہ شفا پائے گا۔

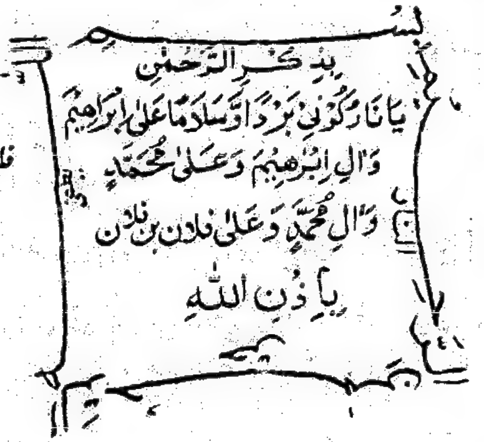

فلاں بن فلاں کی جگہ مریض اور اس کے باپ کا نام لکھے

دیگر۔ حضرت امام حسن عسکری علیہ السّلام سے روایت ہے کہ پوست آہو پر لکھ کر تعویذ بنا کر گلے میں ڈالے۔ انشاء اللہ بخار سے آرام حاصل ہوگا۔ یَا نَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰی اِبْرٰهِیْمَ وَاَرَادُوْا بِهٖ کَیْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِیْنَ ؛

دیگر۔ ان آیات کو لکھ کر داہنے بازو پر بخار والے شخص کے باندھا جائے جو موجب شفا ہے (فلاں بن فلاں کی جگہ مریض اور اس کے باپ کا نام لکھے) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُیِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ کُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰی بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِیْعًا یَا شَافِیْ یَا کَافِیْ یَا مُعَافِیْ وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ بِاسْمِ فلان بن فلان بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَمِنَ اللّٰهِ وَاِلَی اللّٰهِ وَلَا غَالِبَ اِلَّا اللّٰهُ ؛

دیگر۔ تپ لرزہ کے دفعیہ کے لئے ان آیات کو لکھ کر اپنے بازو پر باندھے انشاء اللہ شفایابی ہوگی۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا وَّحِجْرًا مَّحْجُوْرًا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِيْنَ اِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ وَاِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ؏

دیگر:۔ خواص سورۃ میں ہے کہ سورۃ عنکبوت (پارہ ۲۰) کو لکھ کر پانی سے دھوئے۔ اور جس شخص کو چوتھیا بخار آتا ہو۔ وہ اُسے پی لے۔ انشاء اللہ بخار جاتا رہے گا۔ اور صاحب درد اسے پی لے تو اُس کا درد زائل ہو جائے گا۔

دردِ سر

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت ہے کہ دفع دردِ سر کے لئے ہاتھ سر پر پھیرے اور سات مرتبہ کہے۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الَّذِيْ سَكَنَ لَهٗ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ؏

دیگر۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے کسی نے شکایت کی کہ ہفتہ میں دو مرتبہ میرے آدھے سر میں درد ہوتا ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ جس طرف درد ہوتا ہے اُس طرف ہاتھ رکھ کر تین مرتبہ پڑھو۔ يَا ظَاهِرًا مَّوْجُوْدًا وَّيَا بَاطِنًا غَيْرَ مَفْقُوْدٍ اُرْدُدْ عَلٰى عَبْدِكَ الضَّعِيْفِ اَيَادِيَكَ الْجَمِيْلَةَ عِنْدَهٗ وَاَذْهِبْ عَنْهُ مَا بِهٖ مِنْ اَذًى اِنَّكَ رَحِيْمٌ قَدِيْرٌ۔

دیگر۔ حضرت امام رضا علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جو شخص دردِ شقیقہ میں مبتلا ہو وہ ان آیات کو پڑھے شفا ہوگی۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ٥ رَبَّنَا اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ؏

دیگر۔ درد شقیقہ اور آدھے سر کے درد سے شفا کے لئے یہ دعا لکھ کر جانب درد پر لٹکائے۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ لَسْتَ بِاِلٰہٍ اِسْتَحْدَثْنَاہُ وَلَا بِرَبٍّ یَبِیْدُ ذِکْرُہٗ وَلَا مَعَکَ شُرَکَآءُ یَقْضُوْنَ مَعَکَ وَلَا کَانَ قَبْلَکَ اِلٰہٌ نَدْعُوْہُ وَنَتَعَوَّذُ بِہٖ وَنَتَضَرَّعُ اِلَیْہِ وَنَدَعُکَ وَلَا اَعَانَکَ عَلٰی خَلْقِنَا مِنْ اَحَدٍ فَنَشُکُّ فِیْکَ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ عَافِ فلان بن فلان وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَھْلِ بَیْتِہٖ (فلان بن فلان کی جگہ مریض اور اس کے باپ کا نام لکھے)

دیگر۔ خواص سورۃ میں ہے کہ ہاتھ سے ماتھے کو پکڑ کر سورۃ الحمد اور سورۃ توحید اور سورۃ فلق اور سورۃ ناس کا پڑھنا اور پھر ہاتھوں کو منہ پر ملنا شفائے درد سر کا باعث ہے۔ سورۃ اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ (پارہ ۳۰) اور سورۃ نٓ وَالْقَلَمِ (پارہ ۲۹) کو لکھ کر اپنے پاس رکھنے سے درد سر جاتا رہتا ہے۔

درد چشم

آنکھ کے درد سے شفا کے لئے یہ دعا پڑھنی چاہیئے۔ یَا قَرِیْبُ یَا مُجِیْبُ یَا سَمِیْعَ الدُّعَآءِ یَا لَطِیْفًا لِّمَا تَشَآءُ رُدَّ عَلَیَّ بَصَرِیْ۔

دیگر۔ ضعف چشم کے ازالہ کے لئے یہ دعا پڑھے۔ اُعِیْذُ نُوْرَ بَصَرِیْ بِنُوْرِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یُطْفَاُ اور ہاتھ آنکھوں پر ملے۔ پھر آیۃ الکرسی پڑھے۔

دیگر۔ اَلْحَیُّ کو انیس مرتبہ پانی پر پڑھے۔ اور اُس سے آنکھوں کو دھو ڈالے۔ آشوب چشم دفع ہوگا۔

دیگر۔ اَلشَّکُوْرُ۔ کو پانی پر پڑھ کر اس سے دکھتی ہوئی آنکھوں کو دھونا صحت کا باعث ہے۔

دیگر۔ روئی کو پانی میں تر کر کے آنکھ پر رکھے اور کہے عَیْنُ الشَّمْسِ فِیْ لُجَّۃِ الْبَحْرِ یٰنَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ۔

برائے حفاظت وصحت چشم ہر روز کہے وَجَعَلْنٰہُ سَمِیْعًا بَصِیْرًا۔

دیگر۔ سورۃ فصّلت لکھ کر اسے آبِ باراں سے دھوئے اور اس پانی سے سرمہ پیسے۔ اور وہ سرمہ آنکھوں میں لگائے، سرخی و دردِ چشم وغیرہ زائل ہوگا۔

دیگر۔ ان آیات کو خاکِ شفا اور آبِ زمزم سے کسی برتن پر لکھے اور اس کو دھو کر کسی شیشی میں محفوظ کرلے اور اس کی سلائی آنکھوں میں لگائے تاکہ سب آفات سے آنکھیں سالم ہوں، وہ آیات یہ ہیں۔ اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا مِصْبَاحٌ اَلْمِصْبَاحُ فِیْ زُجَاجَۃٍ اَلزُّجَاجَۃُ کَاَنَّھَا کَوْکَبٌ دُرِّیٌّ یُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَۃٍ مُّبٰرَکَۃٍ زَیْتُوْنَۃٍ لَّا شَرْقِیَّۃٍ وَّلَا غَرْبِیَّۃٍ یَّکَادُ زَیْتُھَا یُضِیْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْہُ نَارٌ نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ یَھْدِی اللّٰہُ لِنُوْرِہٖ مَنْ یَّشَآءُ وَیَضْرِبُ اللّٰہُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ وَاللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ؕ

خواص سورہ میں ہے کہ سورہ رحمٰن (پارہ ۲۷) کو لکھ کر بازو پر باندھنے سے آشوبِ چشم جاتا رہتا ہے۔ اور سورۃ اذا الشمس کورت (پارہ ۳۰) کو آنکھوں پر پڑھنا باعثِ قوتِ بینائی ہے۔ اور جالا اور پیپ اس سے زائل ہوتے ہیں۔ اور سورہ لَمْ یَکُنِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا (پارہ ۳۰) کو لکھ کر بازو پر باندھنے سے وہ سفیدی زائل ہوجاتی ہے جو آنکھ میں پڑجائے۔ اور سورۃ وَیْلٌ لِّکُلِّ ھُمَزَۃٍ لُّمَزَۃٍ (پارہ ۳۰) کو آنکھ پر پڑھنا دردِ چشم کے زائل ہونے کا باعث ہے۔ اور سورۃ قل ہو اللہ احد کو دکھتی ہوئی آنکھ پر پڑھنا موجب صحتِ چشم ہے۔

دیگر۔ راوی کہتا ہے کہ میری آنکھ سے دکھائی نہ دیتا تھا۔ ایک شب میں نے جناب امیر علیہ السّلام کو خواب میں دیکھا۔ آپ نے فرمایا۔ عناب کو باریک پیس کر آنکھ میں لگا جب اس نے لگایا۔ آنکھیں روشن ہوگئیں۔

دردِ گوش و دندان

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت ہے کہ مقام دردِ گوش پر ہاتھ رکھ کر سات مرتبہ کہا جائے۔ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الَّذِیْ سَکَنَ لَہٗ مَا فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ انشاءاللہ درد رفع ہوگا۔

مکارم الاخلاق میں ہے کہ اس آیت کو سات بار روغن یاسمن یا روغن بنفشہ پر پڑھے

اور اس روغن کو کان میں ٹپکائے۔ انشاء اللہ شفا حاصل ہوگی وہ آیت یہ ہے۔

كَأَنْ لَمْ يَسْمَعْهَا كَأَنَّ فِي أُذُنَيْهِ وَقْرًا إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا۔

دیگر۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ ہاتھ دردِ دندان کے مقام پر رکھ کر سورۂ فاتحہ اور سورۂ توحید اور سورۂ قدر ایک ایک مرتبہ پڑھے۔ اس کے بعد کہے۔ وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ صُنْعَ اللَّهِ الَّذِي أَتْقَنَ كُلَّ شَيْءٍ إِنَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَفْعَلُونَ۔

دیگر۔ حضرت امیر المومنین علیہ السّلام سے روایت ہے کہ چاہیئے کہ ہاتھ موضع سجود پر ملے اور پھر دندان دردناک پر اُسے ملے اور کہے۔ بِسْمِ اللَّهِ الشَّافِي اللَّهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ۔

دیگر۔ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم فرماتے ہیں کہ جسے دردِ دندان کی شکایت ہو اُسے چاہیئے کہ اپنی انگلی دُکھتے دانتوں پر رکھے اور سات مرتبہ کہے هُوَ الَّذِي أَنْشَأَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ قَلِيلًا مَا تَشْكُرُونَ۔

دردِ پہلو

جو شخص ذات الجنب (نمونیہ) میں مبتلا ہو۔ تین مرتبہ مقامِ درد پر ہاتھ پھیرے اور ہر بار کہے۔ أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللَّهِ وَقُدْرَتِهِ عَلَىٰ مَا يَشَاءُ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ۔

دیگر۔ اس آیت کو بوقتِ سحر کاغذ پر لکھ کر مریض ذات الجنب کے بازو پر باندھا جائے انشاء اللہ درد زائل ہوگا اور مریض کو شفا حاصل ہوگی۔ وہ آیت یہ ہے۔

وَإِنْ يَمْسَسْكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ وَإِنْ يَمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔

قولنج و فالج و سل و صرع وغیرہ

حضرات آئمہ علیہم السّلام سے روایت ہے کہ قولنج و مرض فالج کے لئے سورۃ الحمد اور سورۃ توحید اور سورۃ فلق اور سورۃ والناس کسی تختی پر لکھے۔ پھر اس کے نیچے اس دعا کو لکھ کر بارش کے پانی سے دھوئے، اور ناشتے کے وقت مریض اس کو پئے۔ انشاء اللہ شفا پائے گا دعا یہ ہے۔ اَعُوْذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ الْكَرِيْمِ وَبِعِزَّتِهِ الَّتِيْ لَا تُرَامُ وَ بِقُدْرَتِهِ الَّتِيْ لَا يَمْتَنِعُ مِنْهَا شَيْءٌ مِّنْ شَرِّ هٰذَا الْوَجَعِ وَمِنْ شَرِّ مَا فِيْهِ وَمِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ مِنْهُ۔

دیگر ۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت ہے کہ جس کو سل کا عارضہ ہو، اُسے چاہیئے کہ اس دعا کو تین مرتبہ پڑھے۔ انشاء اللہ مریض شفا پائے گا۔ دعا یہ ہے۔

يَا اَللّٰهُ يَا رَبَّ الْاَرْبَابِ وَسَيِّدَ السَّادَاتِ وَيَا اِلٰهَ الْاٰلِهَةِ وَيَا مَلِكَ الْمُلُوْكِ وَيَا جَبَّارَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِشْفِنِيْ وَعَافِنِيْ مِنْ دَآئِيْ هٰذَا فَاِنِّيْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ اَتَقَلَّبُ فِيْ قَبْضَتِكَ وَنَاصِيَتِيْ بِيَدِكَ۔

حضرت امیر المومنین علیہ السّلام سے روایت ہے کہ جس کسی کو صرع (مرگی) کا مرض ہو اس پر یہ دعا پڑھی جائے۔ عَزَمْتُ عَلَيْكَ يَا رِيْحُ بِالْعَزِيْمَةِ الَّتِيْ عَزَمَ بِهَا عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ عَلٰى جِنِّ وَادِي الصَّفْرَاءِ فَاَجَابُوْا وَاَطَاعُوْا لَمَّا اَجَبْتِ وَاَطَعْتِ وَخَرَجْتِ عَنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ (فلاں بن فلاں کی جگہ مریض اور اُس کی ماں کا نام لے)۔

دیگر ۔ اس آیت کو صاحب صرع پر پڑھا جائے اور لکھ کر اُس کے پاس رہے۔ وہ آیت یہ ہے۔ وَمَا لَنَا اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰنَا سُبُلَنَا وَلَنَصْبِرَنَّ عَلٰى مَا اٰذَيْتُمُوْنَا وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ۔

دیگر ۔ خواص سورۃ میں ہے کہ سورۃ البقر کو لکھ کر اس کو دھویا جائے۔ اور پانی مریض صرع پر چھڑکیں۔ مرض زائل ہوگا۔ اور سورۃ رحمٰن (پارہ ۲۷) کو لکھ کر مصروع کے پاس رکھنا موجب

صحت ہے۔ اور سورۃ تحریم (پارہ ۲۸) کو صرع کے مریض پر پڑھنا شفا کا باعث ہے۔ اور سورۃ واللیل کان میں پڑھنے سے مریض کو ہوش آجاتا ہے۔ اور ایک پیالہ پانی پر سورۃ الحمد اور سورۃ معوذتین (سورۃ قل اعوذ برب الفلق و سورۃ قل اعوذ برب النّاس) پڑھ کر اس پانی کو مریض صرع کے سر اور منہ پر چھڑکا جائے۔ انشاء اللہ آرام آجائے گا۔

دیگر۔ حضرت امیر المومنین علیہ السّلام سے روایت ہے کہ بواسیر کے مریض پر یہ دعا پڑھی جائے۔ یَاجَوَادُ یَامَاجِدُ یَارَحِیْمُ یَاقَرِیْبُ یَامُجِیْبُ یَابَارِیُٔ یَا رَحِیْمُ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّارْدُدْ عَلَیَّ نِعْمَتَكَ وَاكْفِنِیْ اَمْرَ وَجَعِیْ۔

دیگر۔ مریض بواسیر پر سورۃ سبّح اسم پڑھنے سے مرض جاتا رہتا ہے۔

دیگر۔ حضرت امام رضا علیہ السّلام سے منقول ہے کہ سورۃ یٰسٓ کو شہد سے لکھ کر اسے دھوئے اور پیئے۔ بواسیر کا عارضہ دُور ہو جائے گا۔

جذام و برص

مکارم الاخلاق میں ہے کہ ان آیات کو صاحب جذام پر پڑھا جائے اور لکھ کر اس پر باندھا جائے۔ انشاء اللہ شفا حاصل ہوگی۔ آیات یہ ہیں۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَمْحُوا اللّٰهُ مَا یَشَآءُ وَیُثْبِتُ وَعِنْدَهٗٓ اُمُّ الْكِتٰبِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا اُولِیْٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰی وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ بِاسْمِ (اس کے آگے مریض اور اُس کی ماں کا نام لکھے)۔

دیگر۔ اگر جذام و داغ سفید ہو جائے تو تین روزے ایام بیض یعنی تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں تاریخ کو رکھے اور بوقت افطار سو بار اَلْمَجِیْدُ کہے۔ انشاء اللہ مرض جاتا رہیگا

دیگر۔ خاکِ تربت امام حسین علیہ السّلام تین روز کھائے۔ (کھانے کا طریقہ پہلے بیان ہو چکا ہے)۔

دیگر۔ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام سے روایت ہے کہ گائے کا گوشت سویق دستی کے ساتھ کھانے سے برص جاتا رہتا ہے۔

دیگر۔ اَلشَّافِیُ تین سو اکانوے مرتبہ دوا پر پڑھ کر مریض کو کھلائیں۔ انشاء اللہ شفاء حاصل ہوگی۔

مرض وبا چیچک وطاعون وغیرہ

اس شکل کو لکھ کر دفع چیچک کے لئے مریض کے بازو پر باندھیں تاکہ آبلے نہ نکلیں اور اگر ظاہر ہونے لگے ہیں تو کمی کے ساتھ برآمد ہوں ←

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ	رَبِّ الْعَالَمِيْنَ	اَلرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ	اِيَّاكَ	نَعْبُدُ	وَاِيَّاكَ
نَسْتَعِيْنُ	اِهْدِنَا الصِّرَاطَ	الْمُسْتَقِيْمَ	صِرَاطَ الَّذِيْنَ
اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ	غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ	عَلَيْهِمْ	وَلَا الضَّآلِّيْنَ

دیگر۔ طاعون سے محفوظ رہنے کے لئے ہر روز اس طرح سے دعا کرنا مشہور ہے۔

يَا مَنْ لَطِيْفٌ لَمْ يَزَلْ ۔ اُلْطُفْ بِنَا فِيْمَا نَزَلْ

اَنْتَ الْقَوِيُّ نَجِّنَا ۔ عَنْ قَهْرِكَ يَوْمَ الْخَلَلْ

دیگر۔ جب وبا شروع ہو تو وقتاً فوقتاً اس دعا کو پڑھے بلکہ لکھ کر دروازہ پر چسپاں کرے۔ انشاءاللہ تعالےٰ محفوظ رہے گا۔ اَللّٰهُمَّ يَا وَلِيَّ الْوَلَآءِ وَيَا كَاشِفَ الضُّرِّ وَالْبَلَآءِ وَيَا سَامِعَ الدُّعَآءِ اَجِرْنِيْ عَنِ الْقَحْطِ وَالْمَرَضِ وَالْوَبَآءِ وَالْجَلَآءِ بِحَقِّ مُحَمَّدِنِ الْمُصْطَفٰى وَعَلِيِّنِ الْمُرْتَضٰى وَفَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

خنازیر وغیرہ

حضرت امام رضا علیہ السلام سے مروی ہے کہ اس دعا کو مریض خنازیر پر پڑھنے سے شفا حاصل ہوتی ہے۔ يَا رَءُوْفُ يَا رَحِيْمُ يَا رَبِّ يَا سَيِّدِيْ۔

دیگر۔ مکارم الاخلاق میں ہے کہ حضرت امام رضا علیہ السلام کی کنیز کی گردن پر خنازیر نکل آئی۔ حضرت نے مذکورہ بالا دعا اسے تعلیم فرمائی۔ چنانچہ اس دعا کے بار بار پڑھنے سے اُسے شفا حاصل ہوگئی۔

دیگر۔ تین روز میں ہر روز تین بار رخسار پر پڑھے۔ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَهُوَ يَامُرُكَ اَنْ لَّا تَكْبَرَ۔ پس تین بار کہے اِبْتَدَا بِالنَّاسِ قَبْلَ اَنْ يَّبْتَدِئَ بِكَ اور ہر بار آب دہن اُس پر ڈالے۔ انشاء اللہ شفا نصیب ہوگی۔

نسیان

جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امیر المومنین علیہ السّلام سے فرمایا کہ اگر تم چاہو کہ جس چیز کو سنو اُسے حفظ کرلو تو ہر نماز کے بعد یہ دعا پڑھا کرو۔

سُبْحَانَ مَنْ لَّا يَعْتَدِيْ عَلٰى اَهْلِ مَمْلَكَتِهٖ سُبْحَانَ مَنْ لَّا يَاْخُذُ اَهْلَ الْاَرْضِ بِاَلْوَانِ الْعَذَابِ سُبْحَانَ الرَّءُوْفِ الرَّحِيْمِ۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِّيْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّبَصَرًا وَّفَهْمًا وَّعِلْمًا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

دیگر برائے قوت حافظہ و دفع نسیان سورۂ حشر کو شیشہ کے پیالے پر لکھ کر اور آب باراں سے دھو کر پیئے۔ صاحب حافظہ ہوگا۔

دیگر۔ ان آیات کو لکھ کر اپنے بازو پر باندھے نسیان میں کمی ہو جائے گی وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا نَسْئَلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى۔

دیگر۔ ہر روز نماز صبح کے بعد قبل اس کے کہ کوئی لفظ کہے یہ دعا پڑھے۔
يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ فَلَا يَفُوْتُ شَيْئًا عِلْمُهٗ وَلَا يَئُوْدُهٗ حافظہ تیز ہو جائیگا اور نسیان کم ہو جائے گا۔

دیگر۔ جو شخص نماز میں کثیر السہو ہو اُسے چاہیئے کہ یہ دعا پڑھے۔ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الرِّجْسِ النَّجِسِ الْخَبِيْثِ الْمُخْبِثِ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ۔

دیگر۔ روزہ رکھنا، قرآن کی تلاوت کرنا، مسواک کرنا اور آیۃ الکرسی پڑھنا، قوت حافظہ کا باعث ہیں۔ اور قبر کی تختی پڑھنا، ترش سدیب کھانا، سبز دھنیا استعمال کرنا، ٹھہرے پانی میں پیشاب کرنا اور چوہے کا جھوٹا کھانا۔ نسیان وبھول کا موجب ہیں۔

تسخیر و محبّت

اگر زوجہ تابعدار نہ ہو تو سورۃ زخرف لکھ کر دھوئے اور اُسے پلائے انشاءاللہ تعالےٰ فرمانبردار ہو جائے گی۔

دیگر۔ بروز جمعہ ہزار بار شیرینی پر اَلْوَدُوْدُ پڑھے جسے کھلائے محبّت ہوگی۔ اور زن وشوہر کے باہمی اُلفت و موافقت کے لئے کھانے پر پڑھ کر کھلائے۔

دیگر۔ عزیز واقارب میں عزّت کے لئے نماز صبح کے بعد ننانوے بار اَلْمَجِیْدُ پڑھے۔

دیگر۔ زن وشوہر میں ناچاقی ہو تو اَلْمَانِعُ بہت کہے موافقت ہوگی۔

دیگر۔ اگر کسی مومنہ کا شوہر مکروہات دنیا میں گرفتار ہو۔ اور زوجہ سے لاپرواہی برتتا اور محبت نہ کرتا ہو تو چاہیئے کہ زوجہ دو رکعت نماز اس ترتیب سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد سات مرتبہ یہ آیۂ مجیدہ پڑھے۔ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ عَادَيْتُمْ مِّنْهُمْ مَّوَدَّةً وَاللّٰهُ قَدِيْرٌ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ جب سلام کے بعد نماز ختم کرے تو ستّر مرتبہ یہ درود پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ اس کے بعد ستّر مرتبہ یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ لَيِّنْ قَلْبَ فلاں بن فلانہ (یہاں شوہر اور اس کی ماں کا نام لے) كَمَا لَيَّنْتَ الْحَدِيْدَ لِدَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَسَخِّرْ لِيْ كَمَا سَخَّرْتَ الرِّيْحَ لِسُلَيْمَانَ ابْنِ دَاوُدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَاَلِّفْ بَيْنَنَا كَمَا اَلَّفْتَ بَيْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَخَدِيْجَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

اکتیسواں باب

اعمال وادعیہ سفر

سفر کے لئے بہترین دن روز شنبہ اس کے بعد منگل و جمعرات ہیں۔ اور بدترین دن سفر کے لئے پیر و بدھ ہیں۔ اور بروز جمعہ نمازِ جمعہ یا ظہر سے قبل سفر ممنوع ہے اور سفر کے لئے مہینوں کی بدترین تاریخیں تیسری، چوتھی، پانچویں، آٹھویں، تیرھویں، اٹھارھویں، اکیسویں چوبیسویں، پچیسویں اور چھبیسویں ہیں۔ اور قمر در عقرب کی تاریخیں بھی نحس ترین ہیں۔ سُنّت ہے کہ جب کوئی شخص سفر کا ارادہ کرے تو روانگی سے قبل غسل کرے اور دو رکعت نماز بجا لائے۔ پہلی رکعت میں الحمد کے بعد سورۂ توحید اور دوسری رکعت میں الحمد کے بعد سورۂ اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ پڑھے اور بعد فراغت نماز کہے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْتَوْدِعُکَ نَفْسِیْ وَ اَھْلِیْ وَمَالِیْ وَ ذُرِّیَّتِیْ وَ دُنْیَایَ وَ اٰخِرَتِیْ وَ اَمَانَتِیْ وَخَاتِمَۃَ عَمَلِیْ اور کچھ خاکِ شفا یا اس کی تسبیح ساتھ ہونی چاہیئے۔ اور اُسے اُٹھاتے وقت کہے اَللّٰھُمَّ ھٰذِہٖ طِیْنَۃُ قَبْرِ الْحُسَیْنِ وَلِیِّکَ اتَّخَذْتُھَا حِرْزًا لِّمَآ اَخَافُ وَلِمَا لَآ اَخَافُ اور گھر سے نکلتے وقت کہے بِسْمِ اللّٰہِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ۔ اور یہ دُعا پڑھے۔ بِسْمِ اللّٰہِ حَسْبِیَ اللّٰہُ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ خَیْرَ اُمُوْرِیْ کُلِّھَا وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَۃِ اور یہ دعا بھی پڑھے۔ اَعُوْذُ بِمَا عَاذَتْ بِہٖ مَلٰٓئِکَۃُ اللّٰہِ مِنْ شَرِّ ھٰذَا الْیَوْمِ الْجَدِیْدِ الَّذِیْٓ اِذَا غَابَتْ شَمْسُہٗ لَمْ تَعُدْ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ غَیْرِیْ وَمِنْ شَرِّ الشَّیَاطِیْنِ وَمِنْ شَرِّ السِّبَاعِ وَالْھَوَآمِّ وَمِنْ شَرِّ رُکُوْبِ الْمَحَارِمِ کُلِّھَا اُجِیْرُ نَفْسِیْ بِاللّٰہِ مِنْ کُلِّ سُوْٓءٍ۔ اس کے بعد دس مرتبہ سورۃ قل ہو اللہ پڑھ کر گھر سے روانہ ہو۔ خداوند عالم اس کے جان و مال کو محفوظ رکھے گا۔ اور سفر میں کامیابی اور ہر قسم کے ضرر و نقصان

سے حفاظت رہے گی۔ پھر دروازہ پر کھڑے ہو کر اُس طرف منہ کرے کہ جدھر جانے کا قصد ہے اور تسبیح جناب سیدہ اور الحمد اور آیۃ الکرسی منہ کے سامنے اور داہنی طرف اور بائیں طرف پڑھے اور کہے۔ اَللّٰھُمَّ احْفَظْنِیْ وَاحْفَظْ مَامَعِیْ وَسَلِّمْنِیْ وَسَلِّمْ مَا مَعِیْ وَبَلِّغْنِیْ وَبَلِّغْ مَا مَعِیْ بِبَلَاغِكَ الْحَسَنِ الْجَمِیْلِ۔ اور جو کچھ ہو صدقہ دے۔ اور صدقہ دیتے وقت کہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اشْتَرَیْتُ بِھٰذِهِ الصَّدَقَۃِ سَلَامَتِیْ وَسَلَامَۃَ سَفَرِیْ چاہیئے کہ سفر میں سورۃ طور (پارہ ۲۷) اور سورۃ صف (پارہ ۲۸) اور سورۃ اِنَّآ اَنْزَلْنَاهُ پڑھتا رہے تاکہ تمام بلاؤں سے محفوظ رہے۔ اور اگر دریا کا سفر ہو تو کشتی جہاز وغیرہ میں سوار ہوتے وقت کہے بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖھَا وَمُرْسٰھَا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ اگر دریا میں تلاطم دیکھے تو بائیں جانب تکیہ کرے۔ اور داہنی جانب سے موج کی جانب اشارہ کر کے کہے۔ قَرِّیْ بِقَرَارِ اللّٰهِ وَاسْكُنِیْ بِسَكِیْنَۃِ اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰهِ اور جب دریا میں زیادہ اضطراب ہو۔ اور غرق ہونے کے قریب کی نوبت آجائے تو خاکِ شفا دریا میں ڈالے۔ تلاطم ٹھہر جائے گا۔ اور سورۃ محمد (پارہ ۲۶) اور سورۃ اقرا (پارہ ۳۰) کا دریا پر پڑھنا تلاطم و طغیانی سے سلامتی کا باعث ہے۔

روایت میں ہے کہ عقیق کی انگوٹھی اپنے پاس رکھے جس پر یہ دعا کندہ ہو۔
مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰهِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اور دوسری طرف عقیق کے مُحَمَّدٌ وَعَلِیٌّ کھدا ہو تو چور سے بے خطر ہو گا۔ اور سُنّت ہے کہ سر پر عمامہ ہو۔ اور تحت الحنک بھی ہو۔ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام سے منقول ہے کہ میں اس شخص کا جو سفر کے ارادہ سے گھر سے نکلے اور سر پر عمامہ تحت الحنک کے ساتھ بندھا ہو اس بات کا ضامن ہوں کہ وہ چور سے اور ڈوبنے جلنے وغیرہ سے محفوظ رہے گا۔ اگر راستہ بھول جائے تو کہے۔
یَا صَالِحُ یَا اَبَا صَالِحٍ اَرْشِدُوْنَا اِلَی الطَّرِیْقِ یَرْحَمُكُمُ اللّٰهُ اور اگر تنہا سفر کرے تو کہے مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَظِیْمِ اَللّٰھُمَّ اٰنِسْ وَحْشَتِیْ وَاَعِنِّیْ عَلٰی وَحْدَتِیْ وَاَدِّ غَیْبَتِیْ ؛

کتاب الزیارات و الخطبات

(اس میں چہاردہ معصومین کی زیارتیں اور جمعہ و
عیدین کے مشہور و معروف خطبے درج ہیں۔)

تئیسواں باب

زیارات چہاردہ معصومین علیہم السّلام

ایام متبرکہ ہیں اور اُن ایام میں جن میں چہاردہ معصومین علیہم السّلام کی ولادت باسعادت اور وفات حسرت آیات واقع ہوئی ہے۔ زیارت پڑھنا مستحب اور موجب صد خیر و برکت اور باعث مغفرت ذنوب ہے۔ مومنین باصفا کو لازم و واجب ہے کہ ایام متبرکہ کی نسبت کے لحاظ سے آداب و شرائط کے ساتھ زیارات بجالائیں۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام فرماتے ہیں کہ جو شخص جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی زیارت کرے۔ بروز قیامت اُس کی شفاعت بذمہ آنحضرتؐ ہوگی۔ اور جس کی آں حضرت شفاعت فرمائیں گے وہ ضرور جنّتی ہے۔ ایسا ہی اجر و ثواب جناب امیر المومنین علیہ السّلام اور جناب فاطمہ زہرا سیّدۃ النساء العالمین سلام اللہ علیہا۔ حضرت امام حسن مجتبےٰ و حضرت امام حسین شہید کربلا و دیگر آئمہ معصومین علیہم السّلام کے مشاہد مقدسہ کی زیارت میں ہے غسل کرنا پاک و پاکیزہ لباس پہننا خوشبو لگانا اور خضوع و خشوع اور رجوع قلب سے انگشت شہادت سے اشارہ کرکے زیارت پڑھنا آداب زیارات میں داخل ہے۔ یہاں پر وہ مختصر زیارات نقل کی جاتی ہیں جو ہر مقام بعید پر ہر معصوم کے لئے پڑھی جاسکتی ہیں۔

زیارت جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا خِیَرَةَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا صِفْوَةَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اَمِیْنَ اللّٰہِ اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ نَصَحْتَ لِاُمَّتِكَ وَجَاهَدْتَ فِیْ سَبِیْلِ رَبِّكَ وَعَبَدْتَّهٗ حَتّٰی اَتٰكَ الْیَقِیْنُ فَجَزَاكَ اللّٰہُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَفْضَلَ مَا جَزٰی نَبِیًّا عَنْ اُمَّتِهٖ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ مَاصَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَاٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ پھر چار رکعت نماز زیارت جس سورت کے ساتھ چاہے دو دو رکعت کر کے پڑھے۔

زیارت جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا

اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَابِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰہِ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَابِنْتَ نَبِیِّ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَابِنْتَ حَبِیْبِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَابِنْتَ خَلِیْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَابِنْتَ صَفِیِّ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَابِنْتَ اَمِیْنِ اللّٰہِ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَابِنْتَ خَیْرِ خَلْقِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَابِنْتَ اَفْضَلِ اَنْبِیَآءِ اللّٰہِ وَرُسُلِہٖ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَابِنْتَ خَیْرِ الْبَرِیَّۃِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَاسَیِّدَۃَ نِسَآءِ الْعٰلَمِیْنَ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَازَوْجَۃَ وَلِیِّ اللّٰہِ وَخَیْرِ الْخَلْقِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَااُمَّ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ سَیِّدَیْ شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ اَیَّتُھَا الصِّدِّیْقَۃُ الشَّھِیْدَۃُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ اَیَّتُھَا الرَّضِیَّۃُ الْمَرْضِیَّۃُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ اَیَّتُھَا الْفَاضِلَۃُ الزَّکِیَّۃُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ اَیَّتُھَا الْحَوْرَآءُ الْاِنْسِیَّۃُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ اَیَّتُھَا التَّقِیَّۃُ النَّقِیَّۃُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ اَیَّتُھَا الْمُحَدَّثَۃُ الْعَلِیْمَۃُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ اَیَّتُھَا الْمَظْلُوْمَۃُ الْمَغْصُوْبَۃُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ اَیَّتُھَا الْمُضْطَھَدَۃُ الْمَقْھُوْرَۃُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَافَاطِمَۃَ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکِ وَعَلٰی رُوْحِکِ وَبَدَنِکِ اَشْھَدُ اَنَّکِ مَضَیْتِ عَلٰی بَیِّنَۃٍ مِّنْ رَّبِّکِ وَاَنَّ مَنْ سَرَّکِ فَقَدْ سَرَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَمَنْ جَفَاکِ فَقَدْ جَفَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَمَنْ اٰذَاکِ فَقَدْ اٰذٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَمَنْ وَصَلَکِ فَقَدْ وَصَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَمَنْ قَطَعَکِ فَقَدْ قَطَعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ لِأَنَّكِ بَضْعَةٌ مِّنْهُ وَرُوحُهُ الَّذِي بَيْنَ جَنْبَيْهِ أُشْهِدُ اللهَ وَرُسُلَهُ وَمَلَائِكَتَهُ أَنِّي رَاضٍ عَمَّنْ رَضِيتِ عَنْهُ سَاخِطٌ عَلَى مَنْ سَخِطْتِ عَلَيْهِ مُتَبَرِّءٌ مِمَّنْ تَبَرَّأْتِ مِنْهُ مُوَالٍ لِمَنْ وَالَيْتِ مُعَادٍ لِمَنْ عَادَيْتِ مُبْغِضٌ لِمَنْ أَبْغَضْتِ مُحِبٌّ لِمَنْ أَحْبَبْتِ وَكَفَى بِاللهِ شَهِيدًا وَحَسِيبًا وَجَازِيًا وَمُثِيبًا ط پھر درود شریف پڑھ کر دو رکعت نماز زیارت بجالائے۔

زیارت حضرت امیر المومنین علیہ السلام

یہ زیارت جو زیارت ششم کے نام سے مشہور ہے۔ روضۂ مبارکہ میں اور دوسرے شہروں میں ہر وقت اور ہر جگہ پڑھ سکتے ہیں حضرتؑ کی قبر مطہر کی طرف منہ کرکے کھڑا ہو اور کہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صِفْوَةَ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمِينَ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَى مَنِ اصْطَفَاهُ اللهُ وَاخْتَصَّهُ وَاخْتَارَهُ مِنْ بَرِيَّتِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيلَ اللهِ مَا دَجَى اللَّيْلُ وَغَسَقَ وَأَضَاءَ النَّهَارُ وَأَشْرَقَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ مَا صَمَتَ صَامِتٌ وَنَطَقَ نَاطِقٌ وَذَرَّ شَارِقٌ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَى مَوْلَانَا أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ صَاحِبِ السَّوَابِقِ وَالْمَنَاقِبِ وَالنَّجْدَةِ وَمُبِيدِ الْكَتَائِبِ الشَّدِيدِ الْبَأْسِ الْعَظِيمِ الْمِرَاسِ الْمَكِينِ الْأَسَاسِ سَاقِي الْمُؤْمِنِينَ بِالْكَأْسِ مِنْ حَوْضِ الرَّسُولِ الْمَكِينِ الْأَمِينِ اَلسَّلَامُ عَلَى صَاحِبِ النُّهَى وَالْفَضْلِ وَالطَّوَائِلِ وَالْمَكْرُمَاتِ وَالنَّوَائِلِ اَلسَّلَامُ عَلَى فَارِسِ الْمُؤْمِنِينَ وَلَيْثِ الْمُوَحِّدِينَ وَقَاتِلِ الْمُشْرِكِينَ وَوَصِيِّ رَسُولِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَى مَنْ أَيَّدَهُ اللهُ بِجَبْرَئِيلَ وَأَعَانَهُ بِمِيكَائِيلَ وَأَزْلَفَهُ فِي الدَّارَيْنِ وَحَبَاهُ بِكُلِّ مَا تَقَرُّ بِهِ الْعَيْنُ وَصَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ الطَّاهِرِينَ وَعَلَى

اَوْلَادِهِ الْمُنْتَجَبِيْنَ وَعَلَى الْاَئِمَّةِ الرَّاشِدِيْنَ الَّذِيْنَ اَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ
وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَفَرَضُوْا عَلَيْنَا الصَّلَوٰاتِ وَاَمَرُوْا بِاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ
وَعَرَّفُوْنَا صِيَامَ شَهْرِ رَمَضَانَ وَقِرَاءَةَ الْقُرْاٰنِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا
اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَيَعْسُوْبَ الدِّيْنِ وَقَائِدَ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا بَابَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَيْنَ اللّٰهِ النَّاظِرَةَ وَيَدَهُ
الْبَاسِطَةَ وَاُذُنَهُ الْوَاعِيَةَ وَحِكْمَتَهُ الْبَالِغَةَ وَنِعْمَتَهُ السَّابِغَةَ
وَنِقْمَتَهُ الدَّامِغَةَ اَلسَّلَامُ عَلٰى قَسِيْمِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ اَلسَّلَامُ عَلٰى
نِعْمَةِ اللّٰهِ عَلَى الْاَبْرَارِ وَنِقْمَتِهِ عَلَى الْفُجَّارِ اَلسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُتَّقِيْنَ
الْاَخْيَارِ اَلسَّلَامُ عَلٰى اَخِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَابْنِ عَمِّهِ وَزَوْجِ ابْنَتِهِ وَالْمَخْلُوْقِ
مِنْ طِيْنَتِهِ اَلسَّلَامُ عَلَى الْاَصْلِ الْقَدِيْمِ وَالْفَرْعِ الْكَرِيْمِ اَلسَّلَامُ
عَلَى الثَّمَرِ الْجَنِيِّ اَلسَّلَامُ عَلٰى اَبِي الْحَسَنِ عَلِيٍّ اَلسَّلَامُ عَلٰى شَجَرَةِ طُوْبٰى
وَسِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى اَلسَّلَامُ عَلٰى اٰدَمَ صَفْوَةِ اللّٰهِ وَنُوْحٍ نَبِيِّ اللّٰهِ وَاِبْرَاهِيْمَ
خَلِيْلِ اللّٰهِ وَمُوْسٰى كَلِيْمِ اللّٰهِ وَعِيْسٰى رُوْحِ اللّٰهِ وَمُحَمَّدٍ حَبِيْبِ
اللّٰهِ وَمَنْ بَيْنَهُمْ مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ
وَحَسُنَ اُولٰئِكَ رَفِيْقًا اَلسَّلَامُ عَلٰى نُوْرِ الْاَنْوَارِ وَسَلِيْلِ الْاَطْهَارِ
وَعَنَاصِرِ الْاَخْيَارِ اَلسَّلَامُ عَلٰى وَالِدِ الْاَئِمَّةِ الْاَبْرَارِ اَلسَّلَامُ عَلٰى
حَبْلِ اللّٰهِ الْمَتِيْنِ وَجَنْبِهِ الْمَكِيْنِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ
اَلسَّلَامُ عَلٰى اَمِيْنِ اللّٰهِ فِيْ اَرْضِهِ وَخَلِيْفَتِهِ وَالْحَاكِمِ بِاَمْرِهِ
وَالْقَيِّمِ بِدِيْنِهِ وَالنَّاطِقِ بِحِكْمَتِهِ وَالْعَامِلِ بِكِتَابِهِ اَخِ
الرَّسُوْلِ وَزَوْجِ الْبَتُوْلِ وَسَيْفِ اللّٰهِ الْمَسْلُوْلِ اَلسَّلَامُ عَلٰى
صَاحِبِ الدَّلَالَاتِ وَالْاٰيَاتِ الْبَاهِرَاتِ وَالْمُعْجِزَاتِ الْقَاهِرَاتِ
الزَّاهِرَاتِ وَالْمُنْجِيْ مِنَ الْهَلَكَاتِ الَّذِيْ ذَكَرَهُ اللّٰهُ فِيْ مُحْكَمِ
الْاٰيَاتِ فَقَالَ تَعَالٰى وَاِنَّهٗ فِيْ اُمِّ الْكِتَابِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ

اَلسَّلَامُ عَلٰی اِسْمِ اللّٰہِ الرَّضِیِّ وَ وَجْہِہِ الْمُضِیْٓئِ وَ جَنْبِہِ الْعَلِیِّ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلٰی حُجَجِ اللّٰہِ وَ اَوْصِیَآئِہٖ وَ خَآصَّۃِ اللّٰہِ وَ اَصْفِیَآئِہٖ وَ خَالِصَتِہٖ وَ اُمَنَآئِہٖ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ قَصَدْتُّکَ یَا مَوْلَایَ یَآ اَمِیْنَ اللّٰہِ وَ حُجَّتَہٗ زَآئِرًا عَارِفًا بِحَقِّکَ مُوَالِیًا لِاَوْلِیَآئِکَ مُعَادِیًا لِاَعْدَآئِکَ مُتَقَرِّبًا اِلَی اللّٰہِ بِزِیَارَتِکَ فَاشْفَعْ لِیْ عِنْدَ اللّٰہِ رَبِّیْ وَ رَبِّکَ فِیْ خَلَاصِ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ وَ قَضَآءِ حَوَآئِجِیْ حَوَآئِجِ الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَۃِ ط

زیارت حضرت امام حسن علیہ السّلام

اوقاتِ شریفہ میں مثلاً حضرت کے روزِ ولادت و روزِ وفات کو آنحضرت کی زیارت پڑھنی اولیٰ و انسب ہے۔ زیارت یہ ہے۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بَقِیَّۃَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ ابْنَ اَوَّلِ الْمُسْلِمِیْنَ وَ کَیْفَ لَا تَکُوْنُ کَذٰلِکَ وَ اَنْتَ سَبِیْلُ الْھُدٰی وَ حَلِیْفُ التُّقٰی وَ خَامِسُ اَصْحَابِ الْکِسَآءِ غَذَتْکَ یَدُ الرَّحْمَۃِ وَ رُبِّیْتَ فِیْ حِجْرِ الْاِسْلَامِ وَ رَضَعْتَ مِنْ ثَدْیِ الْاِیْمَانِ نَطِبْتَ حَیًّا وَّ طِبْتَ مَیِّتًا غَیْرَ اَنَّ الْاَنْفُسَ غَیْرُ طَیِّبَۃٍ بِفِرَاقِکَ وَ لَا شَاکَّۃٌ فِی الْحَیٰوۃِ لَکَ یَرْحَمُکَ اللّٰہُ۔ اس کے بعد دو رکعت نماز زیارت بجالائے۔

زیارت حضرت امام حسین علیہ السّلام

گھر کے صحن میں یا کوٹھے پر جا کر داہنی طرف اور بائیں طرف جانب آسمان نظر کرے اور بالائے سر دیکھے۔ پھر حضرت کی قبر مطہر کی طرف بقصدِ زیارت اشارہ کرکے پڑھے۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَآ اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ اٰدَمَ صِفْوَۃِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ نُوْحٍ نَّبِیِّ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ اِبْرَاھِیْمَ خَلِیْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ مُوْسٰی کَلِیْمِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ عِیْسٰی رُوْحِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ

مُحَمَّدٍ حَبِيبِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَلِيِّ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ مُحَمَّدِنِ الْمُصْطَفٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ عَلِيِّنِ الْمُرْتَضٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ خُدَيْجَةَ الْكُبْرٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ثَارَ اللهِ وَابْنَ ثَارِهٖ وَالْوِتْرَ الْمَوْتُوْرَ اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ اَقَمْتَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتَ الزَّكٰوةَ وَاَمَرْتَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاَطَعْتَ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ حَتّٰى اَتَاكَ الْيَقِيْنُ فَلَعَنَ اللهُ اُمَّةً قَتَلَتْكَ وَلَعَنَ اللهُ اُمَّةً ظَلَمَتْكَ وَلَعَنَ اللهُ اُمَّةً سَمِعَتْ بِذٰلِكَ فَرَضِيَتْ بِهٖ ط يَا مَوْلَايَ يَا اَبَا عَبْدِ اللهِ اَشْهَدُ اَنَّكَ كُنْتَ نُوْرًا فِي الْاَصْلَابِ الشَّامِخَةِ وَالْاَرْحَامِ الْمُطَهَّرَةِ لَمْ تُنَجِّسْكَ الْجَاهِلِيَّةُ بِاَنْجَاسِهَا وَلَمْ تُلْبِسْكَ مِنْ مُدْلَهِمَّاتِ ثِيَابِهَا وَاَشْهَدُ اَنَّكَ مِنْ دَعَائِمِ الدِّيْنِ وَاَرْكَانِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ الْاِمَامُ الْبَرُّ التَّقِيُّ الرَّضِيُّ الزَّكِيُّ الْهَادِي الْمَهْدِيُّ وَاَشْهَدُ اَنَّ الْاَئِمَّةَ مِنْ وُلْدِكَ كَلِمَةُ التَّقْوٰى وَاَعْلَامُ الْهُدٰى وَالْعُرْوَةُ الْوُثْقٰى وَالْحُجَّةُ عَلٰى اَهْلِ الدُّنْيَا وَاُشْهِدُ اللهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ وَاَنْبِيَآءَهٗ وَرُسُلَهٗ اَنِّيْ بِكُمْ مُؤْمِنٌ وَّبِاِيَابِكُمْ مُوْقِنٌ بِشَرَآئِعِ دِيْنِيْ وَخَوَاتِيْمِ عَمَلِيْ وَقَلْبِيْ لِقَلْبِكُمْ سِلْمٌ وَّاَمْرِيْ لِاَمْرِكُمْ مُتَّبِعٌ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْكُمْ وَعَلٰى اَرْوَاحِكُمْ وَعَلٰى اَجْسَادِكُمْ وَعَلٰى اَجْسَامِكُمْ وَعَلٰى شَاهِدِكُمْ وَعَلٰى غَائِبِكُمْ وَعَلٰى ظَاهِرِكُمْ وَعَلٰى بَاطِنِكُمْ۔ اس کے بعد دو رکعت نماز زیارت پڑھیں اور اگر نماز زیارت پڑھنے سے قبل پڑھ لیں تب بھی کوئی حرج نہیں پھر حضرت اکبرؑ کی زیارت کا قصد کرکے پڑھیں۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ رَسُوْلِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ نَبِيِّ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ الْحُسَيْنِ الشَّهِيْدِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الشَّهِيْدُ وَابْنَ الشَّهِيْدِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْمَظْلُوْمُ وَابْنَ

اَلْمَظْلُوْمِ ط لَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً قَتَلَتْكَ وَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً ظَلَمَتْكَ وَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً سَمِعَتْ بِذٰلِكَ فَرَضِيَتْ بِهٖ۔

پھر باقی سب شہدائے کربلا کی زیارت کا قصد کریں اور کہیں۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ وَاَحِبَّآءَهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَصْفِيَآءَ اللّٰهِ وَاَوِدَّآءَهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَنْصَارَ دِيْنِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَنْصَارَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَنْصَارَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَنْصَارَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ سَيِّدَةِ نِسَآءِ الْعَالَمِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَنْصَارَ اَبِيْ مُحَمَّدِ نِ الْحَسَنِ ابْنِ عَلِيٍّ نِ الزَّكِيِّ النَّاصِحِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَنْصَارَ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ بِاَبِيْ اَنْتُمْ وَاُمِّيْ طِبْتُمْ وَطَابَتِ الْاَرْضُ الَّتِيْ فِيْهَا دُفِنْتُمْ وَفُزْتُمْ فَوْزًا عَظِيْمًا فَيَالَيْتَنِيْ كُنْتُ مَعَكُمْ فَاَفُوْزَ مَعَكُمْ۔

زیارت حضرت امام زین العابدینؑ و حضرت امام محمد باقرؑ و حضرت امام جعفر صادق علیہم السّلام

یہ زیارت جامعہ ہے

اَلسَّلَامُ عَلٰى اَوْلِيَآءِ اللّٰهِ وَاَصْفِيَآئِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰى اُمَنَآءِ اللّٰهِ وَاَحِبَّآئِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰى اَنْصَارِ اللّٰهِ وَخُلَفَآئِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰى مَحَالِّ مَعْرِفَةِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلٰى مَسَاكِنِ ذِكْرِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلٰى مُظْهِرِيْ اَمْرِ اللّٰهِ وَنَهْيِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَى الدُّعَاةِ اِلَى اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَى الْمُسْتَقِرِّيْنَ فِيْ مَرْضَاتِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَى الْمُخْلِصِيْنَ فِيْ طَاعَةِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَى الْاَدِلَّآءِ عَلَى اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَى الَّذِيْنَ مَنْ وَالَاهُمْ فَقَدْ وَالَى اللّٰهَ وَمَنْ عَادَاهُمْ فَقَدْ عَادَى اللّٰهَ وَمَنْ عَرَفَهُمْ فَقَدْ عَرَفَ اللّٰهَ وَمَنْ جَهِلَهُمْ فَقَدْ جَهِلَ اللّٰهَ وَمَنِ اعْتَصَمَ بِهِمْ فَقَدِ اعْتَصَمَ بِاللّٰهِ وَمَنْ تَخَلّٰى مِنْهُمْ فَقَدْ تَخَلّٰى مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَاُشْهِدُ اللّٰهَ اَنِّيْ سِلْمٌ لِّمَنْ سَالَمَكُمْ وَحَرْبٌ لِّمَنْ حَارَبَكُمْ مُؤْمِنٌ بِسِرِّكُمْ وَعَلَانِيَتِكُمْ مُفَوِّضٌ فِيْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ اِلَيْكُمْ لَعَنَ اللّٰهُ عَدُوَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ مِّنَ الْجِنِّ

وَالْاِنْسِ وَاَبْرَءُ اِلَى اللّٰهِ مِنْهُمْ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

مختصر زیارت حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام

حدیث میں ہے کہ راوی نے حضرت امام رضا علیہ السّلام سے پوچھا کہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی زیارت کا ثواب کس قدر ہے؟ آپ نے فرمایا جس قدر حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت کا ثواب ہے۔ زیارت یہ ہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا جَعْفَرٍ مُّحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ الْبَرَّ التَّقِيَّ الْاِمَامَ الْوَفِيَّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الرَّضِيُّ الزَّكِيُّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَلِيَّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَجِيَّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَفِيْرَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سِرَّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ضِيَاءَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَنَاءَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا كَلِمَةَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَحْمَةَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النُّوْرُ السَّاطِعُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْبَدْرُ الطَّالِعُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الطَّيِّبُ مِنَ الطَّيِّبِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الطَّاهِرُ مِنَ الْمُطَهَّرِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْاٰيَةُ الْعُظْمٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْحُجَّةُ الْكُبْرٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْمُطَهَّرُ مِنَ الزَّلَّاتِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْمُنَزَّهُ عَنِ الْمُعْضِلَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْعَلِيُّ عَنْ نَقْصِ الْاَوْصَافِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الرَّضِيُّ عِنْدَ الْاَشْرَافِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمُوْدَ الدِّيْنِ اَشْهَدُ اَنَّكَ وَلِيُّ اللّٰهِ وَحُجَّتُهٗ فِيْ اَرْضِهٖ وَاَنَّكَ جَنْبُ اللّٰهِ وَخِيَرَةُ اللّٰهِ وَمُسْتَوْدَعُ عِلْمِ اللّٰهِ وَعِلْمِ الْاَنْبِيَاءِ وَرُكْنُ الْاِيْمَانِ وَتَرْجُمَانُ الْقُرْاٰنِ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مَنِ اتَّبَعَكَ عَلَى الْحَقِّ وَالْهُدٰى وَاَنَّ مَنْ اَنْكَرَكَ وَنَصَبَ لَكَ الْعَدَاوَةَ عَلَى الضَّلَالَةِ وَالرَّدٰى اَبْرَءُ اِلَى اللّٰهِ وَاِلَيْكَ مِنْهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ مَا بَقِيْتُ وَبَقِيَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ

مختصر زیارت حضرت امام رضا علیہ السلام

منقول ہے کہ آنحضرتؑ نے فرمایا کہ جو شخص میری غربت میں زیارت کریگا خداوند عالم اس کو اجر کثیر و ثواب جمیل عطا فرمائے گا۔ بروز قیامت وہ شخص ہمارے زمرہ میں داخل ہوگا۔ اور اُسے درجاتِ عالیہ عطا ہوں گے اور ہمارا رفیق ہوگا۔ زیارت یہ ہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَلِيَّ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نُوْرَ اللهِ فِيْ ظُلُمَاتِ الْاَرْضِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمُوْدَ الدِّيْنِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ اٰدَمَ صِفْوَةِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ نُوْحٍ نَبِيِّ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ اِسْمٰعِيْلَ ذَبِيْحِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ مُوْسٰى كَلِيْمِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ عِيْسٰى رُوْحِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيٍّ وَلِيِّ اللهِ وَوَصِيِّ رَسُوْلِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ سَيِّدَيْ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ زَيْنِ الْعَابِدِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بَاقِرِ عِلْمِ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الصَّادِقِ الْبَارِّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ مُوْسَى بْنِ جَعْفَرٍ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الصِّدِّيْقُ الشَّهِيْدُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْوَصِيُّ الْبَارُّ التَّقِيُّ اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ اَقَمْتَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتَ الزَّكٰوةَ وَاَمَرْتَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَعَبَدْتَ اللهَ مُخْلِصًا حَتّٰى اَتَاكَ الْيَقِيْنُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا الْحَسَنِ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔

زیارت حضرت امام محمد تقی و حضرت امام علی نقی و حضرت امام حسن عسکری علیہم السلام

ایام متبرکہ و اوقات شریفہ میں مثلاً روز ہائے ولادت و شہادت میں ان حضرات کی زیارت

پڑھنا افضل و اولیٰ ہے پس زیارت جامعہ جو مذکور ہوئی پڑھنی کافی ہوگی۔ اس کے بعد دو رکعت نماز زیارت پڑھنی چاہیئے۔

زیارت حضور صاحب الامر امام زمانہ عجل اللہ فرجہ

آنحضرتؑ کی زیارت سرداب میں اور تمام شہروں میں اور ان کے اجداد طاہرین کے ضریح ہائے مقدسہ میں پڑھنی خوب ہے مستحب ہے کہ ہر روز بعد نماز صبح حضور صاحب العصرؑ کی زیارت پڑھی جائے۔ زیارت یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ بَلِّغْ مَوْلَايَ صَاحِبَ الزَّمَانِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ عَنْ جَمِيعِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ فِي مَشَارِقِ الْاَرْضِ وَمَغَارِبِهَا وَبَرِّهَا وَبَحْرِهَا وَسَهْلِهَا وَجَبَلِهَا حَيِّهِمْ وَمَيِّتِهِمْ وَعَنْ وَالِدَيَّ وَوَلَدِي وَعَنِّي مِنَ الصَّلَوَاتِ وَالتَّحِيَّاتِ زِنَةَ عَرْشِ اللّٰهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ وَمُنْتَهٰى رِضَاهُ وَعَدَدَ مَا اَحْصَاهُ كِتَابُهُ وَاَحَاطَ بِهِ عِلْمُهُ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اُجَدِّدُ لَهُ فِي هٰذَا الْيَوْمِ وَفِي كُلِّ يَوْمٍ عَهْدًا وَعَقْدًا وَبَيْعَةً فِي رَقَبَتِي اَللّٰهُمَّ كَمَا شَرَّفْتَنِي بِهٰذَا التَّشْرِيفِ وَفَضَّلْتَنِي بِهٰذِهِ الْفَضِيلَةِ وَخَصَصْتَنِي بِهٰذِهِ النِّعْمَةِ فَصَلِّ عَلٰى مَوْلَايَ وَسَيِّدِي صَاحِبِ الزَّمَانِ وَاجْعَلْنِي مِنْ اَنْصَارِهِ وَاَشْيَاعِهِ وَالذَّابِّينَ عَنْهُ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُسْتَشْهَدِينَ بَيْنَ يَدَيْهِ طَائِعًا غَيْرَ مُكْرَهٍ فِي الصَّفِّ الَّذِي نَعَتَّ اَهْلَهُ فِي كِتَابِكَ فَقُلْتَ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَرْصُوصٌ عَلٰى طَاعَتِكَ وَطَاعَةِ رَسُولِكَ وَآلِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اَللّٰهُمَّ هٰذِهِ بَيْعَةٌ لَهُ فِي عُنُقِي اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

مختصر زیارت جامعہ

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ ہر وقت خصوصاً عرفہ کے

دن اور ہر مقام پر ہر معصوم کے لئے اس طرح زیارت پڑھ سکتے ہیں۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خِيَرَةَ اللهِ مِنْ خَلْقِهٖ وَاَمِيْنَهٗ عَلٰى وَحْيِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ اَنْتَ حُجَّةُ اللهِ عَلٰى خَلْقِهٖ وَبَابُ عِلْمِهٖ وَوَصِيُّ نَبِيِّهٖ وَالْخَلِيْفَةُ مِنْ بَعْدِهٖ فِيْ اُمَّتِهٖ لَعَنَ اللهُ اُمَّةً غَصَبَتْكَ حَقَّكَ وَقَعَدَتْ مَقْعَدَكَ وَاَنَا بَرِيْءٌ مِنْهُمْ وَمِنْ شِيْعَتِهِمْ اِلَيْكَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا فَاطِمَةُ الْبَتُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا زَيْنَ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ رَسُوْلِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْكِ وَعَلَيْهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا اُمَّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ لَعَنَ اللهُ اُمَّةً غَصَبَتْكِ حَقَّكِ وَمَنَعَتْكِ مَا جَعَلَ اللهُ لَكِ حَلَالًا اَنَا بَرِيْءٌ اِلَيْكِ مِنْهُمْ وَمِنْ شِيْعَتِهِمْ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ ن الْحَسَنَ الزَّكِيَّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ لَعَنَ اللهُ اُمَّةً قَتَلَتْكَ وَبَايَعَتْ فِيْ اَمْرِكَ وَشَايَعَتْ اَنَا بَرِيْءٌ اِلَيْكَ مِنْهُمْ وَمِنْ شِيْعَتِهِمْ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ يَا اَبَا عَبْدِ اللهِ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْكَ وَعَلٰى اَبِيْكَ وَجَدِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ لَعَنَ اللهُ اُمَّةً اِسْتَحَلَّتْ دَمَكَ وَلَعَنَ اللهُ اُمَّةً قَتَلَتْكَ وَاسْتَبَاحَتْ حَرِيْمَكَ وَلَعَنَ اللهُ اَشْيَاعَهُمْ وَلَعَنَ اللهُ الْمُمَهِّدِيْنَ لَهُمْ بِالتَّمْكِيْنِ مِنْ قِتَالِكُمْ اَنَا بَرِيْءٌ اِلَى اللهِ وَاِلَيْكَ مِنْهُمْ وَمِنْ شِيْعَتِهِمْ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ يَا اَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ يَا اَبَا عَبْدِ اللهِ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ يَا اَبَا الْحَسَنِ مُوْسَى بْنَ جَعْفَرٍ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ يَا اَبَا الْحَسَنِ عَلِيَّ بْنَ مُوْسٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ يَا اَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ يَا اَبَا الْحَسَنِ عَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ يَا مُحَمَّدَ بْنَ الْحَسَنِ صَاحِبَ الزَّمَانِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَعَلٰى عِتْرَتِكَ الطَّاهِرَةِ الطَّيِّبَةِ يَا مَوَالِيَّ كُوْنُوْا شُفَعَائِيْ فِيْ حَطِّ وِزْرِيْ وَخَطَايَايَ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَبِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَاَتَوَلّٰى اٰخِرَكُمْ بِمَاۤ اَتَوَلّٰى اَوَّلَكُمْ وَبَرِئْتُ مِنَ الْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَاللَّاتِ وَالْعُزّٰى يَا مَوَالِيَّ اَنَا سِلْمٌ لِّمَنْ سَالَمَكُمْ وَحَرْبٌ لِّمَنْ حَارَبَكُمْ وَعَدُوٌّ لِّمَنْ عَادَاكُمْ وَوَلِيٌّ لِّمَنْ وَالَاكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَلَعَنَ اللّٰهُ ظَالِمِيْكُمْ وَغَاصِبِيْكُمْ وَلَعَنَ اللّٰهُ اَشْيَاعَهُمْ وَاَتْبَاعَهُمْ وَاَهْلَ مَذْهَبِهِمْ وَاَبْرَاُ اِلَى اللّٰهِ وَاِلَيْكُمْ مِّنْهُمْ

زیارت حضرت ابوالفضل العباس علیہ السلام

آپ کی قبر منور کی طرف رخ کرکے بخضوع وخشوع اس طرح زیارت پڑھے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْعَبْدُ الصَّالِحُ الْمُطِيْعُ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِاَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَسَلَّمَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ وَمَغْفِرَتُهٗ وَرِضْوَانُهٗ وَعَلٰى رُوْحِكَ وَبَدَنِكَ اَشْهَدُ وَاُشْهِدُ اللّٰهَ اَنَّكَ مَضَيْتَ عَلٰى مَا مَضٰى بِهِ الْبَدْرِيُّوْنَ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الْمُنَاصِحُوْنَ لَهٗ فِيْ جِهَادِ اَعْدَآئِهِ الْمُبَالِغُوْنَ فِيْ نُصْرَةِ اَوْلِيَآئِهِ الذَّابُّوْنَ عَنْ اَحِبَّآئِهِ فَجَزَاكَ اللّٰهُ اَفْضَلَ الْجَزَآءِ وَاَكْثَرَ الْجَزَآءِ وَاَوْفَرَ الْجَزَآءِ وَاَوْفٰى جَزَآءِ اَحَدٍ مِّمَّنْ وَفٰى بِبَيْعَتِهٖ وَاسْتَجَابَ لَهٗ دَعْوَتَهٗ وَاَطَاعَ وُلَاةَ اَمْرِهٖ اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ بَالَغْتَ فِي النَّصِيْحَةِ وَاَعْطَيْتَ غَايَةَ الْمَجْهُوْدِ فَبَعَثَكَ اللّٰهُ فِي الشُّهَدَآءِ وَجَعَلَ رُوْحَكَ مَعَ اَرْوَاحِ السُّعَدَآءِ وَاَعْطَاكَ مِنْ جِنَانِهٖ اَفْسَحَهَا مَنْزِلًا وَّاَفْضَلَهَا غُرَفًا وَّرَفَعَ ذِكْرَكَ فِيْ عِلِّيِّيْنَ فِي الْعَالَمِيْنَ وَحَشَرَكَ مَعَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصَّالِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا اَشْهَدُ اَنَّكَ لَمْ تَهِنْ وَلَمْ تَنْكُلْ وَاَنَّكَ مَضَيْتَ عَلٰى بَصِيْرَةٍ مِّنْ اَمْرِكَ

مُقْتَدِیًا بِالصَّالِحِیْنَ وَمُتَّبِعًا لِلنَّبِیِّیْنَ فَجَمَعَ اللّٰہُ بَیْنَنَا وَبَیْنَکَ وَبَیْنَ رَسُوْلِہٖ وَاَوْلِیَآئِہٖ فِیْ مَنَازِلِ الْمُخْبِتِیْنَ فَاِنَّہٗ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ۔

زیاراتِ ایامِ ہفتہ

روزِ شنبہ (ہفتہ)

روزِ شنبہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر صلوات و سلام بھیجنے کا مخصوص دن ہے جس کا طریق یہ ہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خِیَرَۃَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صِفْوَۃَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَمِیْنَ اللّٰہِ اَشْھَدُ اَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَاَشْھَدُ اَنَّکَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ وَاَشْھَدُ اَنَّکَ قَدْ نَصَحْتَ لِاُمَّتِکَ وَجَاھَدْتَّ فِیْ سَبِیْلِ رَبِّکَ وَعَبَدْتَّہٗ حَتّٰی اَتٰـکَ الْیَقِیْنُ فَجَزَاکَ اللّٰہُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَفْضَلَ مَا جَزٰی نَبِیًّا عَنْ اُمَّتِہٖ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ مَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَاٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

روزِ یک شنبہ (اتوار)

روزِ یک شنبہ یعنی اتوار حضرت امیر المومنین علیہ السلام پر اس طریق میں درود و سلام کا مخصوص دن ہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَی الشَّجَرَۃِ النَّبَوِیَّۃِ وَالدَّوْحَۃِ الْھَاشِمِیَّۃِ الْمُضِیْئَۃِ الْمُثْمِرَۃِ بِالنُّبُوَّۃِ الْمُوْنِقَۃِ بِالْاِمَامَۃِ وَعَلٰی ضَجِیْعَیْکَ اٰدَمَ وَنُوْحٍ عَلَیْھِمَا السَّلَامُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَعَلٰی اَھْلِ بَیْتِکَ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَعَلَی الْمَلَآئِکَۃِ الْمُحْدِقِیْنَ بِکَ وَالْحَافِّیْنَ بِقَبْرِکَ یَا مَوْلَایَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ ھٰذَا یَوْمُ الْاَحَدِ وَھُوَ یَوْمُکَ وَبِاسْمِکَ وَاَنَا ضَیْفُکَ

فِیهِ وَجَارُكَ فَاَضِفْنِی یَا مَوْلَایَ وَ اَجِرْنِی فَاِنَّكَ كَرِیْمٌ تُحِبُّ الضِّیَافَةَ وَ مَامُوْرٌ بِالْاِجَارَةِ فَافْعَلْ مَا رَغِبْتُ اِلَیْكَ فِیهِ وَرَجَوْتُهُ مِنْكَ بِمَنْزِلَتِكَ وَاَهْلِ بَیْتِكَ عِنْدَ اللّٰهِ وَمَنْزِلَتِهِ عِنْدَكُمْ وَبِحَقِّ ابْنِ عَمِّكَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ۔

روز دوشنبہ (پیر)

روز دوشنبہ (پیر) کا دن المخصوص ہے حضرت امام حسن و حضرت امام حسین علیہما السّلام کی زیارت سے جو اس طرح بجا لانی چاہیئے۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا ابْنَ رَسُوْلِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا ابْنَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا ابْنَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا صِفْوَةَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اَمِیْنَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا حُجَّةَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نُوْرَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا صِرَاطَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا بَیَانَ حُكْمِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَاصِرَ دِیْنِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا السَّیِّدُ الزَّكِیُّ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا الْبَرُّ الْوَفِیُّ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا الْقَآئِمُ الْاَمِیْنُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا الْعَالِمُ بِالتَّاْوِیْلِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا الْهَادِیُ الْمَهْدِیُّ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا الطَّاهِرُ الزَّكِیُّ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا التَّقِیُّ النَّقِیُّ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا الْحَقُّ الْحَقِیْقُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا الشَّهِیْدُ الصِّدِّیْقُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اَبَا مُحَمَّدِ نِ الْحَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ وَّرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ۔

زیارت حضرت امام حسین علیہ السّلام

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا ابْنَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا ابْنَ سَیِّدَةِ نِسَآءِ الْعَالَمِیْنَ اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ اَقَمْتَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَیْتَ الزَّكٰوةَ وَاَمَرْتَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَیْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَعَبَدْتَ اللّٰهَ مُخْلِصًا وَّجَاهَدْتَ فِی اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ حَتّٰی اَتٰكَ الْیَقِیْنُ

فَعَلَیْکَ السَّلَامُ مِنِّیْ مَا بَقِیْتُ وَبَقِیَ اللَّیْلُ وَالنَّھَارُ وَعَلٰی اَھْلِ بَیْتِکَ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْنَ اَنَا یَا مَوْلَایَ مَوْلًی لَکَ وَلِاَھْلِ بَیْتِکَ سِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَکُمْ وَحَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَکُمْ مُؤْمِنٌ بِسِرِّکُمْ وَجَھْرِکُمْ وَظَاھِرِکُمْ وَبَاطِنِکُمْ لَعَنَ اللّٰہُ اَعْدَآئَکُمْ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ وَاَنَا اَبْرَءُ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی مِنْھُمْ یَا مَوْلَایَ یَا اَبَا مُحَمَّدٍ یَا مَوْلَایَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ ھٰذَا یَوْمُ الْاِثْنَیْنِ وَھُوَ یَوْمُکُمَا وَبِاسْمِکُمَا وَاَنَا فِیْہِ ضَیْفُکُمَا فَاَضِیْفَانِیْ وَاَحْسِنَا ضِیَافَتِیْ فَنِعْمَ مَنِ اسْتُضِیْفَ بِہٖ اَنْتُمَا وَاَنَا فِیْہِ مِنْ جِوَارِکُمَا فَاَجِیْرَانِیْ فَاِنَّکُمَا مَامُوْرَانِ بِالضِّیَافَۃِ وَالْاِجَارَۃِ فَصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکُمَا وَاٰلِکُمَا الطَّیِّبِیْنَ۔

روز سہ شنبہ (منگل)

روز سہ شنبہ (منگل) حضرت امام زین العابدین و حضرت امام محمد باقر و حضرت امام جعفر صادق علیہم السّلام کی زیارت کا مخصوص دن ہے۔ لہٰذا یہ زیارت پڑھے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا خُزَّانَ عِلْمِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا تَرَاجِمَۃَ وَحْیِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَئِمَّۃَ الْھُدٰی اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَعْلَامَ التُّقٰی اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَوْلَادَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَنَا عَارِفٌ بِحَقِّکُمْ مُسْتَبْصِرٌ بِشَاْنِکُمْ مُعَادٍ لِاَعْدَآئِکُمْ مُوَالٍ لِاَوْلِیَآئِکُمْ بِاَبِیْ اَنْتُمْ وَاُمِّیْ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَتَوَالٰی اٰخِرَھُمْ کَمَا تَوَالَیْتُ اَوَّلَھُمْ وَاَبْرَءُ مِنْ کُلِّ وَلِیْجَۃٍ دُوْنَھُمْ وَاَکْفُرُ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَاللَّاتِ وَالْعُزّٰی صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ یَا مَوَالِیَّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ الْعَابِدِیْنَ وَسُلَالَۃَ الْوَصِیِّیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بَاقِرَ عِلْمِ النَّبِیِّیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صَادِقًا مُصَدَّقًا فِی الْقَوْلِ وَالْفِعْلِ یَا مَوَالِیَّ ھٰذَا یَوْمُکُمْ وَھُوَ یَوْمُ الثُّلَثَآءِ وَاَنَا فِیْہِ ضَیْفٌ لَکُمْ وَمُسْتَجِیْرٌ بِکُمْ فَاَضِیْفُوْنِیْ وَاَجِیْرُوْنِیْ بِمَنْزِلَۃِ اللّٰہِ عِنْدَکُمْ وَاٰلِ بَیْتِکُمُ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْنَ۔

روز چہار شنبہ (بدھ)

روز چہار شنبہ (بدھ) حضرت امام موسیٰ کاظم و حضرت امام علی رضا و حضرت امام محمد تقی و حضرت امام علی نقی علیہم السّلام کی زیارت کا مخصوص دن ہے پس ان کی زیارت اس طرح بجالائی جائے۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَآ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا حُجَجَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا نُوْرَ اللّٰہِ فِیْ ظُلُمَاتِ الْاَرْضِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ وَعَلٰٓی اَھْلِ بَیْتِکُمُ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْنَ بِاَبِیْ اَنْتُمْ وَاُمِّیْ لَقَدْ عَبَدْتُمُ اللّٰہَ مُخْلِصِیْنَ وَجَاھَدْتُّمْ فِی اللّٰہِ حَقَّ جِھَادِہٖ حَتّٰٓی اَتٰکُمُ الْیَقِیْنُ فَلَعَنَ اللّٰہُ اَعْدَآئَکُمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَجْمَعِیْنَ وَاَنَا اَبْرَءُ اِلَی اللّٰہِ وَاِلَیْکُمْ مِّنْھُمْ یَا مَوْلَایَ یَآ اَبَآ اِبْرَاھِیْمَ مُوْسَی بْنَ جَعْفَرٍ یَا مَوْلَایَ یَآ اَبَا الْحَسَنِ عَلِیَّ بْنَ مُوْسٰی یَا مَوْلَایَ یَآ اَبَا جَعْفَرٍ مُّحَمَّدَ بْنَ عَلِیٍّ یَا مَوْلَایَ یَآ اَبَا الْحَسَنِ عَلِیَّ بْنَ مُحَمَّدٍ اَنَا مَوْلًی لَّکُمْ مُؤْمِنٌ بِسِرِّکُمْ وَجَھْرِکُمْ مُّتَضَیِّفٌ بِکُمْ فِیْ یَوْمِکُمْ ھٰذَا وَھُوَ یَوْمُ الْاَرْبِعَآءِ وَمُسْتَجِیْرٌ بِکُمْ فَاَضِیْفُوْنِیْ وَاَجِیْرُوْنِیْ بِاَھْلِ بَیْتِکُمُ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْنَ۔

روز پنجشنبہ (جمعرات)

روز پنجشنبہ (جمعرات) حضرت امام حسن عسکری علیہ السّلام سے مخصوص ہے اور آپ کی زیارت اس طرح پڑھی جائے۔ اور روز جمعہ کے لیے صفحہ ۶۱۲ دیکھیں۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَلِیَّ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حُجَّۃَ اللّٰہِ وَخَالِصَتَہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَآ اِمَامَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَوَارِثَ الْمُرْسَلِیْنَ وَحُجَّۃَ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَعَلٰٓی اَھْلِ بَیْتِکَ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْنَ یَا مَوْلَایَ یَآ اَبَا مُحَمَّدٍ الْحَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ اَنَا مَوْلًی لَّکَ وَلِاٰلِ بَیْتِکَ وَھٰذَا یَوْمُکَ وَھُوَ یَوْمُ الْخَمِیْسِ وَاَنَا ضَیْفُکَ فِیْہِ وَمُسْتَجِیْرٌ بِکَ فِیْہِ فَاَحْسِنْ ضِیَافَتِیْ وَاِجَارَتِیْ بِحَقِّ اٰلِ بَیْتِکَ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْنَ۔

زیارت ناحیہ مقدسہ

یہ زیارت حضرت صاحب العصر علیہ السلام نے اپنے جد مظلوم حضرت امام حسینؑ کی بارگاہ میں پیش کی ہے

اَلسَّلَامُ عَلٰی اٰدَمَ صِفْوَةِ اللّٰهِ مِنْ خَلِيقَتِهِ اَلسَّلَامُ عَلٰی شِيثٍ وَلِيِّ
اللّٰهِ وَخِيَرَتِهِ اَلسَّلَامُ عَلٰی اِدْرِيسَ الْقَائِمِ لِلّٰهِ بِحُجَّتِهِ اَلسَّلَامُ عَلٰی نُوحٍ الْمُجَابِ
فِي دَعْوَتِهِ اَلسَّلَامُ عَلٰی هُودٍ الْمَمْدُودِ مِنَ اللّٰهِ بِمَعُونَتِهِ اَلسَّلَامُ عَلٰی
صَالِحٍ الَّذِي وَجَّهَهُ اللّٰهُ بِكَرَامَتِهِ اَلسَّلَامُ عَلٰی اِبْرَاهِيمَ الَّذِي
اجْتَبَاهُ اللّٰهُ بِخُلَّتِهِ اَلسَّلَامُ عَلٰی اِسْمٰعِيلَ الَّذِي فَدَاهُ اللّٰهُ بِذِبْحٍ
عَظِيمٍ مِنْ جَنَّتِهِ اَلسَّلَامُ عَلٰی اِسْحَاقَ الَّذِي جَعَلَ اللّٰهُ النُّبُوَّةَ فِي
ذُرِّيَّتِهِ اَلسَّلَامُ عَلٰی يَعْقُوبَ الَّذِي رَدَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ بَصَرَهُ بِرَحْمَتِهِ
اَلسَّلَامُ عَلٰی يُوسُفَ الَّذِي نَجَّاهُ اللّٰهُ مِنَ الْجُبِّ بِعَظَمَتِهِ اَلسَّلَامُ
عَلٰی مُوسَی الَّذِي فَلَقَ اللّٰهُ الْبَحْرَ لَهُ بِقُدْرَتِهِ اَلسَّلَامُ عَلٰی هَارُونَ
الَّذِي خَصَّهُ اللّٰهُ بِنُبُوَّتِهِ اَلسَّلَامُ عَلٰی شُعَيْبٍ الَّذِي نَصَرَهُ اللّٰهُ عَلٰی
اُمَّتِهِ اَلسَّلَامُ عَلٰی دَاوُدَ الَّذِي تَابَ اللّٰهُ مِنْ بَعْدِ خَطِيئَتِهِ اَلسَّلَامُ عَلٰی
سُلَيْمَانَ الَّذِي ذَلَّتْ لَهُ الْجِنُّ بِعِزَّتِهِ اَلسَّلَامُ عَلٰی اَيُّوبَ الَّذِي
شَفَاهُ اللّٰهُ مِنْ عِلَّتِهِ اَلسَّلَامُ عَلٰی يُونُسَ الَّذِي اَنْجَزَ اللّٰهُ مَضْمُونَ
عِدَتِهِ اَلسَّلَامُ عَلٰی زَكَرِيَّا الصَّابِرِ فِي مِحْنَتِهِ اَلسَّلَامُ عَلٰی يَحْيَی
الَّذِي اَزْلَفَهُ اللّٰهُ بِشَهَادَتِهِ اَلسَّلَامُ عَلٰی عُزَيْرٍ الَّذِي اَحْيَاهُ اللّٰهُ
بَعْدَ مِيتَتِهِ اَلسَّلَامُ عَلٰی عِيسٰی رُوحِ اللّٰهِ وَكَلِمَتِهِ اَلسَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدٍ
حَبِيبِ اللّٰهِ وَصِفْوَتِهِ اَلسَّلَامُ عَلٰی اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيطَالِبٍ
خُصَّ بِاُخُوَّتِهِ اَلسَّلَامُ عَلٰی فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ ابْنَتِهِ اَلسَّلَامُ عَلٰی
اَبِي مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ وَصِيِّ اَبِيهِ وَخَلِيفَتِهِ اَلسَّلَامُ عَلَی الْحُسَيْنِ
الَّذِي سَمَحَتْ نَفْسُهُ بِمُهْجَتِهِ اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنْ اَطَاعَ اللّٰهَ فِي سِرِّهِ
وَعَلَانِيَتِهِ اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنْ جَعَلَ اللّٰهُ الشِّفَاءَ فِي تُرْبَتِهِ اَلسَّلَامُ

عَلَىٰ مَنِ الْاِجَابَةُ تَحْتَ قُبَّتِهِ اَلسَّلَامُ عَلَىٰ مَنِ الْاَئِمَّةُ مِنْ ذُرِّيَّتِهِ اَلسَّلَامُ
عَلَى بْنِ خَاتَمِ الْاَنْبِيَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَى بْنِ سَيِّدِ الْاَوْصِيَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَى بْنِ
فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَى بْنِ خَدِيجَةَ الْكُبْرٰى اَلسَّلَامُ عَلَى بْنِ
سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى اَلسَّلَامُ عَلَى بْنِ جَنَّةِ الْمَاْوٰى اَلسَّلَامُ عَلَى بْنِ
زَمْزَمَ وَصَفَا اَلسَّلَامُ عَلَى الْمُرَمَّلِ بِالدِّمَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَى مَهْتُوكِ
الْخِبَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَىٰ خَامِسِ اَصْحَابِ الْكِسَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَىٰ غَرِيبِ
الْغُرَبَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَىٰ شَهِيدِ الشُّهَدَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَىٰ قَتِيلِ الْاَدْعِيَاءِ
اَلسَّلَامُ عَلَىٰ سَاكِنِ كَرْبَلَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَىٰ مَنْ بَكَتْهُ مَلٰئِكَةُ السَّمَاءِ
اَلسَّلَامُ عَلَىٰ مَنْ ذُرِّيَّتُهُ الْاَزْكِيَاءُ اَلسَّلَامُ عَلَىٰ يَعْسُوبِ الدِّينِ اَلسَّلَامُ
عَلَىٰ مَنَازِلِ الْبَرَاهِينِ اَلسَّلَامُ عَلَى الْاَئِمَّةِ السَّادَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَى الْجُيُوبِ
الْمُضَرَّجَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَى الشِّفَاهِ الذَّابِلَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَى النُّفُوسِ الْمُصْطَلَمَاتِ
اَلسَّلَامُ عَلَى الْاَرْوَاحِ الْمُخْتَلَسَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَى الْاَجْسَادِ الْعَارِيَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَى الْجُسُومِ الشَّاحِبَاتِ
اَلسَّلَامُ عَلَى الدِّمَاءِ السَّائِلَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَى الْاَعْضَاءِ الْمُقَطَّعَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَى الرُّؤُسِ الْمُشَالَاتِ
اَلسَّلَامُ عَلَى النِّسْوَةِ الْبَارِزَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَىٰ حُجَّةِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَىٰ اٰبَائِكَ الطَّاهِرِينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَىٰ اَبْنَائِكَ
الْمُسْتَشْهَدِينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَىٰ ذُرِّيَّتِكَ النَّاصِرِينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
وَعَلَى الْمَلٰئِكَةِ الْمُضَاجِعِينَ اَلسَّلَامُ عَلَى الْقَتِيلِ الْمَظْلُومِ اَلسَّلَامُ عَلَىٰ
اَخِيهِ الْمَسْمُومِ اَلسَّلَامُ عَلَىٰ عَلِيٍّ الْكَبِيرِ اَلسَّلَامُ عَلَى الرَّضِيعِ الصَّغِيرِ اَلسَّلَامُ عَلَى الْاَبْدَانِ
السَّلِيبَةِ اَلسَّلَامُ عَلَى الْعِتْرَةِ الْقَرِيبَةِ اَلسَّلَامُ عَلَى الْمُجَدَّلِينَ فِي الْفَلَوَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَى النَّازِحِينَ
اَلسَّلَامُ عَلَى الْمَدْفُونِينَ بِلَا اَكْفَانٍ اَلسَّلَامُ عَلَى الرُّؤُسِ الْمُفَرَّقَةِ
عَنِ الْاَبْدَانِ اَلسَّلَامُ عَلَى الْمُحْتَسِبِ الصَّابِرِ اَلسَّلَامُ عَلَى الْمَظْلُومِ بِلَا
نَاصِرٍ اَلسَّلَامُ عَلَىٰ سَاكِنِ التُّرْبَةِ الزَّاكِيَةِ اَلسَّلَامُ عَلَىٰ صَاحِبِ
الْقُبَّةِ السَّامِيَةِ اَلسَّلَامُ عَلَىٰ مَنْ طَهَّرَهُ الْجَلِيلُ اَلسَّلَامُ عَلَىٰ مَنِ افْتَخَرَ بِهِ

جِبْرَائِيلُ اَلسَّلَامُ عَلَىٰ مَنْ نَاغَاهُ فِي الْمَهْدِ مِيكَائِيلُ اَلسَّلَامُ عَلَىٰ مَنْ نُكِثَتْ
ذِمَّتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَىٰ مَنْ هُتِكَتْ حُرْمَتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَىٰ مَنْ اُرِيقَ بِالظُّلْمِ
دَمُهُ اَلسَّلَامُ عَلَى الْمُغَسَّلِ بِدَمِ الْجِرَاحِ اَلسَّلَامُ عَلَى الْمُجَرَّعِ بِكَاسَاتِ
الرِّمَاحِ اَلسَّلَامُ عَلَى الْمُضَامِ الْمُسْتَبَاحِ اَلسَّلَامُ عَلَى الْمَنْحُورِ فِي الْوَرَىٰ
اَلسَّلَامُ عَلَىٰ مَنْ دَفَنَهُ اَهْلُ الْقُرَىٰ اَلسَّلَامُ عَلَى الْمَقْطُوعِ الْوَتِينِ اَلسَّلَامُ
عَلَى الْمُحَامِي بِلَا مُعِينٍ اَلسَّلَامُ عَلَى الشَّيْبِ الْخَضِيبِ اَلسَّلَامُ عَلَى الْخَدِّ
التَّرِيبِ اَلسَّلَامُ عَلَى الْبَدَنِ السَّلِيبِ اَلسَّلَامُ عَلَى الثَّغْرِ الْمَقْرُوعِ
بِالْقَضِيبِ اَلسَّلَامُ عَلَى الرَّاْسِ الْمَرْفُوعِ اَلسَّلَامُ عَلَى الْاَجْسَامِ الْعَارِيَةِ
فِي الْفَلَوَاتِ تَنْهَشُهَا الذِّئَابُ الْعَادِيَاتُ وَتَخْتَلِفُ اِلَيْهَا السِّبَاعُ
الضَّارِيَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ وَعَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمَرْفُوفِينَ
حَوْلَ قُبَّتِكَ الْحَافِّينَ بِتُرْبَتِكَ الطَّائِفِينَ بِعَرْصَتِكَ الْوَارِدِينَ
لِزِيَارَتِكَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ فَاِنِّي قَصَدْتُ اِلَيْكَ وَرَجَوْتُ الْفَوْزَ
لَدَيْكَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ سَلَامَ الْعَارِفِ بِحُرْمَتِكَ الْمُخْلِصِ فِي وَلَايَتِكَ
الْمُتَقَرِّبِ اِلَى اللّٰهِ بِمَحَبَّتِكَ الْبَرِيءِ مِنْ اَعْدَائِكَ سَلَامَ مَنْ قَلْبُهُ بِمُصَابِكَ
مَقْرُوحٌ وَدَمْعُهُ عِنْدَ ذِكْرِكَ مَسْفُوحٌ سَلَامَ الْمَفْجُوعِ الْحَزِينِ
الْوَالِهِ الْمُسْتَكِينِ سَلَامَ مَنْ لَوْ كَانَ مَعَكَ بِالطُّفُوفِ رَمٰى بِنَفْسِهِ
حَدَّ السُّيُوفِ وَبَذَلَ حُشَاشَتَهُ دُونَكَ لِلْحُتُوفِ وَجَاهَدَ بَيْنَ يَدَيْكَ
وَنَصَرَكَ عَلَىٰ مَنْ بَغَىٰ عَلَيْكَ وَفَدَاكَ بِرُوحِهِ وَجَسَدِهِ وَمَالِهِ وَ
وَلَدِهِ وَرُوحُهُ لِرُوحِكَ فِدَاءٌ وَاَهْلُهُ لِاَهْلِكَ وِقَاءٌ فَلَئِنْ اَخَّرَتْنِي
الدُّهُورُ وَعَاقَنِي عَنْ نَصْرِكَ الْمَقْدُورُ وَلَمْ اَكُنْ لِمَنْ حَارَبَكَ
مُحَارِبًا وَلِمَنْ نَصَبَ لَكَ الْعَدَاوَةَ مُنَاصِبًا فَلَاَنْدُبَنَّكَ صَبَاحًا
وَمَسَاءً وَلَاَبْكِيَنَّ لَكَ بَدَلَ الدُّمُوعِ دَمًا حَسْرَةً عَلَيْكَ وَتَاَسُّفًا
عَلَىٰ مَا دَهَاكَ وَتَلَهُّفًا حَتَّىٰ اَمُوتَ بِلَوْعَةِ الْمُصَابِ وَغُصَّةِ الْاِكْتِئَابِ

اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ اَقَمْتَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتَ الزَّكٰوةَ وَاَمَرْتَ بِالْمَعْرُوْفِ
وَنَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْعُدْوَانِ وَاَطَعْتَ اللّٰهَ وَمَا عَصَيْتَهٗ وَتَمَسَّكْتَ
بِهٖ فَاَرْضَيْتَهٗ وَخَشَيْتَهٗ وَرَاقَبْتَهٗ وَاسْتَجَبْتَهٗ وَسَنَنْتَ السُّنَنَ
وَاَطْفَاْتَ الْفِتَنَ وَدَعَوْتَ اِلَى الرَّشَادِ وَاَوْضَحْتَ سُبُلَ السَّدَادِ
وَجَاهَدْتَ فِي اللّٰهِ حَقَّ الْجِهَادِ وَكُنْتَ لِلّٰهِ طَآئِعًا وَّلِجَدِّكَ مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ تَابِعًا وَّلِقَوْلِ اَبِيْكَ سَامِعًا وَّاِلٰى وَصِيَّةِ
اَخِيْكَ مُسَارِعًا وَّلِعِمَادِ الدِّيْنِ رَافِعًا وَّلِلطُّغْيَانِ قَامِعًا وَّلِلطُّغَاةِ
مُقَارِعًا وَّلِلْاُمَّةِ نَاصِحًا وَّفِيْ غَمَرَاتِ الْمَوْتِ سَابِحًا وَّلِلْفُسَّاقِ
مُكَافِحًا وَّبِحُجَجِ اللّٰهِ قَآئِمًا وَّلِلْاِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِيْنَ رَاحِمًا وَّ
لِلْحَقِّ نَاصِرًا وَّعِنْدَ الْبَلَآءِ صَابِرًا وَّلِلدِّيْنِ كَالِئًا وَّعَنْ حَوْزَتِهٖ
مُرَامِيًا تَحُوْطُ الْهُدٰى وَتَنْصُرُهٗ وَتَبْسُطُ الْعَدْلَ وَتَنْشُرُهٗ وَ
تَنْصُرُ الدِّيْنَ وَتُظْهِرُهٗ وَتَكُفُّ الْعَابِثَ وَتَزْجُرُهٗ وَتَاْخُذُ لِلدَّنِيِّ
مِنَ الشَّرِيْفِ وَتُسَاوِيْ فِي الْحُكْمِ بَيْنَ الْقَوِيِّ وَالضَّعِيْفِ كُنْتَ رَبِيْعَ
الْاَيْتَامِ وَعِصْمَةَ الْاَنَامِ وَعِزَّ الْاِسْلَامِ وَمَعْدِنَ الْاَحْكَامِ وَحَلِيْفَ
الْاِنْعَامِ سَالِكًا طَرَآئِقَ جَدِّكَ وَاَبِيْكَ مُشْبِهًا فِي الْوَصِيَّةِ لِاَخِيْكَ
وَفِيَّ الذِّمَمِ رَضِيَّ الشِّيَمِ ظَاهِرَ الْكَرَمِ مُتَهَجِّدًا فِي الظُّلَمِ قَوِيْمَ
الطَّرَآئِقِ كَرِيْمَ الْخَلَآئِقِ عَظِيْمَ السَّوَابِقِ شَرِيْفَ النَّسَبِ مُنِيْفَ
الْحَسَبِ رَفِيْعَ الرُّتَبِ كَثِيْرَ الْمَنَاقِبِ مَحْمُوْدَ الضَّرَآئِبِ جَزِيْلَ
الْمَوَاهِبِ حَلِيْمٌ رَّشِيْدٌ مُّنِيْبٌ جَوَادٌ شَدِيْدٌ عَلِيْمٌ اِمَامٌ شَهِيْدٌ
اَوَّاهٌ مُّنِيْبٌ حَبِيْبٌ مَّهِيْبٌ كُنْتَ لِلرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ
وَلَدًا وَّلِلْقُرْاٰنِ سَنَدًا وَّلِلْاُمَّةِ عَضُدًا وَّفِي الطَّاعَةِ مُجْتَهِدًا حَافِظًا
لِلْعَهْدِ وَالْمِيْثَاقِ نَاكِبًا عَنْ سُبُلِ الْفُسَّاقِ بَاذِلًا لِلْمَجْهُوْدِ طَوِيْلَ
الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا زُهْدَ الرَّاحِلِ عَنْهَا نَاظِرًا

الیھا بعین المستوحشین منھا امالک عنھا مکفوفۃ و ھمتک عن
زینتھا مصروفۃ والحاظک عن بھجتھا مطروفۃ و رغبتک فی
الاخرۃ معروفۃ حتی اذا الجور مد باعہ واسفر الظلم قناعہ و
دعی الغی اتباعہ وانت فی حرم جدک قاطن وللظالمین مباین
جلیس البیت والمحراب معتزل عن اللذات والشھوات تنکر
المنکر بقلبک ولسانک علی حسب طاقتک وامکانک ثم اقتضاک
العلم للانکار ولزمک ان تجاھد الفجار فسرت فی اولادک و
اھالیک وشیعتک وموالیک وصدعت بالحق والبینۃ ودعوت
الی اللہ بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ وامرت باقامۃ الحدود
والطاعۃ للمعبود ونھیت عن الخبائث والطغیان وواجھوک
بالظلم والعدوان فجاھدتھم بعد الایعاد الیھم وتاکید
الحجۃ علیھم فنکثوا ذمامک وبیعتک واسخطوا ربک وجدک
وبدءوک بالحرب فثبت للطعن والضرب وطحنت جنود الفجار
واقتحمت قسطل الغبار مجالدا بذی الفقار کانک علی المختار
فلما راوک ثابت الجاش غیر خائف ولا خاش نصبوا لک غوائل
مکرھم وقاتلوک بکیدھم وشرھم وامر اللعین جنودہ
فمنعوک الماء وورودہ وناجزوک القتال وعاجلوک النزال
ورشقوک بالسھام والنبال وبسطوا الیک اکف الاصطلام ولم
یرعوا لک ذماما ولا راقبوا فیک اثامھم فی قتلھم اولیائک
ونھبھم رحالک وانت مقدم فی الھبوات ومحتمل للاذیات
قد عجبت من صبرک ملائکۃ السموات فاحدقوا بک من کل
الجھات واثخنوک بالجراح وحالوا بینک وبین الرواح ولم
یبق لک ناصر وانت صابر محتسب تذب عن نسوتک واولادک

حَتّٰى نَكَسُوكَ عَنْ جَوَادِكَ فَهَوَيْتَ اِلَى الْاَرْضِ جَرِيحًا تَطَؤُكَ الْخُيُولُ
بِحَوَافِرِهَا وَتَعْلُوكَ الطُّغَاةُ بِبَوَاتِرِهَا قَدْ رَشَحَ لِلْمَوْتِ جَبِينُكَ وَ
اخْتَلَفَتْ بِالْاِنْقِبَاضِ وَالْاِنْبِسَاطِ شِمَالُكَ وَيَمِينُكَ تُدِيرُ طَرْفًا
خَفِيًّا اِلٰى رَحْلِكَ وَبَيْتِكَ وَقَدْ شُغِلْتَ بِنَفْسِكَ عَنْ وُلْدِكَ وَاَهَالِيكَ
وَاَسْرَعَ فَرَسُكَ شَارِدًا اِلٰى خِيَامِكَ مُحَمْحِمًا بَاكِيًا فَلَمَّا رَاَيْنَ
النِّسَآءُ جَوَادَكَ مَخْزِيًّا وَّسَرْجَكَ عَلَيْهِ مَلْوِيًّا بَرَزْنَ مِنَ الْخُدُورِ
نَاشِرَاتِ الشُّعُورِ عَلَى الْخُدُودِ لَاطِمَاتٍ عَنِ الْوُجُوهِ سَافِرَاتٍ
وَّبِالْعَوِيلِ دَاعِيَاتٍ وَّبَعْدَ الْعِزِّ مُذَلَّلَاتٍ وَّاِلٰى مَصْرَعِكَ مُبَادِرَاتٍ
وَّالشِّمْرُ جَالِسٌ عَلٰى صَدْرِكَ وَمُولِغٌ سَيْفَهٗ عَلٰى نَحْرِكَ قَابِضٌ عَلٰى
شَيْبَتِكَ بِيَدِهٖ ذَابِحٌ لَّكَ بِمُهَنَّدِهٖ قَدْ سَكَنَتْ حَوَآسُّكَ وَخَفِيَتْ
اَنْفَاسُكَ وَرُفِعَ عَلَى الْقَنَاةِ رَاْسُكَ وَسُبِيَ اَهْلُكَ كَالْعَبِيدِ وَصُفِّدُوا
فِي الْحَدِيدِ فَوْقَ اَقْتَابِ الْمَطِيَّاتِ تَلْفَحُ وُجُوهَهُمْ حَرُّ الْهَاجِرَاتِ
يُسَاقُونَ فِي الْبَرَارِي وَالْفَلَوَاتِ اَيْدِيهِمْ مَّغْلُولَةٌ اِلَى الْاَعْنَاقِ
يُطَافُ بِهِمْ فِي الْاَسْوَاقِ فَالْوَيْلُ لِلْعُصَاةِ الْفُسَّاقِ لَقَدْ قَتَلُوا
بِقَتْلِكَ الْاِسْلَامَ وَعَطَّلُوا الصَّلٰوةَ وَالصِّيَامَ وَنَقَضُوا السُّنَنَ وَالْاَحْكَامَ
وَهَدَمُوا قَوَاعِدَ الْاِيمَانِ وَحَرَّفُوا اٰيَاتِ الْقُرْاٰنِ وَهَمْلَجُوا فِي الْبَغْيِ
وَالْعُدْوَانِ لَقَدْ اَصْبَحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْ
اَجْلِكَ مَوْتُورًا وَّعَادَ كِتَابُ اللّٰهِ مَهْجُورًا وَّغُودِرَ الْحَقُّ اِذْ قُهِرْتَ
مَقْهُورًا وَّفُقِدَ بِفَقْدِكَ التَّكْبِيرُ وَالتَّهْلِيلُ وَالتَّحْرِيمُ وَالتَّحْلِيلُ
وَالتَّنْزِيلُ وَالتَّاْوِيلُ وَظَهَرَ بَعْدَكَ التَّغْيِيرُ وَالتَّبْدِيلُ وَالْاِلْحَادُ
وَالتَّعْطِيلُ وَالْاَهْوَآءُ وَالْاَضَالِيلُ وَالْفِتَنُ وَالْاَبَاطِيلُ فَقَامَ نَاعِيكَ
عِنْدَ قَبْرِ جَدِّكَ الرَّسُولِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ فَنَعَاكَ اِلَيْهِ بِالدَّمْعِ
الْهَطُولِ قَآئِلًا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قُتِلَ سِبْطُكَ وَفَتَاكَ وَاسْتُبِيحَ اَهْلُكَ

وحماك وسبيت بعدك ذراريك ووقع المحذور بعترتك وذويك
فانزعج الرسول وبكى قلبه المهول وعزاه بك الملائكة والانبياء
وفجعت بك امك الزهراء واختلفت جنود الملائكة المقربين
تعزي اباك امير المؤمنين واقيمت لك المآتم في اعلى
عليين ولطمت عليك الحور العين وبكت السماء وسكانها
والجنان وخزانها والاحضاب واقطارها والبحار وحيتانها
ومكة وبنيانها والجنان وولدانها والبيت والمقام والمشعر
الحرام والحل والاحرام اللهم فبحرمة هذا المكان المنيف
صل على محمد وال محمد واحشرني في زمرتهم وادخلني
الجنة بشفاعتهم اللهم اني اتوسل اليك يا اسرع الحاسبين
ويا اكرم الاكرمين ويا احكم الحاكمين بمحمد خاتم
النبيين رسولك الى العالمين اجمعين وباخيه الانزع
البطين العالم المكين علي امير المؤمنين وبفاطمة سيدة
نساء العالمين وبالحسن الزكي عصمة المتقين وبابي عبد الله
اكرم المستشهدين وباولاده المقتولين وبعترته المظلومين
وبعلي بن الحسين زين العابدين وبمحمد بن علي قبلة الاوابين
وبجعفر بن محمد اصدق الصادقين وبموسى بن جعفر مظهر البراهين وبعلي بن
موسى ناصر الدين وبمحمد بن علي قدوة المهتدين وبعلي بن محمد ازهد الزاهدين وبالحسن
بن علي وارث المستخلفين وبالحجة على الخلق اجمعين ان
تصلي على محمد وال محمد الصادقين الابرين ال طه ويس
وان تجعلني في القيامة من الآمنين المطمئنين الفائزين الفرحين
المستبشرين اللهم اكتبني في المسلمين والحقني بالصالحين
واجعل لي لسان صدق في الآخرين وانصرني على الباغين واكفني

كَيْدَ الْحَاسِدِيْنَ وَاصْرِفْ عَنِّيْ مَكْرَ الْمَاكِرِيْنَ وَاقْبِضْ عَنِّيْ اَيْدِيَ
الظَّالِمِيْنَ وَاجْمَعْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ السَّادَةِ الْمَيَامِيْنَ فِيْ اَعْلٰى عِلِّيِّيْنَ مَعَ
الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ
بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُقْسِمُ عَلَيْكَ بِنَبِيِّكَ
الْمَعْصُوْمِ وَبِحُكْمِكَ الْمَحْتُوْمِ وَنَهْيِكَ الْمَكْتُوْمِ وَبِهٰذَا الْقَبْرِ
الْمَلْمُوْمِ الْمُوَسَّدِ فِيْ كَنَفِهِ الْاِمَامُ الْمَعْصُوْمُ الْمَقْتُوْلُ الْمَظْلُوْمُ
اَنْ تَكْشِفَ مَا بِيْ مِنَ الْغُمُوْمِ وَتَصْرِفُ عَنِّيْ شَرَّ الْقَدَرِ الْمَحْتُوْمِ
وَتُجِيْرَنِيْ مِنَ النَّارِ ذَاتِ السَّمُوْمِ اَللّٰهُمَّ جَلِّلْنِيْ بِنِعْمَتِكَ وَرَضِّنِيْ
بِقَسْمِكَ وَتَغَمَّدْنِيْ بِجُوْدِكَ وَكَرَمِكَ وَبَاعِدْنِيْ مِنْ مَكْرِكَ
وَنَقِمَتِكَ اَللّٰهُمَّ اعْصِمْنِيْ مِنَ الزَّلَلِ وَسَدِّدْنِيْ فِي الْقَوْلِ وَالْعَمَلِ
وَافْسَحْ لِيْ فِيْ مُدَّةِ الْاَجَلِ وَاَعْفِنِيْ مِنَ الْاَوْجَاعِ وَالْعِلَلِ وَبَلِّغْنِيْ
بِمَوَالِيَّ وَبِفَضْلِكَ اَفْضَلَ الْاَمَلِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ
وَّاقْبَلْ تَوْبَتِيْ وَارْحَمْ عَبْرَتِيْ وَاَقِلْ عَثْرَتِيْ وَنَفِّسْ كُرْبَتِيْ وَاغْفِرْ لِيْ
خَطِيْئَتِيْ وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ لِيْ فِيْ هٰذَا الْمَشْهَدِ
الْمُعَظَّمِ وَالْمَحَلِّ الْمُكَرَّمِ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا عَيْبًا اِلَّا سَتَرْتَهُ
وَلَا غَمًّا اِلَّا كَشَفْتَهُ وَلَا رِزْقًا اِلَّا بَسَطْتَهُ وَلَا جَاهًا اِلَّا عَمَرْتَهُ
وَلَا فَسَادًا اِلَّا اَصْلَحْتَهُ وَلَا اَمَلًا اِلَّا بَلَّغْتَهُ وَلَا دُعَاءً اِلَّا اَجَبْتَهُ
وَلَا مُضَيَّقًا اِلَّا فَرَّجْتَهُ وَلَا شَمْلًا اِلَّا جَمَعْتَهُ وَلَا اَمْرًا اِلَّا اَتْمَمْتَهُ
وَلَا مَالًا اِلَّا كَثَّرْتَهُ وَلَا خُلُقًا اِلَّا اَحْسَنْتَهُ وَلَا اِنْفَاقًا اِلَّا اَخْلَفْتَهُ
وَلَا حَالًا اِلَّا اَخَّرْتَهُ وَلَا سُوْءًا اِلَّا اَصْلَحْتَهُ وَلَا حَسُوْدًا اِلَّا قَمَعْتَهُ
وَلَا عَدُوًّا اِلَّا اَرْدَيْتَهُ وَلَا شَرًّا اِلَّا كَفَيْتَهُ وَلَا مَرَضًا اِلَّا شَفَيْتَهُ
وَلَا بَعِيْدًا اِلَّا اَدْنَيْتَهُ وَلَا شَعْثًا اِلَّا لَمَمْتَهُ وَلَا سُؤَالًا اِلَّا اَعْطَيْتَهُ
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ الْعَاجِلَةِ وَثَوَابَ الْاٰجِلَةِ اَللّٰهُمَّ اَغْنِنِيْ

بِجَلَالِكَ عَنِ الْحَرَامِ وَبِفَضْلِكَ عَنْ جَمِيْعِ الْاَنَامِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّقَلْبًا خَاشِعًا وَّيَقِيْنًا شَافِيًا وَّعَمَلًا زَاكِيًا وَّصَبْرًا جَمِيْلًا وَّاَجْرًا جَزِيْلًا اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ شُكْرَ نِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَزِدْ فِيْ اِحْسَانِكَ وَكَرَمِكَ اِلَيَّ وَاجْعَلْ قَوْلِيْ فِي النَّاسِ مَسْمُوْعًا وَّعَمَلِيْ عِنْدَكَ مَرْفُوْعًا وَّاَثَرِيْ فِي الْخَيْرَاتِ مَتْبُوْعًا وَّعَدُوِّيْ مَقْمُوْعًا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدِنِ الْاَخْيَارِ فِيْ اٰنَاءِ اللَّيْلِ وَاَطْرَافِ النَّهَارِ وَاكْفِنِيْ شَرَّ الْاَشْرَارِ وَطَهِّرْنِيْ مِنَ الذُّنُوْبِ وَالْاَوْزَارِ وَاَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ وَاَحِلَّنِيْ دَارَ الْقَرَارِ وَاغْفِرْ لِيْ وَلِجَمِيْعِ اِخْوَانِيْ فِيْكَ وَاَخَوَاتِي الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِرَحْمَتِكَ وَكَرَمِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

روزِ جمعہ

روز جمعۃ المبارک حضرت قائم آل محمد صاحب الامر عجل اللہ فرجہ سے مخصوص ہے۔ اور اسی روز حضور صاحب العصر علیہ السّلام ظہور فرمائیں گے۔ حضور کی اس طرح زیارت بجالائی جائے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ فِيْ اَرْضِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَيْنَ اللّٰهِ فِيْ خَلْقِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نُوْرَ اللّٰهِ الَّذِيْ يَهْتَدِيْ بِهِ الْمُهْتَدُوْنَ يُفَرَّجُ بِهٖ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْمُهَذَّبُ الْخَائِفُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْوَلِيُّ النَّاصِحُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَفِيْنَةَ النَّجَاةِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَيْنَ الْحَيٰوةِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اَهْلِ بَيْتِكَ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ عَجَّلَ اللّٰهُ لَكَ مَا وَعَدَكَ مِنَ النَّصْرِ وَظُهُوْرِ الْاَمْرِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ اَنَا مَوْلَاكَ عَارِفٌ بِاُوْلَاكَ وَاُخْرَاكَ اَتَقَرَّبُ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى بِكَ وَبِاَهْلِ بَيْتِكَ وَاَنْتَظِرُ

ظُهُوْرَكَ وَظُهُوْرَ الْحَقِّ عَلٰى يَدَيْكَ وَ اَسْئَلُ اللّٰهَ اَنْ يُّصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ اَنْ يَجْعَلَنِيْ مِنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ لَكَ وَالتَّابِعِيْنَ وَالنَّاصِرِيْنَ لَكَ عَلٰٓى اَعْدَآئِكَ وَالْمُسْتَشْهَدِيْنَ بَيْنَ يَدَيْكَ فِيْ جُمْلَةِ اَوْلِيَآئِكَ يَا مَوْلَايَ يَا صَاحِبَ الزَّمَانِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَعَلٰٓى اَهْلِ بَيْتِكَ هٰذَا يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَهُوَ يَوْمُكَ الْمُتَوَقَّعُ فِيْهِ ظُهُوْرُكَ وَالْفَرَجُ فِيْهِ لِلْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى يَدَيْكَ وَقَتْلُ الْكَافِرِيْنَ بِسَيْفِكَ وَ اَنَا يَا مَوْلَايَ فِيْهِ ضَيْفُكَ وَجَارُكَ وَ اَنْتَ يَا مَوْلَايَ كَرِيْمٌ مِّنْ اَوْلَادِ الْكِرَامِ وَمَامُوْرٌ بِالضِّيَافَةِ وَالْاِجَارَةِ فَاَضِفْنِيْ وَ اَجِرْنِيْ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَعَلٰٓى اَهْلِ بَيْتِكَ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ

نَزِيْلُكَ حَيْثُ مَا اتَّجَهَتْ رِكَابِيْ ؛ وَضَيْفُكَ حَيْثُ كُنْتُ مِنَ الْبِلَادِ

خطبۂ اولیٰ یوم جمعہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَانَ مَوْجُوْدًا قَبْلَ حُدُوْثِ الْاَشْيَآءِ وَيَبْقٰى بَعْدَ فَنَاءِ الْاَشْيَاءِ تَفَرَّدَ بِالْاَوَّلِيَّةِ وَالْقِدَمِ وَوَسَمَ كُلَّ شَيْءٍ مَّا عَدَاهُ بِالْفَنَآءِ وَالْعَدَمِ كَمَا قَالَ عَزَّ شَانُهٗ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ وَكُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ وَقَالَ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ سُبْحَانَ مَنْ لَّا يَخْفٰى عَلَيْهِ اخْتِلَافُ النِّيَّاتِ وَلَا يَعْزُبُ عَنْهُ مَعَاصِي الْعِبَادِ فِي الْخَلَوَاتِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الَّذِيْ مِنْهُ خِلْقَةُ الْعِبَادِ وَاِلَيْهِ الْمَعَادُ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ نَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الَّذِيْ لَا يُنَازَعُ فِيْ مُلْكِهٖ وَلَا يُضَادُّ فِيْ حُكْمِهٖ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ بِمَا يَشَآءُ كَيْفَ يَشَآءُ وَيَرْحَمُ مَنْ يَّشَآءُ بِمَا يَشَآءُ كَيْفَ يَشَآءُ تَعْذِيْبُهُ الْمُسِيْئِيْنَ عَدْلٌ وَّعَفْوُهٗ تَفَضُّلٌ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا سَيِّدُ الْمُرْسَلِيْنَ وَخَيْرُ الْمُبَشِّرِيْنَ وَالْمُنْذِرِيْنَ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ الْهُدَاةِ الْمَهْدِيِّيْنَ مَنْ رَّكِبَ سَفِيْنَتَهُمْ نَجَا وَاهْتَدٰى وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا ضَلَّ فَغَرِقَ وَهَوٰى اُوْصِيْكُمْ عِبَادَ اللّٰهِ بِالْاِعْتِصَامِ بِالتَّقْوٰى فَاِنَّهٗ حَبْلٌ مَّتِيْنٌ وَّعُرْوَةٌ وُّثْقٰى وَبِمَا دَرَتْكُمُ الْمَوْتَ قَبْلَ حُلُوْلِهٖ وَاِعْدَادِ الْعَمَلِ الصَّالِحِ قَبْلَ نُزُوْلِهٖ فَاِنَّهٗ وَارِدٌ وَّاقِعٌ نَازِلٌ فَاِنْ تَفِرُّوْا مِنْهُ اَوْ كُنْتُمْ فِيْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ اَللّٰهُ اَللّٰهُ عِبَادَ اللّٰهِ فَاِنَّ كُلَّ حَيٍّ فِي الدُّنْيَا اِلٰى فَنَآءٍ وَّكُلَّ مُدَّةٍ فِيْهَا اِلَى انْتِهَآءٍ فَوَا عَجَبَاهُ كَيْفَ هٰذِهِ الْغَفْلَةُ وَاِنَّمَا نَحْنُ كَرَكْبٍ وُّقُوْفٍ مِّنْ اَبْنَاءِ السَّبِيْلِ سَيُضْرَبُ عَلَيْهِمْ طَبْلُ الرَّحِيْلِ فَيَرْتَحِلُوْنَ عَمَّا قَلِيْلٍ وَّاٰ اَسَفَاهُ اِلٰى مَتٰى تِلْكَ الرَّقْدَةُ وَنَحْنُ فِيْ دَارٍ بِالْبَلَآءِ مَحْفُوْفَةٌ وَّ بِالْغَدْرِ مَعْرُوْفَةٌ لَّا يَدُوْمُ اَحْوَالُهَا وَلَا تَسْلَمُ نُزَّالُهَا الْعَيْشُ فِيْهَا مَذْمُوْمٌ وَّالْاَمَانُ فِيْهَا مَعْدُوْمٌ كَيْفَ لَا تَعْتَبِرُوْنَ وَاِخْوَانُكُمْ قَدْ سَلَكُوْا فِيْ بُطُوْنِ الْبَرْزَخِ سَبِيْلًا وَّفُقِدَتْ اَجْسَادُهُمْ وَعُمِّيَتْ اَخْبَارُهُمْ اَمَدًا طَوِيْلًا جِيْرَانٌ لَا يَتَاٰنَسُوْنَ وَاَحِبَّآءُ لَا يَتَزَاوَرُوْنَ وَاغُرْبَتَاهُ مِنْ بَيْتِ وَحْدَتِنَا وَمَنْزِلِ وَحْشَتِنَا وَمَحَطِّ حُفْرَتِنَا وَ مَفْرَدِ غُرْبَتِنَا وَامُصِيْبَتَاهُ مَا اَسْرَعَ الطَّلَبَ وَاَبْعَدَ السَّفَرَ وَاَقَلَّ الزَّادَ وَالَهْفَتَاهُ اِذَا اَسْلَمَنَا الْاَحِبَّآءُ اِلَى الْمَلٰٓئِكَةِ الْغِلَاظِ الشِّدَادِ وَاحُزْنَاهُ اِذَا انْقَطَعَ ذِكْرُنَا عَنْ خَوَاطِرِ الْاَحِبَّآءِ وَالْاَقْرِبَآءِ وَاَكَلَتِ الدِّيْدَانُ مَحَاسِنَنَا وَتَصَرَّمَتِ الْاَعْضَآءُ فَلْيَبْكِ الْبَاكُوْنَ قَبْلَ اَنْ لَّا يَنْفَعَ الْبُكَآءُ وَلْيَسْتَغْفِرُنَّ عَنِ الْخَطِيْئٰتِ الَّتِيْ تَحُوْلُ بَيْنَ الْاُمَّهَاتِ وَالْاٰبَآءِ اِنَّ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ وَاَبْلَغَ الْمَوْعِظَةِ كِتَابُ اللّٰهِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ اس کے بعد پیش نماز بیٹھ جائے اور تین مرتبہ درود شریف پڑھے اور پھر اٹھ کر دوسرا خطبہ پڑھے۔

خطبۂ ثانیہ یوم جمعہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ سُبْحَانَ مَنْ سَبَقَتْ رَحْمَتُهٗ غَضَبَهٗ وَبَسَطَ الْيَدَيْنِ بِالرَّحْمَةِ سُبْحَانَ مَنْ لَّمْ يُكَلِّفْ نَفْسًا اِلَّا دُوْنَ وُسْعِهَا وَعَفَا عَنِ السَّيِّئَاتِ وَلَمْ يُجَازِهَا سُبْحَانَ مَنْ لَّا يَزْدَادُ عَلٰى مَعَاصِى الْعِبَادِ اِلَّا كَرَمًا وَّجُوْدًا وَّعَلٰى كَثْرَتِ الذُّنُوْبِ اِلَّا عَفْوًا وَّصَفْحًا نَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَطُوْفُ عَلَى الْعِبَادِ بِجُوْدِهٖ وَالْعَوَّادُ عَلَى الْمُذْنِبِيْنَ بِحِلْمِهٖ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا نَّبِيَّهٗ وَحَبِيْبَهٗ سَيِّدُ الْمُرْسَلِيْنَ وَ شَفِيْعُ الْمُذْنِبِيْنَ بَعَثَهٗ رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ الدَّاعِيْنَ اِلٰى سَبِيْلِ اللّٰهِ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ قَادَةِ الْاُمَمِ وَاَوْلِيَاءِ النِّعَمِ وَمَعْدَنِ الرَّحْمَةِ اُوْصِيْكُمْ عِبَادَ اللّٰهِ بِالتَّوْبَةِ عَمَّا سَلَفَ مِنْ ذُنُوْبِكُمْ وَالْاِنَابَةِ عَنِ الْاَوْزَارِ الَّتِىْ اَثْقَلَتْ ظُهُوْرَكُمْ فَاِنَّهٗ تَعَالٰى كَرِيْمٌ بِكُمْ رَؤُفٌ عَلَيْكُمْ يَقْبَلُ الْيَسِيْرَ وَيَعْفُوْا عَنِ الْكَثِيْرِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَقَوْلُهُ الْحَقُّ تُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ وَقَالَ قُلْ يَا عِبَادِىَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ اَلَا قَدْ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ فِىْ مُحْكَمِ كِتَابِهٖ بِالصَّلٰوةِ عَلٰى نَبِيِّهٖ وَحَبِيْبِهٖ فَقَالَ تَعْلِيْمًا لَّكُمْ وَتَشْرِيْفًا لِّصَفِيِّهٖ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِىِّ يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَشَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَعَلٰى

اِمَامِ الْمُسْلِمِیْنَ وَقَائِدِ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِیْنَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَعَلٰی سَیِّدَۃِ نِسَآءِ الْعٰلَمِیْنَ وَبِضْعَۃِ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ سَیِّدَتِنَا فَاطِمَۃَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْھَا وَعَلَی الْحَسَنِ الْمُجْتَبٰی وَالْحُسَیْنِ الشَّھِیْدِ بِکَرْبَلَآءِ وَعَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ وَّجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَّمُوْسَی بْنِ جَعْفَرٍ وَّعَلِیِّ بْنِ مُوْسٰی وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ وَّعَلِیِّ بْنِ مُحَمَّدٍ وَّالْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ عَلَیْھِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مَوْلَانَا صَاحِبِ الزَّمَانِ مَاحِیْ اٰثَارِ الْبِدَعِ وَالطُّغْیَانِ ھَادِمِ اَبْنِیَۃِ الشِّرْکِ وَالنِّفَاقِ حَاصِدِ فُرُوْعِ الْبَغْیِ وَالشِّقَاقِ صَلَوَاتُ اللّٰہِ وَسَلَامُہٗ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰبَآئِہِ الْکِرَامِ مَا اتَّصَلَ اللَّیَالِیْ وَالْاَیَّامُ اَللّٰھُمَّ عَجِّلْ فَرَجَہٗ وَسَھِّلْ مَخْرَجَہٗ وَاکْحُلْ نَاظِرَنَا بِنَظْرَۃٍ مِّنَّا اِلَیْہِ وَاجْعَلْنَا مِنَ الْمُسْتَشْھَدِیْنَ بَیْنَ یَدَیْہِ وَتَفَضَّلْ عَلٰی اُمَرَآئِنَا الْمُؤْمِنِیْنَ بِمَزِیْدِ التَّوْفِیْقَاتِ وَازْدِیَادِ الْاِقْبَالِ وَعُلُوِّ الدَّرَجَاتِ اَللّٰھُمَّ افْعَلْ بِنَا مَا اَنْتَ اَھْلُہٗ وَلَا تَفْعَلْ بِنَا مَا نَحْنُ اَھْلُہٗ بِجَاہِ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہِ الْمَعْصُوْمِیْنَ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِمَّنْ یَّذَّکَّرُ فَتَنْفَعُہُ الذِّکْرٰی اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ ۝

خطبۂ اولیٰ عید الفطر

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَفْوُہٗ تَفَضُّلٌ وَّعُقُوْبَتُہٗ عَدْلٌ یَّسْتُرُ عَلٰی مَنْ لَّوْ یَشَآءُ فَضَحَہٗ وَیَجُوْدُ عَلٰی مَنْ لَّوْ یَشَآءُ مَنَعَہٗ سُبْحَانَ مَنْ بَنٰی اَفْعَالَہٗ عَلَی التَّفَضُّلِ وَاَجْرٰی قُدْرَتَہٗ عَلَی التَّجَاوُزِ سُبْحَانَ مَنْ فَتَحَ لِعَفْوِ عِبَادِہٖ بَابَ التَّوْبَۃِ وَحُسْنِ الْاَوْبَۃِ وَتَفَضَّلَ عَلٰی اَعْمَالِھِمُ الْخَیْرِ بِالْجَزَآءِ

بِالزِّيَادَةِ فَقَالَ وَقَوْلُهُ الْحَقُّ وَتُوبُوا إِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوحًا عَسَى رَبُّكُمْ
أَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ
وَقَالَ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ
لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ عَلَى مَا
هَدَانَا وَلَهُ الشُّكْرُ عَلَى مَا أَوْلَانَا سُبْحَانَ اللّٰهِ الَّذِي هَدَانَا لِدِينِهِ
الَّذِي اصْطَفَاهُ وَسَبِيلِهِ الَّذِي ارْتَضَاهُ وَبَصَّرَنَا لِمَا يُوجِبُ الزُّلْفَةَ
لَدَيْهِ وَالْوُصُولَ إِلَيْهِ فَآثَرْنَا الصِّيَامَ شَهْرَ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ
الْقُرْآنُ وَجَعَلَ فِيهِ لَيْلَةَ الْقَدْرِ الَّتِي هِيَ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ وَهُوَ
شَهْرُ اللّٰهِ وَسَيِّدُ الشُّهُورِ وَغُرَّتُهَا وَهُوَ شَهْرُ التَّوْبَةِ وَشَهْرُ الْمَغْفِرَةِ
وَشَهْرُ الْجَائِزَةِ نَوْمُنَا فِيهِ عِبَادَةٌ وَّأَنْفَاسُنَا فِيهِ تَسْبِيحٌ وَّعَمَلُنَا فِيهِ
مَقْبُولٌ وَّدُعَاؤُنَا فِيهِ مُسْتَجَابٌ فَنَحْمَدُهُ عَلَى مَا اصْطَفَانَا بِفَضْلِهِ دُونَ
الْأُمَمِ الْمَاضِيَةِ وَأَهْلِ الْقُرُونِ الْخَالِيَةِ فَصُمْنَا نَهَارَهُ وَقُمْنَا لَيْلَهُ
عَلَى تَقْصِيرٍ وَّأَدَّيْنَا فِيهِ مِنْ حَقِّهِ قَلِيلًا مِّنْ كَثِيرٍ حَتّٰى فَارَقَنَا عِنْدَ
تَمَامِ وَقْتِهِ وَانْقِطَاعِ مُدَّتِهِ فَنَحْنُ مُوَدِّعُوهُ وِدَاعَ مَنْ عَزَّ فِرَاقُهُ
عَلَيْنَا وَأَوْحَشَنَا انْصِرَافُهُ عَنَّا فَنَحْنُ قَائِلُونَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهْرَ اللّٰهِ
الْأَكْبَرِ وَعِيدَ أَوْلِيَائِهِ الْأَعْظَمِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَكْرَمَ مَصْحُوبٍ
مِّنَ الْأَوْقَاتِ وَيَا خَيْرَ شَهْرٍ فِي الْأَيَّامِ وَالسَّاعَاتِ السَّلَامُ عَلَيْكَ مِنْ
قَرِينٍ جَلَّ قَدْرُهُ مَوْجُودًا وَّأَفْجَعَ فِرَاقُهُ مَفْقُودًا السَّلَامُ عَلَيْكَ مِنْ
شَهْرٍ لَا تُنَافِسُهُ الْأَيَّامُ وَمِنْ شَهْرٍ هُوَ مِنْ كُلِّ أَمْرٍ سَلَامٌ السَّلَامُ عَلَيْكَ
كَمَا وَرَدْتَ عَلَيْنَا بِالْبَرَكَاتِ وَغَسَلْتَ عَنَّا دَنَسَ الْخَطِيئَاتِ السَّلَامُ
عَلَيْكَ مِنْ مَّطْلُوبٍ قَبْلَ وَقْتِهِ وَمَحْزُونٍ عَلَيْهِ عِنْدَ فِرَاقِهِ السَّلَامُ
عَلَيْكَ وَعَلَى فَضْلِكَ الَّتِي حُرِمْنَاهُ وَعَلَى مَا كَانَ مِنْ بَرَكَاتِكَ سُلِبْنَاهُ
اللّٰهُمَّ فَارْحَمْنَا بِرَحْمَتِكَ وَاعْصِمْنَا بِعَافِيَتِكَ وَامْدُدْنَا بِعِصْمَتِكَ

وَاغْفِرْ لَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا فَاِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ نَحْمَدُكَ اَللّٰهُمَّ
كَمَا اَنْتَ اَهْلُهٗ وَنَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ
وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ اَرْسَلْتَهٗ
اِلَى النَّاسِ كَافَّةً بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّنَزَّلْتَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ
وَّاِيْضَاحًا وَّتَفْصِيْلًا وَّنَشْهَدُ اَنَّهٗ بَلَّغَ رِسَالَاتِكَ وَجَاهَدَ فِي اللّٰهِ حَقَّ
جِهَادِهٖ وَعَبَدَكَ حَتّٰى اَتَاهُ الْيَقِيْنُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ الْمَعْصُوْمِيْنَ
اَلَا اِنَّ هٰذَا الْيَوْمَ يَوْمٌ جَعَلَهُ اللّٰهُ لَكُمْ عِيْدًا وَّجَعَلَكُمْ لَهٗ اَهْلًا
فَاذْكُرُوا اللّٰهَ يَذْكُرْكُمْ وَكَبِّرُوْهُ وَعَظِّمُوْهُ وَسَبِّحُوْهُ وَمَجِّدُوْهُ
وَادْعُوْهُ يَسْتَجِبْ لَكُمْ وَاسْتَغْفِرُوْهُ يَغْفِرْ لَكُمْ وَتَضَرَّعُوْا وَابْتَهِلُوْا
وَتُوْبُوْا وَاَنِيْبُوْا وَاَدُّوْا فِطْرَتَكُمْ فَاِنَّهَا سُنَّةُ نَبِيِّكُمْ وَفَرِيْضَةٌ
وَّاجِبَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَلْيُخْرِجْهَا كُلُّ امْرِءٍ مِّنْكُمْ عَنْ نَّفْسِهٖ وَعَنْ
عِيَالِهٖ كُلِّهِمْ ذَكَرِهِمْ وَاُنْثَاهُمْ صَغِيْرِهِمْ وَكَبِيْرِهِمْ صَاعًا
مِّمَّا غَلَبَ مِنْ قُوْتِكُمْ وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَتَرَاحَمُوْا
وَتَعَاطَفُوْا وَاَدُّوْا فَرَآئِضَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ فِيْمَا اَمَرَكُمْ بِهٖ مِنْ
اِيْفَاءِ الْمَكْتُوْبَاتِ وَاِقَامَةِ الْجَمَاعَةِ وَالْجُمُعَاتِ وَاَدَآءِ الزَّكٰوةِ
وَصِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ وَحَجِّ بَيْتِ اللّٰهِ الْحَرَامِ وَالْاَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ
وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْاِحْسَانِ اِلٰى فُقَرَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ سِيَّمَا ذَوِي
الْاَرْحَامِ مِنْكُمْ وَاِلٰى نِسَآءِكُمْ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ
مِمَّا نَهَاكُمْ عَنْهُ مِنْ اِتْيَانِ الْفَوَاحِشِ وَشُرْبِ الْمُسْكِرَاتِ وَالْجَوْرِ
وَتَرْكِ الْوَاجِبَاتِ عَصَمَنَا اللّٰهُ وَاِيَّاكُمْ بِالتَّقْوٰى وَجَعَلَ الْاٰخِرَةَ
خَيْرًا لَّنَا وَلَكُمْ مِّنْ هٰذِهِ الدُّنْيَا اِنَّ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ وَاَبْلَغَ الْمَوْعِظَةِ
كَلَامُ اللّٰهِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۵

خطبۂ ثانیہ عید الفطر

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ عَلٰی مَا ھَدَانَا وَلَہُ الشُّکْرُ عَلٰی مَآ اَوْلَانَا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یَجْعَلْنَا زَنَادِقَۃً مُّضِلِّیْنَ وَلَا مُبْتَدِعَۃً شَاکِّیْنَ مُرْتَابِیْنَ وَلَا عَنْ اَھْلِبَیْتِ نَبِیِّہٖ مُنْحَرِفِیْنَ نَحْمَدُہٗ عَلٰی مَا ھَدَانَا وَمَا کُنَّا لِنَھْتَدِیَ لَوْلَآ اَنْ ھَدَانَا اللّٰہُ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْوَاحِدُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَۃً وَّلَا وَلَدًا وَّاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہُ الْمُجْتَبٰی وَاَنَّ عَلِیًّا وَّلِیُّ اللّٰہِ وَسَیِّدُ الْاَوْصِیَآءِ وَاَنَّ ذُرِّیَّتَہُ الْمَعْصُوْمِیْنَ اَئِمَّتُنَا وَسَادَتُنَا وَقَادَتُنَا اِلَی الْجَنَّۃِ بِھِمْ نَتَوَلّٰی وَمِنْ اَعْدَآئِھِمْ نَتَبَرَّءُ اَللّٰھُمَّ وَالِ مَنْ وَّالَاھُمْ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَھُمْ اٰمِیْنَ رَبَّ الْعَالَمِیْنَ اُوْصِیْکُمْ عِبَادَ اللّٰہِ بِتَقْوَی اللّٰہِ وَاغْتِنَامِ طَاعَتِہٖ وَاِعْدَادِ الْعَمَلِ الصَّالِحِ فِیْ ھٰذِہِ الْاَیَّامِ الْفَانِیَۃِ الْخَالِیَۃِ قَبْلَ اَنْ یَّھْجُمَ عَلَیْکُمُ الْمَوْتُ الَّذِیْ لَا مَھْرَبَ مِنْہُ وَلَا مَفَرَّ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ وَحَبِیْبِکَ وَصَفِیِّکَ اَفْضَلَ صَلَوَاتِکَ عَلٰی اَنْبِیَآئِکَ وَاَوْلِیَآئِکَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَقَآئِدِ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِیْنَ وَسَیِّدِ الْوَصِیِّیْنَ اَسَدِ اللّٰہِ الْغَالِبِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَالِ مَنْ وَّالَاہُ وَعَادِ مَنْ عَادَاہُ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی فَاطِمَۃَ بِنْتِ نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ وَّالِ مَنْ وَّالَاھَا وَعَادِ مَنْ عَادَاھَا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ اِمَامَیِ الْمُسْلِمِیْنَ وَوَالِ مَنْ وَّالَاھُمَا وَعَادِ مَنْ عَادَاھُمَا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی

عليّ بن الحسين ومحمّد بن عليّ وجعفر بن محمّد وموسى بن جعفر
وعليّ بن موسى ومحمّد بن عليّ وعليّ بن محمّد والحسن بن عليّ
وال من والاهم وعاد من عاداهم اللّهمّ صلّ وسلّم على الحجّة
الخلف القائم بالحقّ المنتظر المهديّ الّذي ببقائه بقيت الدّنيا
وبيمنه رزق الورى وبوجوده ثبتت الارض والسّماء وبه تملأ الارض
قسطا وّعدلا كما ملئت ظلما وّجورا اللّهمّ اكشف هذه الغمّة
عن هذه الامّة بحضوره وعجّل لنا اللّهمّ ظهوره انّهم يرونه
بعيدا وّنراه قريبا برحمتك يا ارحم الرّاحمين اللّهمّ انّا
نشهد انّ هؤلاء ائمّتنا الرّاشدون المهديّون المعصومون
المكرّمون نحن سلم لّمن سالمهم وحرب لّمن حاربهم الى
يوم القيامة اللّهمّ ارزقنا توفيق الطّاعة وبعد المعصية
وصدق النّيّة وعرفان الحرمة واكرمنا بالهدى والاستقامة
وسدّد السنتنا بالصّواب والحكمة واملأ قلوبنا بالعلم والمعرفة
وطهّر بطوننا من الحرام والشّبهة واكفف ايدينا عن الظّلم والسّرقة
واغضض ابصارنا عن الفجور والخيانة واسدد اسماعنا عن
اللّغو والغيبة وتفضّل على علمائنا بالزّهد والنّصيحة وعلى
المتعلّمين بالجهد والرّغبة وعلى المستمعين بالاتّباع والموعظة
وعلى مرضى المسلمين بالشّفاء والصّحّة وعلى موتاهم بالرّحمة
والمغفرة وعلى مشائخنا بالوقار والسّكينة وعلى الشّباب بالانابة
والتّوبة وعلى النّساء بالحياء والعفّة وعلى الاغنياء بالتّواضع
والسّعة وعلى الفقراء بالصّبر والقناعة وعلى الغرباء بالامن
والسّلامة وعلى الغزاة بالنّصر والغلبة وعلى الاسراء بالخلاص
والرّاحة وعلى الامراء بالعدل والشّفقة وعلى الرّعيّة بالانصاف

وَحُسْنِ السِّيْرَةِ وَعَلَى التُّجَّارِ بِالْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ وَبَارِكْ لِلْحُجَّاجِ وَالزُّوَّارِ فِي الزَّادِ وَالنَّفَقَةِ وَاقْضِ مَآ اَوْجَبْتَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ بِفَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ يَا ذَا الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ اَللّٰهُمَّ اسْتَجِبْ لَنَا اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِمَّنْ يَّذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى۔

خطبہ اُولیٰ عید الضحیٰ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ عَلٰى مَا هَدَانَا وَلَهُ الشُّكْرُ عَلٰى مَآ اَوْلَانَا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَنَا مِنْ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَآ اَبْلَانَا سُبْحَانَ اللّٰهِ الَّذِي ابْتَلَى الْبَرَايَا بِاَنْوَاعِ الْبَلَايَا لِئَلَّا يَبْطُلَ الْجَزَآءُ وَلِتَحْسِيْنِ الْعَطَايَا فَبَعَثَ الرُّسُلَ وَنَصَبَ هُدَاةَ خَيْرِ السُّبُلِ ضَعِيْفَةَ الْحَالَاتِ قَوِيَّةً فِي عَزَآئِمِ النِّيَّاتِ وَلَوْ شَآءَ لَجَعَلَهُمْ اُولِي قُوَّةٍ شَدِيْدَةٍ فَظَلَّتِ الْاَعْنَاقُ لَهُمْ خَاضِعِيْنَ وَخَفَضَتْ لَهُمْ اَجْنِحَةُ الْمُسْتَكْبِرِيْنَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ عَلٰى مَا جَعَلَ عَظَمَةَ الْاِخْتِبَارِ وَالْبَلَآءِ سَبَبًا لِّمَزِيْدِ الْمَثُوْبَةِ وَالْجَزَآءِ فَحَشَرَ الْخَلَائِقَ بِاَجْمَعِهِمْ بِاَحْجَارٍ وَّجُدْرَانٍ لَّا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ وَلَا تُبْصِرُ وَلَا تَسْمَعُ اِبْتِلَآءً عَظِيْمًا وَّامْتِحَانًا شَدِيْدًا وَلَوْ اَرَادَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ اَنْ يَّضَعَ بَيْتَهُ الْحَرَامَ وَالْمَشَاعِرَ الْعِظَامَ بَيْنَ جَنَّاتٍ وَّاَنْهَارٍ سَهْلٍ وَّقَرَارٍ لَكَانَ قَدْ صَغُرَ قَدْرُ الْجَزَآءِ عَلٰى حَسْبِ ضُعْفِ الْبَلَآءِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَضَعَ الْبَيْتَ بِبَكَّةَ بَيْتًا مُّبَارَكًا وَّهُدًى لِّلْعَالَمِيْنَ وَجَعَلَهٗ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ كَافَّةً وَّاَمْنًا لِّلْعَاكِفِيْنَ وَالْعَابِدِيْنَ اِعْمَلُوْا عِبَادَ اللّٰهِ

فِی مِثْلِ هٰذَا الْيَوْمِ الْعَظِيْمِ ابْتَلَى اللّٰهُ اِبْرَاهِيْمَ الْخَلِيْلَ بِذَبْحِ وَلَدِهٖ اِسْمٰعِيْلَ فَرَاٰ الْخَلِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الْمَنَامِ وَهُوَ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ اَنَّهٗ لِوَلَدِهٖ ذَابِحٌ وَّلِدَمِهٖ سَافِحٌ فَانْتَبَهَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ رَّقْدَتِهٖ مَرْهُوْبًا وَّمِنْ مَّنَامِهٖ مَرْعُوْبًا وَّقَالَ لِابْنِهٖ يَا خَيْرَ الْبَنِيْنَ وَيَا سُلَالَةَ النَّبِيِّيْنَ اِنِّيْ اَرٰى فِي الْمَنَامِ عِيَانًا اَنِّيْ اَذْبَحُكَ قُرْبَانًا فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى يَا سَيِّدَ الْوَرٰى فَقَالَ يَا اَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِيْ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ فَاِذَا فَرَيْتَ مِنِّيَ الْاَوْدَاجَ وَفَارَ لَكَ الدَّمُ الثَّجَّاجُ فَاحْسِبْنِيْ عِنْدَ اللّٰهِ فَرَضًا اِذْ جَعَلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ عَلَيْكَ فَرْضًا وَّضُمَّ ثَوْبَكَ عَنْ دَمِيْ لِئَلَّا تَرَاهُ الشَّفِيْقَةُ اُمِّيْ وَاقْرَءْ عَلَيْهَا سَلَامِيْ مُنِيْعًا وَّارْدُدْ اِلَيْهَا قَمِيْصِيْ مُسَلِّيًا وَّقُلْ لَّهَا اِنَّ ابْنَكِ نَقَلَهٗ مَوْلَاهُ الْكَرِيْمُ اِلٰى دَارِ الْخُلْدِ وَالنَّعِيْمِ فَلَمَّا انْتَهَتْ مَقَالَتُهٗ وَانْتَهَتْ وَصِيَّتُهٗ شَدَّهُ الْخَلِيْلُ شَدًّا وَّثِيْقًا وَّاَضْجَعَهٗ اِضْجَاعًا رَّفِيْقًا فَاَقْبَلَتِ الطَّيْرُ عَلَيْهِ عَاكِفَةً وَّاَصْبَحَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ رَاجِفَةً وَّالْمَلٰٓئِكَةُ مُتَفَزِّعَةً وَّالْوُحُوْشُ مُتَسَرِّعَةً وَّالسَّمَآءُ مِنْ فَوْقِهِمْ تَضِجُّ وَالْاَرْضُ مِنْ تَحْتِهِمْ تَضِجُّ رَحْمَةً لِّلطِّفْلِ الصَّغِيْرِ وَتَعَجُّبًا مِّنْ صَبْرِ الشَّيْخِ الْكَبِيْرِ فَلَمَّا قَدْ رَاَى اللّٰهُ صِدْقَ نِيَّتِهٖ وَاِخْلَاصَ طَوِيَّتِهٖ وَقُوَّةَ صَبْرِهٖ عِنْدَ بَلِيَّتِهٖ نَادٰى اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ يَا اِبْرَاهِيْمُ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ وَفَدَيْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ فَنَهَضَ عِنْدَ ذٰلِكَ الْخَلِيْلُ بِالْمُدْيَةِ اِلٰى مَا اَتَاهُ جِبْرَئِيْلُ مِنَ الْفِدْيَةِ فَذَبَحَهَا قُرْبَانًا وَّجَهَرَ عَلَيْهَا بِسْمِ اللّٰهِ عِيَانًا فَاَجْرَاهَا اللّٰهُ فِيْ عَقِبِهٖ سُنَّةً اَكْمَلَ عَلَيْكُمْ بِهَا الْمِنَّةَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ عَلٰى مَا هَدَانَا وَلَهُ الشُّكْرُ عَلٰى مَآ اَوْلَانَا الَّذِيْ تَفَضَّلَ عَلَيْنَا بِالْاِنْعَامِ وَالْاِكْرَامِ وَرَزَقَنَا مِنْ بَهِيْمَةِ

اَلْاَنْعَامِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ بْنِ الذَّبِیْحَیْنِ الْمَبْعُوْثِ عَلٰی کَافَّۃِ الْاَنَامِ وَعَلٰی اٰلِہِ الْکِرَامِ مَا دَامَ عَوْدُ الْعِیْدِ وَحَجُّ بَیْتِ اللّٰہِ الْحَرَامِ اَلَا اِنَّ ھٰذَا الْیَوْمَ یَوْمٌ قَدْ جَرَتِ السُّنَّۃُ بِاِرَاقَۃِ دَمٍ سَائِلٍ تَکُوْنُ غَالِیَۃً اَثْمَانُھَا کَامِلَۃً فِیْ اَرْکَانِھَا فَاِذَا وَجَبَتْ جُنُوْبُھَا فَکُلُوْا مِنْھَا وَ اَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ کَذٰلِکَ سَخَّرْنَاھَا لَکُمْ لَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ اِنَّ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ وَاَبْلَغَ الْکَلَامِ کَلَامُ اللّٰہِ الْمَلِکِ الْعَلَّامِ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَ الْاَبْتَرُ ط

خطبۂ ثانیہ عید الضحیٰ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَھْدِیْہِ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِی اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَرْسَلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْمُشْرِکُوْنَ وَجَعَلَہٗ رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا مَّنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ یَّعْصِھِمَا فَقَدْ غَوٰی اُوْصِیْکُمْ عِبَادَ اللّٰہِ بِتَقْوَی اللّٰہِ الَّذِیْ یَنْفَعُ بِطَاعَتِہٖ مَنْ اَطَاعَہٗ وَالَّذِیْ یَضُرُّ بِمَعْصِیَتِہٖ مَنْ عَصَاہُ الَّذِیْ اِلَیْہِ مَعَادُکُمْ وَعَلَیْہِ حِسَابُکُمْ فَاِنَّ التَّقْوٰی وَصِیَّۃُ اللّٰہِ فِیْکُمْ وَفِی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَلَقَدْ وَصَّیْنَا الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ مِنْ قَبْلِکُمْ وَاِیَّاکُمْ اَنِ اتَّقُوا اللّٰہَ وَاِنْ تَکْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ

وَكَانَ اللّٰهُ غَنِيًّا حَمِيْدًا اِنْتَفِعُوْا بِمَوْعِظَةِ اللّٰهِ وَالْزَمُوْا كِتَابَهٗ فَاِنَّهٗ
اَبْلَغُ الْمَوْعِظَةِ وَخَيْرُ الْاُمُوْرِ فِي الْمَعَادِ عَاقِبَةً وَّلَقَدِ اتَّخَذَ اللّٰهُ الْحُجَّةَ
فَلَا يَهْلِكُ مَنْ هَلَكَ اِلَّا عَنْ بَيِّنَةٍ وَّلَا يَحْيٰى مَنْ حَيَّ اِلَّا عَنْ بَيِّنَةٍ وَّقَدْ
بَلَّغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اُرْسِلَ بِهٖ فَالْزَمُوْا وَصِيَّتَهٗ وَمَا تَرَكَ فِيْكُمْ مِنْ
بَعْدِهٖ مِنَ الثَّقَلَيْنِ كِتَابِ اللّٰهِ وَاَهْلِ بَيْتِهِ الَّذِيْنَ لَا يَضِلُّ مَنْ تَمَسَّكَ
بِهِمَا وَلَا يَهْتَدِيْ مَنْ تَرَكَهُمَا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ
رَسُوْلِكَ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ وَرَسُوْلِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰٓى اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَوَصِيِّ رَسُوْلِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالِ مَنْ وَّالَاهُ وَعَادِ مَنْ
عَادَاهُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ وَّالِ مَنْ وَّالَاهَا وَعَادِ مَنْ عَادَاهَا اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلَى الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ اِمَامَيِ الْمُسْلِمِيْنَ وَالِ مَنْ وَّالَاهُمَا وَعَادِ مَنْ عَادَاهُمَا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى عَلِيِّ
ابْنِ الْحُسَيْنِ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَّجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَّمُوْسَى بْنِ جَعْفَرٍ
وَّعَلِيِّ بْنِ مُوْسٰى وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَّعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ وَّالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ
وَّالِ مَنْ وَّالَاهُمْ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُمْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى الْحُجَّةِ
الْخَلَفِ الْقَآئِمِ بِالْحَقِّ الْمُنْتَظَرِ الْمَهْدِيِّ الَّذِيْ بِبَقَآئِهٖ بَقِيَتِ الدُّنْيَا
وَبِيُمْنِهٖ رُزِقَ الْوَرٰى وَبِوُجُوْدِهٖ ثَبَتَتِ الْاَرْضُ وَالسَّمَآءُ وَبِهٖ يَمْلَاُ الْاَرْضَ
قِسْطًا وَّعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَّجَوْرًا اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لَهٗ فَتْحًا
يَسِيْرًا وَّانْصُرْهُ نَصْرًا عَزِيْزًا اَللّٰهُمَّ اَظْهِرْ بِهٖ دِيْنَكَ وَسُنَّةَ
نَبِيِّكَ حَتّٰى لَا يَسْتَخْفِيَ بِشَيْءٍ مِّنَ الْحَقِّ مَخَافَةَ اَحَدٍ مِّنَ الْخَلْقِ
اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَرْغَبُ اِلَيْكَ فِيْ دَوْلَةٍ كَرِيْمَةٍ تُعِزُّ بِهَا الْاِسْلَامَ
وَاَهْلَهٗ وَتُذِلُّ بِهَا النِّفَاقَ وَاَهْلَهٗ وَتَجْعَلُنَا فِيْهَا مِنَ الدُّعَاةِ اِلٰى
طَاعَتِكَ وَالْقَادَةِ اِلٰى سَبِيْلِكَ وَتَرْزُقُنَا بِهَا كَرَامَةَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ
اَللّٰهُمَّ مَا حَمَلْنَا مِنَ الْحَقِّ فَعَرِّفْنَاهُ وَمَا قَصُرْنَا عَنْهُ فَعَلِّمْنَاهُ اَللّٰهُمَّ
ارْزُقْنَا تَوْفِيْقَ الطَّاعَةِ وَبُعْدَ الْمَعْصِيَةِ وَصِدْقَ النِّيَّةِ وَعِرْفَانَ الْحُرْمَةِ

وَاَكْرِمْنَا بِالْهُدٰى وَالْاِسْتِقَامَةِ وَسَدِّدْ اَلْسِنَتَنَا بِالصَّوَابِ وَالْحِكْمَةِ وَامْلَأْ
قُلُوْبَنَا بِالْعِلْمِ وَالْمَعْرِفَةِ وَطَهِّرْ بُطُوْنَنَا مِنَ الْحَرَامِ وَالشُّبْهَةِ وَاكْفُفْ
اَيْدِيَنَا عَنِ الظُّلْمِ وَالسَّرِقَةِ وَاغْضُضْ اَبْصَارَنَا عَنِ الْفُجُوْرِ وَالْخِيَانَةِ
وَاسْدُدْ اَسْمَاعَنَا عَنِ اللَّغْوِ وَالْغِيْبَةِ وَتَفَضَّلْ عَلٰى عُلَمَآئِنَا بِالزُّهْدِ
وَالنَّصِيْحَةِ وَعَلَى الْمُتَعَلِّمِيْنَ بِالْجُهْدِ وَالرَّغْبَةِ وَعَلَى الْمُسْتَمِعِيْنَ
بِالْاِتِّبَاعِ وَالْمَوْعِظَةِ وَعَلٰى مَرْضَى الْمُسْلِمِيْنَ بِالشِّفَآءِ وَالصِّحَّةِ
وَعَلٰى مَوْتَاهُمْ بِالرَّحْمَةِ وَالْمَغْفِرَةِ وَعَلٰى مَشَآئِخِنَا بِالْوَقَارِ
وَالسَّكِيْنَةِ وَعَلَى الشُّبَّابِ بِالْاِنَابَةِ وَالتَّوْبَةِ وَعَلَى النِّسَآءِ بِالْحَيَاءِ
وَالْعِفَّةِ وَعَلَى الْاَغْنِيَآءِ بِالتَّوَاضُعِ وَالسَّعَةِ وَعَلَى الْفُقَرَآءِ بِالصَّبْرِ
وَالْقَنَاعَةِ وَعَلَى الْغُرَبَآءِ بِالْاَمْنِ وَالسَّلَامَةِ وَعَلَى الْغُزَاةِ بِالنَّصْرِ
وَالْغَلَبَةِ وَعَلَى الْاُسَرَآءِ بِالْخَلَاصِ وَالرَّاحَةِ وَعَلَى الْاُمَرَآءِ بِالْعَدْلِ
وَالشَّفَقَةِ وَعَلَى الرَّعِيَّةِ بِالْاِنْصَافِ وَحُسْنِ السِّيْرَةِ وَعَلَى التُّجَّارِ
بِالْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ وَبَارِكْ لِلْحُجَّاجِ وَالزُّوَّارِ فِى الزَّادِ وَالنَّفَقَةِ وَاقْضِ
مَا اَوْجَبْتَ عَلَيْهِمْ مِّنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ بِفَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ يَا ذَا الْجُوْدِ
وَالْكَرَمِ اَللّٰهُمَّ اسْتَجِبْ لَنَا اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ
وَاِيْتَآءِ ذِى الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْىِ يَعِظُكُمْ
لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِمَّنْ يَّذَّكَّرُ فَتَنْفَعُهُ الذِّكْرٰى ۔

ضمیمہ مفیدہ

مع

ملحقاتِ جدیدہ

مسائل متفرقہ

فرمودہ اعلم دوران، افقہ زمان، اعلم العلماء مجتہد اعظم آقائے آقا سید محسن طباطبائی حکیم نجفی مدظلہ العالی علیٰ رؤس المسلمین۔

مسئلہ۔ اگر مردہ مجتہد زندہ سے اعلم ہو تو اس کی تقلید پر تمام مسائل میں باقی رہنا واجب ہے۔ اور اگر زندہ مجتہد اس سے اعلم ہو تو پھر زندہ کی طرف رجوع کرنا واجب ہے۔ اور اگر دونوں (مجتہد حی اور مجتہد میّت) مساوی ہوں تو پھر مقلد کو اختیار ہے کہ جس کی جی چاہے تقلید کرے اگرچہ زندہ کی تقلید کرنا بہتر ہے۔

مسئلہ (۲) صرف اونٹ نجاست خور کا پسینہ نجس ہے۔ ہر حیوان نجاست خور کا پسینہ نجس نہیں ہے۔

مسئلہ (۳) احتیاط مستحب یہ ہے کہ پنڈلی کے جدا ہونے کی جگہ تک پاؤں کا مسح کرے اور ہاتھ کو پاؤں پر رکھ کر اگر تھوڑا سا کھینچے کہ جس پر مسح صادق آجائے تو کافی ہوگا۔

مسئلہ (۴) تمام غسلوں کی نیت سے ایک ہی غسل کافی ہے اور وضو کی بھی احتیاج نہیں۔ اگر ان میں سے ایک غسل جنابت ہو، جنابت کا قصد کرے یا غیر جنابت غسل کا، مگر غیر جنابت کی حالت میں احتیاطاً وضو کرنا چاہیئے۔ اور اگر نہ تمام غسلوں کی نیت کرے اور نہ اُن میں سے کسی ایک کی بلکہ صرف قربت کی نیت کرے تو ظاہراً یہ غسل باطل ہے مگر یہ کہ اجمالاً تمام کی نیت ہو جائے۔

مسئلہ (۵) امام علیہ السّلام کے زمانہ میں جمعہ کے دن واجب ہے کہ نماز ظہر کی بجائے نماز جمعہ کو پڑھے لیکن موجودہ زمانے میں جب کہ امام علیہ السلام غائب ہیں اگر کوئی شخص نماز جمعہ پڑھنا چاہے تو پڑھ لے۔ لیکن اس کے لئے احتیاط واجب یہ ہے کہ نماز ظہر کو بھی بعد میں پڑھے۔

مسئلہ (۶) "اَشْهَدُ اَنَّ عَلِيًّا وَلِيُّ اللّٰهِ" اذان و اقامت کا جز نہیں لیکن شہادتین کے بعد یہ جملہ کہنا بہ نیت قربت مستحب ہے۔

مسئلہ (۷) بوڑھا مرد یا بوڑھی عورت اگر روزہ رکھنے سے معذور ہوں تو اُن پر کفارہ مدکا وجوب مشکل ہے۔ جہاں دینا ہے تو احتیاط یہ ہے کہ گندم سے ہو بلکہ دو مُد ہونے چاہئیں۔

مسئلہ (۸) خمس کو ایک شہر سے دوسرے شہر کی طرف خواہ مستحق موجود ہو یا نہ منتقل کیا جا سکتا ہے۔ البتہ اگر مستحق کے موجود ہوتے ہوئے ایک شہر سے دوسرے شہر میں منتقل کر کے لے جانا فوریت کے منافی ہو تو پھر احتیاط اس میں ہے کہ بغیر حاکم شرع کی اجازت سے نقل نہ کرے۔

مسئلہ (۹) مال خمس سہم امام علیہ السّلام کا اختیار مجتہد عادل کو ہے اگرچہ غیر اعلم ہو۔ اور اس کا مصرف وہ موارد ہیں جن میں امام علیہ السّلام کی خوشنودی و رضا شامل ہو یعنی مومنین کی ضروریات کا رفع کرنا اور اہلِ علم حضرات کی حاجتوں کو پورا کرنا اور ترویج و اشاعتِ دین کے مقام کو اہمیّت حاصل ہے۔

مسئلہ (۱۰) اگر تحصیلِ علم مستحب ہو۔ اور وہ کسب کرنے پر قادر ہو۔ اور وہ کسب اس کی شان کے لائق ہو تو پھر اسے زکوٰۃ نہیں دی جا سکتی۔ اور اگر کسب کرنے پر قادر نہ ہو۔ یا وہ کسب اس کی شایانِ شان نہ ہو تو پھر اُسے سہم فقرا سے زکوٰۃ دی جا سکتی ہے۔

مسئلہ (۱۱) وہ جنس جو بعض شہروں میں تو وزن یا پیمائش سے فروخت ہوتی ہو۔ اور بعض دوسرے شہروں میں گن کر فروخت ہوتی ہو تو اس کا ہر ایک شہر میں اُسی شہر کے رواج کے تحت حکم ہوگا۔ یعنی جہاں وزن ہوگا وہاں سود ہوگا۔ اور جہاں وزن کے ساتھ فروخت نہ ہو تو وہاں سود نہ ہوگا۔

مسئلہ (۱۲) اگر جنس ایک رہے صرف صنف بدل جائے جیسے گندم اور آٹا تو ان میں سود حرام ہوگا۔ اور اگر ایک چیز دوسری سے پیدا ہو تو یہ دو جنسیں ہوں گی اور سود ان میں ثابت نہ ہوگا۔ جیسے دودھ اور مکھن۔

مسئلہ (۱۳) مجتہد میّت کی تقلید پر باقی رہنے کا جواز اقوی ہے۔ لیکن ابتداءً مردہ مجتہد کی تقلید جائز نہیں۔

مسئلہ (۱۴) اگر نماز میّت میں متعدّد صفیں ہوں اور سب لوگ فرادیٰ نماز پڑھیں۔ تو نماز کی صحت محلِ تامّل ہے۔

مسئلہ (۱۵) میّت کو قبر سے نکال کر مشاہدِ مشرفہ معصومین علیہم السّلام میں منتقل بنابراقویٰ جائز ہے۔

مسئلہ (۱۶) بغرضِ تیمّم زمین پر باہم دونوں ہتھیلیوں کو مارنا اور بنابر احوط دو مرتبہ مارنا چاہیئے۔ ایک مرتبہ تو پیشانی اور دونوں ہاتھوں کے مسح کے لئے اور دوسری مرتبہ صرف ہاتھوں کے مسح کے لئے۔

مسئلہ (۱۷) احتیاط واجب اس میں ہے کہ زوج خود عورت کی طرف سے اپنے ساتھ عقد پڑھنے میں وکیل نہ بنے۔

مسئلہ (۱۸) عام متعارف بندوق کے شکار کا حلال ہونا بعید نہیں۔ خصوصاً جب گولی مخروطی شکل کی ہو۔ البتہ چھوٹی چھوٹی گولیاں جنہیں چھرّے کہتے ہیں ان میں اشکال ہے۔

مسئلہ (۱۹) زندہ مچھلی کا کھانا جائز ہے۔

مسئلہ (۲۰) جب مچھلی کو زندہ پانی سے باہر نکال کر دو ٹکڑے کر دیا جائے تو اگر اس کا ایک ٹکڑا ابھی زندہ ہو۔ دوبارہ پانی میں جا پڑے تو اس کا کھانا بھی حلال ہے۔

مسئلہ (۲۱) اگر شوہر بیوی کو نذر کرنے سے روک دے تو پھر عورت نذر نہیں کر سکتی۔ البتہ جب شوہر کے حق کے منافی نہ ہو تو پھر شوہر کی اجازت کے معتبر ہونے میں اشکال ہے اگرچہ اعتبار بعید نہیں۔

مسئلہ (۲۲) اگر نذر اطاعت کے کام کرنے کی ہو تو پھر دو رکعت نماز یا ایک دن کا روزہ رکھنا کافی ہوگا۔ اور اگر نذر کرے کہ ایک حین روزہ رکھوں گا تو اُسے چھ ماہ کے روزے رکھنے ہوں گے۔ اور اگر نذر کرے کہ ایک زمانہ روزہ رکھوں گا تو اُسے پانچ دن روزے رکھنے ہوں گے۔

مسئلہ (۲۳) اگر باپ بیٹے کو اور شوہر بیوی کو قسم کھانے سے منع کریں تو پھر بیٹے اور بیوی کی قسم صحیح نہ ہوگی۔

مسئلہ (۲۴) جب بیٹا باپ کی اور بیوی شوہر کی اجازت کے بغیر قسم کھائے تو باپ اور

شوہر کو حق حاصل ہے کہ وہ ان کی قسم کو ختم کر دیں۔

مسئلہ (۲۵) جب انسان مجبوری یا بھول جانے کی وجہ سے قسم پر عمل نہ کرے تو اُس پر کفارہ واجب نہیں۔ یہی حکم ہے اس کے لئے جب کوئی اُسے مجبور کرے کہ وہ اپنی قسم پر عمل نہ کرے اسی طرح اُس وسواسی شخص کی قسم کہ جو کہتا ہے کہ "واللہ ابھی نماز میں مشغول ہوتا ہوں" اور پھر وہ اپنے وسواس کی وجہ سے نماز میں مشغول نہ ہو۔ اور اگر اس کا وسواس اس حد تک پہنچ چکا ہو کہ وہ شخص بے اختیار اپنی قسم پر عمل نہ کر رہا ہو تو پھر اس پر بھی کفارہ نہیں۔

مسئلہ (۲۶) اگر وقف خراب ہو جائے تو پھر بھی وہ وقف سے خارج نہیں ہوگا۔ مسجد میں حکم یہی ہے لیکن اس کے علاوہ دوسری چیزوں سے جب وہ فائدہ اٹھانا ممکن نہ ہو۔ کہ جس کے لئے وقف تھیں تو وقف باطل ہو جائے گا۔ اور وہ چیزیں مطلق صدقہ ہو جائیں گی۔

مسئلہ (۲۷) بیوی منقولات جیسے حیوانات وغیرہ سے وارث ہوگی۔ اسی طرح مکان درخت، لکڑیاں وغیرہ سے بھی وارث ہوگی لیکن وارث اگر اسے اس کی قیمت دے تو اسے قبول کر لینی واجب ہوگی۔ میوہ درخت، کھیتی جو شوہر کے مرنے کے وقت موجود تھی خود ان سے ارث لے سکتی ہے لیکن بیوی زمین سے خواہ گھر کی ہو یا باغات کی یا زراعتی ہو۔ کسی سے بھی نہ عین سے اور نہ اس کی قیمت سے وارث ہوگی۔

مسئلہ (۲۸) جب کوئی شخص مر جائے تو اس کے بالغ وارث اپنے حصّہ سے مرنے والے کی عزاداری مثل فاتحہ وغیرہ میں خرچ کر سکتے ہیں لیکن وہ نابالغ وارث کے حصّہ سے کوئی روپیہ وغیرہ مرنے والے کی عزاداری پر خرچ نہیں کر سکتے۔

مسئلہ (۲۹) جب کوئی انسان کسی کی غیبت کرے تو اس کے لئے احتیاط واجب ہے کہ اگر دنگہ فساد وغیرہ پیدا نہ ہو تو اس شخص سے جا کر معافی مانگے اور اس سے کہے کہ وہ اس کو حلال کر دے۔ اور اگر معافی مانگنا ممکن نہ ہو تو پھر اس کے لئے خدا سے گناہوں کی بخشش کے لئے دُعا کرے۔

مسئلہ (۳۰) حاکم شرع کی اجازت کے بغیر کوئی بھی شخص ایسے شخص کے مال کو جو خمس نہیں دیتا حاکم شرع کو دینے کی غرض سے نہیں اٹھا لے جا سکتا۔

مسئلہ (۳۱) وہ آواز اور طرز جو لہو ولعب کی محافل کے ساتھ مخصوص ہے۔ وہ غنا ہے۔ اور حرام ہے۔ اگر یہ نوحہ یا مجلسِ امام حسین علیہ السّلام یا قرآن کو اسی طرز کے ساتھ جو غنا ہے پڑھے تو بھی حرام ہے (جیسا کہ آج کل ہماری مجالس میں سینما و گراموفون وغیرہ کی طرز و آواز پر قصیدے بنا کر پڑھے جاتے ہیں یہ بھی حرام ہیں) البتہ صرف اچھی آواز اور خوش الحانی سے کہ جس سے غنا نہ بنے مجالس و قرآن کا پڑھنا جائز ہے۔

مسئلہ (۳۲) وہ انعامات وغیرہ جو بینک اُن اشخاص کو اپنی طرف سے دیتا ہے کہ جن کا حساب بینک میں ہوتا ہے چونکہ وہ لوگوں کو تشویق دلانے کی غرض سے اپنی طرف سے دیتا ہے اور جس سے کسی کو ضرر و نقصان نہیں پہنچتا لہٰذا حلال و جائز ہے۔

مسئلہ (۳۳) گلی و کوچہ و بازار میں کہ جہاں عورتیں گذرتی ہیں ماتم کرنا جائز ہے۔ جب کہ ماتم داروں کے سینے قمیص وغیرہ سے پوشیدہ ہوں۔ اور اسی طرح ماتمی دستوں کے ساتھ علم وغیرہ لے کر جانا بھی جائز ہے۔ لیکن انہیں چاہیئے کہ آلاتِ لہو ولعب اپنے ساتھ استعمال نہ کریں۔

مسئلہ (۳۴) ہبہ میں اور ہدیہ میں اور جو کچھ ڈھونڈنے سے ملے یا وصیت کے ذریعہ سے منتقل ہو۔ اور اگر مال میں زیادتی ہو جائے (جیسے جانوروں کے بچّے پیدا ہو جائیں) تو اس زیادتی میں اور اس میراث میں جو غیر متوقع طور پر ہاتھ لگے بنا بر احوط خمس دینا ہوگا۔

مسئلہ (۳۵) اقویٰ یہ ہے کہ نمازِ واجب کے وقت نوافل یومیہ کے علاوہ مستحب نماز پڑھنا بھی جائز ہے۔

مسئلہ (۳۶) واجب ہے کہ جہاں پر نماز پڑھے وہ پوری جگہ ایسی نجاست سے جو نماز گذار کے جسم یا لباس میں سرایت کر سکتی ہو، پاک ہو۔ پس اگر وہ جگہ خشک ہو۔ اور نجاست سرایت نہ کرے تو نماز صحیح ہے مگر جائے سجدہ اگر نجس ہو تو نماز صحیح نہیں ہوگی۔ اگرچہ خشک ہی ہو۔ بلکہ مستحب ہے کہ تمام جگہ پاک ہو۔

مسئلہ (۳۷) اگر ذکر رکوع یا ذکر سجود بھول جائے اور رکوع یا سجدہ سے سر اٹھانے کے بعد یاد آئے تو نماز صحیح ہوگی مگر پلٹ نہیں سکتا۔ اگرچہ ابھی بعد کے رکن میں نہ بھی داخل ہوا

ہو۔ کیونکہ اُس کا محل گذر چکا پس لازم ہے کہ اس کمی کی وجہ سے سجدۂ سہو بجالائے۔

مسئلہ (۳۸) اگر یہ پتہ نہ چلے کہ خلفِ اکبر کون ہے تو پھر دونوں لڑکوں پر وجوبِ کفائی کی طرح والدین کی عبادات بجالانے کا حکم ہے۔

مسئلہ (۳۹) جب قضا نمازیں ایک دن کی ہوں جیسے ظہر اور عصر ایک دن کی تو ترتیب سے ان کی قضا بجالانا واجب ہے۔ اور اگر ایک دن کی نہ ہوں تو پھر ترتیب وار بجالانے میں اشکال ہے، اگرچہ احتیاط اسی میں ہے۔

مسئلہ (۴۰) جب کسی انسان کی کسی جگہ پر کوئی ملک وجائداد ہو۔ اور وہ چھ ماہ اس ملک و جائداد میں رہ بھی چکا ہو تو وہ جگہ اُس کا وطن ہو گا لیکن اگر وہاں کے قصدِ وطنیت سے اعراض کر چکا ہو تو پھر وہ جگہ وطن نہ ہو گی۔ اگرچہ ملک بھی موجود ہو۔ اور چھ ماہ بھی رہ چکا ہو۔

مسئلہ (۴۱) جب یہ صادق آجائے کہ کسی کا سفر کرنا اُس کا شغل وعمل ہے تو وہ نماز پوری پڑھے گا اگرچہ پہلا سفر ہی کیوں نہ ہو۔

مسئلہ (۴۲) افعالِ نماز میں گمان کا یقین کے حکم میں ہونا مشکل ہے لہٰذا بجالانے کے گمان میں نماز کے بعد اس نماز کا اعادہ کرے اور نہ بجالانے کے گمان کے وقت واپس لوٹ کر اس چیز کو بجالائے اور پھر اعادۂ نماز بھی کرے۔

مسئلہ (۴۳) وہ چیز جو باپ اپنی بیٹی کو بطور جہیز دیتا ہے اگر تو باپ صلح یا بخشش کے طور پر اپنی لڑکی کا ملک قرار دے تو پھر وہ لڑکی سے واپس نہیں لے سکتا اور اگر اس نے جہیز اپنی لڑکی کا ملک قرار نہ دیا ہو تو پھر وہ اُس سے واپس لے سکتا ہے۔

٭٭٭

مسائل بطور سوال و جواب

منقول از بیان الخمس

سوال (۱) آیۂ قرآن وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰہِ خُمُسَہٗ الخ لفظ "غنیمت" ان ساتوں قسموں کو شامل ہے جن کا کثیر احادیث میں ذکر ہے یا لفظ غنیمت سے مراد صرف وہ مال ہے جو جنگ کے بعد کفار سے لوٹ میں جبر و قہر سے حاصل ہو۔ مذہب اہل بیتؑ و مسلک شیعیانِ اہل بیتؑ میں غنیمت سے مراد فائدہ مکتبہ ہے یا صرف لوٹ کا مال۔

جواب:۔ باسمہٖ تعالےٰ، مراد مطلق غنیمت ہے مگر مراد کا استثنا ہوا ہے۔ اسے رسالۂ توضیح سے جاننا چاہیئے۔

سوال (۲) آیۂ مذکورہ میں ذوی القربیٰ سے مراد آئمہ زمانہ ہیں جو آں حضرتؐ کے بعد اُن کی جگہ حجتِ خدا اور امامِ خلق ہوئے ہیں، یا ذوی القربیٰ سے مراد تمام سادات ہیں۔

جواب:۔ ذوی القربیٰ سے مراد بالخصوص آئمہ طاہرین علیہم السّلام ہیں اور سہم سادات کے حق دار سادات بنی ہاشم ہیں۔

سوال (۳) سہمِ امام کسے کہتے ہیں اور کن حصّوں کو سہمِ امام کہا جاتا ہے اور کیا امامِ زمانہ پر یہ فرض ہے کہ وہ سہمِ امام صرف سادات پر تقسیم کریں یا انہیں یہ حق حاصل ہے کہ جہاں ضرورت ہو، اور مصلحت سمجھیں صرف یا تقسیم کریں اگرچہ غیر سادات بھی ہوں۔

جواب:۔ سہمِ امام سے مراد خدا اور رسول اور ذوی القربیٰ کے حصّے ہیں۔ اور سہمِ سادات سے مراد یتامیٰ و مساکین اور ابن سبیل کے حصّے ہیں۔

سوال (۴) حضرات آئمہ معصومین علیہم السلام سہمِ امام سادات سے مختص رکھتے تھے۔ یا حسبِ ضرورت و مصلحت صرف فرماتے تھے۔ اگر صورتِ دوم درست ہے تو کن کن پر اور کس کس کام پر صرف فرماتے تھے۔

جواب۔ اپنی نظر میں جہاں مصلحت سمجھتے صرف فرماتے تھے۔

سوال (۵) کیا بوقت ضرورت سہم امام کا ایک حصہ مجتہد جامع الشرائط کی اجازت سے علوم دین کی تحصیل پر صرف کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب۔ مجتہد کی اجازت سے جس کی تقلید ہو جائز ہے۔

سوال۔ (۶) غیبت امامؑ کے زمانہ میں کیا شیعوں کو خمس معاف کر دیا گیا ہے یا جاری ہے اور جو چیز شیعوں پر معاف کر دی گئی ہے۔ وہ خمس ہے یا انفال ہیں؟

جواب۔ جو چیز معاف کر دی گئی ہے۔ وہ میدانِ جنگ کے لوٹ کے مال اور انفال ہیں۔

سوال (۷) غیبت امامؑ کے زمانہ میں کیا مجتہد جامع الشرائط کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ فرمان وعمل آئمہ طاہرین علیہم السّلام کے مطابق خمس اور خاص کر سہم امام تقسیم فرمائیں یا نہیں۔

جواب۔ حاکم شرع اور نائب امام کی نظر میں اگر وہ ان اُمور میں سے ہے جہاں سہم امام صرف ہو سکتا ہے تو درست ہے۔ جیسا کہ رسالہ کی طرف رجوع کرنے سے واضح ہو جائیگا

سوال (۸) زید زمین ومکان اور دیگر اموال رکھتا ہے۔ اور ہر سال اخراجات سے زیادہ منفعت حاصل کرتا ہے جو اخراجات سال کے بعد بچ جاتے ہیں مگر اس سے کبھی اس نے خمس ادا نہیں کیا۔ اسی طرح اُسے معلوم ہے کہ اُس کے آباو اجداد بھی یہی جائداد رکھتے تھے بلکہ اُس کی آمدنی سے مزید جائداد خریدتے تھے مگر خمس کسی نے ادا نہیں کیا تو اس صورت میں زید پر واجب ہے کہ وہ اپنی جدّی وپدری اور اپنی کمائی ہوئی جائداد کے ہر حصہ سے زمین یا مکان، یا سامان خانگی وغیرہ سے خمس ادا کرے۔ اگر لازم ہے تو کیا ایسا کرنے سے وہ بری الذمہ ہو جائے گا۔

جواب۔ مال میراث میں اگر باپ دادا کے خمس ادا کرنے یا نہ کرنے کا علم ویقین نہ ہو، تو اس مال کو صحیح سمجھیں۔ اور اگر یہ یقین ہے کہ خمس واجب تھا اور یہ نہیں ادا کیا گیا تو چاہیئے کہ ادا کرے۔ البتہ سال کے منافع میں جو سال کے خرچ سے بچ رہے اُس کا خمس ادا کرنا لازم ہے۔ پس انشاءاللہ بری الذمہ ہو جائے گا۔

سوال (۹) بعض فقہاء فرماتے ہیں۔ اور اپنی کتب ورسائل میں لکھتے ہیں کہ جو مال بذریعہ تجارت یا بذریعہ مشاہرہ ملازمت یا اُجرت یا حق الخدمت وغیرہ ایسے شخص سے حاصل ہو

جس نے باوجود خمس حاصل ہونے کے پھر بھی ادا نہیں کیا۔ محصل پر لازم ہے کہ قبل از استعمال اس کا خمس ادا کرے ورنہ اس کا استعمال درست نہ ہوگا۔

جواب ۔ جو منافع سال کے خرچہ سے بچیں۔ ان پر خمس واجب ہے، سال پورا ہو جانے کے بعد۔ رہا سلسلہ خدمت و محنت و مزدوری یا ملازمت وغیرہ تو وہ اگر حکومت کی ہے تو حاکم شرع کی اجازت ضروری ہے۔ یعنی بحیثیتِ وکیل ہونے کے اُجرت یا تنخواہ حاصل کرے پھر تمسک کرے اور آخر سال میں جو خرچ سے بچ رہے اُس سے خمس ادا کرے۔

نماز حضرت صاحب العصر والزمان عجل اللہ تعالیٰ فرجہٗ

(عطیہ مولانا نقوی مدظلہ العالی)

یہ نماز دو رکعت ہے۔ رکعت اول میں سورۃ حمد تلاوت کرنے کے وقت جب آیۂ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ پر پہنچیں اُسے سو مرتبہ کہیں اور آخری مرتبہ سورۃ کو تمام کریں اور اس کے بعد سورۃ توحید یعنی سورۃ قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ الخ ایک مرتبہ پڑھیں۔ دوسری رکعت بھی اسی طریقے سے بجالائیں اور نماز ختم کرنے کے بعد کھڑے ہو کر یہ دعا رجوعِ قلب سے پڑھیں۔ انشاء اللہ جملہ اُمورِ عظیمہ میں کامیابی حاصل ہوگی۔ تصفیۂ قلب، تزکیہ نفس، اطمینان، روحانیت و نورانیت کے درجہ پر فائز ہوں گے۔ یہ نماز عجیب و غریب اسرار کی حامل ہے۔ شبِ جمعہ آخر شب یہ نماز پڑھنی چاہیئے، ورنہ ہر ایک شب پڑھی جا سکتی ہے۔

اَللّٰهُمَّ عَظُمَ الْبَلَاءُ وَبَرِحَ الْخَفَاءُ وَانْكَشَفَ الْغِطَاءُ وَضَاقَتِ الْاَرْضُ بِمَا وَسِعَتِ السَّمَاءُ وَاِلَيْكَ يَا رَبِّ الْمُشْتَكٰى وَعَلَيْكَ الْمُعَوَّلُ فِي الشِّدَّةِ وَالرَّخَاءِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍنِ الَّذِيْنَ اَمَرْتَنَا بِطَاعَتِهِمْ وَعَجِّلِ اللّٰهُمَّ فَرَجَهُمْ بِقَائِمِهِمْ وَاَظْهِرْ اِعْزَازَهٗ يَا مُحَمَّدُ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ يَا مُحَمَّدُ اِكْفِيَانِيْ فَاِنَّكُمَا كَافِيَايَ يَا مُحَمَّدُ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ يَا مُحَمَّدُ اُنْصُرَانِيْ فَاِنَّكُمَا نَاصِرَايَ يَا مُحَمَّدُ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ يَا مُحَمَّدُ اِحْفَظَانِيْ

یَا نَنکُمَا حَافِظَایَ یَا مَوْلَایَ یَا صَاحِبَ الزَّمَانِ یَا مَوْلَایَ یَا صَاحِبَ الزَّمَانِ یَا مَوْلَایَ یَا صَاحِبَ الزَّمَانِ اَلْغَوْثَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ اَدْرِکْنِیْ اَدْرِکْنِیْ اَدْرِکْنِیْ اَلْاَمَانَ اَلْاَمَانَ اَلْاَمَانَ ۔

ترجمہ ۔ بارِ الٰہا! بلائیں بڑھ گئی ہیں، گناہ جو پوشیدہ تھے ظاہر ہو گئے ہیں ۔ پردہ کھل گیا ہے ۔ زمین باوجود آسمان کی وسعت کے تنگ ہو گئی ہے ۔ اے پالنے والے تجھ سے اپنی شکایت کرتا ہوں اور تکلیف و مصیبت کے وقت تجھ سے ہی مدد کا خواستگار ہوں ۔ پروردگار! تو محمدؐ و آلِ محمدؐ پر اپنی رحمتِ کاملہ نازل فرما جن کی اطاعت کا تو نے ہی حکم دیا ہے ۔ بارِ الٰہا! تو ان کے قائم (آلِ محمدؐ) کے ساتھ ان کی کشائش میں تعجیل فرما اور ان کے اعزاز و منزلت کو ظاہر فرما ۔ اے محمد مصطفےٰؐ اور اے علی مرتضیٰؑ! آپ حضرات میری کفایت فرمایئے ۔ یقیناً آپ کی کفایت میرے لئے کافی ہے ۔ میری نصرت فرمایئے اس لئے کہ آپ ہی میرے ناصر و مددگار ہیں ۔ میری حفاظت کیجئے ۔ یقیناً آپ ہی میرے محافظ و معین ہیں ۔ اے میرے آقا و مولا! اے شہنشاہِ زمانہ! اے فریادرس! میری فریاد کو پہنچئے ۔ میری نصرت و امداد کیجئے اور اپنی پناہ میں رکھئے تاکہ جمیع آفات سے مامون رہوں ۔

دعائے معرفت

رجوع الی الامام الزمان عجل اللہ فرجہ کے لئے یہ دعا ہر روز بعد نماز صبح پڑھنی چاہیئے انشاء اللہ العزیز تصفیۂ قلب حاصل ہوگا ۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

اَللّٰھُمَّ عَرِّفْنِیْ نَفْسَکَ فَاِنَّکَ اِنْ لَّمْ تُعَرِّفْنِیْ نَفْسَکَ لَمْ اَعْرِفْ رَسُوْلَکَ اَللّٰھُمَّ عَرِّفْنِیْ رَسُوْلَکَ فَاِنَّکَ اِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِیْ رَسُوْلَکَ لَمْ اَعْرِفْ حُجَّتَکَ اَللّٰھُمَّ عَرِّفْنِیْ حُجَّتَکَ فَاِنَّکَ اِنْ لَّمْ تُعَرِّفْنِیْ حُجَّتَکَ ضَلَلْتُ عَنْ دِیْنِیْ ۔

ترجمہ ۔ بارِ الٰہا! تو مجھے اپنی ذات کی معرفت مرحمت فرما ۔ پس اگر تو نے مجھے اپنی ذات کی معرفت سے شناسا نہ کیا تو میں یقیناً تیرے رسول کو نہ پہچان سکوں گا

پروردگارا! تو مجھے اپنے رسول (محمد مصطفٰے) کی معرفت نصیب کر کیونکہ اگر میں تیرے رسول کی معرفت سے محروم رہا تو مجھے تیری حجت کی معرفت حاصل نہ ہوگی۔ خداوندا! تو مجھے اپنی حجت (امام آخر الزمان عجل اللہ فرجہ) کی معرفت عطا کر کیونکہ اگر تو نے اپنی حجت کی معرفت نہ عنایت فرمائی تو میں یقیناً اپنے دین سے گمراہ ہو جاؤں گا۔

زیارت حضرت زینب خاتون علیہا السلام

اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ رَسُولِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ نَبِيِّ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ مُحَمَّدِنِ الْمُصْطَفٰى وَ سَيِّدِ الْاَنْبِيَاۤءِ وَ الْمُرْسَلِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ وَلِيِّ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ عَلِيِّ نِ الْمُرْتَضٰى سَيِّدِ الْاَوْصِيَاۤءِ وَ الصِّدِّيْقِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاۤءِ سَيِّدَةِ النِّسَاۤءِ الْعَالَمِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا اُخْتَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ سَيِّدَيْ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَجْمَعِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا السَّيِّدَةُ الزَّكِيَّةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الدَّاعِيَةُ الْخَفِيَّةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا التَّقِيَّةُ النَّقِيَّةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْعَالِمَةُ الْغَيْرُ الْمُعَلَّمَةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْمَظْلُوْمَةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْمَهْمُوْمَةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْمَغْمُوْمَةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْمَضْرُوْبَةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْمَاْسُوْرَةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الصِّدِّيْقَةُ الصُّغْرٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا صَاحِبَةَ الْمُصِيْبَةِ الْعُظْمٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا زَيْنَبَ الْكُبْرٰى وَ الْعِصْمَةَ الصُّغْرٰى اَشْهَدُ اَنَّكِ كُنْتِ صَابِرَةً مُجَلَّلَةً مُعَظَّمَةً مُكَرَّمَةً مُحَدَّثَةً مُخَدَّرَةً مُوَقَّرَةً فِيْ جَمِيْعِ حَالَاتِكِ وَ مُنْقَلَبَاتِكِ وَ مُصِيْبَاتِكِ وَ امْتِحَانَاتِكِ حَتّٰى فِيْ اَشَدِّهَا وَ اَمَرِّهَا وَ هِيَ وَاللهِ وُقُوْفُكِ فِيْ هٰذَا الْمَكَانِ وَ اَخُوْكِ الْعَطْشَانِ مَصْرُوْعٌ فِيْ عُمْقِ الْحَائِرِ مِنْ كَثْرَتِ جِرَاحَاتِ السَّيْفِ وَ السِّنَانِ وَ الشِّمْرُ جَالِسٌ عَلٰى صَدْرِهٖ وَ حُزْنَاهُ عَلَيْهِ وَ عَلَيْكِ

يَا بِنْتَ الزَّهْرَاءِ وَيَا بِنْتَ خَدِيجَةَ الْكُبْرَىٰ اَشْهَدُ اَنَّكِ قَدْ نَصَحْتِ لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِاَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَلِفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَ نَصَرْتِهِمْ بِقَلْبِكِ وَلِسَانِكِ وَجَاهَدْتِ فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ فَنِعْمَ الْاُخْتُ اَنْتِ لِلْحُسَيْنِ وَنِعْمَ الْاَخُ لَكِ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهٗ عَلَيْكُمَا وَعَلٰى مَنْ اَحَبَّكُمَا وَ نَصَرَكُمَا لَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً سَلَبَتْ قِنَاعَكِ وَضَرَبَتْ بِكَعْبِ الرِّمَاحِ عَلٰى اَعْضَائِكِ وَحَرَقَتْ خِيَامَكِ وَ عَسَرَتْ عِيَالَكِ وَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً سَمِعَتْ بِذٰلِكَ فَرَضِيَتْ بِهٖ وَلَمْ تَحْزَنْ يَا سَيِّدَتِي وَ مَوْلَاتِي اَنَا زَائِرٌ لَكِ وَلِاَخِيكِ الْحُسَيْنِ وَ مُحِبُّكُمَا وَمُعِينُكُمَا فَاشْفَعُوا لِي وَلِاٰبَائِي وَاُمَّهَاتِي وَاَجْدَادِي وَ اَسْئَلُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ بِحَقِّكِ وَ بِحَقِّ جَدِّكِ وَ اَبِيكِ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَاُمِّكِ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ وَ اَخَاكِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ بَيْتِ النُّبُوَّةِ وَمُخْتَلَفَ الْمَلٰئِكَةِ وَمَهْبِطَ الْوَحْيِ التَّنْزِيلِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

مناجات (خمسۃ عشر ۱۵) حضرت امام زین العابدین علیہ السّلام

پہلی مُناجات (توبہ کرنے والوں کے لئے)

اِلٰهِي اَلْبَسَتْنِي الْخَطَايَا ثَوْبَ مَذَلَّتِي وَجَلَّلَنِي التَّبَاعُدُ مِنْكَ لِبَاسَ مَسْكَنَتِي وَ اَمَاتَ قَلْبِي عَظِيمُ جِنَايَتِي فَاَحْيِهٖ بِتَوْبَةٍ مِنْكَ يَا اَمَلِي وَبُغْيَتِي وَيَا سُؤْلِي وَمُنْيَتِي فَبِعِزَّتِكَ مَا اَجِدُ لِذُنُوبِي سِوَاكَ غَافِرًا وَّ لَا اَرٰى لِكَسْرِي غَيْرَكَ جَابِرًا وَّ قَدْ خَضَعْتُ بِالْاِنَابَةِ اِلَيْكَ وَ عَنَوْتُ بِالْاِسْتِكَانَةِ لَدَيْكَ فَاِنْ طَرَدْتَنِي مِنْ بَابِكَ فَبِمَنْ اَلُوذُ وَاِنْ رَدَدْتَنِي عَنْ جَنَابِكَ فَبِمَنْ اَعُوذُ فَوَا اَسَفَا مِنْ خَجْلَتِي وَ اِفْتِضَاحِي وَالَهْفَا مِنْ سُوْءِ عَمَلِي وَاجْتِرَامِي اَسْئَلُكَ يَا غَافِرَ الذَّنْبِ الْكَبِيرِ وَ يَا جَابِرَ الْعَظْمِ الْكَسِيرِ اَنْ تَهَبَ لِي مُوبِقَاتِ الْجَرَائِرِ وَتَسْتُرَ عَلَيَّ فَاضِحَاتِ السَّرَائِرِ وَ لَا تُخْلِنِي فِي مَشْهَدِ الْقِيَامَةِ مِنْ بَرْدِ عَفْوِكَ

وَمَغْفِرَتِكَ وَلَا تُعْرِنِيْ مِنْ جَمِيْلِ صَفْحِكَ وَسِتْرِكَ اِلٰهِيْ ظَلِّلْ عَلٰى ذُنُوْبِيْ غَمَامَ رَحْمَتِكَ وَاَرْسِلْ عَلٰى عُيُوْبِيْ سَحَابَ رَاْفَتِكَ اِلٰهِيْ هَلْ يَرْجِعُ الْعَبْدُ الْاٰبِقُ اِلَّا اِلٰى مَوْلَاهُ اَمْ هَلْ يُجِيْرُهُ مِنْ سَخَطِهٖ اَحَدٌ سِوَاهُ اِلٰهِيْ اِنْ كَانَ النَّدَمُ عَلَى الذَّنْبِ تَوْبَةً فَاِنِّيْ وَعِزَّتِكَ مِنَ النَّادِمِيْنَ وَاِنْ كَانَ الْاِسْتِغْفَارُ مِنَ الْخَطِيْئَةِ حِطَّةً فَاِنِّيْ لَكَ مِنَ الْمُسْتَغْفِرِيْنَ لَكَ الْعُتْبٰى حَتّٰى تَرْضٰى اِلٰهِيْ بِقُدْرَتِكَ عَلَيَّ تُبْ عَلَيَّ وَبِحِلْمِكَ اعْفُ عَنِّيْ وَبِعِلْمِكَ بِيْ ارْفُقْ بِيْ اِلٰهِيْ اَنْتَ الَّذِيْ فَتَحْتَ لِعِبَادِكَ بَابًا اِلٰى عَفْوِكَ سَمَّيْتَهُ التَّوْبَةَ فَقُلْتَ تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا فَمَا عُذْرُ مَنْ اَغْفَلَ دُخُوْلَ الْبَابِ بَعْدَ فَتْحِهٖ اِلٰهِيْ اِنْ كَانَ قَبُحَ الذَّنْبُ مِنْ عَبْدِكَ فَلْيَحْسُنِ الْعَفْوُ مِنْ عِنْدِكَ اِلٰهِيْ مَا اَنَا بِاَوَّلِ مَنْ عَصَاكَ فَتُبْتَ عَلَيْهِ وَتَعَرَّضَ لِمَعْرُوْفِكَ فَجُدْتَ عَلَيْهِ يَا مُجِيْبَ الْمُضْطَرِّ يَا كَاشِفَ الضُّرِّ يَا عَظِيْمَ الْبِرِّ يَا عَلِيْمًا بِمَا فِي السِّرِّ يَا جَمِيْلَ السِّتْرِ اِسْتَشْفَعْتُ اِلَيْكَ بِجُوْدِكَ وَكَرَمِكَ وَتَوَسَّلْتُ بِجَنَابِكَ وَتَرَحُّمِكَ فَاسْتَجِبْ دُعَآئِيْ وَلَا تُخَيِّبْ فِيْكَ رَجَآئِيْ وَتَقَبَّلْ تَوْبَتِيْ وَكَفِّرْ خَطِيْئَتِيْ بِمَنِّكَ وَرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۝

دوسری مناجات (شکوہ کرنے والوں کے لئے)

اِلٰهِيْ اَشْكُوْ نَفْسًا بِالسُّوْٓءِ اَمَّارَةً وَّاِلَى الْخَطِيْئَةِ مُبَادِرَةً وَّبِمَعَاصِيْكَ مُوْلَعَةً وَّلِسَخَطِكَ مُتَعَرِّضَةً تَسْلُكُ بِيْ مَسَالِكَ الْمَهَالِكِ وَتَجْعَلُنِيْ عِنْدَكَ اَهْوَنَ هَالِكٍ كَثِيْرَةَ الْعِلَلِ طَوِيْلَةَ الْاَمَلِ اِنْ مَسَّهُ الشَّرُّ تَجْزَعُ وَاِنْ مَسَّهُ الْخَيْرُ تَمْنَعُ مَيَّالَةً اِلَى اللَّعِبِ وَاللَّهْوِ مَمْلُوَّةً بِالْغَفْلَةِ وَالسَّهْوِ تُسْرِعُ بِيْ اِلَى الْحَوْبَةِ وَتُسَوِّفُنِيْ بِالتَّوْبَةِ اِلٰهِيْ اِلَيْكَ اَشْكُوْ عَدُوًّا يُّضِلُّنِيْ وَشَيْطَانًا يُّغْوِيْنِيْ قَدْ مَلَاَ بِالْوَسْوَاسِ صَدْرِيْ وَاَحَاطَتْ هَوَاجِسُهٗ بِقَلْبِيْ يُعَاضِدُ اِلَى الْهَوٰى وَيُزَيِّنُ لِيْ حُبَّ الدُّنْيَا وَيَحُوْلُ بَيْنِيْ وَبَيْنَ الطَّاعَةِ وَالزُّلْفٰى اِلٰهِيْ اِلَيْكَ اَشْكُوْ قَلْبًا قَاسِيًا مَّعَ الْوَسْوَاسِ مُتَقَلِّبًا وَّبِالرَّيْنِ وَالطَّبْعِ مُتَلَبِّسًا وَّعَيْنًا مِّنَ الْبُكَآءِ مِنْ خَوْفِكَ جَامِدَةً وَّاِلٰى مَا تَسُرُّهَا طَامِحَةً

إِلٰهِي لَا حَوْلَ لِي وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِقُدْرَتِكَ وَنَجَاةَ لِي مِنْ مَكَارِهِ الدُّنْيَا إِلَّا بِعِصْمَتِكَ فَأَسْأَلُكَ بِبَلَاغَةِ حِكْمَتِكَ وَنَفَاذِ مَشِيَّتِكَ أَنْ لَا تَجْعَلَنِي بِغَيْرِ جُودِكَ مُتَعَرِّضاً وَلَا تُصَيِّرَنِي لِلْفِتَنِ غَرَضاً وَكُنْ لِي عَلَى الْأَعْدَاءِ نَاصِراً وَعَلَى الْمَخَازِي وَالْعُيُوبِ سَاتِراً وَمِنَ الْبَلَاءِ وَاقِياً وَعَنِ الْمَعَاصِي عَاصِماً بِرَأْفَتِكَ وَرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ۞

تیسری مناجات (اللہ سے خوف رکھنے والوں کے لئے)

إِلٰهِي أَتُرَاكَ بَعْدَ الْإِيمَانِ بِكَ تُعَذِّبُنِي أَمْ بَعْدَ حُبِّي إِيَّاكَ تُبَعِّدُنِي أَمْ مَعَ رَجَائِي لِرَحْمَتِكَ وَصَفْحِكَ تَحْرِمُنِي أَمْ مَعَ اسْتِجَارَتِي بِعَفْوِكَ تُسْلِمُنِي حَاشَا لِوَجْهِكَ الْكَرِيمِ أَنْ تُخَيِّبَنِي لَيْتَ شِعْرِي أَلِلشَّقَاءِ وَلَدَتْنِي أُمِّي أَمْ لِلْعَنَاءِ رَبَّتْنِي فَلَيْتَهَا لَمْ تَلِدْنِي وَلَمْ تُرَبِّنِي وَلَيْتَنِي عَلِمْتُ أَمِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ جَعَلْتَنِي وَبِقُرْبِكَ وَجِوَارِكَ خَصَصْتَنِي فَتَقَرَّ بِذٰلِكَ عَيْنِي وَتَطْمَئِنَّ لَهُ نَفْسِي إِلٰهِي هَلْ تُسَوِّدُ وُجُوهاً خَرَّتْ سَاجِدَةً لِعَظَمَتِكَ أَوْ تُخْرِسُ أَلْسِنَةً نَطَقَتْ بِالثَّنَاءِ عَلَى مَجْدِكَ وَجَلَالَتِكَ أَوْ تَطْبَعُ عَلَى قُلُوبٍ انْطَوَتْ عَلَى مَحَبَّتِكَ أَوْ تُصِمُّ أَسْمَاعاً تَلَذَّذَتْ بِسَمَاعِ ذِكْرِكَ فِي إِرَادَتِكَ أَوْ تَغُلُّ أَكُفّاً رَفَعَتْهَا الْآمَالُ إِلَيْكَ رَجَاءَ رَأْفَتِكَ أَوْ تُعَاقِبُ أَبْدَاناً عَمِلَتْ بِطَاعَتِكَ حَتَّى نَحِلَتْ فِي مُجَاهَدَتِكَ أَوْ تُعَذِّبُ أَرْجُلاً سَعَتْ فِي عِبَادَتِكَ إِلٰهِي لَا تُغْلِقْ عَلَى مُوَحِّدِيكَ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَلَا تَحْجُبْ مُشْتَاقِيكَ عَنِ النَّظَرِ إِلَى جَمِيلِ رُؤْيَتِكَ إِلٰهِي نَفْسٌ أَعْزَزْتَهَا بِتَوْحِيدِكَ كَيْفَ تُذِلُّهَا بِمَهَانَةِ هِجْرَانِكَ وَضَمِيرٌ انْعَقَدَ عَلَى مَوَدَّتِكَ كَيْفَ تُحْرِقُهُ بِحَرَارَةِ نِيرَانِكَ إِلٰهِي أَجِرْنِي مِنْ أَلِيمِ غَضَبِكَ وَعَظِيمِ سَخَطِكَ يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ يَا رَحِيمُ يَا رَحْمٰنُ يَا جَبَّارُ يَا قَهَّارُ يَا غَفَّارُ يَا سَتَّارُ نَجِّنِي بِرَحْمَتِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَفَضِيحَةِ الْعَارِ إِذَا امْتَازَ الْأَخْيَارُ مِنَ الْأَشْرَارِ وَحَالَتِ الْأَحْوَالُ وَهَالَتِ الْأَهْوَالُ وَقَرُبَ الْمُحْسِنُونَ وَبَعُدَ الْمُسِيئُونَ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ۞

چوتھی مناجات (امیدواروں کے لئے)

يَا مَنْ إِذَا سَأَلَهُ عَبْدٌ أَعْطَاهُ وَإِذَا أَمَّلَ مَا عِنْدَهُ بَلَّغَهُ مُنَاهُ وَإِذَا أَقْبَلَ عَلَيْهِ

قَرَّبَهُ وَاَدْنَاهُ وَاِذَا جَاهَرَهُ بِالْعِصْيَانِ سَتَرَ عَلٰى ذَنْبِهِ وَغَطَّاهُ وَاِذَا تَوَكَّلَ عَلَيْهِ اَحْسَبَهُ وَكَفَاهُ اِلٰهِىْ مَنِ الَّذِىْ نَزَلَ بِكَ مُلْتَمِسًا قِرَاكَ فَمَا قَرَيْتَهُ وَمَنِ الَّذِىْ اَنَاخَ بِبَابِكَ مُرْتَجِيًا نَدَاكَ فَمَا اَوْلَيْتَهُ اَيَحْسُنُ اَنْ اَرْجِعَ عَنْ بَابِكَ بِالْخَيْبَةِ مَصْرُوْفًا وَلَسْتُ اَعْرِفُ سِوَاكَ مَوْلًى بِالْاِحْسَانِ مَوْصُوْفًا كَيْفَ اَرْجُوْ غَيْرَكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ بِيَدِكَ وَكَيْفَ اُؤَمِّلُ سِوَاكَ وَالْخَلْقُ وَالْاَمْرُ لَكَ ءَاَقْطَعُ رَجَائِىْ مِنْكَ وَقَدْ اَوْلَيْتَنِىْ مَا لَمْ اَسْئَلْهُ مِنْ فَضْلِكَ اَمْ تُفْقِرُنِىْ اِلٰى مِثْلِىْ وَاَنَا اَعْتَصِمُ بِحَبْلِكَ يَا مَنْ سَعِدَ بِرَحْمَتِهِ الْقَاصِدُوْنَ وَلَمْ يَشْقَ بِنِقْمَتِهِ الْمُسْتَغْفِرُوْنَ كَيْفَ اَنْسَاكَ وَلَمْ تَزَلْ ذَاكِرِىْ وَكَيْفَ اَلْهُوْ عَنْكَ وَاَنْتَ مُرَاقِبِىْ اِلٰهِىْ بِذَيْلِ كَرَمِكَ اَعْلَقْتُ يَدِىْ وَلِنَيْلِ عَطَايَاكَ بَسَطْتُ اَمَلِىْ فَاَخْلِصْنِىْ بِخَالِصَةِ تَوْحِيْدِكَ وَاجْعَلْنِىْ مِنْ صَفْوَةِ عَبِيْدِكَ يَا مَنْ كُلُّ هَارِبٍ اِلَيْهِ يَلْتَجِئُ وَكُلُّ طَالِبٍ اِيَّاهُ يَرْتَجِىْ يَا خَيْرَ مَرْجُوٍّ وَّيَا اَكْرَمَ مَدْعُوٍّ وَّيَا مَنْ لَا يَرُدُّ سَائِلَهُ وَلَا يُخَيِّبُ اٰمِلَهُ يَا مَنْ بَابُهُ مَفْتُوْحٌ لِدَاعِيْهِ وَحِجَابُهُ مَرْفُوْعٌ لِرَاجِيْهِ اَسْئَلُكَ بِكَرَمِكَ اَنْ تَمُنَّ عَلَىَّ مِنْ عَطَائِكَ بِمَا تَقَرُّ بِهِ عَيْنِىْ وَمِنْ رَجَائِكَ بِمَا تَطْمَئِنُّ بِهِ نَفْسِىْ وَمِنَ الْيَقِيْنِ بِمَا تُهَوِّنُ بِهِ عَلَىَّ مُصِيْبَاتِ الدُّنْيَا وَتَجْلُوْا بِهِ عَنْ بَصِيْرَتِىْ غَشَوَاتِ الْعَمٰى بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ؁

پانچویں مناجات (اللہ کی طرف رغبت کرنے والوں کے لئے)

اِلٰهِىْ اِنْ كَانَ قَلَّ زَادِىْ فِى الْمَسِيْرِ اِلَيْكَ فَلَقَدْ حَسُنَ ظَنِّىْ بِالتَّوَكُّلِ عَلَيْكَ وَاِنْ كَانَ جُرْمِىْ قَدْ اَخَافَنِىْ مِنْ عُقُوْبَتِكَ فَاِنَّ رَجَائِىْ قَدْ اَشْعَرَنِىْ بِالْاَمْنِ مِنْ نِقْمَتِكَ وَاِنْ كَانَ ذَنْبِىْ قَدْ عَرَّضَنِىْ لِعِقَابِكَ فَقَدْ اٰذَنَنِىْ حُسْنُ ثِقَتِىْ بِثَوَابِكَ وَاِنْ اَنَامَتْنِى الْغَفْلَةُ عَنِ الْاِسْتِعْدَادِ لِلِقَائِكَ فَقَدْ نَبَّهَتْنِى الْمَعْرِفَةُ بِكَرَمِكَ وَاٰلَائِكَ وَاِنْ اَوْحَشَ مَا بَيْنِىْ وَ

بَيْنَكَ فَرْطُ الْعِصْيَانِ وَالطُّغْيَانِ فَقَدْ آنَسَنِيْ بُشْرُ الْغُفْرَانِ وَالرِّضْوَانِ أَسْئَلُكَ بِسُبُحَاتِ وَجْهِكَ وَبِأَنْوَارِ قُدْسِكَ وَأَبْتَهِلُ إِلَيْكَ بِعَوَاطِفِ رَحْمَتِكَ وَلَطَائِفِ بِرِّكَ أَنْ تُحَقِّقَ ظَنِّيْ بِمَا أُؤَمِّلُهُ مِنْ جَزِيْلِ إِكْرَامِكَ وَجَمِيْلِ إِنْعَامِكَ فِي الْقُرْبٰى مِنْكَ وَالرِّضٰى لَدَيْكَ وَالتَّمَتُّعِ بِالنَّظَرِ إِلَيْكَ وَهَا أَنَا مُتَعَرِّضٌ لِنَفَحَاتِ رَوْحِكَ وَعَطْفِكَ وَمُنْتَجِعٌ غَيْثَ جُوْدِكَ وَلُطْفِكَ فَارٌّ مِنْ سَخَطِكَ إِلٰى رِضَاكَ هَارِبٌ مِنْكَ إِلَيْكَ رَاجٍ أَحْسَنَ مَا لَدَيْكَ مُعَوِّلٌ عَلٰى مَوَاهِبِكَ مُفْتَقِرٌ إِلٰى رِعَايَتِكَ إِلٰهِيْ مَا بَدَأْتَ بِيْ مِنْ فَضْلِكَ فَتَمِّمْهُ وَمَا وَهَبْتَ لِيْ مِنْ كَرَمِكَ فَلَا تَسْلُبْهُ وَمَا سَتَرْتَهُ عَلَيَّ بِحِلْمِكَ فَلَا تَهْتِكْهُ وَمَا عَلِمْتَهُ مِنْ قَبِيْحِ فِعْلِيْ فَاغْفِرْهُ إِلٰهِيْ اسْتَشْفَعْتُ بِكَ إِلَيْكَ وَاسْتَجَرْتُ بِكَ مِنْكَ أَتَيْتُكَ طَامِعًا فِيْ إِحْسَانِكَ رَاغِبًا فِي امْتِنَانِكَ مُسْتَسْقِيًا وَابِلَ طَوْلِكَ مُسْتَمْطِرًا غَمَامَ فَضْلِكَ طَالِبًا مَرْضَاتَكَ قَاصِدًا جَنَابَكَ وَارِدًا شَرِيْعَةَ رِفْدِكَ مُلْتَمِسًا سَنِيَّ الْخَيْرَاتِ مِنْ عِنْدِكَ وَافِدًا إِلٰى حَضْرَةِ جَمَالِكَ مُرِيْدًا وَجْهَكَ طَارِقًا بَابَكَ مُسْتَكِيْنًا لِعَظَمَتِكَ وَجَلَالِكَ فَافْعَلْ بِيْ مَا أَنْتَ أَهْلُهُ مِنَ الْمَغْفِرَةِ وَالرَّحْمَةِ وَلَا تَفْعَلْ بِيْ مَا أَنَا أَهْلُهُ مِنَ الْعَذَابِ وَالنِّقْمَةِ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ؞

چھٹی مناجات (شکر کرنے والوں کے لئے)

إِلٰهِيْ أَذْهَلَنِيْ عَنْ إِقَامَةِ شُكْرِكَ تَتَابُعُ طَوْلِكَ وَأَعْجَزَنِيْ عَنْ إِحْصَاءِ ثَنَائِكَ فَيْضُ فَضْلِكَ وَشَغَلَنِيْ عَنْ ذِكْرِ مَحَامِدِكَ تَرَادُفُ عَوَائِدِكَ وَأَعْيَانِيْ عَنْ نَشْرِ عَوَارِفِكَ تَوَالِيْ أَيَادِيْكَ وَهٰذَا مَقَامُ مَنِ اعْتَرَفَ بِسُبُوْغِ النَّعْمَاءِ وَقَابَلَهَا بِالتَّقْصِيْرِ وَشَهِدَ عَلٰى نَفْسِهِ بِالْإِهْمَالِ وَالتَّضْيِيْعِ وَأَنْتَ الرَّؤُوْفُ الرَّحِيْمُ الْبَرُّ الْكَرِيْمُ الَّذِيْ لَا يُخَيِّبُ قَاصِدِيْهِ وَلَا يَطْرُدُ عَنْ فِنَائِهِ آمِلِيْهِ بِسَاحَتِكَ تَحُطُّ الرِّحَالَ الرَّاحِلِيْنَ وَبِعَرْصَتِكَ تَقِفُ آمَالُ الْمُسْتَرْفِدِيْنَ فَلَا تُقَابِلْ آمَالَنَا بِالتَّخْيِيْبِ وَالْإِيَاسِ وَلَا تُلْبِسْنَا سِرْبَالَ الْقُنُوْطِ وَالْإِبْلَاسِ إِلٰهِيْ

تصاغر عند تعاظم آلائك شكري وتضائل في جنب اكرامك اياي ثنائي
ونشري جللتني نعمك من انوار الايمان حللا وضربت علي لطائف برك
من العز كللا وقلدتني مننك قلائد لا تحل وطوقتني اطواقا لا تفل
فآلاؤك جمة ضعف لساني عن احصائها ونعماؤك كثيرة قصر فهمي عن
ادراكها فضلا عن استقصائها فكيف لي بتحصيل الشكر وشكري اياك يفتقر الى
شكر فكلما قلت لك الحمد وجب علي لذلك ان اقول لك الحمد الهي فكما
غذيتنا بلطفك وربيتنا بصنعك فتمم علينا سوابغ النعم وارفع عنا مكاره
النقم وآتنا من حظوظ الدارين ارفعها واجلها عاجلا وآجلا ولك الحمد
على حسن بلائك وسبوغ نعمائك حمدا يوافق رضاك ويمتري
العظيم من برك ونداك يا كريم يا غفور يا رحيم برحمتك يا ارحم الراحمين

ساتویں مناجات (اللہ کی اطاعت کرنے والوں کے لئے)

اللهم الهمنا طاعتك وجنبنا معصيتك ويسر لنا بلوغ ما نتمنا من
ابتغاء رضوانك واحللنا بحبوحة جنانك واقشع عن بصائرنا سحاب
الارتياب واكشف عنا قلوبنا اغشية المرية والحجاب وازهق الباطل
عن ضمائرنا واثبت الحق في سرائرنا فان الشكوك والظنون لواقح الفتن
ومكدرة لصفو المنائح والمنن اللهم احملنا في سفن نجاتك ومتعنا
بلذيذ مناجاتك واوردنا حياض حبك واذقنا حلاوة الضنم في ودك
وقربك وجعل جهادنا فيك وهمنا في طاعتك واخلص نياتنا في معاملتك
فانا بك ولك ولا وسيلة لنا اليك الا انت الهي اجعلني من المصطفين
الاخيار والحقني بالصالحين الابرار السابقين الى المكرمات المسارعين
الى الخيرات العاملين للباقيات الصالحات الساعين الى رفيع الدرجات
انك على كل شيء قدير وبالاجابة جدير برحمتك يا ارحم الراحمين -

آٹھویں مناجات (اللہ کی طرف ارادہ کرنے والوں کے لئے)

سُبْحَانَكَ مَا أَضْيَقَ الطُّرُقَ عَلَى مَنْ لَمْ تَكُنْ دَلِيلَهُ وَمَا أَوْضَحَ الْحَقَّ عِنْدَ
مَنْ هَدَيْتَهُ سَبِيلَهُ إِلٰهِي فَاسْلُكْ بِنَا سُبُلَ الْوُصُولِ إِلَيْكَ وَسَيِّرْنَا
فِي أَقْرَبِ الطُّرُقِ لِلْوُفُودِ عَلَيْكَ قَرِّبْ عَلَيْنَا الْبَعِيدَ وَسَهِّلْ عَلَيْنَا الْعَسِيرَ الشَّدِيدَ
وَأَلْحِقْنَا بِعِبَادِكَ الَّذِينَ هُمْ بِالْبِدَارِ إِلَيْكَ يُسَارِعُونَ وَبَابَكَ عَلَى الدَّوَامِ
يَطْرُقُونَ وَإِيَّاكَ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ يَعْبُدُونَ وَهُمْ مِنْ هَيْبَتِكَ مُشْفِقُونَ الَّذِينَ
صَفَّيْتَ لَهُمُ الْمَشَارِبَ وَبَلَّغْتَهُمُ الرَّغَائِبَ وَأَنْجَحْتَ لَهُمُ الْمَطَالِبَ وَقَضَيْتَ لَهُمْ
مِنْ فَضْلِكَ الْمَآرِبَ وَمَلَأْتَ لَهُمْ ضَمَائِرَهُمْ مِنْ حُبِّكَ وَرَوَّيْتَهُمْ مِنْ صَافِي
شِرْبِكَ فَبِكَ إِلَى لَذِيذِ مُنَاجَاتِكَ وَصَلُوا وَمِنْكَ أَقْصَى مَقَاصِدِهِمْ حَصَّلُوا
فَيَا مَنْ هُوَ عَلَى الْمُقْبِلِينَ عَلَيْهِ مُقْبِلٌ وَبِالْعَطْفِ عَلَيْهِمْ عَائِدٌ مُفْضِلٌ وَبِالْغَافِلِينَ عَنْ
ذِكْرِهِ رَحِيمٌ رَؤُوفٌ وَبِجَذْبِهِمْ إِلَى بَابِهِ وَدُودٌ عَطُوفٌ أَسْأَلُكَ أَنْ تَجْعَلَنِي
مِنْ أَوْفَرِهِمْ مِنْكَ حَظّاً وَأَعْلَاهُمْ عِنْدَكَ مَنْزِلاً وَأَجْزَلِهِمْ مِنْ وُدِّكَ قِسْماً
وَأَفْضَلِهِمْ فِي مَعْرِفَتِكَ نَصِيباً فَقَدِ انْقَطَعَتْ إِلَيْكَ هِمَّتِي وَانْصَرَفَتْ نَحْوَكَ
رَغْبَتِي فَأَنْتَ لَا غَيْرُكَ مُرَادِي وَلَكَ لَا لِسِوَاكَ سَهَرِي وَسُهَادِي وَلِقَاؤُكَ قُرَّةُ
عَيْنِي وَوَصْلُكَ مُنَى نَفْسِي وَإِلَيْكَ شَوْقِي وَفِي مَحَبَّتِكَ وَلَهِي وَإِلَى هَوَاكَ صَبَابَتِي
وَرِضَاكَ بُغْيَتِي وَرُؤْيَتُكَ حَاجَتِي وَجِوَارُكَ طَلَبِي وَقُرْبُكَ غَايَةُ سُؤْلِي وَفِي مُنَاجَاتِكَ
رَوْحِي وَرَاحَتِي وَعِنْدَكَ دَوَاءُ عِلَّتِي وَشِفَاءُ غُلَّتِي وَبَرْدُ لَوْعَتِي وَكَشْفُ كُرْبَتِي
فَكُنْ أَنِيسِي فِي وَحْشَتِي وَمُقِيلَ عَثْرَتِي وَغَافِرَ زَلَّتِي وَقَابِلَ تَوْبَتِي وَمُجِيبَ
دَعْوَتِي وَوَلِيَّ عِصْمَتِي وَمُغْنِيَ فَاقَتِي وَلَا تَقْطَعْنِي عَنْكَ وَلَا تُبْعِدْنِي مِنْكَ يَا نَعِيمِي
وَجَنَّتِي وَيَا دُنْيَايَ وَآخِرَتِي يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ؛

نویں مناجات (محبت کرنے والوں کے لئے)

إِلٰهِي مَنْ ذَا الَّذِي ذَاقَ حَلَاوَةَ مَحَبَّتِكَ فَرَامَ مِنْكَ بَدَلاً وَمَنْ ذَا الَّذِي أَنِسَ

بِقُرْبِكَ فَابْتَغٰى عَنْكَ حِوَلاً اِلٰهِیْ فَاجْعَلْنَا مِمَّنِ اصْطَفَيْتَهُ لِقُرْبِكَ وَوِلاَيَتِكَ
وَاَخْلَصْتَهُ لِوُدِّكَ وَمَحَبَّتِكَ وَشَوَّقْتَهُ اِلٰى لِقَائِكَ وَرَضَّيْتَهُ بِقَضَائِكَ وَ
مَنَحْتَهُ بِالنَّظَرِ اِلٰى وَجْهِكَ وَحَبَوْتَهُ بِرِضَاكَ وَاَعَذْتَهُ مِنْ هَجْرِكَ وَ
قِلاَكَ وَبَوَّاْتَهُ مَقْعَدَ الصِّدْقِ فِیْ جِوَارِكَ وَخَصَصْتَهُ بِمَعْرِفَتِكَ وَاَهَّلْتَهُ
لِعِبَادَتِكَ وَهَيَّمْتَ قَلْبَهُ لِاِرَادَتِكَ وَاجْتَبَيْتَهُ لِمُشَاهَدَتِكَ وَاَخْلَيْتَ وَجْهَهُ
لَكَ وَفَرَّغْتَ فُؤَادَهُ لِحُبِّكَ وَرَغَّبْتَهُ فِيْمَا عِنْدَكَ وَاَلْهَمْتَهُ ذِكْرَكَ
وَاَوْزَعْتَهُ شُكْرَكَ وَشَغَلْتَهُ بِطَاعَتِكَ وَصَيَّرْتَهُ مِنْ صَالِحِیْ بَرِيَّتِكَ
وَاخْتَرْتَهُ لِمُنَاجَاتِكَ وَقَطَعْتَ عَنْهُ كُلَّ شَیْءٍ يَقْطَعُهُ عَنْكَ، اَللّٰهُمَّ
اجْعَلْنَا مِمَّنْ دَاْبُهُمُ الْاِرْتِيَاحُ اِلَيْكَ وَالْحَنِيْنُ وَدَهْرُهُمُ الزَّفْرَةُ
وَالْاَنِيْنُ جِبَاهُهُمْ سَاجِدَةٌ لِعَظَمَتِكَ وَعُيُوْنُهُمْ سَاهِرَةٌ فِیْ خِدْمَتِكَ
وَدُمُوْعُهُمْ سَائِلَةٌ مِنْ خَشْيَتِكَ وَقُلُوْبُهُمْ مُتَعَلِّقَةٌ بِمَحَبَّتِكَ وَاَفْئِدَتُهُمْ
مُنْخَلِعَةٌ مِنْ مَهَابَتِكَ يَا مَنْ اَنْوَارُ قُدْسِهِ لِاَبْصَارِ مُحِبِّيْهِ رَائِقَةٌ وَسُبُحَاتُ
وَجْهِهِ لِقُلُوْبِ عَارِفِيْهِ شَائِقَةٌ يَا مُنٰى قُلُوْبِ الْمُشْتَاقِيْنَ وَيَا غَايَةَ اٰمَالِ
الْمُحِبِّيْنَ اَسْئَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَحُبَّ كُلِّ عَمَلٍ يُوْصِلُنِیْ اِلٰى
قُرْبِكَ وَاَنْ تَجْعَلَكَ اَحَبَّ عَلَیَّ مِمَّا سِوَاكَ وَاَنْ تَجْعَلَ حُبِّیْ اِيَّاكَ قَائِدًا اِلٰى
رِضْوَانِكَ وَشَوْقِیْ اِلَيْكَ زَآئِدًا عَنْ عِصْيَانِكَ وَامْنُنْ بِالنَّظَرِ اِلَيْكَ
عَلَیَّ وَانْظُرْ بِعَيْنِ الْوُدِّ وَالْعَطْفِ اِلَیَّ وَلاَ تَصْرِفْ عَنِّیْ وَجْهَكَ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ
اَهْلِ الْاِسْعَادِ وَالْحُظْوَةِ عِنْدَكَ يَا مُجِيْبُ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ؛

دسویں مناجات (اللہ کی طرف وسیلہ پکڑنے کے لئے)

اِلٰهِیْ لَيْسَ لِیْ وَسِيْلَةٌ اِلَيْكَ اِلاَّ عَوَاطِفُ رَاْفَتِكَ وَلاَ لِیْ ذَرِيْعَةٌ اِلَيْكَ اِلاَّ
عَوَارِفُ رَحْمَتِكَ وَشَفَاعَةُ نَبِيِّكَ نَبِیِّ الرَّحْمَةِ وَمُنْقِذِ الْاُمَّةِ مِنَ الْغُمَّةِ
فَاجْعَلْهُمَا لِیْ سَبَبًا اِلٰى نَيْلِ غُفْرَانِكَ وَصَيِّرْهُمَا لِیْ وُصْلَةً اِلَى الْفَوْزِ

بِرِضْوَانِكَ وَقَدْ حَلَّ رَجَآئِيْ بِحَرَمِ كَرَمِكَ وَحَطَّ طَمَعِيْ بِفِنَآءِ جُوْدِكَ فَحَقِّقْ
فِيْكَ اَمَلِيْ وَاخْتِمْ بِالْخَيْرِ عَمَلِيْ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ صَفْوَتِكَ الَّذِيْنَ اَحْلَلْتَهُمْ
بُحْبُوْحَةَ جَنَّتِكَ وَبَوَّاْتَهُمْ دَارَ كَرَامَتِكَ وَاَقْرَرْتَ اَعْيُنَهُمْ بِالنَّظَرِ اِلَيْكَ
يَوْمَ لِقَآئِكَ وَاَوْرَثْتَهُمْ مَنَازِلَ الصِّدْقِ فِيْ جِوَارِكَ يَا مَنْ لَّا يَفِدُ الْوَافِدُوْنَ
عَلٰۤى اَكْرَمَ مِنْهُ وَلَا يَجِدُ الْقَاصِدُوْنَ اَرْحَمَ مِنْهُ يَا خَيْرَ مَنْ خَلَا بِهٖ وَحِيْدٌ
وَّيَا اَعْطَفَ مَنْ اَوٰى اِلَيْهِ طَرِيْدٌ اِلٰى سَعَةِ عَفْوِكَ مَدَدْتُ يَدِيْ وَبِذَيْلِ
كَرَمِكَ اَعْلَقْتُ كَفِّيْ فَلَا تُوْلِنِي الْحِرْمَانَ وَلَا تُبْلِنِيْ بِالْخَيْبَةِ وَالْخُسْرَانِ
يَا سَمِيْعَ الدُّعَآءِ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۞

گیارھویں مناجات (اللہ کی طرف محتاج لوگوں کے لئے)

اِلٰهِيْ كَسْرِيْ لَا يَجْبُرُهٗۤ اِلَّا لُطْفُكَ وَحَنَانُكَ وَفَقْرِيْ لَا يُغْنِيْهِ اِلَّا
عَطْفُكَ وَاِحْسَانُكَ وَرَوْعَتِيْ لَا يُسَكِّنُهَآ اِلَّآ اَمَانُكَ وَذِلَّتِيْ لَا يُعِزُّهَآ اِلَّا
سُلْطَانُكَ وَاُمْنِيَّتِيْ لَا يُبَلِّغُنِيْهَآ اِلَّا فَضْلُكَ وَخَلَّتِيْ لَا يَسُدُّهَآ اِلَّا طَوْلُكَ وَحَاجَتِيْ
لَا يَقْضِيْهَا غَيْرُكَ وَكَرْبِيْ لَا يُفَرِّجُهٗ سِوٰى رَحْمَتِكَ وَضُرِّيْ لَا يَكْشِفُهٗ غَيْرُ
رَاْفَتِكَ وَغُلَّتِيْ لَا يُبَرِّدُهَآ اِلَّا وَصْلُكَ وَلَوْعَتِيْ لَا يُطْفِيْهَآ اِلَّا لِقَآؤُكَ
وَشَوْقِيْ اِلَيْكَ لَا يَبُلُّهٗۤ اِلَّا النَّظَرُ اِلٰى وَجْهِكَ وَقَرَارِيْ لَا يَقِرُّ دُوْنَ دُنُوِّيْ
مِنْكَ وَلَهْفَتِيْ لَا يَرُدُّهَآ اِلَّا رَوْحُكَ وَسُقْمِيْ لَا يَشْفِيْهِ اِلَّا طِبُّكَ وَغَمِّيْ
لَا يُزِيْلُهٗۤ اِلَّا قُرْبُكَ وَجُرْحِيْ لَا يُبْرِئُهٗۤ اِلَّا صَفْحُكَ وَرَيْنُ قَلْبِيْ لَا يَجْلُوْهُ
اِلَّا عَفْوُكَ وَوَسْوَاسُ صَدْرِيْ لَا يُزِيْحُهٗۤ اِلَّآ اَمْرُكَ فَيَا مُنْتَهٰۤى اَمَلِ الْاٰمِلِيْنَ
وَيَا غَايَةَ سُؤْلِ السَّآئِلِيْنَ وَيَآ اَقْصٰى طَلِبَةِ الطَّالِبِيْنَ وَيَآ اَعْلٰى رَغْبَةِ
الرَّاغِبِيْنَ وَيَا وَلِيَّ الصَّالِحِيْنَ وَيَآ اَمَانَ الْخَآئِفِيْنَ وَيَا مُجِيْبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّيْنَ
وَيَا ذُخْرَ الْمُعْدِمِيْنَ وَيَا كَنْزَ الْبَآئِسِيْنَ وَيَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ وَيَا قَاضِيَ
حَوَآئِجِ الْفُقَرَآءِ وَالْمَسَاكِيْنِ وَيَآ اَكْرَمَ الْاَكْرَمِيْنَ وَيَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

لَكَ تَخَضُّعِي وَسُؤَالِي وَإِلَيْكَ تَضَرُّعِي وَابْتِهَالِي أَسْئَلُكَ أَنْ تُنِيلَنِي مِنْ رَوْحِ رِضْوَانِكَ وَتُدِيمَ عَلَيَّ نِعَمَ امْتِنَانِكَ وَهَا أَنَا بِبَابِ كَرَمِكَ وَاقِفٌ وَلِنَفَحَاتِ بِرِّكَ مُتَعَرِّضٌ وَبِحَبْلِكَ الشَّدِيدِ مُعْتَصِمٌ وَبِعُرْوَتِكَ الْوُثْقَى مُتَمَسِّكٌ إِلٰهِي ارْحَمْ عَبْدَكَ الذَّلِيلَ ذَا اللِّسَانِ الْكَلِيلِ وَالْعَمَلِ الْقَلِيلِ وَامْنُنْ عَلَيْهِ بِطَوْلِكَ الْجَزِيلِ وَاسْكِنْ تَحْتَ ظِلِّكَ الظَّلِيلِ يَا كَرِيمُ يَا جَمِيلُ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ٥

بارھویں مناجات (عارفین کے لئے)

إِلٰهِي قَصُرَتِ الْأَلْسُنُ عَنْ بُلُوغِ ثَنَائِكَ كَمَا يَلِيقُ بِجَلَالِكَ وَعَجَزَتِ الْعُقُولُ عَنْ إِدْرَاكِ كُنْهِ جَمَالِكَ وَانْحَسَرَتِ الْأَبْصَارُ دُونَ النَّظَرِ إِلَى سُبُحَاتِ وَجْهِكَ وَلَمْ تَجْعَلْ لِلْخَلْقِ طَرِيقاً إِلَى مَعْرِفَتِكَ إِلَّا بِالْعَجْزِ عَنْ مَعْرِفَتِكَ إِلٰهِي فَاجْعَلْنَا تَرَسَّخَتْ أَشْجَارُ الشَّوْقِ إِلَيْكَ فِي حَدَائِقِ صُدُورِهِمْ وَأَخَذَتْ لَوْعَةُ مَحَبَّتِكَ بِمَجَامِعِ قُلُوبِهِمْ فَهُمْ إِلَى أَوْكَارِ الْأَفْكَارِ يَأْوُونَ وَفِي رِيَاضِ الْقُرْبِ وَالْمُكَاشَفَةِ يَرْتَعُونَ وَمِنْ حِيَاضِ الْمَحَبَّةِ بِكَأْسِ الْمُلَاطَفَةِ يَكْرَعُونَ وَشَرَائِعَ الْمُصَافَاتِ يَرِدُونَ قَدْ كُشِفَ الْغِطَاءُ مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَانْجَلَتْ ظُلْمَةُ الرَّيْبِ عَنْ عَقَائِدِهِمْ وَضَمَائِرِهِمْ وَانْتَفَتْ مُخَالَجَةُ الشَّكِّ عَنْ قُلُوبِهِمْ وَسَرَائِرِهِمْ وَانْشَرَحَتْ بِتَحْقِيقِ الْمَعْرِفَةِ صُدُورُهُمْ وَعَلَتْ لِسَبْقِ السَّعَادَةِ فِي الزَّهَادَةِ هِمَمُهُمْ وَعَذُبَ فِي مَعِينِ الْمُعَامَلَةِ شِرْبُهُمْ وَطَابَ فِي مَجْلِسِ الْأُنْسِ سِرُّهُمْ وَأَمِنَ فِي مَوَاطِنِ الْمَخَافَةِ سِرْبُهُمْ وَاطْمَأَنَّتْ بِالرُّجُوعِ إِلَى رَبِّ الْأَرْبَابِ أَنْفُسُهُمْ وَتَيَقَّنَتْ بِالْفَوْزِ وَالْفَلَاحِ أَرْوَاحُهُمْ وَقَرَّتْ بِالنَّظَرِ إِلَى مَحْبُوبِهِمْ أَعْيُنُهُمْ وَاسْتَقَرَّ بِإِدْرَاكِ السُّؤْلِ وَنَيْلِ الْمَأْمُولِ قَرَارُهُمْ وَرَبِحَتْ فِي بَيْعِ الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ تِجَارَتُهُمْ إِلٰهِي مَا أَلَذَّ خَوَاطِرَ الْإِلْهَامِ بِذِكْرِكَ عَلَى الْقُلُوبِ وَمَا أَحْلَى الْمَسِيرَ إِلَيْكَ بِالْأَوْهَامِ فِي مَسَالِكِ الْغُيُوبِ وَمَا أَطْيَبَ طَعْمَ حُبِّكَ وَمَا أَعْذَبَ شِرْبَ قُرْبِكَ فَأَعِذْنَا مِنْ طَرْدِكَ

والعائدك واجعلنا من اخص عارفيك واصلح عبادك واصدق طائعيك
واخلص عبادك يا عظيم يا جليل يا كريم يا منيل برحمتك ومنك يا
ارحم الراحمين ○

تیرھویں مناجات (اللہ کا ذکر کرنے والوں کے لئے)

الهي لولا الواجب من قبول امرك لنزهتك من ذكري اياك على
ان ذكري لك بقدري لا بقدرك وما عسى ان يبلغ مقداري حتى
اجعل محلا لتقديسك ومن اعظم النعم علينا جريان ذكرك على
السنتنا واذنك لنا بدعائك وتنزيهك وتسبيحك الهي فالهمنا
ذكرك في الخلاء والملاء والليل والنهار والاعلان والاسرار وفي السراء والضراء
وانسنا بالذكر الخفي واستعملنا بالعمل الزكي والسعي المرضي وجازنا
بالميزان الوفي الهي بك هامت القلوب الوالهة وعلى معرفتك
جمعت العقول المتباينة فلا تطمئن القلوب الا بذكرك ولا تسكن
النفوس الا عند رؤياك انت المسبح في كل مكان والمعبود في كل
زمان والموجود في كل اوان والمدعو بكل لسان والمعظم في كل جنان
واستغفرك من كل لذة بغير ذكرك ومن كل راحة بغير انسك ومن
كل سرور بغير قربك ومن كل شغل بغير طاعتك الهي انت قلت و
قولك الحق يا ايها الذين امنوا اذكروا الله ذكرا كثيرا وسبحوه
بكرة واصيلا وقلت وقولك الحق فاذكروني اذكركم فامرتنا
بذكرك ووعدتنا عليه ان تذكرنا تشريفا لنا وتفخيما واعظاما
وها نحن ذاكروك كما امرتنا فانجز لنا ما وعدتنا يا ذاكر الذاكرين
ويا خير الحاكمين يا ارحم الراحمين ○

چودھویں مناجات (اللہ سے پناہ مانگنے والوں کے لئے)

اَللّٰهُمَّ يَا مَلَاذَ اللَّائِذِيْنَ وَيَا مَعَاذَ الْعَائِذِيْنَ وَيَا مُنْجِيَ الْهَالِكِيْنَ وَيَا عَاصِمَ الْبَائِسِ الْمُسْتَكِيْنَ وَيَا رَاحِمَ الْمَسَاكِيْنَ وَيَا مُجِيْبَ الْمُضْطَرِّيْنَ وَيَا كَنْزَ الْمُفْتَقِرِيْنَ وَيَا جَابِرَ الْمُنْكَسِرِيْنَ وَيَا مَاوٰى الْمُنْقَطِعِيْنَ وَيَا نَاصِرَ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ وَيَا مُجِيْرَ الْخَائِفِيْنَ وَيَا مُغِيْثَ الْمَكْرُوْبِيْنَ وَيَا حِصْنَ اللَّاجِيْنَ اِنْ لَّمْ اَعُذْ بِعِزَّتِكَ فَبِمَنْ اَعُوْذُ وَاِنْ لَّمْ اَلُذْ بِقُدْرَتِكَ فَبِمَنْ اَلُوْذُ وَقَدْ اَلْجَاَتْنِى الذُّنُوْبُ اِلَى التَّشَبُّثِ بِاَذْيَالِ عَفْوِكَ وَاَحْوَجَتْنِى الْخَطَايَا اِلَى اسْتِفْتَاحِ اَبْوَابِ صَفْحِكَ وَدَعَتْنِى الْاِسَاءَةُ اِلَى الْاِنَاخَةِ بِفِنَاءِ عِزِّكَ وَحَمَلَتْنِى الْمَخَافَةُ مِنْ نَقِمَتِكَ عَلَى التَّمَسُّكِ بِعُرْوَةِ عَطْفِكَ وَمَا حَقُّ مَنِ اعْتَصَمَ بِحَبْلِكَ اَنْ يُّخْذَلَ وَلَا يَلِيْقُ بِمَنِ اسْتَجَارَ بِعِزِّكَ اَنْ يُّسْلَمَ اَوْ يُهْمَلَ اِلٰهِىْ فَلَا تُخْلِنَا مِنْ حِمَايَتِكَ وَلَا تُعْرِنَا مِنْ رِّعَايَتِكَ وَذُدْنَا عَنْ مَّوَارِدِ الْهَلَكَةِ فَاِنَّا بِعَيْنِكَ وَفِىْ كَنَفِكَ وَلَكَ اَسْئَلُكَ بِاَهْلِ خَاصَّتِكَ مِنْ مَّلَائِكَتِكَ وَمِنَ الصَّالِحِيْنَ مِنْ بَرِيَّتِكَ اَنْ تَجْعَلَ عَلَيْنَا وَاقِيَةً تُنْجِيْنَا مِنَ الْهَلَكَاتِ وَتُجَنِّبُنَا مِنَ الْاٰفَاتِ وَتُكِنُّنَا مِنْ دَوَاهِى الْمُصِيْبَاتِ وَاَنْ تُنْزِلَ عَلَيْنَا مِنْ سَكِيْنَتِكَ وَاَنْ تُغَشِّىَ وُجُوْهَنَا بِاَنْوَارِ مَحَبَّتِكَ وَاَنْ تُؤْوِيَنَا اِلٰى شَدِيْدِ رُكْنِكَ وَاَنْ تَحْوِيَنَا فِىْ اَكْنَافِ عِصْمَتِكَ بِرَاْفَتِكَ وَرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۝

پندرھویں مناجات (زاہدین کے لئے)

اِلٰهِىْ اَسْكَنْتَنَا دَارًا حَفَرَتْ لَنَا حُفَرَ مَكْرِهَا وَعَلَّقَتْنَا بِاَيْدِى الْمَنَايَا فِىْ حَبَائِلِ غَدْرِهَا فَاِلَيْكَ نَلْتَجِىُٔ مِنْ مَّكَائِدِ خُدَعِهَا وَبِكَ نَعْتَصِمُ مِنَ الْاِغْتِرَارِ بِزَخَارِفِ زِيْنَتِهَا فَاِنَّهَا الْمُهْلِكَةُ طُلَّابَهَا الْمُتْلِفَةُ حُلَّالَهَا الْمَحْشُوَّةُ بِالْاٰفَاتِ الْمَشْحُوْنَةُ بِالنَّكَبَاتِ اِلٰهِىْ فَزَهِّدْنَا فِيْهَا

وَسَلِّمْنَا مِنْهَا بِتَوْفِيقِكَ وَعِصْمَتِكَ وَانْزِعْ عَنَّا جَلَابِيبَ مُخَالَفَتِكَ وَتَوَلَّ اُمُوْرَنَا بِحُسْنِ كِفَايَتِكَ وَاَوْفِرْ مَزِيْدَنَا مِنْ سَعَةِ رَحْمَتِكَ وَاَجْمِلْ صِلَاتِنَا مِنْ فَيْضِ مَوَاهِبِكَ وَاغْرِسْ فِيْ اَفْئِدَتِنَا اَشْجَارَ مَحَبَّتِكَ وَاَتْمِمْ لَنَا اَنْوَارَ مَعْرِفَتِكَ وَاَذِقْنَا حَلَاوَةَ عَفْوِكَ وَلَذَّةَ مَغْفِرَتِكَ وَاَقْرِرْ اَعْيُنَنَا يَوْمَ لِقَائِكَ بِرُؤْيَتِكَ وَاَخْرِجْ حُبَّ الدُّنْيَا مِنْ قُلُوْبِنَا كَمَا فَعَلْتَ بِالصّٰلِحِيْنَ مِنْ صَفْوَتِكَ وَالْاَبْرَارِ مِنْ خَاصَّتِكَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَيَا اَكْرَمَ الْاَكْرَمِيْنَ ۝

مناجاتِ مذکورہ کے پڑھنے سے قلب نورانی ہوتا ہے حاجتیں بر آتی ہیں تزکیہ نفس اور جلائے باطن ہوتا ہے گناہوں کی طرف میلان نہیں ہوتا۔ عبادت میں دل لگتا ہے اور ان کا پڑھنا مشتمل ہے فوائدِ کثیرہ پر جس کی تفصیل کی اس کتاب مختصر میں گنجائش نہیں ہے۔

ادعیہ مخصوصہ انبیا علیہم السّلام

دعائے حضرت پیغمبر آخر الزّماں صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم

یہ دعا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غار میں تلاوت فرمائی ہے اور شرِ کفار سے محفوظ رہے۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ جو شخص اس دعا کو پڑھے گا۔ خدا اس کی اعانت اور مدد فرمائے گا جس طرح اس نے میری مدد کی اور ہزاروں پیغمبروں کی تبلیغ کا ثواب عطا کرے گا:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يَا مُؤْنِسَ الْمُسْتَوْحِشِيْنَ يَا اَنِيْسَ الْمُتَفَرِّدِيْنَ وَيَا ظَهْرَ الْمُنْقَطِعِيْنَ وَيَا مَالَ الْمُقِلِّيْنَ وَيَا قُوَّةَ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ وَيَا كَنْزَ الْفُقَرَاءِ وَيَا مَوْضِعَ شَكْوَى الْغُرَبَاءِ وَيَا مُنْفَرِدًا بِالْجَلَالِ وَيَا مَعْرُوْفًا بِالنَّوَالِ وَيَا كَثِيْرَ الْاِفْضَالِ اَغِثْنِيْ عِنْدَ كُرْبَتِيْ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ ـ

دُعائے حضرت آدم علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

کفعمی نے نقل کیا ہے کہ حضرت آدم علیہ السّلام نے رُکنِ یمانی کی طرف دو رکعت نماز ادا کی اور یہ دعا پڑھی۔ مروی ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو وحی ہوئی کہ جو شخص تیری ذرّیت سے اس دعا کو پڑھے تو وہ مجھ سے جو چیز چاہے اس کو عطا کروں گا اور جس چیز سے چاہے دور رکھوں گا اور اس کے دل سے دُنیا کی محبت زائل کروں گا اور اس کے سینہ کو حکمت او دانش سے بھر دوں گا۔ دعا یہ ہے:-

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اِیْمَانًا تُبَاشِرُ بِهٖ قَلْبِیْ وَ یَقِیْنًا صَادِقًا حَتّٰی اَعْلَمَ اَنَّهٗ لَنْ یُّصِیْبَنِیْ اِلَّا مَا كَتَبْتَ لِیْ وَ رَضِّنِیْ مِنَ الْعَیْشِ بِمَا قَسَمْتَ لِیْ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ؏

دُعائے حضرتِ نوح علیہ الصّلوٰۃ والسّلا

مروی ہے کہ جب حضرت نوحؑ نے پانی اور اُس کی موجوں کی طرف نگاہ کی تو جناب نوح علیہ السّلام پر ہول طاری ہوا تب حق سبحانہٗ و تعالےٰ نے حضرت نوح علیہ السلام پر وحی بھیجی کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ہزار بار کہو تو نجات ملے گی چنانچہ حضرت نوح علیہ السّلام نے بموجب حکم عمل کیا۔ خداوند تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السّلام کو طوفان سے نجات دی۔

دعائے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام

وارد ہے کہ جناب ابراہیم علیہ السلام کو جب آگ میں پھینکا گیا تو حضرت نے یہ دُعا تلاوت فرمائی جس کی برکت سے آگ ان پر گلزار کر دی گئی۔ علماء نے اس دُعا کے بہت سے خواص لکھے ہیں۔ ہر مشکل وقت میں اس کی تلاوت باعثِ نجات ہے:-

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ اَنْتَ الْمَرْهُوْبُ رَهِبَ مِنْكَ جَمِیْعُ خَلْقِكَ یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ اَنْتَ الرَّفِیْعُ

فِيْ عَرْشِكَ فَوْقَ سَبْعِ سَمٰوَاتِكَ وَاَنْتَ الْمُظِلُّ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّلَا يُظِلُّ شَيْءٌ عَلَيْكَ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ اَنْتَ اَعْظَمُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ فَلَا يَصِفُ اَحَدٌ عَظَمَتَكَ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا نُوْرَ النُّوْرِ قَدِ اسْتَضَاءَ بِنُوْرِكَ اَهْلُ سَمٰوَاتِكَ وَاَرْضِيْكَ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ تَعَالَيْتَ اَنْ يَّكُوْنَ لَكَ شَرِيْكٌ وَّتَكَبَّرْتَ اَنْ يَّكُوْنَ لَكَ ضِدٌّ يَا نُوْرَ النُّوْرِ يَا مُنَوِّرَ كُلِّ نُوْرٍ لَّا خَامِدَ لِنُوْرِكَ يَا مَلِيْكَ كُلِّ مَلِيْكٍ يَّفْنٰى غَيْرُكَ يَا نُوْرَ النُّوْرِ يَا مَنْ مَّلَاَ اَرْكَانَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بِعَظَمَتِهٖ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا هُوَ يَا هُوَ يَا مَنْ لَّيْسَ كَهُوَ اِلَّا هُوَ اَغِثْنِي السَّاعَةَ يَا مَنْ اَمْرُهٗ كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ هُوَ اَقْرَبُ اَهِيًا شَرَاهِيًا اَدُوْنَايَ اَصْبَاؤُتَ اٰلِ شُدَّايَ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا رَبَّاهُ يَا رَبَّاهُ يَا رَبَّاهُ يَا رَبَّاهُ يَا غَايَةَ مُنْتَهٰى رَغْبَتَاهُ ۔

دعائے حضرت یعقوب علیہ السلام

کفعمی میں منقول ہے کہ ملک الموت نے یہ دعا حضرت یعقوبؑ کو تعلیم کی جب آنحضرتؑ نے اس دعا کو پڑھا تو صبح ہونے سے پہلے یوسف علیہ السلام کا پیراہن جناب یعقوب علیہ السلام کی خدمت میں بھجوا دیا گیا۔ شرِ ظالمان کے لئے یہ دعا پڑھنا چاہئے:

يَا ذَا الْمَعْرُوْفِ الَّذِيْ لَا يَنْقَطِعُ اَبَدًا وَّلَا يُحْصِيْهِ غَيْرُهٗ يَا كَثِيْرَ الْخَيْرِ يَا قَدِيْمَ الْاِحْسَانِ يَا دَائِمَ الْمَعْرُوْفِ يَا مَعْرُوْفًا بِالْمَعْرُوْفِ يَا مَنْ هُوَ بِالْخَيْرِ مَوْصُوْفٌ اَكْفِنَا شَرَّ مَا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ۔

دعائے حضرت یوسف علیہ السلام

کتاب المصباح میں کفعمی نے اور کتاب قصص الانبیاء میں سعد بن ہبت اللہ راوندی نے نقل کیا ہے کہ جبرئیلؑ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو یہ تعلیم دی کہ جب آپ نے یہ دعا پڑھی

تو زندانِ چاہ سے نجات پائی۔ جب کوئی شخص کسی ظالم کی قید میں ہو۔ تو اس دُعا کا پڑھنا باعثِ نجات ہوتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنَّ لَکَ الْحَمْدُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَجْعَلَ لِیْ مِنْ اَمْرِیْ فَرَجًا وَّمَخْرَجًا وَّ تَرْزُقَنِیْ مِنْ حَیْثُ اَحْتَسِبُ وَمِنْ حَیْثُ لَآ اَحْتَسِبُ۔

یہ دعا تفسیر طبرسی میں اور تفسیر علی ابن ابراہیم میں بعینہٖ منقول ہے اور لکھا ہے کہ جب حضرت یوسف علیہ السلام نے اس دعا کو پڑھا تو حق سبحانہ و تعالیٰ نے اس کی برکت سے حضرت یوسف علیہ السلام کی تمام مشکلات کو زندانِ چاہ میں آسان کر دیا اور قید سے نجات دی اور عورتوں کے کید و مکر سے خلاصی ہوئی اور مصر کی بادشاہی اس رب العزت نے بخشی۔

دُعائے حضرتِ ایوب علیہ السلام

کتاب مصباح میں کفعمی نے نقل کیا ہے کہ جناب حضرت ایوب علیہ السلام نے اس دعا کو پڑھا۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ الْیَوْمَ فَاَعِذْنِیْ وَاَسْتَجِیْرُ بِکَ الْیَوْمَ مِنْ جَھْدِ الْبَلَآءِ فَاَجِرْنِیْ وَاَسْتَغِیْثُ بِکَ الْیَوْمَ فَاَغِثْنِیْ وَاَسْتَصْرِخُکَ الْیَوْمَ عَلٰی عَدُوِّکَ وَعَدُوِّیْ فَاَصْرِخْنِیْ وَاَسْتَنْصِرُکَ الْیَوْمَ فَانْصُرْنِیْ وَاَسْتَعِیْنُ بِکَ الْیَوْمَ اَمْرِیْ فَاَعِنِّیْ وَاَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ فَاَکْفِنِیْ وَاَعْتَصِمُ بِکَ فَاَعْصِمْنِیْ وَاٰمِنُ بِکَ فَاٰمِنِّیْ وَاَسْئَلُکَ فَاَعْطِنِیْ وَاَسْتَرْزِقُکَ فَارْزُقْنِیْ وَاَسْتَغْفِرُکَ فَاغْفِرْلِیْ وَاَدْعُوْکَ فَاذْکُرْنِیْ وَاَسْتَرْحِمُکَ فَارْحَمْنِیْ۔

دُعائے جناب موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام

کتاب مصباح میں کفعمی نے نقل کیا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس دعا کو طلب کفایت شرِ فرعون میں پڑھا اور حق تعالیٰ نے اس دعا کی برکت سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نصرت اور

فرعون پر فتح دی۔ پس اعدا پر فتح حاصل ہونے کے لئے اس دعا کا پڑھنا خاصیتِ عجیبہ رکھتا ہے اور وہ دعائے جلیل القدر یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْاَرَضِيْنَ السَّبْعِ وَمَا فِيْهِنَّ وَمَا بَيْنَهُنَّ وَمَا فَوْقَهُنَّ وَمَا تَحْتَهُنَّ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَدْرَءُ بِكَ فِيْ نَحْرِهٖ وَاَسْتَعِيْنُكَ عَلَيْهِ فَاكْفِنِيْهِ بِمَا شِئْتَ ۝

دُعائے یوشع بن نون علیہ السّلام

وہ دُعائے عجیب الخواص جس کو حضرت یوشع بن نون علیہ السلام نے پڑھا ہے اور اس کی مدد سے آفتاب ایک مدت تک ایک مرکز پر رہا۔ دعا یہ ہے:۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاِسْمِكَ الطُّهْرِ الطَّاهِرِ الْمُطَهَّرِ الْمُقَدَّسِ الْمُبَارَكِ الْمَخْزُوْنِ الْمَكْنُوْنِ الْمَكْتُوْبِ عَلٰى سُرَادِقِ الْحَمْدِ وَسُرَادِقِ الْمَجْدِ وَسُرَادِقِ الْقُدْرَةِ وَسُرَادِقِ السُّلْطَانِ وَسُرَادِقِ السَّرَآئِرِ اَدْعُوْكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ النُّوْرُ الْبَآرُّ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ الصَّادِقُ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَنُوْرُهُنَّ وَقِيَامُهُنَّ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ حَنَّانٌ نُّوْرٌ دَآئِمٌ قُدُّوْسٌ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ ۝

دُعائے حضرت خضر و الیاس علیہما السلام

مصباح میں کفعمی نے نقل کیا ہے کہ جناب خضر و الیاس علیہما السلام نے اس دعا کو پڑھا:۔

بِسْمِ اللّٰهِ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مَا شَآءَ اللّٰهُ كُلُّ نِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ مَا شَآءَ اللّٰهُ الْخَيْرُ كُلُّهٗ بِيَدِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا يَصْرِفُ السُّوْٓءَ اِلَّا اللّٰهُ۔

دعائے جناب یونس بن متی علیہ السلام

کتاب حیوۃ الحیوان اور کتاب مصباح کفعمی میں منقول ہے کہ حضور پیغمبر (روحی فداہ) نے فرمایا کہ آیا تم چاہتے ہو کہ میں بتلاؤں تمہیں ایسا کلمہ کہ اگر کوئی صاحب کرب اس کو پڑھے گا تو اس کی برکت سے حق سبحانہٗ و تعالیٰ اس شخص کے کرب و تکلیف کو زائل کرے گا اور جو بندہ مسلمان اس دعا کے بعد کوئی حاجت خدا تعالیٰ سے طلب کرے وہ اس کی حاجت روا ہو گی اور دُعا اُس کی مستجاب ہو گی۔ وہ کلمہ میرے بھائی یونس کی دُعا ہے جس کو خدائے تعالیٰ نے حکایت فرمایا ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ اور کتاب جامع الجامع میں علامہ طبرسی نے ذکر کیا ہے کہ جب نزولِ عذاب سے قوم یونس علیہ السلام کو خوف ہوا تو انھوں نے یہ دعا پڑھی:

اَللّٰهُمَّ اِنَّ ذُنُوْبَنَا قَدْ عَظُمَتْ وَجَلَّتْ وَاَنْتَ اَعْظَمُ مِنْهَا وَاَجَلُّ فَافْعَلْ بِنَا مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ وَلَا تَفْعَلْ بِنَا مَا نَحْنُ اَهْلُهٗ پس رفع ہوا عذاب اُن کا اور محفوظ رہے۔

دعائے حضرت ہود علیہ السّلام

حضرت امام جعفر صادق آل محمد علیہ السّلام سے مروی ہے کہ حضور ختمی رسالت سرور کائنات (روحی فداہ) مسجد میں داخل ہوئے دیکھا کہ ایک شخص سجدے میں ہے اور یہ دعا پڑھ رہا ہے

مَا عَلَيْكَ يَا رَبِّ لَوْ اَرْضَيْتَ عَنِّيْ كُلَّ مَنْ لَّهٗ قِبَلِيْ تَبِعَةٌ وَّغَفَرْتَ لِيْ مَا بَيْنِيْ وَ بَيْنَكَ وَاَدْخَلْتَنِي الْجَنَّةَ فَاِنَّ مَغْفِرَتَكَ لِلظّٰلِمِيْنَ وَاَنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ

پس حضورؐ نے فرمایا اے ساجد اپنا سر سجدے سے اُٹھا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے تیری دُعا قبول کی۔ یہ وہ دعا ہے کہ جو بندہ مومن اس کو پڑھے گا خدائے تعالیٰ اس کی دعا کو مستجاب کرے گا یہ دُعا میرے بھائی ہودؑ کی ہے۔

دعائے جناب داؤد علیہ السلام

مروی ہے کہ جب حضرت داؤد علیہ السلام نے اس دعا کو پڑھا تو حق سبحانہٗ عزوجل نے آنحضرتؑ کو وحی بھیجی کہ اے داؤدؑ! تم نے فرشتگان حفظ (یعنی کراماً کاتبین) کو تعب میں ڈال دیا ہے مراد یہ ہے کہ وہ اس کا ثواب کثیرہ بوجہ زیادتی کے لکھ نہیں سکتے۔ وہ دعائے عجیب الخاصیت یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ دَائِمًا مَعَ دَوَامِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ بَاقِيًا مَعَ بَقَائِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ خَالِدًا مَعَ خُلُوْدِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ كَمَا يَنْبَغِيْ لِكَرَمِ وَجْهِكَ وَعِزِّ جَلَالِكَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔

دعائے جناب سلیمان علیہ السلام

مروی ہے کہ جناب سلیمان علیہ السلام نے اس دعا کو قفل بستہ پر تلاوت فرمایا جس کی برکت سے وہ قفل بستہ کھل گیا۔ تمام رکے ہوئے کاموں کے لئے یہ دعا عجیب الاثر ہے:

اَللّٰهُمَّ بِنُوْرِكَ اهْتَدَيْتُ وَبِفَضْلِكَ اسْتَغْنَيْتُ وَبِنِعْمَتِكَ اَصْبَحْتُ وَاَمْسَيْتُ هٰذِهٖ ذُنُوْبِيْ بَيْنَ يَدَيْكَ اَسْتَغْفِرُكَ مِنْهَا وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ۔

دعائے حضرت آصف بن برخیا علیہ السلام

مروی ہے کہ تخت بلقیس کو اس دعائے عجیب الاثر کی تلاوت سے حاضر کیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس دعا کی تاثیر سے مردے زندہ کرتے تھے۔ بعض احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اسم اعظم اس دعا میں ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ الطَّاهِرُ الْمُطَهَّرُ نُوْرُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرَضِيْنَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالُ الْمَنَّانُ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَفْعَلَ بِيْ كَذَا وَكَذَا بجائے کذا وکذا حاجت طلب کرے۔

دعائے جناب عیسیٰ بن مریم علیہ السلام

مروی ہے کہ جب حضرت روح اللہ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نے اس دعا کو پڑھا تو حق سبحانہٗ و تعالیٰ عزّ و جل نے آنجناب کو آسمان پر اُٹھا لیا۔ اور یہودیوں کے شر سے ہمیشہ کے لئے نجات دی اور منقول ہے کہ حضرت پیغمبرؐ اولادِ عبدالمطلب کو مکرر سفارش فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ سے اِس دعا کو پڑھ کر سوال کرو۔ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے جو شخص خلوصِ دل سے اِس دعا کو پڑھے۔ اس کے اثر سے عرشِ الٰہی لرز اُٹھے گا اِس وقت خدائے تعالیٰ فرماتا ہے اے ملائکہ گواہ رہو کہ میں نے اِس بندۂ مخلص کی دعا قبول کی اور اس کی دینی و دنیوی تمام حاجتوں کو بر لایا۔ وہ دعائے مبارک یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ اَدْعُوْكَ بِاسْمِكَ الْعَظِیْمِ الْوَاحِدِ الْاَحَدِ الْاَعَزِّ وَ اَدْعُوْكَ اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ الصَّمَدِ وَ اَدْعُوْكَ اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ الْعَظِیْمِ الْوِتْرِ وَ اَدْعُوْكَ اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ الْكَبِیْرِ الْمُتَعَالِ الَّذِیْ ھُوَ اَثْبَتَ اَرْكَانَكَ كُلَّھَا اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ اَنْ تَكْشِفَ عَنِّیْ مَا اَصْبَحْتُ فِیْهِ وَ اَمْسَیْتُ؛

ادعیہ دوازدہ گانہ منسوب بہ ائمہ اثنا عشر علیہم السلام

دعائے حضرت امیرالمؤمنین علیہ السلام۔ منقول ہے کہ جو اس دعا کو کسی دیوانے پر پڑھے تو وہ ہوش میں آجائے گا اور عسرتِ ولادت کے وقت پڑھے تو ولادت میں آسانی ہوگی پڑھنے والے کا گھر آگ سے محفوظ رہے گا اگر چالیس مرتبہ اس کو پڑھے تو اس کے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے اگر یہ دعا سلطانِ جابر کے واسطے پڑھے تو اس کے شر سے محفوظ رہے گا اور جو اس کو سوتے وقت پڑھے ہر حرف کے عوض میں خدائے تعالیٰ دس لاکھ ملک مقرر کرے گا جو اس کے لئے استغفار کریں گے اور حسنات لکھیں گے اور فضائل دعا کے بے شمار ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ حَیٌّ لَّا تَمُوْتُ وَ صَادِقٌ لَّا تَكْذِبُ وَ قَاھِرٌ لَّا تُقْھَرُ وَ بَدِیٌّ لَا

تَنْفَدُ وَ قَرِیْبٌ لَّا تَبْعُدُ وَ قَادِرٌ لَّا تُضَادُّ وَ غَافِرٌ لَّا تَظْلِمُ وَ صَمَدٌ لَّا تُطْعَمُ
وَ قَیُّوْمٌ لَّا تَنَامُ وَ مُجِیْبٌ لَّا تَسْأَمُ وَ جَبَّارٌ لَّا تُعَانُ وَ عَظِیْمٌ لَّا تُرَامُ وَ عَالِمٌ
لَّا تُعَلَّمُ وَ قَوِیٌّ لَّا تَضْعُفُ وَ عَلِیْمٌ لَّا تَجْهَلُ وَ جَلِیْلٌ لَّا تُوْصَفُ وَ وَفِیٌّ
لَّا تُخْلِفُ وَ غَالِبٌ لَّا تُغْلَبُ وَ عَادِلٌ لَّا تَحِیْفُ وَ غَنِیٌّ لَّا تَفْتَقِرُ وَ کَبِیْرٌ لَّا
تُغَادِرُ وَ حَلِیْمٌ لَّا تَجُوْرُ وَ وَکِیْلٌ لَّا تَحِیْفُ وَ فَرْدٌ لَّا تَسْتَشِیْرُ وَ وَهَّابٌ لَّا
تَمَلُّ وَ عَزِیْزٌ لَّا تُسْتَذَلُّ وَ سَمِیْعٌ لَّا تَذْهَلُ وَ جَوَادٌ لَّا تَبْخَلُ وَ حَافِظٌ لَّا تَغْفُلُ
وَ قَآئِمٌ لَّا تَسْهُوْ وَ دَآئِمٌ لَّا تَفْنٰی وَ مُحْتَجِبٌ لَّا تُرٰی وَ بَاقٍ لَّا تَبْلٰی وَ وَاحِدٌ
لَّا تُشْبَهُ وَ مُقْتَدِرٌ لَّا تُنَازَعُ یَا کَرِیْمُ الْجَوَادُ الْمُتَکَرِّمُ یَا ظَاهِرُ یَا قَاهِرُ اَنْتَ
الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ یَا عَزِیْزُ الْمُتَعَزِّزُ یَا مَنْ یُّنَادٰی مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ بِاَلْسِنَةٍ
شَتّٰی وَ لُغَاتٍ مُّخْتَلِفَةٍ وَّ حَوَآئِجَ مُتَتَابِعَةٍ لَّا یَشْغَلُکَ شَیْءٌ عَنْ شَیْءٍ وَّ اَنْتَ الَّذِیْ
لَّا تُفْنِیْکَ الدُّهُوْرُ وَ لَا تُحِیْطُ بِکَ الْاَمْکِنَةُ وَ لَا تَاْخُذُکَ سِنَةٌ وَّ لَا نَوْمٌ صَلِّ
عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ یَسِّرْ لِیْ مَآ اَخَافُ عُسْرَهٗ وَ فَرِّجْ عَنِّیْ مَآ اَخَافُ کُرْبَهٗ وَ
سَهِّلْ لِیْ مَآ اَخَافُ حُزُوْنَتَهٗ سُبْحَانَکَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝

دعائے حضرت امام حسن علیہ السلام

یہ دعائے جلیل ہر کام کے لئے اکسیر اعظم کا حکم رکھتی ہے اور مشتمل ہے فوائد بے شمار پر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یَا عُدَّتِیْ عِنْدَ کُرْبَتِیْ یَا غِیَاثِیْ عِنْدَ شِدَّتِیْ یَا وَلِیِّیْ فِیْ نِعْمَتِیْ یَا مُنْجِیْ
فِیْ حَاجَتِیْ یَا مَفْزَعِیْ فِیْ وَرْطَتِیْ یَا مُنْقِذِیْ مِنْ هَلَکَتِیْ یَا کَالِئِیْ فِیْ
وَحْدَتِیْ اِغْفِرْ لِیْ خَطِیْٓئَتِیْ وَ یَسِّرْ لِیْٓ اَمْرِیْ وَ اجْمَعْ لِیْ شَمْلِیْ وَ اَنْجِحْ لِیْ
طَلِبَتِیْ وَ اَصْلِحْ لِیْ شَاْنِیْ وَ اکْفِنِیْ مَآ اَهَمَّنِیْ وَ اجْعَلْ لِّیْ مِنْ اَمْرِیْ فَرَجًا
وَّ مَخْرَجًا وَّ لَا تُفَرِّقْ بَیْنِیْ وَ بَیْنَ الْعَافِیَةِ اَبَدًا مَّآ اَبْقَیْتَنِیْ وَ فِی الْاٰخِرَةِ
اِذَا تَوَفَّیْتَنِیْ بِرَحْمَتِکَ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ۝

دعائے حضرت امام حسین علیہ السلام

اس دعا کو بعد نماز پڑھنا چاہیئے۔ منقول ہے کہ جو اس دعا کو پڑھے گا حق سبحانہٗ تعالیٰ اس کو حضرت امام حسین علیہ السلام کے ساتھ محشور فرمائے گا اور آنجناب اس کے شفیع ہوں گے آخرت میں اور خدا تعالیٰ اس کے کرب کو دُور کر دے گا۔ اور قرض ادا کر دے گا اور ہر امر مشکل کو آسان کر دے گا اور راہِ ہدایت اس کے لئے واضح فرمائے گا اور اس کو اس کے دشمن پہ غالب فرمائے گا اور سینہ اس کا کشادہ کر دے گا اور شہادت و وحدانیت کی موت کے وقت تلقین فرمائے گا۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِكَلِمَاتِكَ وَمَعَاقِدِ عَرْشِكَ وَسُكَّانِ سَمٰوٰاتِكَ اَنْ تَسْتَجِيْبَ لِيْ فَقَدْ دَهِقَنِيْ مِنْ اَمْرِيْ عُسْرًا فَاَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَجْعَلَ لِيْ مِنْ عُسْرِيْ يُسْرًا ط

دعائے حضرت امام زین العابدین علیہ السلام منقول ہے کہ جو اس دعا کو پڑھے حشر اس کا امام زین العابدین علیہ السلام کے ساتھ ہو گا اور آنجناب اس کو خود جنت میں داخل فرمائیں گے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط يَا دَآئِمُ يَا دَيْمُوْمُ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا كَاشِفَ الْغَمِّ وَيَا فَارِجَ الْهَمِّ وَيَا بَاعِثَ الرُّسُلِ وَيَا صَادِقَ الْوَعْدِ ط

دُعائے حضرت امام محمّد باقر علیہ السلام: یہ دعا مشتمل ہے فوائد کثیرہ پہ ہر امر کے لئے پڑھ سکتا ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ لِيْ عِنْدَكَ رِضْوَانٌ وَّوُدٌّ فَاغْفِرْ لِيْ وَلِمَنْ تَبِعَنِيْ مِنْ اِخْوَانِيْ وَاَقَارِبِيْ وَطَيِّبْ مَا فِيْ صُلْبِيْ ط

دُعائے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام۔ منقول ہے کہ جو اس دعا کو پڑھے گا خدائے تعالیٰ اس کو برُوئے نورانی محشور فرمائے گا اور وہ ہمراہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے داخلِ بہشت ہو گا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط يَا مَنْ هُوَ دَانٍ غَيْرُ مُتَدَانٍ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اِجْعَلْ لِشِيْعَتِيْ وَلِاِخْوَانِيْ وَاَحِبَّائِيْ مِنَ النَّارِ وِقَاءً لَّهُمْ عِنْدَكَ رِضًى وَاغْفِرْ ذُنُوْبَهُمْ وَيَسِّرْ اُمُوْرَهُمْ وَاقْضِ دُيُوْنَهُمْ وَاسْتُرْ عَوْرَاتِهِمْ وَهَبْ لَهُمُ الْكَبَآئِرَ الَّتِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُمْ يَا مَنْ لَّا يَخَافُ الضَّيْمَ وَلَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ اِجْعَلْ لِيْ مِنْ كُلِّ غَمٍّ فَرَجًا ط

دُعائے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام ۔ منقول ہے کہ جو اس دعا کو پڑھے گا خدائے تعالیٰ اس کی حاجت کو بر لائے گا اور روز قیامت اس کو جناب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے ساتھ محشور فرمائے گا اور داخل بہشت کرے گا انشاء اللہ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۔ یَا خَالِقَ الْخَلْقِ وَ یَا بَاسِطَ الرِّزْقِ وَ فَالِقَ الْحَبِّ وَ بَارِئَ النَّسَمِ وَ مُحْیِیَ الْمَوْتٰی وَ مُمِیْتَ الْاَحْیَاءِ وَ دَائِمَ الثَّبَاتِ وَ مُخْرِجَ النَّبَاتِ اِفْعَلْ بِیْ مَا اَنْتَ اَھْلُہٗ ۔

دعائے حضرت امام رضا علیہ السلام ۔ اس دعا کا پڑھنے والا ہمیشہ حق پر رہے گا اور گمراہ نہ ہوگا۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِی الْھُدٰی وَ ثَبِّتْنِیْ عَلَیْہِ وَ احْشُرْنِیْ عَلَیْہِ اٰمِنًا ۔

دُعائے حضرت امام محمدؐ تقی علیہ السلام ۔ کہ جو اس دعا کو پڑھے گا حضرت امام محمد تقی علیہ السلام بروز قیامت اس کے شفیع ہوں گے یَا مَنْ لَا شَبِیْہَ لَہٗ وَ لَا مِثَالَ اَنْتَ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ تُفْنِی الْمَخْلُوْقِیْنَ وَ تَبْقٰی اَنْتَ حَلُمْتَ عَنْ مَنْ عَصَاکَ وَ فِی الْمَغْفِرَۃِ رِضَاکَ ۔

دعائے حضرت امام علی نقی علیہ السلام منقول ہے کہ جو اس دعا کو پڑھے گا امام علی نقی علیہ السلام اس کے شفیع ہوں گے اور اس کو خود داخل بہشت فرمائیں گے۔ یَا نُوْرُ یَا بُرْھَانُ یَا مُنِیْرُ یَا مُبِیْنُ یَا رَبِّ اکْفِنِیْ شَرَّ الشُّرُوْرِ وَ اٰفَاتِ الدُّھُوْرِ وَ اَسْئَلُکَ النَّجَاۃَ یَوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ ۔

دُعائے حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام منقول ہے کہ جو اس دعا کو پڑھے گا خدا تعالیٰ اس کو آنجناب کے ساتھ محشور فرمائے گا اور آتش دوزخ سے نجات دے گا اگرچہ اس پر واجب ہو گئی ہو بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ یَا عَزِیْزَ الْعِزِّ فِیْ عِزِّہٖ اَعِزَّنِیْ بِعِزِّکَ وَ اَیِّدْنِیْ بِنَصْرِکَ وَ اَبْعِدْ عَنِّیْ ھَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنِ وَ ادْفَعْ عَنِّیْ بِدَفْعِکَ وَ اجْعَلْنِیْ مِنْ خِیَارِ خَلْقِکَ یَا وَاحِدُ یَا اَحَدُ یَا فَرْدُ یَا صَمَدُ ۔

دُعائے حضرت حجۃ منتظر سلام اللہ علیہ وعجل اللہ فرجہ ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِلٰھِیْ بِحَقِّ مَنْ نَاجَاکَ وَ بِحَقِّ مَنْ دَعَاکَ فِی الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ تَفَضَّلْ عَلٰی فُقَرَاءِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ بِالْغِنَاءِ وَ الثَّرْوَۃِ وَ عَلٰی مَرْضَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ بِالشِّفَاءِ وَ الصِّحَّۃِ وَ عَلٰی اَحْیَاءِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ بِاللُّطْفِ وَ الْکَرَمِ وَ عَلٰی اَمْوَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ بِالْمَغْفِرَۃِ وَ الرَّحْمَۃِ وَ عَلٰی غُرَبَاءِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ بِالرَّدِّ اِلٰی اَوْطَانِھِمْ سَالِمِیْنَ غَانِمِیْنَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۔

نقوش ایامِ ہفتہ

از حضرت امام زین العابدین علیہ السلام

بروز اتوار

جو شخص بروز اتوار اس نقش کو دیکھے آتشِ دوزخ سے نجات پائے گا اور جملہ کام اُس پہ آسان ہوں گے اور خلق و اکابر و اشراف میں معزز ہوگا اور اس کے دشمن مقہور ہوں گے۔

اِنَّا فَتَحْنَا	لَکَ فَتْحًا	مُّبِیْنًا	یَا سُبُّوْحُ	یَا قُدُّوْسُ
١	١ء١١	٩٧	١٨١	٢٥٨
٨٧	٧	٢	٥٩٥	ء و
ع	١٨ ع	١ و ٢	١ ء ٥	٥٥ ع ٥
١ و ٢	ء و	بح	١ ع	١٨
لَآ	اِلٰہَ	اِلَّا اللّٰہُ	مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ	اللّٰہِ

بروز پیر

نَصرٌمِّنَ اللّٰہِ	وَفَتحٌ قَرِیبٌ	وَبَشِّرِ الْمُؤمِنِینَ	حافظا فَاللّٰہُ خیر	وھو ارحم الرّاحمین
۱	۱۸۱	۸	۷	۱۵
۸	ع	۷	۱۷۳	۵ ے۵
۶ء	ع ۱	۲۷۲	۷	۶ء ۸
۲ء	۱۸	ع ۳	۷	ع ۷۱
لَآ اِلٰہَ	اِلَّا اللّٰہُ	مُحَمَّدٌ	رَّسُولُ	اللّٰہِ

جو شخص اس نقش کو بروز پیر دیکھے ہر قسم کی بلاؤں و آفاتِ ارضی و سماوی اور دشمنوں سے محفوظ رہے گا اور لوگوں میں محبوب ہوگا اور دعا اس کی مستجاب ہوگی۔

بروز منگل

یَانُورَ النُّورِ	یَامُنَوِّرَ	النُّورِ	یَاخَالِقَ	النُّورِ
۱ و	۱۸	۷۱ و	۸	و ع
۵ء۳	۷	۲ء	۷	۷۲
۲۲	۲۴	۲	۲	۳ ع ۵
و ۳	ے ۵	ع ۱	۷ء	ے۵ ۴ء۴
لَآ اِلٰہَ	اِلَّا اللّٰہُ	مُحَمَّدٌ	رَّسُولُ	اللّٰہِ

جو کوئی شخص اس نقش کو بروز منگل دیکھے۔ جملہ آفات و بلیات سے خداوند تعالیٰ کی حفاظت میں رہے گا اور گناہانِ کبیرہ و صغیرہ کی عقوبت سے اللہ تعالیٰ کی امان میں رہے گا اور مُراد قبول ہوگی۔

بروزبُدھ

جو شخص اس نقش کو بروز بدھ دیکھے جملہ بلاؤں اور آفتوں سے اُس مہینے محفوظ رہے گا اور خلائق کی نظر میں محترم رہے گا اور اس کی حاجت مشروعہ خداوند تعالیٰ بر لائے گا۔

یَا اَللّٰہُ	یَا فَتَّاحُ	یَا اَللّٰہُ	یَا قُدُّوسُ	یَا رَزَّاقُ
۱	۱۸۱	۸۱۸۸	۱۱۸	۸و
و	۱۸	۷	۳	۳
ع	ع	۲۱	۲۸۲	۳
۱۴	ھ	ع	ھ	۵۲۵
۱	۸۱	۱۱	۲۸	۳

بروزجُمعرات

جو شخص اس نقش کو بروز جمعرات دیکھے وہ تمام خلائق کی نظر میں عزیز و محترم ہووے اور دولت ملے اور جملہ آفات و بلیات سے محفوظ رہے اور دنیا و آخرت کی کام روائی ہو۔

یَا بَدُّوحُ	یَا وَدُودُ	یَا اَللّٰہُ	یَا فَتَّاحُ	یَا سُبُّوحُ
۱	۲۱	۱۰۰	۷	۲۰۲
۱۲	۶	۱۳	۳	۲
ھ	ع	و	و	و۱
۲	و	و ۱۲	ع	وو۱
۹ع	۸	۳۱	۳	۳

بروز جمعہ

ملیقاً	ملیقاً	انت تعلم	مافی قلوبھم	ملیقاً
۱	ع ۱	۲	ع	۱۸
ع	۵ھ۵	۵۵۷۸	۱۲	۱۲
۷۲	ع	۱۲	ع ۵	۱۳
۵۲۵	ع	۱۳۱	ع و ۱	۳ ی
لَآ اِلٰـہَ	اِلَّا اللّٰہُ	مُحَمَّدٌ	رَّسُوْلُ	اللّٰہِ

جو کوئی اس نقش کو بروز جمعہ دیکھے اُس روز سے اُس کے دشمن دوست ہو جائیں اور مراد حسب دلخواہ برآوے اور خلائق کی نظر میں عزیز و مکرم ہو جائے اور جملہ بلیات سے محفوظ رہے ۔

بروز ھفتے

وَاُفَوِّضُ	اَمْرِیْٓ	اِلَی اللّٰہِ	اِنَّ اللّٰہَ	بَصِیْرٌم بِالْعِبَادِ
مُحَمَّدٌ عَلِیٌّ	۵۳	۷۶	۱۲۰۲	۷
۱۷۳	ے	۱۲	ع	۱۷
ع	۷۰و	۸۱۷۵	و ۱	۱۷
۱۸	۱۷	۶ و	ع	۱۰۷۱
لَآ	اِلٰـہَ	اِلَّا اللّٰہُ	مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ	اللّٰہِ

جو شخص اس نقش کو بروز شنبہ دیکھے جملہ بلاؤں اور آفتوں سے ہفتہ آئندہ تک حفاظت خداوند تعالیٰ میں محفوظ رہے گا اور روبروئے بادشاہان و امراء ہیبت سے بچے گا اور جو اس کو دیکھے گا محبت کرے گا اور مرگ مفاجات سے امن میں رہے گا

یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرونِ ملک مقیم ھیں

مو منین بھی اس سے استفادہ حاصل کر سکتے ھیں.

منجانب.

سبیلِ سکینہؑ

پا کستان

۷۸۶
۱۱۰-۹۲
یا صاحب الزماںؑ ادرکنی

DvD Version

لبیک یا حسینؑ

خصوصی تعاون: نذر عباس
رضوان رضوی

اسلامی کُتب (اردو) DVD

ڈیجیٹل اسلامی لائبریری ۔

SABIL-E-SAKINA
Unit#8,
Latifabad Hyderabad
Sindh, Pakistan.
www.sabeelesakina.page.tl
sabeelesakina@gmail.com

www.ziaraat.com
NOT FOR COMMERCIAL